منتقی الأخبار

از

امام عبد السلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد داود راز رحمانی

اول

ناشر

دار الدعوۃ السلفیۃ
شیش محل روڈ ○ لاہور ○ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ

احادیث شریفہ پر مشتمل فقہ الحدیث کی بلند پایہ کتاب

مُنْتَقَى الْأَخْبَار

تالیف

امام عبدالسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

مع اردو ترجمہ

حَدِيقَةُ الْأَزْهَار

ترجمہ
مولانا محمد داؤد راز جمانی

نظر ثانی، تنقیح و تہذیب
مولانا ابوبکر صدیق سلفی

زیر نگرانی:-
مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ

جلد اول

ناشر:

دار الدعوۃ السلفیۃ شیش محل روڈ۔ لاہور

سلسلہ مطبوعات ۱۳

اہتمام: ـــــــ احمد شاکر

ناشر: ـــــــ دارالدعوۃ السّلفیہ لاہور

مطبع: ـــــــ زاہد بشیر پرنٹرز۔لاہور

طبع سوم: ـــــــ ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ

دسمبر ۲۰۰۹ء

دارالدعوة السلفية

مسلک محدثین کا داعی

واحد تقسیم کنندہ

دارالکتب السلفیۃ

اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار۔لاہور 54000

فون: 0333-4334804 / 7008768 / 37361505

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر (طبع سوم)

الحمدلله حمدا كثيرا طيبامباركا فيه. اللهم صلى على محمدوعلى آل محمد كماصليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميدمجيد. اللهم بارك على محمدوعلى آل محمد كمابار كت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميدمجيد.

۱۹۸۰ء میں دارالدعوۃ السلفیۃ کی جب تاسیس کی گئی، اس کا بنیادی مقصد سنت نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کا چشمہ صافی ہر مسلمان تک پہنچانا یعنی احادیث مبارکہ کے تراجم شائع کرنا نیز عام مسلمانوں کو روزمرہ کے پیش آمدہ مسائل کے متعلق حسب ضرورت مستند مواد مہیا کرنا تھا اور ہے۔

چنانچہ مختلف اوقات میں دارالدعوۃ السلفیہ کے زیر اہتمام درج ذیل کتب شائع ہوئیں۔

۱۔ منتقی الاخبار: (مترجم اُردو) عربی متن، از: امام عبدالسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ: صفحات دو ہزار۔ سفید کاغذ۔ دو خوبصورت جلد۔

۲۔ اہل حدیث اور اہل تقلید، اور ۳۔ حد رجم کی شرعی حیثیت: از حافظ صلاح الدین یوسف۔

۴۔ تعلیم الصیام، ۵۔ تعلیم الزکوۃ، ۶۔ تمیمۃ الصبی فی ترجمۃ الاربعین من احادیث النبی ﷺ اور ۷۔ ابقاء المنن بالقاء المحن: نواب صاحب کی خودنوشت سوانح (نئے قالب میں) حال ہی میں اس کی نئی طبع مزید بہتر صورت میں شائع ہو چکی ہے۔ (درج بالا چاروں کتب) از نواب سید صدیق حسن رحمہ اللہ خاں قنوجی۔

۸۔ مسائل رمضان المبارک: مولانا احمد اللہ صاحب دہلوی رحمہ اللہ، ۹۔ اہل حدیث کا مذہب: مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ

۱۰۔ کربلا کی کہانی حضرت ابوجعفر کی زبانی: ترجمہ وتعلیق: مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ، ۱۱۔ اسلام اور قبروں پر عرس: مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ، ۱۲۔ پاک وہند کے علمائے اسلام کا اولین متفقہ فتویٰ: مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ از مولانا محمد حسین بٹالوی، ۱۳۔ التحقیق الراسخ: از افادات محدث العصر حضرت مولانا حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ، ۱۴۔ مسئلہ رفع الیدین: مولانا ارشاد الحق اثری

۱۵۔ المحلی اُردو، جلد اول و دوم، ترجمہ: مولانا غلام احمد حریری رحمہ اللہ

۱۶۔ تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث المشکاۃ (عربی) از: سید احمد حسن دہلوی رحمہ اللہ، کامل ۴ اجزاء۔ جلد سوم: مولانا محمد عطاء اللہ حنیف کی مراجعت اور تحقیق کے ساتھ جب کہ جلد چہارم: مولانا محمد عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ کی نگرانی میں حافظ صلاح الدین یوسف اور قاری نعیم الحق نعیم رحمہ اللہ کی مراجعت وتحقیق کے ساتھ۔

۱۷۔ مختصرات اللآلی والدرر فی المحاکمۃ بین العینی وابن حجر رحمہ اللہ (عربی): شیخ عبدالرحمن البوصیری رحمہ اللہ

۱۸۔ مشکلات الاحادیث (عربی) عبداللہ قصیمی النجدی رحمہ اللہ ۱۹۔ حج مسنون: مولانا مختار احمد ندوی رحمہ اللہ

بلا قیمت تقسیم کی جانے والی کتب

۲۰۔ علمی جائزہ ''بسلسلہ مرزائیت'': ۲۱۔ آخری چہار شنبہ کی تاریخی حقیقت: اور ۲۲۔ انکم ٹیکس کی شرعی حیثیت: از مولانا فضل الرحمٰن ایم اے، ۲۳۔ کتاب التوحید: مترجم شیخ محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ،

۲۴۔ چند غلط فہمیوں کا ازالہ، اور ۲۵۔ قبر پرستی: حافظ صلاح الدین یوسف

۲۶۔ امام خمینی اور شیعیت: مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ، ۲۷۔ دین انسانی کی حقیقت: صوفی نذیر احمد کاشمیری رحمہ اللہ

۲۸۔ زیارت القبور: شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ، ۲۹۔ اسلام اور مسائل جاہلیت، اور ۳۰۔ قرآن خوانی اور ایصال ثواب: مولانا مختار احمد ندوی رحمہ اللہ

منتقی الاخبار کی اول اشاعت ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۲ء میں طبع ہوئی پھر دوسری ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء میں طبع ہوئی۔ پہلی اشاعت کے بعد جب اس کا حلقہ تعارف وسیع ہوا تو اس کو نئے تعلیم یافتہ حضرات خصوصا وکلاء کے طبقہ نے بہت پذیرائی بخشی، اب یہ اس کی طبع سوم ہے۔ اس طبع میں:

- انداز طباعت تبدیل کر دیا گیا کہ دائیں طرف مکمل عربی متن اور بائیں طرف منتقی الاخبار کی جدید عربی طبع کے مطابق ترجمہ دیا گیا ہے۔ اس اشاعت کو عمدہ کاغذ پر طبع کیا گیا ہے تا کہ اس کا معیار مزید بہتر ہو جائے۔
- سابقہ اشاعتوں کے عربی متن میں احادیث کے نمبر شمار پانچ ہزار سے بایں وجہ زیادہ تھے کہ ان میں وفی لفظ اور وفی روایة کو الگ نمبر دیا گیا تھا۔ اس اشاعت میں وفی لفظ اور وفی روایة کو الگ نمبر نہیں دیا گیا، جس وجہ سے نمبر شمار ۵۰۲۹ سے کم ہو کر ۳۹۴۵ رہ گئے ہیں۔
- اس طبع میں جس طرح عربی متن کی طباعت جدید ہے، اس طرح اس کا ترجمہ بھی نئی کمپیوٹر کمپوزنگ پر ہے جس سے کتاب کے حسن میں یقینا اضافہ ہوا ہے۔
- طبع اول کا مقدمہ، عرض ناشر وغیرہ من وعن شامل ہیں۔

اراکین دارالدعوة السلفیہ کی سرپرستی خصوصا صدر ادارہ مولانا ابوبکر صدیق سلفی رحمہ اللہ کا بھرپور تعاون اور توجہ شامل حال نہ ہوتی تو شاید اس کی طباعت اتنے اعلیٰ معیار میں ممکن نہ ہوتی۔

دعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ اسے جملہ مسلمانوں کی ہدایت کا سبب بنائے اور اس کے اجر میں ادارہ کے مؤسس و جملہ اراکین ومحسنین، معاونین اور کارکنان کو شریک فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

خدمت گذار

احمد شاکر

ذوالحجہ ۱۴۳۰ھ

دسمبر ۲۰۰۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

اہلِ علم پر مخفی نہیں کہ ہزاروں احادیثِ احکام و مسائل پر مشتمل ایک مجموعۂ احادیث ہے۔ المنتقیٰ من اخبار المصطفیٰ (جس کا دوسرا نام منتقی الاخبار بھی ہے) ساتویں صدی ہجری میں حدیث وفقہ کے ایک امام مجتہد...... عبدالسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس کو تالیف فرمایا تھا۔ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار اسی کی بے نظیر شرح ہے جو حلقۂ علماء کرام میں متداول و مقبول اور بادلیل فقہ وفتاویٰ کا نہایت عمدہ اور قابلِ اعتماد مرجع و مصدر ہے۔

اس کتاب کی اہمیت کے پیش نظر مجددِ علوم حدیث جناب مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خاں مرحوم ومغفور (والیٔ سابق ریاست بھوپال) نے سب سے پہلے مطبع فاروقی دہلی (۱۲۹۷ھ) میں ۳۳۶ بڑے صفحات پر 'المنتقیٰ من اخبار المصطفیٰ' نام سے اس کو اہلِ علم کے لیے طبع کرایا تھا۔ اس کے شروع میں 'نزل من اتقی بکشف احوال المنتقیٰ' نام سے ۳۶ صفحات پر پھیلا ہوا ایک نہایت وقیع مقدمہ ہے جو حضرت مجدد العلوم نواب صاحب موصوف رحمہ اللہ کی مجلسِ علماء کے ایک صاحبِ علم وفضل مولانا عبدالرشید شوپیانی ❶ کشمیری کی تالیف ہے۔

مترجم مرحوم نے خاندانِ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے حالات اسی مقدمہ سے اخذ کیے ہیں گو تلخیص، حک و اضافہ اور مزید حوالے ازدیادِ بصیرت کے لیے اب دیے گئے ہیں۔

حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ کی اس اشاعت کے ترپن سال بعد، شیخ حامد فقی رحمہ اللہ کی تعلیقات کے ساتھ ۱۳۵۰ھ/۱۹۳۱ء میں مصر میں یہ کتاب طبع ہوگئی۔

اس گراں قدر مجموعے کا مقصدِ تالیف روزمرہ پیش آنے والے مسائل و احکام (عبادات، معاملات، معاشرت، معاشیات، سیاسیات وغیرہ) میں اہل اسلام کے لیے سنتِ نبویہ (علی صاحبها الف الف صلوٰۃ و سلام) سے رہنمائی مہیا کرنا ہے۔

---

❶ حضرت نواب صاحب رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ریاض المرتاض (ص ۳۰۵-۳۰۶) میں ان الفاظ سے اس علمی شخصیت کا تعارف کرایا ہے:
''ابوالفتح عبدالرشید بن محمد شاہ شوپیانی مردے موحد، متبع، ذکی الطبع، طالب مستعد بود وسالہا سال نزد ما بسر بردہ واز کشمیر در بھوپال افتادہ۔ زہے حسرت ودریغ کہ دریں نزدیکی بعمری سالگی درمقام جبل پور (ہند) پیش از صبح ہشتم ماہ صفر ۱۲۹۸ھ ایں جہانِ فانی را پدرود کردہ سفر آخرت برگزید وداغِ رنج وملال بردلِ دوستان گذاشت، خدائش بیامرزاد۔

ان عشت تفجع بالاحبة کلهم   وفناء نفسک لا ابالک افجع

ضرورت تھی کہ ان حضرات کے لیے جو عربی سے استفادہ نہیں کر سکتے اس کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا جاتا لیکن تعجب ہے آج تک ایسا نہ ہوسکا۔ اگرچہ جریدہ ''الہدیٰ'' دربھنگہ (ہند) میں اس کے ابتدائی ابواب کا ترجمہ قسط وار چھپنا شروع ہوا تھا جو غالباً درمیان میں رہ گیا۔ (شاید بیس پچیس سال قبل کی بات ہے)۔

گذشتہ سال معلوم ہوا کہ کراچی کے مولانا محمد داؤد راغب رحمانی مرحوم نے پوری کتاب کا ترجمہ کر دیا تھا چنانچہ مولانا حافظ قاری عبدالخالق رحمانی کھنڈیلوی مدظلہ العالی کی معرفت وہ حاصل ہو گیا مگر دیکھنے سے محسوس ہوا کہ مرحوم مترجم شاید قلم برداشتہ ترجمہ کرتے چلے گئے اور اس پر نظر ثانی نہ فرما سکے۔ جس کے بغیر اس کی اشاعت خاص مفید نہ ہوگی۔ ایک فاضل صاحب علم و نظر دوست مولانا ابوبکر صدیق السّلفی المحترم حفظہ اللہ (فاضل عربی وفارسی و درس نظامی) خطیب جامع مسجد نجم اہل حدیث احاطہ تھانیدار (مصری شاہ لاہور) سے نظر ثانی کے لیے درخواست کی گئی جس کو باوجود کثیر مصروفیات کے انہوں نے قبول فرمالیا۔ چنانچہ موصوف نے پورے ترجمہ پر اس طرح نظر ثانی فرمائی کہ حسب گنجائش زبان کو درست اور جھول کو دُور کیا اور جہاں ترجمہ میں ابہام تھا، اس کی تفصیل و توضیح کی، جو خلا تھے، ان کو پُر کیا اور بعض مقامات پر توضیحی فوائد کا اضافہ بھی کیا۔ یوں یہ ترجمہ فاضل مترجم مرحوم کے ترجمہ سے خاصا مختلف اور بہتر ہو گیا۔ یہی ترمیم و اضافہ شدہ ترجمہ اب بڑے سائز کے تقریباً دو ہزار صفحات پر مشتمل کتاب 'حدیقة الازهار ترجمه منتقى الاخبار' کے عنوان سے دو ضخیم جلدوں میں تیار ہو کر ہدیۂ قارئین ہو رہا ہے۔ فللّٰه الحمد من قبل و من بعد

کاپیوں کی تصحیح کی خدمت ہمارے دو فاضل رفقاء مولانا حافظ صلاح الدین یوسف ایڈیٹر الاعتصام لاہور اور مولانا محمد اکرم جمیل صاحب نے بڑی محنت سے سرانجام دی ہے۔

بارک الله فی علمهما ووفقهما المزید خدمة الحدیث واهله.

چند باتیں......طباعتِ کتاب کے بارے میں

- ......محترم مرحوم شاید صرف ترجمہ طبع کرانا چاہتے تھے لیکن ہم نے ضروری سمجھا کہ ترجمہ کے ساتھ متن بھی شائع ہونا چاہیے جس کے لیے طریقہ یہ اختیار کیا گیا کہ مصری طبع کا فوٹو لے کر اس کو ہر صفحے کے اوپر کے حصے میں لگا دیا گیا۔ چنانچہ متن اور ترجمہ صفحہ بہ صفحہ اوپر نیچے آ گئے ہیں۔
- ......ترجمہ میں احادیث کا نمبر شمار متن کے مطابق ہے۔ اگر متن میں کسی جگہ نمبر رہ گیا ہے تو متن کی متابعت میں ہی ترجمہ میں نمبر متروک نظر آئے گا۔ نئے نمبر لگانے میں طولِ عمل زیادہ تھا جب کہ اصل مقصد کو اس سے کوئی خاص تعلق ہے بھی نہیں۔
- ......کہیں کہیں ''فقہ الحدیث'' کے عنوان سے تشریحی نوٹ ہیں جو مصنف اور مترجم کے ہیں۔ تاہم بعض مقامات پر حسب گنجائش ادارہ کی طرف سے بھی ہیں۔
- ......ہمارے ہاں متن با اعراب ہونا چاہیے لیکن مصری طبع میں اعراب برائے نام تھے۔ مولانا ابوبکر صدیق السّلفی موصوف نے بڑی دیدہ ریزی سے مکمل اعراب لگانے کی کوشش کی ہے۔ تاہم شاید کچھ رہ بھی گئے ہیں۔ دوسری اشاعت میں ان شاءاللہ کوشش کی جائے گی کہ ان کی تکمیل کر دی جائے۔
- ......اصحابِ علم و تجربہ جانتے ہیں کہ ترجمہ میں حرفیت قائم رکھنا بڑا مشکل ہے خصوصاً جب اصطلاحات کو عام فہم بنانا ہو لہٰذا اس کے پیشِ نظر ترجمۂ کتاب میں بعض ایسی الجھنیں اگر محسوس ہوں تو اس کو مجبوری خیال کیا جانا چاہیے۔ اس کے باوجود نشان دہی پر دوسری اشاعت میں بتوفیقہٖ تعالیٰ اصلاح کر دی جائے گی۔
- ......حدیث پاک کی جن کتابوں سے مصنف المنتقیٰ نے احادیث و روایات لی ہیں ان کا ذکر انہوں نے دیباچہ کتاب میں کر دیا ہے۔ مترجم مرحوم نے ان میں سے اکثر مصنفین کا تعارف دے دیا تھا جو رہ گئے تھے ان کی تکمیل بحمداللہ کر دی گئی ہے اور خود مصنف منتقیٰ کا تعارفی خاکہ شامل کر دیا گیا ہے۔

مترجم مرحوم نے مصنف رحمہ اللہ کا مختصر تذکرہ کر دیا تھا اور فاضل مترجم کا نہایت اجمالی تعارف مولانا قاری عبدالخالق رحمانی مدظلہ کے قلم سے شامل کر دیا گیا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حدیث پاک کی اس خدمت کو قبول فرمائے، اس میں محنت اور کوشش کرنے والوں کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور اپنے بندوں کو اس سے نفع پہنچائے۔

ویرحم اللہ عبدا قال آمینا وصلی اللہ علی رسولہ محمد والہ وسلم

خاکسار: ابوالطیب محمد عطاءاللہ حنیف
خادم دارالدعوۃ السّلفیہ شیش محل روڈ، لاہور
۲ محرم الحرام ۱۴۰۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

عرضِ مترجم

وہ زمانہ کتنا مبارک تھا جب مسلمان اپنے پیارے نبی ﷺ کی ایک ایک حدیث کی خاطر دور دراز کے سفر طے اور راہ کی دشواریاں برداشت کر کے اس گھاٹ میں اترا کرتے تھے جہاں سے انہیں کوثرِ نایاب ملنے کی امید ہوتی تھی۔ اس مقدس روحانی آبِ حیات کے سراغ رسانوں نے کتنی کتنی تکلیفیں اٹھائیں اور اس بحرِ ناپیدا کنار میں غوطہ خوروں نے کیسے کیسے گہرے غوطے لگائے تب کہیں جا کر ان کے ہاتھ یہ گوہر نایاب لگے جو آج ہمیں مفت حاصل ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ دنیا کے ہاتھوں میں ایک کوثرِ جانفزا دے گئے ہیں جس سے روح کو تسکین، دل کو قرار، آنکھوں کو ٹھنڈک اور جسم کو راحت ملتی ہے مگر اس کوثر سے قسمت والے ہی فیضیاب ہوتے ہیں اور اسے خوش نصیب ہی مزے لے لے کر پیتے ہیں چاند اور سورج کی روشنی کو رچشموں کو مفید نہیں۔

آنکھوں والا ترے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

احادیثِ رسول اللہ ﷺ کی عظمت اور ان کے لیے محدثین کرامؒ کی انتہائی سرگرمی

اللہ کے نبی ﷺ کے الفاظ طیبات جامع کلمات ہیں اور یہ شیدایانِ اتباعِ رسول ﷺ کے لیے آبحیات سے کم نہیں۔ محدثین کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا ہم پر کتنا عظیم احسان ہے کہ انہوں نے ہماری خیر خواہی اور سیرابی کے لیے اس بحرِ ناپیدا کنار سے بہت سی نہریں نکال دی ہیں جن سے اگر ہم چاہیں تو ہر وقت بلا محنت و مشقت سیراب ہو سکتے ہیں۔ بہت سی نہریں صاف و شفاف آپ کی جاری ہیں جن کا آب زلال پی کر روحوں کو تسکین و ٹھنڈک ملتی ہے۔ ہم ان کوثری نہروں میں سے ایک نہر آپ کے گھر تک بھی پہنچانا چاہتے ہیں۔ شاید آپ کی روح اس میں سے پی سکے اور تشنگی بجھ جائے مگر افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ آج کی دنیا کی ذہنیت بدل گئی ہے۔ اس لیے وہ اصلی دودھ کو دودھ نہیں سمجھتی جب تک اس میں ملاوٹ نہ ہو۔ اس زمانہ میں خالص شے کی عام طور پر قدر نہیں تاہم کچھ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جو اپنی دوربین فراست سے تاڑ جاتے ہیں اور کھرے کھوٹے میں امتیاز کر لیتے ہیں۔ ان کے لیے ہمارا تحفہ امرت سے کم نہیں اور آج نہیں تو کل رنگ ضرور لائے گا۔ ان شاء اللہ۔

صحاح ستہ کا جوہر اور احکام کی بے نظیر کتاب

شاید آپ صحاح ستہ کے نام سے واقف ہوں۔ یہ حدیث کی چھ مستند کتابیں ہیں جن میں اسلامی اعتقادات، عبادات، معاملات اور ہر طرح کے احکام ہیں اور یہی شریعتِ اسلامیہ کا منبع ہیں۔ عموماً فقہائے حدیث انہیں چھ کتابوں سے احکام کا استنباط کرتے ہیں مگران کتابوں پر عبور اسی کا کام ہے جو دن رات ان کے مطالعہ میں مصروف رہے۔ ہر شخص کو یہ دولت نہیں مل سکتی۔ علماء کی شان بڑی ہے اور ہر بڑے کو اس کی عظمت کے لحاظ سے حصہ ملا کرتا ہے۔ اس لیے عوام ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانے سے قاصر ہیں۔ بعض علماء نے نہ صرف ان چھ کتابوں کا بلکہ ان چھ سے بھی بڑی کتاب مسند امام احمد بن حنبل کا بھی جوہر تیار کیا ہے تاکہ عوام اسلام کے احکام سے آسانی سے فائدہ اٹھا سکیں۔ آج سے تقریباً سات سو سال پہلے حران میں ایک چاند نمودار ہوا تھا، اس کی کرنیں دور دور تک پھیلیں اور آج تک پھیلی ہوئی ہیں۔ امام عبدالسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ حرانی ایک علمی گھرانے کے چشم و چراغ تھے۔ آپ نے علم قرآن و حدیث میں اس قدر کمال پیدا کیا کہ آپ مرجع عوام و خواص بن گئے۔ آپ نے بھی دیگر علماء کی طرح امت کے لیے ایک امرت تیار کیا جو صحاح ستہ اور مسند احمد وغیرہ کا جوہر ہے۔ یہ جوہر دوسرے جوہروں سے فقہی اعتبار سے بہتر ثابت ہوا اور دنیا نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ مگر یہ بات اس وقت کی ہے جب کہ زمانہ کا مزاج نہیں بگڑا تھا اور دنیا اعتدال پسند تھی۔ لوگ شر سے بھاگتے تھے اور خیر کو پسند کرتے تھے۔ ہمارے زمانہ کا رنگ ہی نرالا ہے۔ کل جو چیز شر کہلاتی تھی عموماً وہ ہمارے زمانہ میں خیر کہلاتی ہے۔ افسوس! اعتدال ہماری نظر میں جچتا نہیں، روحانیت سے نفرت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے وہ محبت نہیں جو مطلوب ہے۔ ہاں محبت کا محض زبانی اقرار ہے۔ اللہ کے دین کی کوئی خاص پروا نہیں۔ البتہ زبان سے اس کی عظمت کا اعتراف ہے۔ آج کے مزاج میں شر غالب ہے۔ شیطان کو اور شیطنت کو فروغ ہے۔ باطل پرستی کا زور و شور ہے۔ شرپسندوں نے حق کو زبردستی گوشہ خلوت میں دھکیل دیا ہے مگر حق کے مقابلہ میں باطل نہ کبھی ٹھہرا ہے اور نہ ٹھہرے گا اس لیے آج اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو ان کے فرائض یاد دلائے جائیں اور حران سے علامہ عبدالسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے ہاتھوں سے جو امرت دنیا میں پھیلا تھا اور جسے اب دنیا بھول چکی ہے اسے ایک بار پھر لوگوں کے ہونٹوں سے لگا دیا جائے تاکہ کم از کم وہ اسے چکھ ہی لیں پھر انہیں اختیار ہے چاہے پئیں یا نہ پئیں۔ ہمیں تو یقین ہے کہ چکھ لینے کے بعد جام کوثر کو چڑھائے بغیر نہ چھوڑیں گے۔

منتقی الاخبار کی خصوصیت

اسلامی احکام کی منتخب کتابیں بہت ہیں مگر جو عظمت علامہ مجدالدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب المنتقی من اخبار المصطفی (جس کا ایک نام منتقی الاخبار بھی ہے) کو حاصل ہے وہ کسی کو نصیب نہیں۔ اس چھوٹی سی کتاب میں دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے اور اس میں رسول اللہ ﷺ کی پانچ ہزار سے زیادہ حدیثیں سمودی ہیں۔ اللہ تعالیٰ علامہ موصوف کی قبر کو برکات وانوار سے بھر دے۔ آمین۔ ہم نے اپنی اس صحبت میں عوام کی ضیافتِ طبع کے لیے یہی نعمت چنی ہے اور اسے دوآتشہ بنانے کے لیے ترجمہ بھی نیچے دے دیا ہے۔ المنتقی نایاب تھی اور اس کا ترجمہ تو آج تک ہوا ہی نہیں۔ اس لیے المنتقی کا یہ سب سے پہلا

اردو ترجمہ ہے۔ ترجمہ راقم الحروف نے کیا ہے۔ ترجمہ عام فہم، شگفتہ اور رواں ہے۔ اس سے پہلے بھی میرے کئی تراجم شائع ہو چکے ہیں جو عوام میں شرف قبولیت حاصل کر چکے ہیں۔ جس گھر میں یہ کتاب ہوگی اس گھر میں گویا رحمۃ للعالمین ﷺ گفتگو فرما رہے ہوں گے۔ علامہ عبدالسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی یہی وہ المنتقی ہے جس کی بڑے بڑے اماموں نے مدح و توصیف کی ہے۔ اس مختصر میں علماء کے اقوال ذکر کرنے کی گنجائش نہیں۔ پھر جس افق سے المنتقی کی روشنی پھیلی اسی افق سے اسی خاندان میں ایک ایسا سورج طلوع ہوا جسے دنیا آج تک نہیں بھولی اور نہ بھولے گی۔ یہ مہرِ منیر شیخ الاسلام ابوالعباس تقی الدین علامہ امام احمد بن تیمیہ رحمہ اللہ ہیں جو صاحبِ المنتقی کے پوتے ہیں۔ یہ احمد ابن تیمیہ رحمہ اللہ سب پر گوئے سبقت لے گئے۔ یوں تو یہ خاندان ہی گہوارۂ علوم وفنون ہے مگر تقی الدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے علم کی کرنوں کے سامنے سب ماند پڑ گئے اور علم کی کرنیں آج بھی اسی طرح دنیا کو جگمگا رہی ہیں۔ انہوں نے جس طرح دنیا اس وقت جگمگا دی تھی جب وہ آسمانِ علوم کے اُفق پر درخشاں تھے۔ وہ ایک بے باک و نڈر مجاہد تھے اور مخالفین اسلام کے لیے ننگی تلوار۔ جب تک زندہ رہے اعدائے سنت کے سینوں پر مونگ دلتے رہے اور جب اپنے اللہ کے ہاں پہنچ گئے تو دشمنوں کی تباہی کے لیے اس قدر اسلحہ چھوڑ گئے جو رہتی دنیا تک بھی ختم نہ ہوگا اور مخالفین اسلام ان سے برابر مجروح و مقتول ہوتے رہیں گے۔ اللہ انہیں جنت الفردوس کی زیادہ سے زیادہ بہاریں عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ سے تہ دل سے اور نہایت عاجزی سے دعا ہے کہ اے اللہ! ہمارے دل نور سے بھر دے۔ ہماری آنکھوں کو حدیثوں سے ٹھنڈک عطا فرما۔ ہمیں احادیث پڑھنے پڑھانے کا جذبۂ بے پناہ دے اور ہماری اس معمولی سی کوشش کو پروان چڑھا اور لوگوں میں عموماً اور شیدایانِ حدیث میں خصوصاً اسے مقبول و ہر دلعزیز بنا۔ اور اے اللہ! اپنے فضل و کرم سے اسے شرف قبولیت عطا فرما اور مترجم کو، ناشروں کو اور اس کے ہر معاون کو دین و دنیا کی بھلائیاں عطا فرما۔ انہیں توحید و سنت پر ثابت قدم رکھ۔ ان کا خاتمہ بخیر فرما اور ان کے گناہوں پر پردہ ڈال کر انہیں معاف فرما اور انہیں جنت الفردوس کی معزز و جلیل القدر نعمتیں عطا فرما۔ آمین

أُحب الصالحين ولست منهم　　لعل الله يرزقني صلاحا

عاجز

خادم العلماء محمد داؤد غفر لہ راغب رحمانی، کراچی

۱۰ مئی ۱۹۶۷ء

مختصر تعارف جنابِ مترجم رحمہ اللہ

(نوشتہ مولانا حافظ قاری عبدالخالق صاحب رحمانی رحمہ اللہ)

مولانا حافظ محمد داؤد خاں رحمانی کی شاہجہاں پور ضلع میرٹھ میں ولادت ہوئی جو خوانین کا مشہور قصبہ ہے اور یہاں کی اکثریت زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ مولانا بھی ایک معزز زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ تاریخ پیدائش ۱۹۰۸ء اور وفات ۱۸/ستمبر ۱۹۷۷ء ہے۔ بچپن ہی سے نہایت ذہین وفطین اور قوتِ حافظہ کے مالک تھے، قرآن پاک حفظ کر کے تقریباً چودہ پندرہ سال کی عمر میں مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ میں پہلی جماعت میں داخل ہوگئے اور آٹھ سال کا طویل ترین کورس صرف چار سال میں امتیازی طور پر پورا کر کے ایک نادر مثال قائم کی۔ فراغت کے بعد سب سے پہلے مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ (مرحوم) دہلی میں مسندِ درس پر فائز ہوئے۔ پھر جامعہ دارالسلام عمر آباد (مدراس) میں طلب کر لیے گئے۔ جہاں کافی عرصہ علوم وفنون کی تعلیم دیتے رہے۔ نیز دہلی میں مدرسہ زبیدیہ، مدرسہ صدیقیہ میں بھی وقتاً فوقتاً مدرس رہے۔ اس کے بعد جامعہ محمدیہ عربیہ رائیدرگ ضلع مدراس میں شیخ الحدیث رہے۔ کراچی میں مدرسہ نجمیہ اور مدرسہ بحر العلوم سعودیہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔

طبیہ کالج دہلی سے بھی سند حاصل کی چنانچہ طب یونانی میں کافی دسترس رکھتے تھے۔ میٹرک پاس بھی تھے اور کالج کے لڑکوں کو پڑھاتے تھے۔ شہرت سے نفرت تھی۔ ہمیشہ گوشۂ گمنامی میں رہ کر خاموش دینی، علمی خدمات ٹھوس طریقہ پر انجام دیتے رہے۔ ایک وقت میں حیدرآباد دکن میں بھی درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا تھا۔ ہندوستان میں کافی مدرسین وخطباء ان کے تلامذہ ہیں۔ پاکستان میں مولانا حاکم الدین شیخ الحدیث بحر العلوم سعودیہ اور مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب مسجد اہل حدیث اسلام آباد ہیں۔

ذیل کی کتب کا ترجمہ کر چکے تھے اور اکثر شائع بھی ہوگئی ہیں۔

۱۔ مقدمہ ابن خلدون
۲۔ کتاب الروح (حافظ ابن القیم رحمہ اللہ)
۳۔ تفسیر الفضل الکبیر ترجمہ تفسیر ابن کثیر
۴۔ نیل الاوطار
۵۔ منتقی الاخبار (عبدالسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ)

۶۔ اقتضاء الصراط المستقیم (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ)

۷۔ الفوز الکبیر (شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ)

۸۔ پیغامِ قضاء (اردو) مشتمل بر مسائل جنازہ ومتعلقات

۹۔ رحمانی روزے (مسائل صوم پر جامع کتاب)

۱۰۔ شگوفہ محمدی منظوم (نہایت اچھے شاعر بھی تھے)

۱۱۔ آئینۂ ایمان (حضرت نواب رحمہ اللہ صاحب کی ایک کتاب کی تسہیل)

۱۲۔ صورتِ جمیلہ (عورتوں کے مسائل پر)

۱۳۔ سفرِ آخرت (اردو)

۱۴۔ جبینِ نیاز عرف محمدی نماز

۱۵۔ غذاء الارواح عرف شرعی وظائف

۱۶۔ سچا وعدہ (الوعد الحق کا ترجمہ ڈاکٹر طٰہٰ کی کتاب)

۱۷۔ حضرت عمر بن عبد العزیز

۱۸۔ غنیۃ الطالبین

۱۹۔ طبقات ابن سعد حصہ ہفتم

علاوہ ازیں ایک زمانے میں دہلی سے ماہنامہ ''الریحان'' بھی جاری کیا تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مؤلف "المنتقی" کا اجمالی تعارف

نام وکنیت

نام عبدالسلام، کنیت ابوالبرکات، لقب مجدالدین ہے۔ ابن تیمیہ کے نسبی لقب سے یہ بھی شہرت رکھتے ہیں۔

سلسلۂ نسب

آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے ابوالبرکات مجدالدین عبدالسلام بن عبداللہ بن ابوالقاسم بن محمد بن خضر بن محمد بن علی بن عبداللہ حرانی۔

ابنِ تیمیہ کی وجہ تسمیہ

مورخین نے جو کچھ لکھا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ اس خاندان کے ایک بزرگ محمد بن خضر سفرِ حج سے واپس آ رہے تھے کہ تیماء نام کی ایک گلی سے ان کا گزر ہوا۔ وہاں آپ نے ایک خوبصورت لڑکی دیکھی۔ جب واپس پہنچے تو گھر میں بچی کی ولادت کی خبر ملی۔ وہ آپ کے پاس لائی گئی تو تیماء والی لڑکی کے ساتھ مشابہت دیکھ کر اس کو تیمیہ کہہ کر پکارا۔ پھر اس کا نام یہی ٹھہر گیا۔ بعض کہتے ہیں کہ اس خاندان کی ایک بزرگ عورت جو بڑی صالحہ اور واعظہ تھی اس کا نام تیمیہ تھا۔ اسی نسبت سے خاندان کا نام ابن تیمیہ مشہور ہو گیا۔

خاندانِ ابن تیمیہ

آپ کا خاندان ابن تیمیہ کے نام سے مشہور نام ہے۔ اس خاندان کا فضل وکمال، علم اور ارشاد، حفظِ حدیث وروایت، قوتِ حافظہ، دقتِ نظر اور عصری علوم وفنون میں مہارت، زہد وورع اور عبادت شہرۂ آفاق ہے۔ اس خاندان کے بزرگانِ کرام نے اپنی ترکتازیوں کے لیے علم وارشاد کے میدان کو منتخب کیے رکھا۔ اس خانوادے میں پانچ اعاظم رجال جو آسمانِ علم وفضل کے عالمتاب ومہتاب تھے کا اجمالی نقشہ درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کنیت	لقب	نام	نسبی لقب	پیدائش	وفات
۱	ابوعبداللہ	فخر الدین	محمد بن خضر	ابن تیمیہ	۵۴۲ھ	۶۱۲ھ
۲	ابوالبرکات	مجدالدین	عبدالسلام بن عبداللہ	ابن تیمیہ	۵۹۰ھ	۶۵۳ھ
۳	ابوالمحاسن	شہاب الدین	عبدالحلیم بن عبدالسلام	ابن تیمیہ	۶۲۷ھ	۶۸۲ھ
۴		شرف الدین	محمد بن عبدالحلیم	ابن تیمیہ	۶۶۶ھ	۷۲۷ھ
۵	ابوالعباس	تقی الدین	احمد بن عبدالحلیم شیخ الاسلام	ابن تیمیہ	۶۶۱ھ	۷۲۸ھ

ان میں سے ہر بزرگ صاحبِ علم وفضل اور دین کا مجاہد، کتاب وسنت کا خادم، شرک وبدعت اور فرقِ باطلہ کے مقابلہ میں مضبوط چٹان تھا۔ شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ تو علم وفضل کے بحرِ ناپیدا کنار تھے۔ آپ نے قلمی جہاد کے ساتھ جہاد بالسیف میں بھی دادِ شجاعت دی۔ جمہور اہل سنت نے آپ کے مجاہدانہ اور تجدیدی کارناموں کی وجہ سے بجا طور پر آپ کو ساتویں صدی کے مجدد اور شیخ الاسلام کے معزز القاب سے ملقب کر کے آپ کی دینی اور علمی خدمات کو شاندار خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ آپ کے محاسن ومناقب میں عربی زبان میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔ الحمدللہ اردو زبان بھی اس سے تہی دامن نہیں رہی۔ اس میں بھی آپ کے تفصیلی حالات پر کئی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ المکتبۃ السلفیہ لاہور نے جس کا علمی اور دینی کتابوں کی طباعت میں ممتاز مقام ہے "حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ" نام سے ایک ضخیم کتاب شائع کی ہے۔

ولادت

بہرحال عبدالسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی ولادت ۵۹۰ھ میں حران کے مقام پر ہوئی جو فلسفہ اور فلاسفہ کا نشیمن رہا ہے۔ آپ بچپن میں ہی شفقتِ پدری سے محروم ہو گئے تھے۔

تعلیم وتربیت

شیخ عبدالسلام نے ذہن رسا اور حافظہ بلا کا پایا تھا۔ گھر ہی میں قرآن مجید حفظ کیا۔ ابتدائی تعلیم وتربیت اپنے عمِ محترم خطیب فخر الدین، حافظ عبدالقادر رہاوی اور حنبل رصافی سے پائی۔ پھر آپ تیرہ سال کی عمر میں اپنے چچازاد بھائی سیف الدین عبدالغنی کے ساتھ ان کی خدمت کے لیے بغداد تشریف لے گئے اور چھ سال تک وہاں بہت سے محدثین سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ فقہ، خلافیات اور ادبِ عربی سے متعلق علوم پڑھے۔ پھر حران میں واپس آ کر اپنے عمِ محترم خطیب فخر الدین رحمہ اللہ کی خدمت میں حدیث وفقہ اور مختلف علوم کی تحصیل میں منہمک رہے۔

دوبارہ بغداد میں

۶۱۰ھ کے بعد آپ دوبارہ بغداد میں تشنگی علم وفن کی تسکین کے لیے مراجعت فرما ہوئے۔ آپ نے اب کی فن قراءت میں سبط الخیاط کی کتاب المبہج شیخ عبدالواحد بن سلطان سے پڑھی اور فقہ میں ابوبکر بن غنیمہ حلاوی اور شیخ اسماعیل سے مہارت حاصل کی۔ ادب عربی، حساب اور علم الفرائض ابوالبقاء عکبری سے پڑھا۔ جبر ومقابلہ کی ایک اہم کتاب الفخری بھی انہیں سے پڑھی۔ اس طرح محنت وانہماک سے علوم وفنون کی بلندیوں پر فائز ہوئے۔

اہلِ بغداد ان کی ذہانت وفطانت پر انگشت بدنداں تھے۔ آپ کے استاد فخر الدین اسماعیل نے جو شیخ کے سرعت حفظ وفہم کو دیکھ کر حیران تھے۔ آپ کے چچازاد بھائی کو فرمایا کہ اس نوجوان سے عظیم الشان توقعات وابستہ ہیں۔ پھر آپ کو تحصیلِ علم کے لیے ترغیب دی۔

امتیازی اوصاف

آپ نے صرف سولہ سال کی عمر میں اپنے استاد شیخ اسماعیل کے حضور اپنی کتاب ''جنۃ الناظر'' پیش کی انہوں نے اس پر تقریظ لکھتے وقت آپ کے لیے یہ الفاظ استعمال فرمائے کہ میرے سامنے یہ کتاب فقیہ عالم، اعلیٰ درجے کے فاضل نے پیش کی ہے۔

امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا مجھے ہمارے شیخ ابوالعباس (شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ) نے بتایا کہ (نحو میں مشہور نحو کی کتاب الفیہ کے مصنف) شیخ جمال الدین ابن مالک کا قول ہے کہ علامہ شیخ مجد الدین (عبدالسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ) کے لیے فقہ اس طرح نرم و گداز تھی جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے لوہا نرم تھا۔ اخیر عمر میں جب شیخ مجد الدین حج کے لیے تشریف لے گئے تو وہیں علامہ محی الدین ابن الجوزی رحمہ اللہ سے بھی ملاقات ہوئی۔ وہ آپ کے علم و فضل سے بے حد متاثر ہوئے اور فرمایا بغداد میں آپ جیسا کوئی عالم نہیں ہے۔ حج سے واپس آنے کے بعد اہل بغداد نے آپ سے بغداد میں قیام کی درخواست کی۔ آپ نے اہل و عیال اور وطن کا عذر کر کے منظور نہ فرمایا۔

شیخ عبدالسلام احادیث اور مختلف مذاہب کو بغیر کسی مشقت و کلفت کے حفظ فرما لیتے تھے۔ شیخ برہان مراغی کی ایک دفعہ آپ سے ملاقات ہوگئی تو انہوں نے آپ سے ایک مشکل سوال کر دیا۔ علامہ موصوف نے فوراً فرمایا اس کا جواب ساٹھ طرح سے ہے۔ پھر ایک ایک کر کے ساٹھ جوابات بیان فرمائے۔ علامہ مراغی دنگ رہ گئے اور آپ کے علم و فضل کے معترف ہوگئے۔ آپ کا شمار فقہ حنبلی کے ائمہ میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حنبلی فقہ کے اصولوں پر کئی کتابیں لکھیں۔ حصولِ علم میں آپ شہر شہر گھومے پھرے۔ جہاں پہنچے درس و افتاء کا سلسلہ جاری کیا۔ طلبہ آپ کی خدمت میں جوق در جوق پہنچتے اور حلقۂ درس میں شریک ہو کر مستفید ہوتے۔

علامہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ ان الفاظ میں آپ کا تعارف کراتے ہیں:

شیخ مجد الدین اپنے زمانے کے بے نظیر فاضل تھے۔ فقہ و اصول فقہ کے سربرآوردہ عالم، حدیث اور فقہ الحدیث میں ماہر تھے۔ قرآن مجید اور اس کی تفسیر میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ بہت سی کتابوں کے مصنف اور مختلف مذاہب کی معرفت میں یگانہ روزگار تھے۔

آپ اپنے چچا زاد بھائی کی زندگی میں علمی مباحثوں میں حصہ لیتے اور کتابیں تصنیف کرتے رہے ان کی وفات کے بعد ان کی مسند تدریس کے جانشین بنے۔ بہت سے علماء نے آپ سے روایت کی ہے مثلاً آپ کے بیٹے شہاب الدین (عبدالحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ) حافظ عبدالمومن دمیاطی، امین بن شقیر حرانی رحمہ اللہ وغیرہ۔

تصانیف

آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں مثلاً:

۱۔ الأحکام الکبریٰ (کئی جلدوں میں)

۲۔ اطراف احادیث التفسیر۔

۳۔ ارجوزہ فی علم القراء ہ

۴۔ المنتقی من احادیث الأحکام (جو آپ کے ہاتھوں میں ہے جس کو مذکورہ بڑی کتابوں سے ملخص کیا)

۵۔ المحرر فی الفقہ ❶

۶۔ منتھی الغایۃ فی شرح الھدایہ (اوائل حج تک چار بڑی جلدوں کی تبییض ہو چکی تھی باقی مسودے کی صورت میں تھی)

۷۔ مسودہ فی اصول الفقہ ❷ (ایک جلد) آپ کے بیٹے عبدالحلیم والد شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس میں کچھ اضافات کیے تھے۔

۸۔ مسودہ فی العربیہ یہ مسودہ فی اصول الفقہ کی طرز پر ہے لیکن بعد میں کچھ اضافے ان کے پوتے شیخ الاسلام احمد بن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی کیے۔

منتقی الاخبار

استنباط واجتہاد کے طالب علموں کے لیے المنتقی بہترین اور کتبِ حدیث میں اپنی طرز کی واحد کتاب ہے۔ اس میں اتنا مواد جمع کر دیا گیا ہے کہ دوسری کسی کتاب میں اس انداز سے موجود نہیں۔ بالخصوص مسائل کے دلائل اس قدر جمع کر دیے گئے ہیں کہ شائد عمریں صرف ہو جانے کے بعد بھی اتنے دلائل جمع کرنے میں کامیابی مشکل ہوتی۔ یہ کتاب اس سلسلے میں علماء کا مرجع ہے۔ اس کی سب سے جامع اور مجتہدانہ عربی شرح امام قاضی قضاۃ محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ کی نیل الاوطار من اسرار منتقی الاخبار ہے ❸۔

وفات

زہد وتقویٰ کا یہ پیکر، علم وفضل کا بدر منیر مقام حران میں عید الفطر کے دن ۶۵۲ھ میں غروب ہو گیا۔ ہفتہ کی صبح کو جہانہ کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ ابو الفرج عبدالقاہر (ابن تیمیہ رحمہ اللہ) نے پڑھائی۔ آپ کے جنازے میں بے شمار لوگ شریک ہوئے۔ جنازے میں شرکت سے صرف معذور لوگ محروم رہے ❹۔

---

❶ یہ کتاب دو جلدوں میں مصر سے طبع ہو چکی ہے (ع۔ح)

❷ المسودہ بھی طبع ہو چکا ہے (ع۔ح)

❸ یہ کتاب بحمد اللہ اہل علم میں متداول ہے اور متعدد بار شائع ہو چکی ہے (ع۔ح)

❹ مزید تفصیلی حالات کے لیے دیکھیے ذیل طبقات الحنابلہ (ابن رجب) ص ۲۴۹۔ وفوات الوفیات (ابن شاکر کتبیؒ) طبع قدیم ص ۳۵۰۔ ج اول (ع۔ح)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

برتنوں کے احکام

پاخانے اور پیشاب کے احکام

فطری سنتیں

وضو اور اس کے فرائض اور سنتیں

موزوں پر مسح کے احکام

غسل کن کاموں سے واجب ہوتا ہے

غسل کا طریقہ

تیمّم کے احکام

تیمّم کا طریقہ

خونِ حیض کے مسائل

نفاس کے احکام

کتاب الصلاۃ

(اوقاتِ نماز)

اذان کے مسائل

ستر عورت

لباس کے مسائل

نجاستوں سے اجتناب اور نماز کی جگہوں کے مسائل

قبلہ کی طرف رُخ کرنے کے مسائل

طریقۂ نماز

سُترہ سے متعلقہ مسائل

سنن ونوافل

تلاوت وشکر کے سجدے

سجدۂ سہو کے بعض مسائل

نماز با جماعت

امامت اور امام کے اوصاف

امام ومقتدیوں کے کھڑے ہونے کی جگہوں اور صف بندی کے احکام

بیمار کی نماز کے مسائل

مسافر کی نماز کے مسائل

دو نمازیں جمع کرنے کا بیان

جمعۃ المبارک کے مسائل واحکام

عیدین کے مسائل واحکام

خوف کی نماز

نمازِ کسوف کے احکام

کتاب الجنائز

غُسلِ میّت کا بیان

رمضان میں کن کن عذروں کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ قضا کے احکام

نفلی روزوں کے مسائل

کِتَابُ الْاِعْتِکَاف

کِتَابُ الْحَجّ

محرم کے لیے کیا کیا چیزیں حرام ہیں اور کیا کیا حلال؟

مکہ میں داخل ہونے کے احکام

درختوں اور پھلوں کی خرید وفروخت

شرطوں والی بیع

ابواب الربا (سود کے احکام)

احکامِ عیوب

غلاموں کے آزاد کرنے کے احکام

کتاب النکاح (نکاح کے احکام)

بیک وقت کتنی عورتیں نکاح میں رہ سکتی ہیں

کافروں کے نکاحوں کے احکام

مہر کا بیان

ولیمہ، رخصتی اور عورتوں کے ساتھ معاشرت

رضاعت کے احکام

کِتَابُ النَّفَقَات (نان ونفقہ کے احکام)

خون اور قتل کے احکام

دیتوں (خوں بہا) کے احکام

ارتداد و اسلام لانے کے احکام

جہاد و سیر

دستے کو خصوصی انعام

امان، صلح اور مصالحت کے احکام

گھڑ دوڑ اور تیر اندازی کے احکام

کھانے، شکار اور ذبیحے کے احکام

شکار کے احکام

مشروبات کے احکام

طب کے احکام

قسموں اور ان کے کفاروں کے احکام

نذریں اور منت ماننے کے احکام

قضا اور فیصلوں کے مسائل

محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مختصر حالات ❶

امام بخاری

امیر المومنین فی الحدیث فقیہ امت حضرت امام بخاری کی کنیت ابوعبداللہ، نام محمد اور آپ کے پدر بزرگوار کا نام اسماعیل بن ابراہیم بن المغیرہ جعفی ہے۔ ولادت ۱۳ شوال ۱۹۴ھ کو بخارا میں جمعہ کی شب ہوئی اور ۱۳ دن کم ۶۲ سال کی عمر میں یکم شوال ۲۵۶ھ میں رات ہی کو وفات ہوئی۔ آپ علم حدیث حاصل کرنے کے لیے دنیائے اسلام کے تمام شہروں کے اساتذہ کے پاس پہنچے اور خراسان، جبال، عراق، حجاز، شام اور مصر میں اساتذہ اور حفاظ حدیث کی ایک جماعت سے حدیثیں سنیں اور لکھیں جن میں سے مشہور اساتذہ درج ذیل ہیں، مکی بن ابراہیم، عبدان بن عثمان مروزی، عبداللہ بن موسیٰ عبسی، ابوعاصم شیبانی، محمد بن عبداللہ انصاری، محمد بن یوسف فریابی، ابونعیم فضل بن دکین، علی بن مدینی، احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور اسماعیل بن ابی اویس مدنی وغیرہم۔ (آپ کے شاگرد) فربری نے کہا کہ نوے ہزار اشخاص نے صحیح بخاری سنی جن میں سے اب علاوہ میرے کوئی زندہ نہیں۔ امام صاحب کا کہنا ہے میں نے جامع صحیح (بخاری) تقریباً چھ لاکھ ❷ حدیثوں سے منتخب کی ہے اور ہر حدیث نفل دوگانہ پڑھ کر کتاب میں درج کی ہے۔ آپ کو بڑے بڑے ہولناک حوادث، کڑے امتحانات اور صبر آزما واقعات سے گزرنا جن کا بیان اپنی جگہ پر ہے۔ آپ کی پیدائش کی تاریخ ''صدق'' سے، مدتِ عمر ''حمید'' سے اور تاریخ وفات ''نور'' سے نکلتی ہے۔ (ولد فی صدق وعاش حمیدا و مات فی نور)

زمین کھا گئی آسماں کیسے کیسے

علماء امت نے آپ کو امیر المومنین فی الحدیث کا خطاب دیا۔ متعدد تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔ ان میں ممتاز ترین کتاب الجامع الصحیح للبخاری ہے جس میں مندرج با سند احادیث کے صحیح ہونے پر علمائے امت متفق ہیں۔ (حجة اللہ ومقدمہ صحیح بخاری)

امام مسلم

حافظ الحدیث، شیخ الشیوخ، امام ابوالحسین مسلم بن حجاج بن مسلم قشیری نیشاپوری ۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴ یا ۲۵ یا ۲۶ رجب کو ہفتہ کی شب میں ۵۵ سال کی عمر میں ۲۶۱ھ میں انتقال فرما گئے۔

---

❶ یعنی وہ جن کی تصانیف حدیث سے مصنف ''المنتقی'' میں احادیث وآثار لائے ہیں اور جو تقریباً مقدمہ نیل الاوطار سے ماخوذ ہیں۔ (ع،ح)

❷ واضح ہو کہ ایک حدیث کی متعدد اسناد ہوں تو تعداد ان کے اعتبار سے ہوتی تھی۔ اگرچہ حدیث ایک ہی ہو۔ مثلاً پچاس سندوں والی ایک حدیث پچاس شمار ہوں گی۔ وعلی ھذا القیاس (ع،ح)

آپ حدیث پڑھنے کے لیے عراق، شام اور مصر پہنچے اور یحییٰ بن یحییٰ نشیاپوری، قتیبۃ بن سعید، اسحٰق بن راہویہ، علی بن الجعد، احمد بن حنبل، عبداللہ قواریری، شریح بن یونس، عبداللہ بن مسلمہ قعنبی، حرملہ بن یحییٰ اور خلف بن ہشام وغیرہم سے حدیثیں پڑھیں۔ آپ سے روایت کرنے والے بہت ہیں جن میں ابراہیم بن محمد بن سفیان، ابوزرعۃ اور ابوحاتم قابل ذکر ہیں۔ امام مسلم فرماتے ہیں میں نے اپنی کتاب مسند صحیح تین لاکھ حدیثوں سے منتخب کی ہے۔ محمد بن یعقوب اخرم فرماتے ہیں شاید شاذ و نادر ہی بخاری مسلم سے کوئی صحیح حدیث چھوٹی ہو۔ بقول خطیب بغدادی، امام مسلم، بخاری کے قدم بہ قدم چلے ہیں اور انھوں نے امام بخاری کے علم سے فیض پایا ہے۔

امام احمد بن حنبل

جس امام کبیر کی امامت کو اور جلالتِ شان کو سب ہی مانتے ہیں وہ امام احمد ہیں۔ آپ کے والد کا نام محمد بن حنبل بن حلال ہے اور آپ قبیلہ شیبان کی طرف منسوب ہیں۔ حدیث حاصل کرنے کے لیے شام، حجاز اور یمن وغیرہ کی طرف تشریف لے گئے۔ اور سفیان بن عیینۃ اور ان کے ہم عصروں سے حدیث سنی۔ آپ سے آپ کے اساتذہ کی ایک جماعت اور بے شمار لوگ روایت کرتے ہیں جن میں بخاری اور مسلم بھی شامل ہیں۔ امام ابوزرعہ کہتے ہیں کہ امام احمد کی کتابیں بارہ اونٹوں پر لادی جاتی تھیں۔ یہ سب کتابیں آپ کو زبانی یاد تھیں۔ آپ دس لاکھ حدیثوں کے حافظ تھے۔ امام احمد کی ولادت ربیع الاول ۱۶۴ھ میں ہوئی اور ۲۴۱ھ میں ان کی وفات ہوئی۔ آپ کی حیرت انگیز کرامتیں مشہور ہیں۔ آپ ایک انتہائی کڑی آزمائش سے گزرے مگر الحمدللہ اس میں پورے اترے۔ امام ذہبی نے آپ کے حالات پچاس اوراق میں قلمبند فرمائے ہیں۔ علاوہ ازیں دیگر مورخوں نے بھی آپ کے حالاتِ زندگی تفصیل سے لکھے ہیں اور ایسے ایسے واقعات لکھے ہیں جن کو سن کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔ علامہ شوکانی نے بھی ایک مستقل کتاب میں آپ کے حالات لکھے ہیں۔ امام احمد نے حدیث میں ایک بڑی ضخیم مسند (احمد) تالیف فرمائی جسے تقریباً ساڑھے سات لاکھ سے زیادہ حدیثوں سے منتخب فرمایا۔

علمائے حدیث، مسند احمد کی روایات کے بارے میں مختلف ہیں کہ صحت و ضعف کے لحاظ سے ان کی حیثیت کیا ہے۔ جسکی تفصیل نیل الاوطار میں دیکھی جاسکتی ہے۔

امام ہیثمی زوائد مسند میں فرماتے ہیں کہ مسند صحت کے اعتبار سے دوسری بہت سی کتابوں سے زیادہ صحیح ہے اور کثرت احادیث و حسن سیاق میں تو اس کی نظیر نہیں۔ سیوطی اپنی کتاب جامع کبیر کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔ مسند احمد کی ہر حدیث مقبول ہے کیونکہ اس کی ضعیف حدیث بھی حسن کے قریب ہے تاہم مسند احمد کے سلسلے میں پورے مباحث بڑی کتابوں میں بیان ہوئے ہیں۔

امام ترمذی

حافظ الحدیث ابوعیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی ترمذی۔ ذوالحجہ ۲۰۰ھ کو پیدا ہوئے اور ترمذ ہی میں پیر کی شب کو ۱۳ رجب ۲۷۹ھ میں فوت ہوگئے۔ (جامع الاصول تذکرۃ الحفاظ) آپ نے حفاظ حدیث کی ایک جماعت سے حدیث

پڑھی۔ جن میں قتیبہ بن سعید، اسحاق بن موسیٰ محمود بن غیلان، سعید بن عبدالرحمان، محمد بن بشار، علی بن حجر، احمد بن منیع، محمد بن مثنیٰ، سفیان بن وکیع اور امام بخاری بھی شامل ہیں۔ آپ سے بہت سے لوگوں نے حدیث پڑھی۔ جن میں محمد بن احمد بن محبوب محبوبی بھی شامل ہیں۔ آپ نے حدیث میں کئی کتابیں لکھیں جن میں جامع ترمذی بہترین اور بہت مفید ہے۔ اس کی ترتیب باقاعدہ، عمدہ اور تکرار سے پاک ہے۔ اس کتاب میں ایسے فوائد ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں۔ مثلا بیانِ مذہب، طرقِ استدلال اور مزید احادیث کے حوالے، انواعِ حدیث کا بیان کہ صحیح ہے یا ضعیف اور حسن ہے یا غریب۔ نیز احادیث کی جرح وتعدیل پر آپ نے جامع ترمذی کے اخیر میں کتاب العلل بھی منسلک فرمادی ہے جس میں نفیس فوائد جمع فرمادیے ہیں۔ امام نووی تقریب میں لکھتے ہیں: حَسن یا حَسن صحیح وغیرہ کے سلسلے میں جامع ترمذی کے نسخے مختلف ہیں اس لیے اپنی اصل معتمد اصول سے مقابلہ کر کے جس پر سب نسخ متفق ہوں اس پر اعتماد کرنا چاہیے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں میں نے اپنی کتاب مکمل کر کے علمائے حجاز، عراق اور خراسان کو دکھائی اور سب اسے دیکھ کر خوش ہوئے۔ اب بات یہ ہے کہ جس گھر میں یہ کتاب ہوگی گویا اس کے گھر میں رسول اللہ گفتگو فرمارہے ہیں۔

امام نسائی

امام، حافظ اور سرتاج علمائے حدیث ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان نسائی ۲۱۴ھ میں پیدا ہوئے اور مکہ معظمہ میں ۳۰۳ھ میں دنیا سے رخصت ہوگئے اور مکہ مکرمہ میں دفن کیے گئے۔ آپ نے حدیث قتیبہ بن سعید، اسحٰق بن ابراہیم، حمید بن مسعدہ، علی بن خشرم، محمد بن عبدالاعلیٰ، حارث بن مسکین، ہناد بن سری، محمد بن بشار، محمود بن غیلان، اور ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی وغیرہ ہم سے پڑھی۔ آپ سے بہت سے لوگ روایت کرتے ہیں جن میں ابوالبشر دولابی، ابو القاسم طبرانی، ابوجعفر طحاوی، محمد بن ہارون بن شعیب، ابوالمیمون بن راشد، ابراہیم بن محمد صالح بن سنان اور حافظ ابوبکر احمد بن اسحاق السنی بھی شامل ہیں۔

حدیث وعلل میں آپ کی بہت سی تصنیفات ہیں جن میں سنن نسائی بھی شامل ہے۔ اس کتاب میں ضعیف حدیثیں بہت ہی کم ہیں۔ ذہبی وتاج سبکی کا کہنا ہے کہ مسلم کی نسبت نسائی بہت اچھے حافظ تھے۔

امام ابوداؤد

اسم گرامی سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران ہے۔ ازدی اور سجستانی ہیں۔ آپ نے شہر درشہر گھوم کر علمائے عراق، خراسان، شام، مصر اور جزیرہ سے حدیث پڑھی۔ آپ کی ولادت ۲۰۲ھ میں اور وفات ۱۶ شوال ۲۷۵ھ میں ہوئی۔ آپ نے مسلم بن ابراہیم، سلیمان بن حرب، عثمان بن ابی شیبۃ، ابوالولید طیالسی، عبداللہ بن مسلمہ، قعنبی، مسدد بن مسرہد، یحییٰ بن معین، احمد بن حنبل، قتیبہ بن سعید اور احمد بن یونس، غرضیکہ بے شمار علمائے حدیث سے حدیث پڑھی۔ آپ سے روایت کرنے والے آپ کے صاحبزادے عبداللہ، ابوعبدالرحمٰن نسائی۔ احمد بن محمد خلال اور ابوعلی محمد بن احمد لولوی وغیرہ ہم ہیں۔

ابوبکر بن داستہ نے ابوداؤد سے نقل کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پانچ لاکھ حدیثیں لکھیں۔ جن میں سے چار ہزار آٹھ سو حدیثیں منتخب کر کے کتاب السنن میں درج کیں۔ نیز میں نے اس کتاب میں صحیح یا صحیح کے قریب ہی حدیث درج کی ہے۔ خطابی کہتے ہیں کہ ابوداؤد کی کتاب السنن جلیل القدر اور لائق تعریف کتاب ہے۔ علم دین میں اس کی مثل کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اسے تمام علماء نے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے کے باوجود تسلیم وقبول کیا۔ یہ کتاب علماء اور محدثین میں حکم کا درجہ رکھتی ہے۔ ہر شخص اس سے اپنی پیاس بجھاتا ہے۔ عراقی، مصری، مغربی اور دنیائے اسلام کے اکثر لوگ اس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ابوداؤد فرماتے ہیں میں نے اس کتاب میں کوئی ایسی حدیث درج نہیں کی جس کے چھوڑنے پر علماء کا اتفاق ہو گیا ہو۔ سنن ابی داؤد ترتیب وفقہ کے اعتبار سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے بہت اچھی ہے۔

امام ابن ماجہ

کنیت ابوعبداللہ اور نام محمد بن یزید بن عبداللہ ابن ماجہ قزوینی ہے۔ آپ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۲ رمضان کو بروز منگل ۲۷۳ھ میں یا ۲۷۵ھ میں وفات پائی۔

آپ امام فن حدیث ہیں اور آپ کی حدیث میں مشہور سنن ہے جو سنن ابن ماجہ کے نام سے مشہور ہے اور صحاح ستہ میں داخل ہے۔ سب سے پہلے ابن طاہر نے ابن ماجہ کو صحاح ستہ میں داخل فرمایا، پھر حافظ عبدالغنی نے۔ ابن کثیر لکھتے ہیں۔ یہ ایک مفید کتاب ہے جس میں فقہی ابواب بڑی عمدگی سے قائم کیے گئے ہیں۔ ابن ماجہ نے بھی دیگر ائمہ کی طرح شہر در شہر گھوم کر علماء کی ایک جماعت سے حدیث سنی جن میں مالک ولیث کے شاگرد بھی شامل ہیں۔ آپ سے ایک جماعت روایت کرتی ہے جن میں ابوالحسن قطان بھی شامل ہیں۔

امام مالک

کنیت ابوعبداللہ نام مالک بن انس بن ابی عامر اصبحی ہے۔ ۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں وفات پائی۔ امام دار الہجرہ آپ کا لقب ہے۔ تبع تابعی اور استاذ الائمہ تھے۔ حدیث وسنت کی بے انتہاء تعظیم فرماتے تھے۔ آپ کے سیکڑوں شیوخ حدیث تھے اور سیکڑوں سے متجاوز تلامذہ۔

حدیث پاک میں باقاعدہ مرتب اور فقہ حدیث کے فتاوئ میں سب سے پہلی آپ ہی کی تالیف موطا ہے۔ حدیث کی مشہور چھ کتابوں ''صحاح ستہ'' کی بنیاد بھی آپ کی یہی کتاب ہے۔ منتقی میں موطا کے بکثرت حوالے آگئے ہیں۔

حضرت امام مالک کے سوانح حیات پر مستقل کتابیں بھی لکھی گئی ہیں۔ تراجم کی تقریباً ہر کتاب میں امام صاحب کا تذکرہ موجود ہے۔ اردو میں علامہ سید سلیمان ندوی کی کتاب ''حیات مالک'' بہت عمدہ اور لائق مطالعہ ہے۔ (ع۔ح)

امام سعید بن منصور

سن ولادت معلوم نہیں ہو سکا۔ ۲۲۷ھ میں مکہ معظمہ میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً ۸۹ سال تھی۔ اس لحاظ سے آپ کا سن ولادت ۱۶۲ھ ہوتا ہے۔ اس دور کے طریقہ تعلیم کے مطابق متعدد شہروں میں گھوم پھر کر بہت سے اساتذہ

حدیث سے علم حاصل کیا جن میں سرفہرست امام مالک کو کہنا چاہیے۔ان کے تلامذہ میں امام احمد،امام مسلم اور امام ابوداؤد وغیرہ ائمہ حدیث کے نام آتے ہیں۔ان کی توثیق پر محدثین متفق ہیں اوران کی توصیف میں **الحافظ الثقة الحجة** کے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔آپ صاحب تصانیف بھی تھے جن کا اب کوئی اتہ پتہ نہیں ملتا۔صرف سنن سعید بن منصور کے حوالے کتب حدیث میں ملتے ہیں۔صاحب المنتقٰی نے بھی متعدد احادیث وآثار ان کی سنن سے ذکر کیے ہیں۔حافظ ابن کثیر (متوفی ۷۷۴ھ) وغیرہ علمائے حدیث نے اس سنن پر یوں تبصرہ کیا ہے **جمع فیه مالم یجمعه غیره** (خلاصہ تذہیب ۱۴۳) یعنی ان میں انھوں نے وہ کچھ جمع فرمایا ہے جو دوسرے جمع نہ کرسکے۔" **صاحب السنن المشهورة التی لا یشارکه فیها الا القلیل** مشہور سنن کے مؤلف ہیں کم ہی لوگ ہوں گے جو ایسا کارنامہ دے سکے"۔ (ع۔ح)

امام الاثرم

آپ کا نام احمد بن ہانی الاسکافی الاثرم ہے۔تیسری صدی ہجری کے جلیل القدر محدث وفقیہ تھے۔امام احمد بن محمد بن حنبل کے ممتاز تلامذہ میں ان کا شمار ہے ان کے علاوہ دوسرے بہت سے اساتذہ میں سے امام نسائی وغیرہ ائمہ حدیث ان کے استاد ہیں۔صاحب تصانیف تھے۔حافظ ذہبی لکھتے ہیں **له کتاب نفیس فی السنن یدل علی امامته وسعة حفظه** یعنی "سنن میں ان کی ایک نفیس کتاب ہے جس کو دیکھ کر ان کی امامت اور حافظے کی وسعت کا اندازہ ہوتا ہے۔" منتقٰی میں اس کتاب کے بہت سے حوالے ہیں۔امام احمد کے بہت سے فتاویٰ بھی انھوں نے جمع کیے تھے۔۲۶۱ھ میں تقریباً وفات پائی۔(طبقات حنابلہ لابن ابی یعلی ص ۶۶۔۷۴، ج ا، تذکرۃ الحافظ للذہبی ص ۵۷۰۔۵۷۲، ج ۲ تہذیب للحافظ ابن حجر ص ۷۸۔۷۹، ج ا)(ع،ح)

امام دارقطنی

ابوالحسن کنیت، علی نام نسب یہ ہے۔علی بن عمر بن احمد بن مسعود ۵، ذوالقعدہ ۳۰۶ھ کو بغداد کے ایک محلّہ دارقطن میں پیدا ہوئے۔ان کے اساتذہ حدیث کی تعداد بھی کثیر ہے۔علیٰ ہذا ان کے تلامذہ بھی بڑے بڑے اکابر ائمہ حدیث ہیں۔انھوں نے علم حدیث کے حصول کے لیے دور دراز کے مختلف شہروں کے سفر کیے۔حافظہ غیر معمولی پایا تھا۔لاکھوں احادیث کے علاوہ کئی دواوین شعراز بر تھے۔آپ کا شمار بھی اکابر ائمہ حدیث میں ہوتا ہے۔خصوصاً علل اور اسماء الرجال کے فن میں بڑا اونچا مقام رکھتے تھے، فقہ وخلافیات میں بھی مہارت خصوصی حاصل تھی۔آپ کی تصانیف کی تعداد کافی ہے جن میں سرفہرست کتاب **المجتبیٰ السنن الماثورہ** ہے جو سنن دارقطنی کے نام سے مطبوع ومتداول ہے۔آپ کی دوسری بڑی اہم تصنیف کتاب العلل ہے جو تا حال غیر مطبوع ہے۔اسی سال کی مبارک عمر پا کر ۳۸۵ھ میں وفات پائی۔

تفصیلی حالات کے دیکھیے کتب تراجم مثلاً تاریخ بغداد ص ۳۴۔۴۰، ج ۱۲ اور تذکرۃ الحفاظ ص ۱۹۹ ج ۳ وغیرہ۔اردو میں ملاحظہ ہو تذکرۃ المحدثین ص ۷۴ تا ۱۱۸، جلد دوم۔طبع دارالمصنفین اعظم گڑھ (ع۔ح)

امام ابوعبید

قاسم بن سلام بغدادی، ۱۵۴ھ کو ہرات میں پیدا ہوئے اور ۲۲۴ھ کو مکہ معظمہ میں انتقال فرمایا۔ حدیث تفسیر، قراءت، لغت وغیرہ میں اپنے دور کے مسلم امام اور فقہ میں مرتبہ اجتہاد مطلق پر فائز تھے، ۱۸ سال قاضی بھی رہے۔ ورع، دیانت، تقویٰ اور مذکورہ علوم میں ان کی امامت پر ائمہ حدیث ولغت متفق اللسان ہیں۔ متعدد کتابیں ان کی یادگار ہیں جن میں چند طبع بھی ہو چکی ہیں۔ ان کی مجتہدانہ تالیف الاموال اسلام کے نظام مالیات پر بہترین کتاب تسلیم کی گئی ہے ❶۔ (ع۔ح)

امام برقانی

ابوبکر احمد بن محمد بن احمد۔ ۳۳۶ھ کو برقان نامی گاؤں میں پیدا ہوئے جو خوارزم (ایران) کے نواح میں تھا اور رجب ۴۲۵ھ میں وفات ہوئی۔ آپ کے شیوخ حدیث کی تعداد بھی بے شمار ہے۔ ایسے ہی آپ کے تلامذہ بھی بکثرت اور بلند پایہ محدث تھے۔ مثلاً امام بیہقی اور امام ابوبکر خطیب۔ ماہر علوم تھے۔ خصوصاً حدیث وفقہ میں بڑا اونچا مقام رکھتے ہیں۔ حدیث شریف میں کثیر التصانیف ہیں۔ سب سے زیادہ شہرت ان کی مسند کو حاصل ہوئی۔ افسوس! ان کی کوئی تالیف اب تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکی ❷۔ (ع،ح)

امام حمیدی

عبداللہ نام، ابوبکر کنیت۔ پورا نام اس طرح ہے۔ عبداللہ بن زبیر حمیدی مکی متوفی ۲۱۹ھ۔

حدیث وفقہ کے ممتاز امام تھے۔ فقہائے محدثین میں بلند مرتبہ تھے۔ بڑے بڑے ائمہ حدیث ان کے اساتذہ وشیوخ تھے۔ مثلاً امام شافعی، امام سفیان بن عیینہ وغیرہما۔

امام بخاری جیسے اساطین محدثین ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ صحیح بخاری میں ان سے بہت روایات ہیں۔

مکہ معظمہ میں فقیہ ومفتی کی حیثیت میں شہرت رکھتے تھے، حدیث میں ان کی جمع کردہ مسند الحمیدی کے نام سے دو جلدوں میں طبع ہو گئی ہے ❸۔

نوٹ: ایک دوسرے امام حمیدی بھی ہیں جو پانچویں صدی ہجری کے حدیث وفقہ کے مسلم امام ہیں۔ جمع بین الصحیحین کے مصنف ابوعبداللہ محمد بن ابی معفر فتوح حمیدی متوفی ۴۸۲ھ۔ حالات کے لیے دیکھیے تذکرۃ المحدثین جلد دوسری۔ (ع،ح)

---

❶ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہوں۔ تذکرۃ الحفاظ (عربی ص ۴۱۷، ج ۲۔ وترجمہ اردو ص ۳۱۴، ج ۲۔ تاریخ ابن خلکان ص ۲۲۵، ج ۳، طبع محی الدین عبدالحمید، البدایہ والنہایہ ص ۲۹۱، ج ۱۰، حوادث ۲۲۴ھ وطبقات الحفاظ (سیوطیؒ) ص ۷۹ او غیرہ کتب تراجم وطبقات (ع،ح)

❷ تفصیلی حالات کے لیے دیکھیے (تاریخ بغداد ص ۳۷۳۔ ۳۷۶، ج ۴۔ تاریخ ابن عساکر تذکرۃ الحفاظ ص ۱۰۷۴، ج ۳ (عربی) ص ۲۰۷ ج ۳ (اردو) وغیرہ۔ اردو میں تذکرۃ المحدثین ص ۲۱۳۔ ۲۱۵، ج ۲ طبع دارالمصنفین ملاحظہ ہو۔ (ع۔ح)

❸ تذکرۃ الحفاظ وتہذیب التہذیب وغیرہ کتب رجال وتراجم اور اردو میں تذکرۃ المحدثین ص ۷۸۔ ۸۲ ج ۱، مطبع دارالمصنفین اعظم گڈھ (ع۔ح)

بسم
اللہ
الرحمٰن
الرحیم

منتقٰی الاخبار
فی احادیث الاحکام

بسم الله الرحمن الرحيم

[مقدمة المؤلف]

«الحَمْدُ لله الَّذِي لم يتَّخِذ ولداً ولم يكن لهُ شريكٌ في المُلكِ وخَلَقَ كُلَّ شيءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيراً».

وصلَّى الله علىٰ مُحمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّي المُرْسَلِ كافَّةً للناس بَشِيراً ونَذِيراً، وعلىٰ آلِهِ وصَحْبِهِ وسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً.

هذا كتابٌ يشتملُ على جُملة من الأحاديث النبويَّة التي تَرْجِعُ أُصُولُ الأحكامِ إليها، ويَعْتَمِد علماءُ أهْلِ الإسلام عليها.

انتقَيْتُهَا من صَحيحَي البُخاريِّ ومُسْلِم، ومُسْنَدِ الإمام أحمدِ بن حنبلٍ، وجامع أبي عيسى التِّرمِذي، وكِتَابِ السُّنَنِ لأبي عبدِ الرحمٰن النَّسائي، وكتاب السُّنَنِ لأبي داوُدَ السِّجِسْتاني، وكتاب السُّنَنِ لابنِ ماجَهْ القَزْوِينِي. واستَغْنَيْتُ بالعَزْوِ إلى هذه المسانيدِ عن الإطالةِ بِذِكْرِ الأسانيدِ.

والعلامَةُ لما رَوَاهُ البخاريُّ ومُسلمٌ: أخْرَجَاهُ.

ولِبَقِيَّتِهِمْ: روَاهُ الخَمْسَةُ.

ولَهُمْ سَبْعَتَهُمْ: رَوَاهُ الجَمَاعَةُ.

ولأحْمَدَ مع البخاري ومُسْلِمٍ: مُتَّفَقٌ علَيْهِ.

وفِيمَا سِوَى ذلك أُسَمِّي مَنْ رَوَاهُ مِنهُمْ. ولم أُخْرِجْ فِيما عَزَوْتُهُ عن كُتُبِهِمْ إلاَّ في مَوَاضِعَ يَسِيرَةٍ.

وذَكَرْتُ في ضِمْنِ ذلك يَسِيراً من آثارِ الصحَابَةِ رَضِيَ الله عَنهُمْ. ورَتَّبْتُ الأحادِيثَ في هذا الكِتَابِ على تَرْتِيبِ فُقَهَاءِ أهْلِ زَمَانِنا، لِتَسْهُلَ على مُبْتَغِيهَا، وتَرْجَمْتُ لها أبواباً بِبَعْضِ ما دلَّتْ عليه من الفَوَائِدِ.

ونَسْأَلُ الله أنْ يُوَفِّقَنَا للصَّوابِ ويَعْصِمَنَا مِنْ كُلِّ خَطإٍ وزَلَلٍ، إنَّهُ جَوَادٌ كَرِيمٌ.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبۂ کتاب

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جو صاحبِ اولاد نہیں نہ اس کے مِلک میں کوئی اس کا شریک ہے۔ اس نے ہر چیز پیدا کی اور اس کی صحیح صحیح تقدیر مقرر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی رسول اللہ ﷺ پر بے شمار رحمتیں اور سلام ہو جو اُمی نبی ہیں اور تمام دنیا کے رسول ہیں اور فرمانبرداروں کو جنت کی بشارت دینے والے اور نافرمانوں کو جہنم سے ڈرانے والے ہیں اور آپ ﷺ کے اہل وعیال پر اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھی۔ آمین۔

منتقی صحاح ستہ وغیرہ کا جوہر ہے

اس کتاب میں ان احادیث نبویہ کو جمع کیا گیا ہے جو احکام کی دلیلیں ہیں اور جن پر علمائے اسلام بھروسہ کرتے ہیں۔ میں نے یہ احادیث صحیح بخاری، صحیح مسلم، مسند امام احمد بن حنبل، جامع ابوعیسیٰ ترمذی، ابوعبدالرحمٰن نسائی کی کتاب السنن، ابوداؤد سجستانی کی کتاب السنن، اور ابن ماجہ قزوینی کی کتاب السنن سے چنی ہیں اور اسنادیں حذف کر کے محض ان کی طرف نسبت کرنے پر قناعت کی ہے۔ (دیکھیے ائمہ کرام کے مختصر حالات)

مصنف کے رموز وعلامات

بخاری، مسلم کے لیے۔ اخرجاہ سنن اربعہ ومسند احمد کے لیے رواہ الخمسۃ صحاح ستہ معہ مسند احمد کے لیے رواہ الجماعۃ بخاری، مسلم اور مسند احمد کے لیے متفق علیہ ان کے علاوہ باقی کتابوں کا حوالہ دے دیا گیا ہے مگر ان کے علاوہ دوسری کتابوں کی احادیث بہت کم لایا ہوں اور ان کے ضمن میں، میں نے کچھ آثارِ صحابہ بھی بیان کر دیے ہیں۔ میں نے یہ کتاب اپنے ہمعصر فقہاء کی ترتیب پر مرتب کی ہے تا کہ احادیث تلاش کرنے والوں کو سہولت ہو۔ نیز میں نے ان کی ایسی سرخیاں قائم کر دی ہیں جن پر احادیث کے بعض فوائد دلالت کرتے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صحیح راہ کی توفیق عطا فرمائے اور ہر غلطی اور لغزش سے محفوظ رکھے۔ بلاشبہ اللہ بڑی بخشش والا اور بڑی عزت والا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

١ ـ كتابُ الطهارةِ

١ ـ أبوابُ المياهِ

١ ـ باب طهورية ماء البحر وغيره

١/١ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَة رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فقالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نركَبِ البَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنا القلِيلَ مِنَ الماء فإِنْ تَوَضَّأنا بِهِ عَطِشْنا، أَفَنَتَوَضَّأُ بماءِ البَحْرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الطهُورُ ماؤُهُ، الحِلُّ مَيْتَتُهُ. رَواهُ الخَمْسَةُ. وَقَالَ التِّرْمِذِي هٰذَا حَديث حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٢/٢ ـ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ قَالَ: رَأَيت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلاةُ العَصْرِ فَٱلْتَمَسَ النَّاسُ الوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأُتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ في ذٰلِكَ الإِناءِ يَدَهُ، وأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤوا مِنْهُ، فرَأَيت الماءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصابِعِهِ حَتَّى توضؤوا مِنْ عِندِ آخِرِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَمُتَّفَقٌ على مِثْلِ مَعْناهُ مِنْ حَدِيثِ جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ.

وفيه تنبيه أنه لا بأس برفع الحدث من ماء زمزم، لأن قصاراه أنه ماء شريف متبرك به، والماء الذي وضع رسول الله ﷺ يده فيه بهذه المثابة. وقد جاء عن علي كرم الله وجهه في حديث له قال فيه: «ثُمَّ أَفَاضَ رَسُولُ الله ﷺ فَدَعَا بِسَجْلٍ مِنْ ماءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ مِنْهُ وتَوَضَّأ». رواه أحمد.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکی کے مسائل

پانیوں کے مسائل

سمندر وغیرہ کا پانی پاک کرنے والا ہے

(۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتے ہیں اگر ہم اس سے وضو کر لیں تو پیاسے رہ جائیں کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مرا ہوا (جانور) حلال ہے۔ ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ عصر کا وقت ہو گیا تھا اور لوگ وضو کے لیے پانی ڈھونڈ رہے تھے مگر وہ پانی نہ پاسکے۔ پھر آپ ﷺ کے پاس پانی کا برتن لایا گیا (جس میں تھوڑا سا پانی تھا) آپ ﷺ نے اس پر (اسے اوندھا کر کے) ہاتھ رکھ لیا اور لوگوں کو وضو کرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ پانی آپ ﷺ کی انگلیوں کے نیچے سے اُبل رہا تھا حتیٰ کہ اوّل سے لے کر آخر تک سب نے وضو کر لیا۔ جابر بن عبداللہ کی اس کے ہم معنی روایت متفق علیہ ہے۔

فقہ الحدیث: اس میں اس مسئلے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ آبِ زمزم سے حدث زائل کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ زیادہ سے زیادہ آبِ زمزم شریف و متبرک پانی ہے اور جس پانی پر رحمتِ عالم ﷺ نے ہاتھ رکھا تھا اس کا بھی یہی مقام ہے۔ چنانچہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ میں ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے طوافِ افاضہ کیا پھر آپ ﷺ نے آبِ زمزم کا ڈول منگوا کر اس میں سے کچھ پیا بھی اور وضو بھی کیا۔

٢ ـ باب طهارة الماء المتوضأ به

١/٣ ـ عَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قالَ: جاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنا مَرِيضٌ لا أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٤ ـ وَفي حَدِيثِ صُلح الحُدَيْبِيَةِ، مِنْ رِوَايَةِ المِسْوَرِ بْنِ مخرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الحكم: ما تَنَخَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نُخامَةً إلاَّ وَقَعَتْ في كَفِّ رَجُلٍ، فَدَلَكَ بها وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ، وَإِذَا توضَّأَ كادُوا يَقْتَتِلونَ على وَضُوئِهِ. وَهوَ بِكمالِهِ لأَحْمَدَ وَالبُخاريِّ.

٣/٥ ـ وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اليَمانِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنبٌ فَحادَ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جاءَ، فَقَالَ كُنْتُ جُنُباً، فقالَ إنَّ المُسْلِمَ لا يَنْجُس. رَواهُ الجماعَةَ إلاَّ البُخارِي وَالتِّرمِذِي. وَرَوى الجماعَةُ كُلُّهُمْ نَحْوَهُ مِنْ حَدِيثِ أبي هُرَيْرَةَ.

٣ ـ باب بيان زوال تطهيره

١/٦ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: لا يَغْتَسِلَنَّ أحدُكُمْ في الماءِ الدَّائم وَهُوَ جُنُبٌ، فَقالُوا يَا أَبا هُرَيْرَةَ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ قَالَ يَتَناوَلُهُ تَناولاً. رَواهُ مُسْلِمٌ وَابْنُ ماجَه، ولأَحْمَدَ وأبي دَاودَ: لا يَبُولَنَّ أحدُكُمْ في الماءِ الدَّائم، وَلا يَغْتَسِلُ فيهِ مِنْ جَنابَةٍ.

وهذا النهي عن الغسل فيه يدل على أنه لا يصح ولا يجزىء، وما ذاك إلاَّ لصيرورته مستعملاً بأول جزء يلاقيه من المغتسل فيه. وهذا محمول على الذي لا يحمل النجاسة، فأما ما يحملها فالغسل فيه مجزىء، فالحدث لا يتعدى إليه حكمه من طريق الأولى.

٢/٧ ـ وَعَنْ سفيان الثَّورِيّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّد بن عَقِيلٍ حدَّثَتْني الرُّبَيِّعُ بِنْت مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاء فَذَكَرَ حَدِيثَ وضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ وَفيهِ: وَمَسَحَ ﷺ رَأْسَهُ بِما بَقِيَ مِنْ وَضُوئِهِ في يَدِهِ مَرَّتَيْنِ، بَدَأَ بِمؤخَّرِهِ، ثُمَّ رَدَّهُ إلى ناصِيَتِهِ، وغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثلاثاً ثلاثاً. رَواهُ أَحْمَدُ وأبو دَاوُدَ مُخْتَصراً وَلفْظُهُ: إنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ رَأسَه من فَضْلِ ماءٍ كان بِيَدَيْهِ. قالَ التِّرمِذِي: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ محمَّدِ بن عَقِيلٍ صَدوق، وَلكِنْ تكلمَ فيهِ بَعْضُهُمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ. وقَالَ البُخاري كانَ أَحْمَدُ وإسْحٰقُ والحُمَيْدِيُّ يَحْتَجُّونَ بِحَدِيثِهِ.

وعلى تقدير أن يثبت أن النبي ﷺ مسح رأسه بما بقي في بلل يديه فليس يدل على طهورية الماء المستعمل؛ لأن الماء كلما تنقل في مَحالِّ التطهير من غير مفارقة إلى غيرها فعمله وتطهيره باق، ولهذا لا يقطع عمله في هذه الحال تغيره بالنجاسات والطهارات.

مستعمل پانی پاک ہے

(۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں بیمار و بے ہوش تھا، رسول اللہ ﷺ میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے پھر آپ ﷺ نے وضو کر کے اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈال دیا۔

(۴) صلح حدیبیہ کے بارے میں حدیثِ مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جو بھی بلغم تھوکا وہ کسی نہ کسی صحابی ہی کے ہاتھ میں پڑا جسے اس نے اپنے چہرے اور جسم پر مل لیا اور جب آپ ﷺ وضو کرتے تھے تو آپ ﷺ کے وضو کے پانی کو حاصل کرنے کے لیے معلوم ہوتا تھا کہ لڑائی ہو جائے گی (پوری حدیث مسند احمد اور بخاری میں ہے)۔

(۵) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان سے جنابت کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کی ملاقات ہو گئی یہ آپ ﷺ سے کھسک گئے اور غسل کیا پھر آئے اور عرض کی میں ناپاک تھا، فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوا کرتا۔ ساتوں ائمہ نے اس حدیث کے ہم معنی حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

پانی میں پاک کرنے کی صلاحیت کے جاتے رہنے کا بیان

(۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کوئی جنابت کی حالت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے، لوگوں نے پوچھا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کس طرح کریں؟ فرمایا: اسے لے لے کر استعمال کرے۔ (مسلم، ابن ماجہ)۔ احمد و ابوداؤد میں یوں ہے۔ کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے اور نہ اس میں غسل جنابت کرے۔

فقہ الحدیث: ٹھہرے ہوئے پانی میں غسلِ جنابت کی ممانعت بتا رہی ہے کہ اس میں غسل غیر صحیح و ناکافی ہوگا کیونکہ اس میں غسل کرنے والے کا سب سے پہلا عضو پڑتے ہی پانی استعمال شدہ ہو جائے گا لیکن یہ بات اس پانی پر محمول کی جائے گی جو نجاست برداشت نہ کر سکے (دو بڑے مٹکوں سے کم ہو) جو پانی اپنی زیادتی کی وجہ سے نجاست برداشت کر لے اس میں غسلِ جنابت کافی ہے اور اس کی طرف حدث کا حکم بدرجۂ اولیٰ متعدی نہ ہوگا۔

(۷) حدیث رُبیّع بنت معوذ میں جس میں نبی ﷺ کے وضو کا بیان ہے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے اس تری سے جو وضو سے آپ ﷺ کے ہاتھوں میں باقی تھی اپنے سر کا دو بار مسح کیا۔ اس طرح کہ پچھلے حصہ سے ابتدا کی پھر پیشانی تک لوٹا لائے اور تین تین بار دونوں پاؤں دھوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے بچے ہوئے پانی سے جو آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھا اپنے سر کا مسح کیا۔

فقہ الحدیث: امام ترمذی نے فرمایا عبداللہ بن محمد بن عقیل صدوق ہیں لیکن بعض علما نے ان پر ان کے حفظ کی راہ سے گفتگو کی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ احمد، اسحاق اور حمیدی ان کی حدیث سے استدلال کیا کرتے تھے۔ بغرض صحتِ حدیث ہذا (کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھوں کی تری سے مسح کیا) بھی استعمال کیے ہوئے پانی کے پاک کرنے پر دلالت نہیں کرتی کیونکہ پانی جب تک پاک کیے جانے والے مقامات میں منتقل ہوتا رہتا ہے اور ان سے جدا نہیں ہوتا اس وقت تک اس کا عمل اور اس میں پاک کرنے کی صلاحیت باقی رہتی ہے۔ اسی لیے اس حال میں اس کا نجاستوں اور پاکیوں سے تغیر کا عمل ختم نہیں کرتا۔

٤ ـ باب الرد على من جعل ما يغترف منه المتوضىء بعد غسل وجهه مستعملاً

٨/ ١ ـ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عاصِم أَنَّهُ قِيلَ لَهُ تَوَضَّأْ لَنا وُضُوءَ رَسُول اللَّهِ ﷺ فَدَعَا بِإِناءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ على يَدَيْهِ فَغَسَلَهُما ثَلاثاً، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَها فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلاثاً، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فاسْتَخْرَجَها فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثاً، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فاسْتَخْرَجَها، فَغَسَلَ يَدَيْهِ إلى المِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَها فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إلى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قالَ هٰكَذَا كانَ وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لأَحْمَدَ.

٥ ـ باب ما جاء في فضل طهور المرأة

٩/ ١ ـ عَنِ الحكَم بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نهى أَنْ يَتَوضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ المَرْأَةِ. رَواهُ الخمْسَةُ إِلاَّ أَنَّ ابْنَ ماجه وَالنَّسائِيَّ قالا: وَضُوءِ المَرْأَةِ. وَقالَ التِّرْمِذِي هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ ابنُ ماجه، وَقَدْ رَوَى بَعْدَهُ حَدِيثاً آخَرَ الصَّحِيح الأَوَّلُ، يَعْنِي حَدِيثَ الحَكَمِ.

١٠/ ٢ ـ وَعَنْ ابْنِ عباسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يغْتَسِلُ بفضْلِ مَيْمونَةَ. رَواهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ.

١١/ ٣ ـ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ بِفَضْلِ غُسْلِها مِنَ الجَنابَةِ. رَوَاه أَحْمَدُ وَابْنُ ماجَه.

١٢/ ٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: اغْتَسَلَ بعْضُ أَزْوَاجِ النَّبيِّ ﷺ في جَفْنَةٍ فجاءَ النَّبيُّ ﷺ لِيَتَوضَّأَ مِنْها أو يغْتَسِلَ، فَقالتْ له يَا رسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْت جُنُباً، قَالَ إنَّ الماءَ لا يَجْنُبُ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسائِي والتِّرْمِذِي، وَقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

قلتُ: وأكثر أهل العلم على الرخصة للرجل من فضل طهور، المرأة والأخبار بذلك أصح. وكرهه أحمد وإسحاق إذا خلت به وهو قول عبد الله بن سرجس، وحملوا حديث ميمونة على أنها لم تخل به، جمعاً بينه وبين حديث الحكم. فأما غسل الرجل والمرأة ووضوءهما جميعاً فلا اختلاف فيه. قالت أم سلمة: «كنت أغتسِلُ أنا ورَسُولُ الله ﷺ من إناءٍ واحِدٍ من الجَنَابَةِ». متفق عليه. وعن عائشة قالت: «كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ أَيْدِينا فيه من الجَنابَةِ». متفق عليه. وفي لفظ للبخاري: «مِنْ إناءٍ واحِدٍ نَغْتَرِفُ منه جميعاً». ولمسلم: «مِنْ إناءٍ بَيْنِي وبَيْنَه واحِدٍ، فَيُبَادِرُني حتى أَقُول: دَعْ لِي، دَعْ لِي». وفي لفظ النسائي: مِنْ إنَاءٍ واحِدٍ

اگر وضو کے لیے کسی برتن سے چلّو لے لیا جائے تو دھونے کے بعد وہ پانی مستعمل نہیں ہو جاتا

(۸) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سا وضو کر کے دکھائیے۔ انہوں نے ایک برتن منگوایا اور اسے جھکا کر اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور تین بار ہاتھ دھوئے پھر اس میں ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور ایک ہی چلو سے کلی بھی کی اور ناک میں بھی پانی دیا۔ ایسا تین بار کیا۔ پھر ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور تین بار منہ دھویا پھر ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور دو بار معہ کہنیوں کے ہاتھ دھوئے پھر ہاتھ ڈال کر پانی نکالا اور سر کا مسح کیا اس طرح کہ سامنے سے ہاتھ لے گئے اور پیچھے سے آگے لے آئے پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی طرح وضو تھا۔

جنبی عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی کا حکم

(۹) حضرت حکم بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی پاکی کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔ ابن ماجہ اور نسائی میں بجائے لفظ طہور کے لفظ وَضو ہے۔ ترمذی نے یہ حدیث حسن بتائی ہے۔ ابن ماجہ نے اس کے بعد ایک اور حدیث بیان کر کے فرمایا صحیح پہلی حدیث ہی ہے یعنی حکم والی حدیث صحیح ہے۔

(۱۰) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے (غسل کے) بچے ہوئے پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے (احمد و مسلم)

(۱۱) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غسلِ جنابت سے بچے ہوئے پانی سے وضو کیا۔

(۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی نے ایک لگن میں غسل کیا۔ پھر رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے وضو کرنے یا غسل کرنے لگے تو وہ بولیں: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جنبی تھی۔ فرمایا پانی جنبی نہیں ہوتا (احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح بتائی ہے)۔

<u>فقہ الحدیث:</u> اکثر اہل علم مرد کو عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی کی اجازت دیتے ہیں۔ اسی سلسلہ کی احادیث زیادہ صحیح ہیں لیکن احمد و اسحاق نے یہ پانی مکروہ کہا ہے بشرطیکہ عورت تنہا غسل کرے اور حدیث میمونہ، تنہا غسل نہ کرنے پر محمول کی ہے تاکہ حدیث میمونہ رضی اللہ عنہا اور حدیث حکم میں تطبیق ہو جائے۔ میاں بیوی کے مل کر غسل کرنے یا وضو کرنے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن میں غسلِ جنابت کر لیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسلِ جنابت کر لیا کرتے تھے جس میں بار بار ہمارے ہاتھ پڑتے تھے۔ بخاری میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ہم اکٹھے ایک برتن سے چلّو بھر بھر کر غسل کیا کرتے تھے۔

مسلم میں ہے ایک برتن سے جو میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے پہلے چلّو بھرتے تھے حتیٰ کہ میں کہتی تھی مجھے بھی تو موقع دیجیے۔ میرے لیے تو چھوڑ دیجیے۔ نسائی میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ ایک برتن سے

يُبَادِرُنِي وأُبادِرُهُ حتى يَقُول: دَعِي لِي، وأنا أقول: دَعْ لِي».

٦ ـ باب حكم الماء إذا لاقته النجاسة

١٣/١ ـ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخدْرِيِّ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَىٰ فِيها الحيضُ وَلُحومُ الْكِلابِ وَالنَّتن؟ فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الماءُ طَهُورٌ لا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنبَلٍ حَدِيثُ بِئْرِ بُضاعَةَ صَحِيحٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ: إِنَّهُ يُسْتَقَى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ تُطْرَحُ فِيها مَحايِضُ النِّساءِ، وَلَحْمُ الْكِلابِ، وعَذرُ النَّاسِ، فَقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الماءَ طَهُورٌ لا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ. قَالَ أبو داوُدَ سَمِعْت قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ سأَلت قيِّم بِئْر بُضاعَةَ عَنْ عُمْقِها قُلت أَكْثَرُ ما يَكونُ فيهِ الماء؟ قَالَ إِلى الْعَانَةِ، قُلت فَإِذَا نَقَصَ، قَالَ دُونَ العَورةِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ قدَّرت بِئْرَ بُضاعَةَ بِرِدَائِي فَمَدَدْتُهُ عليْها ثُمَّ ذَرَعْتُهُ فإِذَا عَرْضُها سِتَّةُ أَذْرُعٍ وَسَأَلت الَّذي فَتَحَ لِي بَابَ البُسْتَانِ فَأَدْخَلَنِي إِليْهِ هَلْ غُيِّرَ بناؤها عَمَّا كَانَ عَلَيهِ؟ فقالَ لا وَرأَيت فِيها ماءً مُتَغَيِّرَ اللَّوْنِ.

٢/١٤ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَرَ بْنِ الخطَّابِ قَالَ سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُسْئَلُ عَنِ الماءِ يَكُونُ بِالفَلاةِ مِنَ الأَرْضِ وَما يَنوبُهُ مِنَ السِّباعِ وَالدَّوَابِّ، فَقالَ إذا كَانَ الماءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الخَبَثَ. رَواهُ الخَمْسَةُ، وَفِي لَفظِ ابْنِ ماجَه وَرِوَايَةٍ لأَحْمَدَ: لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ.

٣/١٥ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: لا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الماءِ الدَّائِمِ الَّذِي لا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ. رَواهُ الجَماعَةُ وهٰذَا لَفْظُ البُخارِيِّ، ولَفْظُ الترْمِذِيِّ: ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ: وَلَفْظُ البَاقِينَ: ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ.

ومن ذهب إلى خبر القُلَّتين حَمَلَ هذا الخبر على ما دونهما، وخبرَ بئر بضاعة على ما بلغهما، جمعاً بين الكل.

٢ ـ أبواب أسآر البهائم

حديث ابن عمر في القُلَّتين يدل على نجاستها، وإلاَّ يكون التحديد بالقُلَّتين في جواب السؤال عن ورودها على الماء عبثاً.

١ ـ باب سؤر الكلب

١٦/١ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إناءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ. رَواهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسائِي.

آپ ﷺ مجھ سے پہلے پانی لینا چاہتے اور میں آپ ﷺ سے پہلے، حتیٰ کہ آپ ﷺ فرماتے میرے لیے بھی تو چھوڑ دو اور میں کہتی میرے لیے بھی تو چھوڑ دیجیے۔

اس پانی کا حکم جس میں نجاست پڑ جائے

(۱۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا۔ کہا گیا یارسول اللہ! کیا ہم بُضاعہ نامی کنوئیں سے وضو کر لیں۔ یہ ایسا کنواں تھا جس میں حیض کے کپڑے، کتوں کا گوشت اور گندگیاں ڈال دی جاتی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پانی پاک کرنے والا ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، ترمذی نے یہ حدیث حسن بتائی ہے) امام احمد نے فرمایا ہے کہ بُضاعہ نامی کنویں کی حدیث صحیح ہے۔ احمد اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے۔ آپ (ﷺ) کے لیے بُضاعہ نامی کنوئیں سے پانی کھینچا جاتا ہے، یہ ایسا کنواں ہے جس میں عورتوں کے حیض کے کپڑے، کُتوں کے گوشت اور لوگوں کی نجاستیں ڈال دی جاتی ہیں۔ فرمایا پانی پاک کرنے والا ہے۔ اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ ابوداؤد نے کہا میں نے قتیبہ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے کہ میں نے بُضاعہ نامی کنوئیں کے متولی سے اس کی گہرائی کے بارے میں پوچھا کہ اس میں زیادہ سے زیادہ پانی کتنا ہو جاتا ہے؟ بولا ناف تک، میں نے کہا کم سے کم کتنا رہتا ہے؟ بولا شرمگاہ سے کم۔

ابوداؤد نے کہا: میں نے اپنی چادر سے اس کنوئیں کا اندازہ لگایا، میں نے اس کے اوپر اپنی چادر پھیلا دی، پھر اس کو ناپا تو اس کا عرض ۶ ہاتھ تھا، میں نے اس سے پوچھا جس نے باغ کا دروازہ کھول کر مجھے داخل ہونے کی اجازت دی تھی، کیا اس کا پانی پہلے کی بہ نسبت بدلا ہوا ہے؟ بولا نہیں۔ میں نے اس میں بدلے ہوئے رنگ کا پانی دیکھا۔

(۱۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے جنگل کے پانی کے بارے میں پوچھا جا رہا تھا جس سے درندے اور جانور آ آ کر پیتے ہیں میں نے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ جب پانی دو مٹکے (پانچ مشکیزے) ہو تو نجاست سے متاثر نہیں ہوتا۔ احمد کی روایت اور ابن ماجہ کے الفاظ یوں بھی ہیں کہ اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

(۱۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو پیشاب نہ کرے پھر اس میں غسل کرے۔ یہ بخاری کے الفاظ ہیں۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہیں پھر اس سے وضو کرے اور باقی کے الفاظ یوں ہیں۔ پھر اس سے غسل کرے۔ (جو حدیثِ قلتین کے قائل ہیں انہوں نے یہ حدیث دو مٹکوں سے کم پر محمول کی ہے اور حدیث بیئر بُضاعہ کو دو مٹکوں پر۔ تاکہ تمام احادیث میں تطبیق ہو جائے)۔

جانوروں کا جھوٹا

دو مٹکوں کے بارے میں حدیثِ ابن عمر اس کی ناپاکی پر دلالت کرتی ہے ورنہ چوپایوں کے پانی کے بارے میں سوال کے جواب میں دو مٹکوں کی تعیین عبث ہو کر رہ جائے گی۔

کتے کا جھوٹا

(۱۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب کُتا کسی کا برتن چاٹ جائے تو (جو چیز اس میں ہے) اسے گرا دینا چاہیے اور اسے سات بار دھو لینا چاہیے۔ (مسلم، نسائی)

٢ ـ باب سؤر الهر

١/١٧ ـ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مالِكٍ وَكَانَتْ تَحتَ ٱبْنِ أبي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْها فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءاً فجاءتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فأصغى لَها الإناءَ حتَّى شَرِبَتْ، قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أنظُرُ، فَقالَ أتعْجَبِينَ يا ٱبْنَةَ أخِي؟ فقلت نَعَمْ، فَقالَ إنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ إنّها لَيْسَتْ بِنَجِسٍ إنّها مِنَ الطوّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطّوّافاتِ. رَواهُ الخَمْسَةُ وقالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٢/١٨ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ عَن النَّبِيِّ ﷺ أنَّهُ كانَ يُصْغِي إلى الهِرَّةِ الإناءَ حتَّى تَشرَبَ ثمَّ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِها رَواهُ الدّارقُطْني.

٣ ـ أبواب تطهير النجاسة وذكر ما نص عليه منها

١ ـ باب اعتبار العدد في الولوغ

١/١٩ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قَالَ إذا شرِبَ الْكَلْبُ في إناءِ أحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ولأَحْمَدَ وَمُسْلِمٍ: طَهُورُ إناءِ أَحَدِكُمْ إذا وَلَغَ فيهِ الْكَلْبُ أنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرّاتٍ أُولاهنَّ بِالتُّرابِ.

٢/٢٠ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ بِقتْلِ الكلابِ ثمَّ قالَ ما بَالُهُمْ وَبَالُ الْكلابِ ثمَّ رَخَّصَ في كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ إذا وَلَغَ الْكَلْبُ في الإناءِ فاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرّاتٍ وعَفِّرُوهُ الثّامِنَةَ بالتُّرابِ. رَوَاهُ الجماعَةُ إلاَّ التِّرمِذِيَّ وَالْبُخارِيَّ، وفي رِوايَةٍ لِمُسْلِمٍ، وَرَخَّصَ في كلْبِ الصَّيْدِ والغنَمِ وَالزَّرْعِ.

٢ ـ باب الحت والقرص والعفو عن الأثر بعدهما

١/٢١ ـ عَنْ أسْماءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قالتْ: جاءَتِ ٱمْرَأَةٌ إلى النَّبيِّ ﷺ فقالتْ إحْدَانا يُصِيبُ ثَوبَها مِنْ دَمِ الحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ فقالَ تحتُّهُ ثمَّ تَقْرُصُهُ بِالماءِ ثمَّ تنضحُهُ ثمَّ تُصَلِّي فِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفيه دليل على أن دم الحيض لا يعفى عن يسيره وإن قلَّ، لعمومه. وأن طهارة السترة شرط للصلاة. وأن هذه النجاسة وأمثالها لا يعتبر فيها تراب ولا عدد. وأن الماء متعيِّن لإزالة النجاسة.

٢/٢٢ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ يَسارٍ قالتْ يَا رَسُولَ اللّهِ لَيْسَ لِي إلاَّ ثَوبٌ وَاحِدٌ وَأنا أَحِيضُ فِيهِ قالَ فإذا طَهُرْتِ فاغْسِلِي مَوضِعَ ٱلدَّمِ ثمَّ صَلِّي فيهِ قالتْ يَا رَسُولَ اللّهِ إنْ لَمْ يَخْرُجْ أثَرُهُ قالَ يَكْفِيكِ الماءُ وَلا يَضُرُّكِ أثَرُهُ. رَوَاهُ أحْمَدُ وَأبُو دَاوُدَ.

بلّی کا جھوٹا

(۱۷) کبشہ بنت کعب بن مالک جو ابن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں فرماتی ہیں کہ ان کے پاس ابوقتادہ رضی اللہ عنہ آئے۔ میں نے ان کے لیے وضو کا پانی رکھا۔ اتنے میں ایک بلّی آ کر اس میں سے پینے لگی۔ انہوں نے برتن اس کے سامنے جھکا دیا حتیٰ کہ اس نے پانی پی لیا۔ فرماتی ہیں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں (تعجب سے) دیکھ رہی ہوں۔ بولے بھتیجی! کیا تمہیں تعجب ہو رہا ہے؟ میں بولی: ہاں! فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلّی ناپاک نہیں ہے، بلّے اور بلیاں تمہارے پاس کثرت سے آتی جاتی ہیں۔ (خمسہ) (ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح بتائی ہے)۔

(۱۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلّی کے سامنے برتن جھکا دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ پانی پی لیتی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بچے ہوئے سے وضو کر لیتے تھے۔ (دار قطنی)

نجاستوں کو پاک کرنے کے ابواب

کُتّے کے منہ ڈالنے سے برتن کے دھونے میں عدد کا اعتبار

(۱۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی کے برتن میں کتا پی جائے تو اس برتن کو سات بار دھو لینا چاہیے۔ احمد اور مسلم میں یوں ہے کہ کسی کے برتن کو پاک کرنا جب کہ کتا اس میں منہ ڈال دے۔ اس طرح ہے کہ اسے سات بار دھوئے پہلی بار مٹی سے مانج لے۔

(۲۰) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کا حکم فرما دیا پھر فرمایا لوگوں کا اور کتوں کا کیا معاملہ ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکار کے لیے کتے کی اور حفاظتی کتے کی اجازت دے دی اور فرمایا جب کتا برتن چاٹ جائے تو اسے سات بار دھو لو اور اسے آٹھویں بار مٹی سے مانج لو۔ مسلم کی ایک روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریوں کے، شکار کے اور کھیتی کے کتے کی اجازت دے دی۔

نجاست کو کھرچنا، اور پانی سے مَل مَل کر دھونا اگر پھر بھی نشان رہے تو معاف ہے

(۲۱) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا کہ اگر کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ کس طرح (زائل) کرے۔ فرمایا اسے کھرچے پھر اسے پانی سے مَل مَل کر دھو ڈالے اور اس پر پانی چھڑک دے پھر اس میں نماز پڑھ لے۔

فقہ الحدیث: اس حدیث کے عموم سے معلوم ہوا کہ حیض کا خون تھوڑا سا بھی معاف نہیں۔ لباس کا پاک ہونا بھی نماز کے لیے شرط ہے اور اس جیسی نجاستوں میں مٹی کا اور عدد کا اعتبار نہیں کیا جاتا اور نجاست دور کرنے کے لیے پانی ہی متعین ہے۔

(۲۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت خولہ بنت یسارؓ نے کہا: یارسول اللہ! میرے پاس صرف ایک کپڑا ہے مجھے اسی میں حیض آتا ہے۔ فرمایا: جب تم پاک ہو جاؤ تو خون والی جگہ دھو لو پھر اس میں نماز پڑھ لو۔ بولیں: یارسول اللہ! اس کا نشان نہیں جاتا۔ فرمایا تمہیں پانی کافی ہے اور نشان نقصان دہ نہیں۔ (احمد، ابوداؤد)

٣/٢٣ ـ وَعَنْ مُعَاذَةَ قالتْ سَألت عائِشَةَ عَنِ الحَائِضِ يُصِيبُ ثَوبَها ٱلدَّمُ فقالت تَغْسِلهُ فإنْ لَمْ يَذْهَبْ أثَرُهُ فَلْتُغَيِّرْهُ بِشَيْءٍ مِنْ صُفْرَةٍ قالتْ وَلَقَدْ كُنْت أحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ ثلاثَ حِيَضٍ جَمِيعاً لا أغْسِلُ لِي ثَوباً رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

٣ ـ باب تعين الماء لإزالة النجاسة

١/٢٤ ـ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عُمَرَ أنَّ أبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّهِ أفْتِنا فِي آنِيَةِ المَجُوسِ إذا ٱضْطَرَرْنا إلَيْها قالَ إذا اضْطَرَرْتُمْ إلَيْها فاغْسِلوها بِالماءِ وَٱطبُخُوا فِيها رَواهُ أحْمَدُ.

٢/٢٥ ـ وَعَنْ أبِي ثَعْلَبَةَ الخُشَنِي أنَّهُ قالَ يَا رَسُولَ اللّهِ إنَّا بِأرْضٍ قوم أهلِ الْكِتَابِ فَنَطْبُخُ فِي قُدُورِهِمْ وَنَشْرَبُ فِي آنِيَتِهِمْ فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَٱرْحَضُوها بِالماءِ. رَواهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِيحٌ والرَّحْضُ الغَسْلُ.

٤ ـ باب تطهير الأرض النجسة بالمكاثرة

١/٢٦ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أعْرَابيٌّ فَبالَ فِي المَسْجِدِ فقامَ إلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فقالَ النَّبيُّ ﷺ دَعُوهُ وَأرِيقُوا على بَولِهِ سَجْلاً مِنْ ماءٍ أو ذَنُوباً من ماءٍ فإنَّما بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ ولَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرينَ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ مُسْلماً.

٢/٢٧ ـ وَعَنْ أنَسِ بْنِ مالِكٍ قالَ: بَيْنَما نَحْنُ فِي المَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ إذْ جَاءَ أعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُولُ فِي المَسْجِدِ فَقَالَ أصْحَابُ رَسُولِ اللّهِ ﷺ مَه مَه قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بالَ ثُمَّ إنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ دَعاهُ ثُمَّ قالَ إنَّ هٰذِهِ المَساجِدَ لا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذا البَولِ ولا القذَرِ إنَّما هِيَ لِذِكْرِ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالصَّلاةِ وقِرَاءَةِ القُرْآنِ أو كَما قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ قالَ فأمَرَ رَجُلاً مِنَ القَومِ فجاءَ بِدَلْوٍ مِنْ ماءٍ فَشَنَّهُ عليْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لٰكِنْ لَيْسَ لِلبُخَارِيِّ فِيهِ إنَّ هٰذِهِ المَساجِدَ إلى تَمامِ الأمْرِ بِتَنْزِيهِها وَقَولُهُ لا تُزْرِمُوهُ أيْ لا تَقْطَعُوا عَلَيْهِ بَولَهُ.

وفيه دليل على أن النجاسة على الأرض إذا استهلكت بالماء فالأرض والماء طاهران، ولا يكون ذلك أمراً بتكثير النجاسة في المسجد.

٥ ـ باب ما جاء في أسفل النعل تصيبه النجاسة

١/٢٨ ـ عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ إذا وَطِىءَ أحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الأذَى فإنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ، وَفِي لَفْظٍ إذَا وَطِىءَ الأذَى بخفَّيْهِ فَطَهُورُهُما التُّرَابُ. رَواهُما أبُو دَاوُدَ.

(۲۳) حضرت معاذۃ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے دھولے، اگر اس کا نشان نہ جائے تو اس پر ذرا سا زرد رنگ لگا کر اس کا رنگ بدل دے۔ فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس تین تین حیض گزر جاتے تھے اور میں اپنا کپڑا نہیں دھوتی تھی (ابوداؤد)

نجاست دُور کرنے کے لیے پانی ہی متعین ہے

(۲۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! مجبوری کی حالت میں آتش پرستوں کے برتنوں کے استعمال کا کیا حکم ہے؟ فرمایا جب تمھیں مجبوری ہو تو ان کو پانی سے دھولو اور ان میں کھانا پکالو۔ (احمد)

(۲۵) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں اور ان کی ہانڈیوں میں پکاتے ہیں اور ان کے برتنوں میں پیتے ہیں؟ فرمایا اگر ان کے علاوہ دیگر ہانڈیاں اور برتن نہ ملیں تو انہیں پانی سے دھولو (ترمذی)۔ ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح بتائی ہے۔ رحض یعنی دھونا

پانی سے ناپاک جگہ کا پاک کرنا اگرچہ پانی کتنی ہی دُور تک کیوں نہ پھیل جائے

(۲۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا۔ لوگ اسے ڈانٹنے کے لیے اس کی طرف بڑھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دو کیونکہ تم تو نرمی کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو، سختی کرنے کے لیے نہیں۔

(۲۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس مسجد میں حاضر تھے، اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ صحابہؓ نے کہا۔ اوئے اوئے! آپ ﷺ نے فرمایا اسے پیشاب کرنے سے نہ روکو۔ آخر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے چھوڑ دیا۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو آپ نے اسے بلا کر فرمایا دیکھو پیشاب اور گندگی ان مسجدوں کی شان کے خلاف ہے۔ یہ تو صرف حق تعالیٰ کے ذکر کے لیے، نماز کے لیے اور قرآن پڑھنے کے لیے ہیں یا جیسا آپ ﷺ نے فرمایا۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے ایک شخص پانی کا ایک ڈول لے کر آیا اور اسے پیشاب پر بہا دیا، لیکن بخاری میں ان ھذہ المساجد الخ نہیں ہے۔

فقہ الحدیث: لَا تُزْرِمُوْہُ یعنی اس کے پیشاب کو نہ روکو۔ معلوم ہوا کہ اگر زمین کی گندگی پانی سے جاتی رہے تو زمین اور پانی دونوں پاک ہیں یہ نہیں کہ اس طرح سے اور ناپاکی پھیل جاتی ہے۔

جوتے کے تلے کو پلیدی لگ جائے تو اس کا حکم

(۲۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کسی کے جوتے کو گندگی لگ جائے تو مٹی اسے پاک کر دیتی ہے۔ یہ الفاظ بھی ہیں، اگر گندگی جوتوں سے لگ جائے تو انہیں مٹی پاک کر دیتی ہے۔

٢/٢٩ ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ إذا جاءَ أَحَدُكُمْ المَسْجِدَ فَلْيَقْلِبْ نَعْلَيْهِ وَلْيَنْظُرْ فِيهِما فإنْ رَأى خَبَثاً فَلْيَمْسَحْهُ بالأرْضِ ثمّ لِيُصَلِّ فِيهِما. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

٦ ـ باب نَضْح بول الغلام إذا لم يطعم

١/٣٠ ـ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أنّها أَتَتْ بِابْنٍ لَها صَغيرٍ لَمْ يأكلِ الطّعامَ إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ فَبالَ على ثَوْبِهِ فَدَعَا بِماءٍ فَنَضَحَهُ عليْهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ. رَواهُ الجَماعَةُ.

٢/٣١ ـ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ بَوْلُ الغلامِ الرَّضِيعِ يُنْضَحُ وَبَولُ الجَارِيَةِ يُغْسَلُ، قالَ قَتادَةُ وَهٰذا ما لَمْ يَطْعَما فَإذَا طَعِما غُسِلا جَمِيعاً. رَواهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقالَ حديثٌ حَسَنٌ.

٣/٣٢ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالتْ أُتِيَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ بِصَبِيٍّ يُحَنِّكُهُ فَبالَ عَليْهِ فَأَتْبَعَهُ الماءَ رَواهُ البُخارِيُّ وَكَذٰلِكَ أَحْمَدُ وَابْنُ ماجه وَزَادَ: وَلَمْ يَغْسِلْهُ. وَلِمُسْلِمٍ كانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبالَ عَلَيْهِ فَدعا بِماءٍ فَأَتْبَعَهُ بَولَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

٤/٣٣ ـ وَعَنْ أَبِي السَّمْحِ خادِمِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ قالَ قالَ النَّبِيُّ ﷺ يغسَلُ مِنْ بَولِ الجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَولِ الغُلامِ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسائي وابْنُ ماجه.

٥/٣٤ ـ وَعَنْ أُمِّ كُرْزٍ الخُزاعِيَّةِ قالتْ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِغلامٍ فبالَ عَليهِ فَأَمَرَ بِهِ فَنُضِحَ وأُتِيَ بِجارِيَةٍ فَبالَتْ عَلَيْهِ فَأَمَرَ بِهِ فَغُسِلَ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٦/٣٥ ـ وَعَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ بَولُ الغلامِ يُنْضَحُ وَبَولُ الجَارِيَةِ يُغْسَلُ. رَواهُ ابْنُ ماجه.

٧/٣٦ ـ وَعَنْ أُمِّ الفَضلِ لُبابَةَ بِنْتِ الحَارِثِ قالتْ بَالَ الحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ في حِجْرِ النبيِّ ﷺ فقُلْت يا رَسُولَ اللّهِ أَعْطِني ثَوبَكَ وَالْبسْ ثَوباً غَيْرَهُ حَتّى أَغْسِلَهُ فقالَ إنّما يُنْضَحُ مِنْ بَولِ الذَّكَرِ وَيُغْسَلُ مِنْ بَولِ الأُنْثى. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبو دَاوُدَ وَابْنُ ماجه.

٧ ـ باب الرخصة في بول ما يؤكل لحمه

١/٣٧ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ أَنَّ رَهطاً مِنْ عُكْلٍ أو قَالَ عرَيْنَةَ قَدِمُوا فَاجْتَوَوُا المَدِينَةَ فأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللّهِ ﷺ بِلِقاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَيَشْرَبوا مِنْ أَبوالِها وَأَلبانِها. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: اجتَوَوها أيْ استوخَمُوها، وَقَدْ ثَبَتَ عنهُ أَنَّهُ قَالَ: صَلُّوا في مَرَابِضِ الغَنَمِ.

فإذا أطلق الإذن في ذلك ولم يشترط حائلاً يقي من الأبوال، وأطلق الإذن في الشرب لقوم حديثي العهد بالإسلام جاهلين بأحكامه، ولم يأمرهم بغسل أفواههم وما يصيبهم منها لأجل صلاة ولا غيرها مع اعتيادهم شربها؛ دلّ ذلك على مذهب القائلين بالطهارة.

(۲۹) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں آئے تو جوتے پلٹ کر دیکھ لے۔ اگر ان میں گندگی لگی دیکھے تو زمین سے رگڑ کر صاف کر دے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔

شیر خوار لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکنا بشرطیکہ کھانا نہ کھاتا ہو

(۳۰) حضرت ام قیس رضی اللہ عنہا بنت محصن اپنے شیر خوار بچے کو جو ابھی کھانا نہ کھاتا تھا رسول اللہ ﷺ کے پاس لائیں، اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگا کر کپڑے پر چھڑک دیا، دھویا نہیں۔

(۳۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیر خوار بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک وہ کھانا نہ کھائیں اور جب کھانا کھانے لگیں تو دونوں کے پیشاب دھوئے جائیں گے۔

(۳۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے پاس گھٹی دینے کے لیے ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ ﷺ کے اوپر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پیشاب پر پانی چھڑک دیا۔ احمد اور ابن ماجہ نے یہ الفاظ بڑھائے ہیں اور دھویا نہیں۔ آپ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے، آپ ﷺ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور کھجوریں چبا کر ان کے تالو پر مل دیتے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا۔ اس نے آپ ﷺ کے اوپر پیشاب کر دیا، آپ ﷺ نے پانی منگا کر اس پر چھڑک دیا اور دھویا نہیں۔

(۳۳) حضرت ابو السمح رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچی کے پیشاب کو دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے۔

(۳۴) حضرت اُم کرز الخزاعیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ ﷺ کے اوپر پیشاب کر دیا، آپ ﷺ نے اس پر پانی چھڑک کے جانے کا حکم فرمایا پھر ایک بچی لائی گئی کہ اس نے بھی پیشاب کر دیا آپ ﷺ نے اسے دھوئے جانے کا حکم دیا۔

(۳۵) حضرت اُم کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے۔

(۳۶) حضرت ام الفضل لبابۃ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ کپڑے اُتار کر دوسرے کپڑے پہن لیجیے میں انہیں دھو دوں، فرمایا بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جاتا ہے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

حلال جانوروں کے پیشاب کا حکم

(۳۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل یا عرینہ کے چند آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے (اور مدینہ میں رہنے لگے لیکن) مدینہ کی آب وہوا ان کو موافق نہ آئی (اور وہ بیمار پڑ گئے) آپ ﷺ نے انہیں (صدقے کی) اونٹنیوں کے پاس جا کر رہنے کا حکم فرمایا تا کہ ان کا پیشاب اور دودھ استعمال کریں۔

فقہ الحدیث: استسقا کی بیماری میں اونٹنی کا دودھ اور پیشاب مفید ہے (مترجم)

اِجْتَوَوْهَا سے مراد ہے کہ ان کو مدینے کی آب وہوا موافق نہ آئی۔ آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو۔

فقہ الحدیث: چونکہ آپ ﷺ نے مطلق اجازت دی اور نماز پڑھنے کے لیے آڑ وغیرہ کی شرط نہیں لگائی کہ پیشاب کی چھینٹوں سے محفوظ رہا جائے۔ اسی طرح نئے نئے مسلمانوں کو جو ابھی احکام اسلام سے ناواقف تھے پیشاب پینے کی مطلق اجازت دی اور آپ ﷺ نے انہیں یہ بھی حکم نہیں دیا کہ وہ اپنے مونہوں اور کپڑوں کو اگر انہیں پیشاب لگ جائے تو نماز کے لیے پانی سے ہی دھو ڈالیں جب کہ وہ پیشاب بوجہ بیماری کے پینے کے عادی تھے اس سے معلوم ہوا کہ ان کا مذہب صحیح ہے جو حلال جانوروں کے پیشاب کی پاکیزگی کے قائل ہیں۔

٨ ـ باب ما جاء في المذي

١/٣٨ ـ عَنْ سَهلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ: كُنت أَلْقى مِنَ المَذْي شِدَّةً وَعناءً وَكُنْت أُكْثِرُ مِنْهُ الاغْتِسَالَ فَذَكَرْت ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّما يُجْزِيكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوءُ فَقُلْت يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِما يُصِيبُ ثَوبِي مِنه قال يَكْفِيكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ ماءٍ فَتَنْضَحَ بِهِ ثَوبَكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ قَدْ أَصَابَ مِنْهُ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ ماجه وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَرَواهُ الأَثْرَمُ وَلَفْظُهُ قالَ: كُنت أَلْقى مِنَ المَذْيِ عناءً فَأَتَيْت النَّبيَّ ﷺ فَذَكَرْت ذٰلِكَ لَهُ، فقال يُجْزِيكَ أَنْ تَأْخذ حَفْنةً مِنْ ماءٍ فَتَرُشَّ عَلَيْهِ.

٢/٣٩ ـ وَعَنْ عَليِّ بْنِ أَبي طَالِبٍ قالَ كُنت رَجُلاً مذَّاءً فَاسْتَحَيْت أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فأَمَرت المِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ فِيهِ الوُضوءُ، أَخْرَجَاهُ، وَلِمُسْلِم: يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتوضَّأُ. وَلأَحْمَدَ وَأَبي دَاوُدَ: يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَأُنْثَيَيْهِ وَيَتَوَضَّأُ.

٣/٤٠ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ قالَ سَألت رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عنِ الماءِ يَكُونُ بَعْدَ الماءِ، فقالَ ذٰلِكَ مِنَ المَذْيِ وَكُلُّ فَحْلٍ يَمْذِي. فَتَغْسِل مِنْ ذٰلِكَ فَرْجَكَ وَأُنْثَيَيْكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاةِ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٩ ـ باب ما جاء في المني

١/٤١ ـ عَنْ عَائِشَةَ قالتْ كُنت أَفْرُكُ المَنِيَّ مِنْ ثَوبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثمَّ يَذْهَبُ فَيُصَلِّي فِيهِ. رَواهُ الجماعَةُ إِلاَّ البُخارِيَّ وَلأَحْمَدَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْلت المَنِيَّ مِنْ ثَوبِهِ بِعِرْقِ الإِذْخِرِ، ثُمَّ يُصَلي فيهِ ويَحُتُّهُ مِنْ ثَوبِهِ يابساً ثمَّ يُصَلي فيهِ، وَفي لَفْظٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ. كنت أَغْسِلهُ مِنْ ثَوبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثمَّ يَخْرُجُ إِلى الصَّلاةِ وَأَثَرُ الغَسْلِ في ثَوبِهِ بُقَعُ الماءِ، وَلِلدَّارَقُطْنِي عنها: كنت أَفْرُكُ المنِيَّ مِنْ ثَوبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذا كانَ يابساً وَأَغسِلهُ إِذا كَانَ رَطْباً.

قُلتُ فَقَدْ بانَ من مَجْمُوعِ النُّصُوصِ جَوازُ الأَمْرَيْنِ.

٢/٤٢ ـ وَعَنْ إِسْحٰقَ بْنِ يُوسُفَ قالَ حَدَّثَنا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: سُئلَ النَّبيُّ ﷺ عَنِ المنيِّ يصيبُ الثَّوبَ، فقالَ إِنما هُوَ بِمَنْزِلةِ المُخاطِ وَالبُصاقِ وإِنَّما يَكْفِيكَ أَنْ تَمْسَحَهُ بخرقَةٍ أو بِإِذْخِرَةٍ. رَواهُ الدَّارَقُطْنيُّ وَقالَ لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ إِسْحٰق الأَزْرَقِ عَنْ شَرِيكٍ.

قُلتُ: وَهذا لا يَضُرُّ لأَنَ إِسْحٰق إمامٌ مُخرَّجٌ عَنهُ في «الصَّحِيحَيْنِ» فَيُقبَلُ رَفْعُهُ وَزِيَادَتُه.

مذی کا حکم

(۳۸) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے تکلیف کی حد تک کثرت سے مذی آیا کرتی تھی جس کی بنا پر میں کثرت سے غسل کیا کرتا تھا، آخر کار میں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، فرمایا تمہیں اس سے وضو کر لینا ہی کافی ہے، میں نے پوچھا اگر کپڑے کو لگ جائے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا چلو بھر پانی لے کر جہاں جہاں لگ گئی ہے چھڑک دو بس اتنا ہی کافی ہے۔ ترمذی نے اس کو حسن صحیح کہا ہے۔ اثرم کے الفاظ یہ ہیں کہ مجھے تکلیف کی حد تک مذی آیا کرتی تھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا آپ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا اتنا ہی کافی ہے کہ ایک لپ پانی لے کر اس پر چھڑک دو۔

(۳۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بکثرت مذی آتی تھی اور میں آپ ﷺ سے پوچھنے میں شرم محسوس کرتا تھا۔ آخر میں نے مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا (کہ تم پوچھ لو) انہوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے جواب دیا اس میں وضو ہے۔ عضو مخصوص دھولے اور وضو کر لے۔ عضو مخصوص اور فوطے دھولے اور نماز والا وضو کر لے۔

(۴۰) حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پانی کے بعد والے پانی کے بارے میں پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا وہ مذی ہے ہر نوجوان کو مذی آیا کرتی ہے اس سے عضو مخصوص اور فوطے دھولو اور نماز والا وضو کر لو۔

منی کا حکم

(۴۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں آپ ﷺ کے کپڑے سے منی کھرچا کرتی تھی، پھر آپ ﷺ تشریف لے جا کر اسی کپڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ مسند احمد میں ہے آپ ﷺ منی کو کپڑے سے اذخر کی جڑ سے دھو کر اس میں نماز پڑھ لیتے تھے نیز خشک منی کپڑے سے کھرچ کر اسی میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ میں اسے (منی کو) آپ ﷺ کے کپڑے سے دھو دیتی تھی، پھر آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور کپڑے پر نشان باقی رہتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں منی کو آپ کے کپڑے سے اگر وہ خشک ہوتی تو کھرچ دیتی تھی اور اگر تر ہوتی تو دھو دیتی تھی (دارقطنی)۔

فقہ الحدیث: میں کہتا ہوں ان تمام روایتوں سے یہ بات کھل گئی ہے کہ منی کا دھونا اور کھرچنا دونوں جائز ہیں۔

(۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے کپڑے کو لگی ہوئی منی کے بارے میں پوچھا گیا آپ ﷺ نے فرمایا وہ محض رینٹھ اور تھوک جیسی ہے اسے محض چیتھڑے یا اذخر سے پونچھ لینا کافی ہے (دارقطنی۔ یہ حدیث بجز اسحاق ازرق کے شریک سے اور کوئی مرفوع بیان نہیں کرتا)

جواب جرح: میں کہتا ہوں یہ کوئی جرح نہیں کیونکہ اسحاق امام ہونے کے علاوہ صحیحین کے راویوں میں سے ہیں لہٰذا ان کا مرفوع بیان کرنا اور ان کی زیادتی قابلِ قبول ہے۔

١٠ - باب أن ما لا نفس له سائلة لم ينجس بالموت

١/٤٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبابُ في شَرابِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ في أَحَدِ جناحَيْهِ شِفاءً وَفي الآخَرِ داءً. رَواهُ أَحْمَدُ وَالبُخارِيُّ وَأَبو داوُدَ وَابْنُ ماجَه، وَلأَحْمَدَ وَابْن ماجَه مِنْ حَدِيث أَبي سعِيدٍ نَحْوُهُ.

١١ - باب في أن الآدمي المسلم لا ينجس بالموت ولا شعره وأجزاؤه بالانفصال

١/٤٤ - قدْ أَسْلَفْنا قَوْلَه ﷺ المُسْلِمُ لا يَنجُسُ وَهُو عامٌ في الحَيِّ وَالمَيِّتِ. قالَ البُخارِيُّ وَقالَ ابْنُ عَبَّاسٍ المُسْلِمُ لا يَنْجُس حَيّاً وَلا مَيْتاً، وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَمى الجَمرَةَ، وَنَحَرَ نُسكَهُ، وَحَلَقَ ناوَلَ الحَلاَّقَ شِقَّهُ الأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثمَّ دَعا أَبا طَلْحَةَ الأَنْصارِيَّ فأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثمَّ ناوَلَهُ الشِّقَّ الأَيْسَرَ، فقالَ أَحْلِقْهُ فَحَلَقَهُ فأَعْطاهُ أَبا طَلْحَةَ وَقالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٤٥ - وَعَنْ أَنَسٍ قالَ لَمَّا أَرادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أن يَحْلِقَ الحَجَّامُ رَأْسَهُ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِشَعْرِ أَحَد شِقَّيْ رَأْسِهِ بِيَدِهِ فَأَخَذَ شَعْرَهُ فجاءَ بِهِ إِلى أُمِّ سُلَيْمٍ قالَ وكانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ تَدُوفُهُ في طِيبِها. رَواهُ أَحْمَدُ.

٣/٤٦ - وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نِطْعاً فَيَقِيلُ عِنْدَها على ذٰلِكَ النِّطْعِ فَإِذَا قامَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعْرِهِ فَجَمَعَته في قارُورَةٍ ثُمَّ جَعَلَتْهُ في سُكٍّ قالَ فَلَمَّا حَضَرَتْ أَنَسَ بْنَ مالِكٍ الوَفاةُ أوصَى أَنْ يُجْعَلَ في حَنُوطِهِ. أَخْرَجَهُ البُخارِيُّ.

٤/٤٧ - وفي حَدِيثِ صُلْحِ الحُدَيْبِيةِ مِنْ رِوايَةِ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ومَرْوان بْنِ الحَكَم أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ مَسْعُودٍ قامَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ الله ﷺ وقَدْ رَأَى ما يَصْنَعُ بِهِ أَصْحَابُهُ وَلا يَبْصُقُ بُسَاقاً إِلاَّ ٱبْتَدَرُوهُ، وَلا يَسْقُطُ مِنْ شعرهِ شَيْءٌ إِلاَّ أَخَذُوهُ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٥/٤٨ - وَعَنْ عُثْمان بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوهَبٍ قالَ: أَرْسَلَنِي أَهلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ ماءٍ فَجاءَتْ بِجُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فيهِ شَعْرٌ مِنْ شَعرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فكانَ إِذَا أَصابَ الإِنْسَانَ عَيْنٌ أو شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْها بِإِناءٍ فَخَضْخَضَتْ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ فاطَّلَعْت في الجُلْجُلِ فَرَأَيْت شَعَراتٍ حُمْراً. رَواهُ البُخارِيُّ.

٦/٤٩ - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وهُوَ صاحِبُ الأَذانِ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ المَنْحَرِ وَرَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَهُوَ يَقْسِمُ أَضاحِيَ فَلَمْ يُصِبْهُ شَيْءٌ وَلا صاحِبَهُ فَحَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ في ثَوبِهِ فَأَعْطاهُ مِنْهُ وَقَسَمَ مِنْهُ على رِجالٍ وَقَلَّمَ أَظْفَارَهُ فأَعطى صاحِبَهُ قالَ وَإِنَّ شَعرَهُ عِنْدَنا لَمَخْضُوبٌ بِالحِنَّاءِ وَالكَتَمِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

اگر کسی چیز میں مکھی مچھر وغیرہ گر کر مر جائیں تو وہ ناپاک نہیں ہوتی

(۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کے پینے میں مکھی گر جائے تو اسے ڈبو کر پھینک دینا چاہیے کیونکہ اس کے ایک پَر میں شفا ہے اور ایک میں بیماری۔ احمد و ابن ماجہ کی ابو سعید والی حدیث بھی اس کے ہم معنی ہے۔

مسلمان مر کر ناپاک نہیں ہوتا ایسے ہی اس کے بال اور نہ دیگر اجزاء کا حکم ہے

(۴۴) ہم یہ ارشادِ رسول اللہ ﷺ (مسلمان ناپاک نہیں ہوتا) پہلے بیان کر چکے ہیں۔ جو عام ہے زندہ مردہ دونوں کو شامل ہے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا مسلمان زندہ ہو یا مردہ ناپاک نہیں ہوتا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب جمرات پر کنکریاں ماریں، قربانی کی اور بال منڈوائے تو پہلے آپ ﷺ نے اپنے سر کے داہنے حصہ کو نائی سے منڈوایا اور حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلا کر بال دیے پھر بایاں حصہ نائی کی طرف کر کے فرمایا مونڈو، اس نے مونڈ دیا۔ آپ ﷺ نے یہ بال بھی حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا یہ لوگوں میں بانٹ دو۔

(۴۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے نائی سے اپنے سر کے بال منڈوائے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ دونوں طرف کے بالوں میں سے ایک طرف کے بال حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس لے گئے، حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا یہ بال اپنی خوشبو میں ملایا کرتی تھیں۔

(۴۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے واسطے بستر بچھا دیا کرتی تھیں، آپ ﷺ اس پر دوپہر کو آرام فرمایا کرتے تھے، جب آپ بیدار ہوتے تو حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے پسینے اور بالوں کو ایک شیشی میں جمع کر لیتی تھیں اور انہیں خوشبو میں ملا دیا کرتی تھیں۔ جب حضرت انس رضی اللہ عنہ قریب المرگ ہوئے تو انہوں نے وصیت کی کہ ان کے کفن کی خوشبو میں یہ پسینہ اور بال بھی ملا دیے جائیں۔

(۴۷) صلح حدیبیہ والی حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم کی حدیث میں ہے کہ جب عروہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کے پاس سے جانے لگا تو اس نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کا کیسا ادب و احترام بجا لا رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ تھوکتے تو آپ ﷺ کا لعاب دہن حاصل کرنے کے لیے صحابہ پھرتی سے آگے بڑھتے تھے اور آپ ﷺ کا جو بال گرتا اس کو بطور تبرک کے اٹھا لیتے تھے۔

(۴۸) حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب نے فرمایا کہ مجھے گھر والوں نے پانی کا کٹورا دے کر حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر بھیجا۔ وہ چاندی کی ایک شیشی لائیں جس میں رسول اللہ ﷺ کے بال تھے جس کسی کو نظر لگ جاتی یا کوئی اور بیماری لاحق ہو جاتی تو وہ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا کٹورا بھیج دیا کرتا تھا۔ حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا وہ بال پانی میں ڈال کر پانی اسے پلا دیا کرتی تھیں اور بیمار پی لیتا تھا۔ میں نے شیشی کو غور سے دیکھا تو اس میں چند سرخ بال تھے (ب)

(۴۹) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ (جنہوں نے خواب میں اذان دیکھی تھی) اور ایک قریشی آپ ﷺ کی خدمت میں مذبح (منیٰ) میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپ ﷺ قربانیاں تقسیم فرما رہے تھے۔ ان میں سے انہیں اور ان کے ساتھی کو کوئی قربانی نہ ملی تو آپ ﷺ نے ایک کپڑے پر سر منڈوایا اور کچھ بال تو انہیں دے دیے اور کچھ دیگر صحابہ میں تقسیم فرما دیے پھر آپ ﷺ نے ناخن کٹوا کر ان کے ساتھی کو دے دیے۔ صحابی فرماتے تھے اب تک آپ ﷺ کے بال ہمارے پاس موجود ہیں جو حنا اور وسمے سے رنگے ہوئے ہیں۔

١٢ ـ باب النهي عن الانتفاع بجلد ما لا يؤكل لحمه

١/٥٠ ـ عَنْ أَبِي المَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نهى عَنْ جُلُودِ السِّباعِ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبو دَاوُدَ وَالنَّسائي والتِّرْمِذِي وَزادَ: أَنْ يَفْتَرِشَ.

٢/٥١ ـ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبي سُفيانَ أَنَّهُ قالَ لِنَفرٍ مِنْ أَصْحابِ النَّبِيِّ ﷺ أَتعلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهى عَنْ جُلُودِ النُّمورِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْها؟ قالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبو دَاوُدَ، ولأَحْمَدَ: أُنْشِدُكُمُ اللَّهَ أَنَهى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رُكُوبِ صُفَفِ النُّمورِ؟ قالُوا نَعَمْ، قالَ وأنا أَشْهَدُ.

٣/٥٢ ـ وَعَنِ المِقدامِ بْنِ مَعِدِ كَرِبَ أَنَّهُ قالَ لِمُعَاوِيَةَ: أَنْشِدُكَ اللَّهَ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَىٰ عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّباعِ، وَالرُّكُوبِ عَلَيْها؟ قَالَ: نَعَمْ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ وَالنَّسائِيُّ.

٤/٥٣ ـ وَعَنِ المِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ كَرِبَ قالَ نَهَىٰ رَسولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الحرير وَالذَّهَبِ وَمَيَاثِرِ النُّمورِ. رَواهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ.

٥/٥٤ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: لا تَصحَبُ المَلائِكَةُ رفقةً فِيها جِلدُ نمِرٍ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

وهذه النصوص تمنع استعمال جلد ما لا يؤكل لحمه في اليابسات وتمنع بعمومها طهارته بذكاة أو دباغ.

١٣ ـ باب ما جاء في تطهير الدباغ

١/٥٥ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُصُدِّقَ على مَولاةٍ لِمَيْمُونَةَ بِشاةٍ فَماتَتْ فَمَرَّ بِها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فقالَ هَلا أَخَذْتُم إهابها فَدَبَغْتُمُوهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهِ؟ فَقَالُوا إِنَّها مَيْتَةٌ، فقالَ إِنَّما حَرُمَ أَكْلُها. رَواهُ الجَماعَةُ إِلاَّ ابْنَ ماجه قالَ فيهِ: عَنْ مَيْمُونَةَ، جَعَلَهُ مِنْ مُسْنَدِها وَلَيْسَ فيهِ لِلْبُخَارِي وَالنَّسَائي ذِكْرُ الدِّباغ بِحالٍ. وَفي لَفْظٍ لأَحْمَدَ: أَنَّ داجِناً لِمَيْمُونَةَ ماتَتْ فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلا انْتَفَعْتُم بِإِهابِها أَلا دبَغْتُموهُ فإِنَّهُ ذَكاتُه. وَهٰذَا تَنْبِيهٌ على أَنَّ الدِّباغَ إِنَّما يَعْمَلُ فِيما تَعْمَلُ فيهِ الذَّكاةُ. وفي رِوايَةٍ لأَحْمَدَ وَالدَّارَقطْنِيّ يطَهِّرها الماءُ وَالقَرَظ. رَواه الدَّارَقطني مَعَ غيْرِهِ وَقالَ هٰذِهِ أَسانِيدُ صِحاحٌ.

٢/٥٦ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: أَيُّما إهابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ. رَواهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَابنُ ماجه وَالتِّرْمِذِيُّ، وقَالَ قَالَ إِسْحٰقُ عَنِ النَضرِ بْنِ شُمَيْلٍ إِنَّما يُقَالُ الإهابُ لِجِلْدِ ما يُؤْكَلُ لَحْمُهُ.

غیر ماکول اللحم جانوروں کے چمڑوں سے فائدہ اٹھانے کا حکم

(۵۰) حضرت اسامۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کے چمڑوں سے منع فرمایا۔ترمذی میں یہ زیادہ ہے کہ ان کے چمڑے بچھانے سے منع فرمایا۔

(۵۱) معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے صحابہ کی ایک جماعت سے کہا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چیتوں کے چمڑوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔سب نے بالاتفاق جواب دیا بے شک منع فرمایا ہے۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔کیا آپ ﷺ نے چیتوں کے چمڑوں پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے؟ بولے ہاں فرمایا: میں بھی اس کا گواہ ہوں۔

(۵۲) حضرت مقدام رضی اللہ عنہ بن معدیکرب نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں کے چمڑے پہننے سے اور ان پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے؟ فرمایا ہاں۔

(۵۳) حضرت مقدام رضی اللہ عنہ بن معدیکرب نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم سونے اور چیتوں کے چمڑوں سے بنے ہوئے گدوں سے منع فرمایا۔

(۵۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان مسافروں کے ساتھ فرشتے نہیں رہتے جن کے پاس چیتے کی کھال ہوتی ہے۔

فقہ الحدیث: یہ تمام روایتیں حرام گوشت والے جانوروں کے خشک چمڑوں کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں اور اس پر بھی کہ وہ دباغت اور ذبح سے پاک نہیں ہوتے کیونکہ روایتیں عام ہیں (مدبوغ اور غیر مدبوغ دونوں کو شامل ہیں اور دباغت والی حدیثوں کی مخصص ہیں)۔

دباغت سے چمڑوں کے پاک ہونے کا بیان

(۵۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو صدقے میں ایک بکری دی گئی وہ مرگئی۔اس پر رسول اللہ ﷺ کا گزر ہوا۔آپ ﷺ نے فرمایا اس کا چمڑا اتار کیوں نہیں لیا؟ اسے دباغت دے کر اس سے فائدہ اٹھا لیتے۔صحابہ رضی اللہ عنہم بولے یہ تو مری ہوئی بکری ہے۔فرمایا اس کا صرف کھانا حرام ہے۔یہ روایت صحاح ستہ اور مسند احمد میں ہے مگر ابن ماجہ میں یہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی سند سے آئی ہے۔ بخاری اور نسائی میں کسی حال میں بھی دباغت کا ذکر نہیں ہے۔احمد میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی پالتو بکری مرگئی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا۔دباغت دے کر اسے پاک کیوں نہیں کر لیا۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ دباغت سے صرف ان جانوروں کے چمڑے پاک ہو سکتے ہیں جنہیں کھانے کے لیے ذبح کیا جاتا ہے (یعنی مرے ہوئے ماکول اللحم جانوروں کے)۔اسے پانی اور کیکر کی چھال پاک کر دیتی ہے۔یہ حدیث دارقطنی نے دیگر ائمہ کے ساتھ روایت کی ہے اور فرمایا یہ سندیں صحیح ہیں۔

(۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو بھی چمڑا دباغت دیا جائے وہ پاک ہو جاتا ہے۔ترمذی نے کہا اسحاق نضر بن شمیل سے روایت کرتے ہیں کہ اھاب صرف ماکول اللحم جانور کے چمڑے کو کہتے ہیں۔

٣/٥٧ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَوْدَةَ زَوجِ النَّبِيِّ ﷺ قالتْ: ماتَتْ لَنا شاةٌ فَدَبَغْنا مَسْكَها، ثُمَّ ما زِلْنا نَنْتَبِذُ فِيهِ حَتَّى صارَ شَنّاً رَواهُ أَحْمَدُ وَالنسائيُّ وَالبُخارِيُّ وَقالَ: إنَّ سَوْدَةَ مَكانَ عَنْ.

٤/٥٨ ـ وَعَنْ عائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُنْتَفَعَ بِجُلُودِ المَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ التِّرمِذِيَّ. ولِلنَّسائِي سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ جُلودِ المَيْتَةِ فقالَ دِباغُها ذَكاتُها. وَلِلدَّارَقُطْني عنها عن النبي ﷺ قال: طهور كل أديم دباغه قال الدارقطني إسْنادُهُ كُلُّهُمْ ثِقاتٌ.

١٤ ـ باب تحريم أكل جلد الميتة وإن دبغ

١/٥٩ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: ماتَتْ شاةٌ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ فقالتْ يَا رَسُولَ ٱللَّهِ ماتَتْ فُلانَةُ تَعْنِي الشَّاةَ، فقالَ فَلَولا أَخذتُمْ مسْكَها، قالُوا أنأخذ مَسْكَ شاةٍ قَدْ ماتَتْ؟ فقالَ لَها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إنَّما قالَ اللَّهُ تَعالَى: ﴿قُل لَّآ أَجِدُ فِي مَآ أُوحِىَ إِلَىَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُۥٓ إِلَّآ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ﴾ وَأَنْتُمْ لا تَطْعَمُونَهُ إنْ تَدْبُغُوه فَتَنْتَفِعُوا بِهِ. فأَرْسَلَتْ إِلَيْها فَسَلَخَتْ مَسْكَها فَدَبَغَتْهُ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ قِرْبَةً حَتَّى تَخَرَّقَتْ عِنْدَها. رَواهُ أَحْمَدُ بِإِسْنادٍ صَحِيحٍ.

١٥ ـ باب ما جاء في نسخ تطهير الدباغ

١/٦٠ ـ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْم قالَ: كَتَبَ إِلَيْنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ وَفاتِهِ بِشَهرٍ أَنْ لا تَنْتَفِعُوا مِنَ المَيْتَةِ بِإِهابٍ وَلا عَصَبٍ. رَواهُ الخَمْسَةُ، وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْهُمُ المُدَّةَ غَيْرُ أَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ. قالَ التِّرمِذِي هٰذا حَدِيثٌ حَسَنٌ، وَلِلدَّارَقُطْني: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إلَى جُهَيْنَةَ أني كُنْت رَخَّصْت لَكُمْ في جُلُودِ المَيتَةِ فإذَا جاءَكُمْ كِتَابِي هٰذا فَلا تَنتفِعوا مِنَ الميْتَةِ بِإهابٍ وَلا عَصَبٍ. وَلِلْبُخارِي في «تَارِيخِهِ» عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْم قالَ حَدَّثَنا مَشْيَخَةٌ لنا مِنَ جُهَيْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَيْهِمْ أَنْ لا تَنْتَفِعُوا مِن المَيْتَةِ بِشَيءٍ.

وأكثر أهل العلم على أن الدباغ يطهّر في الجملة، لصحة النصوص به، وخبر ابن عكيم لا يقاربها في الصحة والقوة لينسخها. قال الترمذي: سمعت أحمد بن الحسن يقول: كان أحمد بن حنبل يذهب إلى هذا الحديث لما ذكر فيه «قَبْلَ وفاتِهِ بِشَهرَين»، وكان يقول: هذا آخر أمر رسول الله ﷺ. ثم ترك أحمد هذا الحديث لما اضطربوا في إسناده، حيث روى بعضهم فقال: عن عبد الله بن عكيم عن أشياخ من جهينة.

١٦ ـ باب نجاسة لحم الحيوان الذي لا يؤكل إذا ذبح

١/٦١ ـ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأكْوَعِ قالَ: لَمَّا أَمْسَى اليَوْمُ الَّذِي فُتِحَتْ عليهمْ فيهِ خَيْبَرُ

(۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی بیوی حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ہماری ایک بکری مرگئی۔ ہم اس کی کھال کو دباغت دے کر استعمال کرتے رہے اور اس میں برابر نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی ہوگئی (بخاری نے بجائے عن کے انّ فرمایا)

(۵۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا دباغت دیے جانے کے بعد مرے ہوئے جانوروں کی کھالوں سے فائدہ حاصل کیا جائے۔ نبی کریم ﷺ سے مرے ہوئے جانوروں کی کھالوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا دباغت سے وہ پاک ہوجاتی ہے۔ ہر چمڑا دباغت سے پاک ہوجاتا ہے (دار قطنی) اس کی سند کے سب راوی ثقہ ہیں (دار قطنی)

مرے ہوئے جانور کی کھال کا کھانا دباغت کے بعد بھی حرام ہے

(۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کی ایک بکری مرگئی۔ اللہ کے رسول سے بولیں اے اللہ کے نبی فلاں (بکری) مرگئی ہے۔ فرمایا اس کا چمڑا کیوں نہیں اتروالیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے: کیا مری ہوئی بکری کا چمڑا استعمال کرسکتے ہیں؟ فرمایا اللہ کا ارشاد ہے قُلْ لَا اَجِدُ فِیْمَا اُوْحِیَ اِلَیَّ الایۃ۔ ''آپ ﷺ فرمادیں کہ میں اتری ہوئی وحی میں کسی کھانے والے پر کوئی چیز حرام نہیں پاتا بجز مردہ جانور کے یا بہتے ہوئے خون کے یا سور کے گوشت کے۔'' تم اسے کھاتے نہیں ہو اگر دباغت دے دو گے تو اس سے فائدہ اٹھالو گے۔ پھر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے ایک شخص کو بھیج کر بکری کی کھال اتروائی اور اسے دباغت دے کر اس کا مشکیزہ بنا کر استعمال کرنے لگیں یہاں تک کہ وہ پرانا ہو کر ان کے پاس پھٹ گیا۔

دباغت سے چمڑوں کے پاک ہونے کا حکم منسوخ ہے یا نہیں؟

(۶۰) عبداللہ بن عکیم نے فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک ماہ پہلے لکھا کہ مرے ہوئے جانور سے فائدہ نہ اٹھاؤ نہ اس کے چمڑے سے اور نہ پٹھوں سے۔ مدت صرف مسند احمد اور ابوداؤد میں ہے۔ یہ حدیث ترمذی کے نزدیک حسن ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جُہینۃ کو لکھا۔ میں نے تمہیں مرے ہوئے جانوروں کے چمڑے کی اجازت دے دی تھی۔ میرے اس خط کی وصولی کے بعد مرے ہوئے جانور سے فائدہ نہ اٹھانا نہ اس کے چمڑے سے اور نہ اس کے پٹھے سے (دار قطنی)۔ حضرت عبداللہ بن عکیم نے فرمایا جُہینۃ کے چند بزرگوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو لکھا کہ ''مرے ہوئے جانور سے کچھ بھی فائدہ نہ اٹھاؤ۔'' (تاریخ بخاری)

فقہ الحدیث: اکثر علماء کا یہی فتویٰ ہے کہ مرے ہوئے ماکول اللحم جانور کا چمڑا دباغت سے پاک ہوجاتا ہے کیونکہ صحیح حدیثیں موجود ہیں اور ابن عکیم والی حدیث صحت کے اعتبار سے ان کے ہم پلہ نہیں ہے کہ انہیں منسوخ کرسکے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حسن سے سنا فرماتے تھے کہ احمد بن حنبل اس حدیث پر عمل کرتے تھے کیونکہ اس میں ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک ماہ قبل مخالفت کا حکم صادر فرمادیا تھا اور فرماتے تھے کہ یہ آپ کا سب سے پچھلا حکم ہے لیکن پھر انہوں نے یہ حدیث چھوڑ دی کیونکہ اس کی سند میں اضطراب ہے۔ کوئی عبداللہ بن عکیم عن اشیاخ من جهينة بیان کرتا ہے اور کوئی عبداللہ بن عکیم سے۔

غیر ماکول اللحم جانوروں کا گوشت ذبح کے بعد بھی ناپاک ہے

(۶۱) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتح خیبر کے دن شام کو

أَوقَدُوا نِيرَاناً كَثِيرَةً، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ ما هٰذِهِ النَّارُ؟ على أيِّ شَيْءٍ توقِدُون؟ قَالُوا على لَحْمٍ، قالَ على أيِّ لَحْمٍ؟ قالُوا على لَحْمِ الحُمُرِ الإِنْسِيَّةِ، فقالَ أهرِيقُوها واكسروها. فقالَ رَجُلٌ يا رَسُولَ اللّهِ أَوَ نُهرِيقُها وَنَغسِلُها؟ فقالَ أَوْ ذَاكَ. وفي لَفْظٍ: فقالَ اغسِلوا.

٢/٦٢ ـ وَعَنْ أنَسٍ قالَ: أَصَبْنا مِنْ لَحْمِ الحُمُرِ يَعْنِي يَومَ خَيْبَر فنادَى مُنادي رَسُولِ ٱللّهِ ﷺ إنَّ اللّهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الحُمُرِ فإِنَّها رِجْسٌ أو نَجَسٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما.

٤ ـ أبواب الأواني

١ ـ باب ما جاء في آنية الذهب والفضة

١/٦٣ ـ عَنْ حُذَيْفَةَ قالَ سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُول: لا تَلْبَسُوا الحَرِيرَ، وَلا الدِّيباجَ، ولاتَشْرَبُوا في آنِيَةِ الذَّهَبِ وَلا الفِضَّةِ. وَلا تأكُلوا في صِحافِها فإِنَّها لَهُمْ في الدُّنيا وَلكُمْ في الآخِرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهُوَ لِبَقِيَّةِ الجماعَةِ إلاَّ حُكْمَ الأَكْلِ منهُ خاصَّةً.

٢/٦٤ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ ٱللّهُ عَنها أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: إنَّ الذِي يَشْرَبُ في آنِيَةِ الفِضَّةِ إنَّما يُجَرْجِرُ في بَطْنِهِ نارَ جَهَنَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلِمُسْلِم: إنَّ الذِي يَأْكُلُ أو يَشرَبُ في إناءِ الذَّهبِ وَالفضَّةِ.

٣/٦٥ ـ وعَنِ عائِشَةَ رَضيَ ٱللّهُ عَنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ في الذِي يَشرَبُ في إناءِ فِضَّةٍ: كأنَّما يُجَرْجِرُ في بَطْنِهِ ناراً. رَواهُ أَحْمَدُ وَابْنُ ماجَه.

٤/٦٦ ـ وَعَنِ البَرَاءِ بْنِ عازِبٍ قالَ: نَهانا رَسُولُ اللّهِ ﷺ عن الشُّرْبِ في الفِضَّةِ فإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فيها في الدُّنيا لَمْ يَشْرَبْ فيها في الآخِرَةِ. مُخْتَصَرٌ مِنْ مُسْلِمٍ.

٢ ـ باب النهي عن التضبيب بهما إلا بيسير الفضة

١/٦٧ ـ عَنْ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ ٱللّهُ عَنْهُ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: مَنْ شَرِبَ في إناءِ ذَهَبٍ أو فِضَّةٍ أو إناءٍ فيهِ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ فإِنَّما يُجَرْجِرُ في بَطْنِهِ نارَ جَهَنَّمَ. رَواهُ الدَّارَقُطْنيّ.

٢/٦٨ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أنَّ قَدَحَ النَّبِيِّ ﷺ انْكَسَرَ فَاتَّخَذَ مَكانَ الشَّعْبِ سِلْسلَةً مِنْ فِضَّةٍ. رَواهُ البُخارِيُّ، ولأَحْمَدَ عَنْ عَاصِمِ الأَحْوَلِ: قالَ: رَأيْت عِنْدَ أَنَسٍ قَدَحَ النَّبِيِّ ﷺ فيهِ ضَبَّةُ فِضَّةٍ.

مسلمانوں نے کثرت سے جگہ جگہ آگ جلائی۔ اللہ کے رسول ﷺ نے پوچھا یہ آگ کیسی جل رہی ہے؟ کیا پکا رہے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی، گوشت۔ پوچھا کس چیز کا؟ بولے گھریلو گدھوں کا۔ فرمایا گوشت اُلٹ دواور ہانڈیاں پھوڑ دو۔ ایک صحابی نے پوچھا کیا گوشت پھینک کر ہانڈیاں دھو نہ لیں؟ فرمایا ایسا کرلو۔ ایک لفظ میں دھولو۔

(۶۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے خیبر کے دن گدھے کا گوشت حاصل کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرماتے ہیں کیونکہ وہ حرام ہیں ناپاک ہیں۔

برتنوں کے احکام

سونے چاندی کے برتنوں کا استعمال

(۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ مسلمانو! ریشم یا دیباج نہ پہنو۔ نہ سونے چاندی کے برتنوں اور ان کی رکابیوں میں کھاؤ پیو کیونکہ وہ دنیا میں کافروں کے لیے ہیں۔ آخرت میں صرف تمہارے لیے۔ (متفق علیہ۔ دیگر محدثین کھانے کے حکم کے بغیر روایت لائے ہیں)

(۶۴) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کان کھول کر سن لو!) جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ ہی ٹھونستا ہے۔ مسلم میں ہے دیکھو جو شخص سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے۔

(۶۵) حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں پیتا ہے گویا وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ ٹھونستا ہے۔

(۶۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں چاندی کے (برتنوں) میں پینے سے منع فرمایا کیونکہ جو ان میں دنیا میں پیئے گا وہ ان سے آخرت میں محروم رہے گا۔

سونے چاندی کا ملمع ناجائز ہے ہاں تھوڑی سی چاندی روا ہے

(۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سونے چاندی کے برتنوں میں یا ان برتنوں میں جن میں سونے چاندی کا استعمال ہوا ہو پیا، اس نے اپنے پیٹ میں جہنم ہی کی آگ بھری (دارقطنی)۔

(۶۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کے نبی ﷺ کا ایک پیالہ ٹوٹ گیا آپ ﷺ نے اسے چاندی کے تار سے جوڑ لیا۔ عاصم الاحول نے فرمایا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس نبی ﷺ کا پیالہ دیکھا اس میں چاندی کا تار تھا۔

٣ ـ باب الرخصة في آنية الصفر ونحوها

١/٦٩ ـ عَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ زَيْدٍ قالَ أتانا رَسُولُ اللّهِ ﷺ فَأخْرَجْنا لهُ ماءً في تَورٍ مِنْ صُفْرٍ فَتوَضّأ. رَواهُ البُخارِي وَأبُو داوُد وابْنُ ماجَه.

٢/٧٠ ـ وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ: أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ كانَ يَتَوَضّأُ في مِخْضَبٍ مِنْ صُفْرٍ رَوَاه أحْمَدُ.

٤ ـ باب استحباب تخمير الأواني

١/٧١ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّهِ في حَدِيثٍ لهُ، أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: أوكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّهِ، وَخَمِّرْ إناءَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّهِ، وَلَو أنْ تَعرِضَ عَلَيْهِ عوداً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَلِمُسْلِم: أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ غَطُّوا الإناءَ، وَأوكُوا السِّقَاءَ، فإنَّ في السنةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيها وَباءٌ لا يَمُرُّ بِإناءٍ لَيسَ عَلَيْهِ غطاءٌ، أو سِقاءٍ لَيسَ عَلَيْهِ وكاءٌ، إلاّ نَزَلَ فيهِ مِنْ ذٰلِكَ الْوَباءِ.

٥ ـ باب آنية الكفار

١/٧٢ ـ عَنْ جابِرِ بن عَبْدِ اللّهِ قَالَ: كُنا نَغْزُو معَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ فنُصِيبُ مِنْ آنِيَةِ المُشرِكِينَ وأسقِيَتِهِمْ فَنَسْتَمْتِعُ بِها وَلا يَعِيبُ ذٰلِكَ عليهِمْ. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ.

٢/٧٣ ـ وعَنْ أبِي ثَعْلَبَةَ قالَ: قُلت يَا رَسُولَ اللّهِ إنّا بِأرْضِ قوم أهلِ كتابٍ أفنأكُل في آنِيَتِهِمْ قَالَ إنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَها فَلا تَأْكُلوا فِيها وإنْ لَمْ تجدُوا فاغْسِلُوها وَكُلوا فِيها. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلأحْمَدَ وَأبي دَاوُدَ: إنّ أرْضَنا أرْضُ أهلِ الكِتابِ وإنّهُمْ يَأكُلونَ لَحْمَ الخنزِيرِ وَيَشْرَبُونَ الخَمْرَ فكَيْفَ نَصْنَعُ بِآنِيَتِهِمْ وَقُدُورِهِمْ قالَ إنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَها فارْحَضُوها بِالماءِ وَاطْبُخُوا فيها وَاشرَبُوا. وَللتِّرْمِذِي قالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ عَنْ قُدُورِ المجُوسِ، قال أنقُوها غَسْلاً وَاطْبُخُوا فِيها.

٣/٧٤ ـ وَعَنْ أنَسٍ أنّ يَهُودِياً دَعا النَّبيَّ ﷺ إلى خُبْزِ شَعِيرٍ وَإهالَةٍ سَنِخَةٍ فأجابَهُ. رَواهُ أحْمَدُ: والإهالَةُ الوَدَكُ. وَالسنخَةُ الزَّنْخَةُ المُتَغَيِّرَةُ، وَقَدْ صَحّ عَنِ النَّبيِّ ﷺ الوُضُوءُ مِنْ مَزَادَةِ مُشرِكَةٍ، وَعَنْ عُمَرَ الوُضُوءُ مِنْ جرَّةِ نَصْرانِيَّةٍ.

وقد ذهب بعض أهل العلم إلى المنع من استعمال آنية الكفار حتى تغسل إذا كانوا ممن لا تباح ذبيحته، وكذلك من كان من النصارى بموضع متظاهراً فيه بأكل لحم الخنزير متمكناً فيه، أو يذبح بالسن والظفر ونحو ذلك، وأنه لا بأس بآنية من سواهم، جمعاً بذلك بين الأحاديث. واستحب بعضهم غسل الكل، لحديث الحسن بن علي قال: «حَفِظْت مِنْ رَسُولِ الله ﷺ: دَعْ ما يُرِيبُكَ إلى ما لا يُرِيبُكَ» رواه أحمد والنسائي والترمذي وصححه.

تانبے وغیرہ کے برتن

(۶۹) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے لیے تانبے کے برتن میں پانی لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس سے) وضو کیا۔

(۷۰) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تانبے کے لگن سے وضو کیا کرتے تھے۔

برتنوں کا ڈھکنا مستحب ہے

(۷۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشکیزے اللہ کا نام لے کر باندھ دو، برتن اللہ کا نام لے کر ڈھانک دو اگرچہ ان پر ایک آڑی لکڑی ہی کیوں نہ رکھ دی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن ڈھانک دو اور مشکیزے باندھ دو کیونکہ سال میں ایک ایسی رات بھی آتی ہے جس میں وبا اترتی ہے اور وہ کھلے برتن میں اور بے بندھے مشکیزے میں پڑے بغیر نہیں رہتی۔

برتنوں کا حکم

(۷۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم جہاد میں جاتے تھے (جنگ میں) مشرکوں کے برتن اور مشکیزے ہمارے ہاتھ لگتے تھے اور ہم ان سے فائدہ اٹھاتے تھے اور ہمیں کوئی بھی کچھ نہیں کہتا تھا۔

(۷۳) حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کے ملک کے باشندے ہیں، کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ فرمایا اگر کوئی اور برتن مل جائے تو ان میں نہ کھاؤ ورنہ انہیں دھو کر ان میں کھالو۔ ہمارا ملک اہل کتاب کا ملک ہے وہ سؤر کا گوشت کھاتے ہیں اور شراب بھی پیتے ہیں۔ ہم ان کے برتن اور ہانڈیوں کا کیا کریں؟ فرمایا اگر ان کے علاوہ اور برتن نہ ملیں تو انہیں خوب مانج کر دھولو اور ان میں پکاؤ اور کھاؤ پیو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی ہانڈیوں کے بارے میں پوچھا گیا، فرمایا دھو کر پاک کر کے ان میں پکاؤ۔

(۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی اور جو کی روٹی اور بدبودار چربی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا رکھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دعوت منظور فرمالی (اھالة: چربی، سنخة: بدبودار)۔ ایک صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزے سے وضو کیا اور ایک صحیح روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عیسائی عورت کے گھڑے سے وضو کیا۔

فقہ الحدیث: بعض علماء نے کافروں کے برتن دھونے سے پہلے استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے بشرطیکہ وہ ایسے کافر ہوں جن کا ذبیحہ مباح نہیں ہے۔ اسی طرح ان عیسائیوں کے برتنوں کے استعمال کرنے سے بھی منع کیا ہے جو ایسی جگہ رہتے ہوں جہاں کھلم کھلا اور بے روک ٹوک سؤر کا گوشت کھایا جاتا ہو اور ان کے برتنوں سے بھی جو دانت یا ناخن وغیرہ سے ذبح کرتے ہوں، باقی تمام غیر مسلموں کے برتن استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس صورت سے حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ بعض علماء نے تمام غیر مسلموں کے برتن دھو کر استعمال کرنا مستحب قرار دیا ہے۔ ان کی دلیل: حسن بن علی والی حدیث ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث یاد کی کہ شک والی چیز چھوڑ کر یقینی چیز کو اختیار کرو۔ (ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)

٥ ـ أبواب أحكام التخلي

١ ـ باب ما يقول المتخلي عند دخوله وخروجه

١/٧٥ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ رَضِيَ الله عَنه قالَ كانَ النبيُّ ﷺ إذا دَخَلَ الخَلاءَ قالَ: اللَّهُمَّ إنِّي أعوذُ بِكَ مِنَ الخُبُثِ وَالخبائِثِ. رَواهُ الجماعةُ وَلِسَعِيدِ بْن مَنْصُورٍ في «سُنَنِهِ» كانَ يَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إنّي أعوذُ بِكَ مِنَ الخُبُثِ والخبائِثِ.

٢/٧٦ ـ وَعَنْ عائشةَ رَضِيَ اللَّه عنها قالت كانَ النَّبيُّ ﷺ إذا خَرَجَ مِنَ الخَلاءِ قالَ غُفْرَانَكَ رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

٣/٧٧ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قالَ كانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الخَلاءِ قالَ. الحمدُ للَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِي الأَذَى وَعافَانِي رَواهُ ابْن ماجه.

٢ ـ باب ترك استصحاب ما فيه ذكر الله

١/٧٨ ـ عَنْ أَنَسٍ قالَ كانَ النَّبِيُّ ﷺ إذا دَخَلَ الخَلاءَ نزَعَ خاتَمَهُ. رَواهُ الخمسةُ إلاَّ أَحْمَدَ وَصَحَّحَهُ التِّرمِذِيُّ. وَقَدْ صَحَّ أَنَّ نَقْشَ خاتِمِهِ كانَ مُحَمَّدٌ رَسُول اللَّهِ.

٣ ـ باب كف المتخلي عن الكلام

١/٧٩ ـ عَنِ ابْنِ عمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُما أَنَّ رَجُلاً مَرَّ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ. رَواهُ الجماعةُ إلاَّ البُخارِيَّ.

٢/٨٠ ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قالَ سَمِعْت النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ لا يَخرُجُ الرَّجُلانِ يَضرِبانِ الغائِطَ كاشِفَيْنِ عورَتَهُما يَتَحَدَّثانِ فإنَّ اللَّهَ يَمقُت على ذٰلِكَ رَواهُ أَحْمَدُ وأبو دَاوُدَ وابْنُ ماجه.

٤ ـ باب الإبعاد والاستتار للمتخلي في الفضاء

١/٨١ ـ عَنْ جابِرٍ قالَ خَرَجْنا مَعَ النَّبيِّ ﷺ في سَفَرٍ فَكانَ لا يَأْتِي البَرَازَ حَتَّى يَغِيبَ فَلا يُرَى. رَواهُ ابْنُ ماجه، وَلأبي دَاوُد: كانَ إذا أَرَادَ البَرَازَ انْطَلَقَ حَتَّى لا يَرَاهُ أَحَدٌ.

٢/٨٢ ـ وَعَنْ عبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قالَ: كانَ أَحَبَّ ما اسْتَتَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحاجَتِهِ هَدَفٌ أو حايِشُ نَخْلٍ. رَواهُ أحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَابْنُ ماجه، وَحايِشُ نَخلٍ أي جماعَتُهُ وَلا واحِدَ لهُ مِنْ لَفْظِهِ.

پاخانے اور پیشاب کے احکام

جاتے اور آتے وقت قضائے حاجت کی دعاء

(۷۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ بیت الخلا جاتے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ ''اے اللہ! میں گندے جنوں اور جنانیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ ''میں اللہ کے نام کی برکت سے، اے اللہ میں گندے جنوں اور جنانیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (سعید بن منصور)

(۷۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب اللہ کے نبی بیت الخلا سے باہر تشریف لاتے تو پڑھتے: ''اے اللہ! میں تیری بخشش کا طالب ہوں''۔

(۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلا سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔ ہر طرح کی تعریفیں اللہ کے لیے مخصوص ہیں، جس نے مجھ سے گندگی دور کر کے آرام بخشا۔

بیت الخلا میں اللہ کے نام والی کوئی چیز نہ لے جائی جائے

(۷۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بیت الخلا جاتے وقت انگوٹھی اتار دیا کرتے تھے (خمسہ، سوائے احمد) ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔ صحیح طور پر ثابت ہے کہ آپ ﷺ کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔

قضائے حاجت کے وقت خاموش رہنا چاہیے

(۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کر رہے تھے کہ ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس سے گزرا۔ اس نے سلام کیا (مگر) آپ ﷺ نے اس کو جواب نہ دیا۔

(۸۰) ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ قضائے حاجت کے وقت ستر کھول کر گفتگو نہ کریں کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ کا غصہ بھڑکتا ہے۔

جنگل میں قضائے حاجت کے لیے جانے والے کو دُور نکل جانا اور پردہ کر لینا چاہیے

(۸۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ کسی سفر پر گئے، آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے اس قدر دور چلے جاتے کہ آنکھوں سے غائب ہو جاتے اور دکھائی نہ دیتے۔ جب آپ ﷺ قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اس قدر دور چلے جاتے کہ کوئی آپ ﷺ کو دیکھ نہ سکتا۔

(۸۲) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کی غرض سے پردہ کرنے کے لیے ٹیلے کو یا کھجوروں کے جھنڈ کو زیادہ پسند فرماتے تھے۔ (حائش النخل: کھجوروں کا جھنڈ)

٣/٨٣ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عنهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: مَنْ أَتى الغائط فَلْيَسْتَتِرْ فإن لَمْ يَجِدْ إلاَّ أن يَجْمَعَ كَثِيباً مِن رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فإِنَّ الشَّيطَانَ يَلعَبُ بِمَقاعِدِ بَنِي آدَمَ مَنْ فَعَلَ فقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لا فَلا حَرَجَ. رَواهُ أحمَدُ وأبُو دَاوُدَ وابنُ ماجَه.

٥ ـ باب نهي المتخلي عن استقبال القبلة واستدبارها

١/٨٤ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ ٱللَّهِ ﷺ قالَ: إذا جَلَسَ أَحَدُكُمْ لِحاجَتِهِ فَلا يَسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ وَلا يَسْتَدْبِرْها. رَواهُ أحْمَدُ ومُسْلِمٌ في رِوايةِ الخمسةِ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ قالَ: إِنَّما أنا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الوَالِدِ أعلمُكُمْ فإِذَا أَتى أَحَدُكُمُ الغائِطَ فَلا يَسْتَقْبِلِ القِبْلَةِ وَلا يَسْتَدْبِرْها وَلا يَسْتَطِب بِيَمِينِهِ وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلاثةِ أحْجارٍ وَينْهَىٰ عَنِ الرَّوثَةِ والرمةِ. وَلَيْسَ لأَحْمَدَ فيهِ الأَمْرُ بالأَحْجَارِ.

٢/٨٥ ـ وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصارِيِّ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: إذا أَتَيْتُمُ الغائِطَ فَلا تَسْتَقْبِلُوا القِبْلَةَ وَلا تَسْتَدْبِرُوها وَلكِنْ شَرِّقُوا أو غَرِّبُوا. قالَ أَبُو أَيُّوبَ فَقَدِمنا الشَّامَ فَوَجَدْنا مَرَاحِيضَ قدْ بُنِيَتْ نَحْوَ الكَعْبَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنها وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ تعالَى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٦ ـ باب جواز ذلك بين البنيان

١/٨٦ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنهما قالَ: رَقِيت يَوماً على بَيْتِ حَفْصَةَ فرَأيْت النَّبِيَّ ﷺ على حَاجَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدْبِرَ الكَعْبَةِ. رَواهُ الجماعةُ.

٢/٨٧ ـ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عبدِ اللَّهِ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَىٰ النَّبِيُّ ﷺ أنْ نَسْتَقبلَ القِبْلَةَ بِبَولٍ فَرَأَيْتُهُ قَبْلَ أنْ يُقْبَضَ بِعامٍ يَسْتَقْبِلُها. رَواهُ الخَمْسَةُ إِلاَّ النَّسائِيَّ.

٣/٨٨ ـ وَعَنْ عائِشَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنها قالت ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أنَّ ناساً يَكْرَهُونَ أنْ يَسْتَقْبِلُوا القِبْلَةَ بِفُرُوجِهِمْ فقالَ أَوَ قَدْ فَعَلُوها حَوِّلُوا مَقْعَدَتِي قِبَلَ القِبْلَةِ. رَواهُ أحْمَدُ وَابْنُ ماجَه.

٤/٨٩ ـ وعَنْ مَرْوَانَ الأَصْفَرِ قالَ: رَأَيت ابْنَ عُمَرَ أناخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتقبِلَ القِبْلَةِ يَبُولُ إليْها فقُلْت أبا عبدِ الرَّحْمٰنِ ألَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فقالَ بَلَى إنَّما نُهِيَ عَنْ هٰذا في الفَضاء فإِذَا كانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ القِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلا بأسَ رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

٧ ـ باب ارتياد المكان الرخو وما يكره التخلي فيه

١/٩٠ ـ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قالَ: مالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إلى دَمَثٍ إلى جَنبِ حائِطٍ فَبالَ، وقَالَ إذا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْتَدْ لِبَولِهِ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأبو دَاوُدَ.

(۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو قضائے حاجت کا ارادہ کرے اسے پردہ کر لینا چاہیے، اگر پردے کی کوئی چیز نہ ملے تو ریت ہی اکٹھی کر کے اس کی آڑ میں بیٹھ جائے، کیونکہ شیطان انسان کے ستر سے کھیلتا ہے، جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور جس نے ایسا نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔

قضائے حاجت کے وقت منہ اور پیٹھ قبلہ کی طرف کرنے کی ممانعت

(۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے راوی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی قضائے حاجت کے لیے بیٹھے تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے۔ میں تمہارے حق میں تمہارے باپ کے قائم مقام ہوں اور تمہیں (ہر قسم کی) تعلیم دیتا ہوں اگر کوئی قضائے حاجت کا ارادہ کرے تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرے اور سیدھے ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔ آپ ﷺ (استنجے کے لیے) تین ڈھیلوں کا حکم فرماتے تھے اور گوبر اور ہڈی سے منع فرماتے تھے۔ احمد کی روایت میں ڈھیلوں کا ذکر نہیں ہے۔

(۸۵) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم قضائے حاجت کا ارادہ کرو تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کر کے نہ بیٹھو۔ ہاں پورب یا پچھم کے رُخ بیٹھ سکتے ہو...... حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم ملک شام گئے تو ہم نے پاخانے کے قدمچے قبلہ رُخ پائے (لیکن قضائے حاجت کے وقت) ہم ان سے مڑ جاتے تھے اور اللہ سے معافی مانگتے تھے۔

فقہ الحدیث: آپ ﷺ نے مشرق و مغرب کی طرف رُخ کر کے بیٹھنے کا حکم اہل مدینہ اور ان کے ہم سمت لوگوں کے لیے فرمایا ہے۔ بیت اللہ شریف کے مشرق و مغرب میں رہنے والوں کو شمال اور جنوب کی طرف منہ کر کے بیٹھنا چاہیے۔

آبادی میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رُخ بیٹھنا جائز ہے

(۸۶) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا اتفاق سے نبی ﷺ پر نگاہ پڑ گئی، آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے بیٹھے ہوئے تھے اور منہ شام کی طرف اور پیٹھ قبلہ کی طرف تھی۔

(۸۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے سے منع فرمایا تھا۔ میں نے آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی وفات سے ایک سال قبل قبلہ کی طرف پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ (خمسہ، سوائے نسائی)

(۸۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر آیا کہ لوگ قبلے کی طرف اپنے ستر کا رُخ کرنا پسند نہیں کرتے۔ فرمایا کیا ایسا کرتے ہیں؟ اچھا میری پشت قبلہ کی طرف پھیر دو۔

(۸۹) مروان اصفر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابنِ عمر کو دیکھا کہ انہوں نے سواری قبلہ رُخ بٹھا کر اس کی طرف پیشاب کرنے لگے۔ میں نے کہا اے ابوعبدالرحمٰن کیا اس سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ فرمایا ہاں مگر ممانعت میدان میں ہے لیکن جب تمہارے اور قبلہ کے درمیان کوئی آڑ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

قضائے حاجت کے لیے نرم جگہ ڈھونڈنا اور کہاں کہاں قضائے حاجت منع ہے

(۹۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کرنے کے لیے ایک دیوار کی جڑ میں نرم زمین کی طرف جھکے اور پیشاب سے فارغ ہو کر فرمایا جب کوئی پیشاب کرنا چاہے تو نرم جگہ منتخب کر لے۔

٢/٩١ ـ وَعَنْ قَتادَةَ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنُ سَرْجِسٍ قالَ: نَهىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُبَالَ فِي الحُجْرِ قالُوا لِقَتَادَةَ ما يُكْرَهُ مِنَ الْبَولِ فِي الجُحْرِ قالَ يُقَالُ إِنَّها مَسَاكِنُ الجِنِّ. رَواهُ أَحْمَدُ وَالنَّسائيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

٣/٩٢ ـ وَعَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ اتَّقُوا اللاعِنَيْنِ، قالُوا وَما اللاَّعِنانِ يا رَسُولَ اللَّهِ؟ قالَ الذِي يَتَخَلَّى في طَرِيقِ النّاسِ أو في ظِلِّهِمْ. رَواهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو داوُدَ.

٤/٩٣ ـ وَعَنِ أَبي سَعِيدِ الحِمْيَرِيِّ عَنْ مُعاذِ بْنِ جبَلٍ رَضيَ ٱللَّهُ عَنهُ: قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّقُوا المَلاعِنَ الثَّلاثَ البَرازَ في المَوارِدِ وَقارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه وَقالَ هُوَ مُرْسَلٌ.

٥/٩٤ ـ وَعَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ المُغَفَّلِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: لا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ في مُسْتَحَمِّه ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فيهِ فإنَّ عامَّةَ الوَسْوَاسِ منهُ. رَواهُ الخمسة لٰكِنْ قولهُ ثُمَّ يَتَوضَّأُ فيهِ لأَحْمَدَ وَأَبي دَاوُدَ فقطْ.

٦/٩٥ ـ وَعَنْ جابِر عَن النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهىٰ أَنْ يبالَ في الماءِ الرَّاكِدِ. رَواهُ أَحْمَدُ وَمُسْلمٌ وَالنَّسائي وَابْنُ ماجَه.

٨ ـ باب البول في الأواني للحاجة

١/٩٦ ـ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ عَنْ أُمِّها قالت كانَ لِلنَبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عيدَانٍ تحتَ سَرِيرِهِ يَبُولُ فيهِ باللَّيْلِ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ والنَّسائي.

٢/٩٧ ـ وَعَنْ عائِشة رَضيَ ٱللَّهُ عنها قالتْ يقولُونَ إنّ النَّبِيَّ ﷺ أوصَىٰ إلى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَى بالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيها فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ وما شَعَرْت فإِلَى مَنْ أوصَىٰ. رَواهُ النَّسائيُّ انْخَنَثَتْ أَيْ انكَسَرَتْ وانثنت.

٩ ـ باب ما جاء في البول قائماً

١/٩٨ ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنها قالتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ أنّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بالَ قائِماً فَلا تصَدِّقُوهُ ما كانَ يَبُولُ إلاَّ جالِساً. رَواهُ الخمسةُ إلاَّ أبا دَاوُدَ، وَقالَ التِّرمذيُّ هُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ في هٰذَا البابِ وَأَصَحُّ.

٢/٩٩ ـ وَعَنْ جابِرِ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنهُ قالَ: نَهَىٰ رَسُول اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ قائِماً. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

(۹۱) حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا...... حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ بل میں پیشاب کرنا کیوں مکروہ ہے؟ فرمایا کہتے ہیں کہ وہ جنوں کے رہنے کی جگہ ہے۔

(۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو قابلِ ملامت جگہوں سے بچو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کون سی ہیں؟ فرمایا لوگوں کے راستوں اور ان کے سایوں کی جگہوں میں قضائے حاجت کرنا۔

(۹۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین لعنت کی جانے والی جگہوں سے بچو۔ یعنی گھاٹوں، عام گزرگاہوں اور سایوں میں قضائے حاجت نہ کرو۔ ابن ماجہ نے اسے مرسل کہا ہے۔

(۹۴) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار کوئی غسل کی جگہ پیشاب نہ کرے پھر اس میں وضو کرے کیونکہ اس سے عموماً وسوسے پیدا ہو جاتے ہیں۔ (خمسہ) احمد اور ابوداؤد میں ثم یتوضا کے الفاظ ہیں۔

(۹۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

ضرورت کے وقت برتن میں پیشاب کرنا

(۹۶) حضرت رُقیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ کے نبی کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جو آپ ﷺ کی چارپائی کے نیچے رکھا رہتا تھا۔ آپ ﷺ رات کو اس میں پیشاب کیا کرتے تھے۔

(۹۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی نے علی رضی اللہ عنہ کو (مرض الموت میں) وصیت کی تھی (حالانکہ غلط ہے کیونکہ) ایک لگن منگایا گیا تھا کہ آپ ﷺ اس میں پیشاب کرلیں۔ پھر آپ کے اعضاء ڈھیلے ہوگئے، مجھے خبر بھی نہیں ہوئی (کہ آپ ﷺ وفات پاگئے) پھر آپ ﷺ نے کسے وصیت فرمائی؟ (کسی کو بھی وصیت نہیں فرمائی)

(انحنثت: ٹوٹ گیا، ڈھیلا ہو گیا)

کھڑے ہو کر پیشاب کرنا

(۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، جس نے تم سے یہ کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا اسے سچا نہ ماننا، آپ ﷺ بیٹھ کر ہی پیشاب کیا کرتے تھے (خمسہ۔ سوائے ابوداؤد) ترمذی نے اس مسئلہ میں اس حدیث کو بہترین اور صحیح ترین قرار دیا ہے۔

(۹۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

٣/١٠٠ ـ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ انْتَهَى إِلَى سُباطَةِ قَومٍ فَبَالَ قائِماً فَتَنَحَّيْت فَقَالَ ادْنُه فَدَنَوت حَتَّى قُمْت عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ على خُفَّيهِ. رَواهُ الجَماعَةُ، وَالسُّبَاطَةُ مَلْقَى التُّرَابِ وَالْقِمامِ.

والسباطة: مَلقى التراب والقِمام.

ولعله لم يجلس لمانع كان بها أو وجع كان به، وقد روى الخطابي عن أبي هريرة: «أن النَّبِيَّ ﷺ بَالَ قائماً من جُرْحٍ كانَ بِمَأْبَضِهِ»، ويحمل قول عائشة رضي الله عنها على غير حال العذر. والمأبض: ما تحت الركبة من كل حيوان. وقد روي عن الشافعي أنه قال: كانت العرب تستشفي لوجع الصلب بالبول قائماً، فيرى أنه لعله كان به إذ ذاك وجع الصلب...

١٠ ـ باب وجوب الاستنجاء بالحجر أو الماء

١/١٠١ ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنها أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الغَائِطِ فَلْيَسْتَطِبْ بِثَلاثَةِ أَحْجَارٍ فَإِنَّها تُجْزِي عَنْهُ. رَواهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِي وقَالَ إِسْنادُهُ صَحِيحٌ حَسَنٌ.

٢/١٠٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُما أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ إِنَّهُما يُعَذَّبَانِ وَما يُعَذبَانِ في كَبِيرٍ أَمَّا أَحَدُهُما فَكَانَ لا يَسْتَتِرُ مِنْ بَولِهِ، وَأَمَّا الآخَرُ فَكانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ. رَواهُ الجَماعَةُ، وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِي والنَّسائِيِّ، وَما يُعَذَّبَانِ في كَبِيرٍ، ثُمَّ قالَ بَلَى كانَ أَحَدُهُما، وَذَكَرَ الحدِيثَ.

٣/١٠٣ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَولِ، فإِنَّ عامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنهُ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِي.

١١ ـ باب النهي عن الاستجمار بدون الثلاثة الأحجار

١/١٠٤ ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْن يَزِيدَ قالَ: قِيلَ لِسَلْمانَ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الخراءَةَ، فَقَالَ سَلْمانُ أَجَلْ نَهانا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أو بَولٍ وأَنْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ او أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنا بِأَقَلَّ مِنْ ثَلاثَةِ أَحْجَارٍ، أو أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَو بِعَظْمٍ رَواهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

٢/١٠٥ ـ وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ ثَلاثاً. رَواهُ أَحْمَدُ.

٣/١٠٦ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لا فَلا حَرَجَ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ ماجه.

وهذا محمول على أن القطع على وترٍ سُنَّةٌ فيما إذا زاد على ثلاث، جمعاً بين النصوص.

(۱۰۰) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ایک کوڑی پر پہنچے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ میں ذرا دور ہٹ گیا۔ فرمایا: قریب ہی رہو۔ آخر میں اتنا قریب آ گیا کہ آپ ﷺ کی ایڑیوں کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

فقہ الحدیث: شاید آپ ﷺ اس موقعہ پر کسی رکاوٹ یا تکلیف یا درد کی وجہ سے بیٹھ نہیں سکتے تھے۔

خطابی کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے گھٹنے میں تکلیف کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کیا تھا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی حدیث کی ممانعت بلا عذر پر محمول ہوگی۔ (مابض سے مراد گھٹنے سے نیچے کا حصہ)

امام شافعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اہلِ عرب درد پشت میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو مفید سمجھتے تھے شاید اس وقت آپ درد پشت میں مبتلا ہوں۔

استنجا واجب ہے خواہ ڈھیلوں سے ہو یا پانی سے

(۱۰۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قضائے حاجت جانے والے کو تین ڈھیلوں سے استنجا کرنا چاہیے۔ وہ اسے کافی ہوں گے (ا، ن، د، دارقطنی) (دارقطنی نے اس کو صحیح حسن کہا ہے)۔

(۱۰۲) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے فرمایا ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے۔ ان پر کسی بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا (بلکہ معمولی باتیں ہیں جن کی لوگ پروا بھی نہیں کرتے) ان میں سے ایک تو پیشاب کرنے میں احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔ ان دونوں پر بڑے گناہوں کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ایک تو پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا۔

(۱۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پیشاب سے احتیاط برتو، کیونکہ عموماً قبر کا عذاب اسی وجہ سے ہوتا ہے۔ (دارقطنی)

ڈھیلے کتنے ہوں؟

(۱۰۴) عبدالرحمٰن بن یزید نے کہا: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ تمہارے نبی ﷺ نے تمہیں ہر بات سکھا دی یہاں تک کہ قضائے حاجت کے آداب بھی سکھا دیے۔ فرمایا: ہاں آپ ﷺ نے ہمیں قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنے اور پیٹھ کرنے سے منع فرمایا نیز سیدھے ہاتھ سے استنجا کرنے سے اور تین ڈھیلوں سے کم کے ساتھ استنجا کرنے سے اور گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

(۱۰۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص (استنجے کے لیے) ڈھیلے لینا چاہے تو کم از کم تین ڈھیلے لے۔

(۱۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی ڈھیلے لینا چاہے تو اسے طاق ڈھیلے لینے چاہئیں۔ جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور جس نے ایسا نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔

فقہ الحدیث: اگر تین ڈھیلوں سے زیادہ ڈھیلے لیے جائیں تو اگر طاق ڈھیلے لے تو اچھا ہے ورنہ کوئی گناہ نہیں لیکن تین ڈھیلوں سے کم لینے کی اجازت نہیں۔ اسی سے حدیثوں میں تطبیق ہوتی ہے۔

١٢ ـ باب في إلحاق ما كان في معنى الأحجار بها

١/١٠٧ ـ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الاسْتِطَابَةِ فَقالَ بِثَلاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيها رَجِيعٌ. رَواهُ أَحْمَد وَأَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجه.

٢/١٠٨ ـ وَعَنْ سَلْمانَ قالَ: أَمَرَنا يعني النَّبيَّ ﷺ أَنْ لا نَكْتَفِيَ بِدُون ثلاثَةِ أَحْجَارٍ ليسَ فِيها رَجِيعٌ وَلا عَظْمٌ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجه.

ولولا أنه أراد الحجر وما كان نحوه في الإنقاء، لم يكن لاستثناء العظم والروث معنى، ولا حَسُنَ تعليل النهي عنهما بكونهما من طعام الجن، وقد صح عنه التعليلُ بذلك.

١٣ ـ باب النهي عن الاستجمار بالروث والرمة

١/١٠٩ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عبدِ اللَّهِ رَضِيَ ٱللَّهُ عنهُ قالَ نَهَى النَّبيُّ ﷺ أَنْ يُتَمَسَّحَ بِعَظْمٍ أو بَعْرَةٍ. رَواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ وأبو دَاوُدَ.

٢/١١٠ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُسْتَنْجَى بِرَوثٍ أو بِعَظْمٍ وَقالَ إنَّهُما لا يُطَهِّرَانِ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِي وَقالَ إسْنادُهُ صحيحٌ.

١٤ ـ باب النهي أن يستنجى بمطعوم أو بما له حرمة

١/١١١ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: أَتَانِي دَاعِي ٱلْجِنِّ فَذَهَبْت مَعَهُ فَقَرَأْت عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ قال: فانْطَلَقَ بِنا فَأَرَانا آثارَهُمْ وَآثارَ نِيرانِهِمْ، وَسَأَلُوه الزَّادَ، فَقالَ لَكُمْ كُلُّ عَظمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ يَقَعُ في أيديكُمْ أوفَرَ ما يَكُونُ لَحماً وَكُل بَعْرَةٍ عَلفٌ لِدَوابِّكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلا تَسْتَنْجُوا بِهما فإنَّهُما طَعَامُ إخوَانِكُمْ. رَواهُ أحْمَدُ وَمُسْلِمٌ.

وفيه التنبيه على النهي عن إطعام الدواب النجاسة.

٢/١١٢ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كانَ يَحْمِل معَ النَّبيِّ ﷺ إداوَةً لوَضُوئِهِ وحاجَتِهِ فبينَما هُوَ يَتْبَعُهُ بِها، قالَ مَنْ هٰذا؟ قالَ: أنا أبو هُرَيْرَةَ، قالَ ابْغِني أحْجاراً أَسْتَنْفِضْ بِها وَلا تأتني بعظمٍ وَلا بِرَوثَةٍ. فأتيتُه بِأَحْجارٍ أحْمِلُها في طَرَفِ ثَوبِي حَتَّى وَضَعْت إلى جنبه ثمَّ انْصرَفْتُ حَتَّى إذا فَرَغَ مشِيتُ، فقلتُ ما بَالُ العَظْمِ وَالرَّوثَةِ؟ قَالَ هُما مِنْ طَعام الجِنِّ وَإِنَّهُ أَتاني وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ وَنِعْمَ الجِنُّ فَسألوني الزَّادَ فَدَعَوت اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لا يَمُرُّوا بعَظْمٍ وَلا بِرَوثَةٍ إلاَّ وَجَدُوا عَلَيْها طَعاماً. رَواهُ البُخارِيُّ.

ڈھیلوں میں کیا کیا چیزیں شامل ہیں

(۱۰۷) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے استنجے کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا: تین ڈھیلوں سے (استنجا کیا جائے) جن میں (خشک) گوبر نہ ہو۔

(۱۰۸) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم تین ڈھیلوں سے کم پر قناعت نہ کریں اور ان میں گوبر اور ہڈی نہ ہو۔

فقہ الحدیث: اگر آپ کی حجر سے مراد پتھر اور پتھر کی طرح اور صاف کرنے والی چیزیں نہ ہوتیں تو پھر گوبر اور ہڈی کے استثناء کے کوئی معنی نہ رہتے، علاوہ ازیں ہڈی اور گوبر سے ممانعت کی یہ وجہ قرار دینا کہ یہ دونوں جنوں کا کھانا ہیں ٹھیک نہ ہوتی۔ حالانکہ آپ ﷺ سے ممانعت کی وجہ صحیح طور پر ثابت ہے۔

گوبر اور ہڈی سے استنجا ناجائز ہے

(۱۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عبداللہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا منع فرمایا ہے۔

(۱۱۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہڈی اور گوبر سے استنجا کرنا منع فرمایا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ ان دونوں سے طہارت حاصل نہیں ہوتی (دار قطنی بسند صحیح)۔

احترام والی اور کھائی جانے والی چیزوں سے استنجا منع ہے

(۱۱۱) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک جن بلا کر لے گیا۔ میں نے انہیں قرآن پڑھ کر سنایا۔ آپ ﷺ نے ہمیں لے جا کر جنوں کے اور ان کی آگ کے نشانات دکھائے۔ جنوں نے آپ ﷺ سے کھانا طلب کیا۔ فرمایا تمہاری غذا وہ ہڈی ہے جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو، اس پر پورا گوشت ہوگا (علاوہ ازیں) ہر قسم کی مینگنی تمہارے جانوروں کا چارا ہے۔ اسی وجہ سے آپ نے فرمایا کہ ہڈی اور گوبر سے استنجا نہ کرو کیونکہ یہ دونوں تمہارے بھائیوں کی غذا ہیں۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ جانوروں کو گندگی کھلانا منع ہے۔

(۱۱۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ساتھ وضو اور استنجے کے لیے پانی لیے رہتے تھے (چنانچہ حسب دستور) وہ برتن لیے ہوئے آپ کے پیچھے کھڑے تھے۔ پوچھا کون ہو؟ بولے: میں ابوہریرہ ہوں۔ فرمایا استنجے کے لیے چند پتھر اٹھا لاؤ۔ ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ آخر میں چند پتھر اٹھا کر دامن میں بھر کر لے آیا اور لا کر آپ ﷺ کے ایک پہلو میں رکھ دیے اور علیحدہ ہو گیا۔ جب آپ فارغ ہو گئے تو میں نے آگے بڑھ کر پوچھا۔ آپ ﷺ نے ہڈی اور گوبر سے کیوں منع فرمایا تھا۔ فرمایا یہ دونوں جنوں کی غذا ہیں۔ میرے پاس نصیبین کے جنوں کا ایک وفد آیا تھا۔ یہ جن بہت ہی اچھے ہیں انہوں نے مجھ سے غذا طلب کی۔ میں نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ جب انہیں کوئی ہڈی یا گوبر ملے تو ان میں ان کے لیے غذا موجود ہو۔

١٥ ـ باب ما لا يستنجى به لنجاسته

١/١١٣ ـ عَن ابنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ ٱللَّهُ عنهُ قالَ أتى النَّبيُّ ﷺ الغائِطَ فأَمَرَني أنْ آتِيَهُ بِثَلاثَةِ أَحْجارٍ فَوَجَدْت حَجَرَيْنِ وَالتَمَسْت الثالثَ فلمْ أجدْ فأَخَذْت رَوْثَةً فأَتَيْتُهُ بها فأَخَذَ الحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ، وقالَ هٰذِه رِكْسٌ. رَواهُ أحمدُ وَالبُخارِي والتِّرْمِذي والنَّسائي وَزَادَ فيهِ أحمدُ في رِوايَةٍ لهُ ائْتِنِي بِحَجَرٍ.

١٦ ـ باب الاستنجاء بالماء

١/١١٤ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مالكٍ رَضيَ ٱللَّهُ عنهُ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ الخَلاءَ فأَحْمِلُ أنا وَغُلامٌ نَحْوِي إداوَةً مِنْ ماءٍ وَعَنَزَةً فَيَسْتَنْجِي بِالماءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/١١٥ ـ وعن معاذة عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت: «مُرْنَ أزواجَكُنَّ أن يَغْسِلُوا عنهُمْ أثَرَ الغَائِطِ والبَولِ فَإنَّا نَسْتَحِي منهم، وأنَّ رسول الله ﷺ كان يَفْعَلُهُ». رواه أحمد والنسائي والترمذي وصححه.

٣/١١٦ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَن النَّبِيِّ ﷺ قالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ في أهلِ قُباءٍ: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَن يَتَطَهَّرُواْ وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلْمُطَّهِّرِينَ﴾ [التوبة: ١٠٨] قَالَ كانُوا يَسْتَنجونَ بِالماءِ فنَزَلَتْ فيهِمْ هذِهِ الآيَةُ. رَواهُ أبو دَاوُدَ والتِّرمذِي وابْنُ ماجَه.

١٧ ـ باب وجوب تقدمة الاستنجاء على الوضوء

١/١١٧ ـ عَنْ سُلَيمانَ بْنِ يَسارٍ قالَ: أرْسَلَ عَلِيُّ بن أبي طالبٍ رَضيَ اللَّهُ عنهُ المِقْدَادَ إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ المَذْيَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ ذَكَرَه ثمَّ لِيَتَوَضَّأ. رَواه النَّسائِيُّ.

٢/١١٨ ـ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْب رَضيَ اللَّهُ عنهُ أنَّهُ قالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إذا جامَعَ الرَّجُلُ المرْأةَ فَلَمْ يُنْزِلْ، قالَ يَغْسِلُ ما مَس المرْأةَ مِنهُ، ثمَّ يَتَوَضَّأُ ويُصَلُّ أَخْرَجاهُ.

وحكم هذا الخبر في ترك الغسل من ذلك منسوخ وسيُذْكَر في موضعه.

٦ ـ أبواب السواك وسنن الفطرة

١ ـ باب الحث على السواك وذكر ما يتأكد عنده

١/١١٩ ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضيَ اللَّهُ عَنها أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ السِّواكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفمِ مَرْضاةٌ لِلرَّبِّ. رَواهُ أحْمَدُ وَالنَّسائِيُّ وَهوَ لِلْبُخارِيِّ تَعليقٌ.

ناپاک چیزوں سے استنجا ناجائز ہے

(۱۱۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ قضائے حاجت کو جاتے وقت مجھے تین ڈھیلے لانے کا حکم فرما گئے۔ مجھے صرف دو پتھر ملے۔ تیسرا ہر چند ڈھونڈھا مگر نہ مل سکا۔ آخر میں خشک گوبرا اٹھا کر لے آیا۔ آپ ﷺ نے پتھر تو لے لیے مگر گوبر پھینک دیا اور فرمایا کہ یہ ناپاک ہے۔ احمد میں ائتنی بحجر (میرے پاس پتھر لاؤ) ہے۔

پانی سے استنجا

(۱۱۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے جاتے اور میں اور مجھ جیسا ایک اور لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ اٹھا کر لے جاتے تھے۔ آپ ﷺ پانی سے استنجا کرتے تھے۔

(۱۱۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عورتو! اپنے شوہروں سے درخواست کرو کہ وہ پیشاب و پاخانے کی جگہ کو دھولیا کریں (یعنی ڈھیلوں سے استنجا کرنے کے بعد پانی سے بھی کر لیا کریں) ہمیں ان سے شرم آتی ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔

(۱۱۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: آیت (فیه رجال یحبون الخ) قباوالوں کی شان میں اتری ہے۔ وہ پانی سے استنجاء کیا کرتے تھے۔

وضو سے پہلے استنجا واجب ہے

(۱۱۷) حضرت سلیمان بن یسار نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا کہ آپ ﷺ سے مسئلہ دریافت کریں۔ جسے مذی آتی ہے وہ کیا کرے؟ فرمایا عضو مخصوص دھو کر وضو کر لے۔

(۱۱۸) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر مرد عورت سے ہمبستر ہو اور انزال نہ ہو (تو کیا کرے) فرمایا جو عضو عورت سے ملا ہے اسے دھولے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے۔

فقہ الحدیث: اس حدیث میں ترکِ غسلِ جنابت کا جو حکم ہے، منسوخ ہے جیسا کہ عنقریب ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا بیان آ رہا ہے۔

مسواک کرنے کی ترغیب وتاکید

(۱۱۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسواک منہ کو صاف اور اللہ کو خوش کرتی ہے۔

الأوقات التي يستحب فيها السواك

٢/١٢٠ ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَولا أنْ أَشُقَّ على أُمَّتِي لأخَّرْت صلاةَ العِشاءِ إلى ثُلُثِ الليْلِ ولأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلاةٍ. رَواهُ أحمدُ والتِّرمذيُّ وَصَحَّحَهُ.

يندب تأخير العشاء

٣/١٢١ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: لَولا أنْ أشُقَّ على أُمَّتِي لأَمَرْتُهمْ بِالسِّواكِ عِنْدَ كُلِّ صلاةٍ. رَواهُ الجماعَةُ، وفي رِوايةٍ لأحمدَ: لأَمَرْتُهمْ بالسِّواكِ معَ كُلِّ وُضوءٍ، وَللبخاريِّ تَعْليقاً: لأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضوءٍ. قالَ وَيُرْوَى نَحْوُهُ عَنْ جَابِرٍ وَزَيْدِ بْنِ خالِدٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ.

[ما يستفاد من الحديث]

٤/١٢٢ ـ وَعَنِ المِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أبيهِ قالَ: قُلت لِعائشةَ رضيَ اللَّهُ عَنها بِأَيِّ شَيْءٍ كانَ يَبْدَأُ النَّبيُّ ﷺ إذا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قالتْ بِالسِّواكِ. رَواهُ الجماعَةُ إلا البُخاريَّ والتِّرْمذِيَّ.

٥/١٢٣ ـ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضيَ اللَّهُ عَنهُ قالَ: كانَ رَسول اللَّهِ ﷺ إذا قامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوص فاه بالسِّواكِ. رَواهُ الجماعَةُ إلا التِّرْمِذِيَّ، والشَّوصُ الدَّلْكُ. وللنسائي عَنْ حُذَيْفَةَ قالَ: كُنا نُؤمَرُ بِالسِّواكِ إذا قُمْنا مِنَ الليْلِ.

٦/١٢٤ ـ وَعَنْ عائشةَ رَضِيَ اللَّهُ عنها أنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ لا يَرْقُدُ لَيْلاً وَلا نَهاراً فَيَسْتَيْقِظُ إلا تَسَوَّكَ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاودَ.

٢ ـ باب تسوك المتوضيء بأصبعه عند المضمضة

١/١٢٥ ـ عَنِ عَليٍّ بن أبي طالبٍ رَضيَ اللَّهُ عنه أنّه دَعا بِكُوزٍ مِنْ ماءٍ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ ثَلاثاً وَتَمَضْمَضَ ثَلاثاً، فأدْخَلَ بَعْضَ أصابِعِهِ في فِيهِ، وَاسْتَنْشَقَ ثَلاثاً، وغَسَلَ ذِراعَيْهِ ثلاثاً، ومَسَحَ رَأْسَهُ واحِدَةً، وذَكَرَ باقِي الحديثِ وقالَ: هٰكَذا كانَ وُضوءُ نَبيِّ اللَّهِ ﷺ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٣ ـ باب السواك للصائم

١/١٢٦ ـ عَنْ عامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قالَ رَأيْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ما لا أحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صائِمٌ. رَواهُ أحْمَدُ وَأبو دَاوُدَ والتِّرمِذِيُّ وقالَ حدِيثٌ حَسَنٌ.

(۱۲۰) حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے اُمت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو عشا کی نماز تہائی رات تک موخر کر دیتا اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(۱۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ مسند احمد میں ہے کہ میں انہیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ بخاری میں تعلیقاً ہے کہ میں ان کو ہر وضو کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔ اسی حدیث کے ہم معنی جابر رضی اللہ عنہ اور زید رضی اللہ عنہ بن خالد والی حدیثیں ہیں۔

(۱۲۲) شریح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے کیا کیا کرتے تھے؟ فرمایا مسواک کیا کرتے تھے۔

(۱۲۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب نبی اکرم ﷺ رات کو بیدار ہوتے تو مسواک کرتے تھے۔ (شوص: ملنا) ہمیں حکم تھا کہ جب رات کو سو کر اٹھیں تو مسواک کریں۔

(۱۲۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کو یا دن کو سو کر جاگتے تھے تو مسواک ضرور کیا کرتے تھے۔

کُلی کرتے وقت دانتوں کو اُنگلی سے مَلنا

(۱۲۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کوزے میں پانی منگوا کر منہ اور دونوں ہاتھ تین بار دھوئے اور تین ہی بار کلی کی اور منہ میں انگلی داخل کر کے دانتوں پر مسواک کے طور پر ملی۔ تین ہی بار ناک میں پانی دیا پھر تین ہی بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے۔ پھر ایک بار سر کا مسح کیا پھر باقی حدیث بیان کر کے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کا وضو اسی طرح کا تھا۔

روزے میں مسواک کرنے کا حکم

(۱۲۶) عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کئی بار روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔

١٢٧/٢ ـ وَعَنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنها قالت: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ خَيْرِ خِصالِ الصَّائِمِ السِّواكُ. رَواه ابْنُ ماجه. قالَ البُخارِيُّ: وقالَ ابْنُ عمرَ يَسْتاكُ أَوَّلَ النَّهارِ وآخِرَهُ.

١٢٨/٣ ـ وَعَنِ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ لَخَلُوف فَمِ الصَّائِمِ أطيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ المِسْكِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وبه احتجَّ من كره السواك للصائم بعد الزوال.

٤ ـ باب سنن الفطرة

١٢٩/١ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الفِطْرَةِ الاسْتِحْدَادُ، وَالخِتانُ، وَقصُّ الشَّارِبِ، ونَتْفُ الإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الأظفارِ. رَواهُ الجماعَةُ.

تعريف الاستحداد

١٣٠/٢ ـ عَنْ أَنسِ بْنِ مالِكٍ قالَ: وُقِّتَ لَنا في قَصِّ الشَّارِبِ، وتَقْلِيمِ الأظْفَارِ، وَنَتْفِ الإِبْطِ، وحَلْقِ العانَةِ أنْ لا نَتْرُكَ أَكْثَرَ مِنْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً. رَواهُ مُسْلِمٌ وابْنُ ماجه، وَرَواهُ أحمدُ والتِّرمذِيُّ والنَّسائيُّ وأبُو داوُدَ وَقالُوا وَقَّتَ لنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

١٣١/٣ ـ وَعَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عائِشَةَ رَضِي اللَّهُ عنها قالت: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرٌ مِنَ الفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الماءِ، وَقَصُّ الأظفارِ، وغَسْلُ البَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الإِبْطِ، وَحَلْقُ العانَةِ، وَانْتِقاصُ الماءِ يَعْنِي الاسْتِنْجاءَ: قالَ زَكَرِيَّا قالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ العاشِرَةَ إِلا أَنْ تَكُونَ المَضْمَضَةَ رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ والنسائيُّ والترمذِيُّ.

٥ ـ باب الختان

١٣٢/١ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: اخْتَتَنَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ بَعْدَ ما أَتَتْ عَلَيْهِ ثَمانُونَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالقَدُومِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلاَّ أَنَّ مُسْلِماً لَمْ يذكرِ السِّنِينَ.

تعريف الختان

أقوال العلماء في حكم الختان ووقته

١٣٣/٢ ـ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قالَ أنا يَومَئِذٍ مَخْتُونٌ وكانوا لا يَخْتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ رَواهُ البُخارِيُّ.

(۱۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے دار کی بہترین عادت مسواک کرنا ہے۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (روزے کی حالت میں) صبح کو بھی مسواک کیا کرتے تھے اور شام کو بھی۔

(۱۲۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزے دار کے منہ کی خوشبو اللہ کو مشک سے کہیں زیادہ پیاری ہے۔

فقہ الحدیث: یہ ان لوگوں کی دلیل ہے جو زوال کے بعد روزے کی حالت میں مسواک کرنا مکروہ سمجھتے ہیں (مگر صریح نص کے مقابلے میں قیاس زیب نہیں دیتا)۔

فطری سنتیں

(۱۲۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ باتیں فطرت سے ہیں۔ زیرِ ناف کے بال مونڈنا، ختنے کرنا، مونچھیں کاٹنا، بغل کے بال اکھاڑنا اور ناخن کاٹنا۔

(۱۳۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں کاٹنے، ناخن کاٹنے، بغل کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف کے بال مونڈنے کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن کی مقرر فرمائی ہے۔ احمد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ ہمارے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت مقرر فرما دیا۔

(۱۳۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس باتیں فطرت میں داخل ہیں۔ مونچھیں کاٹنا، ڈاڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، ناک میں پانی دینا، ناخن کاٹنا، جوڑ [1] دھونا، بغل کے بال اکھاڑنا اور زیرِ ناف کے بال مونڈنا اور پانی سے استنجا کرنا۔ دسویں بات میں بھول گیا ہوں، شاید کلی کرنا ہو۔

ختنوں کا بیان

(۱۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قدوم میں اسّی سال کی عمر میں ختنے کیے۔ مسلم میں سالوں کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۳۳) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو تمہاری عمر کیا تھی؟ فرمایا میرے ختنے ہو چکے تھے۔ اس زمانے میں سمجھدار بچے کے ختنے کیے جاتے تھے۔

---

[1] اس جگہ جوڑ دھونے سے مراد ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کے جوڑ دھونا ہیں۔

٣/١٣٤ ـ وَعَن ابْنِ جُرَيْج قالَ أُخبِرت عَنْ عُثَيم بن كُلَيب عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أنَّه جاءَ إلى النَّبيِّ ﷺ فقالَ قدْ أَسْلَمْتُ، قالَ أَلْقِ عَنْكَ شَعرَ الكُفْرِ يَقُولُ احْلِق، قالَ وأَخْبَرَني آخَرُ مَعَهُ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ لآخَرَ أَلْقِ عَنْكَ شَعرَ الكُفْرِ واخْتَتِنْ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

٦ ـ باب أخذ الشارب وإعفاء اللحية

١/١٣٥ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضيَ اللَّهُ عنهُ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يأخذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا. رَواهُ أَحْمَدُ والنسائي والتِّرمِذِيُّ وقالَ حديثٌ صحيحٌ.

٢/١٣٦ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جُزُّوا الشَّوَارِبَ وأَرْخوا اللِّحى خالِفُوا المجوسَ. رَواهُ أَحْمَد ومُسْلِمٌ.

٣/١٣٧ ـ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خالِفُوا المشرِكِينَ ووفِّرُوا اللِّحَىٰ وأَحْفُوا الشَّوَارِبَ. مُتَّفَقٌ عليهِ زادَ البُخارِيُّ وكانَ ابْنُ عُمَرَ إذا حجَّ أو اعْتَمَرَ قَبَضَ على لِحيتِهِ فَما فَضَلَ أَخَذَهُ.

٧ ـ باب كراهة نتف الشيب

١/١٣٨ ـ عَنِ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ لا تَنْتِفوا الشَّيْبَ فإنَّهُ نُورُ المُسْلِم ما مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً في الإِسْلامِ إلاَّ كَتَبَ اللَّهُ له بها حَسَنَةً وَرَفَعَهُ بِها دَرَجَةً وَحطَّ عنهُ بِها خَطِيئَةً. رَواهُ أَحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

٨ ـ باب تغيير الشيب بالحناء والكتم ونحوهما وكراهة السواد

١/١٣٩ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قالَ جِيءَ بأبي قُحافَةَ يَومَ الفَتْحِ إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكأنَّ رأسَهُ ثَغَامَةٌ فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اذْهَبُوا بِهِ إلى بَعْضِ نِسَائِهِ فَلْتُغَيِّرْهُ بِشَيْءٍ وَجَنِّبُوهُ السَّوادَ رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ البُخارِيَّ والتِّرمِذِيَّ.

٢/١٤٠ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرينَ قالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مالكٍ عَنْ خِضَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالَ إنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ شابَ إلاَّ يَسِيراً وَلكِنَّ أبا بكرٍ وَعُمَرَ بَعْدَهُ خَضَبا بِالحِنَّاءِ وَالكَتَم. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وزادَ أحمدُ قالَ: وَجاءَ أَبُو بَكرٍ بِأَبي قُحافَةَ إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يومَ فَتْح مَكَّةَ يَحْمِلُهُ حتى وضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لأبي بَكرٍ لَو أَقرَرْتَ الشَّيْخَ في بَيْتِهِ لأَتَيناهُ تَكْرِمَةً لأبي بَكرٍ فأَسْلَمَ ولِحيَتُهُ ورَأْسُهُ كالثَّغَامَةِ بَياضاً، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَيِّرُوهما وَجَنِّبُوهُ السَّوادَ.

(۱۳۴) حضرت ابنِ جریج نے کہا: مجھے خبر ملی کہ عثیم بن کلیب اپنے باپ کلیب سے اور کلیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر کہا۔ میں مسلمان ہو گیا ہوں۔ فرمایا حالتِ کفر کے بال منڈوا دو۔ اور کہا علاوہ ازیں ان کے دوسرے ساتھی نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دوسرے سے فرمایا کہ حالت کفر کے بال منڈوا دو اور ختنے کروالو۔

مونچھیں کاٹنا اور ڈاڑھی بڑھانا

(۱۳۵) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مونچھیں نہیں کاٹیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۱۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجوسیوں کے خلاف کرو۔ مونچھیں کٹواؤ اور ڈاڑھیاں بڑھاؤ۔

(۱۳۷) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: مشرکین کی مخالفت کرو، ڈاڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں صاف کراؤ۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ حج یا عمرے سے فارغ ہو کر ڈاڑھی مٹھی میں لے کر جتنی مٹھی سے باہر ہوتی تھی اتنی کٹوا دیا کرتے تھے۔

سفید بال اکھاڑنے مکروہ ہیں

(۱۳۸) عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سفید بال نہ اکھاڑو کیونکہ وہ مسلمانوں کا نور ہیں۔ جو مسلمان حالتِ اسلام میں بوڑھا ہو جاتا ہے اللہ اسی بڑھاپے کی برکت سے اس کے لیے ایک نیکی ضرور لکھتا ہے اور اس کا درجہ بلند فرماتا ہے اور گناہ معاف فرماتا ہے۔

حنا اور وسمے سے سفید بال رنگنا اور قطعی سیاہی سے بچنا

(۱۳۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس روز مکہ فتح ہوا تو نبی کریم ﷺ کے پاس ابوقحافہ لائے گئے۔ ان کا سر بالکل سفید تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو ان کی کسی بیوی کے پاس پہنچا دو کہ ان کے بال کسی چیز سے رنگ کر بدل دیں مگر سیاہی سے بچانا۔

(۱۴۰) حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ نے کہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے خضاب کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا آپ ﷺ کے بال بہت کم سفید تھے ہاں آپ ﷺ کے بعد ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہ حنا اور وسمے سے خضاب کیا کرتے تھے۔ فتح مکہ کے دن ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے باپ ابوقحافہ کو خدمتِ نبوی ﷺ میں لائے اور آپ ﷺ کے سامنے بٹھا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تم انہیں گھر ہی میں رہنے دیتے تو ہم خود ان کی خدمت میں حاضر ہو جاتے۔ یہ الفاظ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی حوصلہ افزائی کے لیے فرمائے۔ پھر ابوقحافہ مسلمان ہو گئے۔ ان کی ڈاڑھی اور سر بگلے کے پروں کی طرح سفید تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال رنگ کر بدل دو البتہ سیاہی سے بچانا۔ (ل)

١٤١/٣ ـ وَعَنْ عُثْمانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ مَوهبٍ قالَ: دَخَلْنا على أُمِّ سَلَمَةَ فأَخْرَجَتْ إليْنا مِنْ شَعْرِ النَّبِيِّ ﷺ فإذا هُوَ مَخْضُوبٌ بِالحِنَّاءِ وَالكتمِ. رَواهُ أحمدُ وابن ماجه والبُخارِيُّ ولَمْ يَذْكُرْ بِالحِنَّاءِ وَبالكَتمِ.

١٤٢/٤ ـ وَعَنْ نافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ يَلْبَسُ النِّعالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكانَ ابْنُ عمَرَ يَفْعَلُ ذٰلكَ. رَواهُ أبو دَاوُدَ والنَّسائِيُّ.

١٤٣/٥ ـ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إنَّ أَحْسَنَ ما غَيَّرْتُمْ بِهِ هٰذا الشَّيْبَ الحنَّاءُ وَالكَتَمُ. رَواهُ الخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمذِي.

١٤٤/٦ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إنّ اليَهُودَ والنَّصارَى لا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ. رَواهُ الجماعةُ.

١٤٥/٧ ـ وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قالَ: مَرَّ على النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضبَ بالحِنَّاءِ، فقالَ ما أحْسَنَ هٰذا، فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضبَ بِالحِنَّاءِ والكَتمِ، فقالَ هذا أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا، فَمَرَّ آخَرُ وقدْ خَضبَ بِالصُّفْرَةِ، فقالَ هٰذا أحْسَنُ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

١٤٦/٨ ـ وَعَنْ أَبي رِمْثَةَ قالَ: كانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْضِبُ بالحِنَّاءِ والكَتمِ، وكانَ شَعْرهُ يَبْلُغُ كَتِفَيْهِ أو مَنكِبَيْهِ. رَواهُ أحمدُ، وفي لَفْظٍ لأَحْمدَ وَالنَّسائي وأبي دَاوُدَ أتيت النَّبيَّ ﷺ مَعَ أبي وَلَه لِمَّةٌ بِها رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ. رَدْعٌ بالعَيْنِ المهملةِ أي لَطْخٌ يُقالُ بهِ رَدْعٌ مِنْ دَمٍ أو زَعفَرَانٍ.

٩ ـ باب جواز اتخاذ الشعر وإكرامه واستحباب تقصيره

١٤٧/١ ـ عَنْ عائِشَةَ رَضيَ اللّٰهُ عَنها قالتْ كانَ شعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوقَ الوَفْرَةِ ودُونَ الجُمَّةِ. رَواهُ الخمسةُ إلاَّ النَّسَائِيَّ وصحَّحَهُ التِّرمِذِيُّ.

١٤٨/٢ ـ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ يَضرِبُ شَعْرُهُ مَنكِبَيْهِ. وفي لَفظٍ: كانَ شَعْرُهُ رَجِلاً لَيْسَ بالجَعْدِ ولا السَّبْطِ بيْنَ أُذُنَيْهِ وعاتِقِهِ. أخْرَجَاهُ ولأَحمدَ ومُسْلِم كانَ شَعْرُه إلى أنصافِ أُذُنَيْهِ.

الوفرة: الشَّعر إلى شحمة الأذن، فإذا جاوزها فهو اللِّمَّة، فإذا بلغ المنكبين فهو الجُمَّة.

١٤٩/٣ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضيَ اللّٰهُ عَنهُ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: مَنْ كانَ لهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

(۱۴۱) عثمان بن عبداللہ بن موہب کا بیان ہے کہ ہم حضرت اُمّ سلمۃ رضی اللہ عنہا سے ملے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بال نکالے وہ حنا اور وسمے سے رنگے ہوئے تھے۔ (بخاری میں حنا اور وسمے کا ذکر نہیں)۔

(۱۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سبتی جوتیاں پہنتے تھے اور ڈاڑھی ورس یا زعفران سے رنگتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(۱۴۳) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفیدی بدلنے کے لیے بہترین رنگ حنا اور وسمہ ہے۔

(۱۴۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہودی اور عیسائی بال نہیں رنگتے تم ان کے خلاف کرو۔

(۱۴۵) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی ﷺ کے پاس سے ایک آدمی گزرا جس نے حنا[1] کا خضاب کر رکھا تھا۔ فرمایا یہ کیسا خضاب ہے۔ پھر دوسرا گزرا جس نے حنا اور وسمہ کا خضاب کر رکھا تھا۔ فرمایا یہ خضاب اس سے بھی اچھا ہے۔ پھر تیسرا گزرا جس نے زرد خضاب کر رکھا تھا فرمایا یہ سب سے اچھا ہے۔

(۱۴۶) حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ حنا اور وسمہ سے خضاب کیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے بال کندھوں تک تھے۔ میں اپنے باپ کے ساتھ نبی ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ کے بال کندھوں تک تھے اور حنا سے رنگے ہوئے تھے (ردع): لت پت ہونا۔ محاورہ ہے "به ردع من دم او زعفران اس پر خون یا زعفران لگا ہوا ہے"۔

بال رکھنا، بالوں کی دیکھ بھال اور بال کٹوانا مستحب ہے

(۱۴۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے بال کانوں کی لَو سے بڑھے ہوئے اور کندھوں سے کم تھے۔

فقہ الحدیث: لَو تک لٹوں کو وفرة اور اس سے بڑھی ہوئی لٹوں کو لِمَّة کہتے ہیں اور جب کندھوں تک پہنچ جائیں تو جُمَّة کہتے ہیں۔

(۱۴۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بال کندھوں پر پڑتے تھے۔ آپ ﷺ کے بال درمیانے تھے نہ گھنگریالے تھے نہ بالکل سیدھے اور کانوں اور کندھوں کے درمیان تھے۔ کانوں کے نصف تک تھے۔

(۱۴۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس کے بال ہوں وہ ان کا احترام کرے۔

فقہ الحدیث: احترام میں تیل لگانا اور بالوں کو حد سے زیادہ نہ بڑھنے دینا اور کنگھی کرنا سب شامل ہے۔

---

[1] یعنی مہندی

٤/١٥٠ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ المُغفَّلِ قالَ نَهى رَسُولُ اللّهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ إلاَّ غِبًّا رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ ابْنَ ماجه وصَحَّحَهُ التِّرمِذِيُّ.

٥/١٥١ ـ وَعَنْ أَبي قَتادة أنَّهُ كانَتْ لهُ جُمَّةٌ ضَخْمَة فسأَلَ النبيَّ ﷺ فأمَرَهُ أنْ يُحْسِنَ إليها وأن يَتَرَجَّلَ كُلَّ يوم، رَواهُ النَّسائيُّ.

١٠ ـ باب ما جاء في كراهية القزع والرخصة في حلق الرأس

١/١٥٢ ـ عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهىٰ رَسُولُ اللّهِ ﷺ عَنِ القَزَعِ، فقِيلَ لِنافِعٍ ما القَزَعُ؟ قالَ أنْ يُحْلَقَ بَعْضُ رأس الصَّبيِّ ويُتْرَكَ بَعْضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/١٥٣ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ رَأى صَبيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رأسِهِ وَتُرِكَ بعْضهُ فَنهاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ، وقالَ احْلِقُوا كُلَّه أو ذَرُوا كلَّهُ رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ والنَّسائِيُّ بِإسْنادٍ صَحِيحٍ.

٣/١٥٤ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ أمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثلاثاً أنْ يَأْتِيَهُمْ ثمَّ أتاهُمْ، فقالَ لا تَبْكوا على أخِي بَعْدَ اليَوم ادْعُوا لِي بنِي أخِي، قالَ فَجِيءَ بِنا كأنَّنا أفْرُخٌ فقالَ ادْعُوا لِي الحَلاَّقَ قالَ فَجِيءَ بالحَلاَّقِ فَحَلَقَ رُؤوسَنا. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ والنَّسائي.

١١ ـ باب الاكتحال والادهان والتطيب

١/١٥٥ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ. مَنْ فعَلَ فقَدْ أحْسَنَ وَمَنْ لا فَلا حَرَجَ. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ وَابْنُ ماجَه.

٢/١٥٦ ـ وعَنِ ابْنِ عبّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَتْ لهُ مكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنها كُلَّ ليلةٍ ثلاثةً في هٰذِهِ وثَلاثةً في هٰذِهِ. رَواهُ ابْنُ ماجَه وَالتِّرْمِذيُّ وَأحْمَدُ، وَلَفْظُهُ كانَ يَكْتَحِلُ بِالإِثْمِدِ كُلَّ ليلةٍ قَبْلَ أَنْ يَنامَ وكانَ يَكْتَحِلُ في كُلِّ عَيْنٍ ثَلاثةَ أمْيالٍ.

٣/١٥٧ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ حُبِّبَ إلَيَّ مِنَ الدُّنْيا النِّساءُ والطِّيبُ وَجعِلَتْ قُرَّةُ عَيْني في الصَّلاةِ رَواهُ النَّسائي.

٤/١٥٨ ـ وَعَنْ نافِعٍ قالَ كانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْتَجْمِرُ بالألُوَّةِ غَيْرَ مُطرَاةٍ وبِكافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الألُوَّةِ ويقُولُ هٰكذا كانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّهِ ﷺ رَواهُ النَّسائيُّ وَمُسْلمٌ. الألُوَّةُ العُودُ الذِي يُتَبَخَّرُ بِهِ.

٥/١٥٩ ـ وعَنْ أَبي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللّهُ عنهُ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ

(۱۵۰) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھار کنگھی کرنے کا حکم فرمایا (خمسہ، ماسوا ابن ماجہ) (صحیح)

(۱۵۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے کانوں کی لَووں تک گھنے بال تھے۔ انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی خدمت کرو اور روزانہ کنگھی کیا کرو۔

بعض سر کا منڈوانا اور بعض کا چھوڑ دینا مکروہ ہے اور بال منڈوانے کی رخصت

(۱۵۲) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے قزع کا مطلب پوچھا گیا تو فرمایا کہ بچے کا کچھ سر منڈوا دینا اور کچھ چھوڑ دینا۔

(۱۵۳) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچے کو دیکھا جس کا کچھ سر منڈا ہوا تھا اور کچھ چھوٹا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی۔ فرمایا یا تو سارا سر منڈاؤ یا سارا چھوڑ دو (باسناد صحیح)

(۱۵۴) عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کو تین دن کی مہلت دی اور تین دن کے بعد ان سے ملنے کا وعدہ فرمایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حسبِ وعدہ ان سے ملے اور فرمایا۔ آج کے بعد میرے بھائی پر نہ رونا میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ۔ پھر ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا جیسے ہم پرندوں کے بچے ہیں (معلوم ہو رہے تھے بال پیدائشی ہیں منڈے ہی نہیں) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے نائی بلایا گیا اس نے ہمارے سر مونڈے۔

سرمہ، تیل اور خوشبو لگانا

(۱۵۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سرمہ لگانے والا طاق سلائیاں لگائے جس نے ایسا کیا اچھا کیا جس نے ایسا نہ کیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔

(۱۵۶) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ تین تین سلائیاں دونوں آنکھوں میں لگایا کرتے تھے (ما، ت، ا) آپ سونے سے پہلے روزانہ اثمد کا سرمہ لگایا کرتے تھے اور ہر آنکھ میں تین تین سلائیاں لگایا کرتے تھے۔

(۱۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا میں عورتیں اور خوشبو محبوب ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

(۱۵۸) حضرت نافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ عود سلگایا کرتے تھے اور کبھی عود کے ساتھ کافور بھی ملا دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کبھی کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(۱۵۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کسی کو خوشبو دی جائے

طِيبٌ فَلا يَرُدُّهُ فإنَّهُ خَفِيفُ المَحْمَلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ، رَواهُ أحْمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائِيُّ وَأبو دَاوُدَ.

٦/١٦٠ ـ وعَنْ أبِي سَعِيدٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ في المِسْكِ هوَ أطيَبُ طِيبِكُم، رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ البُخارِيَّ وابْن ماجه.

٧/١٦١ ـ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَليٍّ قالَ سَأَلْت عائِشَةَ رَضيَ اللَّه عنها أكانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يتطيبُ قالتْ نَعَمْ بِذِكَارَةِ الطِّيبِ المِسْكِ والعَنْبَرِ رَواهُ النسائيُّ والبُخاريُّ في «تاريخِهِ».

٨/١٦٢ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: إنَّ طِيبَ الرِّجالِ ما ظَهَرَ رِيحُهُ وخَفِيَ لونُهُ وَطِيبَ النِّساءِ ما ظَهَرَ لَونُهُ وخفيَ رِيحُهُ رَواهُ النسائيُّ والتِّرمِذِيُّ وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

طيب الرجال ما ظهر ريحه وخفي لونه

١٢ ـ باب الإطلاء بالنورة

١/١٦٣ ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ إذَا أطْلَى بَدَأَ بعَورَتِهِ فطَلاها بالنُّورَةِ وَسَائِر جَسَدِهِ أهلُهُ. رَواهُ ابْنُ ماجه.

٧ ـ أبواب صفة الوضوء فرضه وسننه

١ ـ باب الدليل على وجوب النية له

١/١٦٤ ـ عَنْ عُمَرَ بْنِ الخطابِ رَضيَ اللَّهُ عنهُ قالَ سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إنَّما الأعْمالُ بالنيةِ وإنّما لامْرِىءٍ ما نَوَى فَمَنْ كانَتْ هِجْرَتُهُ إلى اللَّهِ ورسوله فَهِجْرَتُهُ إلى اللَّهِ ورَسُولِهِ، ومَنْ كانَتْ هِجْرَتُهُ إلى دُنْيا يُصِيبُها أوِ امْرَأةٍ يَتَزَوَّجُها فهجْرَتُهُ إلى ما هاجَرَ إليْهِ. رَواهُ الجماعَةُ.

٢ ـ باب التسمية للوضوء

١/١٦٥ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ لا صَلاةَ لِمَنْ لا وضُوءَ لَهُ وَلا وُضُوءَ لِمَنْ لا يَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ. رَواهُ أحمدُ وأبو دَاوُدَ وابْنُ ماجه، ولأحْمدَ وابْن ماجه مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وأبي سعيدٍ مِثْلُهُ، والجميعُ في أسانِيدِها مَقالٌ قَرِيبٌ، وقالَ البُخاريُّ أحْسَنُ شَيْءٍ في هذا البابِ حَدِيثُ رَباحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي حَدِيث سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، وسُئِلَ إسْحٰقُ بْنُ راهَوَيْهِ أيُّ حَديثٍ أصَحُّ في التَّسْمِيَةِ فذكَرَ حديثَ أبي سَعِيدٍ.

تو قبول کرلے رد نہ کرے کیونکہ اس میں بوجھ نہیں اور خوشبو بھی ہے۔

(۱۶۰) حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مشک کے بارے میں فرمایا کہ یہ سب سے پیاری خوشبو ہے۔

(۱۶۱) حضرت محمد بن علی رحمہ اللہ نے کہا میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ خوشبو استعمال فرمایا کرتے تھے؟ فرمایا ہاں مشک وعنبر جیسی بہترین خوشبو لگاتے تھے۔

(۱۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا خوشبو رنگین نہ ہو مگر ایسی ہو کہ دُور دُور تک پھیل جائے اور عورتوں کی خوشبو رنگین تو ہو مگر دُور تک نہ پھیلے۔

زیر ناف چُونا لگانا

(۱۶۳) حضرت اُمّ سلمۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ طلا (لیپ) شرمگاہ سے شروع فرماتے تھے اور اس پر چونے کی لیپ فرماتے تھے اور باقی جسم پر آپ کی بیوی چونے کا لیپ کرتی تھی۔

وضو اور اس کے فرائض وسنتیں

وضو کی نیت واجب ہے (جو دل سے ہوتی ہے)

(۱۶۴) حضرت عمرؓ بن الخطاب کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا۔ عملوں کا دارومدار نیتوں ہی پر ہے۔ انسان کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اسے اس کا ثواب ملے گا اور جس کی ہجرت دنیا کے لیے ہو کہ اس کو ملے یا کسی عورت کے لیے ہو کہ وہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اس کے لیے ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔

وضو سے پہلے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھنا واجب ہے

(۱۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جس نے وضو نہیں کیا اس کی نماز نہیں اور جس نے اللہ کا نام لے کر وضو نہیں کیا اس کا وضو نہیں۔ احمد اور ابنِ ماجہ کی سعید بن زید اور ابو سعید والی حدیثوں میں اسی طرح کے الفاظ ہیں۔

فائدہ: لیکن تمام حدیثوں کی سندوں میں قدرے کلام ہے۔ امام اسحاق و بخاری فرماتے ہیں اس مسئلہ میں سب سے زیادہ صحیح حدیث رباح بن عبدالرحمٰن (سعید بن زید) والی حدیث ہے۔

٣ ـ باب استحباب غسل اليدين قبل المضمضة وتأكيده لنوم الليل

١/١٦٦ ـ عَنْ أَوسِ بن أَوسٍ الثَّقفِيِّ قالَ رَأَيْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فاسْتَوكَفَ ثَلاثاً أَيْ غَسَلَ كَفَّيْهِ. رَواهُ أَحْمَدُ والنسائيُّ.

٢/١٦٧ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ إذا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ من نَومِهِ فَلا يَغْمِسْ يَدَهُ حَتَّى يَغْسِلَها ثَلاثاً فإِنَّهُ لا يَدْرِي أَيْنَ باتَتْ يَدُهُ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ أَنَّ البُخارِيَّ لَمْ يَذْكُرِ العَدَدَ، وفي لَفْظِ التِّرمِذِي وابنُ ماجه إذا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ.

٣/١٦٨ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: إذا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ منامِهِ فَلا يُدْخِلْ يَدَهُ في الإِناءِ حَتَّى يَغْسِلَها ثَلاثَ مَرَّات فإِنَّهُ لا يَدْرِي أينَ باتَتْ يَدُهُ أو أَيْنَ طافَتْ يَدُهُ. رَواهُ الدَّارَقُطْني وقالَ إسْنادٌ حَسَنٌ.

وأكثر العلماء حملوا هذا على الاستحباب ما روى أبو هريرة أن النبي ﷺ قال: «إذا اسْتَيْقَظَ أحدُكُمْ مِنْ مَنامِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلاثَ مرَّاتٍ، فإنَّ الشَّيطانَ يَبِيت على خَيَاشِيمِهِ». متفق عليه.

٤ ـ باب المضمضة والاستنشاق

١/١٦٩ ـ عَنْ عُثمانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعا بإناءٍ فأَفْرَغَ على كَفَّيْهِ ثلاثَ مَرَّاتٍ فَغَسَلَهُما ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ في الإِناءِ فَمَضْمَضَ واسْتَنْثَرَ ثمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثلاثاً ويَدَيْهِ إلى المِرْفَقَيْنِ ثلاثَ مَرَّاتٍ ثمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثلاثَ مَرَّاتٍ إلى الكَعْبَيْنَ ثمّ قالَ رأيت رَسُولَ اللّهِ ﷺ تَوَضَّأَ نحوَ وُضُوئي هذا ثم قال مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئي هذا ثمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لا يُحَدِّثُ فِيهما نَفْسَهُ غفَرَ اللّهُ له ما تقدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/١٧٠ ـ وَعَنِ عَليِّ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنه أنه دعا بِوَضُوءٍ فَتَمَضْمَضَ واسْتَنْشَقَ ونثَرَ بِيَدِهِ اليُسْرَى ففعَلَ هذا ثلاثاً ثمّ قالَ هذا طَهُورُ نَبِيِّ اللّهِ ﷺ. رَواهُ أَحْمَدُ وَالنَّسائِيُّ.

وفيه مع الذي قبله دليل على أن السُّنَّة أن يستنشق باليمين ويستنثر باليسرى.

٣/١٧١ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنهُ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: إذا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ في أَنْفِهِ ماءً ثمَّ لِيَنْتَثِرْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤/١٧٢ ـ وَعَنْ حَمَّادِ بنِ سَلَمَةَ عن عَمَّارِ بنِ أبي عَمَّارٍ عن أبي هُرَيْرَةَ قالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ بالمَضْمَضَةِ والاسْتِنْشَاقِ. رَواهُ الدَّارَقُطْنيُّ.

وقال ـ يعني الدارقطني ـ: لم يسنده عن حماد غير هدبة وداود بن المحبر، وغيرهما يرويه عنه عن عمار عن النبي ﷺ، لا يذكر أبا هريرة. قلتُ: وهذا لا يضر، لأن هدبة ثقة مخرج عنه في الصحيحين، فيُقبَل رفعه وما ينفرد به.

کُلی سے پہلے ہاتھوں کا دھونا مستحب تاہم سوکر اٹھنے کے بعد مؤکّد ہے

(۱۶۶) حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے وضو کرنے کا ارادہ فرمایا پھر تین بار دونوں ہاتھ دھوئے۔

(۱۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی سو کر اٹھے تو اپنے ہاتھ کو تین دفعہ دھونے سے پہلے کسی پانی کے برتن میں نہ ڈالے کیونکہ اسے کیا خبر کہ رات میں اس کے ہاتھ کہاں کہاں پہنچے ہوں گے۔ (بخاری میں تین کا عدد نہیں ہے)۔ ترمذی اور ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں کہ جب کوئی رات میں نیند سے جاگے۔

(۱۶۸) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو جاگے وہ اپنا ہاتھ تین بار دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے کیونکہ اسے کیا خبر کہ رات میں اس کے ہاتھ کہاں کہاں گئے (دار قطنی: صحیح)۔

فقہ الحدیث: اکثر علماء کے نزدیک سوکر اٹھنے کے بعد ہاتھ دھونے مستحب ہیں۔ اس کی نظیر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی سو کر بیدار ہو تو اسے تین بار ناک سُنک لینا چاہیے کیونکہ شیطان اس کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔

وضو میں کُلی کرنا اور ناک میں پانی دینا

(۱۶۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اس کو جھکا کر تین بار ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو دھویا۔ پھر برتن میں دایاں ہاتھ ڈال کر ایک چلّو پانی لے کر اس سے کلی بھی کی اور ناک میں بھی چڑھایا اور ناک سُنکی پھر منہ دھویا پھر تین دفعہ کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح کیا پھر تین بار ٹخنوں تک پاؤں دھوئے پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے یہ وضو کیا ہے اور آپ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ جو آدمی میرے اس وضو کی طرح وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور دھیان نہ ہٹنے دے تو اس کے تمام پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

(۱۷۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پانی کا ایک برتن منگا کر کلی کی، ناک میں پانی دیا پھر ناک بائیں ہاتھ سے جھاڑی۔ اسی طرح تین بار کر کے فرمایا یہ نبی اکرم ﷺ کی طہارت ہے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ ناک میں دائیں ہاتھ سے پانی دینا چاہیے اور بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑنی چاہیے۔

(۱۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اپنے ناک میں پانی ڈالے پھر ناک جھاڑے۔

(۱۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا حکم فرمایا (دار قطنی)

فقہ الحدیث: امام دار قطنی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث حماد سے بجز ہدبۃ اور داؤد کے کوئی مسند بیان نہیں کرتا اور دوسرے راویوں کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کوئی حرج نہیں کیونکہ ہدبۃ ثقہ ہیں اور صحیحین کے راوی ہیں ان کا تنہا مسند بیان کرنا قابل قبول ہے۔

٥ ـ باب ما جاء في جواز تأخيرهما على غسل الوجه واليدين

١/١٧٣ ـ عَنِ المِقْدام بْنِ مَعدي كَرِبَ قالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَتَوضَّأَ فغَسَلَ كَفَّيْهِ ثلاثاً، وغَسَلَ وَجْهَهُ ثلاثاً، ثُمَّ غسلَ ذِرَاعَيْهِ ثلاثاً ثلاثاً، ثُمَّ مَضْمَضَ وَٱسْتَنْشَقَ ثَلاثاً ثلاثاً، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِما وَبَاطِنِهما. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وأحمدُ وَزَادَ، وَغَسَلَ رِجْليهِ ثلاثاً ثلاثاً.

٢/١٧٤ ـ وَعَنِ العَبَّاسِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ ٱللَّهِ بْنِ محمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ معوِّذِ بْنِ عفرَاءَ قالَ: أَتَيْتُها فأَخرَجت إليَّ إناءً، فقالَتْ في هٰذَا كُنتُ أُخرِجُ الْوَضُوءَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيَبْدَأُ فَيَغسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يدخِلَهُما ثلاثاً، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فيَغسل وَجْهَهُ ثَلاثاً، ثُمَّ يُمَضمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثلاثاً ثمّ يَغسلُ يَدَيْهِ ثمّ يَمْسَحُ بِرأسِهِ مُقْبِلاً وَمُدْبِراً ثمّ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ.

قال العباس بن يزيد: «هذه المرأة التي حدَّثت عن النبي ﷺ أنه بدأ بالوجه قبل المضمضة والاستنشاق. وقد حدث به أهل بدر، منهم عثمان وعلي أنه بدأ بالمضمضة والاستنشاق قبل الوجه، والناس عليه». رواه الدارقطني.

٦ ـ باب المبالغة في الاستنشاق

١/١٧٥ ـ عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ قالَ: قُلْت يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ، قال أَسْبِغ الْوُضُوءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الأَصَابِعِ، وَبَالِغْ في الاسْتِنْشَاقِ إِلاَّ أَنْ تَكُونَ صَائماً. رَواهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

٢/١٧٦ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ ٱسْتَنْثِرُوا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ أَو ثَلاثاً. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ ماجَه.

٧ ـ باب غسل المسترسل من اللحية

١/١٧٧ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قالَ: قُلْت يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قالَ ما مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيسْتَنْثِرُ إلاَّ خَرَّتْ خَطَايَا فِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ مَعَ الماءِ، ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كما أَمَرَهُ اللَّهُ إِلاَّ خَرَّتْ خطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطرافِ لِحيَتِهِ مَعَ الماءِ، ثُمَّ يَغسلُ يَدَيهِ إلى المِرْفَقَيْنِ إلاَّ خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيهِ مِنْ أناملِهِ مَعَ الماءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ إِلاَّ خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعرِهِ مَعَ الماءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيهِ إلى الكَعْبَيْنِ إلاَّ خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أناملِهِ مَعَ الماءِ: أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ، وَرَواهُ أَحْمَدُ وَقَالَ فِيهِ: ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَه كما أَمَرَ اللَّهُ، ثُمَّ يَغسِلُ قَدَمَيهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ كما أَمَرَهُ ٱللَّهُ.

وضو میں منہ اور کہنیاں دھونے کے بعد بھی کُلی کرنا اور ناک میں پانی دینا جائز ہے

(۱۷۳) حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا گیا۔ آپ ﷺ وضو کرنے لگے تین بار دونوں ہاتھ دھوئے، تین بار منہ دھویا پھر تین تین بار مع کہنیوں کے ہاتھ دھوئے پھر تین تین بار کلی کی اور ناک میں پانی دیا پھر سر کا اور کانوں کا مسح کیا۔ کانوں کے اندر باہر مسح کیا۔ (احمد میں یہ زیادہ ہے) اور تین تین بار دونوں پاؤں دھوئے۔

(۱۷۴) حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل کا بیان ہے کہ میں رُبیع بنت معوذ کے پاس آیا انہوں نے میرے سامنے ایک برتن لا کر رکھا اور فرمایا میں اس میں اللہ کے رسول کے لیے پانی لایا کرتی تھی۔ آپ ﷺ برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین بار دونوں ہاتھ دھولیا کرتے تھے۔ پھر وضو کرتے۔ تین بار منہ دھوتے پھر تین تین بار کلی کرتے اور ناک میں پانی دیتے پھر دونوں ہاتھ (مع کہنیوں کے) دھوتے پھر سر کا مسح کرتے چناں چہ ہاتھ آگے سے پیچھے لے جاتے پھر پیچھے سے آگے لے آتے پھر دونوں پاؤں دھوتے۔ حضرت عباس بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ایک عورت ہے جو نبی اکرم ﷺ سے وضو میں کلی اور ناک میں پانی دینے سے پہلے منہ دھونا بیان کر رہی ہے حالانکہ بدریوں نے جن میں عثمانؓ و علیؓ بھی ہیں بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے منہ دھونے سے پہلے کلی کی اور ناک میں پانی دیا علاوہ ازیں عام عمل بھی بدریوں کی روایت کے مطابق ہے (دارقطنی)۔

ناک میں خوب اچھی طرح سے پانی چڑھانا

(۱۷۵) حضرت لقیط بن صبرۃ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! وضو کے بارے میں کچھ فرمائیے۔ فرمایا پورا پورا وضو کرو۔ انگلیوں میں خلال کرو اور ناک میں اچھی طرح سے پانی چڑھاؤ۔ ہاں اگر روزے دار ہو تو دوسری بات ہے۔

(۱۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا ناک دو تین بار اچھی طرح سے جھاڑو۔

لمبی ڈاڑھی دھونا

(۱۷۷) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وضو کے بارے میں کچھ فرمائیے۔ فرمایا جب کوئی وضو کے ارادے سے کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی دے کر اسے جھاڑتا (سنکتا) ہے تو پانی کے ساتھ منہ اور نتھنوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب اللہ کے حکم کے مطابق منہ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ہی منہ کے گناہ ڈاڑھی کے کناروں سے جھڑ جاتے ہیں، پھر جب کہنیوں تک دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ہی اس کے ہاتھوں کے گناہ انگلیوں کے پوروں کی راہ سے جھڑ جاتے ہیں، پھر جب سر کا مسح کرتا ہے تو سر کے گناہ پانی کے ساتھ ہی بالوں کے کناروں کی راہ سے جھڑ جاتے ہیں پھر جب مع ٹخنوں کے پاؤں دھوتا ہے تو پیروں کے گناہ پانی کے ساتھ ہی پوروں کی راہ سے جھڑ جاتے ہیں۔ احمد میں یہ بھی ہے کہ پھر جب وہ اللہ کے حکم کے مطابق سر کا مسح کرتا ہے پھر اللہ کے حکم کے مطابق پاؤں مع ٹخنوں کے دھوتا ہے۔

فهذا يدل على أن غسل الوجه المأمور به يشتمل على وصول الماء إلى أطراف اللحية. وفيه دليل على أن داخل الفم والأنف ليس من الوجه، حيث بيّن أن غسل الوجه المأمور به غيرهما. ويدل على مسح كل الرأس، حيث بيّن أن المسح المأمور به يشتمل على وصول الماء إلى أطراف الشعر، ويدل على وجوب الترتيب في الوضوء، لأنه وصفه مرتبًا، وقال في مواضع منه: «كما أَمَرَهُ الله» عز وجل.

٨ ـ باب في أن إيصال الماء إلى باطن اللحية الكثة لا يجب

١/١٧٨ ـ عَنِ ٱبْنِ عَباس رَضِيَ اللَّهُ عَنهما أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ فَأَخَذَ غَرْفَةً مِن ماءٍ فَتَمَضْمَضَ بِها وَٱسْتَنْشَقَ، ثُمَّ أَخَذَ غرفةً مِن ماءٍ فَجَعَلَ بِها هكذَا أَضافَها إِلَى يَدِهِ الأُخْرَى فَغَسَلَ بِها وَجْهَهُ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِن ماءٍ فغَسَلَ بِها يَدَهُ اليُمْنَى، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ ماءٍ فَغَسَلَ بِها يَدَهُ اليُسرى، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَخَذَ غرفةً مِن ماءٍ فَرَشَّ بِها على رِجْلِهِ اليُمنَىٰ حتَّى غَسَلها، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ ماءٍ فَغَسَلَ بِها رِجْلَهُ اليُسْرَى، ثُمَّ قالَ هٰكَذَا رأيْت رَسول اللَّهِ ﷺ يتوضَّأ. رَواهُ البُخارِيُّ.

وقد عُلِمَ أنه ﷺ كان كثَّ اللحية، وأن الغرفة الواحدة وإن عَظُمت لا تكفي غسل باطن اللحية الكثة مع غسل جميع الوجه، فعُلِمَ أنه لا يجب. وفيه أنه مضمض واستنشق بماء واحد.

٩ ـ باب استحباب تخليل اللحية

١/١٧٩ ـ عَنْ عُثمانَ رَضيَ اللَّهُ عنهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ يُخَلِّلُ لِحيَتَهُ. رَواهُ ابْنُ ماجَه وَالترمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

٢/١٨٠ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كان إذا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ ماءٍ فأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهِ فَخَلَّلَ بِهِ لِحيَتَهُ وَقالَ هٰكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

١٠ ـ باب تعاهد المأقين وغيرهما من غضون الوجه بزيادة ما

١/١٨١ ـ عَنْ أَبي أُمامَةَ أَنَّهُ وَصَفَ وُضوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ثلاثاً ثلاثاً قالَ وكانَ يَتَعاهَدُ المَأْقَيْنِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٢/١٨٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا رَضيَ اللَّهُ عنهُما قالَ يا ابْنَ عَباسٍ أَلا أَتَوَضَّأُ لَكَ وُضوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلتُ: بَلَى فِداكَ أَبِي وَأُمِّي قالَ فَوَضَعَ إِناءً فَغَسَلَ يَدَيهِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاستَنْثَرَ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدَيْهِ فَصَكَّ بِهِما وَجْهَهُ وَأَلْقَمَ إِبْهامَيهِ ما أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ قالَ ثُمَّ عادَ في مِثْلِ ذٰلِكَ ثلاثاً ثُمَّ أَخذ كَفًّا بِيَدِهِ اليُمْنَىٰ فأَفْرَغَها على ناصِيَتِهِ ثُمَّ

فقہ الحدیث: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منہ دھونے میں پانی کو ڈاڑھی کے اطراف میں بھی پہنچانا شامل ہے اور منہ اور ناک کے اندرونی حصے چہرے میں داخل نہیں ہیں کیونکہ جس چہرے کے غسل کا حکم ہے وہ علاوہ منہ اور ناک کے اندرونی حصوں کے ہے اور تمام سر کے مسح پر بھی دلالت کرتی ہے کیونکہ جس مسح کا حکم ہے، وہ اس بات کو بھی شامل ہے کہ بالوں کے اطراف میں پانی پہنچ جائے اور وضو میں وجوب ترتیب پر بھی دلالت کرتی ہے کیونکہ آپ نے وضو کو ترتیب وار بیان فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں اس حدیث میں چند جگہ یہ بھی فرمایا ہے ''اللہ کے حکم کے مطابق'' اس سے بھی قرآن کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ترتیب ثابت ہوتی ہے۔

گھنی ڈاڑھی کے اندر پانی پہنچانا واجب نہیں

(۱۷۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وضو کیا منہ دھویا پھر پانی کا ایک چلّو لے کر کلی بھی کی اور ناک میں بھی پانی دیا پھر پانی کا ایک چلّو لے کر دونوں ہاتھ ملا کر دھویا پھر پانی کا ایک چلّو لے کر دایاں ہاتھ دھویا پھر پانی کا ایک چلّو لے کر بایاں ہاتھ دھویا پھر سر کا مسح کیا پھر پانی کا ایک چلّو لے کر دائیں پاؤں پر چھڑکا یہاں تک کہ اسے دھویا پھر پانی کا ایک چلّو لے کر بایاں پاؤں دھویا پھر فرمایا میں نے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

فقہ الحدیث: یہ بات تو معلوم ہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ڈاڑھی گھنی تھی اور ایک چلّو پانی اگرچہ وہ کتنا ہی زیادہ کیوں نہ ہو گھنی ڈاڑھی کے اندرونی حصوں کے دھونے کے لیے ناکافی ہے جبکہ اس سے سارا چہرہ بھی دھولیا جائے۔ معلوم ہوا کہ ڈاڑھی کے اندرونی حصے کا دھونا ضروری نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک ہی پانی سے بہ یک وقت کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا درست ہے۔

ڈاڑھی میں خلال کرنا مستحب ہے

(۱۷۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی ڈاڑھی میں خلال کیا کرتے تھے۔

(۱۸۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جب رسول اللہ ﷺ وضو کرتے تو ایک کفِ دست پانی لے کر اسے ٹھوڑی کے نیچے داخل فرماتے تھے اور اس سے ڈاڑھی کا خلال کرتے تھے اور فرماتے تھے مجھے اللہ تعالیٰ نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔

وضو میں یہ احتیاط رکھنا کہ پانی آنکھوں کے گوشوں اور چہرے کی سلوٹوں میں بھی پہنچ جائے

(۱۸۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ بیان کیا۔ پھر تین تین بار کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آپ ﷺ ناک کی طرف والے گوشوں کا خیال رکھتے تھے (مسح کرلیا کرتے تھے)۔

(۱۸۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ اے ابن عباس رضی اللہ عنہ! میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضو کرکے نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا ضرور۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آخر انہوں نے ایک برتن رکھا، دونوں ہاتھ دھوئے پھر کلی کی، ناک میں پانی دیا، ناک جھاڑی پھر دونوں ہاتھ ملا کر اس طرح منہ دھویا کہ ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی اور رخساروں کی درمیانی سفیدی پر آجائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی طرح تین بار منہ دھویا پھر دائیں ہاتھ میں ایک چلّو لے کر پیشانی پر بہادیا جو

أَرْسَلها تَسيلُ على وَجْههِ ثُمّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَىٰ إلى المِرْفَقِ ثلاثاً ثُمّ يَدَهُ الأَخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ بَقِيَّةَ الْوُضُوءِ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

وفيه حجة لمن رأى ما أقبل من الأذنين من الوجه.

١١ ـ باب غسل اليدين مع المرفقين وإطالة الغرة

١٨٣/ ١ ـ عَنْ عُثْمانَ رَضِيَ اللّٰهُ عنهُ أنّهُ قالَ: هَلُمّ أَتوَضأُ لكُمْ وُضوءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَغسل وَجْهَهُ وَيَدَيهِ حَتّى مَسّ أَطرَافَ العضُدَيْنِ ثُمّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمّ أَمَرّ بِيدَيهِ على أُذُنيهِ وَلِحيَتِهِ ثُمّ غَسلَ رِجْلَيهِ. رَواهُ الدّارَقُطْنِي.

١٨٤/ ٢ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أنهُ تَوَضّأَ فَغسلَ وَجههُ فأَسْبَغَ الوُضوءَ، ثُمّ غَسلَ يَدَهُ اليمْنَىٰ حتى أَشْرَعَ في العَضُدِ ثُمّ غَسَلَ يَدَهُ اليُسْرى حَتّى أَشْرَعَ في العَضُدِ ثُمّ مَسحَ رأسَهُ ثُمّ غَسلَ رِجلَهُ اليُمْنَىٰ حَتّى أَشْرَعَ في السّاقِ ثُمّ غَسلَ رِجلهُ اليسْرَى حتّى أَشْرَعَ في السّاقِ ثُمّ قالَ هٰكَذَا رأيت رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتوَضّأ وَقَالَ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْتُمُ الغُرُّ المُحَجلُونَ يَومَ القِيَامَةِ مِنْ إسْباغِ الوُضوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ فَلْيُطِلْ غُرّتَهُ وَتَحجيلهُ. رَواهُ مُسْلِمٌ.

ويتوجه منه وجوب غسل المرفقين، لأن نص الكتاب يحتمله، وهو مجمل فيه، وفعله ﷺ بيان لمجمل الكتاب، ومجاوزته للمرفق ليس في محل الإجمال ليجب بذلك.

١٢ ـ باب تحريك الخاتم وتخليل الأصابع ودلك ما يحتاج إلى دلك

١٨٥/ ١ ـ عَنْ أَبي رَافِعٍ أنّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كانَ إذا تَوضّأَ حَرّكَ خَاتَمهُ. رَواهُ ابْنُ ماجَه وَالدّرَقُطْنِي.

١٨٦/ ٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عَباسٍ أنّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ إذَا تَوَضّأتَ فَخَلِلْ أصَابِعَ يَدَيكَ وَرِجلَيْكَ. رَواهُ أَحْمَدُ وَابْنُ ماجَه والتِّرْمِذِيُّ.

١٨٧/ ٣ ـ وَعَنِ المُسْتَورِدِ بْنِ شَدّادٍ قالَ: رَأيت رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إذَا تَوَضَأَ خَلّلَ أَصَابعَ رِجْلَيْهِ بِخنْصَرِهِ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاّ أَحْمَدَ.

١٨٨/ ٤ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عاصِمٍ أنّ النبيَّ ﷺ تَوضأ فجعَلَ يَقُولُ هٰكَذَا يُدْلَكُ. رَواهُ أَحْمَدُ.

١٣ ـ باب مسح الرأس كله وصفته وما جاء في مسح بعضه

١٨٩/ ١ ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِما وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدّمِ رَأْسِهِ ثُمّ ذَهَبَ بِهِما إلى قَفَاهُ ثُمّ رَدّهُما إلى المَكَانِ الّذِي بَدَأَ مِنْهُ. رَواهُ الجَماعَةُ.

پیشانی سے بہتا ہوا منہ پر بہنے لگا پھر تین بار دایاں ہاتھ کہنیوں تک دھویا اسی طرح بایاں ہاتھ دھویا اور باقی وضو کو بیان کیا۔

فقہ الحدیث: اس میں اس شخص کے لیے دلیل ہے جو کہتا ہے کہ کانوں کا اگلا حصہ چہرے میں شامل ہے۔

دونوں ہاتھ مع کہنیوں کے دھونا اور روشنی بڑھانے کی کوشش کرنا

(۱۸۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آؤ میں تمہارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا وضو کروں چنانچہ انہوں نے منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے یہاں تک کہ اطراف بازو بھی دھوئے پھر سر کا مسح کیا پھر دونوں ہاتھ دونوں کانوں اور ڈاڑھی سے گزارے پھر دونوں پاؤں دھوئے (دار قطنی)۔

(۱۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر منہ دھویا اور اچھی طرح سے دھویا پھر دایاں ہاتھ مع بازو کے دھویا پھر بایاں ہاتھ مع بازو کے دھولیا پھر سر کا مسح کیا پھر دایاں پاؤں مع پنڈلی کے دھویا پھر بایاں پاؤں مع پنڈلی کے دھویا پھر فرمایا میں نے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے دیکھا ہے۔ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اسباغِ وضو سے تمہاری پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں سفید (چمکیلے) ہوں گے۔ پھر جو اپنی چمک بڑھانا چاہے بڑھائے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ کہنیوں کا دھونا واجب ہے۔ وضو میں قرآن کی آیت کی رو سے کہنیوں کے دھونے کے وجوب کا احتمال تھا اور آیت مجمل تھی۔ آپ کے اس فعل نے وضاحت کر دی۔ آپ کا کہنیوں سے آگے بڑھنا اور بازو دھونا مقامِ اجمال میں نہیں ہے اس لیے اس حدیث کی رو سے بازو سے زیادہ دھونا واجب نہیں ہے۔

وضو میں انگوٹھی ہلانا، انگلیوں میں خلال اور بوقت ضرورت وضو کے اعضا مَل مَل کر دھونا

(۱۸۵) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے وقت انگوٹھی ہلا دیا کرتے تھے۔

(۱۸۶) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر لیا کرو۔

(۱۸۷) حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب وضو کرتے تو اپنے پاؤں کی انگلیوں میں چھنگلی سے خلال کیا کرتے تھے۔

(۱۸۸) حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر اس طرح کرنے لگے (مَلنے لگے)

سارے سر کا مسح، مسح کی کیفیت اور بعض سر کے مسح کا بیان

(۱۸۹) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا۔ ہاتھوں کو آگے سے پیچھے لے گئے اور پیچھے سے آگے لے آئے۔ آگے سے شروع کیا پھر دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے پھر انہیں اسی جگہ لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا۔

أدلة من أوجب استيعاب مسح الرأس

٢/١٩٠ ـ وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوضَّأَ عِنْدَها وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَمَسَحَ الرَّأْسَ كُلَّهُ مِنْ فَوقِ الشَّعْرِ كُلَّ ناحِيَةٍ لِمُنْصَبِّ الشَّعْرِ لا يُحَرِّكُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَتِهِ رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ، وفي لَفْظٍ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ بَدَأَ بِمُؤَخَّرِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيهِ كِلْتَيهِما ظهورِهِما وَبُطُونِهِما. رَواهُ أَبُو دَاودَ والتِّرمِذِيُّ وَقالا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٣/١٩١ ـ وعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتوضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ تَحْتَ العِمامَةِ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ العِمامَةَ رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

وقد سبق في ذلك حديث ابن عباس.

١٤ ـ باب هل يسن تكرار مسح الرأس أم لا

١/١٩٢ ـ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ: رَأَيْت عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُما ثُمَّ مَضْمَضَ ثلاثاً وَاسْتَنْشَقَ ثلاثاً وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثلاثاً وَذِرَاعَيهِ ثلاثاً وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إلى الكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْت أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طَهُورُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَواهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

فائدة

٢/١٩٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّه رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوضَّأُ فَذَكَرَ الحَدِيثَ كُلَّهُ ثلاثاً ثلاثاً وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

٣/١٩٤ ـ ولأَبِي دَاوُدَ عَنْ عُثْمانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أنه توضَّأَ مِثْلَ ذلكَ قال: هكذا كان رسول الله ﷺ يتوضأ.

وقد سبق حديث عثمان المتفق عليه بذكر العدد ثلاثاً ثلاثاً إلاَّ في الرأس. قال أبو داود: أحاديث عثمان الصحاح كلها تدل على مسح الرأس أنه مرة، فإنهم ذكروا الوضوء ثلاثاً، وقالوا فيها: «ومَسَحَ رَأْسَهُ» ولم يذكروا عدداً كما ذكروا في غيره.

١٥ ـ باب أن الأذنين من الرأس وأنهما يمسحان بمائه

١/١٩٥ ـ قَدْ سَبَقَ فِي ذَلِكَ حَدِيثُ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَلابْنِ ماجه مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الأُذُنانِ مِنَ الرَّأْسِ.

٢/١٩٦ ـ وعَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا تَوضَّأَ العَبْدُ المُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الخَطَايَا مِنْ فيهِ، وَذَكَرَ الحَدِيثَ، وَفِيْهِ: فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الخَطَايَا مِنْ

(۱۹۰) حضرت ربیع بنت معوذ کے سامنے رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر سر کا مسح کیا اور بالوں کے اوپر سر کے تمام گوشوں پر مسح کیا اور بالوں کو ہلایا نہیں اپنی حالت پر رہنے دیا۔ آپ نے دو بار سر کا مسح کیا۔ ایک بار پیچھے سے ابتدا کی پھر آگے سے ابتدا کی اور دونوں کانوں کے اندرونی و بیرونی حصوں کا مسح کیا۔

(۱۹۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا۔ اس وقت آپ کے سر پر قطری پگڑی تھی۔ آپ نے اپنا ہاتھ پگڑی کے نیچے داخل کر کے اگلے سر کا مسح کیا اور پگڑی بدستور رہی۔

سر کا مکرر مسح کرنے کا حکم

(۱۹۲) حضرت ابوحیۃ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے دونوں ہاتھ خوب صاف کر کے دھوئے پھر تین بار کلی کی، تین بار ناک میں پانی دیا۔ تین بار منہ دھویا، تین بار کہنیوں تک ہاتھ دھوئے ایک بار مسح کیا پھر ٹخنوں تک پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا میری خواہش ہے کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ کے وضو کا طریقہ دکھاؤں (صحیح)

(۱۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے رسول ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر ساری روایت تین تین بار وضو کرنے کی بیان کی پھر فرمایا کہ آپ ﷺ نے سر اور کانوں کا (صرف) ایک دفعہ مسح کیا۔

(۱۹۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی طرح وضو کر کے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔

فقہ الحدیث: صحیح کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ والی حدیث جس میں بجز سر کے مسح کے باقی اعضائے وضو کا تین تین بار دھونے کا بیان ہے پہلے گزر چکی۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا اس مسئلہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ والی تمام حدیثیں صحیح ہیں جن سے ایک بار سر کا مسح ثابت ہوتا ہے ان میں راویوں نے تمام اعضائے وضو کو تین تین بار دھونے کا ذکر کیا ہے اور سر کے مسح میں صرف اتنا کہا کہ آپ ﷺ نے سر کا مسح کیا تعداد بیان نہیں کی جیسا کہ دیگر احادیث میں تعداد کا بیان ہے۔

کان، سر میں داخل ہیں

(۱۹۵) ابن ماجہ کی ابنِ عباس والی حدیث کئی دفعہ گزر چکی کہ کان سر میں سے ہیں۔

(۱۹۶) حضرت صُنابحی سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب مومن وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو منہ کے ذریعے اس کے گناہ گر جاتے ہیں (اسی میں ہے) جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو گناہ سر سے جھڑ جاتے ہیں

رَأْسِهِ حَتَّى تخرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ. رَواهُ مالِك والنَّسائيُّ وَابْنُ ماجَه.

فقوله: «تَخرُجُ مِنْ أُذُنَيهِ» إذا مسح رأسه دليل على أن الأذنين داخلتان في مسمّاه ومن جملته.

١٦ - باب مسح ظاهر الأذنين وباطنهما

١/١٩٧ - عَنْ ابْنِ عَبَّاس أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهما وبَاطِنِهما رَواهُ التِّرمِذِيُّ وصَحَّحَهُ وللنَّسائِيِّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهما بِالمُسَبِّحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِما بِإِبْهامَيهِ.

١٧ - باب مسح الصدغين وأنهما من الرأس

١/١٩٨ - عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: رَأَيت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ توضَّأَ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ ما أَقْبَلَ مِنْهُ وَما أَدْبَرَ وَصُدْغَيهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً. رَواهُ أَبو دَاوُدَ والتِّرمِذِيُّ وَقَالا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

١٨ - باب مسح العنق

١/١٩٩ - عَنْ لَيثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ رَأى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ رَأْسَهُ حَتَّى بَلَغَ القذَالَ وَما يَلِيهِ مِنْ مُقَدَّمِ العُنُق. رَواهُ أَحْمَدُ.

١٩ - باب جواز المسح على العمامة

١/٢٠٠ - عَنْ عَمْرو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِي قَالَ: رَأَيْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى عِمامَتِهِ وَخُفَّيهِ. رَواهُ أَحْمَدُ وَالبُخارِيُّ وَابْنُ ماجَه.

٢/٢٠١ - وَعَنْ بِلال قَالَ: مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الخُفَّيْنِ والخِمارِ. رَواهُ الجَماعَةُ إِلاَّ البُخارِيَّ وَأَبا دَاوُدَ. وفِي رِوَايَةٍ لأَحْمَدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ امْسَحُوا على الخُفَّيْنِ والخِمارِ.

٣/٢٠٢ - وَعنِ المُغيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَسَحَ على الخُفَّيْنِ والعِمامَةِ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

أقوال العلماء في المسح على العمامة

٤/٢٠٣ - وَعَنْ سَلمانَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلاً قَدْ أَحْدَثَ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَخلَعَ خُفَّيْهِ فأمرهُ سلمانُ أَنْ يَمْسَحَ على خفَّيْهِ وعلى عِمامَتِهِ وقال: رأيت رسولَ اللَّهِ ﷺ يمسحُ على خُفَّيهِ وَعَلَى خِمارِهِ.

یہاں تک کہ کانوں سے نکل جاتے ہیں۔

فقہ الحدیث: اس سے معلوم ہوا کہ کان سر میں داخل ہیں اور سر ہی میں سے ہیں۔

کانوں کے اندرونی و بیرونی حصوں کا مسح

(۱۹۷) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور کانوں کے اندرونی و بیرونی حصوں کا انگوٹھوں سے مسح کیا۔ آپ نے سر اور کانوں کے اندرونی حصوں کا تشہد کی انگلیوں سے اور بیرونی حصوں کا دونوں انگوٹھوں سے مسح کیا۔

کنپٹی کا مسح اور اس کو سر میں شمار کرنا

(۱۹۸) حضرت رُبیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار سر کا مسح کیا اور اس کے اگلے پچھلے دونوں حصوں کا مسح کیا۔ نیز کنپٹیوں اور کانوں کا بھی مسح کیا۔

گردن کا مسح

(۱۹۹) حضرت لیث نے حضرت طلحہ بن مُصرف سے انہوں نے مصرف سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سر کا مسح کرتے ہیں یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ گدی اور گردن کے اگلے حصے تک پہنچا دیے۔

فائدہ: یہ حدیث باتفاق علماء ضعیف ہے امام نووی نے فرمایا گردن کا مسح سنت نہیں بلکہ بدعت ہے۔

پگڑی پر مسح کا جواز

(۲۰۰) حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پگڑی اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۰۱) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔ احمد کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موزوں اور پگڑی پر مسح کرو۔

(۲۰۲) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور موزوں اور پگڑی پر مسح کیا (صحیح)۔

(۲۰۳) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ایک آدمی کا وضو ٹوٹ گیا ہے اور وہ موزے اتارنا چاہتا ہے۔ فرمایا موزوں اور پگڑی پر مسح کر لو۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ نے وضو کیا اور موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔

6

٥/٢٠٤ ـ وَعَنْ ثَوبَانَ قَالَ: رَأيت رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَىٰ الخفَّيْنِ والْخِمارِ. رَواهُما أَحْمَدُ.

٦/٢٠٥ ـ وَعَنْ ثَوبَانَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَما قَدِمُوا على النَّبِيِّ ﷺ شَكَوا إليهِ ما أَصَابَهُمْ مِنَ الْبَرْدِ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ: العَصَائِبُ العَمائِمُ، والتَّسَاخِينُ الخفافُ.

٢٠ ـ باب مسح ما يظهر مِن الرأس غالباً مع العمامة

١/٢٠٦ ـ عَنِ الْمُغيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِناصِيَتِهِ وعلى العِمامَةِ والخُفَّيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢١ ـ باب غسل الرجلين وبيان أنه الفرض

١/٢٠٧ ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بن عُمَرَ قَالَ: تخلَّفَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفْرَةٍ فَأَدْرَكنا وَقَدْ أَرْهقنا العَصْرُ فَجَعَلْنا نَتَوَضَّأُ وَنَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنا قَالَ فَنادَى بِأَعْلَى صَوتِهِ وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَو ثَلاثاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ أَرْهَقنا العَصْرُ أَخَّرْناها وَيُرْوَىٰ أَرْهَقَتْنا العَصْرُ بِمَعْنَىٰ دَنا وَقْتُها.

٢/٢٠٨ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلاً لَمْ يَغْسِلْ عَقِبَهُ، فَقَالَ وَيْلٌ لِلأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ. رَواهُ مُسْلِمٌ.

٣/٢٠٩ ـ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَوماً تَوَضَّؤوا وَلَمْ يَمَسَّ أَعْقابَهُمْ الْماءُ، فَقَالَ وَيْلٌ لِلأَعْقابِ مِنَ النَّارِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٤/٢١٠ ـ وعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سمعت رسولَ اللّٰه ﷺ يقولُ: ويلٌ للأَعقابِ وبُطُونِ الأقدامِ مِنَ النَّارِ رَواهُ أَحْمَدُ والدَّارَقُطْنِي.

٥/٢١١ ـ وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ، أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ تَوَضَّأَ، وَتَرَكَ عَلَى ظَهرِ قَدَمِيه مِثْلَ مَوضِعِ الظُّفْرِ، فَقَالَ لَهُ رَسُول اللّٰهِ ﷺ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ. رَواهُ أَحْمَد وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِي: وَقَالَ تَفَرَّدَ بِهِ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ.

٢٢ ـ باب التيمن في الوضوء

١/٢١٢ ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْها قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۲۰۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے وضو کیا اور موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔

(۲۰۵) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اس میں فوجیوں کو سردی کا اثر ہوگیا۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سردی کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے انہیں پگڑیوں اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔

سر کے ابتدائی حصے اور پگڑی پر مسح

(۲۰۶) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا۔ پھر آپ ﷺ نے ماتھے کے بالوں، پگڑی اور موزوں پر مسح کیا۔

وضو میں پاؤں کا دھونا فرض ہے

(۲۰۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں ہم سے پیچھے رہ گئے پھر آپ ﷺ جس وقت تشریف لائے تو عصر کا وقت قریب آ گیا تھا ہم وضو کرنے اور پیروں پر مسح کرنے لگے تھے آپ نے زور زور سے دو تین بار فرمایا ایڑیوں کے لیے دوزخ والا ویل ہے۔

(۲۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے اپنی ایڑی نہیں دھوئی تھی۔ فرمایا کہ ایڑیوں کے لیے جہنم والا ویل ہے۔

فقہ الحدیث: (کیونکہ وضو میں عموماً ایڑیاں اور تلوے ہی خشک رہ جاتے ہیں اس لیے انہیں احتیاط سے دھونا چاہیے)۔

(۲۰۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دیکھا انہوں نے وضو کر لیا تھا مگر ایڑیاں خشک رہ گئی تھیں۔ فرمایا ایڑیوں کے لیے دوزخ والا ویل ہے۔

(۲۱۰) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ایڑیوں اور تلوؤں کے لیے دوزخ والا ویل ہے [1]۔

(۲۱۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی وضو کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ اس کے پاؤں کے اوپر والے حصے میں ناخن کے برابر خشکی رہ گئی تھی فرمایا جاؤ اچھی طرح وضو کر لو۔

فائدہ: دارقطنی نے کہا یہ حدیث قتادہ سے اگرچہ جریر بن حازم تنہا روایت کرتے ہیں مگر وہ ثقہ ہیں اس لیے مقبول ہیں۔

وضو کی ابتداء دائیں طرف سے

(۲۱۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جوتا پہننے میں، کنگھی کرنے میں، وضو میں بلکہ ہر کام میں سیدھی طرف سے ابتدا کرنے کو اچھا سمجھتے تھے۔ (ق)

---

[1] یعنی اگر وضو میں خشک رہ جائیں (مترجم)۔

مشروعية الابتداء باليمين في كل ما كان من باب التكريم

٢/٢١٣ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا لَبِسْتُمْ، وَإِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَؤوا بِأَيَامِنِكُمْ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

٢٣ ـ باب الوضوء مرة ومرتين وثلاثاً وكراهة ما جاوزها

١/٢١٤ ـ عَنِ ابْنِ عَباسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنهما قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ مُسْلِماً.

٢/٢١٥ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ توضَّأَ مَرتَيْنِ مَرتَيْنِ. رَواهُ أَحمدُ وَالْبُخَارِيُّ فِي البابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَابِرٍ.

٣/٢١٦ ـ وَعَنْ عُثمانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلاثاً ثَلاثاً. رَواهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ.

٤/٢١٧ ـ وعَنْ عَمرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الوضُوءِ فَأَرَاهُ ثلاثاً ثلاثاً، وقَالَ هٰذَا الوضُوءُ، فَمَنْ زَادَ عَلَى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسَائِيُّ وابْنُ ماجَه.

٢٤ ـ باب ما يقول إذا فرغ من وضوئه

١/٢١٨ ـ عَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ما مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيسبغُ الوُضوءَ، ثُمَّ يقولُ أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولهُ إلاَّ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّها شَاءَ. رَواهُ أَحمدُ ومُسْلِمٌ وأبو دَاوُدَ. وَلأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ في رِوايَةٍ، مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الوُضوءَ، ثُمَّ رَفَعَ نَظَرَهُ إِلَى السَّماءِ فَقَالَ... وَسَاقَ الحَدِيثَ.

٢٥ ـ باب الموالاة في الوضوء

١/٢١٩ ـ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلاً يُصَلِّي في ظَهرِ قَدَمِهِ لُمعَة قَدْرَ الدِّرْهَمِ لَمْ يُصِبْها الماءُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الوُضوءَ. رَواهُ أَحمدُ وأبو دَاوُدَ، وَزَادَ والصلاةَ، قَالَ الأَثْرَمُ قُلْت لأَحمدَ هذا إِسْنادُهُ جَيِّدٌ؟ قَالَ جَيِّدٌ.

٢/٢٢٠ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، أَنَّ رَجُلاً تَوضَّأَ فَتَرَكَ مَوضِعَ ظُفرٍ عَلَى قَدَمِهِ، فَأَبْصَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضوءَكَ، قَالَ فَرَجَعَ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى. رواهُ

(۲۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کپڑے پہنتے وقت یا وضو کرتے وقت سیدھی طرف سے ابتدا کرو۔

وضو ایک ایک، دو دو اور تین تین بار بھی جائز ہے اس سے زیادہ کی ممانعت

(۲۱۴) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے ایک ایک بار وضو کیا۔

(۲۱۵) حضرت عبداللہ بن زید سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو دو بار وضو کیا۔

(۲۱۶) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے تین تین بار وضو کیا (د،م)

(۲۱۷) حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ۔ انہوں نے کہا ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے وضو کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے اسے تین تین بار (وضو کر کے) دکھایا اور فرمایا یہ وضو ہے جس نے اس سے زیادہ کیا، برا کیا اور حد سے آگے بڑھ گیا اور ظلم کیا۔

وضو کے بعد کی دعا

(۲۱۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر کوئی شخص مکمل وضو کر کے یہ دعا[1] پڑھ لے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حق دارِ عبادت نہیں وہ ایک ہی ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اس کے رسول ہیں تو بلاشبہ اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے جنت میں چلا جائے۔ احمد اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے جس شخص نے اچھی طرح سے وضو کر لیا پھر آسمان کی طرف دیکھ کر یہ دعا پڑھ لی۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

لگا تار وضو

(۲۱۹) حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کسی ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی آدمی کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ اس کے تلوے میں ایک درہم کے برابر خشکی رہ گئی تھی۔ جہاں پانی نہیں پہنچا تھا، آپ ﷺ نے اسے وضو لوٹانے کا حکم فرمایا۔ ابوداؤد میں یہ زیادہ ہے۔ نماز لوٹانے کا بھی حکم فرمایا۔

<u>فائدہ:</u> اثرم نے کہا میں نے امام احمد سے اس کی سند کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا جید سند ہے۔

(۲۲۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے وضو کیا اس کے پاؤں پر ناخن کے برابر خشکی رہ گئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے خشکی دیکھ کر اس سے فرمایا جاؤ اچھی طرح وضو کرو۔ چنانچہ اس نے جا کر اچھی طرح سے وضو کیا پھر نماز پڑھی۔

---

[1] دعا کے اصل عربی الفاظ متن میں دیکھ لیے جائیں جنہیں خط کشیدہ کر دیا گیا ہے۔

أحمدُ ومُسْلِمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ فَتَوَضَّأَ.

٢٦ ـ باب جواز المُعَاوَنَةِ في الوضوء

١/٢٢١ ـ عَنِ المغِيرَةِ بْنِ شعْبَةَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ في سَفرٍ، وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ، وَأَنَّ مُغيرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الماءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتوضَّأ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ويَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الخُفَّيْنِ، أَخْرَجَاهُ.

[جواز الاستعانة بالغير في الوضوء]

٢/٢٢٢ ـ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ، قَالَ صَبَبْت الماءَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ والحَضَرِ في الوُضُوءِ. رَوَاهُ ابْنُ ماجَه.

٢٧ ـ باب المنديل بعد الوضوء والغسل

١/٢٢٣ ـ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: زَارَنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَنْزِلِنا، فَأَمَرَ لَهُ سَعْدٌ بِغُسْلٍ فَوُضِعَ لَهُ فَاْغْتَسَلَ، ثُمَّ ناوَلَهُ مِلْحَفَةً مَصْبُوغَةً بِزَعْفَرَانٍ، أو وَرس فَاْشْتَمَلَ بِها. رَواهُ أَحْمَدُ وَابْنُ ماجَه وَأَبو دَاوُدَ.

٨ ـ أبواب المسح على الخفين

١ ـ باب في شرعيته

١/٢٢٤ ـ عَنْ جَرِيرٍ، أَنَّهُ بَالَ ثُمَّ تَوضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ لَهُ تَفْعَلُ هَكَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ رَأَيْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ هَذَا الحَدِيث لأَنَّ إِسْلامَ جَرِيرٍ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ المائِدَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٢٢٥ ـ وَعَن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمَرَ أَنَّ سَعْداً حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ يَمْسَحُ على الخفَّيْنِ، وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ عُمَرَ، فَقَالَ نَعم إِذَا حَدَّثَكَ سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْئاً فَلا تَسأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ. رَواهُ أَحْمَدُ والبُخَارِيُّ. وَفِيْهِ دَلِيلٌ عَلَى قبولِ خَبرِ الوَاحِدِ.

٣/٢٢٦ ـ وعنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قال: كُنْت مَعَ النَّبِيِّ ﷺ في سَفَر فقضى حَاجَتَهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ على خُفَّيْهِ، قلْت يا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ؟ قالَ: بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ بِهذا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ. رَواهُ أَحمدُ وَأَبُو دَاوُدَ. وقالَ الحَسَنُ البَصْرِيُّ رَوَى المَسْحَ سَبْعُونَ نَفْساً فِعْلاً مِنْهُ وَقَوْلاً.

(۱،۴) مسلم میں وضو کا ذکر نہیں ہے۔

وضو میں دوسرے سے مدد لینے کا جواز

(۲۲۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کسی سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے (فارغ ہو کر واپس لوٹے) تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پانی ڈالنے لگے اور آپ ﷺ وضو کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے منہ اور دونوں ہاتھ دھوئے، سر کا مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔

(۲۲۲) حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سفر و حضر میں وضو کرایا کرتا تھا۔

غسل و وضو کے بعد رومال کا استعمال

(۲۲۳) حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ ملنے کے لیے ہمارے گھر تشریف لائے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے نہانے کے واسطے پانی رکھوا دیا۔ آپ ﷺ نے غسل کیا پھر سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو ایک چادر دی جو ورس یا زعفران سے رنگی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے اسے اوڑھ لیا۔

موزوں پر مسح کے احکام

موزوں پر مسح جائز ہے

(۲۲۴) حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کر کے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ پوچھا گیا آپ موزوں پر مسح کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے پیشاب کر کے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ ابراہیم نے کہا لوگ اس حدیث پر خوش ہیں کیونکہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ سورۂ مائدہ اترنے کے بعد اسلام لائے تھے۔

(۲۲۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کو حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا اور حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا فرمایا ہاں ٹھیک ہے جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تم سے کوئی حدیث بیان کریں تو اسے پھر کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ خبر واحد قابلِ قبول ہے۔

(۲۲۶) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کسی سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ بھول گئے؟ فرمایا نہیں بلکہ تم بھول رہے ہو۔ مجھے میرے عزت و جلال والے رب نے اسی طرح کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا موزوں پر مسح کی ستر آدمیوں سے روایت ہے ان میں قولی و فعلی دونوں طرح کی روایتیں ہیں۔

٢ ـ باب المسح على الموقين وعلى الجوربين والنعلين جميعاً

١/٢٢٧ ـ عَنْ بِلالٍ قالَ: رأيت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ على المُوقَيْنِ والخِمارِ. رَواهُ أَحْمَدُ، ولأَبِي دَاوُدَ: كانَ يَخْرُجُ يَقْضِي حاجَتَهُ فآتِيهِ بالماءِ فيتوضأ وَيَمْسَحُ عَلى عِمامَتِهِ وَمُوقَيْهِ، وَلِسَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ في «سُنَنِهِ» عَنْ بِلالٍ قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ يقُولُ امسَحُوا على النَّصِيفِ والمُوقِ.

٢/٢٢٨ ـ وَعَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شعبة أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأ وَمَسَحَ على الجَورَبَيْنِ والنَّعْلَيْنِ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسَائِي وصحَّحَهُ التِّرمِذيُّ.

٣ ـ باب اشتراط الطهارة قبل اللبس

١/٢٢٩ ـ عَنِ المغِيرَةِ بْنِ شُعبةَ قال كُنت مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ في مَسِير فأَفْرَغْت عليهِ مِنَ الإدَاوَةِ فَغسلَ وَجهَهُ وغَسَلَ ذِرَاعَيهِ وَمَسَحَ برأسِهِ، ثمَّ أهوَيْت لأنْزعَ خُفَّيْه، فقال دَعْهُما فإني أَدْخَلْتُهُما طَاهِرَتَيْنِ فمسَحَ عَلَيْهما. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، ولأَبي دَاوُدَ: دَعِ الخُفَّيْنِ فَإِني أَدخلْت القَدَمَيْنِ الخفَّيْنِ وهُما طَاهِرَتَان فمسَحَ عَلَيْهما.

٢/٢٣٠ ـ وَعَنِ المغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قال: قُلْنا يا رَسُولَ اللَّهِ أَيَمْسَحُ أَحَدُنا على الخفَّيْنِ؟ قال نَعَمْ، إذَا أَدْخَلَهُما وهُما طَاهِرَتانِ. رَواهُ الحُمَيْدِيُّ في «مُسْنَدِهِ».

٣/٢٣١ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأ وَمَسَحَ على خُفَّيْهِ، فقُلْت يا رَسُولَ اللَّهِ رِجْلَيْكَ لَمْ تَغْسِلْهُما؟ قالَ: إني أدخلتهُما وهما طَاهرتَانِ رَواهُ أحمدُ.

٤/٢٣٢ ـ وَعَنْ صَفْوانَ بْن عَسَّالٍ قالَ: أَمَرَنا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ أنْ نَمْسَحَ على الخُفَّيْنِ إذا نَحْنُ أَدْخَلْناهُما على طُهرٍ ثَلاثاً إذا سَافَرْنا وَيوماً ولَيْلَةً إذَا أقَمْنا وَلا نَخلَعهما مِنْ غائِطٍ وَلا بَول وَلا نَوم ولا نَخْلَعُهُما إلاَّ مِنْ جَنابَةٍ رَواهُ أَحْمَدُ وَابْنُ خُزَيْمَة، وَقالَ الخَطَّابيُّ هُوَ صحيحُ الإسْنادِ.

٥/٢٣٣ ـ وعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبي بَكْرَةَ عَنْ أبيهِ عَنِ النَّبيِّ ﷺ أنه رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلاثَةَ أيام وَلَيالِيهِنَّ وللْمُقيم يوماً وَلَيْلَةً إذا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ أنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِما. رَواهُ الأَثْرَمُ في «سُنَنِهِ» وابْنُ خُزَيمَةَ والدَّارقُطنيُّ، قالَ الخَطَّابيُّ هُوَ صَحيحُ الإسْنادِ.

٤ ـ باب توقيت مدة المسح

١/٢٣٤ ـ قَدْ أَسْلَفْنا فِيهِ عَنْ صَفْوَانَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَرَوَى شُرَيْحُ بْنُ هانيءٍ قالَ سَأَلْت عائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنها عنِ المَسْحِ على الخُفَّيْنِ، فقالَتْ سَلْ عَلِيًّا فإنهُ أعْلَمُ بِهذا

چمڑے اور ٹاٹ وغیرہ کی جُرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا

(۲۲۷) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کی جرابوں اور پگڑی پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔ سنن ابوداؤد میں ہے آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے جاتے، میں پانی لاتا، آپ ﷺ وضو کرتے اور پگڑی اور چمڑے کی جرابوں پر مسح کرتے۔ سنن سعید بن منصور میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پگڑی اور چمڑے کی جرابوں پر مسح کرو۔

(۲۲۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور چمڑے وغیرہ کی جرابوں پر اور جوتوں پر مسح کیا۔

جرابیں پہننے سے پہلے وضو شرط ہے

(۲۲۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ایک رات میں آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا۔ میں نے آپ ﷺ کو وضو کرایا۔ آپ ﷺ نے منہ اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے اور سر کا مسح کیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے موزے اتارنے کے لیے جھکا۔ فرمایا موزے نہ اتارو۔ میں نے وضو کر کے پہنے تھے پھر آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا۔ ابوداؤد میں ہے موزے نہ اتارو میں نے باوضو موزے پہنے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا۔

(۲۳۰) حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا ہم میں سے کوئی موزوں پر مسح کر سکتا ہے؟ فرمایا ہاں، جب کہ موزے پہنتے وقت پاؤں پاک ہوں (یعنی باوضو ہو کر پہنے جائیں) (مسند حمیدی)

(۲۳۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کر کے موزوں پر مسح کیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! پاؤں دھو لیجیے آپ ﷺ نے پاؤں تو دھوئے نہیں۔ فرمایا جب میں نے موزوں میں پاؤں ڈالے تھے تو پاؤں پاک تھے یعنی میں باوضو تھا۔

(۲۳۲) حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کا حکم فرمایا جب کہ ہم انہیں وضو کر کے پہنیں (مسح کی میعاد) سفر میں تین دن رات اور حالتِ اقامت میں ایک دن رات ہے۔ ہم موزے پیشاب، پاخانے کے بعد نہیں اتارتے تھے البتہ جنابت کی وجہ سے ضرور اتارتے تھے۔

(۲۳۳) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے، انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مسافر کے لیے تین دن رات اور غیر مسافر کے لیے ایک دن رات مسح کرنے کی اجازت دی جب کہ وضو کر کے موزے پہنے جائیں (اثرم، ابن خزیمہ، خطابی: صحیح)۔

موزوں پر مسح کرنے کی میعاد

صفوان و عبدالرحمٰن والی حدیثیں گزر چکی ہیں۔

(۲۳۴) حضرت شریح بن ہانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

مِنِّي كانَ يُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسأَلْتُهُ فقال قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لِلْمُسافِرِ ثَلاثَةُ أَيامٍ وَلَيالِيهِنَّ ولِلْمُقِيمِ يَومٌ وَلَيلةٌ». رَواهُ أحمدُ وَمُسْلِمٌ والنَّسائِيُّ وَابْنُ ماجه.

٢/٢٣٥ ـ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثابتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ على الخُفَّيْنِ فقالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلاثةُ أَيامٍ ولَيالِيهِنَّ ولِلْمُقِيمِ يَومٌ ولَيْلَةٌ. رَواهُ أَحمدُ وَأَبُو دَاوُدَ والتِّرمِذِيُّ وصحَّحَه.

٥ ـ باب اختصاص المسح بظهر الخف

١/٢٣٦ ـ عَنْ عليٍّ رَضيَ اللَّهُ عنهُ قالَ: لو كانَ الدينُ بِالرَّأيِ لكانَ أَسْفَلُ الخُفِّ أولَى بالمسْحِ مِنْ أَعْلاهُ لَقَدْ رأيت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ على ظاهِرِ خُفَّيهِ رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والدَّارَقُطْنِيُّ.

[المسح المشروع هو مسح ظاهر الخف]

٢/٢٣٧ ـ وَعَنِ المغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: رَأيت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ على ظُهُورِ الخفَّيْنِ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ والتِّرْمِذِيُّ وَلَفْظُهُ: على الخُفَّيْنِ على ظَاهِرِهما، وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٣/٢٣٨ ـ وَعَنْ ثَورِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ رجاءِ بنِ حَيْوَةَ عَنْ وَرَّادٍ كاتِبِ المُغيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ المُغيرة بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ أَعْلَى الخُفِّ وأَسْفَلَهُ. رَواهُ الخمْسَة إلاَّ النَّسائِيَّ وقالَ التِّرْمِذِيُّ هذا حَدِيثٌ مَعْلُولٌ لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ ثَورٍ غيرُ الوَلِيدِ بْنِ مُسْلِم وَسأَلْت أبا زُرْعَةَ ومُحمَّداً هو البخاريُّ عَنْ هذا الحَدِيثِ فقالا لَيْسَ بِصَحيحٍ.

٩ ـ أبواب نواقض الوضوء

١ ـ باب الوضوء بالخارج من السبيل

١/٢٣٩ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قَالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلاةَ أَحَدِكُمْ إذا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ، فَقالَ رَجُلٌ مِنْ أهلِ حَضرَمَوتَ ما الحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قال فُساءٌ أو ضُرَاطٌ. مُتَّفَقٌ عَليهِ وفي حَدِيثِ صَفْوَانَ في المَسحِ لكنْ مِنْ غائِطٍ وبَولٍ وَنَومٍ وَسَنَذْكُرُهُ.

٢ ـ باب الوضوء من الخارج النجس من غير السبيلين

١/٢٤٠ ـ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: «أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَاءَ فَتَوَضَّأَ

کیونکہ وہ آپ ﷺ کے ساتھ سفر میں رہا کرتے تھے۔ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور غیر مسافر کے لیے ایک دن رات (کی میعاد ہے)۔

(۲۳۵) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مسافر کے لیے تین دن رات اور غیر مسافر کے لیے ایک دن رات کی مدت ہے۔

مسح موزوں کے اوپر کیا جاتا ہے

(۲۳۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر دین رائے پر ہوتا تو موزوں کے نیچے کا حصہ بہ نسبت اوپر والے حصے کے مسح کیے جانے کے زیادہ لائق تھا لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں کے اوپر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

(۲۳۷) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں کے اوپر مسح کرتے دیکھا۔

(۲۳۸) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے موزوں کے اوپر نیچے مسح کیا۔

فائدہ: امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث معلول ہے بجز ولید بن مسلم کے کسی اور نے ثور سے اس کو مسند نہیں بیان کیا۔ میں نے اس حدیث کے بارے میں ابوزرعہ اور محمد سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ صحیح نہیں ہے۔

وضو کن کن باتوں سے ٹوٹ جاتا ہے

شرمگاہ سے نکلنے والی ہر چیز سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

(۲۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بے وضو شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک وہ وضو نہ کر لے۔ ایک حضرمی نے پوچھا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! بے وضو ہونے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا ہوا کا خارج ہونا خواہ آواز کے ساتھ ہو یا بے آواز ہو۔ صفوان کی مسح والی حدیث میں ہے ''لیکن پیشاب، پاخانے اور نیند کے بعد موزے نہ اتارے جائیں ان پر مسح کر لیا جائے۔'' (ان شاء اللہ) ہم عنقریب اسے بھی بیان کرنے والے ہیں۔

کیا شرمگاہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے نکلنے والی ناپاک چیز وضو توڑ دیتی ہے؟

(۲۴۰) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قے کر کے وضو کیا۔

فَلَقِيتُ ثَوبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فقالَ صَدَقَ أنا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوءَهُ» رواه أحمد والترمذي وقال: هو أصح شيء في هذا الباب.

٢/٢٤١ ـ وَعَنْ إِسْماعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جريج عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْها قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَصَابَهُ قَيْءٌ أو رُعَافٌ أو قَلَسٌ أو مَذْيٌ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ، ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَىٰ صَلاتِهِ وَهُوَ فِي ذٰلِكَ لا يَتَكَلَّمُ، رَوَاهُ ابْنُ ماجه والدَّارَقُطْنِي وَقَالَ الحُفَّاظُ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ جُرَيْجٍ يَرْوُونَهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً.

٣/٢٤٢ ـ وَعَنْ أَنسٍ قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوضَّأْ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى غَسْلِ مَحَاجِمِهِ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

وقد صحّ عن جماعة من الصحابة ترك الوضوء من يسير الدم، ويُحْمَل حديث أنس عليه وما قبله على الكثير الفاحش، كمذهب أحمد ومن وافقه، جمعاً بينهما.

٣ ـ باب الوضوء من النوم لا اليسير منه على إحدى حالات الصلاة

١/٢٤٣ ـ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنا إِذَا كُنّا سفراً أَنْ لا نَنْزِعَ خِفَافَنا ثلاثةَ أَيامٍ وَلَيَالِيهِنَّ إلاّ مِنْ جنابَةٍ لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَولٍ وَنَومٍ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسائيُّ والتِّرمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

٢/٢٤٤ ـ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَمَنْ نامَ فَلْيَتَوَضَّأْ رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

٣/٢٤٥ ـ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نامَتِ الْعَيْنانِ اسْتَطْلَقَ الوِكَاءُ. رَواهُ أَحْمَدُ والدَّارَقُطْنِيُّ. السَّهُ اسْمٌ لِحَلْقَةِ الدُّبُرِ، وَسُئِلَ أَحْمَدُ عَنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَمُعَاوِيَةَ فِي ذٰلِكَ، فَقَالَ حَدِيثُ عَلِيٍّ أَثْبَتُ وَأَقْوَىٰ.

٤/٢٤٦ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ الأَيْسَرِ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَنِي عنْ شِقِّهِ الأَيْمَنِ فَجَعَلْتُ إِذَا أَغْفَيْتُ يَأْخُذُ بِشَحْمَةِ أُذُنِي قَالَ فَصَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً. (رَواهُ مُسْلِمٌ).

٥/٢٤٧ ـ وَعَنْ أَنسٍ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَ العِشَاءَ الآخِرَةَ حَتَّى تَخْفِقَ رُؤُوسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلا يَتَوضَّؤُنَ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٦/٢٤٨ ـ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي العالِيَةِ عَنِ ابْنِ عباسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ عَلَىٰ مَنْ نامَ سَاجِداً وَضُوءٌ حَتَّى يَضْطَجِعَ فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ

میں نے مسجد دمشق میں ثوبان سے یہ حدیث بیان کی تو فرمایا ابوالدرداء سچ کہتے ہیں۔ میں نے ہی پانی ڈال کر آپ ﷺ کو وضو کرایا تھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس مسئلے میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

(۲۴۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے قے یا نکسیر یا معدے سے منہ بھر کر کھٹا پانی آجائے یا مذی آجائے اسے نماز چھوڑ کر وضو کر لینا چاہیے اور جہاں سے نماز چھوڑی تھی وہیں سے آگے پڑھ لے بشرطیکہ درمیان میں بات نہ کی ہو۔

فائدہ: امام دارقطنی نے فرمایا کہ ابن جریج کے شاگردوں میں حفاظ اس حدیث کو ابن جریج سے ان کے باپ سے نبی کریم ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں (اور راجح مذہب کے مطابق مرسل روایت قابلِ حجت نہیں)۔

(۲۴۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوا کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ صرف وہی جگہ دھوئی جہاں پچھنے لگوائے تھے۔

فقہ الحدیث: صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے تھوڑے سے خون سے ترکِ وضو ثابت ہے۔ انس رضی اللہ عنہ والی حدیث اسی پر محمول ہوگی اور ان سے پہلے راویوں والی حدیثیں زیادہ خون پر محمول ہوں گی۔ جیسا کہ احمد اور دیگر اماموں کا مذہب ہے تا کہ حدیثوں میں تطبیق ہو جائے۔

نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تاہم نماز کی کسی حالت میں معمولی نیند سے نہیں ٹوٹتا

(۲۴۳) حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حالتِ سفر میں رسول اللہ ﷺ ہمیں تین دن رات تک موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے خواہ پیشاب یا پاخانہ یا نیند آجائے البتہ جنابت سے موزے اتارنے پڑتے تھے۔

(۲۴۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آنکھ شرمگاہ کا بندھن ہے جو آدمی سو جائے اسے وضو کر لینا چاہیے۔

(۲۴۵) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آنکھ شرمگاہ کا بندھن ہے پھر جب آنکھیں سو جاتی ہیں تو بندھن ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔

فقہ الحدیث: سـہ۔ دبر کا حلقہ۔ اس مسئلے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ والی حدیثوں کے بارے میں امام احمد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا تو فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ والی حدیث زیادہ صحیح وقوی ہے۔

(۲۴۶) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں گزاری، رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ میں بھی آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو کر نماز میں شامل ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب لا کھڑا کر دیا۔ جب میں اونگھنے لگتا تو آپ ﷺ میرے کان کی لو سے پکڑتے (اور ہوشیار کر دیتے) آپ ﷺ نے گیارہ رکعت نماز ادا فرمائی۔

(۲۴۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم عشا کی نماز کا انتظار کرتے یہاں تک کہ ان کے سر (نیند) سے جھکنے لگتے پھر وہ اسی وضو سے نماز پڑھ لیتے تھے نیا وضو نہیں کرتے تھے۔

(۲۴۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص سجدے کی حالت میں سو جائے اس پر وضو نہیں ہے۔ ہاں چت لیٹنے سے وضو ہے کیونکہ اس حالت میں اس کے جوڑ ڈھیلے

مَفَاصِلُهُ. رَوَاهُ أَحمدُ، وَيَزِيدُ هُوَ الدَّالانِي قَالَ أَحْمدُ لا بَأْسَ بِهِ. قُلْت وَقَدْ ضَعَّفَ بَعْضُهُمْ حَدِيثَ الدَّالاني هٰذَا لإِرْسَالِهِ قَالَ شُعْبَةُ إِنَّما سَمِعَ قَتَادَةُ مِنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ فَذَكَرَها وَلَيْسَ هٰذَا مِنْها.

٤ ـ باب الوضوء من مس المرأة

٢٤٩/١ ـ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: ﴿أَوْ لَٰمَسْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُواْ مَآءً فَتَيَمَّمُواْ﴾ [المائدة: ٦] وَقُرِىءَ أَو لَمَسْتُمْ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ما تقُولُ فِي رَجُلٍ لَقِيَ امْرَأَةً يَعرِفُها فَلَيْس يَأْتِي الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ شَيْئاً إِلاَّ قَدْ أَتَاهُ مِنها غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْها؟ قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿وَأَقِمِ ٱلصَّلَوٰةَ طَرَفَيِ ٱلنَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ ٱلَّيْلِ﴾ [هود: ١١٤] الآيَةَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ تَوَضَّأْ ثُمَّ صَلِّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

[أقوال العلماء في نقض الوضوء من لمس المرأة]

٢٥٠/٢ ـ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلا يَتوضَّأُ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والنَّسَائِيُّ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ هُو مُرْسَلٌ. إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ، وَقَالَ النَّسَائِيُّ لَيْسَ فِي هٰذَا البَابِ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا الحَدِيثِ وَإِنْ كَانَ مُرْسَلاً.

٢٥١/٣ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّي وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الجَنَازَةِ حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ مَسَّنِي بِرِجْلِهِ رَواهُ النَّسَائِيُّ.

٢٥٢/٤ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: فَقَدْت رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ الفِرَاشِ فَالْتَمَسْتُهُ فَوَضَعْت يَدِي عَلَى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي المَسْجِدِ وَهُما مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَما أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ. رَواهُ مُسْلِمٌ والتِّرْمذيُّ وَصَحَّحَهُ.

وأوسط مذهب يجمع بين هذه الأحاديث مذهب من لا يرى اللمس ينقض إلاّ لشهوة.

٥ ـ باب الوضوء من مس القبل

٢٥٣/١ ـ عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلا يُصَلِّي حَتَّى يَتَوضَّأَ. رَواهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ البُخَارِيُّ هُو أَصَحُّ شَيْءٍ فِي هٰذَا البَابِ، وَفِي رِوَايَةٍ لأَحْمَدَ والنَّسَائِي عَنْ بُسْرَةَ أَنَّها سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَيَتَوضَّأُ مَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، وَهٰذَا يَشْمَلُ ذكر نَفْسِهِ وَذَكَرَ غَيْرِهِ.

پڑ جاتے ہیں۔

فائدہ: اس حدیث کی سند میں یزید سے مراد یزید دالانی ہے۔ جس کے متعلق حضرت امام احمد نے فرمایا اس کی روایت لینے میں کوئی حرج نہیں۔ میں (مصنف) کہتا ہوں کہ دالانی کی یہ حدیث مرسل ہونے کی بنا پر ضعیف ہے۔ امام شعبہ نے فرمایا کہ قتادہ نے ابوالعالیہ سے چار احادیث سنی ہیں ان میں یہ نہیں ہے۔

عورت کو چھونے سے وضو کا حکم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''یا تم نے عورتوں سے جماع کیا ہو اور (وضو کے لیے) پانی نہ ملے تو تیمم کرلو'' ایک قراءت میں لَمَسْتُمُ (تم نے چھوا ہو) کا لفظ ہے۔

(۲۴۹) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اس نے پوچھا یا رسول اللہ! اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو ایک عورت سے جس کو وہ جانتا تھا، ملا اور اس سے ہر وہ کام کیا جو خاوند اپنی بیوی سے کرتا ہے سوائے جماع کے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتار دی ''اور نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے حصہ میں۔ الآیۃ'' نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا جاؤ وضو کر کے نماز پڑھو۔

(۲۵۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی ﷺ اپنی بیوی کا بوسہ لیتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہیں کرتے تھے۔

فائدہ: امام ابوداؤد نے فرمایا یہ حدیث مرسل ہے۔ ابراہیم تیمی نے جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہیں سنا۔ امام نسائی نے فرمایا اس حدیث کے مرسل ہونے کے باوجود اس مسئلہ میں اس سے بہتر کوئی حدیث نہیں ہے۔

(۲۵۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا کرتے تھے اور میں جنازے کی طرح آپ ﷺ کے آگے لیٹی ہوتی تھی۔ جب آپ وتر پڑھنے لگتے تو مجھے اپنے پاؤں سے چھوتے۔

(۲۵۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو بستر سے غائب پایا۔ میں آپ ﷺ کو تلاش کرنے لگی۔ آپ مسجد میں تھے۔ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے پاؤں کے اندرونی حصے پر لگا۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاؤں کھڑے تھے، آپ ﷺ سجدہ میں تھے اور یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ اے اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضگی سے اور تیرے معاف کر دینے کی صفت سے تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں میں تیری ثنا بیان کرنے سے عاجز ہوں تو اسی طرح ہے جس طرح تو نے خود بیان فرمایا۔

فقہ الحدیث: اس شخص کا مذہب بہتر ہے جس سے ان احادیث کے درمیان تطبیق ہو جاتی ہے کہ بغیر شہوت کے عورت کو چھونے سے وضو نہیں۔

کیا شرمگاہ کے چھونے سے وضو واجب ہو جاتا ہے؟

(۲۵۳) حضرت بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا وہ وضو کیے بغیر نماز نہ پڑھے۔ (خمسہ، ت صحیح) امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں یہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ہے۔ حضرت بسرہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جس نے شرمگاہ کو چھولیا ہو وہ وضو کرے۔

فقہ الحدیث: یہ اپنی اور غیر کی شرمگاہ دونوں کو شامل ہے۔

[اختلاف العلماء في النقض بمس القبل]

٢/٢٥٤ ـ وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوضَّأْ. رَواهُ ابْنُ ماجَه والأَثْرَمُ وصَحَّحَهُ أَحمدُ وأَبو زُرْعَةَ.

٣/٢٥٥ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ أَفْضَى بِيَدِهِ إِلَى ذَكَرِهِ لَيْسَ دُونَهُ سِتْرٌ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ رَواهُ أَحْمَدُ.

وهو (يعني حديث أبي هريرة) يمنع تأويل غيره على الاستحباب، ويثبت بعمومه النقض ببطن الكف وظهره، وينفيه بمفهومه من وراء حائل وبغير اليد. وفي لفظ للشافعي: «إذا أفضى أحدُكم إلى ذَكَرِهِ لَيْسَ بينها وبينه شيء فليتوضأ».

٤/٢٥٦ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَيُّما رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَأَيُّما امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَها فَلْتَتَوضَّأْ. رَواهُ أَحمدُ.

٦ ـ باب الوضوء من لحوم الإبل

١/٢٥٧ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الغنمِ؟ قَالَ: إنْ شِئْتَ تَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلا تَتَوَضَّأْ، قَالَ: أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ، تَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ، قَال أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الإِبلِ. قَالَ: لا، رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

[اختلاف العلماء في نقض الوضوء من أكل لحوم الإبل والغنم]

٢/٢٥٨ ـ وَعَنِ البرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الإِبِلِ، فَقَالَ تَوَضَّؤُوا مِنْها وَسُئِلَ عَنْ لُحُومِ الغنمِ، فَقَالَ لا تَوَضَّؤُوا مِنْها وَسُئِلَ عَنِ الصَّلاةِ فِي مَبَارِكِ الإِبِلِ، فَقَالَ: لا تُصَلُّوا فِيها فَإِنَّها مِنَ الشَّيَاطِيْنِ، وَسُئِلَ عَنِ الصَّلاةِ فِي مَرَابِضِ الغَنَمِ، فَقَالَ صَلُّوا فِيها فَإِنَّها بَرَكَةٌ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

٣/٢٥٩ ـ وَعَنْ ذِي الْغُرَّةِ قالَ: عَرَضَ أَعْرَابِيٌّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ يَسِيرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تُدْرِكُنا الصلاةُ وَنَحْنُ فِي أَعْطَانِ الإِبِلِ أَفَنُصَلي فِيها؟ فَقَالَ: لا، قَالَ أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِها، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَفَنُصَلي فِي مَرَابِضِ الغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِها؟ قَالَ: لا. رَواهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ فِي «مُسند» أَبِيْهِ.

قال إسحاق بن راهويه: صح في الباب حديثان عن النبي ﷺ: حديث جابر بن سمرة، وحديث البراء.

(۲۵۴) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جس نے اپنی شرمگاہ چھو لی اسے وضو کر لینا چاہیے۔ اس حدیث کو احمد اور ابوزرعہ نے صحیح کہا ہے۔

(۲۵۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنا ہاتھ بلا آڑ کے شرمگاہ تک پہنچا دیا اس پر وضو واجب ہو گیا۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے استحباب پر محمول کرنے کی تاویل کا رد ہو جاتا ہے۔ نیز یہ حدیث عام ہے اس لیے وضو ہر حالت میں ٹوٹ جائے گا خواہ کفِ دست سے شرمگاہ چھوئی جائے یا پشتِ کفِ دست سے، علاوہ ازیں اس حدیث کے مفہوم کے اعتبار سے یہ بات بھی کھل جاتی ہے کہ اگر آڑ ہو یا ہاتھ کے علاوہ چھوئی جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا چنانچہ مسند شافعی میں ہے۔ جب کوئی اپنا ہاتھ عضو مخصوص تک اس طرح پہنچائے کہ اس کے ہاتھ اور عضو کے درمیان کوئی آڑ نہ ہو تو اسے وضو کر لینا چاہیے۔

(۲۵۶) عمرو بنؒ شعیب عن ابیہ عن جدہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس فرد نے اپنی شرمگاہ کو چھو لیا اسے وضو کر لینا چاہیے اور جس عورت نے اپنی شرمگاہ چھو لی اسے بھی وضو کر لینا چاہیے۔

اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کا حکم

(۲۵۷) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ فرمایا اگر چاہو تو کر لو ورنہ نہیں، پھر اس نے پوچھا کیا اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ فرمایا ہاں، اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرو۔ پوچھا گیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ فرمایا ہاں! پوچھا کیا اونٹوں کے تھان میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔

(۲۵۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کے گوشت کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا اس سے وضو کر لو، پھر بکریوں کے گوشت کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا اس سے وضو نہ کرو، پھر آپ ﷺ سے اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا وہاں نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیطانوں کی گزرگاہیں ہیں۔ پھر آپ ﷺ سے بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا ہاں، وہاں نماز پڑھ لو کیونکہ وہ باعثِ برکت ہیں۔

(۲۵۹) حضرت ذوالغرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جا رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے سامنے سے آ کر پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! نماز کا وقت ہو جاتا ہے جب ہم اونٹوں کے تھان میں ہوتے ہیں۔ کیا ہم وہاں نماز پڑھ لیں؟ فرمایا نہیں۔ پھر پوچھا گیا۔ ان کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ فرمایا ہاں۔ پھر پوچھا کیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ سکتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ پوچھا کیا بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ فرمایا نہیں۔

فقہ الحدیث: امام اسحاق بن راہویہ نے فرمایا اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ والی دو صحیح حدیثیں ثابت ہیں۔

٧ ـ باب المتطهر يشك هل أحدث

١/٢٦٠ ـ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيم عَنْ عَمِّهِ قَالَ: شُكِيَ إلى النَّبيِّ ﷺ الرَّجُلُ يخَيَّلُ إلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ في الصَّلاةِ، فقالَ لا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوتاً أو يَجِدَ رِيحاً. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِّرمذِيَّ.

٢/٢٦١ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ في بَطْنِهِ شَيْئاً فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لا فَلا يَخْرُجْ مِنَ الْمَسْجِدِ حتى يَسْمَعَ صَوتاً أَو يَجِد رِيحاً. رَواهُ مُسْلِمٌ والتِّرْمِذِيُّ.

وهذا اللفظ عام في حال الصلاة وغيرها.

٨ ـ باب إيجاب الوضوء للصلاة والطواف ومس المصحف

١/٢٦٢ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قَالَ: لا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلاةً بِغيرِ طُهُور وَلا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ البُخارِيَّ.

٢/٢٦٣ ـ وَعَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزم عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كَتَبَ إلى أَهلِ الْيَمَنِ كِتَاباً وَكَانَ فِيْهِ لا يَمسُّ القُرْآنَ إلاَّ طَاهِرٌ. رَواهُ الأَثْرَمُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ، وَهُوَ لِمالِكٍ في «الْمُوطأ» مُرْسَلاً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْم: إنَّ في الكِتَابِ الذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزم أَنْ لا يَمَسَّ القُرْآنَ إلاَّ طَاهِرٌ، وَقَالَ الأَثْرَمُ: واحتجَّ أَبو عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي أَحْمَدَ بِحَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ، وَلا يُمَسُّ الْمُصْحَفُ إلاَّ على طَهارَةٍ.

[أدلة المانعين من قراءة الجنب القرآن]

٣/٢٦٤ ـ وَعَنْ طَاوُس عَنْ رَجلٍ قَدْ أَدْرَكَ النبيَّ ﷺ أنَّ النبيَّ ﷺ قَالَ: إنَّما الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلاةٌ فَإِذَا طُفْتُمْ فَأَقِلُّوا الكَلامَ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسائِيُّ.

١٠ ـ أبواب ما يستحب الوضوء لأجله

١ ـ باب استحباب الوضوء مما مسته النار والرخصة في تركه

١/٢٦٥ ـ عَنْ إبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَارِظٍ أَنَّهُ وَجَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى المَسْجِدِ فقالَ: إنَّما أَتَوضَّأُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ أَكَلْتُها لأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يقُولُ تَوضَّؤوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

وضو کے ٹوٹنے میں شک ہو تو کیا کیا جائے

(۲۶۰) حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے شکایت کی گئی کہ اسے نماز میں ایسا محسوس ہوتا ہے گویا اس سے ہوا خارج ہو گئی ہے۔ فرمایا نماز نہ توڑو جب تک آواز نہ سن لو یا بو محسوس نہ کرلو۔

(۲۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں کچھ (گڑبڑ) محسوس کرے پھر اسے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے کہ آیا پیٹ میں سے کچھ نکلا یا نہیں تو وہ مسجد سے نہ نکلے تاوقتیکہ آواز نہ سن لے یا بو محسوس نہ کرے۔

فقہ الحدیث: حدیث عام ہے حالتِ نماز اور غیر حالتِ نماز دونوں کو شامل ہے۔

نماز، طواف اور قرآن چھونے کے لیے وضو واجب ہے

(۲۶۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا اور نہ ہی چوری کا صدقہ قبول فرماتا ہے۔

(۲۶۳) حضرت عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں یہ بھی تھا کہ قرآن مجید کو پاک آدمی ہی چھو سکتا ہے (اثرم، دار قطنی) موطا مالک کی عبداللہ بن ابی بکر والی ایک مرسل حدیث میں ہے کہ اس خط میں جو رسول اللہ ﷺ نے ابنِ حزم کو لکھا تھا یہ تھا کہ قرآن مجید کو پاک آدمی ہی چھو سکتا ہے۔

فقہ الحدیث: امام اثرم نے فرمایا امام ابو عبداللہ (امام احمد) نے ابنِ عمر کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ قرآن مجید کو باوضو آدمی ہی چھو سکتا ہے۔

(۲۶۴) طاؤس اس شخص سے روایت کرتے ہیں، جس نے نبی کریم ﷺ کو پایا وہ کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف نماز ہے لہٰذا طواف کرتے وقت بات کم کرو۔

جہاں جہاں وضو مستحب ہے

آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھا کر وضو کا حکم

(۲۶۵) حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن قارظ رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے پایا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے ہیں اس لیے وضو کر رہا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھا کر وضو کیا کرو۔

٢/٢٦٦ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قَالَ: تَوَضَّؤُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

٣/٢٦٧ ـ وَعَنْ زَيْدِ بْن ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ رَواهُنَّ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسَائِيُّ.

٤/٢٦٨ ـ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قالتْ: أَكَلَ النبيُّ ﷺ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ولَمْ يَتوضَّأْ.

٥/٢٦٩ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِي قَالَ: رَأَيت النبيَّ ﷺ يَحْتَزُّ مِنْ كَتف شَاةٍ، فَأَكَلَ مِنها فَدُعِيَ إلى الصَّلاةِ، فَقَامَ وَطَرَحَ السِّكِّيْنَ وصلَّى ولَمْ يَتوضَّأْ. مُتَّفَقٌ عليهما.

٦/٢٧٠ ـ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَكَلْت مَعَ النبيِّ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ خُبْزاً ولحماً فَصَلَّوا ولَمْ يَتوضَّؤُوا. رَواهُ أَحْمَدُ.

٧/٢٧١ ـ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ آخِرَ الأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَرْكُ الوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ. رَواهُ أَبُو دَاوُد والنَّسَائِيُّ.

وهذه النصوص إنما تنفي الإيجاب لا الاستحباب، ولهذا قال للذي سأله: «أنتوضأُ مِنْ لحُومِ الغَنَمِ؟ وقال: إن شئت فتوضَّأ وإن شِئْتَ فلا تتوضَّأْ». ولولا أن الوضوء من ذلك مستحب لما أذن فيه، لأنه إسراف وتضييع للماء بغير فائدة.

٢ ـ باب فضل الوضوء لكل صلاة

١/٢٧٢ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَولا أَنْ أَشُقَّ على أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ عِنْدَ كُلِّ صَلاةٍ بوضُوءٍ وَمَعَ كُلِّ وُضوءٍ بِسِوَاكٍ. رَواهُ أَحْمَدُ بِإِسْنادٍ صَحِيْحٍ.

٢/٢٧٣ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتوضَّأ عِنْدَ كُلِّ صَلاةٍ، قِيلَ لَهُ فَأَنْتُم كَيْفَ كُنْتُم تَصْنَعُونَ؟ قَالَ: كُنا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ واحِدٍ ما لَمْ نُحْدِثْ. رَوَاهُ الجماعَةُ إلاَّ مُسْلِماً.

٣/٢٧٤ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ كَانَ أُمِرَ بِالوضُوءِ لِكُلِّ صَلاةٍ طَاهِراً كَانَ أَو غَيْرَ طَاهِرٍ، فَلما شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أُمِرَ بالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلاةٍ وَوُضِعَ عَنْهُ الوُضُوءُ إلاَّ مِنْ حَدَثٍ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً عَلَى ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُهُ حَتَى مات. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

٤/٢٧٥ ـ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ والتِّرْمِذِيُّ بِإِسْنادٍ ضَعِيْفٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهرٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهِ عَشْرَ حَسَناتٍ.

(۲۶۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آگ کی پکی ہوئی چیزیں کھا کر وضو کیا کرو۔

(۲۶۷) حضرت زیدؓ بن ثابت سے بھی اسی طرح روایت ہے۔ (ا،ن،م)

(۲۶۸) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے کندھے کا گوشت کھایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

(۲۶۹) حضرت عمرو بن امیہ الضمری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے کندھے کا گوشت کاٹ کاٹ کر کھا رہے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے بلایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھری پھینک کر کھڑے ہو گئے اور نیا وضو کیے بغیر نماز پڑھی۔

(۲۷۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابوبکرؓ و عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ گوشت روٹی کھائی۔ ان سب نے نیا وضو کیے بغیر نماز پڑھی۔

(۲۷۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آگ سے پکی ہوئی چیزیں کھا کر وضو نہیں کرتے تھے۔

فقہ الحدیث: یہ تمام روایتیں وجوب کی نفی کرتی ہیں۔ استحباب کی نہیں اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جس نے آپ سے پوچھا تھا کیا ہم بکری کا گوشت کھا کر وضو کریں؟ یہ فرمایا تھا کہ اگر چاہو وضو کر لو چاہو نہ کرو اگر وضو مستحب نہ ہوتا تو آپ وضو کی اجازت نہ دیتے کیونکہ اس صورت میں بلا فائدہ پانی کا ضیاع ہے۔

ہر نماز کے لیے وضو

(۲۷۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو انہیں ہر نماز کے لیے وضو کا اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

(۲۷۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا تم کیا کرتے ہو؟ بولے ہم ایک ہی وضو سے جب تک وہ نہ ٹوٹے کئی نمازیں پڑھ لیتے ہیں۔

(۲۷۴) حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے وضو کا حکم تھا خواہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو برقرار ہو یا نہ ہو جب اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوئی تو حکم ہوا کہ ہر نماز کے لیے مسواک کریں اور وضو ہٹا دیا گیا۔ جب تک کہ وضو نہ ٹوٹے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ خود کو قوی سمجھا کرتے تھے اور ہر نماز کے لیے تازہ وضو کیا کرتے تھے یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔

(۲۷۵) ابوداؤد اور ترمذی کی ایک کمزور سند کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے جو وضو پر وضو کرے گا اللہ اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا۔

٣ ـ باب استحباب الطهارة لذكر الله عز وجل والرخصة في تركه

١/٢٧٦ ـ عَنِ المُهاجِرِ بن قُنفُذٍ أنَّهُ سَلَّمَ على النَّبيِّ ﷺ وَهُوَ يَتوضأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّىٰ فَرَغَ مِنْ وُضوئِهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ، وَقالَ: إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعني أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلاَّ أَنّي كَرِهت أَنْ أَذْكُرَ اللَّهَ إِلاَّ عَلَى طَهارَةٍ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجه بِنَحْوِهِ.

٢/٢٧٧ ـ وَعَنْ أَبِي جُهَيْم بْنِ الحَارِثِ قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ حَتى أَقْبَلَ عَلَى الجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَمِنَ الرُّخْصَةِ في ذٰلِكَ حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ وَسَنَذْكُرُهُما.

٣/٢٧٨ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنها قَالَتْ: كَانَ النبي ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحيَانِهِ. رواهُ الْخَمْسَةُ إِلاَّ النَّسَائِيَّ وَذَكَرَهُ البُخارِيُّ بِغَيْرِ إِسْنادٍ.

٤ ـ باب استحباب الوضوء لمن أراد النوم

١/٢٧٩ ـ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاةِ. ثُمَّ اضطَجع على شِقِّكَ الأَيْمَنِ، ثُم قُل: اللَّهُمَّ أَسْلَمْت نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهت وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضت أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجأت ظَهرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهبَةً إِلَيْكَ لا مَلْجأَ وَلا مَنجىٰ مِنكَ إِلاَّ إِلَيْكَ اللَّهُمَّ آمَنت بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ ما تَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ: فَرَدَّدَها عليَّ النَّبِيُّ ﷺ فَلمَّا بَلَغت اللَّهُمَّ آمَنت بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْت وَرَسُولِكَ، قَالَ: لا وَنَبِيّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. رَواهُ أَحْمَدُ والبُخَارِيُّ والتِّرْمِذِيُّ.

٥ ـ باب تأكيد ذلك للجنب واستحباب الوضوء له لأجل الأكل والشرب والمعاودة

١/٢٨٠ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: أَيَنامُ أَحَدُنا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. إِذَا تَوَضَّأَ.

٢/٢٨١ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنامَ وَهُوَ جُنُب غَسَلَ فَرْجَهُ وتوضَّأَ وُضوءَهُ للصَّلاةِ. رَواهُما الجَماعَةُ.

٣/٢٨٢ ـ ولأَحْمَدَ وَمُسْلِمٍ عَنها قَالَتْ: كَانَ النبيُّ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُباً فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَو يَنامَ تَوضَّأَ.

اللہ کے ذکر سے پہلے وضو

(۲۷۶) حضرت مہاجرؓ بن قنفذ نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ وضو کر رہے تھے آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا۔ وضو سے فارغ ہو کر جواب دیا اور فرمایا مجھے جواب دینے سے محض اس بات نے روکا تھا کہ میں اللہ کے ذکر کو بلا وضو کے ناپسند سمجھتا ہوں۔

(۲۷۷) حضرت ابوجہیم بن الحارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جمل کنوئیں کی طرف سے تشریف لائے۔ ایک شخص آپ ﷺ سے ملا اور سلام کیا آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ایک دیوار کے پاس آ کر تیمّم کیا پھر سلام کا جواب دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ والی حدیثیں ذکر اللہ کے وقت ترکِ وضو کے بارے میں ہیں۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری۔ ہم دونوں احادیث ذکر کریں گے۔

(۲۷۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا نبی کریم ﷺ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

سونے سے پہلے وضو

(۲۷۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بستر پر جانے سے پہلے نماز والا وضو کر لو پھر سیدھی کروٹ پر لیٹ کر یہ دعا پڑھو۔ اے اللہ میں نے اپنا نفس تیرے حوالے کر دیا، اپنا رُخ تیری طرف پھیر دیا، اپنا معاملہ تجھے سونپ دیا اور تجھ پر پورا پورا بھروسہ کر لیا مجھے تیری رغبت بھی ہے اور تیرا ڈر بھی۔ بلاشبہ تیرے عذاب سے پناہ ونجات کی جگہ بجز تیری طرف آنے کے اور کوئی نہیں۔ اے اللہ تیری اتاری ہوئی کتاب پر اور تیرے بھیجے ہوئے نبی ﷺ پر میرا ایمان ہے (آپ ﷺ نے فرمایا) اگر اس رات میں فوت ہو جاؤ گے تو فطرت پر فوت ہو گے۔ یہ دعا سوتے وقت پڑھو۔ پھر بات نہ کرو۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا سنائی (تاکہ مجھے یاد ہو جائے) جب میں بکتابك الذی انزلت پر پہنچا تو میں نے و نبیك کی بجائے و رسولك کہہ دیا فرمایا نہیں و نبیك الذی ارسلت ہی کہو۔

جنبی کے لیے سوتے وقت وضو کی تاکید اور کھانے پینے اور دوبارہ بیوی کے پاس جانے کے وقت وضو کا استحباب

(۲۸۰) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا کوئی حالتِ جنابت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا ہاں مگر وضو کر کے۔

(۲۸۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب آپ ﷺ حالتِ جنابت میں سونا چاہتے تو عضو مخصوص دھو کر نماز والا وضو کر لیا کرتے تھے۔

(۲۸۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ ﷺ حالتِ ناپاکی میں اگر کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر لیا کرتے تھے۔

٤/٢٨٣ ـ وَعَنْ عَمَّارَ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلْجُنبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَو يَشْرَبَ أَو يَنامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وضُوءَهُ للصلاة. رَواهُ أحمدُ وَالتِّرمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

٥/٢٨٤ ـ وعَنْ أَبي سعيدٍ عن النَّبيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهلهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوضَّأ. رواهُ الجماعةُ إلا البُخَارِيَّ.

فائدةٌ

٦ ـ باب جواز ترك ذلك

١/٢٨٥ ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَو يَشْرَبَ وهُوَ جُنُبٌ يَغْسِل يَدَيْهِ ثُمَّ يَأْكُلُ ويَشْرَبُ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسَائِيُّ.

٢/٢٨٦ ـ وَعَنها أَيْضاً قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ لَهُ حَاجَةٌ إلى أَهلِهِ أتاهم ثُمَّ يَعُودُ وَلا يَمَسُّ ماءً. رَواهُ أَحمَدُ. ولأَبِي دَاوُدَ والتِّرمِذيِّ عَنها كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنامُ وهُوَ جُنُبٌ وَلا يَمَسُّ ماءً.

وهذا لا يناقض ما قبله، بل يحمل على أنه كان يترك الوضوء أحياناً لبيان الجواز ويفعله غالباً لطلب الفضيلة.

١١ ـ أبواب موجبات الغسل

١ ـ باب الغسل من المنيّ

١/٢٨٧ ـ عَنْ عَليٍّ عليه السلام قَالَ: كُنْت رَجُلاً مذَّاءً فسألت النَّبِيَّ ﷺ فقال في المَذْيِ الوُضُوءُ وفي الْمَنِيِّ الغُسْلُ. رَواهُ أَحْمَدُ وَابْنُ ماجه والتِّرمِذِيُّ وصحَّحهُ ولأَحْمَدَ فقال: إِذَا حَذَفْتَ الْماءَ فَاغْتَسِلْ مِنَ الجَنابَةِ فَإِذَا لَمْ تَكُنْ حَاذِفاً فَلا تَغْتَسِلْ.

وفيه تنبيه على أن ما يخرج لغير شهوة، إما لمرض أو أبردة، لا يوجب الغسل.

٢/٢٨٨ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُليم قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لا يَسْتَحِي مِنَ الحَقِّ فَهلْ على الْمَرْأَةِ الغُسْلُ إِذَا احتَلَمَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْماءَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَة وَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ، فَقَالَ: تَرِبَتْ يَدَاكِ فبما يُشْبِهُها ولدُها. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢ ـ باب إيجاب الغسل من التقاء الختانين ونسخ الرخصة فيه

١/٢٨٩ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِها الأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَها فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ولِمُسْلِمٍ وأَحْمَدَ، وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ.

(۲۸۳) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کے لیے جب وہ کھانے پینے یا سونے کا ارادہ کرے نماز والے وضو کی اجازت دی۔

(۲۸۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے اور پھر اس کے پاس دوبارہ جانے کا ارادہ کرے تو اسے وضو کر لینا چاہیے۔

جنبی کو کھانے پینے اور صحبت کے لیے وضو کا حکم

(۲۸۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ جنابت میں اگر کچھ کھانا پینا یا سونا چاہتے تو دونوں ہاتھ دھو کر کھا پی لیا کرتے تھے۔

(۲۸۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر آپ کو اپنی بیوی سے حاجت ہوتی تو اس کے پاس آتے پھر (فارغ ہو کر) لوٹتے اور پانی نہ چھوتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں سو جاتے اور پانی نہ چھوتے تھے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث پہلی حدیثوں کے خلاف نہیں ہے۔ آپ کبھی کبھی جواز کے لیے ایسا بھی کر لیا کرتے تھے مگر اکثر وضو بطور استحباب کے کر لیتے تھے۔

غسل کن کاموں سے واجب ہوتا ہے

منی سے غسل

(۲۸۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے کثرت سے مذی آتی تھی، اس بارے میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا فرمایا مذی سے وضو ہے اور منی سے غسل ہے۔ جب منی پھینکو تو غسل کر لو ورنہ غسل نہ کرو۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ اگر منی بلاشہوت کے کسی بیماری یا سردی وغیرہ سے نکلے تو غسل واجب نہیں۔

(۲۸۸) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ سلیمؓ نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے شرماتا نہیں، احتلام کی صورت میں عورت پر بھی غسل واجب ہے؟ فرمایا ہاں۔ اگر بیدار ہو کر وہ منی دیکھ لے۔ حضرت اُمّ سلمہؓ نے (تعجب سے) پوچھا کیا عورت کو بھی احتلام ہو جاتا ہے؟ فرمایا ہاں تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں آخر بچہ ماں کے کیونکر مشابہ ہوتا ہے۔

شرمگاہیں مِل جانے سے غُسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو

(۲۸۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد عورت کے چاروں اعضاء میں بیٹھ گیا اور کوشش کی تو اس پر غسل واجب ہو گیا۔ مسلم اور احمد میں ہے اگرچہ انزال نہ ہو۔

٢/٢٩٠ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنها قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِها الأَرْبَعِ ثُمَّ مَسَّ الخِتَانُ الخِتَانَ فقد وَجَبَ الْغُسْلُ رواه أحمد ومسلم والترمذي وصححه ولفظه: إذا جاوز الختانُ الخِتَانَ وجب الغسلُ.

وهو يفيد الوجوبَ وإن كان هناك حائل.

٣/٢٩١ ـ وعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: إِنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كانوا يَقُولُونَ الْماءُ مِنَ الْماءِ رُخْصَةٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ بِها في أَوَّلِ الإِسْلامِ ثُمَّ أَمَرَنا بِالاغْتِسَالِ بَعْدَها. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو داوُدَ، وفي لفظٍ إنَّما كَانَ الماءُ مِنَ الْماءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الإِسْلامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنها. رَواهُ التِّرْمِذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٤/٢٩٢ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنها أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهلَهُ ثُمَّ يُكْسِلُ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ، فقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إنِّي لأَفْعَلُ ذٰلِكَ أَنا وهٰذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ. رَواهُ مُسْلِمٌ.

٥/٢٩٣ ـ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ قَالَ نادَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنا عَلَى بَطْنِ امْرَأَتِي فقُمْت ولَمْ أُنْزِلْ فَاغْتَسَلْتَ وَخَرَجْتَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: لا عَلَيْكَ الْماءُ مِنَ الْماءِ، قَالَ رَافِعُ ثُمَّ أَمَرَنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعدَ ذٰلِكَ بالْغُسلِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٣ ـ باب من ذكر احتلاماً ولم يجد بللاً أو بالعكس

١/٢٩٤ ـ عَنْ خَولَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّها سَأَلَتِ النبيَّ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرى في مَنامِها ما يَرى الرَّجُلُ، فَقَالَ: لَيسَ عَلَيها غُسْلٌ حَتَّى تُنْزِلَ. كما أنَّ الرَّجُلَ لَيسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ حَتَّى يُنْزِلَ رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسائِيُّ مُخْتَصَراً وَلَفْظُهُ: أَنَّها سَأَلَتِ النبيَّ ﷺ عَنِ الْمرْأَةِ تَحْتَلِمُ فِي مَنامِها، فَقَالَ: إِذَا رَأَتِ الْماءَ فَلْتَغْتَسِلْ.

٢/٢٩٥ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنها قالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلا يَذْكُرُ احْتِلاماً، فقالَ يَغْتَسِلُ، وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنْ قَدِ احْتَلَمَ، وَلا يَجِدُ الْبَلَلَ، فَقَالَ: لا غُسْلَ عليهِ، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ الْمَرْأَةُ تَرَى ذٰلِكَ عَلَيْها الْغُسْلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّما النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجالِ. رَواهُ الْخَمْسَةُ إلاَّ النسائيَّ.

٤ ـ باب وجوب الغسل على الكافر إذا أسلم

١/٢٩٦ ـ عَنْ قَيْسِ بْنَ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَغْتَسِلَ بِماءٍ وَسِدْرٍ. رَواهُ الْخَمْسَةُ إلاَّ ابنَ ماجَه.

(۲۹۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مرد عورت کی چاروں شاخوں میں بیٹھ گیا پھر شرمگاہ سے شرمگاہ مل گئی تو غسل واجب ہوگیا۔ جب شرمگاہ شرمگاہ سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہوگیا۔

فقہ الحدیث: اس سے غسل کا وجوب ثابت ہوا اگر چہ درمیان میں کوئی آڑ ہی کیوں نہ ہو۔

(۲۹۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ غسل انزال سے واجب ہوتا ہے شروع اسلام میں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی تھی پھر آپ ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم فرمایا۔ انزال کے بغیر غسل کے عدم وجوب کی رخصت صرف آغازِ اسلام میں تھی۔ بعد میں غسل ضروری کر دیا گیا، انزال ہو یا نہ ہو۔

(۲۹۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی سے صحبت کرتا ہے پھر سست ہو جاتا ہے (انزال نہیں ہوتا) آپ ﷺ کے پاس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیٹھی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اور یہ (دونوں) ایسا کرتے ہیں پھر غسل کر لیتے ہیں۔

(۲۹۳) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے آواز دی۔ میں اپنی بیوی کے پیٹ پر تھا۔ فوراً کھڑا ہوگیا (ابھی) انزال نہیں ہوا تھا۔ پھر میں نے غسل کر کے باہر نکل کر آپ ﷺ کو اطلاع دی۔ فرمایا نہیں۔ غسل انزال سے واجب ہوتا ہے پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے ہمیں غسل کا حکم دے دیا۔

کسی کو احتلام یاد ہے مگر کپڑے پر نشان نہیں یا نشان ہے مگر احتلام یاد نہیں

(۲۹۴) حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا اگر عورت خواب میں وہی بات دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو کیا حکم ہے؟ فرمایا اس پر غسل نہیں تاوقتیکہ انزال نہ ہو جیسے مرد پر غسل نہیں جب تک انزال نہ ہو۔ حضرت خولہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے اس عورت کے بارے میں جسے خواب میں احتلام ہو جاتا ہے پوچھا۔ فرمایا اگر کپڑے پر منی دیکھے تو غسل کرلے۔ (ن)

(۲۹۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو تری تو پاتا ہے مگر اس کو احتلام یاد نہیں۔ فرمایا غسل کرلے اور اس کے بارے میں بھی پوچھا گیا جسے احتلام تو یاد ہے مگر تری نہیں پاتا فرمایا اس پر غسل نہیں ہے۔ حضرت اُمّ سلیم نے پوچھا اگر عورت بھی ایسا دیکھے تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے؟ فرمایا ہاں عورتیں بھی مردوں کا حصہ ہیں۔

کافر پر اسلام لانے کے بعد غسل واجب ہے

(۲۹۶) حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم فرمایا۔

٢٩٧/٢ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ ثُمامَةَ أَسْلَمَ فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ اذْهَبُوا بِهِ إِلى حائِطِ بَنِي فُلانَ فَمُرُوهُ أَنْ يَغْتَسِلَ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٥ ـ باب الغسل من الحيض

٢٩٨/١ ـ عَنْ عائِشَةَ أَنَّ فاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْش كَانَتْ تُسْتَحاضُ فسألَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقالَ ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بالحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الحيْضَةُ فَدَعِي الصَّلاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فاغْتَسِلِي وَصَلِّي. رَواهُ البُخارِيُّ.

٦ ـ باب تحريم القراءة على الحائض والجنب

٢٩٩/١ ـ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْضِي حاجَتَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَقْرَأُ القُرْآنَ، ويأكُلُ مَعَنا اللَّحْمَ وَلا يَحْجُبُهُ وَرُبَّما قالَ لا يَحجُزُهُ مِنَ القُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الجَنابَةَ، رَواهُ الْخَمْسَةُ لَكِنْ لَفظ التِّرمذِيِّ مُخْتَصَرٌ: كَانَ يُقْرِئُنا القُرآنَ عَلَى كُلِّ حَال ما لَمْ يَكُنْ جُنُباً، وقَالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

[أدلة القائلين بتحريم القراءة على الجنب]

٣٠٠/٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: لا يَقْرَأُ الْجُنُبُ، وَلا الحَائِضُ شَيئاً مِنَ الْقُرْآنِ. رَواهُ أبو دَاوُدَ والتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ ماجه.

٣٠١/٣ ـ وَعَنْ جابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: لا يَقْرَأُ الحَائِضُ ولا النُّفَساءُ مِنَ القرآنِ شيئاً. رَواهُ الدَّارقُطْنِيُّ.

٧ ـ باب الرخصة في اجتياز الجنب في المسجد ومنعه من اللبث فيه إلا أن يتوضأ

٣٠٢/١ ـ عَنْ عائِشَةَ قالَت: قالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ناوِلِينِي الخُمْرَةَ مِنَ المَسْجِدِ، فَقُلْت إنِّي حائِضٌ، فَقالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ في يَدِكِ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخارِيَّ.

٣٠٣/٢ ـ وَعَنْ مَيمُونَةَ قالت: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ على إحْدَانا وَهِيَ حَائِضٌ فيَضَعُ رَأسَهُ في حِجْرِها فيقرأُ القُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ تَقُومُ إحْدَانا بِخُمْرَتِهِ فَتَضَعُها في المَسْجِدِ وَهِيَ حائِضٌ. رَواهُ أَحْمَدُ والنسائِيُّ.

٣٠٤/٣ ـ وَعَنْ جابِرٍ قَالَ: كَانَ أَحَدُنا يَمُرُّ في الْمَسْجِدِ جُنُباً مُجْتَازاً. رَواهُ سعِيدُ ابْنُ مَنْصُورٍ في «سُنَنِهِ».

(۲۹۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ثمامہ اسلام لائے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان کو فلاں شخص کے باغ میں لے جاؤ اور کہو کہ غسل کر لیں۔

حیض سے غسل واجب ہے

(۲۹۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہؓ بنت ابی حبیش کو استحاضے کی بیماری تھی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ ایک رگ ہے حیض نہیں۔ جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھو۔

حائضہ اور جنبی کے لیے تلاوتِ قرآن کا حکم

(۲۹۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر آتے، قرآن پڑھتے اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے تھے۔ آپ ﷺ کو قرآن کی تلاوت سے بجز جنابت اور کوئی چیز نہیں روکتی تھی۔ آپ ﷺ ہمیں ہر حالت میں قرآن پڑھاتے تھے بشرطیکہ جنبی نہ ہوں۔

(۳۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپ ﷺ نے فرمایا حائضہ اور جنبی قرآن نہ پڑھیں۔

(۳۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حیض و نفاس والی عورت ذرا سا بھی قرآن نہ پڑھے۔ (دارقطنی)

جنبی مسجد سے گزر سکتا ہے ٹھہر نہیں سکتا ہاں وضو کر کے ٹھہر سکتا ہے

(۳۰۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسجد میں سے جانماز لا دو۔ میں نے کہا میں حالتِ حیض میں ہوں۔ فرمایا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(۳۰۳) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کسی کے پاس آتے (اتفاق سے) اگر وہ حائضہ ہوتی تو اس کی گود میں سر رکھ کر قرآن پڑھنے لگتے حالانکہ وہ حالتِ حیض میں ہوتی تھی۔ پھر ہم میں سے ایک حالتِ حیض میں ہونے کے باوجود مسجد میں جانماز رکھتی تھی۔

(۳۰۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم میں سے کوئی ایک جنابت کی حالت میں مسجد سے گزر جاتا تھا (سعید بن منصور)

٤/٣٠٥ ـ وَعَنْ زَيْدِ بنِ أَسْلَمَ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَمْشُونَ فِي الْمَسْجِدِ وهُمْ جُنُبٌ رَواهُ ابْنُ الْمُنْذِرِ.

٥/٣٠٦ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَوُجوهُ بُيُوتِ أَصْحَابِهِ شَارِعَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: وجِّهوا هٰذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَصْنَعِ الْقَوْمُ شَيْئاً رَجَاءَ أَنْ يَنْزِلَ فِيهِمْ رُخْصَةٌ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَجِّهُوا هٰذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِي لا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلا جُنُبٍ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٦/٣٠٧ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَرْحَةَ هٰذَا الْمَسْجِدِ فَنادَى بِأَعْلَى صَوتِهِ إِنَّ المسْجِدَ لا يَحِلُّ لِحَائِضٍ ولا لِجُنُبٍ. رَواهُ ابْنُ ماجَهْ.

وهذا يمنع بعمومه دخوله مطلقاً لكن خرج منه المجتاز ـ لما سبق ـ والمتوضيء، كما ذهب إليه أحمد وإسحاق، لما روى سعيد بن منصور في سننه قال: حدثنا عبد العزيز بن محمد عن هشام بن سعد عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار قال: «رأيت رجالاً من أصحاب رسول الله ﷺ يَجلِسُون في المسجد وهُم مُجْنِبُونَ إذا تَوَضَّؤُوا وُضوءَ الصَّلاة». وروى حنبل بن إسحاق صاحب أحمد قال: حدثنا أبو نعيم قال: حدثنا هشام بن سعد عن زيد بن أسلم قال: «كان أصحابُ رسول الله ﷺ يتحدثون في المسجد وهم على غيرِ وضوء، وكان الرجلُ يكون جُنُباً فيتوضّأ ثم يدخُلُ المسجد فيتحدَّثُ».

٨ ـ باب طواف الجنب على نسائه بغسل وبأغسال

١/٣٠٨ ـ عَنْ أَنسٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كَانَ يَطُوفُ عَلى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ واحِدٍ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ الْبُخَارِيَّ. وَلأَحْمَدَ والنَّسَائِي: فِي لَيْلَةٍ بِغُسْلٍ واحِدٍ.

٢/٣٠٩ ـ وَعَنْ أَبي رَافِعٍ مَولَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ عَلى نِسَائِهِ فِي لَيْلَةٍ، فَاغْتَسَلَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ غُسْلاً، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اغتسلتَ غُسْلاً وَاحِداً، فَقَالَ هٰذَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

١٢ ـ أبواب الأغسال المستحبة

١ ـ باب غسل الجمعة

١/٣١٠ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ. رَواهُ الجماعَةُ، وَلِمُسْلِمٍ: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْتِيَ الجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ.

٢/٣١١ ـ وعَنْ أَبي سعيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: غُسْلُ يَومِ الجُمعَةِ وَاجِبٌ على كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسِّوَاكُ وَأَنْ يَمَسَّ مِنَ الطيبِ ما يَقْدِرُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۳۰۵) حضرت زید بن اسلم رحمہ اللہ نے فرمایا صحابہ ناپاکی کی حالت میں مسجد میں چل پھر لیتے تھے۔ (ابن منذر)

(۳۰۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے گھروں کے دروازے مسجد میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھروں کے دروازے مسجد سے پھیر دو۔ پھر آپ تشریف لائے۔ ابھی صحابہ رضی اللہ عنہم نے حکم کی تعمیل نہیں کی تھی کہ شاید رخصت مل جائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اپنے گھروں کے دروازے مسجد سے پھیر دو کیونکہ میں حائضہ اور جنبی کے لیے مسجد کو حلال نہیں سمجھتا۔

(۳۰۷) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے صحن میں تشریف لائے اور زور سے فرمایا مسجد حائضہ اور جنبی کے لیے حلال نہیں ہے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث عموم کی وجہ سے حائضہ اور جنبی کے دخول کو مطلق حرام قرار دیتی ہے لیکن گزرنے والا اس عموم سے مستثنیٰ ہے چنانچہ اس بارے میں حدیث گزر چکی ہے۔ اسی طرح وضو کر کے مسجد میں بیٹھنے والا جنبی مستثنیٰ ہے۔ احمد و اسحاق کا یہی مذہب ہے جیسا کہ سعید بن منصور کی عطاء بن یسار والی حدیث میں ہے کہ میں نے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ جنابت کی حالت میں نماز والا وضو کر کے مسجد میں بیٹھا کرتے تھے۔ حنبل بن اسحاق صاحبِ امام احمد زید بن اسلم والی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ صحابہ بلا وضو مسجد میں باتیں کر لیا کرتے تھے اور ہم میں سے کوئی ناپاکی کی حالت میں وضو کر کے مسجد میں بیٹھ کر باتیں کر لیا کرتا تھا۔

کئی بیویوں سے ہم بستری کر کے ایک غسل بھی کیا جا سکتا ہے اور علیحدہ علیحدہ بھی

(۳۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں کے پاس گھومتے، پھر ایک ہی غسل کر لیا کرتے تھے۔ احمد اور نسائی میں ہے کہ ایک رات میں ایک ہی غسل سے۔

(۳۰۹) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات اپنی تمام بیویوں سے ہمبستر ہوئے اور ہر ایک کے پاس غسل کیا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! اگر آپ ایک ہی غسل فرما لیتے (تو کافی تھا) فرمایا علیحدہ علیحدہ غسل زیادہ اچھا اور پاکیزہ تر ہے۔

مستحب غسلوں کا بیان

جمعہ کا غسل

(۳۱۰) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ میں آئے تو اسے غسل کر لینا چاہیے اور مسلم میں ہے۔ فرمایا جب کوئی جمعہ میں آنے کا ارادہ کرے تو اسے غسل کر لینا چاہیے۔

(۳۱۱) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کا غسل ہر بالغ پر واجب ہے اور مسواک کرنا اور حسبِ مقدور خوشبو لگانا بھی۔

وهذا يدل على أنه أراد بلفظ الوجوب تأكيد استحبابه كما تقول: حقك عليّ واجب، والعدة دين، بدليل أنه قرنه بما ليس بواجب بالإجماع وهو السواك والطيب.

٣/٣١٢ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قَالَ: حَقٌّ على كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ في كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يوماً يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤/٣١٣ ـ وعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بَيْنا هُوَ قَائِمٌ فِي الخُطْبَةِ يَومَ الجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مِنَ المُهاجِرِينَ الأَوَّلِينَ، فَنادَاهُ عُمَرَ أَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهِ؟ فقالَ: إني شُغِلْت فَلَمْ أَنْقَلِبْ إلى أَهلِي حَتّى سَمِعْت التَّأْذِينَ فَلَمْ أَزِدْ عَلَى أَنْ تَوَضَّأْت قالَ والوضُوء أَيْضاً وَقَدْ عَلِمْت أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بالْغُسْلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥/٣١٤ ـ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَضأَ لِلْجُمُعةِ فَبِها وَنِعْمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَذٰلِكَ أَفْضَلُ. رَواهُ الْخَمْسَةُ إلاّ ابْنَ ماجه فإِنَّهُ رَواهُ مِنْ حديثِ جابرِ بنِ سَمُرَةَ.

٦/٣١٥ ـ وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَنازِلِهِمْ وَمِنَ الْعَوالِي فَيأْتُونَ في العباءِ فَيُصِيبُهُمْ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَتَخرُجُ مِنْهُمُ الرِّيحُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَهُوَ عِنْدِي، فقالَ النبيُّ ﷺ لَو أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُم لِيَومِكُمْ هٰذَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٧/٣١٦ ـ وَعَنْ أَوسِ بْنِ أَوسٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ يَومَ الْجُمُعَةِ وبَكَّرَ وابْتَكَرَ وَمَشَىٰ وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنا مِنَ الإِمامِ فاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَملُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِها وقِيَامِها. رَواهُ الْخَمْسَةُ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرمِذِيُّ: وَمَشَىٰ وَلَمْ يَرْكب.

٢ ـ باب غسل العيدين

١/٣١٧ ـ عَنِ الْفَاكِهِ بْنِ سَعْدٍ وكَانَ لَهُ صُحْبَةٌ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ يَومَ الْجُمُعَةِ، وَيَومَ عَرَفَةَ، ويَومَ الفِطْرِ، وَيَومَ النَّحْرِ، وكَانَ الْفَاكِهُ بْنُ سَعْدٍ يَأْمُرُ أَهلَهُ بالْغُسْلِ في هٰذِهِ الأَيامِ. رَواهُ عَبْدُ اللّهِ بْنِ أَحْمَدَ في «الْمُسْنَدِ» وابْنُ ماجه وَلَمْ يَذْكُرِ الْجُمُعَةَ.

٣ ـ باب الغسل من غسل الميت

١/٣١٨ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً فَلْيَغْتَسِلْ وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوضَّأْ. رَواهُ الْخَمْسَةُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ ماجه الْوُضُوءَ، وقالَ أَبُو داوُدَ هٰذا مَنْسُوخٌ وقالَ بَعْضُهُمْ مَعْناهُ مَنْ أَرَادَ حَمْلَهُ وِمُتابَعَتَهُ فَلْيَتَوضَّأْ مِنْ أَجلِ الصَّلاةِ عَلَيْهِ.

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کی مراد وجوب سے تاکیدی مستحب ہے۔ مثلاً اس محاورے میں کہ جب تم کہتے ہو تمہارا حق مجھ پر واجب ہے یا وعدہ قرض ہے محض تاکید مقصود ہوتی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے غسل کو مسواک اور خوشبو کے ساتھ بیان فرمایا جو بالاتفاق واجب نہیں۔

(۳۱۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہر سات دن میں ایک دن غسل کرنا ہر مسلمان پر حق ہے جس میں وہ اپنا سر اور بدن دھوئے۔

(۳۱۳) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کہ خطبہ دے رہے تھے کہ مہاجرین میں سے ایک شخص (عثمان) مسجد میں آئے۔ آپ نے انہیں آواز دے کر پوچھا (آنے کا) یہ کون سا وقت ہے؟ بولے کام میں گھرا ہوا تھا۔ گھر آتے ہی میں نے اذان سنی صرف وضو کر کے آرہا ہوں۔ فرمایا بس وضو ہی؟ کیا تمہیں خبر نہیں کہ اللہ کے رسول غسل کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

(۳۱۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن وضو کیا اس نے اچھا کیا وضو اسے کافی ہو جائے گا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔ کیونکہ ابن ماجہ حدیث جابر رضی اللہ عنہ بن سمرہ سے لائے ہیں۔

(۳۱۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جمعہ کے دن لوگ باری باری اپنے گھروں اور دیہاتوں سے آیا کرتے تھے۔ ان کے کپڑے گرد اور پسینے سے شرابور ہو جایا کرتے تھے اور ان سے بدبو نکلتی تھی۔ اسی قسم کا ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا۔ آپ ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے۔ فرمایا کاش تم اس دن کے لیے غسل کر لیا کرو۔

(۳۱۶) حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ ثقفی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے جس نے جمعہ کے دن غسل کرایا اور خود بھی کیا اور جمعہ کے لیے دوسروں کو صبح صبح آنے کے لیے آمادہ کیا اور خود بھی سویرے آیا اور پیدل آیا سوار ہو کر نہیں اور امام کے قریب بیٹھا خطبہ سنا اور کوئی لغو کام نہیں کیا۔ اسے ہر قدم کے بدلے سال بھر کے روزوں کا اور سال بھر کی راتوں کے قیام کا ثواب ملے گا (خمسہ) ترمذی میں پیدل چلنے اور سوار نہ ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

عید کا غسل

(۳۱۷) حضرت فاکہہ بن سعد رضی اللہ عنہ صحابی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن، عرفہ کے دن، عید کے دن اور بقرعید کے دن غسل کیا کرتے تھے۔ حضرت فاکھہ رضی اللہ عنہ بھی ان ایام میں اپنے گھر والوں کو غسل کرنے کا حکم فرماتے تھے۔ ابن ماجہ میں جمعہ کا ذکر نہیں ہے۔

مردے کو غُسل دے کر غُسل کرنا

(۳۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے مردے کو غسل دیا اسے خود بھی غسل کر لینا چاہیے اور جس نے کندھا دیا اسے وضو کر لینا چاہیے (خمسہ) ابن ماجہ میں وضو کا ذکر نہیں ہے۔

فقہ الحدیث: امام ابوداؤد نے فرمایا یہ حدیث منسوخ ہے۔ بعض علماء نے یہ معنی بتائے کہ جو شخص مردہ اٹھانے اور اس کے ساتھ جانے کا ارادہ کرے اسے جنازے کی نماز پڑھنے کے لیے وضو کر لینا چاہیے۔

٢/٣١٩ ـ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يُغْتَسَلُ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنَ الجُمُعَةِ وَالْجَنابَةِ والحِجَامَةِ وغُسْلِ الميِّتِ. رَواهُ أَحمَدُ والدَّارَقُطْنِيُّ وأَبو داوُدَ وَلَفْظُهُ: إِنَّ النَّبيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ... وهٰذَا الإِسْنادُ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ لكنْ قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَلا بِالحافِظِ.

٣/٣٢٠ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أبي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ عمرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّ أَسْماء بِنْتَ عُمَيْسٍ امْرَأَةَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ غَسَّلَتْ أبا بَكْرٍ حِيْنَ تُوُفيَ ثُمَّ خَرَجَتْ فَسأَلَتْ مَنْ حَضَرَها مِنَ المُهاجِرِينَ فقالت إِنَّ هٰذَا يَومٌ شَدِيدُ البَرْدِ وَأَنَا صَائِمَة فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ غُسْلٍ قالوا: لا. رَواهُ مالِكٌ في «المُوَطَّإِ» عَنْهُ.

٤ ـ باب الغسل للإحرام وللوقوف بعرفة ودخول مكة

١/٣٢١ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِإهلالِهِ وَاغْتَسَلَ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ.

٢/٣٢٢ ـ وعنْ عائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْها قَالَتْ: كَانَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرادَ أَنْ يُحْرِمَ غَسَلَ رَأْسَه بِخِطْمِيٍّ وَأُشْنانٍ وَدَهَنَهُ بِشَيْءٍ مِنْ زَيْتٍ غَيْرِ كَثِيرٍ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٣/٣٢٣ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قالت نُفِسَتْ أَسْماءُ بِنْت عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَأَمَرَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَأْمُرَها أَنْ تَغْتَسِل وَتُهِلَّ. رَواهُ مُسْلِمٌ وابنُ ماجه وأَبُو دَاوُدَ.

٤/٣٢٤ ـ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبيهِ أَنَّ عَلِيًا كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ كَانَ يَغْتَسِلُ يَومَ العِيدَيْنِ، وَيَومَ الجُمُعَةِ، وَيَومَ عَرَفَةَ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ. رَواهُ الشَّافِعِيُّ.

٥/٣٢٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لا يَقْدُمُ مَكَّةَ إلاَّ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلَ مَكَّةَ نَهاراً، وَيَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ فَعَلَهُ. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ ولِلبُخَارِيِّ مَعْناهُ وَلِمالِكٍ في «المُوَطَّإِ» عَنْ نافعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْتَسِلُ لِإِحْرامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ولِدُخولِ مَكَّةَ ولوُقوفِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ.

٥ ـ باب غسل المستحاضة لكل صلاة

١/٣٢٦ ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنها قالت: اسْتُحِيضَتْ زَيْنَبُ بِنْت جَحْشٍ، فقالَ لَها النبيُّ ﷺ اغتسِلِي لِكُلِّ صَلاةٍ. رَواهُ أَبو دَاوُد.

(۳۱۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزوں سے غسل کیا جائے جمعہ سے، جنابت سے، پچھنوں سے اور مردے کے غسل سے (دارقطنی)۔ ابوداؤد میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے تھے اس کی سند مسلم کی شرط پر ہے مگر دارقطنی کے نزدیک مصعب بن شیبہ نہ قوی ہے اور نہ حافظ۔

(۳۲۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حزم سے روایت ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا زوجۂ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فوت ہونے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غسل دیا، پھر آپ نے وہاں موجود مہاجرین صحابہ سے پوچھا آج بہت سردی ہے اور میں روزہ دار بھی ہوں۔ کیا مجھ پر غسل واجب ہے سب نے کہا نہیں (مالک فی المؤطا)۔

احرام کا غسل، وقوفِ عرفات کا غسل اور دخولِ مکہ کا غسل

(۳۲۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے برہنہ ہو کر احرام کے لیے غسل کیا۔

(۳۲۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو سر خطمی اور اشنان (گھاس) سے دھوتے تھے اور تھوڑا سا روغن زیتون بھی لگا لیا کرتے تھے زیادہ نہیں۔

(۳۲۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس کے ہاں (بیداء میں) ایک درخت کے نیچے محمد بن ابی بکر پیدا ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا ان سے کہہ دو غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

(۳۲۴) جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عید و بقر عید اور جمعہ اور عرفے کا غسل کیا کرتے تھے اور احرام باندھنے سے پہلے بھی غسل کرتے تھے (شافعی)۔

(۳۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ایک رات ذی طویٰ میں گزارا کرتے تھے، پھر صبح کو غسل کر کے مکہ میں داخل ہوا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اس کے ہم معنی حدیث بخاری میں بھی ہے۔ مؤطا مالک کی نافع والی حدیث میں ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ احرام باندھنے سے پہلے احرام کا غسل کر لیا کرتے تھے۔ نیز مکہ میں داخل ہونے کے لیے اور عرفہ کی شام کو قیام عرفات کے لیے بھی غسل کیا کرتے تھے۔

مستحاضہ ہر نماز کے لیے غسل کرے

(۳۲۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا زینب بنت جحش کو استحاضے کی بیماری تھی ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کے لیے غسل کر لیا کرو۔

8

٢/٣٢٧ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَهلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو اسْتُحِيضَتْ فأتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَها بالغُسْلِ عِنْدَ كُلِّ صلاةٍ فَلَما جَهَدَها ذٰلِكَ أَمَرَها أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهرِ والعَصْرِ بِغُسْلٍ والمَغرِبِ والعِشَاءِ بِغُسْلٍ والصُّبح بِغُسْلٍ. رَوَاه أَحْمَدُ وَأَبُو دَاودُ.

٣/٣٢٨ ـ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْماءَ بِنْت عميس قَالَتْ: قُلْت يَا رَسُولَ اللّٰهِ إنَّ فاطِمَةَ بِنْتَ أبي حبيشٍ اسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مِنَ الشَّيْطانِ لِتَجْلِسْ في مِرْكَنٍ فَإذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوقَ الماءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهرِ وَالعَصْرِ غُسْلاً واحِداً وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغرِبِ وَالعِشَاءِ غُسْلاً وَاحِداً وتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلاً وتَتَوَضَّأ فِيما بَيْنَ ذٰلِكَ. رَواهُ أَبُو داوُدَ.

٦ ـ باب غسل المغمى عليه إذا أفاق

١/٣٢٩ ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها قَالَتْ: ثَقِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فقالَ: أَصَلَّى النَّاسُ فقُلْنا لا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قالَ: ضَعوا لِي ماءً في المِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ، فقالَ: أَصَلَّى النَّاسُ فقُلْنا لا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فقالَ: ضَعُوا لِي ماءً في المِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ قَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فقُلْنا لا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَكَرت إرْسَالَهُ إلى أَبي بَكْرٍ، وتَمام الحَدِيثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٧ ـ باب صفة الغسل

١/٣٣٠ ـ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الجنابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ على شِمالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضوءَهُ للصلاةِ ثُمَّ يأْخُذُ الماءَ ويُدْخِلُ أَصَابِعَهُ في أُصولِ الشَّعْرِ حَتَّى إذَا رَأى أَنْ قَدِ اسْتَبْرَأَ حَفَنَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلاثَ حَثَياتٍ، ثُمَّ أَفَاضَ على سائِرِ جَسَدِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. أَخْرَجَاهُ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُما: ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدَيْهِ شَعْرَهُ حَتَّى إذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَد أَرْوَى بَشْرتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الماءَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ.

وهو دليل على أن غلبة الظن في وصول الماء إلى ما يجب غسله كاليقين.

٢/٣٣١ ـ وَعَنْ عَائِشَة قالت: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إذا اغْتَسَلَ مِنَ الجَنابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الحِلابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الأَيْمَن ثمَّ الأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ، فقالَ بِهِما على رَأْسِهِ. أَخْرَجَاهُ.

قال الخطابي: الحلاب: إناء يسع حلبة ناقة.

(۳۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت سہلہ بنت سہیل بن عمرو کو استحاضے کی بیماری تھی انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نماز کے لیے غسل کیا کرو۔ چونکہ ہر نماز کے لیے غسل ان کے لیے باعث مشقت تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظہر وعصر ایک غسل سے، مغرب وعشا ایک غسل سے اور فجر ایک غسل سے جمع کر کے پڑھ لیا کرو۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ بیمار اور تمام معذور لوگ جمع کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں اگر علیحدہ علیحدہ پڑھنے میں مشقت لاحق ہو۔

(۳۲۸) حضرت اسماءؓ بنت عمیس نے کہا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! فاطمہؓ بنت ابی جیش کو فلاں فلاں وقت سے استحاضے کی بیماری ہے اس نے اسی روز سے نماز نہیں پڑھی۔ فرمایا یہ ایک شیطانی بیماری ہے اس کو چاہیے کہ پانی کے ایک بھرے ہوئے لگن میں بیٹھ کر یہ دیکھے کہ پانی کے اوپر زردی تو نہیں؟ اگر ایسا ہے تو ظہر وعصر کے لیے ایک غسل، مغرب وعشا کے لیے ایک غسل اور فجر کے لیے ایک غسل کر لینا چاہیے۔ باقی درمیان میں وضو کر لینا چاہیے۔

بے ہوش، ہوش میں آ جائے تو غسل کر لے

(۳۲۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں پوچھا کیا صحابہؓ نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے عرض کیا۔ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا میرے لیے کسی لگن میں پانی رکھ دو۔ ہم نے پانی رکھ دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا اور اٹھنے لگے تو بے ہوش ہو گئے پھر جب ہوش آیا تو پوچھا کیا صحابہؓ نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں۔ فرمایا میرے لیے کسی لگن میں پانی رکھ دو۔ ہم نے پانی رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے لگے تھے کہ بے ہوش ہو گئے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا تو یہی پوچھا۔ کیا صحابہؓ نے نماز پڑھ لی ہے۔ ہم نے کہا نہیں۔ آپ کا انتظار کر رہے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی بھیج کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دیا اور ساری حدیث بیان کی (ق)۔

غسل کا طریقہ

(۳۳۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کا ارادہ فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر شرمگاہ دھوتے پھر وضو کرتے پھر سر پر پانی ڈال کر انگلیوں سے بالوں کی جڑوں میں خوب خلال کرتے پھر جب یقین ہو جاتا کہ پانی سے ہر جڑ تر ہو گئی ہے تو سر پر تین لپ پانی ڈالتے پھر تمام بدن پر تین لپ پانی بہاتے پھر پاؤں دھو لیتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھوں سے بالوں میں خلال فرماتے تھے، یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان (غالب) ہو جاتا کہ بالوں کی جڑیں تر ہو گئی ہیں تو اپنے اوپر تین بار پانی بہا لیتے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ غسل میں جہاں پانی پہنچانا واجب ہو وہاں غلبہ ظن (گمان غالب) یقین کے قائم مقام ہوتا ہے۔

(۳۳۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کے غسل کا ارادہ فرماتے تو پانی کا ایک برتن حلاب (دودھ دوہنے کے برتن) کے برابر منگواتے پھر ہاتھ میں پانی لے کر دائیں جانب سے ابتدا فرماتے پھر بائیں طرف دھوتے پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر سر پر ڈال لیتے تھے۔ امام خطابی نے فرمایا حلاب اس برتن کو کہتے ہیں جس میں اونٹنی کا ایک دفعہ کا دوہا ہوا دودھ آ جائے۔

٣/٣٣٢ ـ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قالت وَضَعْت للنَّبِيِّ ﷺ ماءً يَغْتَسِلُ بِهِ فَأَفْرَغَ على يَدَيْهِ فَغَسَلَهُما مَرَّتَيْنِ أو ثَلاثاً ثُمَّ أَفْرَغَ بِيَمِينِهِ على شِمالِهِ فَغَسَلَ مَذاكِيرَهُ ثُمَّ دَلَكَ يَدَهُ بالأَرْض ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ويَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رَأْسَهُ ثلاثاً ثُمَّ أَفْرَغَ على جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى مِنْ مُقَامِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ قَالَتْ فأتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْها وَجَعَلَ يَنْفُضُ الماء بيدهِ. رواهُ الجماعةُ ولَيْسَ لأَحْمَدَ والتِّرْمِذِيِّ نفضُ اليَدِ.

وفيه دليل استحباب دلك اليد بعد الاستنجاء.

٤/٣٣٣ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ. رَوَاهُ الخَمْسَةُ.

٥/٣٣٤ ـ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: تَذَاكَرْنا غُسْلَ الجِنابَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَمَّا أَنا فَآخُذُ مِلْءَ كَفِّي فأَصُبُّ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أُفِيضُ بَعْدُ على سَائِرِ جَسَدِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

فيه مستدلٌ لمن لم يوجب الدلك ولا المضمضة والاستنشاق.

٨ ـ باب تعاهد باطن الشعور وما جاء في نقضها

١/٣٣٥ ـ عَنْ عليٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَرَكَ مَوضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنابَةٍ لَمْ يُصِبْها الماءُ فَعَلَ اللَّهُ بِهِ كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ، قَالَ عَلِيٌّ فَمِنْ ثَمَّ عادَيْت شَعْرِي. رَواهُ أَحمَدُ وَأَبو دَاوُدَ وَزادَ وَكَانَ يَجُزُّ شَعْرَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

٢/٣٣٦ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْت يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الجَنابَةِ؟ قَالَ: لا إِنَّما يَكْفِيكِ أَن تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلاثَ حَثَيَاتٍ، ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْماءَ فَتَطْهُرِينَ. رَواهُ الجَماعَةُ إلا البُخارِيَّ.

وفي الحديث مستدَلٌ لمن لم يوجب الدلك باليد. وفي رواية لأبي داود أن امرأة جاءت إلى أم سلمة بهذا الحديث، قالت: فسألت لها النبي ﷺ بمعناه، قال فيه: «واغمزي قُرُونَكِ عند كُلِّ حَفْنَةٍ»، وهو دليل على وجوب بَلِّ داخل الشَّعر المسترسل.

٣/٣٣٧ ـ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: بَلَغَ عَائِشَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ أَنْ يَنْقُضْنَ رُؤُوسَهُنَّ، فَقَالَتْ يَا عَجَباً لابْنِ عَمْرٍو وَهُوَ يَأْمُرُ النِّسَاءَ إِذَا اغْتَسَلْنَ بِنَقْضِ رُؤُوسِهِنَّ أَوما يَأْمُرُهُنَّ أَنْ يَحْلِقْنَ رُؤُوسَهُنَّ لَقَدْ كُنْت أَغْتَسِلُ أَنا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِناءٍ وَاحِدٍ وَما أَزِيدُ عَلَى أَنْ أُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلاثَ إِفْرَاغاتٍ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

(۳۳۲) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل کے لیے پانی رکھا۔ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈال کر انہیں دو یا تین بار دھویا۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر تمام ستر دھویا پھر مٹی پر ہاتھ رگڑ کر دھوئے پھر کلی کی اور ناک میں پانی دیا اور منہ دھویا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھوئے پھر تین بار سر دھویا پھر سارے بدن پر پانی بہایا پھر اپنی جگہ سے ہٹ کر دونوں پاؤں دھوئے۔ میں آپ ﷺ کے پاس (بدن پونچھنے کے لیے) ایک کپڑا لائی مگر آپ ﷺ نے اسے لیا نہیں اور اپنے ہاتھ سے پانی جھاڑنے لگے۔ احمد اور ترمذی میں ہاتھوں سے پانی جھاڑنے کا ذکر نہیں ہے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ استنجے کے بعد ہاتھ زمین پر رگڑ کر دھونا مستحب ہے۔

(۳۳۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

(۳۳۴) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آپس میں جنابت کے غسل کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں لپ بھر کر سر پر پانی بہاتا ہوں پھر سارے بدن پر پانی بہا دیتا ہوں۔

فقہ الحدیث: جو حضرات غسلِ جنابت میں بدن ملنے کو، کلی کرنے کو اور ناک میں پانی دینے کو واجب نہیں سمجھتے ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔

بالوں کی اندرونی جلد تر کرنا اور غسل میں بالوں کا کھولنا

(۳۳۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جس نے غسلِ جنابت میں بال برابر خشک جگہ چھوڑ دی، اللہ جہنم میں اس کے ساتھ ایسا اور ایسا کرے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اسی وجہ سے بالوں کا دشمن ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ بال کٹوا دیا کرتے تھے۔

(۳۳۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنے سر کے بال مضبوطی سے باندھ لیا کرتی ہوں۔ کیا غسلِ جنابت کے لیے انہیں کھول لیا کروں؟ فرمایا نہیں تمہیں صرف تین لپ پانی بھر کر سر پر ڈال لینا کافی ہے پھر تم اپنے تمام جسم پر پانی بہا کر پاک ہو سکتی ہو۔

فقہ الحدیث: ان حضرات کی یہ حدیث بھی دلیل ہے جو جنابت کے غسل میں ہاتھ کے ساتھ بدن ملنے کو واجب نہیں سمجھتے۔ ایک عورت نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ مسئلہ پوچھا تھا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا سر پر پانی ڈال کر بال خوب زور سے ٹٹول لیا کرو تا کہ جڑوں تک پانی پہنچ جائے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس بات پر دلیل ہے کہ لمبے بالوں کی جڑوں کو تر کرنا واجب ہے۔

(۳۳۷) حضرت عبید بن عمیر نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو خبر ملی کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ اپنی بیویوں سے کہتے ہیں کہ غسل جنابت میں بال کھول لیا کریں۔ فرمایا تعجب ہے کہ وہ ایسا حکم دیتے ہیں انہیں سر منڈوانے ہی کا حکم کیوں نہیں دے دیتے؟ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ میں سر پر صرف تین لپ پانی ڈالتی تھی اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتی تھی۔

٩ ـ باب استحباب نقض الشعر لغسل الحيض وتتبع أثر الدم فيه

١/٣٣٨ ـ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَها وَكانَتْ حَائِضاً انْقُضِي شَعرَكِ واغْتَسِلِي رَواهُ ابْنُ ماجَه بِإِسْنادٍ صَحِيحٍ.

٢/٣٣٩ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِها مِنَ الْحَيْضِ فَأَمَرَها كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِها قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِها قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِي بِها فَاجْتَذَبْتُها إِلَيَّ فَقُلْت تَتَبَّعِي بِها أَثَرَ الدَّمِ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ ماجه وأَبَا دَاوُدَ قَالا: فِرْصَةً مُمَسَّكَةً.

١٠ ـ باب ما جاء في قدر الماء في الغسل والوضوء

١/٣٤٠ ـ عَنْ سُفَيْنَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ويَتَطَهَّرُ بِالمُدِّ. رَواهُ أَحْمَدُ وابنُ ماجَه وَمُسْلِمٌ والتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحهُ.

٢/٣٤١ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قالَ: كانَ النبيُّ ﷺ يَغْتَسِلُ بالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدادٍ وَيَتَوَضَّأُ بالمُدِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣/٣٤٢ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قالَ كانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوضَّأُ بِإِناءٍ يَكون رِطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بالصَّاعِ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبو داوُدَ.

٤/٣٤٣ ـ وَعَنْ مُوسَىٰ الجُهَنِيِّ قَالَ: أتى مُجاهِد بِقَدَحٍ حَزَرْتُهُ ثَمانِيَةَ أَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي عائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هٰذَا. رَواهُ النَّسائِيُّ.

٥/٣٤٤ ـ وَعَنْ جَابِرٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُجْزِىءُ مِنَ الْغُسْلِ الصَّاعُ وَمِنَ الْوُضُوءِ الْمُدُّ. رَواهُ أَحْمَدُ والأَثْرَمُ.

٦/٣٤٥ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْت أَغْتَسِلُ أَنا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إناءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الفَرَقُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَالفرقُ سِتَّةَ عَشَرَ رِطْلاً بِالْعِرَاقِي.

١١ ـ باب من رأى التقدير بذلك استحباباً وأن ما دونه يجزي إذا أسبغ

١/٣٤٦ ـ عَنْ عائِشَةَ أنها كانَتْ تَغْتَسِلُ هِيَ والنَّبِيُّ ﷺ في إناءٍ واحِدٍ يَسَعُ ثلاثة أَمْدَادٍ أو قريباً من ذلك. رَواهُ مُسْلِمٌ.

٢/٣٤٧ ـ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أُمِّ عمارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ تَوضَّأَ فَأُتِيَ بِماءٍ في إِناءٍ قَدْرَ ثُلُثَي المُدِّ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والنَّسائِيُّ.

٣/٣٤٨ ـ وعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عائشةَ قالت لقَدْ رَأَيْتَنِي أَغْتَسِلُ أَنا وَرَسول

غسلِ حیض کے لیے بال کھولنے مستحب ہیں نیز حیض سے فارغ ہو کر حیض کے خون کی بُو دُور کرنے کے لیے خُوشبو کا استعمال

(۳۳۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ وہ حائضہ تھیں (اور حیض کا خون بند ہونے پر غسل کرنا چاہتی تھیں) بال کھول کر غسل کرلو (بسند صحیح)۔

(۳۳۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک انصاری عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسلِ حیض کے بارے میں پوچھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسل کرنے کا طریقہ بتادیا اور فرمایا کہ ایک مشک چھڑکا ہوا روئی کا پھاہا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو۔ اس نے عرض کی اس سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا سبحان اللہ! اس سے پاکی حاصل کرو۔ پھر میں نے انصاری عورت کو اپنی طرف کھینچ کر سمجھایا کہ اسے بدبو مٹانے کے لیے استعمال کرو۔

فقہ الحدیث: حیض سے فارغ ہو کر عورت کو خوشبو استعمال کرنی چاہیے (تاکہ خون کی بدبو چلی جائے اور خوشبو ہو جائے)۔ ابن ماجہ اور ابوداؤد میں ہے مشک چھڑکا ہوا روئی کا پھایا۔

غسل اور وضو کے پانی کی مقدار

(۳۴۰) حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل اور ایک مد پانی سے وضو کرلیا کرتے تھے۔

فقہ الحدیث: ایک صاع چار مُد کا ہوتا ہے اور ایک مدُ ۱ ۱/۳ رطل کا ہوتا ہے لہٰذا ایک صاع ۵ ۱/۳ رطل کا۔ تقریباً ۲ ۳/۴ سیر کا ہوا جب کہ سیر ۸۰ تولہ کا ہو۔

(۳۴۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے لے کر پانچ مُد تک پانی سے غسل کرتے تھے اور ایک مُد پانی سے وضو کرلیتے تھے۔

(۳۴۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسے برتن سے وضو کرتے تھے جس میں دو رطل پانی کی گنجائش ہوتی تھی اور ایک صاع سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

(۳۴۳) حضرت موسیٰ الجہنی سے مروی ہے، حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے پاس ایک پیالہ لایا گیا جس میں میرے اندازے کے مطابق آٹھ رطل پانی کی گنجائش تھی۔ فرمایا مجھ سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جیسے برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

(۳۴۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غسل کے لیے ایک صاع اور وضو کے لیے ایک مُد پانی کافی ہے۔

(۳۴۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے جو بڑے پیالے کی قبیل سے تھا جسے فرق کہتے ہیں، غسل کرلیا کرتے تھے۔ ایک فرق ۱۶ عراقی رطل کا ہوتا تھا (حضرت سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ فرق تین صاع کا ہوتا ہے)۔

غسل کے لیے پانی کی مذکورہ بالا مقدار مستحب ہے تاہم اس سے کم بھی جائز ہے

(۳۴۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے برتن سے غسل کرلیتے تھے جس میں تین مُد یا قریب قریب تین مُد پانی کی گنجائش ہوتی تھی۔

(۳۴۷) حضرت اُمّ عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا ارادہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کا ایک ایسا برتن لایا گیا جس میں دو تہائی مُد پانی کی مقدار تھی۔

(۳۴۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس برتن سے غسل کرلیا

اللّٰهِ ﷺ مِن هٰذا فَإِذا تورٌ مَوضوعٌ مِثْلُ الصَّاعِ أو دُونهُ فَنَشرَعُ فِيهِ جَمِيعاً فَأُفِيْضُ عَلَى رَأسِي بِيدِي ثلاثَ مَرّاتٍ وَما أنْقُضُ لِي شعراً. رَواهُ النَّسائِيُّ.

١٢ ـ باب الاستتار عن الأعين للمغتسل وجواز تجرده في الخلوة

١/٣٤٩ ـ عَنْ يَعْلَىٰ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأى رَجُلاً يَغْتَسِلُ بِالْبرازِ، فَصَعَدَ المِنبَرَ فَحمِدَ اللّٰهَ وأثنى عليهِ، ثُمَّ قالَ: إنَّ اللّٰهَ عَزَّ وجلَّ حَيِيٌّ سَتِّيرٌ يُحِبُّ الحَياءَ والسَّتْرَ فَإِذَا اغتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ. رَواهُ أَبُو داودَ وَالنَّسَائِيُّ.

٢/٣٥٠ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: بَينا أَيُّوبُ عليهِ السلامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَاناً فَخَرَّ عليهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْثي في ثَوبِهِ فَناداهُ رَبُّهُ تَبارَكَ وَتَعالَى يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلٰكِنْ لا غِنَىٰ بِي عَنْ بَرَكَتِكَ. رَواهُ أَحْمَدُ والبُخارِيُّ والنَّسائيُّ.

٣/٣٥١ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: كَانَتْ بَنُو إِسْرائِيلَ يَغْتَسِلونَ عُراةً يَنْظُرُ بَعضهُمْ إلى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَىٰ عليهِ السلامُ يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ. فقالوا: وَاللّٰهِ ما يَمْنَعُ مُوسىٰ أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنا إلاَّ أَنَّهُ آدرُ قَالَ: فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوبَهُ على حَجَرٍ فَفَر الحَجَرُ بِثَوبِهِ قالَ فَجَمَحَ مُوسَىٰ عليهِ السلامُ بِأَثرِهِ يقولُ ثَوبِي، حَجَرُ ثَوبي حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إلى سَوأَةِ مُوسَىٰ عليهِ السلامُ فقالوا وَاللّٰهِ ما بِمُوسَىٰ بأسٌ قالَ: فَأَخَذَ ثوبَهُ فَطَفِقَ بالحَجَرِ ضَرْباً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣ ـ باب الدخول في الماءِ بغير إزار

١/٣٥٢ ـ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إنَّ مُوسَىٰ بْنَ عمرانَ عليهِ السلامُ كَانَ إِذَا أَرادَ أَنْ يَدْخُلَ الماءَ لَمْ يُلْقِ ثَوبَهُ حَتَّى يُوارِيَ عَورَتَهُ في الماءِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

وقد نصَّ أحمد على كراهة دخول الماء بغير إزار. وقال إسحاق: هو بالإزار أفضل، لقول الحسن والحسين رضي الله عنهما، وقد قيل لهما وقد دخلا الماء وعليهما بردان، فقالا: إن للماء سُكَّاناً. قال إسحاق: وإن تجرَّد رجونا أن لا يكون إثماً. واحتج بتجرُّد موسى عليه السلام.

١٤ ـ باب ما جاء في دخول الحمام

١/٣٥٣ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُول اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ باللّٰهِ والْيَومِ الآخِرِ مِنْ ذُكورِ أُمتي فَلا يَدْخُلِ الحَمَّامَ إلاَّ بِمِئْزَرٍ، وَمَنْ كَانَتْ تؤمِنُ باللّٰهِ وَالْيَومِ الآخِرِ

کرتے تھے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک برتن نکال کر دکھایا۔ یہ برتن بقدر صاع یا اس سے بھی چھوٹا تھا) ہم دونوں اس برتن سے غسل شروع کیا کرتے تھے میں اپنے ہاتھ سے تین بار سر پر پانی ڈالتی اور بال نہیں کھولتی تھی۔

غسل کے لیے پردہ، تاہم تنہائی میں ننگا ہونے کا جواز

(٣٤٩) حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو کھلے میدان میں نہا رہا تھا آپ منبر پر تشریف لے گئے اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا عزت وجلال والا اللہ بڑا شرمیلا اور حجاب کو پسند کرنے والا ہے۔ اسے شرم وحجاب محبوب ہے۔ اگر کوئی غسل کرنا چاہے تو اسے پردہ کر کے نہانا چاہیے۔

(٣٥٠) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ ہو کر غسل کر رہے تھے آپ کے اوپر سونے کی ٹڈیاں برسیں آپ انہیں چن چن کر دامن میں بھرنے لگے۔ ان کے برکت وبلندی والے اللہ نے انہیں آواز دے کر پوچھا ایوب! کیا میں نے تمہیں اس سونے سے جو تم دیکھ رہے ہو بے نیاز نہیں کر دیا؟ بولے بے شک تیری عزت کی قسم (تو نے مجھے سب کچھ دے رکھا ہے) لیکن مجھے تیری برکت سے بے نیازی حاصل نہیں ہو سکتی۔

(٣٥١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہودی ننگے ہو کر نہایا کرتے تھے۔ (پردہ نہیں کرتے تھے) اور ایک دوسرے کو نہاتے ہوئے دیکھا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پردہ کر کے نہایا کرتے تھے۔ یہودی بولے موسیٰ علیہ السلام ہمارے سامنے نہیں نہاتے بخدا ان کے فوطوں پر ورم ہے۔ پھر ایک دن آپ غسل کرنے کے لیے دریا میں تشریف لے گئے اور کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھ دیے۔ پتھر آپ کے کپڑے لے کر بھاگ کھڑا ہوا آپ بھی اس کے تعاقب میں یہ کہتے ہوئے دوڑے کہ اے پتھر میرے کپڑے دے۔ اے پتھر میرے کپڑے دے۔ اتنے میں یہودیوں نے آپ کو برہنہ دیکھ لیا اور کہنے لگے واہ موسیٰ کو تو کوئی بھی بیماری نہیں۔ اللہ کے نبی علیہ السلام نے فرمایا۔ پھر آپ علیہ السلام نے پتھر سے کپڑے چھین لیے اور اسے مارنے لگے۔

بلا تہبند پانی میں گھسنا

(٣٥٢) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب پانی میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو تہبند اس وقت تک نہیں اتارتے تھے جب تک آپ کا ستر پانی میں نہ چھپ جاتا۔

فقہ الحدیث: امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ بلا تہبند کے پانی میں داخل ہونا مکروہ ہے۔ امام اسحاق فرماتے ہیں کہ تہبند باندھ کر پانی میں گھسنا افضل ہے جب حسن وحسین رضی اللہ عنہما چادر باندھ کر پانی میں داخل ہوئے تو پوچھا گیا (کہ چادریں کیوں باندھیں) انہوں نے فرمایا پانی میں بھی رہنے والے ہیں۔ ان سے پردہ کرنے کی غرض سے ایسا کیا گیا ہے۔ امام اسحاق نے فرمایا اگر کوئی ننگا ہو کر پانی میں داخل ہوگا تو ہمیں امید ہے کہ وہ گنہ گار نہ ہوگا۔ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے استدلال کیا۔

حمام ❶ میں داخل ہونا

(٣٥٣) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے مردوں میں سے جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ حمام میں بلا تہبند کے داخل نہ ہو اور میری امت کی عورتوں میں سے جو اللہ پر اور آخرت پر

---

❶ خاص قسم کے حمام، ہمارے ہاں کے متعارف حمام نہیں۔

مِنْ إناثِ أُمَّتي فَلا تَدْخُلِ الْحَمَّامَ. رواهُ أَحْمَدُ.

٢/٣٥٤ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمَر أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّها سَتُفْتَحُ لَكُمْ أَرْضُ العَجَمِ وسَتَجِدُونَ فِيها بُيُوتاً يُقالُ لَها الْحَمَّامات فَلا يَدْخُلَنَّها الرِّجالُ إلاَّ بالإزارِ وَامْنَعُوا النِّساءَ إلاَّ مَرِيْضَةً أَو نُفَسَاءَ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ وابنُ ماجَه.

وفيه: أن مَن حلف لا يدخل بيتاً فدخل حمّاماً حنث.

١٣ ـ أبواب التيمم

١ ـ باب تيمم الجنب للصلاة إذا لم يجد ماء

١/٣٥٥ ـ عَنْ عِمْرانَ بْنِ حُصَيْنٍ قالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ في سَفَرٍ فَصَلَّى بالنَّاسِ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ، فقالَ ما مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ؟ قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنابَةٌ وَلا ماءَ قالَ عَلَيْكَ بالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢ ـ باب تيمم الجنب للجرح

١/٣٥٦ ـ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجْنا فِي سَفَرٍ فَأَصابَ رَجُلاً مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ في رأسِهِ ثُمَّ احتَلَمَ، فَسأَلَ أَصْحابَهُ هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخصَةً فِي التَّيَمُّمِ؟ فقالوا: ما نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْماءِ فَاغْتَسلَ فَماتَ، فَلَمَّا قَدِمْنا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُخْبِرَ بِذٰلِكَ، فَقالَ: قَتَلُوهُ قَتَلَهُمْ اللَّهُ أَلاَ سَأَلُوا إذْ لَمْ يَعْلَمُوا فإنَّما شِفَاءُ العِيِّ السُّؤَالُ إنَّما كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ أَو يَعْصِبَ على جُرْحِهِ ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهِ وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ. رَواهُ أبو دَاوُدَ والدَّارَقُطْنِيُّ.

٣ ـ باب الجنب يتيمم لخوف البرد

١/٣٥٧ ـ عَنْ عَمْرِو بْن العاصِ أَنَّهُ لَما بُعِثَ في غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلاسِلِ قَالَ احْتَلَمْت في لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيْدَةِ الْبَرْدِ فأشفَقْت إنِ اغْتَسَلْت أَنْ أهلِكَ فَتَيَمَّمْت ثُمَّ صَلَّيْت بأصْحَابِي صَلاةَ الصُّبْحِ فَلمَّا قَدِمْنا على رسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ، فقالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بأصْحَابِكَ وأَنْتَ جُنبٌ، فَقُلْت ذَكَرْت قَولَ اللَّهِ تعالى: ﴿وَلَا تَقْتُلُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ [النساء: ٢٩]، فَتَيَمَّمت ثُمَّ صَلَّيت فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ولَمْ يَقُلْ شَيئاً. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ والدَّارَقُطْنِي.

فيه من العلم: إثبات التيمم لخوف البرد، وسقوط الفرض به، وصحة اقتداء المتوضىء بالمتيمّم، وأن التيمم لا يرفع الحدث، وأن التمسك بالعمومات حُجَّة صحيحة.

ایمان رکھتی ہے وہ حمام میں داخل ہی نہ ہو۔

(۳۵۴) حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے کہ تم علاقۂ عجم فتح کرلو گے وہاں تم ایسے گھر بھی دیکھو گے، جنہیں حمام کہتے ہیں۔ احتیاط رکھوان میں مرد بلا تہبند کے داخل نہ ہوں اور عورتوں کو بھی اس میں جانے سے روک دو بجز بیمار یا نفاس والی عورت کے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ اگر کوئی گھر میں داخل نہ ہونے کی قسم کھالے پھر وہ حمام میں داخل ہوجائے تو اس کی قسم ٹوٹ جائے گی۔

تیمّم کے اَحکام

اگر جنبی کو پانی نہ ملے تو وہ نماز کے لیے تیمّم کر لے

(۳۵۵) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کو نماز پڑھائی۔ فارغ ہوئے تو ایک شخص کو الگ بیٹھا ہوا دیکھا تو اس سے پوچھا تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کی میں جنبی ہوں اور پانی ہے نہیں۔ فرمایا پاک مٹی سے تیمّم کرلو وہی کافی ہے۔

جنبی زخموں کی وجہ سے بھی تیمّم کرسکتا ہے

(۳۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم سفر میں تھے کہ ایک صحابی کے سر میں پتھر سے چوٹ آ گئی سر کچل گیا، پھر رات کو انہیں احتلام ہوگیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کیا مجھے تیمّم کی اجازت ہے؟ انہوں نے کہا نہیں تم تو پانی پر قادر ہو آخر انہوں نے غسل کرلیا اور وہ فوت ہوگئے۔ پھر جب ہم واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو آپ ﷺ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا انہوں نے اسے مار ڈالا۔ اللہ انہیں غارت کرے جب انہیں مسئلہ معلوم نہ تھا تو پوچھ کیوں نہیں لیا۔ ناسمجھ کی شفا پوچھ لینے ہی میں ہے۔ اسے صرف تیمّم کرلینا ہی کافی تھا۔ باقی زخم پر پٹی باندھ کر اس پر مسح کرلیتا پھر سارا بدن دھولیتا۔

جنبی زیادہ سردی کی وجہ سے بھی تیمّم کرسکتا ہے

(۳۵۷) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ان کو غزوہ ذات السلاسل میں بھیجا گیا فرماتے ہیں، مجھے اثنائے سفر میں احتلام ہوگیا۔ رات بڑی ٹھنڈی تھی، غسل کرنے سے ہلاکت کا ڈر تھا۔ تیمّم کرکے صبح کی نماز پڑھا دی۔ واپسی پر رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ فرمایا اے عمرو! تم نے لوگوں کو حالتِ جنابت میں نماز پڑھا دی۔ بولے مجھے یہ آیت وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا (لوگو خودکشی نہ کرو یاد رکھو اللہ بڑا ہی مہربان ہے) یاد آ گئی اور میں نے تیمّم کر کے نماز پڑھادی۔ یہ سن کر آپ ﷺ مسکرائے اور کچھ بھی نہیں فرمایا۔

فقہ الحدیث: اس سے معلوم ہوا کہ سردی کے ڈر سے تیمّم کیا جاسکتا ہے اور فرض ادا ہوجاتا ہے اور صاحبِ وضو صاحبِ تیمّم کی اقتدا کرسکتا ہے اور تیمّم حدث کو نہیں ہٹاتا اور عام نص سے استدلال صحیح ہے۔

٤ ـ باب الرخصة في الجماع لعادم الماء

١/٣٥٨ ـ عَنْ أبي ذَرٍّ قالَ: اجْتَوَيْت المَدِينَةَ فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللّهِ ﷺ بِإِبِلٍ فَكُنْت فِيها فَأتيت النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْت هَلَكَ أبو ذَرٍّ قالَ ما حالُكَ قالَ: كُنْت أَتَعَرَّضُ لِلْجَنابَةِ وَلَيْسَ قُرْبِي ماءٌ فقالَ: إنَّ الصعيدَ طَهُورٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الماءَ عَشْرَ سِنِيْنَ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبو دَاوُدَ والأَثْرَمُ وهٰذَا لَفظُهُ.

٥ ـ باب اشتراط دخول الوقت للتيمم

١/٣٥٩ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ جُعِلَتْ لِي الأَرْضُ مَسْجِداً وَطَهُوراً أيْنَما أدْرَكَتْنِي الصلاةُ تَمَسَّحْت وَصَلَّيْتُ.

٢/٣٦٠ ـ وَعَنْ أبي أُمامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قَالَ: جُعِلَت الأَرْضُ كُلُّها لِي ولأُمَّتِي مَسْجِداً وَطَهُوراً فأيْنَما أدْرَكَتْ رَجُلاً مِنْ أُمَّتِي الصلاةُ فَعِنْدَهُ مَسْجِدُهُ وَعِنْدَهُ طَهُورُهُ. رَواهُما أَحْمَدُ.

٦ ـ باب من وجد ما يكفي بعض طهارته يستعمله

١/٣٦١ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قَالَ إذا أَمَرْتُكُم بِأَمْرٍ فأتوا مِنْهُ ما اسْتَطَعْتُمْ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٧ ـ باب تعين التراب للتيمم دون بقية الجامدات

١/٣٦٢ ـ عَنْ عليٍّ كَرَّمَ اللّهُ وَجهَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ أُعْطِيت ما لَمْ يعْطَ أَحَدٌ مِنَ الأَنبياءِ نُصِرت بالرُّعْبِ، وأُعْطِيت مَفَاتِيحَ الأَرْضِ، وَسُمِّيت أَحْمَدَ، وَجُعِلَ لِي التُّرَابُ طَهُوراً، وجُعِلَتْ أُمَّتِي خَيْرَ الأُمَمِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٢/٣٦٣ ـ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ فُضِّلْنا على النَّاسِ بِثَلاثٍ: جُعِلَتْ صفُوفُنا كَصُفُوفِ المَلائِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنا الأَرْضُ كُلُّها مَسْجِداً، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُها لَنا طَهُوراً إِذَا لَمْ نَجِدِ الماءَ. رَواهُ مُسْلِمٌ.

٨ ـ باب صفة التيمم

١/٣٦٤ ـ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِر أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ في التَّيَمُّم: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ واليَدَيْنِ رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبو دَاوُدَ. وفي لَفظ أنَّ النبيَّ ﷺ أَمَرَهُ بالتَّيَمُّم لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ. رَواهُ التِّرمذيُّ وصححهُ.

پانی کی عدم موجودگی میں جماع کی رخصت

(۳۵۸) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (مدینہ سے باہر) اونٹوں کے پاس جانے کا حکم دیا۔ میں وہاں جا کر رہنے لگا۔ پھر میں نے آپ ﷺ سے آ کر کہا ابوذر ہلاک ہوگیا۔ پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے کہا مجھے جنابت درپیش رہتی ہے لیکن میرے گرد ونواح میں قریب قریب پانی نہیں۔ فرمایا یاد رکھو پاک مٹی پاک کر دیتی ہے چاہے دس سال تک بھی پانی نہ ملے۔

تیمّم کے لیے نماز کا وقت ہو جانا شرط ہے

(۳۵۹) حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے لیے تمام زمین مسجد اور پاک کر دینے والی بنادی گئی ہے۔ جہاں بھی نماز کا وقت آ جائے گا میں تیمم کر کے اسی جگہ نماز پڑھ لوں گا۔

(۳۶۰) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے لیے اور میری امت کے لیے تمام روئے زمین مسجد اور پاک کر دینے والی بنادی گئی ہے پھر جس جگہ میرا امتی نماز کا وقت پالے تو اس کے پاس اس کی مسجد اور اس کا وضو ہے۔

اگر کسی کو تھوڑا سا پانی مل جائے جو غسل کے لیے ناکافی ہو تو اسے استعمال کر لے

(۳۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اسے مقدور بھر بجالاؤ۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ جو طاقت سے باہر ہو وہ معاف ہے پھر اگر وہ طاقت کے اندر آ جائے تو اسے بجالانا واجب ہے۔

تیمّم کے لیے مٹی ہی متعین ہے دیگر ٹھوس چیزوں سے تیمّم نہیں ہو سکتا

(۳۶۲) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے وہ کچھ دیا گیا جو دوسرے انبیاء کو نہیں دیا گیا، میری مدد رعب سے کی گئی، مجھے زمین کی کنجیاں دے دی گئی ہیں، میرا نام احمد رکھا گیا۔ میرے لیے مٹی پاک کرنے والی بنا دی گئی اور میری امت بہترین بنائی گئی۔

(۳۶۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہمیں لوگوں پر تین باتوں سے فضیلت ملی ہے۔ ہماری صفیں فرشتوں کی سی صفیں ہیں، ہمارے لیے تمام روئے زمین مسجد ہے اور مٹی ہمیں پاک کر دیتی ہے اگر پانی نہ ملے (م)

تیمّم کا طریقہ

(۳۶۴) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تیمّم میں منہ اور دونوں ہاتھوں کے لیے ایک ہی ضرب ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں منہ اور دونوں ہاتھوں کے لیے تیمّم کا حکم فرمایا۔

٢/٣٦٥ ـ وَعَنْ عمَّارٍ قَالَ: أَجْنَبْت فَلَمْ أُصِبِ الماءَ فَتَمَعَّكْت في الصَّعيدِ وَصَلَّيْت فَذَكَرْت ذٰلِكَ للنَّبيِّ ﷺ فقال: إنَّما كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذا وَضَرَبَ النبيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهما ثُمَّ مَسَحَ بِهِما وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ. مُتَّفَقٌ عليهِ، وفي لَفْظٍ إنَّما كَانَ يَكْفِيْكَ أَنْ تَضْرِبَ بِكَفَّيْكَ في التُّرَابِ، ثُمَّ تَنفُخَ فيْهِما، ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِما وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ إلى الرُّصْغَيْنِ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

وفيه دليل على أن الترتيب في تيمم الجنب لا يجب.

٩ ـ باب من تيمم في أول الوقت وصلى ثم وجد الماء في الوقت

١/٣٦٦ ـ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أبي سَعِيْدٍ الخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَجُلانِ في سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلاةُ وَلَيْسَ مَعَهُما ماءٌ فَتَيَمَّما صَعِيْداً طَيِّباً فَصَلَّيا ثُمَّ وَجَدا الْماءَ في الوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُما الوُضُوءَ والصَّلاةَ، ولَمْ يُعِدِ الآخَرُ، ثُمَّ أتيا رَسولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرا ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلاتُكَ، وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضأَ وَأَعادَ لَكَ الأَجْرُ مَرَّتَيْنِ، رَواهُ النَّسائِيُّ وأَبو داوُدَ وهٰذا لَفْظُهُ، وَقَدْ رَوَيَاهُ أيضاً عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلاً.

١٠ ـ بَاب بطلان التيمم بوجدان الماء في الصلاة وغيرها

١/٣٦٧ ـ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أن رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إنَّ الصَّعيدَ الطيِّبَ طَهُورُ المُسْلِم وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الماءَ عَشرَ سِنِيْنَ فَإِذَا وَجَدَ الْماءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ. رَواهُ أَحمدُ والتِّرمِذِيُّ وصَحَحَهُ.

١١ ـ باب الصلاة بغير ماء ولا تراب عند الضرورة

١/٣٦٨ ـ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها أَنَّها اسْتعَارَتْ مِنْ أَسْماءَ قِلادَةً فَهَلَكَتْ فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رِجالاً في طَلَبِها فَوَجَدُوها فأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلاةُ وَلَيْسَ مَعَهم ماءٌ فصَلَّوا بِغَيْرِ وَضوءٍ فَلما أَتَوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَكَوا ذٰلِكَ إليهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيَمُّمِ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِّرْمِذيَّ.

١٤ ـ أبواب الحيض

١ ـ باب بناء المعتادة إذا استحيضت على عادتها

١/٣٦٩ ـ عَنْ عَائِشَةَ قالت: قالَتْ فاطِمَةُ بِنْت أَبي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إني

(۳۶۵) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں جنبی ہو گیا اور پانی نہ مل سکا آخر زمین پر لوٹ کر میں نے نماز پڑھ لی پھر میں نے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ فرمایا تمہیں یہی کافی تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ زمین پر مار کر ان میں پھونک ماری پھر منہ اور دونوں ہاتھوں پر پھیر لیے۔ تمہیں پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر ان میں پھونک مار کر انہیں منہ اور ہاتھوں مع کلائیوں کے پھیر دینا ہی کافی تھا (دارقطنی)۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ جنبی کے تیمم میں ترتیب واجب نہیں۔

اگر کسی نے اوّل وقت تیمّم کر کے نماز پڑھ لی پھر آخر وقت میں پانی مل گیا تو اس کا حکم

(۳۶۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو آدمی سفر میں تھے۔ نماز کا وقت ہو گیا۔ پاس پانی نہ تھا۔ آخر انہوں نے پاک مٹی سے تیمّم کر کے نماز پڑھ لی۔ پھر وقت کے اندر ہی پانی مل گیا۔ ان میں سے ایک نے تو وضو کر کے نماز دہرا لی مگر دوسرے نے نہیں دہرائی۔ پھر دونوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے جس نے نماز نہیں لوٹائی تھی فرمایا تم نے سنت پر عمل کیا، تمہاری نماز کافی ہو گئی اور اس سے جس نے نماز دہرائی تھی فرمایا تمہیں دہرا ثواب ملے گا۔ یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ یہ روایت ابوداؤد اور نسائی میں مرسل بھی آئی ہے اور صحابی ابوسعید کو چھوڑ دیا ہے۔

نماز میں یا نماز کے بعد پانی پا لینے کے بعد تیمّم ٹوٹ جاتا ہے

(۳۶۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پاک مٹی مسلمان کو پاک کر دیتی ہے اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔ پھر جب پانی مل جائے تو اسے پانی سے اپنا جسم دھو لینا چاہیے یہ اس کے لیے بہت بہتر ہے۔

بوقت ضرورت پانی یا مٹی کے بغیر بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے

(۳۶۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسماء سے ہار مانگ کر پہن لیا۔ وہ کھو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند آدمی اسے ڈھونڈھنے کے لیے بھیجے۔ ہار مل گیا۔ اس عرصے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ پانی نہ تھا آخر صحابہؓ نے بلا وضو کے نماز پڑھ لی۔ پھر جب وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کے لیے پانی نہ ملنے کی شکایت کی۔ اس پر حق تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتار دی۔

خونِ حیض کے مسائل

حیض کی عادی عورت کو استحاضے کی بیماری لاحق ہو جائے تو وہ کیا کرے

(۳۶۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش ؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھے

امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلاةَ؟ فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إنّما ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بالحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقبلَتِ الْحَيْضَة فَاتْرُكِي الصلاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُها فاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وصَلِّي. رَواهُ البُخَارِيُّ والنَّسَائِيُّ وأبو دَاوُدَ، وفي رِوايَةٍ لِلْجَماعَةِ إلا ابْنُ ماجه: فَإِذَا أَقْبلَتِ الحيضَةُ فَدَعِي الصلاةَ فَإِذَا أَدْبَرت فاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وصَلِّي. زَادَ التِّرمِذِيُّ في رِوَايَةٍ وَقالَ: تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذٰلِكَ الوَقْت وفي رِوَايَةٍ للبُخَارِيِّ ولٰكِنْ دَعِي الصلاةَ قَدْرَ الأَيَّامِ التي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي.

وفيه تنبيه على أنها إنما تبني على عادة متكررة.

٣٧٠/ ٢ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ عَوفٍ شَكَتْ إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الدَّمَ فقالَ لَها امْكُثِي قَدْرَ ما كانت تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلاةٍ. رَواهُ مُسْلِمٌ ورواه أَحْمَدُ والنَّسَائِيُّ ولَفْظُهُما: قَالَ فَلْتَنْتَظِرْ قَدْرَ قُرُوئِها التي كانت تحيض فلتترك الصلاة ثم لتنظر ما بعد ذلك فلتغتسل عِنْدَ كُلِّ صَلاةٍ وَتُصَلِّي.

٣٧١/ ٣ ـ وَعَنِ القَاسِمِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّها قَالَتْ للنَّبِيِّ ﷺ إنَّها مُسْتَحَاضَةٌ فَقَالَ تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِها ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤخِرُ الظُّهرَ وتُعَجِلُ العَصْرَ وتَغْتَسِلُ وتُصلي وَتُؤخرُ المَغرِبَ وتُعجِّلُ العِشَاء وتَغْتسلُ وَتُصَلِّيهما جَمِيعاً وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ. رَواهُ النَّسَائِيُّ.

٣٧٢/ ٤ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّها اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ في امْرَأَةٍ تُهراقُ الدمَ فقالَ لِتَنظُرْ قَدْرَ اللَّيَالِي والأَيَّامِ التي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ وَقَدْرَهُنَّ مِنَ الشَّهرِ فَتَدَعِ الصلاةَ ثُمَّ لتَغتَسِلْ ولْتَسْتَثفِرْ ثُمَّ تُصَلِّي. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ التِّرمِذِيَّ.

٢ ـ باب العمل بالتمييز

٣٧٣/ ١ ـ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّها كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فقال لَها النبي ﷺ إذَا كانَ دَمُ الحَيْضَةِ فَإِنَّهُ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كانَ كذٰلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصلاةِ فَإِذا كانَ الآخَرُ فَتَوضَّئِي وصَلِّي فإنَّما هوُ عِرْقٌ. رَواهُ أَبُو دَاود والنَّسائِيُّ.

٣ ـ باب من تحيض ستاً أو سبعاً لفقد العادة والتمييز

٣٧٤/ ١ ـ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: كُنْت أُسْتَحاضُ حَيْضَةً شَدِيْدَةً كَثِيْرَةً فَجِئْت إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ وأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ في بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قالت: قُلْت يَا رَسُولَ اللَّهِ إنِي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شدِيدَةً فما تَرَى فِيْها قَدْ مَنَعَتْنِي الصلاةَ والصِّيامَ فقالَ أَنْعَت لَكِ الكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قالت هو أَكثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ

استحاضے کی بیماری ہے۔ میں پاک نہیں ہوتی۔ کیا نماز چھوڑ دوں؟ فرمایا یہ ایک رگ ہے حیض نہیں ہے۔ جب تمہیں حیض آئے تو نماز چھوڑ دو۔ پھر جب حسبِ عادت دن گزر جائیں تو خون دھو کر نماز پڑھ لو۔ جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دو۔ بعد میں جب چلا جائے تو خون دھو کر نماز پڑھ لو۔ ترمذی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو کرلیا کرو یہاں تک کہ حیض کا وقت آ جائے۔ بخاری کی روایت میں ہے لیکن نماز ان دنوں میں چھوڑ دو جن میں تمہیں حیض آنے کی عادت ہے۔ پھر غسل کر کے نماز پڑھ لو۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ مستحاضہ اپنی عادت کا لحاظ رکھے استحاضے کے زمانے میں نماز نہ چھوڑے اور حیض کے زمانے میں حسبِ عادت نماز چھوڑ دے۔

(۳۷۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام حبیبہ بنت جحش (اہلیہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (استحاضے کے) خون کی شکایت کی فرمایا جن دنوں میں تمہیں حیض آیا کرتا تھا ان دنوں میں ٹھہری رہو (نماز نہ پڑھو) پھر غسل کرلو (اسی وجہ سے) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں (م،ا،ن)۔ اسے اس مدت تک انتظار کرنا چاہیے جو مدت ان کے حیض کی تھی اور نماز چھوڑ دے پھر ہر نماز کے لیے غسل کر کے نماز پڑھ لے۔

(۳۷۱) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ انہیں استحاضے کی بیماری ہے۔ فرمایا ایام حیض میں بیٹھی رہو۔ یعنی (نماز نہ پڑھو) پھر غسل کرلو، پھر ظہر کو دیر سے اور عصر کو جلدی سے ایک غسل کر کے پڑھ لو (اسی طرح) مغرب آخر وقت اور عشاء اوّل وقت ایک غسل کر کے پڑھ لو اور فجر کی نماز کے لیے ایک غسل کرلو۔

(۳۷۲) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت کے بارے میں فتویٰ پوچھا جسے کثرت سے خون آتا تھا۔ فرمایا اتنے دنوں کا انتظار کرے جتنے دن اسے ماہانہ حیض آیا کرتا ہے۔ پھر نماز چھوڑ دے پھر نہا کر لنگوٹ کس کر نماز پڑھ لے۔

حیض کا خون پہچان کر عمل کرنا

(۳۷۳) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت ابی حبیش کو استحاضے کی بیماری تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا جب حیض کا خون آئے جو سیاہ ہوتا ہے اور پہچان لیا جاتا ہے تو نماز سے رک جاؤ اور جب دوسرا (خون) ہو تو وضو کر کے نماز پڑھ لو۔ استحاضہ صرف ایک رگ ہے۔

فقہ الحدیث: یہ رگ رحم کے زیریں حصے میں ہوتی ہے، جسے عاذل کہتے ہیں۔ اس کے پھٹ جانے سے یہ بیماری لاحق ہوتی ہے، اس کا خون شوخ سرخ ہوتا ہے جس میں تعفن نہیں ہوتا (مترجم)۔

اگر ایام حیض کی عادت معلوم نہ ہو اور خون بھی نہ پہچانا جائے تو حیض کے مقررہ دن چھ یا سات ہیں

(۳۷۴) حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے فرمایا مجھے کثرت سے بڑی مقدار میں استحاضے کا خون آیا کرتا تھا۔ آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے کے لیے حاضر خدمت ہوئی اور آپ اس وقت میری ہمشیرہ زینب کے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! مجھے استحاضے کی بیماری ہے اور کثرت سے خون آتا ہے جس نے مجھے نماز روزے سے روک رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں میرے لیے کیا حکم ہے۔ فرمایا روئی استعمال کرو وہ خون چوس لیتی ہے۔ میں نے کہا خون اس سے بھی زیادہ ہے۔ فرمایا:

فاتَّخِذِي ثَوباً قالت هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَت: إنَّما أَثُجُّ ثَجًّا فقال سآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيُّهما فَعَلْت فَقَدْ أَجْزَأَ عَنكِ مِنَ الآخَرِ فإنْ قَوِيتِ عَلَيْهِما فَأَنت أَعْلَمُ فقال لَها إنَّما هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّام أَو سَبعةً في عِلْمِ اللّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتَّى إذا رَأَيت أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ واسْتَنْقَيت فصَلِّي أَرْبَعاً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَو ثَلاثاً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامها وصومي فإنَّ ذٰلِكَ مُجْزِيكِ وَكَذٰلِكَ فافْعَلِي في كُلِّ شَهرٍ كَما تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَما يَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطهرهِنَّ وَإنْ قَوِيتِ على أَنْ تُؤَخِّري الظُّهرَ وَتُعَجِّلي الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِيْنَ ثُمَّ تُصَلِّيْنَ الظهرَ والعَصْرَ جميعاً ثُمَّ تُؤخِّرِي الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلي العِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصلاتين فافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ وَتُصَلين فَكَذٰلِكَ فافْعَلِي وَصَلِّي وَصُومِي إنْ قَدَرْتِ عَلَى ذٰلِكِ، وقال رسُولُ اللّهِ ﷺ وَهٰذَا أَعْجَبُ الأَمْرَيْنِ إلَيَّ. رَواهُ أبو داوُدَ وأحمدُ والتِّرْمِذِيُّ وصَحَحاهُ.

فيه: أن الغسل لكل صلاة لا يجب، بل يجزئها الغسل لحيضها الذي تجلسه. وأن الجمع للمرض جائز. وأن جمع الفريضتين لها بطهارة واحدة جائز. وأن تعيين العدد من الستة والسبعة باجتهادها لا بتشهيها، لقوله ﷺ: «حتَّى إذا رأيتِ أنْ طَهُرتِ واستَنْقَيْتِ».

٤ ـ باب الصفرة والكدرة بعد العادة

١/٣٧٥ ـ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: كُنَّا لا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ والْكُدْرَةَ بَعْدَ الطهرِ شَيئاً. رَواهُ أَبُو دَاودَ والبُخَارِيُّ ولَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الطهرِ.

٢/٣٧٦ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّهُ عَنها أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قَالَ في المَرْأَةِ الَّتي تَرَى ما يَرِيبُها بَعْدَ الطُّهرِ إنَّما هو عِرْقٌ أو قَالَ عُرُوقٌ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبو دَاوُد وابْنُ ماجَه.

٥ ـ باب وضوء المستحاضة لكل صلاة

١/٣٧٧ ـ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قَالَ في الْمُسْتَحاضَةِ تَدَعُ الصلاةَ أيامَ أَقْرَائِها ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّا عِنْدَ كُلِّ صلاة وَتَصَوْمُ وتُصَلِّي: رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه والترمِذِيُّ وقالَ حَسَنٌ.

٢/٣٧٨ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ جاءَتْ فاطِمَةُ بنت أَبي حُبَيْشٍ إلى النَّبيِّ ﷺ فَقَالَتْ إنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلا أَطهرُ أَفَأَدَعُ الصلاةَ؟ فَقَالَ لَها: لا اجتَنِبِي الصلاة أَيَّامَ مَحِيْضِكِ ثم اغْتَسِلِي وَتوضَّئِي لِكُلِّ صلاة، ثُمَّ صَلِّي وَإنْ قَطَرَ الدَّمُ على الحَصِيرِ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه.

کپڑا استعمال کرو۔ میں بولی وہ اس سے بھی زیادہ ہے فرمایا لنگوٹ کس لیا کرو۔ میں نے کہا بڑی کثرت سے خون جاری رہتا ہے۔فرمایا میں تمہیں دو باتوں کا حکم دیتا ہوں جس پر عمل کرلوگی تو کافی ہے اور اگر دونوں پر عمل کرلو تو تمہیں اختیار ہے۔فرمایا استحاضہ شیطان کی ایڑوں میں سے ایک ایڑ ہے۔حیض تو تمہیں صرف چھ یا سات دن آتا ہے جنہیں اللہ ہی خوب جانتا ہے پھر (حیض سے فارغ ہوکر) نہالو جب تمہیں اس بات کا گمان ہوجائے کہ تم پاک ہوگئی ہو تو (مہینے میں) ۲۳ یا ۲۴ دن نماز پڑھو، روزے رکھو یہ تمہیں کافی ہے۔اسی طرح ہر ماہ کرلیا کرو جیسا کہ عموماً عورتوں کو حیض کے وقت حیض آتا ہے اور پاکیزگی کے وقت پاک ہوجاتی ہیں پھر (استحاضے کے زمانے میں) اگر تم میں سکت ہو تو ظہر آخر وقت اور عصر اوّل وقت ایک غسل سے ملا کر پڑھ لو۔اسی طرح مغرب وعشا ایک غسل سے ملا کر پڑھ لو اور فجر ایک غسل سے پڑھ لو۔اگر ایسا کرسکتی ہو تو کرو، نماز پڑھو اور روزے رکھو یہ طریقہ مجھے بہت پسند ہے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ مستحاضہ پر ہر نماز کے لیے غسل واجب نہیں بلکہ حیض سے فارغ ہوکر نہانا کافی ہے۔بیماری کی وجہ سے دو نمازیں جمع کرکے پڑھنا جائز ہے۔مستحاضہ ایک غسل سے دو نمازیں ادا کرسکتی ہے اور چھ یا سات دن حیض کی تعیین عورت کے اجتہاد پر موقوف ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: جب تمہیں اس بات کا گمان ہوجائے کہ تم فارغ ہوگئی ہو تو ۲۳ یا ۲۴ دن نماز پڑھو۔ الحدیث۔

اگر کوئی عورت مقررہ مدت کے بعد زردی یا گدلا پن دیکھے تو کیا کرے؟

(۳۷۵) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔پاک ہونے کے بعد ہم زردی اور گدلے پن کی پروا نہیں کیا کرتی تھیں (بخاری میں پاک ہونے کے بعد کا ذکر نہیں ہے)۔

(۳۷۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس خاتون کے بارے میں جو حیض کے غسل کے بعد ایسی چیز دیکھے جو اسے شک میں ڈال دے، فرمایا وہ صرف ایک رگ یا رگیں ہیں۔

مستحاضہ ہر نماز کے لیے وضو کرے

(۳۷۷) عدی بن ثابت عن أبيه عن جده: رسول اللہ ﷺ نے استحاضہ والی عورت سے فرمایا: حیض کے زمانے میں نماز چھوڑ دو پھر نہا کر ہر نماز کے لیے وضو کرو اور روزے بھی رکھو اور اسی طرح نماز پڑھتی رہو۔

(۳۷۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے آکر کہا کہ میں استحاضے کی بیماری میں مبتلا ہوں (کبھی) پاک نہیں ہوتی کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدت حیض میں نماز سے بچو پھر نہا کر نماز کے لیے وضو کرو اور نماز پڑھو اگرچہ خون مصلے پر ٹپک رہا ہو۔

٦ ـ باب تحريم وطء الحائض في الفرج وما يباح منها

١/٣٧٩ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مالكٍ أَنَّ اليهُودَ كانُوا إذَا حَاضَت المَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوها ولَمْ يجامعوها في البيُوتِ فَسَأَلَ أَصْحابُ النبيِّ النَّبِيَّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وجلَّ: ﴿وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَٱعْتَزِلُوا۟ ٱلنِّسَآءَ فِى ٱلْمَحِيضِ﴾ [البقرة: ٢٢٢] إلى آخِرِ الآيَةِ. فقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اصْنَعُوا كُلّ شَيْءٍ إلاَّ النِّكَاحَ وفِي لَفْظٍ: إلاَّ الجِماعَ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ البُخارِي.

٢/٣٨٠ ـ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النبيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إذَا أَرَادَ مِنَ الحَائِضِ شَيْئاً أَلْقَى على فَرْجِها شيئاً. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٣/٣٨١ ـ وَعَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَجْدَعَ قَالَ: سألت عائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها ما للرّجلِ مِن امْرَأَتِهِ إذا كَانَتْ حَائِضاً قَالَتْ كُلُّ شَيْءٍ إلاَّ الفَرْجَ. رَواهُ البُخَارِيُّ في «تَارِيخِهِ».

٤/٣٨٢ ـ وَعَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ما يَحلُّ لِي مِنَ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ لَكَ ما فوقَ الإِزَارِ. رَواهُ أَبُو دَاودَ، قُلْتُ عَمُّهُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سعْدٍ.

٥/٣٨٣ ـ وعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ إحْدَانا إذَا كَانَتْ حائِضاً فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبَاشِرَها أَمَرَها أَنْ تَأْتَزِرَ بِإِزَارٍ فِي فَورِ حَيْضَتِها ثُمَّ يُبَاشِرُها. مُتَّفَقٌ عليهِ. قالَ الخَطَّابِيُّ فَورُ الحَيْضِ أَوَّلُهُ وَمعظَمُهُ.

٧ ـ باب كفارة من أتى حائضاً

١/٣٨٤ ـ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ في الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حائِض يَتَصَدَّقُ بِدِيْنارٍ أو بِنِصْفِ دِينارٍ. رَواهُ الخَمْسَةُ وَقالَ أَبو داوُدَ هٰكذا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ قَالَ دِينارٌ أَو نِصْفُ دِينارٍ، وفِي لَفْظٍ لِلتِرمِذِيِّ: إذَا كَانَ دَماً أَحْمَرَ فَدِيْنارٌ وَإنْ كَانَ دَماً أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينارٍ، وَفِي رِوَايَةٍ لأَحْمَدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ فِي الحَائِضِ تُصَابُ دِيناراً فَإنْ أَصَابَها وَقَدْ أَدْبَرَ الدَّمُ عَنها وَلَمْ تَغْتَسِلْ فَنِصْفُ دِينارٍ كُلُّ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

وفيه تنبيه على تحريم الوطء قبل الغسل.

٨ ـ باب الحائض لا تصوم ولا تصلي وتقضي الصوم دون الصلاة

١/٣٨٥ ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ في حَدِيثٍ لَهُ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَالَ لِلنِّساءِ أَلَيْسَ شَهادَةُ

حائضہ سے ہمبستری حرام ہے اور اس دوران کیا کیا کام جائز ہیں؟

(۳۷۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے جب کوئی یہود یہ ایامِ حیض میں ہوتی تو یہودی اس کے ساتھ کھاتے پیتے نہ تھے اور نہ اس سے صحبت کرتے تھے۔ صحابہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے (اس بارے میں) پوچھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ویسئلونک عن المحیض۔ الخ اتاردی کہ ''اے نبی ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں آپ ﷺ فرما دیجیے وہ گندگی ہے، اس لیے مدت حیض میں عورتوں سے الگ رہو جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا علاوہ صحبت کے سب کچھ کرو۔

(۳۸۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کسی ام المومنین سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب حیض والی عورت سے کچھ کرنا چاہتے تو اسے تہبند بندھوا دیا کرتے تھے۔

(۳۸۱) حضرت مسروق بن اجدع نے کہا۔ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جب کسی کی بیوی حالتِ حیض میں ہو تو شوہر کو اس کی کیا چیز حلال ہے۔ فرمایا ہر چیز بجز شرمگاہ کے۔

(۳۸۲) حضرت حرام بن حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے چچا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ مجھے حالتِ حیض میں اپنی بیوی کی کیا چیز حلال ہے؟ فرمایا تہہ بند کے اوپر اوپر کا حصہ (حرام کے چچا کا نام عبداللہ بن سعد ہے)۔

(۳۸۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب ہم میں سے کوئی حالتِ حیض میں ہوتی اور اس سے اللہ کے نبی ﷺ مباشرت کرنا چاہتے تو تہبند بندھوا دیا کرتے تھے (ایسی حالت میں بھی) جب اس کا خون پورے زور پر ہوتا تھا۔ پھر آپ اس کے جسم سے اپنا جسم لگاتے۔ (خطابی نے فرمایا فور الحیض: آغازِ حیض کا زور)۔

حیض کی حالت میں صحبت کرنے کا کفارہ

(۳۸۴) ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی حالتِ حیض میں اپنی بیوی سے صحبت کرے وہ ایک دینار یا آدھا دینار (۴ ماشہ یا ۲ ماشہ سونا یا اس کی قیمت) خیرات کرے۔ (صحیح روایتیں اسی طرح ہیں) ترمذی میں ہے۔ فرمایا اگر خون سرخ ہو تو ایک دینار اور اگر زرد ہو تو آدھا دینار خیرات کرے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے اس عورت کے بارے میں جس سے حالتِ حیض میں صحبت کر لی جائے ایک دینار مقرر کیا پھر اگر خون رُک گیا اور نہانے سے پہلے صحبت کر لی تو آدھا دینار مقرر فرمایا۔ یہ سب اللہ کے نبی ﷺ سے آیا ہے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ حائضہ سے نہانے سے پہلے صحبت حرام ہے اگرچہ بعض فقہا نے اجازت دی ہے مگر بچنا ہی اولیٰ ہے۔ (مترجم)

حائضہ نماز روزہ چھوڑ دے، پاک ہونے کے بعد روزوں کی قضا واجب ہے نماز کی نہیں

(۳۸۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی ایک حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورتوں سے کہا عورتو! کیا ایک

الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهادَةِ الرَّجُلِ؟ قُلْنَ بَلَى، قَالَ: فَذٰلِكُنَّ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِها أَلَيْسَ إِذَا حاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟ قُلْنَ بَلَى، قَالَ: فَذٰلِكُنَّ مِنْ نُقصان دِينِها. مُخْتَصَرٌ مِنَ البُخَارِيِّ.

٢/٣٨٦ ـ وَعَنْ مُعاذَةَ قَالَتْ: سألت عَائِشَةَ فقُلْت ما بَالُ الحائِضِ تَقضِي الصَّومَ وَلا تَقْضِي الصلاةَ؟ قَالَتْ كَانَ يُصِيبُنا ذٰلِكَ مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ فَنُؤْمَرُ بِقَضاءِ الصَّومِ وَلا نُؤْمَرُ بِقَضاءِ الصلاةِ. رَواهُ الجماعَةُ.

وعن ابن عباس أنه كان يقول: «إذا طَهُرَتِ الحائِضُ بعد العصْرِ صلَّتِ الظُهرِ والعصر، وإذا طَهرت بعد العِشاء صلَّت المغرب والعشاء». وعن عبد الرحمٰن بن عوف قال: «إذا طهرت الحائض قبل أن تغرُب الشمس صلَّت الظهر والعصر، وإذا طَهُرَت قبل الفجر صلَّتِ المغرب والعِشاء». رواهما سعيد بن منصور في سننه والأثرم وقال: قال أحمد: عامّة التابعين يقولون بهذا القول إلاَّ الحسن وحده.

٩ ـ باب سؤر الحائض ومؤاكلتِها

١/٣٨٧ ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنت أَشْرَبُ وَأَنا حَائِضٌ فَأُناوِلهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضع فَاهُ على مَوضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ، وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنا حائِض فَأناولهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ على مَوضِعِ فِيَّ. رواهُ الجماعةُ إلاَّ البُخاريّ والترمذِيّ.

٢/٣٨٨ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَألت النَّبِيَّ ﷺ عَنْ مُؤَاكَلَةِ الحَائِض قَالَ وَاكِلْها. رَواهُ أَحْمَدُ والتِّرمِذِيُّ.

١٠ ـ باب وطء المستحاضة

١/٣٨٩ ـ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّها كَانَتْ تُسْتَحَاضُ وَكَانَ زَوجُها يُجامِعُها.

٢/٣٩٠ ـ وَعَنْهُ أيضاً قَالَ: كَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تُسْتَحَاضُ وَكَانَ زَوجُها يَغْشَاها رَواهُما أَبُو دَاوُدَ وَكَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تَحتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوفٍ كَذَا في «صَحِيحِ مُسْلِمٍ» وَكَانَتْ حَمْنَةُ تَحتَ طَلحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّهِ.

١٥ ـ أبواب النفاس

١ ـ باب أكثر النفاس

١/٣٩١ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهلٍ وَاسْمُهُ كَثِيرُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مَسَّةَ

عورت کی گواہی ایک مرد کی آدھی گواہی کے برابر نہیں؟ بولیں کیوں نہیں۔ فرمایا یہی تو ان کی عقل کی کمی ہے۔ کیا عورت حالتِ حیض میں نماز اور روزے نہیں چھوڑتی؟ بولیں کیوں نہیں؟ فرمایا یہی ان کے دین کی کمی ہے۔

(۳۸۶) حضرت معاذۃ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ یہ کیا بات ہے کہ حیض والی عورت روزے تو قضا کرتی ہے لیکن نماز قضا نہیں کرتی۔ فرمایا ہمیں عہد رسالت میں حیض آتا تھا پھر روزوں کی قضا کا تو حکم تھا مگر نماز کی قضا کا نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے اگر حیض والی عورت عصر کے بعد پاک ہو تو ظہر وعصر دونوں وقتوں کی نماز پڑھے اور اگر عشا کے بعد پاک ہو تو مغرب وعشا کی نماز پڑھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر عورت سورج ڈوبنے سے پہلے پاک ہو جائے تو ظہر وعصر دونوں وقتوں کی نماز پڑھ لے اور اگر فجر سے پہلے پاک ہو تو مغرب و عشا دونوں وقتوں کی نماز پڑھ لے (سعید بن منصور، اثرم) امام احمد نے فرمایا عموماً تابعین اسی کے قائل تھے البتہ حسن بصری خلاف تھے۔

حائضہ کا جھوٹا اور اس کے ساتھ کھانا پینا

(۳۸۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں حالتِ حیض میں پانی پی کر نبی اکرم ﷺ کو دے دیتی تھی۔ آپ اسی جگہ منہ رکھ کر پانی پی لیتے تھے جس جگہ سے میں نے پیا ہوتا (اسی طرح) میں حالت حیض میں بوٹی نوچتی پھر آپ ﷺ کو دے دیتی اور آپ ﷺ اسی جگہ سے نوچتے جہاں سے میں نے نوچی تھی۔

(۳۸۸) حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے حائضہ کے ساتھ کھانے پینے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے ساتھ کھاؤ پیو۔

مستحاضہ سے صحبت جائز ہے

(۳۸۹) حضرت حمنہ بنت جحش استحاضے کی بیماری میں مبتلا تھیں اور ان کے شوہر ان سے صحبت کیا کرتے تھے۔

(۳۹۰) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا استحاضے کی بیماری میں مبتلا تھیں اور ان کے شوہر ان سے ہمبستر ہوتے تھے۔

فائدہ: حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی بیوی تھیں جیسا کہ مسلم میں ہے اور حضرت حمنہ رضی اللہ عنہا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔

نفاس کے احکام

نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت کتنی ہے

الأَزْدِيَّةِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعِينَ يوماً وَكُنَّا نَطْلي وجُوهَنا بالوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ. رَواهُ الخمسةُ إلاَّ النَّسَائِيّ وقالَ البُخَارِيُّ عَلِيُّ بنُ عَبْدِ الأَعْلَىٰ ثِقَةٌ وَأَبو سَهلٍ ثِقَةٌ.

قلتُ: ومعنى الحديث: كانت تؤمر أن تجلس إلى الأربعين، لئلاً يكون الخبر كذباً؛ إذ لا يمكن أن تتفق عادة نساء عصر في نفاس أو حيض.

٢ ـ باب سقوط الصلاة عن النفساء

١/٣٩٢ ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنها قَالَتْ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ النبيّ ﷺ تقعد في النفاس أربعين ليلة لا يأمرها النبي ﷺ بِقَضَاءِ صلاةِ النِّفَاسِ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ.

(٣٩١) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ عورتیں عہدِ رسالت میں (نفاس کے) چالیس دن گزارتی تھیں۔ ہم جھائیوں کی وجہ سے چہروں پر ورس (یمن میں زرد رنگ کی ایک گھاس ہوتی ہے) ملا کرتی تھیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں اور ابو سہل بھی جن کا نام کثیر بن زیاد ہے ثقہ ہیں۔

فقہ الحدیث: میں کہتا ہوں حدیث کا مفہوم صرف اتنا ہے کہ عورتوں کو چالیس دن تک انتظار کرنا چاہیے تاکہ خبر جھوٹی نہ ہو۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ ہمعصر عورتوں کی حیض و نفاس کی عادات ایک جیسی ہوں، حیض و نفاس میں عورتوں کی عادتیں مختلف ہوتی ہیں۔ (بلکہ بعض عورتوں کو تو نفاس کا خون چند دن ہی آتا ہے جب وہ نفاس سے پاک ہو جائیں تو نہا کر نماز پڑھ لیں۔ یہ نہیں کہ یہ بھی چالیس دن گزارنے کے بعد نماز پڑھیں)۔

کیا نفاس والی عورت سے نماز ساقط ہے؟

(٣٩٢) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر کوئی اُمّ المومنین نفاس کے چالیس دن گزارتی تھیں تو آپ انہیں ایام نفاس کی فوت شدہ نمازوں کی قضا کا حکم نہیں دیتے تھے۔

الحمدللہ کتاب الطہارت ختم ہوئی۔ اللہ پاک قبول فرمائے اور عمل کی توفیق دے۔ آمین۔

٢ ـ كتاب الصلاة

١ ـ باب افتراضها ومتى كان

١/٣٩٣ ـ عَنْ عَبدِ اللَّهِ بنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُنِيَ الإِسْلامُ على خمْسٍ شَهادَةِ أَنْ لا إِلَهَ إلاَّ اللَّهُ وأَنَّ مُحمَّداً رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصلاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وحَجِّ البَيْت وَصَومِ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٣٩٤ ـ وَعَنْ أَنَس بْنِ مالِكٍ قالَ فُرِضَتْ عَلَى النبيِّ ﷺ الصَّلَوَات لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ خَمْسِيْنَ ثُمَّ نقصَت حتى جُعِلَت خَمْساً ثُمَّ نُودِيَ يا مُحمَّدُ إِنَّهُ لا يبدَّلُ القَولُ لَدَيَّ وَإِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الخَمْسِ خَمْسِيْنَ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسَائِيُّ والترمذِيُّ وصَحَّحهُ.

٣/٣٩٥ ـ وعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنها قَالَت فُرِضَت الصلاةُ رَكْعَتَينِ ثُمَّ هاجَرَ ففرضت أَرْبَعاً وَتُرِكَتْ صلاةُ السَّفَرِ على الأَوَّلِ. رَواهُ أَحمَدُ والبخاريُّ.

٤/٣٩٦ ـ وَعَنْ طَلحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أعْرَابِيًّا جَاءَ إِلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَائِرَ الرَّأْسِ فقالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخبِرْنِي ما فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلاةِ؟ قَالَ الصَّلَوَات الخَمْسُ إلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ شَيئاً، قَالَ أخبِرْنِي ما فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصيام؟ قَالَ: شَهرُ رَمَضانَ إلاَّ أَنْ تَطَّوَّعَ شيئاً قَالَ أَخْبِرْنِي ما فَرَضَ اللَّهُ عَليَّ مِنَ الزَّكَاةِ قَالَ فأخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَرَائِعِ الإِسْلام كُلِّها فَقالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لا أَطَّوَّعُ شَيْئاً ولا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ شَيْئاً فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَو دَخَلَ الجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفيه مستدل لمن لم يوجب صلاة الوتر ولا صلاة العيد.

٢ ـ باب قتل تارك الصلاة

١/٣٩٧ ـ عَنِ ابنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُمِرت أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لا إِلَهَ إلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحمَّداً رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصلاةَ ويُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِماءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إلاَّ بِحَقِّ الإِسْلامِ وَحِسَابُهُمْ على اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. مُتَّفَقٌ

کتاب الصلاۃ

نماز فرض ہے اور کب فرض ہوئی

(۳۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمارت اسلام پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے (اقرار توحید و رسالت) کہ اللہ کے سوا کوئی حقدار عبادت نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں، ۲۔ نماز قائم رکھنا، ۳۔ زکوٰۃ دینا، ۴۔ حج کرنا، ۵۔ روزے رکھنا۔

فقہ الحدیث: یوں سمجھو کہ اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر کھڑی ہے جن میں سب سے بڑا اور مرکزی ستون اقرار توحید و رسالت ہے۔ باقی چار گوشے والے ستون ہیں۔ پھر اسلام کی ستر سے کچھ اوپر جو شاخیں ہیں وہ اس عمارت کے پتھر ہیں جن سے یہ عمارت بنی ہے (مترجم)۔

(۳۹۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر معراج والی شب کو پچاس وقتوں کی نماز فرض ہوئی پھر کم ہوتے ہوتے پانچ وقتوں کی رہ گئی، پھر (اللہ کی طرف سے) اعلان کر دیا گیا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اب میری بات نہیں بدلے گی اور ان پانچ نمازوں کا ثواب پچاس نمازوں ہی کے برابر ملے گا۔

(۳۹۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نماز (مکہ میں شب معراج میں) دو دو رکعت فرض ہوئی تھی۔ ہجرت کے بعد چار چار رکعت فرض ہوئی البتہ سفر کی نماز اپنی اصلیت پر قائم رہی۔

(۳۹۶) حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ فرمایا پانچ۔ ہاں نفل جس قدر چاہو پڑھ لو۔ پھر بولا روزے کتنے فرض ہیں؟ فرمایا پورے رمضان کے۔ ہاں نفلی روزے جتنے چاہو رکھ لو۔ پھر بولا زکوٰۃ کتنی فرض ہے؟ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تمام ارکان اسلام سکھائے (آخر میں) اس نے کہا مجھے اس کی قسم جس نے رسالت سے آپ کو عزت بخشی۔ میں نوافل بالکل انجام نہ دوں گا، ہاں فرائض میں کمی نہ کروں گا۔ فرمایا اگر یہ سچا ہے تو کامیاب ہو جائے گا یا جنت میں داخل ہو جائے گا۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ وتر اور عید و بقر عید کی نماز فرض نہیں۔

نماز چھوڑنے کی سزا قتل ہے

(۳۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کے ایک ہونے کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی گواہی دیں، نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں۔ پھر جب وہ ان باتوں کے پابند ہو جائیں گے تو ان کے جان و مال بجز حق اسلام کے محفوظ ہو جائیں گے (اور اگر جرم چھپا ہوا ہے) تو ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے (ہم ان سے کچھ تعرض نہ کریں گے)۔

عَلَيهِ، وَلأَحْمَدَ مِثْلُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبي هُرَيْرَةَ.

٢/٣٩٨ ـ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ قَالَ: لَمَّا تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ فَقَالَ عُمَرُ يا أَبا بَكْرٍ كَيْفَ نُقَاتِلُ الْعَرَبَ؟ فقالَ أَبو بَكْرٍ: إنَّما قَالَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ويُقِيمُوا الصلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ. رَواهُ النَّسَائِيُّ.

٣/٣٩٩ ـ وَعَنْ أَبي سعيدِ الخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عليٌّ وَهُوَ بالْيَمَنِ إلى النَّبيِّ ﷺ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمها بَيْنَ أَرْبَعَةٍ فقالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ، فقالَ وَيْلَكَ أَوَ لَسْتُ أَحقَّ أَهلِ الأَرْضِ أَنْ يَتَّقِيَ اللَّهَ ثُمَّ وَلَّى الرجلُ، فقالَ خالِدُ بْنُ الوَلِيْدِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ: لا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي، فقالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ ما لَيْسَ في قَلْبِهِ، فقالَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ إنِّي لَمْ أُؤْمَرْ أَنْ أُنَقِّبَ عَنْ قُلُوبِ النّاسِ وَلا أَشُقَّ بُطُونَهُمْ. مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيثٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ.

وفيه دليل لمن يقبل توبة الزنديق.

٤/٤٠٠ ـ وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الأَنْصَارِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ في مَجْلِسٍ يُسَارُّهُ، يَسْتَأْذِنُهُ في قَتْلِ رَجُلٍ مِن الْمُنَافِقِيْنَ فَجَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فقالَ أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلاَّ اللَّهُ؟ قَالَ الأَنْصَارِيُّ بَلَى يا رَسُولَ اللَّهِ وَلا شَهادَةَ لَهُ، قَالَ أَلَيْسَ يَشْهدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ؟ قَالَ: بَلَىٰ وَلا شَهادَةَ لَهُ، قَالَ: أَلَيْسَ يُصَلِّي؟ قَالَ بَلَى وَلا صَلاةَ لَهُ، قَالَ: أُولَئِكَ الذينَ نَهانِي اللَّهُ عَنْ قَتْلِهِمْ. رَواهُ الشافِعِيُّ وأَحمدُ في «مُسْنَدَيْهِما».

٣ ـ باب حجة من كفّر تارك الصلاة

١/٤٠١ ـ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصلاةِ. رَواهُ الْجَماعَةُ إلاَّ الْبُخَارِيَّ والنَّسَائِيَّ.

٢/٤٠٢ ـ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يقولُ: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنا وبَيْنَكُمْ الصلاةُ فَمَنْ تَرَكَها فَقَدْ كَفَرَ. رَواهُ الْخَمْسَةُ.

٣/٤٠٣ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لا يَرَوْنَ شَيْئاً مِنَ الأَعْمالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلاةِ. رَواهُ التِّرْمذيُّ.

٤/٤٠٤ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلاةَ يَوماً فقالَ: مَنْ حَافَظَ عَلَيْها كَانَتْ لَهُ نُوراً وبُرْهاناً وَنَجاةً يَومَ الْقِيامَةِ، ومَنْ لَمْ يُحافِظْ عَلَيْها

احمد کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث بھی اسی طرح ہے۔

(۳۹۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد عرب مرتد ہو گیا (خلیفۂ اوّل نے ان سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر سے کہا آپ جنگ کیسے کر سکتے ہیں؟ (جب وہ توحید و رسالت کے اقراری ہیں اور حسبِ فرمانِ نبوی ﷺ ان کا خون حرام ہے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے مجھے لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ توحید و رسالت کا اقرار کر لیں، نماز قائم کر لیں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں۔

(۳۹۹) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے خدمتِ نبوی میں کچھ سونا بھیجا۔ آپ ﷺ نے اسے چار آدمیوں میں بانٹ دیا۔ اس پر ایک شخص بولا اے اللہ کے رسول! اللہ سے ڈر۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں دنیا میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔ پھر وہ شخص جانے لگا (اتنے میں) حضرت خالدؓ بن ولید نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی اگر حکم ہو تو میں اس کی گردن اُڑا دوں؟ فرمایا نہیں، شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔ اس پر حضرت خالد رضی اللہ عنہ بولے بہت سے نمازی ریاکاری کے طور پر نماز پڑھتے ہیں فرمایا مجھے لوگوں کے دلوں میں نقب لگانے کا حکم نہیں، نہ میں ان کا باطن پھاڑ کر دیکھ سکتا ہوں۔

<u>فقہ الحدیث</u>: معلوم ہوا کہ زندیق کی توبہ قبول ہو جاتی ہے۔

(۴۰۰) حضرت عبید اللہ بن عدی بن الخیار سے روایت ہے کہ مجھ سے ایک انصاری نے بیان کیا کہ وہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اس نے چپکے سے ایک منافق کے قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے زور سے فرمایا کیا وہ توحید کا اقرار نہیں کرتا؟ انصاری نے کہا کیوں نہیں؟ مگر اس کی شہادت قابلِ اعتبار نہیں۔ فرمایا کیا وہ نماز نہیں پڑھتا؟ میں نے کہا کیوں نہیں؟ لیکن اس کی نماز مقبول نہیں۔ فرمایا مجھے اللہ نے ایسے لوگوں کے قتل کرنے سے روک دیا ہے (شافعی، احمد)۔

کیا نماز چھوڑنے والا کافر ہے؟

(۴۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آدمی (مسلمان) اور کفر کے درمیان (حدِ فاصل) ترکِ نماز ہے۔

(۴۰۲) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے پھر جس نے نماز چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا۔

(۴۰۳) حضرت عبد اللہ بن شقیق العقیلی نے فرمایا۔ صحابہؓ بجز نماز کے کسی اور عمل کے چھوڑنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔

(۴۰۴) حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ ایک دن اللہ کے رسول ﷺ نے نماز کا ذکر کیا اور فرمایا جس نے نماز کی حفاظت کر لی تو نماز اس کے لیے قیامت کے دن روشنی، حجت اور باعثِ نجات بن جائے گی اور جس نے اس کی حفاظت نہیں کی

لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوراً وَلا بُرْهاناً وَلا نَجاةً وَكَانَ يَومَ الْقِيامَةِ مَعَ قَارُونَ وَفِرْعَونَ وَهامانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٤ ـ باب حجة من لم يكفر تارك الصلاة ولم يقطع عليه بخلود في النار ورَجَا لَهُ ما يرجى لأَهل الكبائر

١/٤٠٥ ـ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رجُلاً مِنْ بَنِي كِنانَةَ يُدْعىٰ المُخْدَجِيُّ سَمِعَ رَجُلاً بالشَّامِ يُدعىٰ أَبَا مُحمَّدٍ يَقُولُ إِنَّ الوِتْرَ وَاجِبٌ قَالَ المُخْدَجِيُّ فَرُحت إلى عُبادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فأَخْبَرْتُهُ، فقالَ عُبادَةُ كَذَبَ أبو مُحمَّدٍ سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ، مَنْ أَتَى بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنهُنَّ شَيئاً اسْتِخْفَافاً بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ والنَّسائِيُّ وابنُ ماجه. وقالَ فِيهِ: وَمَنْ جَاءَ بِهِنَّ قَدِ انْتَقَصَ مِنْهُنَّ شَيئاً اسْتِخْفَافاً بِحَقِّهِنَّ.

٢/٤٠٦ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ ما يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَومَ الْقِيامَةِ الصَّلاةُ الْمَكْتُوبَةُ فإنْ أَتَمَّها وإلاَّ قِيلَ انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ، فإنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ أُكْمِلَتِ الفَرِيْضَةُ مِنْ تَطَوُّعِهِ، ثُمَّ يُفْعَلُ بِسائِرِ الأَعْمالِ المفروضةِ مِثْلُ ذٰلِكَ. رَواهُ الْخَمْسَةُ.

٣/٤٠٧ ـ وَيُعَضِّدُ هٰذَا المَذْهَبَ عُمُوماتٌ.

مِنها ما رُوِيَ عَنْ عبادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قال قال رَسُولُ اللَّه ﷺ مَنْ شَهِدَ أَنْ لا إِلٰهَ إلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيْكَ لَهُ، وأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وأَنَّ عيسى عَبْدُ اللَّهِ وكَلِمَتُهُ أَلْقَاها إلى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، والجَنَّةَ والنَّارَ حَقٌّ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الجَنَّةَ على ما كَانَ مِنَ العملِ، مُتَّفَقٌ عليهِ.

٤/٤٠٨ ـ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَالَ وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ على الرَّحْلِ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلاثاً، ثُمَّ قَالَ: ما مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لا إِلٰهَ إلاَّ اللَّهُ وأَنَّ مُحمَّداً عَبْدُهُ ورَسُولُهُ، إلاَّ حَرَّمَهُ اللَّهُ على النَّارِ، قال يا رسولَ اللَّهِ، أَفَلا أُخْبِرُ بِها النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ إِذَنْ يَتَّكِلُوا، فَأَخْبَرَ بِها مُعاذٌ عِنْدَ مَوتِهِ تَأَثُّماً، أي خَوفاً مِنَ الإِثْمِ بِتَرْكِ الْخَبَرِ بِهِ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٥/٤٠٩ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي، شَفَاعَةً لأُمَّتِي يَومَ القِيامَةِ، فَهِيَ نائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ ماتَ مِنْ أُمَّتِي لا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شيئاً. رَواهُ مُسْلِمٌ.

وہ اس کے لیے نہ روشنی، نہ حجت اور نہ باعثِ نجات ہوگی اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

ان کے دلائل جو تارک الصلوٰۃ کو کافر نہیں کہتے

اور اس کے قطعی خلود فی النار کے قائل نہیں اور ان کے لیے اسی اُمید کے قائل ہیں جو اہلِ کبار کے لیے ہے

(۴۰۵) حضرت ابن محیریز سے روایت ہے کہ بنو کنانہ کے ایک آدمی مُخدَجی نامی نے سنا کہ شام میں ایک شخص ابو محمد کہتا ہے کہ وتر واجب ہے۔ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے جا کر پوچھا۔ فرمایا ابو محمد جھوٹا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اللہ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے انہیں قائم رکھا اور معمولی سمجھ کر ایک بھی ضائع نہ کی، اس کے لیے اللہ کا وعدہ جنت ہے اور جس نے انہیں قائم نہ رکھا اللہ کا اس کے لیے کوئی وعدہ نہیں خواہ اسے عذاب دے یا بخش دے۔ اور ابن ماجہ کے الفاظ اس طرح ہیں جو شخص نماز بھی اس طرح ادا کرتا ہے کہ معمولی سمجھ کر ان میں کمی بیشی کر دیتا ہے۔

(۴۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے انسان سے فرض نماز کا حساب ہوگا۔ اگر اس کے فرائض پورے ہوں گے (تو خیر ورنہ فرشتوں سے) کہا جائے گا کہ اس کے نوافل ٹٹولو اگر اس کے پاس نوافل ہوں گے تو فرائض کی کمی نوافل سے پوری کی جائے گی یہی حال تمام فرائض کا ہوگا۔

فقہ الحدیث: اس قول کو چند عام نصوص تقویت پہنچاتی ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

(۴۰۷) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے توحید و رسالت کی گواہی دی اور اس کی بھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کا کلمہ ہیں، جسے اس نے حضرت مریم کو عطا فرمایا تھا اور اس کی روح ہیں اور جنت و جہنم برحق ہیں اسے اللہ جنت میں داخل کرے گا خواہ وہ کسی عمل پر ہو۔

(۴۰۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں آواز دی۔ معاذ! حضرت معاذ بولے یا رسول اللہ! میں حاضر ہوں، اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش رکھے۔ تین بار یہی گفتگو ہوئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ توحید و رسالت کا اقرار کرتا ہے اس پر اللہ جہنم حرام فرما دیتا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بولے کیا میں اس کی لوگوں کو خبر نہ کر دوں؟ لوگ خوش ہو جائیں گے۔ فرمایا نہیں ورنہ وہ بھروسہ کر لیں (اور عمل چھوڑ دیں) گے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو کتمانِ حق کے گناہ سے ڈر کر مرض الموت میں یہ حدیث سنائی۔

(۴۰۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کو ایک ایسی دعا عطا ہوئی جو یقیناً قبول کر لی گئی اور ہر نبی نے اپنی اپنی دعا کی قبولیت جلدی حاصل کر لی لیکن میں نے اپنی دعا اپنی امت کی سفارش کرنے کے لیے قیامت کے دن کے لیے چھپا رکھی ہے۔ یہ سفارش ان شاء اللہ ہر اس شخص کے لیے ہوگی جو میری امت میں سے توحید پر فوت ہوگا۔

٦/٤١٠ ـ وَعَنْهُ أيضاً أنَّ النَّبيَّ ﷺ قَالَ: أَسْعَدُ النَّاسِ بِشفاعَتِي مَنْ قَالَ لا إِلٰهَ إِلاَّ اللَّهُ خالِصاً مِنْ قَلْبِهِ. رَواهُ البُخَارِيُّ، وَقَدْ حَمَلُوا أحادِيثَ التَّكْفِيرِ عَلَىٰ كُفْرِ النِّعْمَةِ أَو عَلَى مَعْنَى قَدْ قَارَبَ الْكُفْرَ، وقَدْ جَاءَتْ أَحادِيثُ في غَيْرِ الصلاةِ أُرِيْدَ بِها ذٰلِكَ.

٧/٤١١ ـ فَرَوَىٰ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سِبَابُ المُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨/٤١٢ ـ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إلاَّ كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعَىٰ ما لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩/٤١٣ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اثْنَتَانِ في النَّاسِ هما بِهِمْ كُفْرٌ، الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ، والنِّيَاحَةُ عَلَى المَيِّتِ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

١٠/٤١٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَحْلِفُ: وَأَبِي، فَنَهاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: مَنْ حَلَفَ بِشَيْءٍ دُونَ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ. رَواهُ أَحمدُ.

١١/٤١٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قال قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُدْمِنُ الخَمْرِ إِنْ ماتَ لَقِيَ اللَّهُ كَعَابِدِ وَثَنٍ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٥ ـ باب أمر الصبي بالصلاة تمريناً لا وجوباً

١/٤١٦ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُرُوا صبيانكم بالصَّلاةِ لِسَبْعِ سِنِيْنَ، واضْرِبُوهُمْ عَلَيْها لِعَشْرِ سِنِيْنَ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي المَضَاجِعِ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

[أقوال العلماء في حكم أمر الصبيان بالصلاة وأدلتهم]

٢/٤١٧ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلاثَةٍ، عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يَحْتَلِمَ، وَعَنِ المَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ. رَواهُ أَحمدُ وَمِثْلُهُ مِنْ رِوايَةِ عليٍّ لَهُ. وَلأَبِي دَاوُدَ والتِّرْمِذِيِّ وقَالَ حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٦ ـ باب أن الكافر إذا أسلم لم يقض الصلاة

١/٤١٨ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ العَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الإِسْلامُ يَجُبُّ ما قَبْلَهُ. رَواهُ أَحْمَدُ.

(۴۱۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری سفارش ہر اس خوش نصیب امتی کو نصیب ہوگی جس نے خلوصِ دل سے اللہ کے ایک ہونے کا اقرار کیا اور شرک کی نفی کی۔

فقہ الحدیث: علماء نے کفر والی حدیث کو ناشکری پر محمول کیا ہے یا یہ معنی ہے کہ بے نماز کفر کے قریب ہو جاتا ہے اور بھی بہت سی حدیثوں میں کفر کے معنی ناشکری کے ہیں۔

(۴۱۱) حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

(۴۱۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے، جس نے جان بوجھ کر اپنی نسبت باپ کے علاوہ کسی اور سے کی اس نے کفر کیا اور جس نے کسی دوسرے شخص کی چیز کا دعویٰ کیا وہ ہم میں سے نہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(۴۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو ایسی باتیں ہیں جن کا مرتکب کافر ہے نسب میں طعنہ دینا اور مُردوں پر نوحہ کرنا۔

(۴۱۴) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے باپ کی قسم کھایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے روک دیا اور فرمایا جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔

(۴۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ شراب پینے والا اگر مر جائے تو اللہ تعالیٰ سے بت پرست کی طرح ملے گا۔

بچوں سے عادت ڈالنے کے لیے نماز پڑھوانا

(۴۱۶) عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس سال کی عمر میں اگر نماز نہ پڑھیں تو مار کر پڑھواؤ اور اس عمر میں ان کے بستر الگ کر دو۔

(۴۱۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمیوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے۔ سونے والے سے جب تک وہ جاگے نہیں، بچے سے جب تک وہ بالغ نہ ہو اور دیوانے سے جب تک وہ اچھا نہ ہو (ل) احمد اور ابوداؤد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ والی روایت بھی اسی طرح ہے۔

کافر مسلمان ہونے کے بعد حالتِ کفر کی نمازوں کو قضا نہ کرے

(۴۱۸) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام پہلے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔

١ ـ أبواب المواقيت

١ ـ باب وقت الظهر

١/٤١٩ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جاءَهُ جِبْرِيْلُ عليهِ السلامُ فَقَالَ لَهُ قُمْ فَصَلِّه، فَصَلَّى الظُّهرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ جَاءَهُ العَصْرَ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّه، فَصَلَّى العَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ المَغْرِبَ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّه، فَصَلَّى المَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ جَاءَهُ العِشَاءَ فقالَ: قُمْ فَصَلِّه، فَصَلَّى العِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ جَاءَهُ الفَجْرَ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّه، فَصَلَّى الفَجْرَ حِيْنَ بَرَقَ الفَجْرُ، أو قَالَ سَطَعَ الفَجْرُ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الغَدِ لِلظُّهرِ فقالَ: قُمْ فَصَلِّه، فَصَلَّى الظُّهرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، ثُمَّ جَاءَهُ العَصْرَ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّه، فَصَلَّى العَصْر حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، ثُمَّ جَاءَهُ المَغْرِبَ وَقْتاً وَاحِداً لَمْ يَزُلْ عَنْهُ، ثُمَّ جَاءَهُ العِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ نِصْفُ اللَّيْلِ، أو قَالَ: ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّى العِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ أَسْفَرَ جِدًا، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّه فَصَلى الفَجْرَ، ثُمَّ قَالَ ما بَيْنَ هٰذَيْنِ الوَقْتَيْنِ وَقْتٌ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسَائِيُّ والتِّرْمذِيُّ بِنَحْوِهِ. وقَالَ البُخَارِيُّ: هُوَ أَصَحُّ شَيْءٍ فِي المَوَاقِيْتِ.

٢/٤٢٠ ـ ولِلتِّرمِذِيِّ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَمَّنِي جِبْرِيْلُ عَلَيهِ السلامَ عِنْدَ البَيْتِ مَرَّتَيْنِ. فَذَكَرَ نَحوَ حَدِيثِ جَابِرٍ، إلاَّ أَنَّهُ قَالَ فِيْهِ: وَصَلَّى المَرَّةَ الثَّانِيَةَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لِوَقْتِ العَصْرِ بِالأَمْسِ. وَقَالَ فِيْهِ: ثُمَّ صَلَّى العِشَاءَ الآخِرَةَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ. وَفِيْهِ: ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقت الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ، والوَقْت فِيما بَيْنَ هٰذَيْنِ الوَقْتَيْنِ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حديثٌ حَسَنٌ.

٢ ـ باب تعجيلها وتأخيرها في شدة الحر

١/٤٢١ ـ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهرَ إِذَا دَحَضَتِ الشَّمْسُ. رَواهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وابْنُ ماجه وأَبُو دَاوُدَ.

٢/٤٢٢ ـ وَعَنْ أنسٍ قَالَ: كَانَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ يُصلِّي الظُّهرَ في أَيَّامِ الشِّتَاءِ، وَما نَدْرِي أَما ذَهَبَ مِنَ النَّهارِ أَكْثَرُ أو ما بَقِيَ مِنْهُ. رَواهُ أَحْمَدُ

٣/٤٢٣ ـ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ الحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلاةِ وَإِذَا كَانَ البَرْدُ عَجَّلَ. رَواهُ النَّسَائِيُّ وَلِلْبُخَارِيِّ نَحْوُهُ.

٤/٤٢٤ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ فَأَبْرِدُوا بالصلاةِ

اوقاتِ نماز

ظہر کا وقت

(۴۱۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت جبرئیل تشریف لائے اور کہا کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیجیے چنانچہ آپ ﷺ نے ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھی۔ پھر عصر کے وقت آ کر یہی کہا اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا۔ پھر مغرب کے وقت آ کر یہی کہا اور آپ ﷺ نے سورج غروب ہوتے ہی مغرب کی نماز پڑھی پھر عشا کے وقت آ کر یہی کہا اور آپ ﷺ نے عشا کی نماز شفق غائب ہوتے ہی پڑھی۔ پھر فجر کے وقت آ کر یہی کہا اور آپ ﷺ نے صبح صادق ہوتے ہی فجر کی نماز پڑھی۔ پھر دوسرے دن ظہر کے وقت آ کر یہی کہا اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا تھا پھر عصر کے وقت آ کر یہی کہا اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز اس وقت پڑھی جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو گیا تھا۔ پھر مغرب کے وقت آ کر یہی کہا اور آپ ﷺ نے کل والے وقت ہی پر نماز پڑھی اس میں دیر نہیں کی۔ پھر عشا کے وقت آ کر یہی کہا اور آپ ﷺ نے آدھی یا تہائی رات کے قریب عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر فجر کے وقت آ کر یہی کہا اور آپ ﷺ نے روشنی میں نماز پڑھی پھر جبرئیل نے کہا ان دونوں وقتوں کے درمیان وقت ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث اوقاتِ نماز کے بارے میں سب سے زیادہ صحیح ہے۔

(۴۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے حضرت جبرئیل نے بیت اللہ شریف میں دو بار نماز پڑھائی۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اس میں یہ بھی ہے کہ دوسری بار ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جب کہ ہر چیز کا سایہ اس کے برابر تھا یعنی کل کے عصر والے وقت پر پڑھی اور یہ بھی ہے کہ عشا کی نماز تہائی رات کے بعد پڑھی اور یہ بھی ہے کہ جبرئیل نے فرمایا اے محمد ﷺ! یہ اوقات آپ ﷺ سے پہلے تمام نبیوں کی نمازوں کے ہیں اور اوقاتِ نماز ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں۔

ظہر کی نماز اوّل وقت میں اور سخت گرمی میں ذرا دیر کر کے پڑھنی افضل ہے

(۴۲۱) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھ لیتے تھے۔

(۴۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ جاڑوں میں ظہر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ یہ معلوم نہ ہوتا تھا کہ گزرا ہوا دن زیادہ ہے یا باقی دن۔

(۴۲۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ گرمی میں ظہر کی نماز ذرا دیر کر کے پڑھتے تھے اور جاڑوں میں جلدی کرتے تھے۔ بخاری شریف میں بھی اسی طرح کی روایت ہے۔

(۴۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب گرمی بڑھ جائے تو (ظہر کی) نماز دیر کر کے پڑھو

فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. رَواهُ الجَماعَة.

[الأحاديث الدالة على مشروعية الإبراد]

٥/٤٢٥ ـ وَعَنْ أَبي ذَرٍّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ المؤذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهرِ فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْرِدْ، ثُمَّ أَرادَ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتَّى رَأَينا فَيْءَ التُّلولِ فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ شِدَّةَ الحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبرِدوا بالصلاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وفيه دليل على أن الإبراد أولى وإن لم ينتابوا المسجد مِنْ بُعْدٍ، لأنه أمر به مع اجتماعهم معه.

٣ ـ باب أول وقت العصر وآخره في الاختيار والضرورة

١/٤٢٦ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقت صَلاةِ الظُّهرِ ما لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقت صَلاةِ العَصْرِ ما لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقت صَلاةِ الْمَغْرِبِ ما لَمْ يَسقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ، وَوَقت صَلاةِ العِشَاءِ إلى نِصْفِ اللَّيْلِ، وَوَقت صَلاةِ الْفَجْرِ ما لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائي وَأَبو دَاوُد، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، ووَقت الفَجْرِ ما لَمْ يَطْلُعْ قَرْنُ الشَّمْسِ الأَوَّلِ وَفِيهِ وَوَقت صَلاةِ العَصْرِ ما لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَيَسْقُط قَرْنُها الأَوَّلُ.

وفيه دليل على أن للمغرب وقتين، وأن الشفق: الحمرة، وأن وقت الظهر يعاقبه وقت العصر، وأن تأخير العشاء إلى نصف الليل جائز.

٢/٤٢٧ ـ وَعَنْ أَنَس قَالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ تِلْكَ صَلاةُ المنافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَي الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَها أَرْبَعاً لا يَذْكُرُ اللَّهَ إِلاَّ قليلاً. رَواهُ الجَماعَةُ إِلاَّ البُخَارِيَّ وابْنُ ماجَه.

٣/٤٢٨ ـ وَعَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَأَتَاهُ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيئاً وَأَمَرَ بِلالاً فَأَقَامَ الفَجْرَ حِينَ انْشَقَّ الفَجْرُ وَالنَّاسُ لا يَكادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهارُ أو لَمْ وَكَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ العَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ المَغْرِبَ حِينَ وَقَبَت الشَّمس، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ العِشَاءَ حِينَ غابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَخَّرَ الفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنها وَالقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ أو كَادَتْ، وَأَخَّرَ الظُّهرَ حَتَّى كَانَ قَرِيباً مِنْ وَقْتِ العَصْرِ بالأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ العَصْرَ فَانصَرَفَ مِنها وَالقَائِلُ يقولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ المغرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ، وفي لَفْظٍ فَصَلَّى المَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ

کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی نشانی ہے۔

(۴۲۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کسی سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ موذن نے ظہر کی اذان دینے کا ارادہ کیا۔ فرمایا گرمی کی شدت کم ہونے دو۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اس نے ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا گرمی کی شدت کم تو ہونے دو۔ یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لیے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا یقین مانو گرمی کی شدت جہنم کے جوش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جب سخت گرمی ہو جائے تو ظہر کی نماز کے لیے ذرا ٹھنڈک ہونے دو۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ ظہر کی نماز سخت گرمی میں ذرا دیر کر کے پڑھنا افضل ہے اگر چہ لوگ دور سے چل کر مسجد میں نہ آتے ہوں کیونکہ باوجودیکہ آپ ﷺ کے پاس لوگ جمع تھے آپ ﷺ نے دیر کر کے پڑھنے کا حکم فرمایا۔

عصر کا اوّل وقت، آخری اختیاری وقت اور آخری ضرورت کے لحاظ سے وقت

اس کے بارے میں ظہر کے وقت کے بیان میں ابن عباس و جابر والی حدیثیں گزر چکی ہیں۔

(۴۲۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کا وقت عصر کے وقت تک ہے، عصر کا وقت سورج میں زردی نہ پیدا ہونے تک ہے۔ مغرب کا وقت شفق غائب ہونے تک ہے، عشا کا وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا وقت سورج کا کنارہ نکلنے تک ہے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ فجر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج کا پہلا کنارہ نہ نکلے اور اس میں ہے کہ عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک دھوپ کا رنگ زرد نہ ہو اور سورج کا پہلا کنارہ ڈوب نہ جائے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ مغرب کے دو وقت ہیں اور شفق سرخی ہے۔ ظہر کے وقت کے بعد عصر کا وقت آتا ہے اور عشا کی نماز آدھی رات تک موخر کرنا جائز ہے۔

(۴۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے۔ یہ منافق کی نماز ہے کہ وہ سورج کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے سینگوں کے درمیان آجاتا ہے تو اُٹھ کر چار ٹھونگیں مار لیتا ہے اور اس میں اللہ کا ذکر بہت کم کرتا ہے۔

(۴۲۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آکر نماز کے اوقات پوچھنے لگا۔ آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ بلکہ بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے صبح صادق ہوتے ہی فجر کی نماز پڑھی (اتنا اندھیرا تھا کہ) صحابہ بھی آپس میں ایک دوسرے کو مشکل ہی سے پہچانتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو (اذان کا) حکم فرمایا اور ظہر کی نماز سورج ڈھلتے ہی پڑھی۔ جب کہ کہنے والا کہتا تھا شاید دن آدھا ہوا ہے یا نہیں، آپ سب سے زیادہ اوقات پہچانتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو (اذان کا) حکم فرمایا اور عصر کی نماز پڑھی جب کہ سورج ابھی بلند تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا اور سورج ڈوبتے ہی مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا اور شفق کی سرخی غائب ہوتے ہی عشا کی نماز پڑھی۔ پھر دوسرے دن آپ ﷺ نے صبح کی نماز اتنی دیر کر کے پڑھی، فارغ ہونے کے بعد کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے والا ہے اور ظہر کی نماز اتنی دیر میں پڑھی کہ کل کی عصر والی نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ پھر عصر کی نماز میں اتنی دیر کی کہ جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ سورج میں سرخی پیدا ہو گئی ہے۔ پھر مغرب کی نماز دیر کر کے پڑھی یہاں تک کہ شفق کی سُرخی غائب ہو جانے کے قریب ہو گئی۔ آپ ﷺ نے مغرب کی نماز شفق غائب ہونے سے

يَغِيبَ الشَّفَقُ وَأَخَّرَ العِشَاءَ حَتَّى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الأَوَّل ثُمَّ أَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ فَقَالَ الْوَقْت فِيما بَيْنَ هٰذَيْنِ. رَواهُ أَحمدُ ومُسْلِمٌ وأَبُو دَاود والنَّسائيُّ وَرَوَى الْجَماعَةُ إلاَّ البُخَارِيَّ نَحْوَه مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ.

وهذا الحديث في إثبات الوقتين للمغرب وجواز تأخير العصر ما لم تصفرّ الشمس أولى من حديث جبريل عليه السلام، لأنه كان بمكة في أول الأمر، وهذا متأخر ومتضمن زيادة، فكان أولى. وفيه من العلم: جواز تأخير البيان عن وقت السؤال.

٤ ـ باب ما جاء في تعجيلها وتأكيده مع الغيم

١/٤٢٩ ـ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يُصَلِّي العَصْرَ والشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إلى العَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَة. رَواهُ الْجَماعَةُ إلاّ التِّرْمِذِيَّ ولِلْبُخَارِيِّ وَبَعْضُ العَوَالِي مِنَ المَدِينَةِ على أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أو نَحْوِهِ، وَكَذٰلِكَ لأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ مَعْنَى ذٰلِكَ.

٢/٤٣٠ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: صَلَّى بِنا رَسُولُ اللّهِ ﷺ العَصْرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّهِ إنَّا نُرِيدُ أَنْ نَنْحَرَ جَزُوراً لَنا وَإنَّا نُحِبُّ أَنْ تحضرها قَالَ نَعَمْ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنا مَعَهُ فَوَجَدْنا الجَزُورَ لَمْ تُنْحَرْ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْها ثُمَّ أَكَلْنا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ. رَواهُ مُسْلِمٌ.

٣/٤٣١ ـ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي العَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ ثُمَّ نَنْحَرُ الجَزُورَ فَنقسِمُ عَشْرَ قِسَمٍ، ثُمَّ نَطْبُخُ فَنَأْكُلُ لَحْمَهُ نَضِيجاً قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤/٤٣٢ ـ وَعَنْ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ قَالَ: كُنا مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ في غَزْوَةٍ، فَقَالَ بَكِّرُوا بالصَّلاةِ فِي اليَوْمِ الغَيْمِ، فَإنَّهُ مَنْ فَاتَهُ صَلاةُ العَصْرِ حَبِطَ عَمَلُهُ. رَواهُ أَحْمَدُ وابنُ ماجَه.

٥ ـ باب بيان أنها الوسطى وما ورد في ذلك في غيرها

١/٤٣٣ ـ عَنْ عليٍّ عليهِ السلامُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَومَ الأَحْزَابِ مَلأَ اللّهُ قُبُورَهُمْ وَبيُوتَهُمْ ناراً كَما شَغَلُونا عَنِ الصَّلاةِ الوُسْطَىٰ حتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، ولِمُسْلِمٍ وأَحْمَدَ وأَبِي دَاوُدَ: شَغَلُونا عَنِ الصلاةِ الوُسطى صلاةِ العَصْرِ.

٢/٤٣٤ ـ وَعَنْ عَليٍّ عليه السلام قَالَ: كُنَّا نراها الفَجْرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ هِيَ صَلاةُ العَصْرِ يَعْنِي صَلاةَ الوُسْطَى. رَواهُ عبدُ اللّهِ بْنُ أَحْمَدَ في «مسْنَدِ أَبِيهِ».

پہلے پڑھی اور عشا کی نماز میں دیر کی اور جب رات کا پہلا تہائی حصہ گزر گیا (تب پڑھی) پھر صبح کی نماز پڑھی پھر پوچھنے والے کو بلا کر فرمایا اوقاتِ نماز ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں۔ بجز بخاری کے جماعت (صحاح ستہ و احمد) نے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ والی حدیث اس حدیث کی مانند روایت کی ہے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث مغرب کے دو وقت ثابت کرنے میں اور سورج زرد ہونے سے پہلے پہلے عصر کی نماز دیر سے پڑھنے کے جواز میں حضرت جبرئیل والی حدیث سے اولیٰ ہے کیونکہ حضرت جبرائیل والی حدیث میں آغازِ نماز کا مکی واقعہ ہے اور یہ حدیث اس کے بعد کی (مدنی) ہے اور اس میں کچھ زیادہ الفاظ بھی ہیں لہٰذا اولیٰ ہوئی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سوال کا جواب دیر کر کے بھی دینا جائز ہے۔

نمازِ عصر اوّل وقت پڑھنے کا حکم، خصوصاً ابر والے دن اس کی تاکید

(۴۲۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے، جب سورج اونچا اور زندہ ہوتا تھا (زردی نہ آتی تھی) اور فارغ ہو کر جانے والا اپنے گاؤں چلا جاتا پھر بھی سورج اونچا ہوتا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ بعض گاؤں مدینے سے چار میل کے قریب قریب فاصلے پر تھے۔ احمد اور ابوداؤد میں اس حدیث کے ہم معنی بھی حدیث آئی ہے۔

(۴۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بنوسلمہ کے ایک آدمی نے آ کر کہا کہ یا رسول اللہ! ہم اونٹنیاں ذبح کرنا چاہتے ہیں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہاں تشریف آوری کی زبردست خواہش رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا۔ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اونٹنیاں ابھی ذبح نہیں کی گئی تھیں پھر انہیں ذبح کر کے گوشت بنایا گیا پھر ان کا گوشت پکایا گیا پھر ہم نے ان کا گوشت سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے کھا لیا۔

(۴۳۱) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ کر اونٹنیاں ذبح کرتے انہیں بنا کر دس حصے کرتے، پکاتے اور سورج ڈوبنے سے پہلے کھا کر فارغ ہو جاتے تھے۔

(۴۳۲) حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک لڑائی میں تھے۔ فرمایا ابر والے دن نماز اوّل وقت پڑھو کیونکہ جس کی عصر کی نماز فوت ہو گئی اس کے عمل برباد ہو گئے۔

کیا ''نماز وسطیٰ'' سے نماز عصر مراد ہے؟

(۴۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احزاب کے موقعہ پر فرمایا اللہ تعالیٰ ان کی قبریں اور ان کے گھر آگ سے بھرے جیسے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز نہیں پڑھنے دی۔ یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔ انہوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی عصر کی نماز نہیں پڑھنے دی (اور جنگ میں مشغول رکھا)۔

(۴۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم درمیانی نماز فجر کی نماز کو سمجھا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔ (عبداللہ بن احمد فی الزیادات)

٤٣٥/ ٣ ـ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَبَسَ الْمُشْرِكُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلاةِ الْعَصْرِ حَتَّى احمَرَّتِ الشَّمْسُ أَوِ اصْفَرَّتْ، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَغَلُونا عَنِ الصلاةِ الوُسْطَى صَلاةِ الْعَصْرِ مَلأَ اللَّهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُورَهُمْ ناراً أو حَشَا اللَّهُ أَجْوَافَهُمْ وَقُبُورَهُمْ ناراً. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ وابْنُ ماجَه.

٤٣٦/ ٤ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلاةُ الْوُسْطَى صَلاةُ الْعَصْرِ. رَواهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٤٣٧/ ٥ ـ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ الصلاةُ الوُسْطَى صَلاةُ العَصْرِ. رَواهُ أَحْمَدُ والتِّرْمِذِيُّ وصَحَّحَهُ وفي رِوَايَةٍ لأَحمَدَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَافِظُوا على الصَّلَوَاتِ والصلاةِ الوُسْطَى وَسَمَّاها لَنا أَنَّها صَلاةُ العَصْرِ.

٤٣٨/ ٦ ـ وَعَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَات وَصَلاة العَصْر. فَقَرَأْناها ما شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ نَسَخَها اللَّهُ فَنَزَلَتْ: ﴿حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ﴾ [البقرة: ٢٣٨] فَقَالَ رَجُلٌ هِيَ إِذاً صَلاةُ العَصْرِ، فَقَالَ قَدْ أَخْبَرْتُكَ كَيْفَ نَزَلَتْ وَكَيْفَ نَسَخَها اللَّهُ واللَّهُ أَعْلَمُ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

وهو دليل على كونها العصر لأنه خصّها ونصّ عليها في الأمر بالمحافظة، ثم جاء الناسخ في التلاوة متيقناً، وهو في المعنى مشكوك فيه، فيستصحب المتيقن السابق. وهكذا جاء عن رسول الله ﷺ تعظيم أمر فواتها تخصيصاً، فروى عبد الله بن عمر: أن رسول الله ﷺ قال: «الذي تفوتُهُ صلاة العَصْرِ فكأنما وتَرَ أهلهُ ومالهُ»، رواه الجماعة.

٤٣٩/ ٧ ـ وَعَنْ أَبِي يُونُسَ مَولَى عَائِشَةَ أَنَّهُ قَالَ: أمرتنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَها مُصْحَفاً، فَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هٰذِهِ الآيَةَ فَآذِنِّي ﴿حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ﴾ [البقرة: ٢٣٨] فَلَمَّا بَلَغتها آذَنْتُها، فَأَمْلَتْ عَلَيَّ: حَافِظُوا على الصَّلَوَاتِ والصَّلاةِ الوُسْطَى وَصَلاةِ العَصْرِ وَقُومُوا للَّهِ قَانِتِينَ. قَالَتْ عَائِشَةُ سَمِعْتُها مِنْ رَسولِ اللَّهِ ﷺ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخَارِيَّ وابْنَ ماجَه.

وهذا يتوجه منه كون الوسطى العصر، لأن تسميتها في الحث على المحافظة دليل تأكدها، وتكون «الواو» زائدة كقوله: ﴿وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ ٱلْفُرْقَانَ وَضِيَآءً﴾ [الأنبياء: ٤٨] أي: ضياء، وقوله: ﴿فَلَمَّآ أَسْلَمَا وَتَلَّهُۥ لِلْجَبِينِ ﴿١٠٣﴾ وَنَٰدَيْنَٰهُ﴾ [الصافات: ١٠٣، ١٠٤] أي: ناديناه، إلى نظائرها.

٤٤٠/ ٨ ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصلِّي الظُّهرَ بِالهاجِرَةِ وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلاةً أَشَدَّ على أَصْحَابِهِ مِنها فَنَزَلَتْ: ﴿حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ﴾ [البقرة: ٢٣٨]. وَقَالَ إِنَّ قَبْلَها صلاتَيْنِ وَبَعْدَها صلاتَيْنِ. رَواهُ أَحمدُ وأَبُو دَاوُدَ.

(۴۳۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عصر کی نماز سے روک دیا (جنگ کی وجہ سے نماز عصر نہ پڑھ سکے) یہاں تک کہ دھوپ میں سرخی یا زردی آ گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان مشرکوں نے ہمیں درمیانی نماز یعنی عصر کی نماز نہ پڑھنے دی۔ اللہ کرے ان کے گھر اوران کی قبریں آگ سے بھر جائیں (مَلَأ: بھردے)

(۴۳۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے۔

(۴۳۷) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی نماز کے بارے میں فرمایا کہ وہ عصر کی نماز ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازوں کی حفاظت کرو۔ خصوصاً درمیانی نماز کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام لے کر بتایا کہ وہ عصر کی نماز ہے (ل)

(۴۳۸) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا حافظوا علی الصلوات و صلاۃ العصر اُترنے کے بعد ہم نے کچھ دنوں تک یہ آیت پڑھی پھر اس کو موجودہ آیت نے منسوخ کر دیا۔ ایک شخص نے کہا پھر تو درمیانی نماز عصر کی نماز ہوئی فرمایا میں نے تمہیں بتا تو دیا کہ کس طرح اتری اور کس طرح منسوخ ہوئی۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے کیونکہ خاص طور سے اس کو بیان فرمایا ہے اور اس کی محافظت کا واضح طور پر حکم دیا ہے۔ پھر تلاوت کی ناسخ آیت آ گئی۔ چونکہ یہ ناسخ معنی کے لحاظ سے مشکوک ہے۔ اس لیے منسوخ آیت میں اس کی جگہ جس نماز کا ذکر ہے۔ وہی سابق طے شدہ نماز مراد ہوگی۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے چھوٹ جانے پر سخت وعید آئی ہے چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی عصر کی نماز جاتی رہی گویا اس کا گھر بار لٹ گیا۔

(۴۳۹) ابو یونس، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام نے کہا مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لیے قرآن مجید لکھنے کا حکم فرمایا اور فرمایا جب آیت حَـافِظُوا الآیۃ پر پہنچو تو مجھے بتا دینا۔ چنانچہ میں نے آپ کو خبر دی تو فرمایا والصلوٰۃ الوسطیٰ کے بعد و صلاۃ العصر بھی لکھو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ درمیانی نماز عصر کی نماز ہے کیونکہ اس کا نام لے کر اس کی محافظت کی ترغیب دینا تاکید کی دلیل ہے اور واؤ اس میں زائد ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَاٰتَیْنَا مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَضِیَاءً میں اور وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ وَنَادَیْنَاهُ میں واؤ زائد ہے۔ واؤ کے زیادہ ہونے کی اور بھی بہت سی نظریں ہیں۔

(۴۴۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس سے زیادہ سخت کوئی اور نماز نہیں معلوم ہوتی تھی۔ اس پر یہ آیت حَافِظُوا الآیۃ اتری۔ فرمایا اس سے پہلے اور اس کے بعد دو دو نمازیں ہیں۔

٩/٤٤١ ـ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ في الصلاةِ الوُسْطَى قَالَ هِيَ الظُّهرُ إِنَّ رَسولَ اللّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الظُّهرَ بالهَجِيرِ وَلا يَكُونُ وَرَاءَهُ إلاَّ الصَّفُّ وَالصَّفَّانِ وَالنَّاسُ في قَائِلَتِهِمْ وَفي تِجَارَتِهِمْ فَأَنْزَلَ اللّهُ: ﴿حَٰفِظُواْ عَلَى ٱلصَّلَوَٰتِ وَٱلصَّلَوٰةِ ٱلْوُسْطَىٰ﴾ [البقرة: ٢٣٨] رَواهُ أَحْمَدُ.

وقد احتج بهما من يرى تعجيل الظهر في شدة الحرّ.

٦ ـ باب وقت صلاة المغرب

١/٤٤٢ ـ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأكْوَعِ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ كانَ يُصَلي المَغرِبَ إذا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ. رواهُ الجماعةُ إلاَّ النَّسائيُّ.

٢/٤٤٣ ـ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: «لا تَزالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أو على الفِطْرَةِ ما لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتَّى تَشْتَبِكَ النُّجُومُ». رَواهُ أحمدُ وأَبو دَاوُدَ.

٣/٤٤٤ ـ وَعَنْ مَرْوَانَ بْنِ الحَكَمِ قَالَ قَالَ لي زَيْدُ بْنُ ثابِتٍ مالَكَ تَقْرَأُ في الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقْرأُ فِيها بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ. رَواهُ البُخَارِيُّ وأحمَدُ والنَّسائِيُّ وَزَادَ عَنْ عُرْوَةَ طُولَى الطُّولَيَيْنِ الأعْرَافِ ولِلنسائيِّ: رَأَيت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِيها بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ ﴿المص﴾.

٧ ـ باب تقديم العشاء إذا حضر على تعجيل صلاة المغرب

١/٤٤٥ ـ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: «إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فابْدَؤُوا بِهِ قَبْلَ صَلاةِ الْمَغْرِبِ وَلا تَعَجَّلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ».

٢/٤٤٦ ـ وَعَنْ عائشة رَضِيَ اللّهُ عَنها عَنِ النبيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُقِيمَتْ الصلاةُ وَحَضَرَ الْعشَاءُ فابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ».

٣/٤٤٧ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصلاةُ فابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ وَلا تَعْجَلْ حَتَّى تَفْرُغَ مِنهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِنَّ ولِلْبخاريِّ وأبِي دَاودَ: وكانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَع لهُ الطَّعامُ، وَتُقامُ الصلاةُ فَلا يَأْتِيها حَتَّى يَفْرُغَ، وَإنه يَسْمَع قِرَاءَةَ الإمامِ.

٨ ـ باب جواز الركعتين قبل المغرب

١/٤٤٨ ـ عَنْ أَنَس قَالَ: كان المؤذِّن إذَا أَذَّنَ قامَ نَاسٌ مِنْ أصحابِ النَّبيِّ ﷺ يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ حَتَّى يَخْرُجَ النَّبيُّ ﷺ وَهُمْ كَذٰلِكَ يُصَلُّونَ رَكعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ

(۴۴۱) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے درمیانی نماز کی تفسیر ظہر کی نماز سے کی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے تھے۔ آپ کے پیچھے ایک یا دو صفیں ہوتی تھیں۔ اس وقت یا تو لوگ سوئے ہوتے تھے یا کاروبار میں مشغول ہوتے تھے اس لیے اللہ پاک نے آیت حَـافِظُوا (حفاظت کرو نمازوں کی اور درمیانی نماز کی اور کھڑے ہو اللہ کے سامنے باادب ہوکر) اُتاری (مسند احمد)۔

فقہ الحدیث: یہ دونوں حدیثیں اس شخص کی دلیل ہیں جو سخت گرمی میں بھی اوّل وقت ظہر پڑھنے کا قائل ہے۔

مغرب کا وقت

(۴۴۲) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز سورج ڈوبنے کے بعد پڑھتے تھے جب سورج پردے میں چھپ جاتا تھا۔

(۴۴۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت اس وقت تک برابر بھلائی یا فطرت پر قائم رہے گی جب تک وہ مغرب کی نماز دیر کر کے اس وقت تک موخر نہ کردے گی کہ ستارے چمکنے لگیں۔

(۴۴۴) حضرت مروان بن الحکم نے فرمایا مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم مغرب میں قصار مفصل کیوں پڑھتے ہو حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ مغرب میں دو لمبی سورتوں میں سے زیادہ لمبی سورت (اعراف) پڑھ رہے تھے۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لمبی سورتوں میں سے زیادہ لمبی سورت یعنی سورہ اعراف پڑھ رہے تھے۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ دو لمبی سورتوں میں سے لمبی سورت (المص) پڑھتے تھے۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے پہلے بھی چند حدیثوں میں گزر چکا کہ مغرب کے وقت میں بھی امتداد ہے جو غروبِ شفق تک ہے۔

اگر کھانا سامنے ہو اور مغرب کی نماز کا وقت ہو چکا ہو تو کھانا پہلے کھایا جائے

(۴۴۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کھانا سامنے رکھ دیا جائے (اور مغرب کی نماز کا وقت ہو جائے) تو مغرب کی نماز سے پہلے اس سے فارغ ہو جاؤ۔ کھانے میں جلدی نہ کرو (بلکہ اطمینان سے کھاؤ اور فارغ ہو کر نماز پڑھو)۔

(۴۴۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے اور کھانا بھی حاضر ہو تو پہلے کھانا کھالو۔

(۴۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اگر کسی کے آگے رات کا کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھالو۔ جلدی نہ کرو جب تک اس سے فارغ نہ ہو جاؤ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کھانا رکھا جاتا اور نماز کھڑی ہو جاتی تو آپ کھانے سے فارغ ہو کر نماز کو جاتے تھے حالانکہ آپ امام کی قرأت سن رہے ہوتے تھے۔

نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعت نماز نفل

(۴۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اذان کے بعد بعض صحابی ستونوں کے پاس جلدی سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگتے تھے جب نبی اکرم ﷺ تشریف لاتے تو وہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ رہے ہوتے تھے

يَكنْ بَينَ الأذانِ وَالإِقامَةِ شَيْءٌ، وَفي رِوَايَةٍ: إلاّ قليلٌ. رَواه أحمَدُ والبُخاريُّ، وفي لَفظٍ: كُنّا نصَلّي على عَهدِ رَسولِ اللّهِ ﷺ رَكعَتَيْنِ بَعدَ غُروبِ الشَّمسِ قَبلَ صَلاةِ المَغرِبِ فَقيلَ لَهُ أكانَ رَسولُ اللهِ ﷺ صَلاّهُما قالَ كانَ يَرانا نُصَلّيهِما فَلَمْ يَأمرْنا وَلَمْ يَنْهَنا. رَواهُ مُسلِمٌ وَأبو دَاوُدَ.

٢/٤٤٩ ـ وَعَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ مُغفَّلٍ أنَّ رَسولَ اللّهِ ﷺ قالَ: «صَلُّوا قَبلَ الْمَغرِبِ رَكْعَتَيْنِ»، ثمّ قالَ: «صلُّوا قَبْلَ الْمَغرِبِ رَكْعَتَيْنِ»، ثمّ قَالَ: «عِندَ الثّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ. كَراهِيَةَ أنْ يَتّخِذَها النّاسُ سُنّةً». رَواهُ أحمدُ والبخارِيُّ وأبو دَاوُدَ، وفي رِوايَةٍ بَيْنَ كُلِّ أذانَيْن صلاةٌ، بَينَ كُلِّ أذانَين صَلاةٌ، ثُمّ قالَ في الثّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ. رَواهُ الجَماعةُ.

٣/٤٥٠ ـ وَعَنْ أبِي الخَيْرِ قالَ: أتَيت عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، فَقلْت لهُ ألا أُعَجِّبُكَ مِنْ أبي تَميم يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبلَ صَلاةِ المَغرِبِ، فقالَ عُقبَةُ إنّا كُنّا نَفعَلُهُ على عَهدِ رَسولِ اللّهِ ﷺ قُلت فَما يَمْنَعُكَ الآنَ؟ قالَ الشغلُ. رَواهُ أحمدُ وَالبُخارِيُّ.

٤/٤٥١ ـ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «يَا بِلالُ اجْعَلْ بَينَ أذانِكَ وَإقامَتِكَ نَفَساً يَفْرُغُ الآكِلُ مِنْ طَعَامِهِ في مَهَلٍ وَيَقْضِي الْمُتَوَضِّىءُ حاجَتَهُ في مَهَلٍ» رَواهُ عَبدُ اللّهِ بْنُ أحمَدَ في «المُسْنَدِ».

وكل هذه الأخبار تدل على أن للمغرب وقتين، وأن السُّنّة أن يفصل بين أذانها وإقامتها بقدر ركعتين.

٩ ـ باب في أن تسميتها بالمغرب أولى من تسميتها بالعشاء

١/٤٥٢ ـ عَنْ عَبدِ اللّهِ بنِ المُغفّلِ أنّ النّبيّ ﷺ قالَ: «لا يَغلبَنّكُمُ الأعْرَابُ على اسْمِ صَلاتِكُمُ الْمَغرِبِ» قالَ: «والأعْرَابُ تَقولُ هِيَ العِشاءُ». مُتّفَقٌ عليهِ.

١٠ ـ باب وقتِ صلاةِ العشاءِ وفضلِ تأخيرها مع مراعاةِ حالِ الجماعةِ وبقاءِ وقتِها المختارِ إلى نصفِ الليل

١/٤٥٣ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ النّبيَّ ﷺ قالَ: الشَّفَقُ الحُمْرَةُ فإذَا غابَ الشَّفَقُ وَجَبَتِ الصلاةُ. رَواهُ الدّارَقُطْنِيُّ.

وهو يدل على وجوب الصلاة بأول الوقت.

٢/٤٥٤ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالت: أعْتَمَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ فَنادَى عُمَرُ نامَ النِّساءُ وَالصِّبْيانُ فَخرَجَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ فقالَ: «ما يَنْتَظِرُها غَيْرُكُمْ وَلَمْ تُصَلَّ يَومَئِذٍ إلاّ بِالْمَدِينَةِ ثُمّ قالَ صَلُّوها فِيما بَينَ أنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إلى ثُلُثِ اللَّيْلِ». رَواهُ النسائيُّ.

اوراذان وتکبیر کے درمیان تھوڑا سا ہی وقفہ ہوتا تھا۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ ہم عہدِ رسالت میں سورج کے غروب ہونے کے بعد اور نماز سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے پوچھا گیا کیا نبی اکرم ﷺ نے بھی دو رکعت نماز پڑھی ہے؟ فرمایا آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھتے دیکھتے تھے نہ آپ حکم فرماتے تھے اور نہ روکتے تھے۔

(۴۴۹) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز پڑھو پھر فرمایا مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھو۔ پھر تیسری دفعہ حکم فرما کر فرمایا جو چاہے (پڑھ لے) تاکہ کہیں صحابہ انہیں سنت نہ سمجھنے لگیں۔ ایک روایت میں ہے دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔ تیسری بار فرمایا اس کے لیے جو (پڑھنا) چاہے۔

(۴۵۰) حضرت ابوالخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عقبہ بن عامر کے پاس آ کر کہنے لگا۔ آؤ آج میں تمہیں حضرت ابوتمیم کی ایک نئی بات بتاؤں۔ وہ مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا ہم بھی عہدِ رسالت میں ایسا کرتے تھے۔ میں بولا پھر اب کس چیز نے تمہیں روک دیا فرمایا مصروفیت نے۔

(۴۵۱) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ رکھو کہ کھانے والا اطمینان سے کھانے سے فارغ ہو جائے اور وضو کرنے والا اطمینان سے اپنی ضرورت پوری کر لے۔

فقہ الحدیث: مذکورہ بالا تمام حدیثوں سے معلوم ہوا کہ مغرب کے بھی دو وقت ہیں اور یہ سنت ہے کہ مغرب کی اذان اور اقامت کے درمیان بقدر دو رکعت کے وقفہ ہو۔

نمازِ مغرب کہنا اس کو عشا کہنے سے بہتر ہے

(۴۵۲) حضرت عبداللہ بن مغفل سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم پر مغرب کے نام کے بارے میں دیہاتی غالب نہ آ جائیں وہ مغرب کو بھی عشا ہی کہا کرتے ہیں۔

نماز عشا کا وقت، جماعت کا لحاظ کر کے عشا دیر سے پڑھنا اس کا پسندیدہ وقت نصف رات تک ہے

(۴۵۳) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا شفق سرخی ہے۔ سرخی کے غائب ہوتے ہی (عشا کی) نماز واجب ہو جاتی ہے۔ (دار قطنی)

فقہ الحدیث: اس سے ثابت ہوا کہ نماز اوّل وقت پڑھنا واجب ہے۔

(۴۵۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشا کی نماز میں دیر کر دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز سے کہا عورتیں اور بچے سب سو گئے۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اس وقت تمہارے سوا نماز کا کوئی منتظر نہیں۔ ان دنوں مدینہ کے سوا کہیں نماز ہی نہیں پڑھی جاتی تھی۔ پھر فرمایا شفق کی سرخی کے غائب ہونے کے بعد سے تہائی رات تک عشا پڑھ سکتے ہو۔

٣/٤٥٥ ـ وَعَنْ جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يُؤخِّرُ العِشاءَ الآخِرَةَ. رَواهُ أحمَدُ وَمُسْلِمٌ والنَّسائِيُّ.

٤/٤٥٦ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالتْ: كانُوا يُصلُّونَ العَتَمَةَ فِيما بَينِ أنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إلى ثُلُثِ اللَّيْلِ الأوَّلِ. أخْرَجهُ البُخارِيُّ.

٥/٤٥٧ ـ وعَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قال: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «لولا أنْ أشُقَّ على أُمّتِي لأمَرْتُهُمْ أنْ يُؤخِّرُوا العِشَاءَ إلى ثُلُثِ اللَّيْلِ أو نِصْفِهِ». رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه والتِرمِذِيُّ وصَحَّحهُ.

٦/٤٥٨ ـ وَعَنْ جابِرٍ قَالَ: كانَ النبيُّ ﷺ يُصلِّي الظُّهرَ بِالْهاجِرَةِ، وَالعَصْرَ والشَّمسُ نَقِيَّةٌ، وَالْمَغرِبَ إذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ، وَالعِشَاءَ أحْيَاناً يُؤخِّرُها وَأحْياناً يُعَجِّلُ إذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ، وَإذَا رَآهُمْ أبْطَؤُوا أخَّرَ، والصبحَ كانُوا أو كانَ النَّبيُّ ﷺ يُصَلِّيها بِغَلَسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

٧/٤٥٩ ـ وَعَنْ عائشةَ قالتْ أعْتَمَ النبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتى ذَهَبَ عامَّةُ اللَّيلِ حَتى نامَ أهلُ المَسْجِدِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلى، فقالَ إنهُ لَوَقْتُها لَولا أنْ أشُقَّ على أمّتِي. رَواهُ مُسْلِمٌ والنَّسائِيُّ.

٨/٤٦٠ ـ وَعَنْ أنسٍ قالَ: أخّرَ النَّبيُّ ﷺ صَلاةَ العِشاءِ إلى نِصْفِ اللَّيلِ، ثُمَّ صَلى ثُمَّ قالَ قَدْ صلَّى النَّاسُ وَنامُوا أما إنَّكُمْ في صلاةٍ ما انْتَظَرْتُمُوها»، قالَ أنَسٌ كأنّي أنْظُرُ إلى وَبِيصِ خاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٩/٤٦١ ـ وَعَنْ أبِي سَعِيدٍ قالَ: انْتَظَرْنا رَسُولَ اللّهِ ﷺ لَيْلَةً لِصَلاةِ العِشاءِ حَتى ذَهَبَ نَحْوٌ مِنْ شَطرِ اللَّيْلِ قالَ فَجاءَ فَصَلى بِنا، ثُمَّ قَالَ خُذُوا مَقاعِدَكُمْ فإنَّ الناسَ قَدْ أخَذُوا مَضاجِعَهُمْ، وَإنكُمْ لَمْ تَزالُوا في صلاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوها، وَلَولا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وسُقْمُ السَّقِيمِ، وَحَاجَةُ ذِي الحَاجَةِ لأخَّرْتُ هٰذِهِ الصلاةَ إلَى شَطرِ اللَّيْلِ. رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاوُدَ.

قلت: قد ثبت تأخيرها إلى شطر الليل عنه عليه السلام قولاً وفعلاً، وهو يثبت زيادة على أخبار ثلث الليل، والأخذ بالزيادة أولى.

١١ ـ باب كراهية النوم قبلها والسمر بعدها إلا في مصلحة

١/٤٦٢ ـ عَنْ أبِي بَرْزَةَ الأسْلَمِيِّ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يَسْتَحِبُّ أنْ يُؤخِّرَ العِشَاءَ التي يدْعُونَها العَتَمَةَ وكانَ يَكْرَهُ النَّومَ قَبْلَها والحَديثَ بَعْدَها. رَواهُ الجماعَةُ.

(۴۵۵) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز دیر کر کے پڑھتے۔

(۴۵۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: صحابہ عشا کی نماز شفق غائب ہونے کے بعد سے رات کی پہلی تہائی تک پڑھتے تھے۔

(۴۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو انہیں حکم دیتا کہ عشا کی نماز تہائی یا آدھی رات تک دیر کر کے پڑھیں۔

(۴۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز دوپہر کو پڑھتے، عصر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج بالکل صاف ہوتا۔ مغرب غروب کے بعد پڑھتے، عشا کبھی دیر سے پڑھ لیا کرتے کبھی جلدی۔ اگر لوگ جلدی جمع ہو جاتے تو جلدی پڑھ لیتے تھے ورنہ دیر سے اور صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

(۴۵۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز میں اتنی دیر کر دی کہ کافی رات گزر گئی اور مسجد والے سو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور نماز پڑھ کر فرمایا کہ عشاء کا یہ وقت ہوتا اگر مجھے امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا۔

(۴۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز آدھی رات کے قریب پڑھی۔ پھر فرمایا لوگ نماز پڑھ کر سو گئے ہیں (مگر تم انتظار میں ہو) یاد رکھو جب تک تم نماز کے انتظار میں ہو نماز ہی میں ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی چمک میری نگاہوں میں پھر رہی ہے۔

(۴۶۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک رات عشا کی نماز کے لیے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں تھے۔ رات آدھی کے قریب گزر گئی۔ پھر آپ تشریف لائے اور نماز پڑھائی پھر فرمایا اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو۔ لوگ اپنے بستروں پر دراز ہیں تم نماز ہی میں رہو گے جب تک اس کا انتظار کرتے رہو گے۔ اگر مجھے کمزور کی کمزوری کا، بیمار کی بیماری کا اور ضرورت مند کی ضرورت کا خیال نہ ہوتا تو میں یہ نماز آدھی رات تک پیچھے ہٹا دیتا۔

فقہ الحدیث: میں کہتا ہوں عشا کو دیر کر کے آدھی رات تک پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل دونوں طرح سے ثابت ہے۔ تہائی رات تک کہ تاخیر والی حدیثوں پر اس حدیث سے زیادہ بھی ثابت ہوتی ہے اور زیادتی پر عمل کرنے والا اولیٰ ہے۔ (لہٰذا عشا کا مختار وقت آدھی رات سے کچھ پہلے ہے)۔

عشا کی نماز سے پہلے سونا منع ہے اور اس کے بعد باتیں کرنا مکروہ ہے

(۴۶۲) حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشا (عتمہ) کو دیر کر کے پڑھنا اچھا سمجھتے تھے اور اس سے پہلے سونا اور اس کے بعد باتیں کرنا مکروہ جانتے تھے۔

٢/٤٦٣ ـ وعَنِ ابْنِ مَسْعودٍ قالَ: جَدَبَ لَنا رَسُولُ اللّهِ ﷺ السَّمَرَ بَعْدَ العِشاءِ. رَواهُ ابْنُ ماجه، وَقالَ جَدَبَ يَعْني زَجَرَنا عَنهُ نَهانا عَنْهُ.

٣/٤٦٤ ـ وعَنْ عُمَرَ قَالَ كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يَسْمُرُ عِندَ أبي بَكْرٍ اللَّيلَةَ كَذلِكَ في الأمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَأنا مَعهُ. رَواهُ أحمَدُ والتِّرمِذِيُّ.

٤/٤٦٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عَباسٍ قالَ: [رَقَدْتُ] في بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةَ كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ عِندَها لأنْظُرَ كَيْفَ صَلاةُ رَسُولِ اللّهِ ﷺ بِاللَّيْلِ قالَ فَتَحَدَّثَ النبيُّ ﷺ مَعَ أهلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ، وَسَاقَ الحَدِيثَ. رَواهُ مُسْلِمٌ.

١٢ ـ باب تسميتها بالعشاء والعتمة

١/٤٦٦ ـ عَنْ مالِكٍ عَنْ سَمِيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قال لو يَعْلَمُ النَّاسُ ما في النِّدَاءِ والصَّفِّ الأوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إلاَّ أنْ يَسْتَهِمُوا عَليهِ لاستَهمُوا عَلَيْهِ وَلو يَعْلَمُونَ ما في التَّهجِيرِ لاسْتَبَقُوا إليه ولو يَعْلَمُونَ ما في الْعَتَمَةِ والصبْحِ لأتوهُما وَلو حَبْواً. مُتَّفَقٌ عليهِ: زَادَ أحمدُ في رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَقُلْت لِمالِكٍ أما تَكْرَهُ أنْ تَقُولَ الْعَتمة قالَ هٰكَذا قالَ الذِي حَدَّثَنِي.

٢/٤٦٧ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمرَ قالَ سَمعت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ لا تَغْلِبَنَّكُمُ الأعْرَابُ على اسْمِ صلاتِكُمْ ألا إنَّها العِشاءُ وَهُمْ يُعْتِمُونَ بالإِبِلِ. رواهُ أحْمَدُ ومُسلمٌ والنَّسائِيُّ وابْنُ ماجه، وفي رِوَايةٍ لِمُسْلِمٍ لا تَغْلِبَنَّكُمُ الأعْرَابُ على اسْمِ صلاتِكُمُ العِشاءِ فإنَّها في كِتَابِ اللّهِ العِشاءُ وإنَّها تُعْتِمُ بِحِلابِ الإِبِلِ.

١٣ ـ باب وقت صلاةِ الفجرِ وما جاءَ في التغليسِ بها والإسفارِ

١/٤٦٨ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالت: كُنَّ نِساءُ الْمُؤمِناتِ يَشْهَدْنَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلاةَ الفَجْرِ مُتَلَفِّعاتٍ بِمرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَنْقَلِبْنَ إلى بيُوتِهِنَّ حِينَ يَقْضِينَ الصلاةَ لا يَعْرِفُهُنَّ أحَدٌ مِنَ الغَلَس. رَواهُ الجَماعةُ، ولِلبُخاريِّ: وَلا يَعْرِفُ بَعضهُنَّ بَعْضاً.

٢/٤٦٩ ـ وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأنْصارِيِّ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ صَلَّى صَلاةَ الصُّبحِ مَرَّةً بِغَلَسٍ ثمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخرَى فأسْفَرَ بِها ثمَّ كانَتْ صَلاتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ التَّغْلِيس حَتى ماتَ لَمْ يَعُدْ إلى أنْ يُسْفِرَ. رَواهُ أبو دَاوُدَ.

٣/٤٧٠ ـ وَعَنْ أنسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قالَ: تَسَحَّرْنا مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ ثمَّ قُمْنا إلى الصلاةِ، قُلت كَمْ كانَ مِقْدَارُ ما بَيْنَهُما؟ قالَ قَدْرَ خَمْسِينَ آيَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۴۶۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عشا کے بعد قصہ گوئی سے ڈانٹ کر منع فرمایا۔

(۴۶۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس رات کو باتیں کیا کرتے تھے۔ اسی طرح آپ مسلمانوں کے معاملات میں رات کو باتیں کیا کرتے تھے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا تھا۔

(۴۶۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس گزاری (اس شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ہی کے پاس تھے) تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کی کیفیت دیکھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر تک تو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے باتیں کیں پھر سو گئے (پھر ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے پوری حدیث بیان کی)۔

''عشا'' کے دو نام ہیں عشا اور عتمہ

(۴۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ اذان کے اور پہلی صف کے ثواب کو جان جائیں اور بجز قرعہ اندازی کے چارہ نہ ہو تو قرعہ ڈالے بغیر نہ رہیں۔ اگر انہیں ظہر کی نماز کی فضیلت معلوم ہو جائے تو دوڑے دوڑے آئیں اور اگر انہیں عشا اور صبح کی نماز کا ثواب معلوم ہو جائے تو دونوں نمازوں میں گھٹنوں کے بل چل کر حاضر ہوا کریں۔ احمد کی عبدالرزاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے۔ میں نے حضرت مالک سے کہا کیا تم (عشا کو) عتمہ کہنا مکروہ نہیں سمجھتے فرمایا مجھ سے جس راوی نے حدیث بیان کی اس نے اسی طرح بیان کی ہے۔

(۴۶۷) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے تم پر تمہاری نماز کے نام پر دیہاتی غالب نہ آجائیں یاد رکھو وہ عشا ہے اس وقت دیہاتی اونٹنیوں کا دودھ دوہا کرتے تھے۔ مسلم کی روایت میں ہے تمہاری عشا کی نماز کے نام پر دیہاتی غالب نہ آجائیں وہ اللہ کی شریعت میں عشا ہے وہ اونٹنیوں کو دیر سے دوہتے تھے۔

فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھی جائے یا خوب اُجالے میں؟

فجر کے وقت کا بیان اوپر بہت سی حدیثوں میں گزر چکا ہے۔

(۴۶۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مسلمان خواتین صبح کی نماز میں اپنی اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آیا کرتی تھیں پھر جب نماز سے فارغ ہو کر گھروں کی طرف واپس ہوتی تھیں تو انہیں اندھیرے کی وجہ سے کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔ بخاری میں ہے کوئی عورت بھی کسی عورت کو نہیں پہچان سکتی تھی۔

(۴۶۹) حضرت ابو مسعود انصاری سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھی پھر دوسری مرتبہ خوب اجالے میں پڑھی پھر تادمِ واپسیں صبح کی نماز اندھیرے ہی میں پڑھتے رہے۔ اسفار میں پھر نہیں پڑھی۔

فقہ الحدیث: اندھیرے میں پڑھنے سے مراد ہے کہ صبح صادق کے بعد اوّل وقت پڑھی، اخیر وقت کی نوبت نہیں آنے دی (مترجم)۔

(۴۷۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے پوچھا سحری اور نماز میں کتنا وقفہ تھا فرمایا جتنے وقفے میں پچاس آیتیں پڑھی جا سکیں (تقریباً پندرہ بیس منٹ)

٤/٤٧١ ـ وعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فإنه أعْظَمُ لِلأَجْرِ. رَواهُ الخَمْسَةُ، وقالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

٥/٤٧٢ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: ما رَأيت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى صَلاةً لِغَيْرِ مِيقَاتِها إلاَّ صلاتَيْنِ جَمَعَ بينَ الْمَغْرِبِ والعِشاءِ بِجَمْعٍ وَصَلَّى الفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقاتِها. مُتَّفَقٌ عليهِ، ولِمُسْلِمٍ: قَبْلَ وَقْتِها بِغَلَسٍ، وَلأحْمَدَ والبُخاريِّ عَنْ عبدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قالَ: خَرَجْت مَعَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَدِمْنا جَمْعاً فَصَلَّى الصلاتَيْنِ كُلَّ صلاةٍ وَحْدَها بِأذانٍ وَإقامَةٍ وَتَعَشَّى بَيْنَهُما ثمَّ صَلَّى حِينَ طَلَعَ الفَجْرُ وقائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الفَجْرُ وَقائِلٌ يقُولُ لَمْ يَطْلُعْ ثمَّ قالَ إنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: إنَّ هاتَيْنِ الصلاتَيْنِ حُوِّلَتا عَنْ وَقْتِهِما في هٰذا الْمَكانِ الْمَغْرِبَ والعِشَاءَ وَلا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعاً حَتَّى يُعتِمُوا وَصَلاةَ الفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ.

٦/٤٧٣ ـ وَعَنْ أَبِي الرَّبِيعِ قالَ: كُنت مَعَ ابْن عُمَرَ فَقُلْت لهُ إني أُصلِّي مَعَكَ ثمَّ ألْتَفِت فَلا أرَى وَجْهَ جَلِيسِي ثمَّ أحْياناً تُسْفِرُ، فقالَ كَذٰلِكَ رَأيت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَأَحْبَبْت أنْ أُصَلِّيها كما رَأيْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيها. رَواهُ أحمدُ.

٧/٤٧٤ ـ وَعَن مُعاذِ بْنِ جَبَلٍ قالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إلى الْيَمَنِ، فقالَ: يا مُعاذُ إذَا كانَ في الشِّتاءِ فَغَلِّسْ بالفَجْرِ وَأَطِلِ القِرَاءَةَ قَدْرَ ما يطِيقُ النَّاسُ وَلا تمِلَّهُمْ وَإذَا كانَ الصَّيْفُ فأسْفِرْ بِالفَجْرِ فإنَّ اللَّيْلَ قَصِيرٌ وَالنَّاسُ يَنامُونَ فأمْهِلْهُمْ حَتَّى يُدْرِكُوا. رَواهُ الحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُودٍ البَغَوِيُّ في «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَأخْرَجَهُ بَقِيُّ بْنُ مَخْلَدٍ في «مُسْنَدِهِ الْمُصَنَّفِ».

١٤ ـ باب بيانِ أنَّ مَنْ أدركَ بعضَ الصلاةِ في الوقتِ فإنما يتمُّها (ووجوبِ المحافظةِ على الوقتِ)

١/٤٧٥ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ مَنْ أدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أدْرَكَ الصُّبْحَ وَمَنْ أدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ العَصْرِ قَبْلَ أنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أدْرَكَ العَصْرَ. رَواهُ الجَماعَةُ، ولِلبُخاريِّ: إذَا أَدْرَكَ أحَدُكُمْ سَجْدَةً مِن صَلاةِ العصْرِ قَبْلَ أنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فلْيُتِمَّ صلاتَهُ، وَإذَا أدْرَكَ سَجْدَةً مِن صلاةِ الصُّبْحِ قَبلَ أنْ تطلعَ الشَّمْسُ فلْيُتِمَّ صلاتَهُ.

٢/٤٧٦ ـ وَعَنْ عائشَةَ قالتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أدْرَكَ مِنَ العَصْرِ سَجْدَةً قَبلَ أنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ أو مِنَ الصّبحِ قَبْلَ أنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فقَدْ أدْرَكَها. رَواهُ أحْمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائِيُّ وابْنُ ماجَه، والسَّجْدَةُ هُنا الرَّكْعَةُ.

(۴۷۱) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی نماز کے لیے روشنی (اتنی روشنی کہ صبح صادق کاذب سے جدا ہو جائے) کرو کیونکہ روشنی میں زیادہ ثواب ہے۔

(۴۸۲) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی غیر وقت میں نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ ہاں آپ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب وعشا ملا کر پڑھی تھیں اور اس روز معمول کے وقت سے پہلے (صبح صادق ہوتے ہی) فجر کی نماز پڑھی۔ مسلم میں ہے کہ عام وقت سے پہلے اندھیرے میں نماز پڑھی۔ احمد اور بخاری میں عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ میں عبداللہ کے ساتھ روانہ ہوا۔ ہم دونوں مزدلفہ آ کر ٹھہرے۔ عبداللہ نے (مزدلفہ میں) دونمازیں (ملا کر) پڑھیں اور ہر نماز بلا اذان وتکبیر کے پڑھی لیکن انہوں نے دونوں کے درمیان بس رات کا کھانا کھایا تھا۔ پھر صبح صادق ہوتے ہی صبح کی نماز پڑھی (اتنا اندھیرا تھا) کہ کوئی کہتا تھا صبح ہوئی اور کوئی کہتا تھا نہیں ہوئی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں نمازیں (مغرب وعشا) اپنے وقت سے اس مقام (مزدلفہ) میں پھیر دی گئی ہیں۔ لوگ مزدلفہ عشا کے وقت ہی پہنچتے تھے اور صبح کی نماز کا یہی وقت ہے۔

(۴۷۳) حضرت ابوالربیع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا میں نے ان سے کہا کہ میں آپ کے ساتھ (صبح کی نماز) پڑھتا ہوں پھر نظر اٹھاتا ہوں تو اپنے ساتھی کا (اندھیرے کی وجہ سے) منہ بھی نہیں دیکھ سکتا لیکن کبھی کبھی تم خوب اجالا بھی کر دیتے ہو۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے مجھے وہی ادا پسند ہے۔

(۴۷۴) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا اور فرمایا معاذ! جاڑے میں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا اور قرأت لمبی کرنا مگر لوگوں کی طاقت کے مطابق، انہیں اُکتا نہ دینا اور گرمی میں اجالے میں نماز پڑھنا کیونکہ رات چھوٹی ہوتی ہے لوگ سوتے رہتے ہیں انہیں اتنی مہلت دینا کہ جماعت میں حاضر ہو سکیں (شرح السنہ)۔

وقت کے اندر نماز شروع کی جائے اور نماز مکمل ہونے سے پہلے وقت گزر جائے تو نماز مکمل کر لے ادھوری نہ چھوڑے

وقت کی پابندی کا وجوب

(۴۸۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو سورج نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت مل گئی اسے صبح کی نماز مل گئی اور جسے سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی اسے عصر کی نماز مل گئی۔ بخاری میں ہے جب کسی کو سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت مل گئی تو وہ نماز پوری کر لے اور جسے سورج نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت مل گئی وہ بھی نماز پوری کر لے۔

(۴۸۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی یا سورج نکلنے سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔

فقہ الحدیث: یہاں سجدے سے مراد رکعت ہے۔

٣/٤٧٧ ـ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قالَ: قالَ لي رَسُولُ اللّهِ ﷺ كَيفَ أنتَ إذا كانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيتُونَ الصلاةَ أو يُؤَخِّرُونَ الصلاةَ عَنْ وَقْتِها، قُلت فما تَأْمُرُني؟ قالَ صلِّ الصلاةَ لِوَقْتِها فإنْ أدرَكْتَها مَعَهُمْ فَصَلِّ فإنَّها لَكَ نافِلَة وفي رِوَايَةٍ: فإنْ أُقِيمَتِ الصلاةُ وَأَنْتَ في الْمَسْجِدِ فَصَلِّ، وفي أُخْرَى فإنْ أَدْرَكَتْكَ يَعْنِي الصلاةَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلا تقُلْ إنِّي قَدْ صَلَّيْت فَلا أُصَلِّي. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلم وَالنسائيُّ.

٤/٤٧٨ ـ وَعَنْ عُبادَةَ بْن الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «سَتَكُونُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي أمراء تشْغَلُهُمْ أشياءُ عَنِ الصلاةِ لِوَقْتِها حَتى يَذْهَبَ وَقْتُها فصَلُّوا الصلاةَ لِوَقْتِها، فقالَ رَجُلٌ يا رَسُولَ اللّهِ أصَلِّي مَعَهُمْ؟ فقالَ نَعَمْ إنْ شِئْتَ. رَواهُ أبُو دَاودَ وأحمدُ بنَحْوِهِ، وفي لَفْظٍ: وَاجْعَلُوا صَلاتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعاً.

وفيه دليل لمن رأى المعادة نافلةً، ولمن لم يكفِّر تاركَ الصلاة، ولمن أجاز إمامة الفاسق.

١٥ ـ باب قضاء الفوائت

١/٤٧٩ ـ عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: مَنْ نَسِيَ صَلاة فَلْيُصَلِّها إذَا ذَكَرَها لا كَفَّارَةَ لَها إلاَّ ذَلِكَ. مُتَّفَق عليهِ، وَلِمُسْلِم: إذا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عنِ الصلاةِ أو غَفَلَ عَنها فَلْيُصَلِّها إذَا ذَكَرَها، فإنَّ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿وأَقِمِ الصلاةَ لِذِكْرِي﴾.

٢/٤٨٠ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَسِيَ صَلاةً فلْيُصَلِّها إذَا ذَكَرَها، فإنَّ اللّهَ تَعالى يَقُولُ: ﴿أَقِمِ الصلاةَ لِذِكْرِي﴾. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخارِيَّ والتِّرْمِذِيَّ.

وفيه أن الفوائت يجب قضاؤها على الفور، وأنها تقضى في أوقات النهي وغيرها، وأن من مات وعليه صلاة فإنها لا تقضى عنه ولا يطعم عنه لها، لقوله: «لا كفارة لها إلا ذلك». وفيه دليل على أن شرع من قبلنا شرع لنا ما لم يَرِدْ نسخُه.

٣/٤٨١ ـ وَعَنْ أَبِي قتادَةَ قالَ: ذَكَرُوا لِلنبيِّ ﷺ نومَهُمْ عَنِ الصلاةِ، فقالَ إنهُ لَيْسَ في النَّومِ تَفرِيطٌ إنَّما التَّفرِيطُ في الْيَقَظَةِ، فإذَا نَسِيَ أحَدُكُمْ صلاةً أو نامَ عَنها فَلْيُصَلِّها إذَا ذَكَرَها. رَواهُ النسائِيُّ والتِّرْمِذِيُّ وصَحَّحهُ.

٤/٤٨٢ ـ وَعَنْ أَبِي قَتادَةَ في قِصَّةِ نَومِهِمْ عَنْ صلاةِ الفَجْرِ قالَ: ثمَّ أَذَّنَ بِلالٌ بالصلاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثمَّ صَلَّى الغَدَاةَ فَصَنَعَ كما كَانَ يَصْنَعُ كُلَّ يَومٍ. رَواهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ.

(۴۷۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت کیا کرو گے جب تم پر ایسے حاکم مسلط ہوں گے جو نمازوں کو ان کے وقت پر نہیں پڑھیں گے اور وقت نکل جائے گا۔ میں نے عرض کی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں۔ فرمایا وقت پر نماز پڑھ لو اور جب وہ پڑھیں تو ان کے ساتھ بھی پڑھ لینا یہ تمہاری نفلی نماز ہو جائے گی۔ اگر تم مسجد میں ہو اور نماز کھڑی ہو جائے تو (ان کے ساتھ بھی) نماز پڑھ لو۔ اگر تم انہیں نماز پڑھتے پاؤ تو ان کے ساتھ پڑھ لو یوں نہ کہو میں نے نماز پڑھ لی ہے اب نہیں پڑھوں گا۔

(۴۷۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب تم پر میرے بعد ایسے حاکم ہوں گے جن کو بعض چیزیں وقت پر نماز پڑھنے سے روک دیں گی۔ یہاں تک کہ نماز کا وقت جاتا رہے گا لہٰذا تم وقت پر نماز پڑھ لینا۔ ایک صحابی بولے یا رسول اللہ! کیا میں ان کے ساتھ نماز نہ پڑھوں؟ فرمایا ہاں اگر تم چاہو۔ احمد ہم معنی لفظ لائے ہیں یعنی ان کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز کو نفلی سمجھ لو۔

فقہ الحدیث: یہ اس شخص کی دلیل ہے جو دوبارہ پڑھی ہوئی نماز کو نفلی کہتا ہے، جو بے نماز کو کافر نہیں بتاتا اور جو فاسق و فاجر کی امامت کا قائل ہے۔

فوت شدہ نمازوں کی قضا کا طریقہ

(۴۷۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو نماز یاد نہ رہے تو جب یاد آ جائے پڑھ لے اس کا یہی کفارہ ہے۔ مسلم میں ہے کہ جب کوئی نماز پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کیونکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے نماز یاد آنے کے وقت پڑھ لو۔

(۴۸۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھولی ہوئی نماز جب یاد آ جائے پڑھ لے کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا نماز یاد آنے کے وقت پڑھ لو۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ چھوٹی ہوئی نمازیں فوراً پڑھ لینی چاہئیں اور یہ نمازیں اوقاتِ ممنوعہ میں بھی قضا کی جا سکتی ہیں اور اگر کوئی مر جائے اور اس کے ذمے نمازیں ہوں تو اس کی طرف سے قضا نہیں کی جا سکتیں اور نہ کھانا کھلا کر ہی تلافی کی جا سکتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھنے کے علاوہ اس کا اور کوئی کفارہ نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سابق انبیاء کرام کی شریعتوں کے احکام ہمارے لیے حجت ہیں تاوقتیکہ نسخ ثابت نہ ہو۔

(۴۸۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صحابہؓ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کبھی اتفاق سے نماز سے پہلے نیند آ جاتی ہے اور نماز جاتی رہتی ہے۔ فرمایا سونے کی حالت میں پکڑ نہیں۔ ہاں بیداری میں پکڑ ہے پھر اگر کوئی نماز پڑھنی بھول جائے یا نماز پڑھے بغیر سو جائے تو جب اسے نماز یاد آ جائے پڑھ لے۔

(۴۸۲) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے (یہ وہ واقعہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع صحابہ صبح کی نماز وقت پر نہ پڑھ سکے تھے کیونکہ سورج نکلنے کے بعد آنکھ کھلی تھی) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت فجر پڑھیں پھر صبح کی (چھوٹی ہوئی) نماز پڑھی اور روزانہ کا وظیفہ بھی پڑھا۔

وفيه دليل على الجهر في قضاء الفجر نهاراً.

٥/٤٨٣ ـ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْن قالَ: سَرَيْنا معَ النبيِّ ﷺ فَلَمَّا كانَ في آخِرِ اللَّيْلِ عَرَّسْنا فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتى أَيْقَظَنا حَرُّ الشَّمْسِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنّا يَقُومُ دَهِشاً إلى طَهُورِهِ، ثمَّ أَمَرَ بِلالاً فأَذَّنَ ثمَّ صَلى الرَّكْعَتَيْنِ قَبلَ الفَجْرِ، ثمَّ أقامَ فَصَلَّيْنا فقالُوا يا رسولَ اللّهِ ألا نُعِيدُها في وَقْتِها مِنَ الغَدِ؟ فقالَ أَيَنْهاكُمْ رَبُّكُمْ تعالى عَنِ الرِّبا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ. رَواهُ أحمدُ في «مُسْنَدِهِ».

فيه دليل على أن الفائتة يُسَنُّ لها الأذان والإقامة والجماعة، وأنَّ النداءين مشروعان في السفر وأنَّ السنن الرواتب تُقْضى.

١٦ ـ باب الترتيب في قضاء الفوائت

١/٤٨٤ ـ عَن جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّهِ أنَّ عُمرَ جاءَ يَومَ الخَنْدَقِ بَعْدَما غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ وقالَ يا رسُولَ اللّهَ ما كِدْت أُصَلِّي العَصْرَ حتى كادَتِ الشَّمسُ تَغرُبُ، فقالَ النبيُّ ﷺ وَاللّه ما صَلَّيْتُها فَتَوضَّأَ وَتَوَضّأنا فصلَّى العَصْرَ بَعْدَما غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثمَّ صلَّى بَعْدَها المَغْرِبَ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٢/٤٨٥ ـ وَعَنْ أَبِي سعيدٍ قالَ: حُبِسْنا يَومَ الخنْدَقِ عَنِ الصَّلاةِ حَتى كانَ بَعْدَ المَغرِبِ بِهَوِيٍّ مِنَ الليْلِ كُفينا، وَذٰلِكَ قَولُ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَكَفَى ٱللَّهُ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱلْقِتَالَ وَكَانَ ٱللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا﴾ [الأحزاب: ٢٥] قالَ فَدَعا رَسُولُ اللّهِ ﷺ بِلالاً فأقامَ الظُّهرَ فصلاَّها فأحْسَنَ صَلاتَها كما كانَ يُصَلِّيها في وَقتِها ثمَّ أَمَرَهُ فأقامَ العَصْرَ فَصلاَّها فأحسَنَ صَلاتَها كما كانَ يُصَلِّيها في وَقْتِها ثمَّ أَمَرَهُ فأقامَ المَغرِبَ فَصلاها كَذٰلِكَ قالَ وَذٰلِكَ قَبْلَ أنْ يُنْزِلَ اللّهُ عَزَّ وَجلَّ في صلاةِ الخَوفِ ﴿فإنْ خِفتُمْ فَرِجالاً أو رُكْباناً﴾ رَواهُ أحمَدُ والنسائيُّ وَلَمْ يَذكُرِ المَغرِبَ.

وفيه دليل على الإقامة للفوائت، وعلى أن صلاة النهار وإن قُضِيت ليلاً لا يجهر فيها، وعلى أن تأخيره يوم الخندق نُسِخَ بشرع صلاة الخوف.

٢ ـ أبواب الأذان

١ ـ باب وجوبه وفضيلته

١/٤٨٦ ـ عَنْ أَبِي الدَّرْداءِ قالَ سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ: «ما مِنْ ثَلاثَةٍ لا يؤَذِّنُونَ وَلا تُقامُ فِيهِمُ الصلاةُ إلاَّ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطانُ» رَواهُ أحمَدُ.

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ فجر کی قضا دن میں کر سکتے ہیں اور قرأت بھی زور سے پڑھ سکتے ہیں۔

(۴۸۳) حضرت عمران بن حصین نے فرمایا ہم (کسی سفر پر) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رات کو روانہ ہوئے۔ پچھلی رات کو پڑاؤ ڈال کر سو گئے (اتفاق سے) کسی کی بھی آنکھ نہ کھلی۔ یہاں تک کہ دھوپ کی تیزی محسوس ہوئی۔ پھر ہر شخص گھبرا کر وضو کے لیے کھڑا ہو گیا اور آپ ﷺ کے حکم سے بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ اور آپ ﷺ نے نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں پھر بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور ہم نے نماز پڑھی۔ آپ ﷺ سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم یہ نماز کل صبح کے وقت نہیں لوٹا سکتے؟ فرمایا کیا تمہیں تمہارا رب سُود سے منع فرمائے اور اسے تم سے قبول کرلے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کے لیے اذان و تکبیر اور جماعت مسنون ہے۔ سفر میں بھی اذان و تکبیر جائز ہے اور روزمرہ کی سنتوں کی قضا بھی چاہیے۔

قضا میں ترتیب کا مسئلہ

(۴۸۴) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر سورج ڈوبنے کے بعد آئے اور قریشی کافروں کو کوسنے لگے اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ میں عصر کی نماز نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج ڈوبنے کے قریب ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (نماز تو) میں بھی نہیں پڑھ سکا۔ آخر ہم سب نے وضو کیا اور آپ ﷺ نے سورج ڈوب جانے کے بعد عصر کی نماز پڑھی پھر مغرب کی پڑھی۔

(۴۸۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا خندق کی لڑائی میں ہم نماز سے روک دیے گئے (نماز پڑھنے کا وقت ہی نہیں ملا) یہاں تک کہ مغرب کے بعد کچھ رات بھی گزر گئی اور اللہ ہمیں کافی ہو گیا (جنگ کی نوبت ہی نہیں آئی۔ آندھی نے قریشیوں کے خیمے اکھاڑ پھینکے۔ ہانڈیاں الٹ دیں اور دشمن کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا۔ یہ اللہ کی بھیجی ہوئی امداد تھی) جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا اور اللہ ایمان والوں کو لڑائی سے کافی ہو گیا۔ اللہ بڑا زبردست اور بہت بڑی عزت والا ہے۔ اللہ کے رسول کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ظہر کی تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے پورے اطمینان سے اچھی طرح سے نماز پڑھی جس طرح آپ وقت پر پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے انہوں نے عصر کی تکبیر کہی آپ ﷺ نے عصر کی نماز بھی کمال اطمینان سے حسبِ معمول اچھی طرح سے پڑھی۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی تکبیر کہی۔ آپ ﷺ نے حسبِ معمول مغرب بھی پورے اطمینان سے اچھی طرح پڑھی (ا، ن) نسائی میں مغرب کا ذکر نہیں ہے۔ ابوسعید کہتے ہیں یہ واقعہ خوف کی نماز کی آیت اترنے سے پہلے کا ہے (فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا، کے اترنے سے پہلے کا ہے یعنی اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل یا سوار جس طرح بھی ممکن ہو نماز پڑھ لو)۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ چھوٹی ہوئی نمازوں کے لیے تکبیر مسنون ہے اور دن کی نماز اگرچہ رات کو قضا کی جائے مگر آہستہ ہی پڑھنی پڑے گی اور خندق کے موقعہ پر نماز کی تاخیر خوف کی نماز سے منسوخ ہو گئی ہے۔

اذان کے مسائل

اذان کا وجوب اور اس کی فضیلت

(۴۸۶) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے۔ ان تین شخصوں پر جن میں اذان نہ ہو اور نہ وہ نماز پڑھیں شیطان کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

٢/٤٨٧ ـ وَعَنْ مالِكِ بْنِ الحوَيْرِثِ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ إذَا حَضَرَتِ الصلاةُ فَلْيؤذِّنْ لَكمْ أحَدُكمْ ولْيَؤُمَّكمْ أكبَرُكمْ. مُتَّفقٌ عَليهِ.

٣/٤٨٨ ـ وَعَنْ مُعاوِيَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: «إنَّ الْمُؤَذِّنِينَ أَطْوَلُ النَّاسِ أعْناقاً يومَ القِيامَةِ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ وابنُ ماجَه.

٤/٤٨٩ ـ وَعَنْ أبي هُرَيرَةَ قال: قالَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ: «الإمامُ ضَامِنٌ والْمُؤَذِّنُ مُؤتَمَنٌ اللَّهُمَّ أرْشِدِ الأئِمَّةِ واغفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ». رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاودَ والتِّرْمِذِيُّ.

٥/٤٩٠ ـ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ قالَ سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: يَعْجَبُ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ في شَظِيَّةٍ بِجَبَلٍ يُؤَذِّن لِلصلاةِ وَيُصَلِّي، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إلى عَبْدِي هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ لِلصلاةِ يَخَافُ مِنِّي فقَدْ غَفَرْت لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الجَنَّةَ. رَواهُ أحْمدُ وأبُو دَاوُدَ والنسائيُّ.

وفيه دليل على أن الأذان يُسَنُّ للمنفرد وإن كان بحيث لا يسمعه أحد. الشظية: الطريقة كالجدة.

٢ ـ باب صفة الأذان

١/٤٩١ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إسْحاقَ عَنِ الزُّهرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قالَ: لَمَّا أجْمَعَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ أنْ يَضرِبَ بِالنَّاقُوسِ وَهُوَ لَهُ كارِهٌ لِمُوَافَقَتِهِ النَّصارَى طَافَ بي مِنَ اللَّيْلِ طَائِفٌ وَأنا نائِمٌ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوبَانِ أخْضَرانِ وَفي يَدِهِ ناقُوسٌ يَحْمِلُهُ قالَ، فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ أتَبِيعُ النَّاقُوسَ، قالَ، وَما تَصْنَعُ بِهِ؟ قالَ قُلْت نَدْعُو بِهِ إلى الصلاةِ، قالَ أفَلا أدُلُّكَ على خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ؟ فَقُلْت بَلَى، قالَ تَقُولُ: اللَّهُ أكبَرُ، اللَّهُ أكبَرُ، اللَّهُ أكْبَرُ اللَّهُ أكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ أَشْهَدُ أنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ أشهَدُ أنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ على الصلاةِ حَيَّ على الصلاةِ حَيَّ على الفَلاحِ حَيَّ على الفَلاحِ اللَّهُ أكبَرُ اللَّهُ أكْبَرُ، لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ. قالَ ثمَّ اسْتَأْخَرَ غَيْرَ بَعِيدٍ قالَ ثمَّ تقُولُ إذَا أقَمْتَ الصلاةَ: اللَّهُ أكبَرُ اللَّهُ أكبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ أَشْهَدُ أنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ حَيَّ على الصلاةِ حَيَّ على الفَلاحِ قَدْ قامَتِ الصلاةُ قَدْ قامَتِ الصلاةُ اللَّهُ أكبَرُ اللَّهُ أكبَرُ لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ. قالَ فلَمَّا أصْبَحْتُ أتَيت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فأخْبَرْتُهُ بِما رَأيتُ، فقالَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ: «إنَّ هٰذِهِ الرُّؤيا حَقٌّ إنْ شاءَ اللَّهُ»، ثمَّ أمَرَ بِالتَّأْذِينِ فكانَ بِلالٌ مَولى أبي بَكرٍ يُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ وَيَدْعو رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إلى الصلاةِ قالَ فَجاءَهُ فَدَعاهُ ذَاتَ غَداةٍ إلى الفَجْرِ فقِيلَ لهُ إنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نائمٌ فَصَرَخَ بِلالٌ بِأعلى

(۴۸۷) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان دے اور جو بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

(۴۸۸) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موذن قیامت کے دن سب سے زیادہ لمبی گردن والے (سردار) ہوں گے۔

(۴۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امام ذمے دار اور موذن امانت دار ہوتا ہے۔ اے اللہ اماموں کو ہدایت فرما اور موذنوں کو معاف فرما۔

(۴۹۰) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے تمہارا رب اس بکری چرانے والے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی گھاٹی میں اذان دے کر نماز پڑھتا ہے۔ حق تعالیٰ فرماتا ہے فرشتو! میرے اس بندے کو دیکھو اذان دے کر اور تکبیر کہہ کر نماز پڑھ رہا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا اور جنت میں داخل کر دیا۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ اکیلا شخص بھی اذان دے کر اور تکبیر کہہ کر خود جماعت کرا سکتا ہے اگرچہ اذان و تکبیر کا سننے والا کوئی نہ ہو۔

تقررِ اذان، کیفیتِ اذان

(۴۹۱) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نرسنگھا (ناقوس) بجانے کا عزم کر لیا تھا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے عیسائیوں سے موافقت کی وجہ سے اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ رات کو جب میں سویا ہوا تھا ایک آنے والا میرے پاس آیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص دو سبز کپڑوں میں ملبوس ہے اور ہاتھ میں ایک نرسنگھا ہے۔ میں نے اس سے کہا کیا یہ نرسنگھا بیچ دو گے؟ اس نے پوچھا کیا کرو گے؟ میں نے کہا ہم اسے بجا کر نماز کا اعلان کیا کریں گے۔ اس نے کہا میں اس سے بہتر چیز تمہیں بتائے دیتا ہوں۔ میں نے کہا بتایئے۔ بولا کہو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، فرماتے ہیں۔ تھوڑی دیر تک وہ خاموش رہا۔ پھر کہنے لگا جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر یوں کہو۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ صبح کو میں نے حاضر خدمت ہو کر جو کچھ خواب دیکھا تھا سنا دیا۔ فرمایا ان شاء اللہ یہ خواب سچا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دینے کا حکم فرمایا۔ بلال رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے وہ ان ہی کلموں سے اذان دیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے لیے بلاتے تھے۔ ایک دن صبح کی نماز کے لیے بلال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کی غرض سے آئے تو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سو رہے ہیں۔ بلال نے زور سے کہا:

صَوتِهِ الصلاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوم. قالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ فأُدْخِلَتْ هٰذِهِ الكَلِمَةُ في التَّأْذِينِ إلى صَلاةِ الفَجْرِ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ مِنْ طَرِيقِ مُحَمَّدِ بْنِ إسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ، وَفِيهِ فَلَمَّا أَصْبَحْت أَتيت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فأخْبَرْتُهُ بِما رَأَيْتُ، فقالَ إنَّها لَرُؤيَا حَقٌّ إنْ شَاءَ اللَّهُ فَقُمْ مَعَ بِلالٍ فألْقِ عَلَيهِ ما رَأَيْتَ فإنَّهُ أَنْدَى صَوتاً مِنْكَ قالَ فَقُمْت مَعَ بِلالٍ فجَعَلْت أُلْقِيهِ علَيهِ وَيُؤَذِّنُ بِهِ قالَ فَسَمِعَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عنهُ وَهُوَ في بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ يَقُولُ وَالذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لقَدْ رَأَيْت مِثْلَ الذِي رأى، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «فلِلَّهِ الحَمْدُ». وَروَى التِّرمِذِيُّ هٰذا الطَّرَفَ مِنْهُ بِهٰذِهِ الطَّرِيقِ وقالَ حَدِيثُ عَبدِ اللَّهِ بْنِ زَيدٍ حَديث حَسَنٌ صحيحٌ.

أقوال العلماء في التثويب

٢/٤٩٢ ـ وَعَنْ أَنسٍ قالَ: أُمِرَ بِلالٌ أنْ يَشْفَعَ الأذَانَ وَيُوتِرَ الإقامَةَ إلاَّ الإقامَةَ. رَواهُ الجَماعَةُ.

٣/٤٩٣ ـ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قالَ: إنَّما كانَ الأذَانُ على عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالإقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ أنَّهُ يَقُولُ: قَدْ قامَتِ الصلاةُ قَدْ قَامَتِ الصلاةُ وَكُنَّا إذَا سَمِعْنا الإقامَةَ تَوَضَّأْنا ثمَّ خَرَجنا إلى الصلاةِ. رَواهُ أحْمدُ وَأَبُو دَاوُدَ والنسائيُّ.

٤/٤٩٤ ـ وَعَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهُ هٰذا الأذَانَ: اللَّهُ أكْبَرُ اللَّهُ أكْبَرُ، أشْهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ أشْهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ، أشْهَدُ أنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ أشْهَدُ أنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ، ثمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ: أشْهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أشْهَدُ أنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهُ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ على الصلاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ على الفلاحِ مَرَّتَيْنِ، اللَّهُ أكْبَرُ اللَّهُ أكْبَرُ لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ. رَواهُ مُسْلِمٌ والنَّسائيُّ، وَذَكَرَ التَّكْبِيرَ في أوَّلِهِ أرْبَعاً. ولِلْخَمْسَةِ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الأذَانَ تِسْعَ عَشَرَةَ كلِمَةً وَالإقامَةَ سَبْعَ عَشرَةَ كَلِمَةً. قالَ التِّرمِذِيُّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صحيحٌ.

٥/٤٩٥ ـ وَعَنْ أَبِي مَحذُورَةَ قالَ: قُلْت يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِّمْني سُنَّةَ الأذَانِ فَعَلَّمَهُ وَقالَ فإنْ كانَ صَلاةُ الصُّبْحِ قُلْتَ: الصلاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّومِ الصَّلاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّومِ اللَّهُ أكْبَرُ اللَّهُ أكْبَرُ لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ. رَواهُ أحمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

٣ ـ باب رفع الصوت بالأذان

١/٤٩٦ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: «الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَّ صَوتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ». رَواهُ الخَمْسَةُ إلا التِّرمِذِيَّ.

اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نماز نیند سے زیادہ بہتر ہے۔ سعید فرماتے ہیں پھر بلال کا یہ کلمہ بھی صبح کی اذان میں داخل کر لیا گیا۔ احمد اور ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن زید ہی کی روایت ہے کہ صبح کو میں حاضر خدمت ہوا اور میں نے جو کچھ خواب میں دیکھا تھا، آپ ﷺ سے بیان کر دیا۔ فرمایا ان شاء اللہ یہ سچا خواب ہے اٹھو اور جو کلمات تم نے خواب میں سیکھے ہیں وہ بلال رضی اللہ عنہ کو سکھا دو تا کہ بلال ان کلموں سے اذان دیں۔ وہ تم سے زیادہ بلند آواز ہے۔ میں حضرت بلال کے پاس کھڑے ہو کر ان کو اذان کے کلمے بتاتا جاتا تھا اور وہ اذان دیتا جاتا تھا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھر میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے اذان کے یہ کلمے سنے تو وہ چادر گھسیٹتے ہوئے حاضر خدمت ہو کر کہنے لگے اس کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے جو عبداللہ نے دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ ہی ہر طرح کی تعریف کا حق دار ہے۔ ترمذی نے بھی اسی سند سے اس حصے کا ذکر کیا ہے۔

(۴۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم تھا کہ یہ کلمے اذان میں جفت اور تکبیر میں طاق طاق کہیں ہاں قَدْ قَامَتِ الصَّلَاة دوبار کہیں۔ یہ استثناء نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ میں نہیں ہے۔

(۴۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا عہد رسالت میں اذان کے کلمے دو دو بار اور تکبیر کے بجز قَدْ قَامَتِ الصَّلَاة کے ایک ایک بار کہے جاتے تھے۔ جب ہم تکبیر سنتے تو وضو کر کے نماز کے لیے آ جاتے تھے۔

(۴۹۴) حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اذان اس طرح سکھائی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، پھر دو دو بار اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، دوبار حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، دوبار حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، دوبار اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، پھر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ اور نسائی میں ہے کہ اذان کے شروع میں تکبیر چار بار ذکر کی۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور احمد میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو اذان کے انیس اور تکبیر کے سترہ کلمے سکھائے۔

(۴۹۵) حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے اذان کا طریقہ سکھا دیجیے۔ آپ ﷺ نے انہیں اذان سکھا کر فرمایا صبح کی اذان میں اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا کرو۔

اذان بلند آواز سے

(۴۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا موذن کی بخشش کے لیے ہر وہ چیز دعا مانگتی ہے جس جس تک اس کی آواز پہنچتی ہے (جو چیز اذان سنتی ہے وہی دعائے مغفرت کرتی ہے) اور قیامت کے دن ہر خشک و تر چیز اس کی طرف سے گواہی دے گی (کہ یہ روزانہ پانچ بار پکار پکار کر لوگوں کو نماز کے لیے بلایا کرتا تھا)

٢/٤٩٧ - وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبدِ الرَّحمَّنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَة أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ قالَ له إني أرَاكَ تُحِبُّ الغَنَمَ والبَادِيَةَ فإذَا كُنْتَ في غَنَمِكَ أو بَادِيَتِكَ فارْفَعْ صَوتَكَ بالنِّدَاءِ فإنَّهُ لا يَسْمَعُ مَدَى صَوتِ المُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلا إنْسٌ وَلا شَيْءٌ إلاَّ يَشْهَدُ لهُ يَومَ القِيامَةِ، قالَ أبو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِن رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَواهُ أحْمَد وَالبُخارِيُّ والنسائيُّ وابْنُ ماجَه.

٤ - باب المؤذن يجعل أصبعيه في أذنيه ويلوي عنقه عند الحيعلة ولا يستدير

١/٤٩٨ - عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قالَ: أتَيْت النَّبِيَّ ﷺ بِمَكَّةَ وَهُوَ بالأَبْطَحِ في قُبَّةٍ لهُ حَمْرَاءَ مِنْ أدَم قالَ فَخَرَجَ بِلالٌ بِوَضُوئِهِ فَمِنْ ناضِحٍ وَنائِلٍ قالَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كأنِّي أنْظُرُ إلى بَيَاضِ سَاقَيْهِ قالَ فَتَوَضَّأَ وَأذَّنَ بِلالٌ فَجَعَلْت أتَتَبَّعُ فاهُ هاهنا وَهاهُنا يَقولُ يَميناً وشِمالاً حَيَّ على الصلاةِ حَيَّ على الفلاحِ قالَ ثُمَّ رُكِزَتْ لَهُ عَنَزَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلى الظُّهرَ رَكْعَتَيْنِ يَمُر بَيْنَ يَدَيْهِ الحِمارُ والكَلْبُ لا يَمْنَعُ، وَفي رِوايةٍ: تَمُرُّ مِنْ وَرَائه المَرْأَةُ والحِمارُ ثُمَّ صَلى العَصْرَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلي حَتى رَجَعَ إلى المَدِينةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلأَبِي دَاوُد: رَأَيْت بِلالاً خَرَجَ إلى الأبْطَحِ فأَذَّنَ فَلَما بَلَغَ حَيّ على الصلاةِ حَيَّ على الفلاحِ لَوَى عُنُقَهُ يَميناً وشِمالاً وَلَمْ يَسْتَدِرْ، وفي رِوايةٍ: رَأَيْت بِلالاً يؤَذِّنُ وَيَدُورُ وأَتَتَبَّعُ فاهُ هاهُنا وَهاهُنا وَأُصْبعاهُ في أُذُنَيْهِ قالَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ في قُبَّةٍ لهُ حَمْرَاءَ أرَاها مِنْ أَدَم قالَ فَخَرَجَ بِلالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالعَنَزَةِ فرِكَزَها فَصَلى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْراءُ كَأنِّي أنْظُرُ إلى بَرِيقِ ساقَيْهِ. رَواهُ أحمَدُ والتِرمِذِيُّ وصَحَّحهُ.

٥ - باب الأذان في أول الوقت وتقديمه عليه في الفجر خاصة

١/٤٩٩ - عَنْ جابِرِ بْنِ سَمُرةَ قالَ كانَ بِلالٌ يُؤذِّنُ إذَا زَالَتِ الشَّمْسُ لا يَخْرُمُ ثُمَّ لا يُقِيمُ حتى يَخْرُجَ إلَيْهِ النبيُّ ﷺ فإذَا خَرَجَ أقَامَ حِينَ يَرَاهُ. رَواهُ أحمدُ وَمُسْلِمٌ وأبو دَاوُدَ والنَّسائيُّ.

وفيه أن الفريضة تغني عن تحية المسجد.

٢/٥٠٠ - وَعَن ابنِ مَسْعُودٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: «لا يَمْنَعَنَّ أحَدَكُمْ أَذَانُ بِلالٍ مِنْ سَحورِهِ فإنهُ يؤذِّنُ» أو قالَ «يُنادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قائِمُكُمْ وَيُوقظ نائِمُكُمْ». رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِّرمِذِيَّ.

(۴۹۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہا تمہیں بکریاں اور جنگل بہت پسند ہے جب تم اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو تو بلند آواز سے اذان دو کیونکہ موذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے اس جگہ کے جن، انسان اور ہر چیز وہ آواز سن کر قیامت کے دن اس کی طرف سے گواہی دیں گے، فرماتے ہیں میں نے یہ حدیث اللہ کے رسول سے سنی ہے۔

اذان کا طریقہ

(۴۹۸) حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ نے کہا میں مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں اپنے چمڑے کے سرخ خیمے میں تشریف فرما تھے۔ بلال رضی اللہ آپ کے وضو کے لیے پانی لے کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے باقی پانی کو بعض صحابہ کرام اپنے جسموں پر بطور تبرک کے چھڑک رہے تھے اور بعض صحابہ جنہیں پانی نہیں ملا تھا اپنے ساتھیوں کے جسم پر ہاتھ مل مل کر اپنے جسموں پر مل رہے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خیمے سے باہر تشریف لائے۔ آپ سرخ جوڑے میں تھے آپ کی پنڈلیوں کی سفیدی آج بھی اسی طرح میری آنکھوں میں پھر رہی ہے۔ پھر آپ نے وضو کیا حضرت بلال رضی اللہ نے اذان دی۔ فرماتے ہیں میں اپنے منہ کو حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے وقت شمال وجنوب کی طرف پھیرنے لگا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نیزہ گاڑ دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے بلا روک ٹوک گدھا اور کتا گزر جاتا تھا۔ ایک حدیث میں ہے نیزے کے پیچھے سے عورت اور گدھا گزر جاتے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھی پھر برابر دو رکعت نماز قصر پڑھتے رہے یہاں تک کہ مدینے واپس آ گئے۔ ابوداؤد میں ہے۔ میں نے دیکھا بلال ابطح کی طرف گئے پھر اذان دینے لگے جب حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچے تو اپنی گردن دائیں اور بائیں طرف موڑ دی مگر گھومے نہیں۔ ایک روایت میں ہے میں نے بلال رضی اللہ کو دیکھا وہ اذان دیتے ہوئے گھوم جاتے تھے اور میں بھی ان کے منہ کے ساتھ اپنا منہ اِدھر اُدھر کر لیتا تھا اور ان کی انگلیاں کانوں میں تھیں۔ اللہ کے رسول اپنے خیمے میں تشریف فرما تھے۔ میرے خیال میں وہ سرخ چمڑے کا تھا۔ پھر بلال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئے۔ ہاتھ میں نیزہ تھا نیزہ گاڑ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ آپ سرخ جوڑا پہنے ہوئے تھے گویا میں اب بھی آپ کی پنڈلیوں کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

اذان اوّل وقت دی جائے، ہاں فجر کی اذان وقت سے پہلے بھی دی جا سکتی ہے

(۴۹۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ نے فرمایا جب سورج ڈھل جاتا تو بلال رضی اللہ اذان دیتے اور اذان کا کوئی کلمہ بھی نہیں چھوڑتے تھے۔ پھر جب تک آپ حجرے سے باہر نہ نکلتے بلال تکبیر نہیں کہتے تھے، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلتے تو بلال رضی اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آتے دیکھ کر تکبیر کہنے لگتے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ فرض نماز تحیۃ المسجد کی بجائے کافی ہوتی ہے۔

(۵۰۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بلال رضی اللہ کی اذان سن کر سحری سے نہ رُکے کیونکہ بلال رات کو اذان دیتے ہیں تا کہ شب بیدار کو آرام کی طرف توجہ دلائیں اور سوتے ہوئے کو جگائیں۔

٣/٥٠١ ـ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدبٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰهُ ﷺ: لا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سحُورِكمْ أَذَانُ بِلالٍ، وَلا بَيَاضُ الأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هٰكَذَا حَتى يَسْتَطِيرَ هٰكَذَا، يَعْني مُعْتَرِضاً. رَواهُ مُسْلمٌ وأحمَدُ وَالتِّرمِذِيُّ وَلَفْظُهما: لا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أذَانُ بِلالٍ، وَلا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ، ولٰكِنِ الفجرُ الْمُسْتَطِيرُ في الأُفُقِ.

٤/٥٠٢ ـ وَعَنْ عائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عنهما أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ إنَّ بِلالاً يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشرَبُوا حَتى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ. مُتَّفَقٌ عليهِ وَلأَحْمَدَ وَالبُخارِيِّ فإنَّهُ لا يُؤَذِّنُ حَتى يَطْلُعَ الفَجْرُ ولِمُسْلِمٍ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُما إلاّ أنْ يَنْزِلَ هٰذا وَيَرْقَى هٰذا.

٦ ـ باب ما يقول عند سماع الأذان والإقامة وبعد الأذان

١/٥٠٣ ـ عَنْ أَبِي سعِيدٍ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ ما يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ». رَواهُ الجماعَةُ.

٢/٥٠٤ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قالَ قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إذَا قالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰهُ أكْبَرُ اللّٰهُ أكْبَرُ فقالَ أحَدُكُمْ اللّٰهُ أكْبَرُ اللّٰهُ أكْبَرُ ثمّ قالَ أشْهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلاّ اللّٰهُ قالَ أشهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلاّ اللّٰهُ ثمّ قالَ أشهَدُ أنَّ مُحمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ قالَ أشهَدُ أنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللّٰهِ ثمّ قَالَ حَيَّ على الصلاةِ قالَ لا حَولَ وَلا قُوَّةَ إلاّ بِاللّٰهِ ثمّ قالَ حَيَّ على الفَلاحِ قالَ لا حَولَ وَلا قُوَّةَ إلاّ بِاللّٰهِ، ثمّ قالَ اللّٰهُ أكْبَرُ اللّٰهُ أكْبَرُ قالَ اللّٰهُ أكْبَرُ اللّٰهُ أكْبَرُ، ثمّ قالَ لا إلٰهَ إلاّ اللّٰهُ قالَ لا إلٰهَ إلاّ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ. رَواهُ مُسْلِمٌ وأبو دَاوُدَ.

٣/٥٠٥ ـ وَعَنْ شَهرِ بْنِ حَوشَبٍ عَنْ أَبِي أُمامَةَ أَو عَنْ بَعْضِ أَصْحابِ النبيِّ ﷺ أنَّ بِلالاً أخَذَ في الإقامَةِ، فَلَمَّا أنْ قالَ قَدْ قامَتِ الصلاةُ قالَ النبيُّ ﷺ أقامَها اللّٰهُ وَأَدَامَها وقالَ في سَائِرِ الإقامَةِ بِنَحْوِ حَدِيثِ عُمَرَ في سَائر الأذانِ. رَواهُ أبو دَاوُدَ.

وفيه دليل على أن السُّنَّة أن يكبِّر الإمام بعد الفراغ من الإقامة.

٤/٥٠٦ ـ وَعَنْ جابِرٍ أنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ: «مَنْ قالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّداءَ، اللّٰهمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعوةِ التَّامَّةِ، والصلاةِ القَائِمَةِ آتِ مُحمَّداً الْوَسِيلَةَ والفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقاماً مَحْمُوداً الذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لهُ شَفَاعَتِي يومَ الْقِيامَةِ». رَواهُ الجَماعَةُ إلاّ مُسْلِماً.

٥/٥٠٧ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أنهُ سَمِعَ النبيَّ ﷺ يقُولُ: «إذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فقُولُوا مِثْلَ ما يَقُولُ، ثمّ صَلُّوا عَلَيَّ فإنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاةً صَلَّى اللّٰهُ بِها عليْهِ عَشراً، ثمّ سَلُوا اللّٰهَ لِي الوَسِيلَةَ فإنّها مَنْزِلَةٌ في الجَنَّةِ لا تَنْبَغِي إلاّ لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ

(۵۰۱) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بلال کی اذان سن کر دھوکا نہ کھانا کہ سحری چھوڑ بیٹھو۔ اسی طرح اُفق کی طول والی سفیدی کی وجہ سے سحری سے نہ رکو اور دھوکا نہ کھاؤ یہاں تک کہ وہ افق میں عرضاً پھیل جائے۔ احمد اور ترمذی کی روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور طول والی فجر تمہیں سحری سے نہ روکے۔ بجز آڑی فجر کے جو آسمان کے کنارے پر پھیلی ہوئی ہو (صبح صادق)

(۵۰۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یاد رکھو بلال رات کو اذان دیتے ہیں لہٰذا کھاؤ پیو جب تک ابن ام مکتوم اذان نہ دیں۔ احمد اور بخاری میں ہے کیونکہ ابن ام مکتوم صبح صادق سے پہلے اذان نہیں دیتے۔ مسلم میں ہے: دونوں اذانوں میں بس اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ بلال اترتے تھے اور ابن ام مکتوم چڑھتے تھے۔

اذان وتکبیر کی دعا، اذان کے بعد کی دعا

(۵۰۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اذان سنتے وقت وہی الفاظ کہو جو موذن کہتا ہے۔

(۵۰۴) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب موذن اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، کہے تو تم بھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، کہو جب اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، کہے تو تم بھی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، کہو جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، کہے تو تم بھی اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، کہو، جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہو جب وہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہو پھر جب وہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے تو تم بھی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو پھر جب وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو تم بھی دل سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہو (اگر تم نے ایسا کیا) تو تمہیں جنت ملے گی۔

(۵۰۵) حضرت شہر بن حوشب، حضرت ابوامامہ یا کسی اور صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہنے لگے جب قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوة پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَمَهَا (اللہ اسے قائم ودائم رکھے) باقی تمام اقامت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اذان والی حدیث کے مطابق وہی کلمہ ادا کیا جائے جو اقامت کہنے والا ادا کرے۔

<u>فقہ الحدیث:</u> معلوم ہوا کہ مسنون یہ ہے کہ جب اقامت کہنے والا اقامت سے فارغ ہو جائے تو امام تکبیر تحریمہ کہے۔

(۵۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ۔ ''اے معبود! اس دعوتِ توحید کے رب اور اس قائم رہنے والی نماز کے آقا! محمد رسول ﷺ کو جنت میں بلند مرتبہ، اونچا درجہ اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے آپ ﷺ سے وعدہ فرمایا ہے۔'' اس کے لیے قیامت کے دن میری سفارش حلال ہو جائے گی۔

(۵۰۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے جب تم سنو کہ موذن اذان دے رہا ہے تو جو کلمہ وہ ادا کرے وہی تم ادا کرو پھر مجھ پر درود بھیجو۔ دیکھو! جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ کی اس پر دس رحمتیں اترتی ہیں۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ مانگو۔ وسیلہ جنت کا ایک بلند درجہ ہے جو اللہ کے صرف ایک بندے کے شایانِ شان ہے۔

وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أنا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيهِ الشَّفَاعَةُ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخارِيَّ وابْنُ ماجَه.

٦/٥٠٨ ـ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ قال قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الدُّعاءُ لا يُرَدُّ بَيْنَ الأذانِ وَالإِقَامَةِ». رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاودَ والتِّرْمِذيُّ.

٧ ـ باب من أذن فهو يقيم

١/٥٠٩ ـ عَنْ زِيَادِ بْنِ الحَارِثِ الصَّدَائِي قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أخا صدَاءٍ أذِّن، قالَ فأذَّنتُ، وذٰلِكَ حِينَ أضاءَ الفَجْرُ، قالَ فَلَمَّا تَوَضَّأ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قامَ إلى الصلاةِ فأرَادَ بِلالٌ أنْ يُقِيمَ، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُقِيمُ أخُو صَدَاءٍ فإنَّ مَنْ أذَّنَ فَهوَ يُقِيمُ رَواهُ الخمْسَةُ إلاَّ النسائيّ وَلَفْظُهُ لأحمَدَ.

٢/٥١٠ ـ وَعَنْ عَبدِ اللَّهِ بنِ زيدٍ، أنهُ أُرِيَ الأذَانَ، قالَ فَجِئْتُ إلَى النبيِّ ﷺ فأخْبَرْتُهُ، فقالَ أَلْقِهِ على بِلالٍ فألْقَيْتُهُ فأذَّنَ فأرَادَ أنْ يُقِيمَ فقُلْتُ يا رسولَ اللَّهِ أنا رَأَيْتُ أُرِيدُ أنْ أُقِيمَ، قالَ فأقِمْ أنْتَ فأقامَ هُوَ وَأذَّنَ بِلالٌ. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ.

٨ ـ باب الفصل بين النداءين بجلسة

١/٥١١ ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أبِي لَيْلَى، قالَ حَدَّثَنا أصْحابُنا أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: «لَقَدْ أعْجَبَنِي أنْ تَكُونَ صلاةُ الْمُسْلِمِينَ أوِ الْمُؤْمِنِينَ وَاحِدَةً»، وذَكَرَ الحَدِيثَ وَفِيهِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الأنْصارِ، فقالَ يا رَسُولَ اللَّهِ إنِّي لَمَّا رَجَعْتُ لِما رَأيتُ مِن اهتِمامِكَ، رأيتُ رَجُلاً كأنَّ عَلَيهِ ثَوبَيْنِ أخْضَرَيْنِ فَقامَ على الْمَسْجِدِ فأذَّنَ، ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً، ثُمَّ قامَ فقالَ مِثْلَها إلاَّ أنَّهُ يَقُولُ: قدْ قامَتِ الصلاة وذَكَرَ الحَدِيثَ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

٩ ـ باب النهي عن أخذ الأجرة على الأذان

١/٥١٢ ـ عَنْ عُثْمانَ بنِ أبِي العَاصِ قالَ آخِرُ ما عَهِدَ إلَيّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أنْ أتَّخِذَ مُؤَذِّناً لا يَأْخُذُ على أذانِهِ أجْراً. رواهُ الخمْسَةُ.

١٠ ـ باب فيمن عليه فوائت أن يؤذن ويقيم للأولى ويقيم لكل صلاة بعدها

١/٥١٣ ـ عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قالَ عَرَّسْنا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حتى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فقالَ النبِيُّ ﷺ لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهِ، فإنَّ هٰذا مَنْزِلٌ حَضَرَنا فِيهِ

مجھے امید ہے کہ وہ درجہ مجھے ملے گا۔ پھر جو اللہ سے میرے واسطے وسیلہ مانگے گا اس کے لیے میری سفارش حلال ہوجائے گی۔

(۵۰۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذان وتکبیر کے درمیانی وقفہ میں اللہ سے جو دعا مانگی جائے وہ مسترد نہیں ہوتی (ضرور قبول ہوتی ہے)۔

اقامت کہنے کا حق

(۵۰۹) حضرت زیاد بن حارث صدائی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے صداء کے بھائی اذان دے دو۔ میں نے اذان دی۔ اس وقت صبح روشن ہو چکی تھی۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے تو بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا۔ فرمایا: صداء کے بھائی اقامت کہیں گے جو اذان دے وہی اقامت کہے۔

(۵۱۰) حضرت عبداللہ بن زید جنہوں نے خواب میں اذان دیکھی تھی، کا بیان ہے کہ میں نے حاضر خدمت ہو کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب کی خبر دی۔ فرمایا بلال کو سکھا دو، چنانچہ میں نے پوری اذان بلال کو یاد کرا دی۔ انہوں نے اذان دی۔ پھر اقامت کہنے کا ارادہ کیا۔ میں نے کہا یارسول اللہ! خواب میں نے دیکھا ہے میں چاہتا ہوں کہ اقامت میں کہوں فرمایا اچھا تم ہی کہو۔ آخر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی جب کہ بلال نے اذان دی تھی۔

اذان و اقامت کا درمیانی وقفہ

(۵۱۱) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ ہمارے رفقاء کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ مسلمانوں یا مومنوں کی نماز ایک ہے پھر انہوں نے حدیث بیان کی جس میں ہے پھر ایک انصاری آ کر کہنے لگا یارسول اللہ! جب میں گھر لوٹا تو چونکہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہتمام (نماز) کو دیکھا تھا میں نے (خواب میں) ایک آدمی دیکھا جو سبز جوڑا پہنے ہوئے تھا پھر وہ مسجد میں کھڑا ہوا اور اذان دینے لگا۔ پھر اذان سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر بیٹھ گیا، پھر کھڑا ہوا اور اقامت کہنے لگا۔ اس میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کا کلمہ اور بڑھا دیا۔ پھر آگے حدیث بیان کی۔

اذان پر مزدوری لینے کا حکم

(۵۱۲) حضرت عثمان بن ابی العاص کا بیان ہے سب سے آخری عہد جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے لیا یہ تھا کہ ایسا موذن مقرر کروں جو اذان پر اجرت نہ لے۔

متعدد فوت شدہ نمازوں کے لیے اذان اور اقامت کا مسئلہ

(۵۱۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پچھلی رات ایک جگہ پڑاؤ ڈالا، پھر ہماری آنکھ نہ کھلی یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر شخص اپنی اپنی سواری تیار کر لے (آگے بڑھ کر نماز پڑھیں گے) کیونکہ اس جگہ شیطان ہے۔

الشَّيْطَانُ قالَ فَفَعَلنا ثُمَّ دَعا بِالْماءِ فَتَوَضَّأ، ثُمَّ صَلَّى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصلاةُ فَصَلَّى الغَدَاةَ. رَواهُ أحمد ومُسْلِمٌ والنسائيُّ ورَواهُ أَبُو دَاوُدَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سَجْدَتَي الفَجْرِ وقَالَ فِيهِ: فأمَرَ بِلالاً فأذَّنَ وأَقَامَ وصَلَّى.

٢/٥١٤ ـ وَعَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا النَّبِيَّ ﷺ يومَ الخَنْدَقِ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ حَتى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ ما شَاءَ اللَّهُ، فأمَرَ بِلالاً فأذَّنَ ثم أقامَ فَصَلَّى الظُّهرَ، ثم أقامَ فَصلَّى العَصْرَ، ثم أقامَ فَصلى الْمَغْرِبَ، ثم أقامَ فَصلَّى العِشَاءَ. رواهُ أحمَدُ والنسائيُّ والترمِذِيُّ، وقالَ لَيْسَ بإسْنادِهِ بَأس إلاَّ أنَّ أبا عُبَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ.

٣ ـ أبواب ستر العورة

١ ـ باب وجوب سترها

١/٥١٥ ـ عَنْ بَهزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قالَ: قُلْت يا رَسُولَ اللَّهِ عَورَاتُنا ما نَأتِي مِنها وَما نَذَرُ؟ قالَ احْفَظْ عَورَتَكَ إلاَّ مِنْ زَوجَتِكَ أو ما ملَكَت يَمِينُكَ، قُلْت فإذَا كانَ القَوم بَعْضُهُمْ في بَعْض قالَ إنِ استَطَعْتَ أن لا يَرَاها أحَدٌ فلا يَرَيَنَّها، قُلْت فإذَا كانَ أحَدُنا خَالياً قالَ فاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعالى أَحَقُّ أنْ يُسْتَحيا مِنهُ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلا النسائيُّ.

٢ ـ باب بيان العورة وحدها

١/٥١٦ ـ عَنْ عليِّ رَضِيَ اللَّهُ عنهُ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لا تبرزْ فَخِذَكَ، وَلا تَنظُرْ إلى فَخِذِ حَيٍّ وَلا مَيِّتٍ. رَواهُ أبو دَاودَ وابْنُ ماجَهْ.

٢/٥١٧ ـ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ على معْمَر وَفَخذَاهُ مَكْشُوفَتَانِ فقالَ يَا مَعْمَرُ غَطِّ فَخذَيْكَ فَإِنَّ الْفَخذَيْنِ عَورَة. رَواهُ أحمدُ وَالبُخَارِيُّ في تَارِيخِهِ.

٣/٥١٨ ـ وعَنِ ابْنِ عباسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: الْفَخذُ عَورَةٌ. رَواهُ التِّرمِذِي وأحْمَدُ ولَفظُهُ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ على رَجُلٍ وَفَخذُهُ خارِجَةٌ. فقالَ: «غَطِّ فَخذَيْكَ فإنَّ فَخذَ الرَّجُل مِنْ عَورَتِهِ».

٤/٥١٩ ـ وَعَنْ جَرْهَدٍ الأسْلمِيِّ قالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَليَّ بُرْدَةٌ وَقدِ انْكَشَفَتْ فَخِذِي، فقالَ: «غَطِّ فَخذَكَ فإنَّ الْفَخذَ عَورَةٌ. رَواهُ مالِكٌ في «الْمُوَطَّأ» وأحمَدُ وَأَبُو داودَ والتِّرمِذِيُّ وقالَ حَسَنٌ.

ہم نے ایسا ہی کیا (پھر آگے بڑھ کر آپ ﷺ ٹھہر گئے) اور پانی منگا کر وضو کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر صبح کی نماز کے لیے تکبیر کہی گئی اور آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی۔ ابوداؤد میں صبح کی دو رکعتوں کا ذکر نہیں ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے بلال کو حکم دیا۔ انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔

(۵۱۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مشرکوں نے خندق کے دن مسلمانوں کو چار نمازوں سے روکے رکھا جب اچھی خاصی رات چلی گئی تو آپ ﷺ کے حکم سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی پھر اقامت کہی اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عشا کی نماز پڑھی۔ امام ترمذی کا ارشاد ہے کہ ابوعبیدہ کا سماع عبداللہ سے ثابت نہیں باقی روایت بے خدشہ ہے۔

ستر عورت

شرمگاہ چھپانا واجب ہے

(۵۱۵) حضرت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم ستر کا کون سا حصہ چھپائیں اور کون سا حصہ کھلا رکھیں۔ فرمایا بجز بیوی یا لونڈی کے سب سے اپنا ستر چھپاؤ۔ میں نے پوچھا اگر لوگ اکٹھے رہتے ہوں؟ فرمایا جہاں تک ہو سکے ستر کو کوئی نہ دیکھنے پائے۔ میں نے کہا اگر کوئی تنہا ہو فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے شرم کی جائے۔

شرمگاہ، اس کی حد اور اس کے بعض مسائل

(۵۱۶) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی ران نہ کھولو، نہ کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران کو دیکھو۔

(۵۱۷) محمد بن جحش سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت معمر کے پاس سے گزرے۔ ان کی دونوں رانیں کھلی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: معمر! انہیں ڈھانک لو، رانیں شرمگاہ ہیں۔

(۵۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا ران شرمگاہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے۔ اس کی ران کھلی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا ران کو ڈھانک لو، انسان کی ران اس کی شرمگاہ میں داخل ہے۔

(۵۱۹) حضرت جرہد اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے۔ میں نے ایک چادر اوڑھ رکھی تھی لیکن ران کھلی ہوئی تھی۔ فرمایا ران ڈھانک لو، ران پردہ کی چیز ہے۔

٣ ـ باب من لم ير الفخذ من العورة وقال هي السوأتان فقط

١/٥٢٠ ـ عَنْ عائِشَةَ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ كانَ جالِساً كاشِفاً عَنْ فَخِذِهِ فاسْتَأْذَنَ أبو بَكْر فأذِنَ لهُ وَهُوَ على حالِهِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فأذِنَ لهُ وهُوَ على حالِهِ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثمانُ فأرْخى عَلَيْهِ ثِيابَهُ، فلمَّا قامُوا قُلْت يا رَسُولَ اللّهِ اسْتَأْذَنَ أبو بَكْرٍ وَعُمَر فأذِنْتَ لَهُما، وَأنْتَ على حالِكَ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُثْمانُ أرْخَيْتَ عَلَيْكَ ثِيابَكَ، فقالَ يا عائِشَةُ ألا أَسْتَحِيي مِنْ رَجُلٍ وَاللّهِ إنَّ الْمَلائِكَةَ لَتَسْتَحِيي مِنْهُ. رَواهُ أحْمَدُ وَروى أحْمَدُ هٰذِهِ القِصَّةَ مِنْ حَديثِ حَفْصَةَ بِنَحْوِ ذٰلِكَ ولَفْظُهُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّهِ ﷺ ذاتَ يَومٍ فَوَضَعَ ثَوبَهُ بَيْنَ فَخِذَيْهِ. . . وَفِيهِ: فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُثْمانُ تَجَلَّلَ بِثَوبِهِ.

٢/٥٢١ ـ وعَنْ أنَسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ يَومَ خَيْبَرَ حَسَرَ الإزارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتى إنِّي لأنْظُرُ إلى بَياضِ فَخِذِهِ رَواهُ أحْمَدُ وَالبُخاريُّ وقالَ حَديثُ أنَسٍ أسْنَدُ وَحَديثُ جَرْهَدٍ أحْوَطُ.

٤ ـ باب بيان أن السرة والركبة ليستا من العورة

١/٥٢٢ ـ عَن أبِي مُوسَى أنَّ النَّبِيَّ ﷺ كانَ قاعِداً في مَكانٍ فِيهِ ماءٌ فَكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أو رُكْبَتِهِ فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمانُ غَطَّاها. رَواهُ البُخاريُّ.

٢/٥٢٣ ـ وَعَنْ عُمَيْرِ بْنِ إسْحٰقَ قالَ: كُنْت مَعَ الْحَسَنِ بْنِ عَليٍّ فَلَقِينا أبُو هُرَيْرَةَ فقالَ أرِنِي أُقَبِّلُ مِنْكَ حَيْثُ رَأيْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يُقَبِّلُ، فقالَ بِقَمِيصِهِ فقَبَّلَ سُرَّتَهُ. رَواهُ أحْمَدُ.

٣/٥٢٤ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عَمْرٍو قالَ: صَلَّيْنا مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ الْمَغْرِبَ، فَرَجَعَ مَنْ رَجَعَ، وَعَقَّبَ مَنْ عَقَّبَ، فَجاءَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مُسْرِعاً قَدْ حَفزَهُ النَّفَسُ قَدْ حَسَرَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ فقالَ أبْشِرُوا هٰذا رَبُّكُمْ قَدْ فَتَحَ باباً مِنْ أبْوابِ السَّماءِ يُباهِي بِكُمْ يَقُولُ انْظُرُوا إلَى عِبادِي قَدْ صَلَّوا فَرِيضَةً وَهُمْ يَنْتَظِرُونَ أُخْرَى. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٤/٥٢٥ ـ وَعَنْ أبِي الدَّرْدَاءِ قالَ: كُنْت جالِساً عِنْدَ النبيِّ ﷺ إذْ أقْبَلَ أبُو بَكْر آخِذاً بِطَرَفِ ثَوبِهِ حَتى أبْدَى عَنْ رُكْبَتَيْهِ، فقالَ النبيُّ ﷺ أمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غامَرَ فَسَلِمَ. وَذَكَرَ الحَدِيثَ. رَواه أحمَدُ والْبُخارِيُّ.

والحجة منه أنه أقرّه على كشف الركبة ولم ينكره عليه.

٥ ـ باب أن المرأة الحرة كلها عورة إلا وجهها وكفيها

١/٥٢٦ ـ عَنْ عائشةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «لا يَقْبَلُ اللّهُ صلاةَ حائِض إلاَّ بِخِمار».

رَواهُ الْخَمْسَةُ إلا النَّسائِيَّ.

ران شرمگاہ میں داخل نہیں، شرمگاہ دو مخصوص عضو ہیں

(۵۲۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کھلی ہوئی تھی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی اور اسی حال میں بیٹھے رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت دے دی اور اسی حال میں بیٹھے رہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی اجازت دے دی (مگر) ران ڈھانک لی۔ جب سب چلے گئے تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلا لیا اور حسبِ سابق بیٹھے رہے لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ران ڈھانک لی۔ فرمایا عائشہ! کیا میں اس سے شرم نہ کروں جس سے فرشتے بھی شرم کرتے ہیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ کپڑا رانوں کے درمیان کر لیا (رانیں کھل گئیں) اسی میں ہے پھر جب عثمان رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رانیں ڈھانک لیں۔

(۵۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ران سے تہہ بند ہٹا دیا۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفیدی میری آنکھوں میں پھر رہی ہے۔

فقہ الحدیث: امام بخاری نے فرمایا سند کے لحاظ سے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث قوی ہے مگر احتیاط رانوں کے ڈھانکنے میں ہے۔ حدیث جرہد کے مطابق۔

ناف اور گھٹنے بھی "پردہ" میں داخل ہیں

(۵۲۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی کی جگہ (پانی کے کنارے) تشریف فرما تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھٹنے یا گھٹنا کھول دیا۔ پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو انہیں ڈھانک لیا۔

(۵۲۳) عمیر بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں حسن بن علی کے ساتھ تھا ہم سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مل کر کہا حسن مجھے وہ مقام بتاؤ جہاں تمہارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا تھا، حسن نے اپنی قمیض اٹھا دی، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی ناف چوم لی۔

(۵۲۴) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر جانے والے چلے گئے اور ٹھہرنے والے ٹھہر گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوڑ کر تشریف لائے، سانس پھولا ہوا تھا اور گھٹنے کھلے ہوئے تھے۔ فرمایا خوش ہو جاؤ تمہارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھول رکھا ہے اور تم پر فخر کر کے فرما رہا ہے (فرشتو!) میرے بندوں کو دیکھو ایک فرض نماز تو ادا کر چکے اور دوسری کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔

(۵۲۵) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کپڑا اٹھائے ہوئے تشریف لائے۔ ان کے گھٹنے کھل گئے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو تمہارا ساتھی غصے میں ہے (معلوم ہوتا ہے کہ کسی سے لڑائی ہو گئی ہے) پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے پوری حدیث بیان کی۔

فقہ الحدیث: وجہ استدلال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ نہیں کہا اور گھٹنے کھلے رہنے کو برا نہیں منایا۔

آزاد خاتون علاوہ منہ اور ہاتھوں کے سب "عورت ہے"

(۵۲۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک بالغ عورت کی نماز کو دوپٹہ کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔

٢/٥٢٧ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّها سألَتِ النبيَّ ﷺ أَتُصَلِّي المَرْأَةُ في دِرْعٍ وَخِمارٍ وَلَيْسَ عَلَيْها إزارٌ، قالَ إذَا كانَ الدِّرْعُ سَابِغاً يُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْها. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٣/٥٢٨ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ قال رَسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوبَهُ خُيَلاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّهُ إليهِ يَومَ القِيَامَةِ فقالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فكَيْفَ يَصْنَعُ النِّساءُ بِذُيُولِهِنَّ؟ قال يُرْخِينَ شبْراً قالَتْ إذَنْ يَنْكَشِفُ أَقْدامُهُنَّ قالَ فيُرْخِينَهُ ذِراعاً لا يَزِدْنَ عَلَيْهِ. رَواهُ النَّسائِيُّ والتِّرْمِذِيُّ وصَحَّحَهُ، وَرَواهُ أحمَدُ ولَفْظُهُ: أَنَّ نِساءَ النبيِّ ﷺ سألْنَهُ عَنِ الذَّيْلِ، فقالَ اجْعَلْنَهُ شِبْراً فَقُلْنَ إنَّ شِبْراً لا يَسْتُرُ مِنْ عَورَةٍ فقالَ اجْعلْنَهُ ذِرَاعاً.

٦ ـ باب النهي عن تجريدِ المنكبينِ في الصلاةِ إلا إذا وَجَدَ ما يسترُ العورةَ وحْدَها

١/٥٢٩ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ لا يُصَلِّيَنَّ أحدُكُمْ في الثَّوبِ الوَاحِدِ لَيْسَ على عاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. رَواهُ البُخارِيُّ ومُسْلِمٌ. وَلٰكِن قالَ على عاتِقَيْهِ، ولأحمَدَ اللَّفظَانِ.

٢/٥٣٠ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَلَّى في ثَوبٍ وَاحِدٍ فلْيُخالِفْ بِطَرَفَيْهِ. رَواهُ البُخارِيُّ وأحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ وزادَ: على عاتِقَيْهِ.

٣/٥٣١ ـ وعَن جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّهِ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ إذَا صَلَّيْتَ في ثَوبٍ واحِدٍ فإنْ كانَ واسِعاً فالْتَحِفْ بِهِ، وَإنْ كانَ ضَيِّقاً فاتَّزِر بِهِ. مُتَّفَقٌ عليهِ. وَلَفْظُهُ لأحمَدَ وفي لَفْظٍ لهُ آخَرَ قالَ: قال رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا ما اتَّسَعَ الثَّوبُ فلْتُعاطِفْ بِهِ على مَنكِبَيْكَ ثمَّ صلِّ، وإذَا ضَاقَ عَنْ ذٰلِكَ فَشُدَّ بِهِ حَقْوَيْكَ، ثمَّ صلِّ مِنْ غَيْرِ رِدَاءٍ.

٧ ـ باب مَنْ صلَّى في قميصٍ غير مُزَرَّرٍ تبدُو منه عورتُه في الركوعِ أو غيرِهِ

١/٥٣٢ ـ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأكْوَعِ قالَ: قُلْت يا رسُولَ اللّهِ إنِّي أكُون في الصَّيْدِ وَأُصَلِّي وَلَيْسَ عَلَيَّ إلاَّ قَمِيصٌ وَاحِدٌ قالَ فَزُرَّهُ وَإنْ لَمْ تجِدْ إلاَّ شوكةً. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ والنَّسائِيُّ.

٢/٥٣٣ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ نَهىٰ أنْ يُصَلِّي الرَّجُلُ حَتَّى يَحتَزِمَ. رَواهُ أحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

٣/٥٣٤ ـ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللّهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قالَ: أَتَيْت النَّبيَّ ﷺ

(۵۲۷) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا۔ کیا عورت بلا تہمد کے صرف کُرتے اور دوپٹے میں نماز پڑھ سکتی ہے؟ فرمایا ہاں بشرطیکہ کرتا اتنا لمبا ہو کہ اس سے پاؤں ڈھک جائیں۔

(۵۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے غرور سے کپڑا کھینچا قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ (رحمت کی نگاہ سے) نہ دیکھے گا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا عورتیں اپنے دامنوں کو کیا کریں؟ فرمایا ایک بالشت لٹکا سکتی ہیں۔ بولیں پھر تو ان کے قدم کھل جائیں گے۔ فرمایا تو ایک ہاتھ لٹکا لیں اس سے زیادہ نہیں۔ امہات المومنین رضی اللہ عنہن نے رسول اللہ ﷺ سے دامن کے بارے میں پوچھا فرمایا ایک بالشت رکھو۔ بولیں ایک بالشت دامن شرمگاہ کو نہیں چھپا سکتا۔ فرمایا اچھا تو ایک ہاتھ رکھ لو۔

نماز میں کندھے کھولنے کی ممانعت مگر جب صرف ستر کو چھپانے کے لیے ہی کپڑا ہو

(۵۲۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جب کہ کچھ کپڑا اس کے کندھوں پر نہ ہو۔ مسلم میں دونوں کندھوں کا ذکر ہے اور احمد میں دونوں لفظ ہیں۔

(۵۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضور ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے اگر کوئی ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے کپڑے کے دونوں سروں میں سے ہر ایک کو دوسرے سرے کے مخالف جانب ڈال لینا چاہیے۔ ابوداؤد میں اتنا زیادہ ہے کہ دونوں کندھوں پر ڈال لینا چاہیے۔

(۵۳۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تم ایک کپڑے میں نماز پڑھنا چاہو تو اگر کشادہ ہے تو اسے اوڑھ لو ورنہ تہبند باندھ لو۔ اگر کپڑا کشادہ ہے تو دونوں کندھوں پر ڈال کر نماز پڑھو اور اگر اتنا نہ ہو کہ کندھے ڈھک سکیں تو اسے کولہوں پر تہبند کے طور پر باندھ لو اور بلا چادر کے نماز پڑھ لو۔

بغیر گھنڈی والی قمیص میں نماز پڑھنا جس سے رکوع وغیرہ کے وقت ستر کھل جانے کا ڈر ہو

(۵۳۲) حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کہا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں شکار کے لیے جاتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں تو مجھ پر صرف ایک قمیص ہی ہوتی ہے۔ فرمایا بٹن لگا لیا کرو۔ بٹن نہ ہوں تو کانٹا ہی سہی۔

(۵۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے کپڑے میں جس میں گھنڈی نہ لگی ہو نماز پڑھنے سے منع فرمایا جب تک نمازی اسے باندھ نہ لے۔

(۵۳۴) حضرت قرۃ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

في رَهطٍ مِنْ مُزينَةَ فَبايَعْناهُ وَإِنَّ قَميصَهُ لَمُطْلَقٌ قالَ فبَايَعْتُهُ فأدْخلت يَدِي مِنْ قَمِيصهِ فَمَسِسْت الْخاتِمَ، قالَ عُرْوَةُ فما رَأيت مُعاوِيَةَ وَلا أباهُ في شِتَاءٍ وَلا حَرٍّ إلاَّ مُطْلِقَيْ أزْرَارِهِما لا يُزَرِّرَانِ أبَداً. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ.

وهذا محمول على أن القميص لم يكن وحده.

٨ ـ باب استحباب الصلاة في ثوبينِ وجوازها في الثوبِ الواحدِ

١/٥٣٥ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ سَائِلاً سألَ النَّبيَّ ﷺ عَنِ الصلاةِ في ثَوبٍ وَاحِدٍ، فقالَ أوَ لِكُلِّكُمْ ثوبَانِ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ زَادَ البُخارِيُّ في رِوَايَةٍ: ثمَّ سَألَ رَجُلٌ عُمَرَ، فقالَ إذَا وَسَّعَ اللَّه فأوسِعُوا جَمعَ رَجُلٌ علَيهِ ثِيَابَهُ، صَلَّى رَجُلٌ في إزَارٍ وَرِدَاءٍ، في إزَارٍ وقَمِيصٍ، في إزَارٍ وقُبَا، في سَرَاوِيلَ وَرِداءٍ، في سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ، في سَرَاوِيلَ وقُبَا، في تُبَّانٍ وَقبَا، في تُبَّانٍ وَقَميص. قالَ وَأحْسِبُهُ قالَ في تبَّانٍ وَرِداءٍ.

٢/٥٣٦ ـ وعَنْ جابرٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ صَلى في ثَوبٍ واحِدٍ مُتَوشِّحاً بِهِ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٣/٥٣٧ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أبِي سَلَمَةَ قالَ: رَأيت النبيَّ ﷺ يُصَلِّي في ثَوبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحاً بِهِ في بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَدْ ألْقى طَرَفَيْهِ على عاتِقَيْهِ. رَواهُ الجَماعَةُ.

٩ ـ باب كراهية اشتمال الصماء

١/٥٣٨ ـ عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قالَ: نَهىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أن يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ في الثَّوبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ على فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأنْ يَشْتَمِلَ الصمَّاءَ بِالثَّوبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ على أحَدِ شِقَّيْهِ مِنْهُ يَعْنِي شَيْءٌ مُتَّفَقٌ عَليهِ، وفي لَفْظٍ لأحمدَ: نَهىٰ عَنْ لِبْسَتَيْنِ أنْ يَحْتَبِي أحَدُكُمْ في الثَّوبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ على فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَأنْ يَشْتَمِلَ في إزَارِهِ إذَا ما صَلَّى إلاَّ أنْ يُخَالِفَ بِطَرَفَيْهِ على عاتِقَيْهِ.

٢/٥٣٩ ـ وَعَنْ أبِي سَعِيدٍ أنَّ النبيَّ ﷺ نَهى عَنِ اشْتِمالِ الصَّمَّاءِ وَالإِحْتِباءِ في ثَوبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ على فرْجِهِ مِنهُ شَيْءٌ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ فإنَّهُ رَواهُ مِنْ حَدِيث أبِي هُرَيْرَةَ.

وَلِلبُخارِيِّ: نَهىٰ عَنْ لِبْسَتَيْنِ. واللِّبْسَتَانِ اشْتِمالُ الصَّمَّاءِ والصَّمَّاءُ أن يَجْعَلَ ثَوبَهُ على أحَدِ عاتِقَيْهِ فَيَبْدو أحَدُ شِقَّيْهِ لَيسَ عَلَيْهِ ثَوبٌ واللِّبْسَة الأُخْرَىٰ احْتِباؤُهُ بِثَوبِهِ وَهُوَ جالِسٌ لَيْسَ على فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

١٠ ـ باب النهي عن السدل والتلثم في الصلاة

١/٥٤٠ ـ عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهىٰ عَنِ السَّدْلِ في الصلاةِ وَأنْ يُغطِّيَ

مزینہ والوں کے ساتھ میں بھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ہم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔آپ ﷺ کے کُرتے کی گھنڈی کھلی ہوئی تھی۔میں نے بیعت کی اور اپنا ہاتھ آپ ﷺ کی قمیص میں داخل کر کے مہرِ نبوت چھُو لی۔حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے معاویہ اور ان کے والد قرۃ کو جاڑے میں بھی اسی طرح دیکھا کہ ان کے کرتوں کے بٹن کھلے رہتے تھے۔

فقہ الحدیث: آپ ﷺ نے کرتے کے ساتھ تہبند بھی باندھ رکھا تھا۔اس حدیث کا یہی مطلب ہے۔

دو کپڑوں میں نماز کا استحباب

(۵۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے نبی اکرم ﷺ سے ایک کپڑا میں نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا، فرمایا کیا تم میں سے ہر کسی کو دو کپڑے میسر ہیں؟ پھر کسی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے کہا اگر اللہ تمہیں فراخی دے تو فراخی اختیار کرو۔اگر کسی کے پاس سارے کپڑے ہیں تو اسے ان سب میں نماز پڑھنی چاہیے،اگر تہبند و چادر ہے تو ان دونوں میں،اگر تہبند اور کُرتا ہے تو ان دونوں میں،اگر تہبند اور کوٹ ہے تو ان دونوں میں،اگر پائجامہ اور کوٹ ہے تو ان دونوں میں،اگر کوٹ اور جانگیہ ہے تو ان دونوں میں اور اگر کُرتا اور جانگیہ ہے تو ان میں نماز پڑھنی چاہیے۔میرے خیال میں یہ بھی کہا اگر جانگیہ اور چادر ہے تو ان دونوں میں نماز پڑھنی چاہیے۔

(۵۳۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی۔آپ نے اسے بغلوں کے نیچے سے نکال کر باندھ لیا تھا۔

(۵۳۷) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن ابی سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔اس وقت آپ ﷺ حضرت ام سلمہ کے گھر میں تھے اور کپڑے کے دونوں سرے دونوں کندھوں پر ڈال رکھے تھے۔

اشتمال الصماء کی کراہت

(۵۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص ایک ہی کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھے جب کہ اس کے ستر پر کپڑا نہ ہو اور ایک کپڑے کو اس طرح اوڑھنے سے بھی منع فرمایا کہ اس کے کسی ایک جانب کپڑا نہ ہو اور ننگا ہو رہا ہو۔ آپ ﷺ نے دو قسم کے لباسوں سے منع فرمایا (۱) کوئی اس طرح کپڑا نہ اوڑھے کہ اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو (۲) نماز میں تہبند اس طرح نہ اوڑھے کہ کوئی گوشہ کھلا رہے البتہ اگر کندھوں پر اس کے دونوں سرے مخالف سمتوں میں ڈال لے (تو کوئی حرج نہیں)

(۵۳۹) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صماء سے اور ایک کپڑے میں احتباء سے منع فرمایا جب کہ شرمگاہ پر کچھ نہ ہو۔آپ ﷺ نے مندرجہ ذیل دو لباسوں سے منع فرمایا اشتمال صماء سے کہ کپڑا کسی ایک کندھے پر ڈال لے تا کہ ایک طرف کھل جائے اور اس پر کپڑا نہ رہے اور ایک کپڑے کو اس طرح اوڑھ کر بیٹھنے سے کہ شرمگاہ پر کچھ نہ ہو۔

فقہ الحدیث: اشتمال صماء ایک کپڑا اس طرح اوڑھنا کہ اس کا ایک سرا اٹھا کر کندھے پر ڈال لینا کہ اس طرف سے شرمگاہ کھل جائے گی۔عرب ایک ہی کپڑا استعمال کیا کرتے تھے۔اسی وجہ سے اس طرح اوڑھنے سے منع کیا گیا۔آج کل چونکہ کئی کپڑے استعمال کیے جاتے ہیں اس لیے ہم اس طرح چادر وغیرہ اوڑھ سکتے ہیں کیونکہ شرمگاہ کے کھل جانے کا اندیشہ نہیں ہے۔احتباء چوتڑوں کے بل بیٹھ کر ٹانگیں کھڑی کر لینا اور ان پر کپڑا لپیٹ لینا۔اسے حبوۃ بھی کہتے ہیں۔غرضیکہ ستر کھلنے کے اندیشے سے اس قسم کے لباسوں سے منع کیا گیا تھا اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔

نماز میں کپڑا لٹکانے اور منہ ڈھانکنے کی ممانعت

(۵۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں سدل سے منع فرمایا اور منہ

الرَّجُلُ فاهُ. رَواهُ أبو دَاودَ، ولأحمدَ والتِّرمِذِيِّ عنهُ النَّهيُ عَنِ السَّدْلِ، وَلابنِ ماجَه النَّهيُ عَن تَغْطِيَةِ الْفَمِ.

١١ ـ باب الصلاة في الثوب الحرير والمغصوب

١/٥٤١ ـ عَنِ ابنِ عُمَرَ قالَ: مَنِ اشتَرَى ثَوباً بِعَشَرَةِ دَراهِمَ وَفِيهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يَقْبَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ صلاةً ما دَامَ عَليهِ ثمَّ أَدْخَلَ اصْبُعَيْهِ في أُذُنَيْهِ وقالَ صُمَّتا إنْ لَمْ يَكُنِ النَّبيُّ ﷺ سَمِعْتُهُ يقولُهُ. رَواهُ أحمدُ.

٢/٥٤٢ ـ وَعَنْ عائِشَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «مَنْ عَمِلَ عَمَلاً لَيْسَ عَليهِ أَمْرنا فهُو رَدٌّ» مُتَّفَقٌ عَليهِ، ولأحمَدَ: مَنْ صَنَعَ أمراً على غَيرِ أَمْرِنا فهُو مَرْدُودٌ.

٣/٥٤٣ ـ وعَنْ عُقْبَةَ بنِ عامِرٍ قالَ: أُهدِيَ إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرُّوجُ حَرير لبِسَهُ، ثم صَلَّى فِيهِ، ثمَّ انصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعاً عَنيفاً شَدِيداً كالْكارِهِ لَهُ، ثمَّ قالَ لا يَنْبَغِي هٰذا لِلْمُتَّقِينَ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

وهذا محمول على أنه لبسه قبل تحريمه، إذ لا يجوز أن يظن به أنه لبسه بعد التحريم في صلاة ولا غيرها. ويدل على إباحته في أول الأمر ما روى أنس بن مالك: «أن أُكَيْدِرَ دُومَةِ أهدى إلى النبي ﷺ جُبّة سندس أو ديباج قبل أن يُنْهَى عن الحرير، فلبسها فتعجب الناس منها، فقال: والذي نفسي بيده لمناديل سعد بن معاذ في الجنة أحسن منها». رواه أحمد.

٤/٥٤٤ ـ وَعَنْ جابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قالَ: لَبِسَ النبيُّ ﷺ قُباً مِنْ دِيبَاجٍ أُهدِيَ إليه، ثمَّ أوشَكَ أنْ نَزَعَهُ وَأَرْسَلَ بِهِ إلى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ قَدْ أوشَكْتَ ما نَزَعْتَهُ يا رَسولَ اللَّهِ قالَ نَهانِي عنهُ جِبْرِيلُ عليهِ السلامُ فَجاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي. فقالَ يا رَسُولَ اللَّهِ كَرِهتَ أَمْراً وَأَعْطَيْتَنِيهِ فما لي، فقالَ ما أَعْطَيْتُكَ لِتَلْبِسَهُ إنَّما أعْطَيْتُكَ تَبيعُهُ فَباعَهُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ. رَواهُ أحمَدُ.

فيه دليل أن أمته عليه السلام أسوته في الأحكام.

٤ ـ أبواب اللباس

١ ـ باب تحريم لبس الحرير والذهب على الرجال دون النساء

١/٥٤٥ ـ عَنْ عُمَرَ قالَ سَمِعْت النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ لا تَلْبَسُوا الحَرِيرَ فإنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ في الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ في الآخِرَةِ.

ڈھانکنے سے بھی۔ احمد اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سدل سے ممانعت وارد ہے۔ ابن ماجہ میں انہیں سے مروی ہے جس میں منہ ڈھانکنے سے ممانعت آئی ہے۔

ممنوع کپڑے میں نماز

(۵۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر کسی نے دس درہم کا کپڑا خریدا جس میں ایک درہم حرام کا بھی ہے تو جب تک جسم پر وہ کپڑا رہے گا نماز قبول نہ ہوگی۔ پھر حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے کانوں میں انگلیاں ڈال کر فرمایا۔ بہرے ہو جائیں یہ کان اگر میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہو۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ اصولی طور پر معاملات میں روپیہ ہی معیار ہے۔

(۵۴۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے طریقے کے خلاف کام کیا وہ مردود ہے۔ احمد میں ہے جس نے ہمارے طریقے کے خلاف کام کیا وہ مردود ہے۔

(۵۴۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کو ایک ریشمی کوٹ تحفے میں ملا۔ آپ ﷺ نے اسے پہن لیا اور اس میں نماز پڑھی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر اسے اتار پھینکا گویا آپ اسے بُرا سمجھ رہے ہیں اور فرمایا کہ یہ متقیوں کی شان کے خلاف ہے۔

فقہ الحدیث: یہ واقعہ مردوں کے لیے ریشمی لباس کی تحریم سے پہلے کا ہے کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ تحریم کے بعد آپ ﷺ نماز وغیرہ میں ریشمی لباس پہنتے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں مردوں کے لیے ریشمی لباس پہننا جائز تھا۔ دومۃ الجندل کے رئیس نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ریشمی جبہ تحفہ بھیجا۔ یہ واقعہ مردوں کے لیے ریشمی لباس پہننے کی ممانعت سے پہلے کا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو پہنا۔ لوگ اس کو دیکھ کر بڑے حیران ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حضرت سعد بن معاذ کے لیے جنت میں رومال اس سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔

(۵۴۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ریشمی کوٹ پہنا جو آپ ﷺ کو ہدیے میں دیا گیا تھا۔ پھر جلدی سے اتار کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔ پوچھا گیا کوٹ اتارنے میں اتنی جلدی کیوں کی؟ آپ ﷺ نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے مجھے اس سے منع فرما دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آپ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے ایک چیز کو برا سمجھا اور وہ مجھے دے دی۔ میں اس کا کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ فروخت کرنے کے لیے دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہزار درہم میں بیچ دیا۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا احکام میں امتِ محمدیہ کا نمونہ آپ ﷺ ہیں۔

لباس کے مسائل

ریشم اور سونے کے استعمال کا حکم

(۵۴۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ ریشم نہ پہنو کیونکہ جس نے دنیا میں ریشم پہن لیا وہ آخرت میں محروم رہے گا۔

٢/٥٤٦ ـ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: «مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ في الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسه في الآخِرَةِ». متَّفَقٌ عَلَيهما.

٣/٥٤٧ ـ وَعَنْ أَبِي مُوسى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: «أُحِلَّ الذَّهَبُ والحَرِيرُ للإِناثِ مِنْ أُمَّتِي وحُرِّمَ على ذُكُورِها». رَواهُ أحمدُ والنسائيُّ والتِّرْمِذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٤/٥٤٨ ـ وَعَنْ عليٍّ عليهِ السلامُ قالَ: أُهدِيَتْ إِلى النَّبِيِّ ﷺ حُلَّةُ سِيرَاءَ فَبَعَثَ بِها إِليَّ فَلَبِسْتُها فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ في وَجْهِهِ، فقالَ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ بِها إِلَيْكَ لِتَلبَسَها إِنَّما بَعَثْت بِها إِلَيْكَ لِتُشَقِّقَها خُمُراً بَيْنَ النِّسَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥/٥٤٩ ـ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ أَنهُ رَأى على أُمِّ كُلْثُومَ بِنْت النَّبِيِّ ﷺ بُرْدَ حُلَّةٍ سِيرَاءَ. رَواهُ الْبُخَارِيُّ والنَّسائيُّ وأَبو دَاوُدَ.

٢ ـ باب في أن افتراش الحرير كلبسه

١/٥٥٠ ـ عَنْ حُذَيْفَةَ قالَ: نَهانا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ في آنِيَةِ الذَّهَبِ والْفِضَّةِ وَأَنْ نَأْكُلَ فِيها وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ والدِّيباجِ وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيهِ. رَواهُ الْبُخاريُّ.

٢/٥٥١ ـ وَعَنْ عَلِيٍّ (عليه السلامُ) قالَ: نَهانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجُلُوسِ على الْمَيَاثِرِ والْمَيَاثِرُ قَسِيٌّ كانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُولَتِهِنَّ على الرَّحْلِ كالْقَطَائِفِ مِنَ الأُرْجُوَانِ. رَواهُ مُسْلِمٌ والنَّسائِيُّ.

٣ ـ باب إباحة يسير ذلك كالعلم والرقعة

١/٥٥٢ ـ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عن لُبُوسِ الْحَرِيرِ إِلاَّ هٰكَذَا، وَرَفَعَ لنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُصْبعَيْهِ الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُما. مُتَّفَقٌ عليهِ، وَفي لَفْظٍ: نَهى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ إِلاَّ مَوضِعَ أُصْبعَيْنِ أو ثلاثَةٍ أو أَرْبَعَةٍ. رَواهُ الجَماعَةُ إِلاَّ الْبُخاريَّ وَزَادَ فيهِ أَحمَدُ وأَبو دَاوُدَ: وَأَشَارَ بِكَفِّهِ.

٢/٥٥٣ ـ وَعَنْ أَسماءَ أَنَّها أَخرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ عَلَيْها لُبْنَةُ شِبْرٍ مِنْ دِيبَاجٍ كِسْرَوَانِيٍّ وَفَرْجَيْها مَكْفُوفَيْنِ بِهِ، فقالَتْ هٰذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كانَ يَلْبَسُها كانَتْ عِنْدَ عائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ عائِشَةُ قَبَضْتُها إِليَّ فَنَحْنُ نَغْسِلُها لِلْمَرِيضِ يُسْتَشْفَى بِها. رَواهُ أحمدُ وَمُسْلِمٌ وَلَمْ يَذْكُرْ لَفْظَ الشِّبْرِ.

٣/٥٥٤ ـ وَعَنْ مُعاوِيَةَ قالَ: نَهى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رُكُوبِ النِّمارِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلاَّ مُقَطعاً. رَواهُ أَحمَدُ وَأَبو دَاوُدَ والنَّسَائِيُّ.

(۵۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں اسے کبھی نہ پہنے گا۔

(۵۴۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی عورتوں کو سونا اور ریشم حلال ہے اور مردوں پر حرام ہے۔

(۵۴۸) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفے کے طور پر ایک جوڑا دیا گیا جس میں ریشم اور سونے کا کام تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے پہن لیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے۔ فرمایا میں نے اسے تمہارے پہننے کے لیے نہیں بھیجا تھا بلکہ اس لیے بھیجا تھا کہ اسے پھاڑ کر عورتوں کے دوپٹے بنا دو۔

(۵۴۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت ام کلثوم کو ریشمی زرد وز چادر اوڑھے ہوئے دیکھا۔

کیا ریشمی کپڑا وغیرہ بچھانا پہننے کی مانند ہے

(۵۵۰) ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے اور ریشمی کپڑے پہننے اور بچھانے سے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرما دیا ہے۔

(۵۵۱) حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میاثر پر بیٹھنے سے منع فرمایا (میاثر وہ کپڑے جن کا بانا ریشم کا ہو اور تانا سوت) یہ کپڑے عورتیں اپنے اپنے شوہروں کے لیے تیار کرتی تھیں اور سواریوں پر بطور گدے کے استعمال ہوتے تھے۔ یہ ایک قسم کے سرخ کمبل ہوتے تھے۔

تھوڑے سے ریشم کے استعمال کا جواز

(۵۵۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی لباس سے منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے درمیانی اور شہادت کی انگلیاں ملا کر فرمایا مگر اتنا جائز ہے۔ ایک حدیث میں دو یا تین یا چار انگلیوں کے برابر بھی اجازت آئی ہے۔ اس سے زیادہ منع ہے۔ احمد اور ابوداؤد میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا۔

(۵۵۳) حضرت اسماء نے ایک موٹا طیالسی کمبل نکالا جس میں گریبان، آستینوں اور دامن پر ریشم لگا ہوا تھا۔ بولیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنا کرتے تھے اور وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھا۔ جب وہ فوت ہو گئیں تو میں نے لے لیا۔ ہم اسے دھو کر اس کا پانی شفا کے لیے بیمار کو پلاتے ہیں۔

(۵۵۴) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چیتوں کی کھالوں پر بیٹھنے اور سونا پہننے سے منع فرمایا مگر تھوڑا سا۔

٤ ـ باب لبس الحرير للمريض

١/٥٥٥ ـ عَنْ أنسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوفٍ وَالزُّبَيْرِ في لُبسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ كانَتْ بِهِما. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ أنَّ لَفْظَ التِّرمِذيِّ: أنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْن عَوفٍ وَالزُّبَيْرَ شَكَوَا إلى النَّبيِّ ﷺ القَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُما في قُمُص الْحَرِيرِ في غَزاةٍ لَهُما.

٥ ـ باب ما جاء في لبس الخز وما نسج من حرير وغيره

١/٥٥٦ ـ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ قالَ: رَأَيت رَجلاً بِبُخارَى على بَغْلَةٍ بَيْضاء عليهِ عِمامَةُ خَزٍ سَوداءُ، فقالَ كَسَانِيها رَسُولُ اللّهِ ﷺ. رَواهُ أَبو داوُدَ والبُخاري في «تارِيخِهِ»، وَقَدْ صَحَّ لُبْسُهُ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ الصَّحابَةِ رَضِيَ اللّهُ عَنهُمْ.

٢/٥٥٧ ـ وَعَنْ ابْنِ عباسٍ قالَ: إنَّما نَهَىٰ رَسُولُ اللّهِ ﷺ عَنِ الثَّوبِ الْمُصْمَتِ مِنْ قَزٍّ، قالَ ابْنُ عباسٍ أمَّا السَّدَى وَالْعَلَمُ فلا نَرَى بِهِ بَأْساً رَواهُ أَحْمدُ وأَبو دَاوُد.

٣/٥٥٨ ـ وَعَنْ عَليٍّ عَلَيهِ السلامُ قالَ أُهدِيَ لِرَسُولِ اللّهِ ﷺ حُلَّةٌ مَكْفُوفَةٌ بِحَرِيرٍ إمَّا سَدَاها وَإمَّا لُحْمَتها فأرْسَلَ بِها إليَّ فاتَيْتُه، فَقُلْت يَا رَسُولَ اللّهِ ما أَصْنَعُ بِها أَلْبَسُها قالَ: «لا وَلٰكِنِ اجْعَلْها خُمراً بَيْنَ الْفَواطِمِ». رَواهُ ابْنُ ماجه.

٤/٥٥٩ ـ وَعَنْ مُعاوِيَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «لا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلا النِّمارَ». رَواهُ أَبو دَاوُدَ.

٥/٥٦٠ ـ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غُنْم قالَ: حَدَّثَنِي أَبو عامِرٍ أو أَبو مالِكٍ الأشْجَعِيُّ أنهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يقُول: «لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ وَالْحَرِيرَ» وَذَكَرَ كَلاماً قالَ: «يَمْسَخُ مِنْهُمْ آخرِينَ قِرَدَةً وَخَنازِيرَ إلى يَوم الْقِيامَةِ». رَواهُ أَبو دَاوُدَ والبُخاريُّ تَعْلِيقاً وَقالَ: «فِيهِ يَسْتَحِلُّونَ الخَزَّ وَالْحَرِيرَ والْخَمْرَ والْمَعازِفَ».

٦ ـ باب نهي الرجال عن المعصفر وما جاء في الأحمر

١/٥٦١ ـ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بنِ عَمْرو قالَ: رَأَى رَسُولُ اللّهِ ﷺ عَلَيَّ ثَوبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فقالَ: «إنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيابِ الْكُفَّارِ فلا تَلْبَسْها». رَواهُ أَحْمدُ ومسْلِمٌ والنَّسائيُّ.

٢/٥٦٢ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قالَ أقبَلْنا مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ مِنْ ثَنِيَّة فالْتَفتَ إلَيَّ وَعَلَيَّ رَيْطَةٌ مُضَرَّجَةٌ بِالْعُصْفُرِ، فقالَ ما هٰذِهِ؟ فَعَرَفْت ما كَرِهَ فَأتَيْت أهلي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُّورَهُمْ فَقَذَفْتُها فيهِ، ثمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ، فقال يا عَبْدَ اللّهِ ما فَعَلَت

بیماری کے عذر سے ریشم

(۵۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ریشم پہننے کی اجازت دی کیونکہ انہیں خشک کھجلی کی شکایت تھی۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک جنگ کے دوران جوؤں کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے دونوں کو ریشمی کرتے پہننے کی اجازت دے دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ان کو ریشمی کرتے پہنے دیکھا تھا۔

اُونی ریشمی اور سوتی ریشمی کپڑے وغیرہ

(۵۵۶) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے بخارا میں ایک آدمی کو دیکھا جو سفید خچر پر سوار تھا اور اس کی پگڑی سیاہ اونی ریشم کی تھی۔ اس نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ پگڑی بندھوائی۔

فقہ الحدیث: بہت سے صحابہؓ سے اس طرح کا لباس ثابت ہے۔

(۵۵۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خالص ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے لیکن اگر تانا یا نقش و نگار ریشم کے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔

(۵۵۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک جوڑا ہدیے کے طور پر دیا گیا جس پر ریشم سے کام کیا گیا تھا۔ اس کا تانا یا بانا ریشم کا تھا۔ آپ ﷺ نے وہ میرے پاس بھیج دیا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اس کو کیا کروں؟ کیا اس کو پہن لوں؟ فرمایا نہیں لیکن وہ فاطمہ نام کی عورتوں کے دوپٹے بنا دو۔

(۵۵۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ریشم پر نہ بیٹھو اور نہ چیتوں کی کھالوں پر۔

(۵۶۰) حضرت عبدالرحمٰن بن غنم نے فرمایا مجھ سے ابو عامر یا ابو مالک اشجعی نے حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا۔ فرما رہے تھے کہ میری امت میں ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو ریشم کو، شراب کو اور باجوں گاجوں کو حلال کر دیں گے۔ آپ ﷺ نے اور باتیں بھی بیان کیں اور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے پچھلوں کو قیامت تک بندر اور سُور بنا دے گا۔ (د، ب تعلیقاً) جو شرمگاہ کو، ریشم کو، شراب کو اور باجوں کو حلال کر دیں گے۔

کیا مرد زرد یا سُرخ کپڑے پہن سکتے ہیں؟

(۵۶۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے زرد کپڑے پہنے ہوئے دیکھا۔ فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں انہیں مت پہنو۔

(۵۶۲) عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک گھاٹی (اذخر) سے آئے۔ آپ نے مجھے غور سے دیکھا۔ میں زرد چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ فرمایا یہ کیا ہے؟ میں آپ ﷺ کی ناپسندیدگی کو سمجھ گیا۔ میں گھر آیا۔ گھر والے تنور سلگا رہے تھے۔ میں نے وہ چادر تنور میں جھونک دی۔ پھر دوسرے دن حاضر خدمت ہوا۔ پوچھا کل والی

الرَّيطَةُ فأخبَرْتُهُ، فقالَ ألا كسوتَها بَعْضَ أهلِكَ. رَواهُ أحمدُ وكَذٰلِكَ أبو داوُد وابْنُ ماجه وَزاد: فإنهُ لا بَأسَ بذٰلِكَ للنِّساءِ.

٣/٥٦٣ ـ وَعَنْ عليٍّ عَليهِ السَّلامُ قالَ: نَهاني رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التختُّم بالذَّهَبِ وَعَنْ لبس القَسِّيِّ، وَعَنِ الْقِرَاءَةِ في الرُّكُوعِ والسُّجُودِ، وَعَنْ لِبسِ الْمُعَصْفَرِ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخارِيَّ وابْنَ ماجَه.

٤/٥٦٤ ـ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عازِبٍ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرْبُوعاً بُعَيْدَ ما بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لهُ شَعرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ رَأَيْتُهُ في حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ أرَ شيئاً قَطُّ أحْسَنَ مِنهُ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٥/٥٦٥ ـ وَعَنْ عَبدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قالَ مَرَّ عَلى النبيِّ ﷺ رَجُلٌ عليهِ ثَوبَانِ أحمَرَانِ فسَلَّمَ فلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ. رَواهُ التِرمِذِيُّ وأبُو داوُدَ، وقالَ مَعْناهُ عِنْدَ أهلِ الحَدِيثِ أنهُ كَرِهَ الْمُعَصْفَرَ، وقالَ وَرَأَوا أنَّ ما صُبِغَ بِالْحُمْرَةِ مِنْ مَدَرٍ أو غَيْرِهِ فلا بَأسَ بِهِ إذَا لَمْ يَكُنْ مُعَصْفَراً.

٧ ـ باب ما جاء في لبس الأبيض والأسود والأخضر والمزعفر والملوّنات

١/٥٦٦ ـ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُندبٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «الْبِسُوا ثِيَابَ الْبَياضِ فإنَّها أطهَرُ وَأطيَبُ وَكَفِّنُوا فِيها مَوتَاكُمْ». رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُ والتِّرمِذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٢/٥٦٧ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ كانَ أحَبُّ الثِّيابِ إلى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أنْ يَلْبَسَها الْحِبَرَة. رَواهُ الْجَماعَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه.

٣/٥٦٨ ـ وَعَنْ أبِي رِمْثَةَ قالَ رَأيْتُ النَّبيَّ ﷺ وعَلَيهِ بُرْدَانِ أخْضَرَانِ. رَواهُ الخَمْسةُ إلا ابْنُ ماجَه.

٤/٥٦٩ ـ وعَنْ عائِشَةَ رَضِي الله عنها قالَتْ: خَرَجَ النبيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعليهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعرٍ أسْوَدَ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ والتِّرمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

٥/٥٧٠ ـ وَعَنْ أُمِّ خالِدٍ قالَتْ: أُتِيَ النَّبيُّ ﷺ بِثِيابٍ فِيها خَمِيصَةٌ سَوداءُ، فقالَ مَنْ تَرَونَ نَكسُو هٰذِهِ الخَميصَةَ؟ فأُسْكِتَ الْقَومُ، فقالَ ائتُوني بِأُمِّ خالِدٍ فأُتِيَ بِي إلى النَّبيِّ ﷺ فألْبَسَنيها بِيَدِهِ، وَقالَ أبْلِي وَأخْلِقي مَرَّتَيْن، وَجَعَلَ يَنْظُرُ إلَى عَلَمِ الخَمِيصَةِ، وَيُشِيرُ بِيَدِهِ إليَّ، وَيقولُ يا أُمَّ خالِدٍ هٰذا سَنَا هٰذا سَنَا والسَّنَا بِلِسانِ الْحَبَشَةِ الْحَسَنُ. رَواهُ البُخارِيُّ.

13

چادر کیا ہوئی؟ میں نے کہا وہ تو میں نے جلا دی۔ فرمایا تم نے اپنی کسی بیوی کو کیوں نہ دے دی۔ ابن ماجہ میں یہ اور زیادہ ہے کیونکہ اس میں عورتوں کے لیے کوئی حرج نہیں ہے۔

(۵۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی سے، ریشمی لباس سے، رکوع اور سجدے کی حالت میں تلاوتِ قرآن سے اور زرد لباس سے منع فرمایا۔

(۵۶۴) حضرت براء بن عازب سے مروی ہے انہوں نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ درمیانی قد کے تھے۔ آپ ﷺ کے دونوں کندھوں میں کافی فاصلہ تھا۔ آپ ﷺ کے بال کانوں کی لو تک پہنچتے تھے (ایک دفعہ) میں نے آپ ﷺ کو سُرخ جوڑے میں دیکھا ایسا خوب صورت کبھی کسی کو نہ دیکھا تھا۔

(۵۶۵) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک شخص سرخ جوڑے میں گزرا اور آپ کو سلام کیا مگر آپ ﷺ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔

فقہ الحدیث: امام ترمذی نے فرمایا مطلب یہ ہے آپ ﷺ نے معصفر (زعفرانی) کپڑے کو مکروہ سمجھا۔ محدثین کے نزدیک سرخ کپڑے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ معصفر نہ ہو۔

سفید، سیاہ، سبز، زعفرانی اور رنگین لباس کا حکم

(۵۶۶) حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفید لباس پہنو کیونکہ یہ بہت پاکیزہ اور بہت اچھا ہے۔ مُردوں کو بھی سفید ہی کفن دو۔

(۵۶۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کو یمنی مخطط کپڑے بہت محبوب تھے۔

(۵۶۸) حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے دیکھا۔

(۵۶۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایک دن صبح صبح آپ گھر سے باہر تشریف لے گئے آپ ﷺ بالوں کا سیاہ کمبل اوڑھے ہوئے تھے جس پر غیر جانداروں کی تصویریں تھیں۔

(۵۷۰) حضرت اُمّ خالد رضی اللہ عنہا نے کہا آپ ﷺ کے پاس کپڑے لائے گئے جن میں ایک سیاہ کمبل بھی تھا۔ آپ ﷺ نے پوچھا یہ کمبل کسے پہنایا جائے؟ صحابہ خاموش رہے۔ فرمایا اُمّ خالد کو بلاؤ۔ میں حاضر ہوگئی۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے وہ کمبل مجھے اوڑھا دیا اور فرمایا پرانا کرو اور پھاڑو۔ آپ ﷺ کمبل کے نقوش دیکھنے لگے اور ہاتھ سے میری طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ اُمّ خالد یہ اچھا ہے نا؟ اُمّ خالد یہ اچھا ہے نا؟ (سناً حبشی زبان میں خوب صورت کو کہتے ہیں)۔

٦/٥٧١ ـ وَعَنِ ابنِ عُمَرَ أنهُ كانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ وَيَدْهِنُ بِالزَّعْفَرَانِ، فقِيلَ لهُ لِمَ تَصْبُغُ ثِيَابَكَ وَتَدْهِنُ بِالزَّعْفَرَانِ؟ فَقالَ إنِّي رَأَيْتُهُ أَحَبَّ الأصْباغِ إلى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَدْهِنُ بِهِ وَيَصْبغُ بِهِ ثِيابَهُ. رَواهُ أحمدُ وَكذٰلِكَ أبو داودَ والنسائيُّ بِنَحْوِهِ وفي لَفْظِهِما وَلَقَدْ كانَ يَصْبُغُ ثِيابَهُ كُلَّها حَتى عِمامَتَهُ.

٨ ـ باب حكم ما فيه صورة من الثياب والبسط والستور والنهي عن التصوير

١/٥٧٢ ـ عَنْ عائِشَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ في بَيْتِهِ شَيْئاً فِيهِ تَصالِيبُ إلاَّ نقَضَهُ. رَواهُ البُخاريُّ وَأبو دَاوُدَ وأحمدُ وَلَفْظُهُ: لَمْ يَكُنْ يَدَعُ في بَيْتِهِ ثَوباً فِيهِ تَصْلِيبٌ إلاَّ نَقَضَهُ.

٢/٥٧٣ ـ وَعَنْ عائشةَ أنّها نَصَبَتْ سِتْراً وَفِيهِ تَصاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ الله ﷺ فنَزَعَهُ قالَتْ فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ فكانَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِما. مُتَّفَقٌ عليهِ، وفي لَفْظِ أحمَدَ: فَقَطَعْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ مُتَّكِئاً على إحْداهُما وَفِيها صُورَةٌ.

٣/٥٧٤ ـ وَعَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ الله ﷺ: «أتَانِي جِبْرِيلُ فقالَ إني كُنت أتَيْتُكَ اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَمْنَعني أنْ أدخُلَ الْبَيْتَ الذِي أنْتَ فِيهِ إلاَّ أنهُ كانَ فِيهِ تِمْثالُ رَجُلٍ وَكانَ في الْبَيْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِيهِ تَماثِيلُ وكان في البيْتِ كلْبٌ فَمُرْ بِرأْسِ التِّمْثَالِ الذِي في بابِ البيْتِ يُقْطَعُ يَصِيرُ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَأمُر بالسِّتْرِ يُقْطَعُ فَيُجْعَلُ وِسادَتَيْنِ مُنْتَبِذَتَيْن تُوطَآن، وَأمُرْ بِالْكَلْبِ يخْرجُ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَإذَا الْكَلْبُ جِرْوٌ وَكَانَ لِلْحَسَنِ والْحُسَيْنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَهُمْ. رَواهُ أحْمَدُ وأبو دَاوُدَ والتِرْمِذِيُّ وَصَحَّحهُ.

٤/٥٧٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «الذِينَ يَصْنَعُونَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يومَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أحْيُوا ما خَلَقْتُمْ».

٥/٥٧٦ ـ وَعَنْ ابْنِ عباسٍ: وجاءَهُ رَجُلٌ، فقال إنِّي أُصَوِّرُ هٰذِهِ التَّصاوِيرَ فأفتِنِي فِيها، فقالَ سَمِعْت رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يقولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ في النّارِ يُجْعَلُ لهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَها نَفْساً تُعَذِّبُهُ في جَهَنَّمَ فإنْ كُنْتَ لا بُدَّ فاعِلاً فاجْعَلِ الشجرَ وَما لا نَفْسَ لَهُ. مُتَّفَقٌ عليهِما.

٩ ـ باب ما جاء في لبس القميص والعمامة والسراويل

١/٥٧٧ ـ عَنْ أبِي أُمامَةَ قالَ: قُلْنا يا رَسُولَ اللّٰهِ إنَّ أهل الْكِتَابِ يَتَسَرْوَلُونَ وَلا

(۵۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے زعفران میں رنگ لیا کرتے تھے اور سر میں بھی زعفران لگایا کرتے تھے۔ پوچھا گیا کہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ کو یہ رنگ بڑا پسند تھا۔ آپ ﷺ زعفران سر میں بھی لگاتے تھے اور کپڑے بھی رنگ لیا کرتے تھے۔ ان میں یہ بھی ہے آپ سب کپڑے حتیٰ کہ پگڑی تک زعفران میں رنگوا لیا کرتے تھے۔

تصویر والے کپڑے، بستر، پردے کا حکم اور تصویروں کی ممانعت

(۵۷۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں ایسی چیزوں کو جس میں صلیب وغیرہ کی تصویریں ہوتیں توڑے بغیر نہ رہتے۔ آپ ﷺ اپنے گھر میں ایسا کپڑا اپھاڑے بغیر نہ چھوڑتے جس میں صلیب بنی ہوئی ہوتی۔

(۵۷۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک تصویروں والا پردہ لٹکا دیا، آپ تشریف لائے اور اسے اتار دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر میں نے اس کو پھاڑ کر دو تکیے بنا دیے۔ آپ ان پر آرام فرمایا کرتے تھے۔ میں نے اسے پھاڑ کر دو تکیے بنا دیے۔ میں نے دیکھا آپ ایک تکیے سے ٹیک لگائے بیٹھے ہیں حالانکہ اس میں تصویر تھی۔

(۵۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا میں رات کو بھی آیا تھا لیکن اس گھر میں جس میں آپ تشریف فرما ہیں نہ آ سکا کیونکہ اس میں انسانی تصویر تھی۔ فرمایا گھر میں ایک باریک و رنگین اور اونی پردہ تھا جس میں تصویریں تھیں اور کتا بھی تھا۔ اے نبی ﷺ! آپ حکم فرما دیں کہ گھر کی ہر تصویر کا سر کاٹ دیا جائے تاکہ درخت جیسی بن جائے۔ پردہ پھاڑ کر تکیے بنا لیے جائیں جو بچھے رہیں۔ اور ان پر اٹھا بیٹھا جائے اور کتا باہر نکال دیا جائے پھر آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا (گھر میں) حضرت حسن رضی اللہ عنہ و حسین رضی اللہ عنہ کا ایک پلا تھا اور وہ ان کی چارپائی کے نیچے تھے۔

(۵۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب ہوگا، ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اسے زندہ بھی کرو۔

(۵۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھا کہ میں مصور ہوں آپ اس بارے میں مجھے بتائیں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرما رہے تھے۔ ہر مصور جہنم میں ہوگا اور ہر تصویر کے بدلے جو اس نے بنائی تھی ایک جان پیدا کر کے اس پر تعینات کیا جائے گا، جو اسے جہنم میں عذاب دے گا۔ اگر اس پیشے کے بغیر تمہیں چارہ ہی نہیں تو غیر جاندار چیزوں کی تصویریں بناؤ۔

کرتے، پگڑی اور پائجامے کے پہننے کا مسئلہ

(۵۷۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! اہل کتاب پائجامے پہنتے ہیں،

يَأْتَزِرُونَ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ تَسَرْوَلُوا وَٱئْتَزِرُوا وَخالِفُوا أَهلَ الكتابِ. رَواهُ أَحمَدُ.

٢/٥٧٨ ـ وَعَنْ مالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قالَ: بِعتُ رَسُولَ اللّهِ ﷺ رِجْلَ سَرَاوِيلَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ فَوَزَنَ لي فأَرْجَحَ لِي. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه.

٣/٥٧٩ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قالَتْ: كانَ أَحَبُّ الثِّيابِ إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ الْقَمُصَ. رَواهُ أَحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ والتِرمِذِيُّ.

٤/٥٨٠ ـ وَعَنْ أَسْماءَ بِنْتِ يَزِيدَ قالَتْ: كانَتْ يَدُ كُمِّ قَمِيصِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ إلى الرُّسْغِ. رواهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرمِذِيُّ.

٥/٥٨١ ـ وَعَنِ ابْنِ عباسٍ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يَلْبَسُ قَمِيصاً قَصِيرَ الْيَدَيْنِ وَالطُّولِ. رَواهُ ابنُ ماجَه.

٦/٥٨٢ ـ وَعَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا ٱعتَمَّ سَدَلَ عِمامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قالَ نافِعٌ وكانَ ٱبْنُ عُمَرَ يَسْدُلُ عِمامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ.

١٠ ـ باب الرخصة في اللباس الجميل واستحباب التواضع فيه وكراهة الشهرة والإسبال

١/٥٨٣ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كانَ في قَلْبِهِ مِثْقالُ ذَرَّةٍ مِن كِبْرٍ، فقالَ رَجُلٌ: إنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوبُهُ حَسَناً وَنَعْلُهُ حَسَناً، قالَ إنَّ اللّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الجَمالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْصُ النَّاسِ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

٢/٥٨٤ ـ وَعَنْ سَهلِ بْنِ مُعاذٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّهِ ﷺ أنهُ قالَ: مَنْ تَرَكَ أَنْ يَلْبَسَ صَالِحَ الثِّيابِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيهِ تَوَاضُعاً لله عَزَّ وَجَلَّ دَعاهُ اللّهُ عَزَّ وَجَلَّ على رُؤُوسِ الْخَلائِقِ حَتى يُخَيِّرَهُ في حُلَلِ الإيمانِ أَيَّتَهُنَّ شاءَ. رَواهُ أَحمَدُ والتِّرمِذِيُّ.

٣/٥٨٥ ـ وَعَن ابْنِ عُمَرَ قالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «مَنْ لَبِسَ ثَوبَ شُهرَةٍ في الدُّنيا أَلْبَسَهُ اللّهُ ثَوبَ مَذَلَّةٍ يومَ القِيامَةِ رواهُ أَحمَدُ وأَبو دَاوُدَ وَابْنُ ماجَه.

٤/٥٨٦ ـ وَعَن ابنِ عُمَرَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «مَنْ جَرَّ ثَوبَهُ خُيلاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّهُ إليْهِ يَومَ القِيامَةِ»، فقالَ أَبو بَكْرٍ إنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إزَارِي يَسْتَرْخِي إلاَّ أَنْ أَتَعاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ، فقالَ إنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ خُيَلاءَ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ أَنَّ مُسْلِماً وابْنَ ماجه والتِّرمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرُوا قِصَّةَ أَبِي بَكْرٍ.

تہبند نہیں باندھتے ،فرمایا پائجامے بھی پہنو اور تہبند بھی باندھو۔اہل کتاب کے خلاف کرو۔

(۵۷۸) حضرت مالک بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ہجرت سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو ایک عدد پائجامہ فروخت کیا آپ ﷺ نے مجھے اس کے عوض خوب جھکتی ہوئی تول سے تول کر کچھ چیز دی۔

(۵۷۹) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کو کپڑے میں سے کرتہ بہت محبوب تھا۔

(۵۸۰) حضرت اسماء بنت یزیدؓ نے کہا آپ ﷺ کے کرتے کی آستینیں پہنچوں تک تھیں۔

(۵۸۱) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ﷺ ایسے کُرتے پہنتے تھے جن کی آستینیں بہت کشادہ نہ ہوتیں اور نہ کُرتے زیادہ لمبے ہوتے۔

(۵۸۲) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب نبی اکرم ﷺ پگڑی باندھتے تو اس کا ایک سِرا دونوں کندھوں کے درمیان لٹکا لیا کرتے تھے۔حضرت نافع فرماتے ہیں،حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنی پگڑی کا ایک سِرا اپنے کندھوں کے درمیان لٹکا لیا کرتے تھے۔

خوبصورت لباس کی رخصت اور سادہ لباس کا استحباب،شہرت کے لباس کا حکم

(۵۸۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔کسی نے پوچھا انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے کپڑے بھی اچھے ہوں اور جوتا بھی اچھا ہو(کیا یہ بھی غرور ہے؟)فرمایا اللہ خوب صورت ہے اور خوبصورتی پسند فرماتا ہے۔غرور حق کو نہ ماننا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

(۵۸۴) حضرت معاذ الجہنی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جس نے بطور تواضع کے خوبصورت کپڑے پہننے چھوڑ دیے جب کہ اسے ان کی قدرت بھی تھی۔حق تعالیٰ اسے بھرے مجمع میں بلا کر اختیار دے گا کہ وہ ایمان کے جوڑوں میں سے جو جوڑا چاہے لے لے۔

(۵۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں شہرت کے لیے کپڑے پہنے اللہ اسے قیامت کے دن رسوائی کے کپڑے پہنائے گا۔

(۵۸۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اِترا کر اپنا کپڑا گھسیٹا (اتنا لمبا لباس بنایا کہ وہ چلتے وقت زمین پر گھسیٹے) اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن رحمت کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا۔حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے میرے تہبند کا سرا ڈھیلا ہو جاتا ہے مگر جب کہ میں اس کا پورا پورا خیال رکھوں۔فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو جو اِترا کر ایسا کرتے ہیں۔مسلم، ترمذی اور ابنِ ماجہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا قصہ نہیں ہے۔

٥٨٧/ ٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: «الإسْبَالُ في الإزَارِ والْقَمِيصِ وَالْعِمامَةِ. مَنْ جَرَّ شَيئاً خُيَلاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إليهِ يَومَ القِيَامَةِ. رَواه أَبُو دَاوُدَ والنسائيُّ وابْنُ ماجَه.

٥٨٨/ ٦ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: لا يَنْظُرُ اللَّهُ إلى مَنْ جَرَّ إزَارَهُ بَطَراً. مُتَّفَقٌ علَيهِ. وَلأحْمَدَ وَالبُخاريِّ: ما أسْفَلَ منَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الإزَارِ في النَّارِ.

١١ ـ باب نهي المرأة أن تلبس ما يحكي بدنها أو تشبه بالرجال

٥٨٩/ ١ ـ عَنْ أُسامَةَ بْنِ زَيْدٍ قالَ: كَسانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُبْطِيَّةً كَثِيفةً كانَتْ مِمَّا أهدَى لهُ دِحْيَةَ الكَلْبِيُّ فَكَسَوتُها امْرَأتِي، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ما لَكَ لا تَلْبَسُ القِبْطِيَّةَ؟ فقلْت يا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوتُها امْرَأتِي، فقالَ مُرْها أنْ تَجْعَلَ تَحْتَها غِلالَةً فإنِّي أخافُ أنْ تَصِفَ حَجْمَ عِظَامِها. رَواهُ أحْمَدُ.

٥٩٠/ ٢ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ دَخَلَ على أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَخْتَمِرُ، فقالَ لَيَّةً لا لَيَّتَيْنِ. رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاوُدَ.

٥٩١/ ٣ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ أهلِ النَّارِ لَمْ أرَهُما بَعْدُ نِسَاءٌ كاسِيَاتٌ عارِياتٌ مائِلاتٌ مُمِيلاتٌ على رُؤُوسِهِنَّ أمْثَالُ أسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمائِلَةِ لا يَرَيْنَ الْجَنَّةَ ولا يَجِدْنَ رِيحَها، ورجالٌ مَعَهُمْ سِياطٌ كَأذْنابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِها النَّاسَ. رَواهُ أحمَدُ ومُسلِمٌ.

٥٩٢/ ٤ ـ وعَنْ أبِي هُرَيْرَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ لَعَنَ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لُبْسَ الْمَرْأةِ، والْمَرْأةَ تَلْبَسُ لُبْسَ الرَّجُلِ. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ.

١٢ ـ باب التيامن في اللبس وما يقول من استجد ثوباً

٥٩٣/ ١ ـ عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا لَبِسَ قَمِيصاً بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ.

٥٩٤/ ٢ ـ وعَنْ أبِي سَعْيدٍ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا اسْتَجَدَّ ثَوباً سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمامَةً أو قَمِيصاً أو رِداءً، ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ أنتَ كَسَوتَنِيهِ، أسْألُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ ما صُنِعَ لهُ، وَأعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ ما صُنِعَ لهُ. رَواهُما التِرمِذِيُّ.

(۵۸۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا اسبال، تہبند، کرتے اور پگڑی میں ہے جس نے اترا کر کچھ گھسیٹا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن نگاہِ رحمت سے نہیں دیکھے گا۔

(۵۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نگاہِ رحمت سے نہ دیکھے گا جس نے تکبر کی وجہ سے اپنا تہبند گھسیٹا۔ احمد اور بخاری میں ہے جتنا ٹخنوں سے نیچے تہہ بند ہو وہ جہنم میں ہوگا۔

عورت کے لیے نہایت باریک اور مردوں سے مشابہت والے لباس کی ممانعت

(۵۸۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے مجھے باریک مصری کپڑا جو دحیہ کلبی نے آپ ﷺ کو ہدیے میں دیا تھا پہنایا۔ میں نے اسے اپنی بیوی کو دے دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا مصری کپڑا کیوں نہیں پہنتے؟ میں نے کہا یارسول اللہ! وہ تو میں نے اپنی بیوی کو دے دیا۔ فرمایا ان سے کہو اس کے نیچے دوسرا کپڑا پہن لیں کہیں وہ ان کی ہڈیوں کی جسامت ظاہر نہ کرے۔

(۵۹۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ دوپٹہ ٹھیک کر رہی تھیں فرمایا ایک بار لپیٹو نہ دوبار۔

(۵۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہنمیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ میں نے اب تک ان جیسی دیکھی ہی نہیں، عورتیں باوجود لباس پہننے کے ننگی، اللہ کے قانون کو ٹھکرانے والیاں، لوگوں کو اتراہٹ دکھانے والیاں، ان کے سروں پر بختی اونٹوں کے کوہانوں کی طرح (پٹیاں وغیرہ) یہ جنت نہ دیکھیں گی۔ اور نہ ان کو اس کی خوشبو نصیب ہوگی (۲) مرد جن کے ہاتھوں میں بیل کی دموں کی مانند کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو مارتے ہوں گے۔

(۵۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت کی جو عورت جیسا لباس پہنے اور اس عورت پر بھی جو مرد جیسا لباس پہنے۔

لباس دائیں طرف سے پہنا جائے اور نیا لباس پہننے کی دُعا

(۵۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب کرتا پہننے کا ارادہ کرتے تو دائیں طرف سے پہننا شروع کرتے۔

(۵۹۴) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کوئی نیا کپڑا پہننے کا ارادہ فرماتے تو اس کا نام لیتے مثلاً پگڑی یا کُرتا یا چادر وغیرہ۔ پھر یہ پڑھتے۔ اے اللہ سب تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں تو نے ہی مجھے یہ کپڑا پہنایا ہے۔ میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس کی بھلائی جس کے لیے یہ استعمال میں آرہا ہے (عبادت وغیرہ) مانگتا ہوں اور اس کی برائی اور اس کی برائی سے جس کے لیے یہ استعمال کیا جارہا ہے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

٥ ـ أبواب اجتناب النجاسات ومواضع الصلوات

١ ـ باب اجتناب النجاسة في الصلاة والعفو عما لا يعلم بها

١/٥٩٥ ـ عَن جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قالَ: سَمِعْت رَجُلاً سأَلَ النبيَّ ﷺ أصَلِّي في الثَّوبِ الذِي آتِي فِيهِ أهلِي؟ قالَ نَعمْ، إلاَّ أنْ تَرَى فِيهِ شَيْئاً فتَغْسِلَهُ. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه.

٢/٥٩٦ ـ وَعَنْ مُعاوِيَةَ قالَ: قُلْت لأُمِّ حَبِيبَةَ هَلْ كانَ يُصَلِّي النبيُّ ﷺ في الثَّوبِ الذِي يُجَامِعُ فِيهِ؟ قالَتْ نَعمْ، إذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ أذًى. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ.

٣/٥٩٧ ـ وَعَنْ أبي سَعِيدٍ عَنِ النبيِّ ﷺ أنهُ صَلَّى فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَخَلَعَ النَّاسُ نِعالَهُمْ فَلَمَّا انصَرَفَ قالَ لَهُمْ لِمَ خَلَعْتُمْ؟ قالُوا رَأَيْناكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنا، فقالَ إنَّ جِبْرِيلَ أَتانِي فأخْبَرَنِي أنَّ بِهِما خَبَثاً، فإذَا جاءَ أحَدُكُمُ المَسْجِدَ فلْيَقْلِبْ نَعْلَيْهِ وَلْيَنْظُرْ فِيهِما، فإنْ رَأَى خَبَثاً فَلْيَمْسَحْهُ بِالأرْضِ، ثمّ لِيُصَلِّ فِيهِما. رَواهُ أحْمدُ وأبُو دَاوُدَ.

وفيه أن ذلك النعال يجزىء، وأن الأصل أن أمّته أسوته في الأحكام، وأن الصلاة في النعلين لا تُكرَه، وأن العمل اليسير معفوّ عنه.

٢ ـ باب حمل المحدث والمستجمر في الصلاة وثياب الصغار وما شك في نجاسته

١/٥٩٨ ـ عَنْ أبِي قَتادَةَ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يُصَلِّي وَهُوَ حامِلٌ أمامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ، فإذَا رَكَعَ وَضَعَها، وَإذَا قامَ حَمَلَها. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

٢/٥٩٩ ـ وعَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قالَ: كنَّا نُصَلي مَعَ النبيِّ ﷺ العِشاءَ، فإذا سَجَدَ وَثَبَ الحَسَنُ والحُسَيْنُ على ظَهرِهِ، فإذَا رَفَعَ رأسَهُ أخَذَهُما مِنْ خَلفِهِ أخذاً رَفِيقاً وَيَضَعُهُما على الأرْضِ، فإذَا عادَ عادَا حتى قَضَى صَلاتَهُ، ثم أقْعَدَ أحَدَهُما على فَخِذَيْهِ، قالَ فقُمْت إلَيهِ، فَقُلْت يا رَسُولَ اللَّهِ أرُدُّهُما فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ، فقالَ لَهُما الحقَا بِأُمِّكُما فَمَكَثَ ضَوؤُها حَتى دَخَلا. رَواهُ أحمَدُ.

٣/٦٠٠ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالتْ: كانَ النَّبيُّ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَأَنا إلى جَنْبِهِ وَأَنا حائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ وَعَلَيهِ بَعْضُهُ. رَواهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ ماجَه.

٤/٦٠١ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ النبيُّ ﷺ لا يُصَلِّي في شُعُرِنا. رَواهُ أحْمدُ وأبُو دَاوُدَ والتِّرمِذِيُّ وصَحَّحَهُ وَلَفْظُهُ: لا يصلي في لُحُفِ نِسائِهِ.

نجاستوں سے اجتناب اور نماز کی جگہوں کے مسائل

نماز میں نجاست سے بچنا اور نا معلوم نجاست کی معافی

(۵۹۵) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ایک شخص کو نبی اکرم ﷺ سے یہ پوچھتے ہوئے سنا کہ کیا میں اس کپڑے میں نماز پڑھ لوں جس میں اپنی بیوی سے ہمبستر ہوتا ہوں فرمایا ہاں لیکن اگر اس میں کچھ لگا ہوا دیکھو تو اسے دھولو۔

(۵۹۶) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا جس کپڑے میں رسول اللہ ﷺ ہمبستری کرتے تھے کیا اس میں نماز پڑھ لیتے تھے۔ فرمایا ہاں بشرطیکہ اس میں گندگی نہ لگی ہوتی۔

(۵۹۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کر دی پھر (اثنائے نماز میں) جوتے اتار ڈالے۔ صحابہؓ نے بھی اپنے اپنے جوتے اتار ڈالے۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو پوچھا تم نے جوتے کیوں اتار دیے۔ انہوں نے عرض کی۔ آپ ﷺ کو جوتے اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی جوتے اتار دیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا حضرت جبرئیل نے مجھے آکر بتایا کہ جوتوں میں گندگی لگی ہوئی ہے۔ جب کوئی مسجد میں آئے تو اپنے جوتے الٹ کر دیکھ لے اگر ان میں گندگی لگی ہوئی دیکھے تو زمین پر رگڑ کر صاف کر لے پھر ان میں نماز پڑھ لے۔

فقہ الحدیث: اس سے ثابت ہوا کہ جوتے کو پاک کرنے کے لیے اس کو رگڑنا کافی ہے اور احکام میں آپ ﷺ کا اسوہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام ہیں اور یہ بھی ثابت ہوا کہ جوتے میں نماز مکروہ نہیں ہے اور نماز میں سے تھوڑا عمل معاف ہے۔

نماز میں بچوں کو اٹھانا، بچوں کے کپڑے، مشکوک کپڑے

(۵۹۸) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں حضرت امامۃ بنت زینبؓ رضی اللہ عنہا کو اٹھا رکھا تھا۔ جب رکوع کرتے تو اس کو بٹھا دیتے اور کھڑے ہوتے تو اٹھا لیتے۔

(۵۹۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پشت پر چڑھ گئے جب آپ ﷺ نے سر اٹھایا تو انہیں پیچھے سے آہستہ سے ہٹا کر زمین پر بٹھا دیا جب آپ ﷺ نے دوسرا سجدہ کیا تو وہ پھر چڑھ گئے۔ آپ ﷺ نے پھر اتار دیا یہاں تک کہ نماز پوری کر لی پھر آپ ﷺ نے ان دونوں میں سے ایک کو اپنی رانوں پر بٹھا لیا۔ میں نے آپ ﷺ سے آکر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ لائیے میں انہیں پہنچا دوں۔ پھر ایک روشنی نمودار ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا بچو! بچو! جاؤ دونوں اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ چنانچہ ان کے گھر میں داخل ہونے تک روشنی قائم رہی۔

(۶۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم ﷺ رات کو نماز پڑھتے اور میں حالت حیض میں آپ ﷺ کے پاس چادر اوڑھے لیٹی رہتی اور چادر کا ایک پلو آپ ﷺ کے اوپر ہوتا۔

(۶۰۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم ﷺ جسم کے ساتھ لگنے والے ہمارے کپڑوں میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ آپ ﷺ بیویوں کے لحافوں میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔

٣ ـ باب من صلى على مركوب نجس أو قد أصابته نجاسة

١/٦٠٢ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: رَأَيت النَّبي ﷺ يُصَلِّي على حِمارٍ وَهُوَ مُتَوَجِّهٌ إلَى خَيْبَرَ رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائيُّ وأبو دَاوُدَ.

٢/٦٠٣ ـ وعَنْ أنَسٍ أنهُ رَأى النَّبيَّ ﷺ يُصَلي على حِمارٍ وَهُوَ رَاكِبٌ إلى خَيْبَرَ والقِبْلَة خَلْفَهُ. رَواهُ النَّسائيُّ.

٤ ـ باب الصلاة على الفراء والبسط وغيرهما من المفارش

١/٦٠٤ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أن النبيَّ ﷺ صَلَّى على بِساطٍ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه.

٢/٦٠٥ ـ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يُصَلِّي على الْحَصِيرِ والْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ. رَواهُ أحمدُ وأبو دَاوُدَ.

٣/٦٠٦ ـ وَعَنْ أبِي سَعِيدٍ أنهُ دَخَلَ على رَسُولِ اللّهِ ﷺ قالَ: فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي على حَصِيرٍ يَسْجُدُ عَليهِ. رَواهُ مُسْلِمٌ.

٤/٦٠٧ ـ وَعَنْ مَيْمُونَةَ قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يُصَلِّي على الْخُمْرَةِ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ التِّرمِذِيُّ لٰكِنَّهُ لهُ مِنْ رِوايَةِ ابْنِ عَباسٍ رَضِيَ اللّهُ عَنهُ.

٥/٦٠٨ ـ وَعَنْ أبي الدَّرْدَاءِ قالَ: ما أُبالِي لَو صَلَّيْت على خَمْس طَنافِسَ. رَواهُ البُخاريُّ في «تاريخِهِ».

٥ ـ باب الصلاة في النعلين والخفين

١/٦٠٩ ـ عَنْ أبِي مَسْلَمَةَ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قالَ: سألْت أنساً أكانَ النَّبِيُّ ﷺ يصَلِّي في نَعْلَيْهِ؟ قالَ نَعَم. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٢/٦١٠ ـ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أوسٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ خالِفُوا الْيَهُودَ فإنَّهُمْ لا يُصَلُّونَ في نِعَالِهِمْ وَلا خِفافِهِمْ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

٦ ـ باب المواضع المنهي عنها والمأذون فيها للصلاة

١/٦١١ ـ عَنْ جابِرٍ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ جُعِلَتْ لِيَ الأرْضُ طَهُوراً وَمَسْجِداً فأيُّما رَجُلٍ أدْرَكَتْهُ الصَّلاةُ فَلْيُصَلِّ حَيْثُ أدْرَكَتْهُ. مُتَّفَقٌ عَليهِ، وقالَ ابْنُ الْمُنْذِرِ ثَبَتَ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: جُعِلَتْ لِي كُلُّ الأرْض طَيِّبَةً مَسْجِداً وَطَهُوراً. رَواهُ الخَطَّابِيُّ بإسْنادِهِ.

٢/٦١٢ ـ وَعَنْ أبِي ذَرٍّ قالَ: سألْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ أيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ أوّلَ؟ قالَ

ناپاک سواری پر یا جس سواری پر ناپاکی لگی ہو اس پر نماز پڑھنے کا حکم

(۶۰۲) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اس وقت آپ خیبر کو جا رہے تھے۔

(۶۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو گدھے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس وقت آپ خیبر جا رہے تھے اور قبلہ آپ ﷺ کے پیچھے تھا۔

پوستین اور فرش وغیرہ پر نماز

(۶۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چٹائی پر نماز پڑھی۔

(۶۰۵) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی پر اور دباغت کی ہوئی پوستین پر نماز پڑھ لیتے تھے۔

(۶۰۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کا بیان ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو چٹائی پر نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

(۶۰۷) ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ جا نماز پر نماز پڑھتے تھے۔ ترمذی میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے یہی روایت ہے۔

(۶۰۸) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مجھے پرواہ نہیں اگر میں پانچ فرشوں پر بھی نماز پڑھ لوں۔

جوتوں اور موزوں میں نماز

(۶۰۹) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ جوتوں میں نماز پڑھ لیتے تھے فرمایا ہاں۔

(۶۱۰) حضرت شداد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہودیوں کی مخالفت کرو کیونکہ وہ جوتوں اور موزوں میں نماز نہیں پڑھتے۔

کہاں کہاں نماز جائز ہے اور کہاں کہاں نہیں؟

(۶۱۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے لیے زمین پاک کرنے والی اور مسجد بنا دی گئی ہے جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لو۔ حضرت ابن المنذر رحمہ اللہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے لیے تمام پاکیزہ زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنا دی گئی ہے (خطابی)۔

(۶۱۲) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا سب سے پہلے کونسی مسجد بنی؟ فرمایا:

الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، قُلت ثمّ أيٌّ؟ قالَ الْمَسْجِدُ الأقصَى، قُلت كَمْ بَيْنَهما؟ قالَ أرْبَعُونَ سَنَةً قُلت ثمّ أيٌّ؟ قالَ حَيْثُما أدرَكْتَ الصلاةَ فصَلِّ فَكُلُّها مَسْجِدٌ. مُتّفَقٌ عَليهِ.

٣/٦١٣ ـ وَعَنْ أَبي سَعِيدٍ أنّ النبيّ ﷺ قالَ: «الأرْضُ كُلُّها مَسْجِدٌ إلاّ الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ». رَواهُ الْخَمْسَةُ إلاّ النَّسائِيّ.

٤/٦١٤ ـ وَعَنْ أَبي مَرثَدٍ الْغَنَوِيّ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «لا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلا تَجْلِسُوا عَلَيْها». رَواهُ الجَماعة إلاّ البُخارِيّ وابْنَ ماجَه.

٥/٦١٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «اجْعَلُوا مِنْ صَلاتِكُمْ في بُيُوتِكُمْ وَلا تَتّخِذُوها قُبُوراً». رَواهُ الجَماعَةُ إلاّ ابْنَ ماجَه.

٦/٦١٦ ـ وَعَنْ جندَبِ بْنِ عَبْدِ اللّهِ الْبَجَلِيّ قالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ قَبْلَ أنْ يَمُوتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُولُ: «إنَّ مَنْ كانَ قَبْلَكُمْ كانُوا يَتّخِذُونَ قُبُورَ أَنْبِيائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَساجِدَ ألا فَلا تَتّخِذُوا الْقُبُورَ مَساجِدَ إنّي أنهاكمْ عَنْ ذٰلِكَ». رَواهُ مُسْلِمٌ.

٧/٦١٧ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «صَلُّوا في مَرَابِضِ الغَنَمِ، وَلا تُصَلُّوا في أعطَانِ الإبِلِ»، رَواهُ أحمَدُ والتِّرمِذِيُّ وصَحّحهُ.

٨/٦١٨ ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرَةَ عَن داوُد بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ نَهَىٰ أنْ يُصَلَّى في سَبْعَةِ مَوَاطِنَ في الْمَزْبَلَةِ، والْمَجْزَرَةِ، والْمَقْبَرَةِ، وقارِعَةِ الطَّرِيقِ، وفي الْحَمّامِ، وفي أعطَانِ الإبِلِ، وفَوقَ ظَهرِ بَيْتِ اللّهِ. رواهُ عَبدُ بْنُ حُمَيْدٍ في مُسْنَدِهِ وابْنُ ماجَه والتِّرمِذِيُّ، وقال إسْنادهُ لَيس بِذاكَ القَوِيّ وقَدْ تكلمَ في زَيْدِ ابنِ جُبَيْرَةَ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ، وقَدْ روى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عمَرَ الْعُمَرِيّ عَنْ نافِعٍ عَنِ ابنِ عمَرَ عَنِ النَّبيّ ﷺ مِثْلَهُ، قالَ وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ عنِ النبيّ ﷺ أَشبَهُ وأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سعْدٍ، والْعُمَرِيُّ ضَعّفَهُ بَعْضُ أهلِ الْحَدِيثِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

٧ ـ باب صلاة التطوع في الكعبة

١/٦١٩ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلال وَعُثْمانُ بْنُ طَلْحَةَ فاغْلَقُوا عَلَيْهِمُ الْباب، فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْت أوّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيت بِلالاً فَسألْتهُ هَلْ صَلّى فِيهِ رَسُولُ اللّهِ ﷺ؟ قالَ نَعَمْ، بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمانِيَيْنِ. مُتّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٦٢٠ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنهُ قالَ لِبِلالٍ هَلْ صَلّى النَّبِيُّ ﷺ في الْكَعْبَةِ؟ قالَ نَعَمْ

مسجد حرام۔ پوچھا پھر کونسی؟ فرمایا مسجد اقصیٰ۔ پوچھا دونوں میں کتنی مدت کا فاصلہ ہے فرمایا چالیس سال۔ پوچھا پھر کون سی؟ فرمایا جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لو روئے زمین مسجد ہے۔

(۶۱۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بجز قبرستان وحمام کے سب زمین مسجد ہے۔

(۶۱۴) حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کی طرف نماز نہ پڑھو اور نہ ان پر بیٹھو۔

(۶۱۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نمازیں گھروں میں پڑھا کرو انہیں قبریں نہ بناؤ۔

(۶۱۶) حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا۔ فوت ہونے سے پانچ دن پہلے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے کہ تم سے پہلے لوگ نبیوں کی اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا کرتے تھے۔ خبردار تم قبروں کو مسجدیں نہ بنالینا۔ خوب یادرکھو میں تمہیں اس بات سے روکتا ہوں۔

(۶۱۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھو اور اونٹوں کے تھانوں میں نہ پڑھو۔

(۶۱۸) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہ نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے کھڈی (روڑی) میں، کمیلہ (مذبح) میں، قبرستان میں، عام گزرگاہ میں، حمام میں، اونٹوں کے تھانوں میں اور بیت اللہ کی چھت پر۔

فائدہ: امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا اس کی سند قوی نہیں ہے۔ زید بن جبیرہ کی یادداشت میں کلام ہے۔ لیث بن سعد نے یہی حدیث عبداللہ بن عمر العمری سے، نافع سے، ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کی لیکن اس سے تو زید والی حدیث اچھی اور صحیح ہے۔ عمر کے حفظ میں بھی بعض اہل حدیث نے کلام کیا ہے۔

خانہ کعبہ کے اندر نوافل

(۶۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دروازہ بند کرلیا۔ پھر جب دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں داخل ہوا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے میں نماز پڑھی؟ فرمایا ہاں دو یمنی ستونوں کے درمیان۔

(۶۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی تھی؟ فرمایا ہاں

رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ عَنْ يَسارِكَ إذَا دَخَلْتَ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى في وجْهَةِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ. رَواهُ أَحْمدُ والبُخارِيُّ.

٨ ـ باب الصلاة في السفينة

١/٦٢١ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ سُئِلَ النَّبيُّ ﷺ كَيْفَ أُصَلِّي في السَّفِينَةِ؟ قالَ صَلِّ فِيها قائماً، إلاَّ أَنْ تَخافَ الْغَرَقَ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ والْحَاكِمُ وأَبو عبْدِ اللّٰهِ في «الْمُسْتَدْرِكِ» على شَرْطِ الصَّحِيحَيْنِ.

٩ ـ باب صلاة الفرض على الراحلة لعذر

١/٦٢٢ ـ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّة أنَّ النَّبيَّ ﷺ انتَهى إلَى مَضِيْقٍ هُوَ وَأَصْحابُهُ وَهُوَ على رَاحِلَتِهِ، وَالسَّماءُ مِنْ فَوقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلاةُ فأمَرَ الْمُؤَذِّنَ فأذَّنَ وَأَقَامَ ثم تَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ على رَاحِلَتِهِ فَصَلَّى بِهِمْ يُومِىءُ إيماء يَجْعَلُ السُّجُودَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوعِ. رَواهُ أَحْمدُ والتِّرْمِذِيُّ.

وإنما ثبتت الرخصة إذا كان الضرر بذلك بيّناً، فأما اليسير فلا. روى أبو سعيد الخدري قال: «رأيت رسول الله ﷺ يسجد في الماء والطين حتى رأيت أثر الطين في جبهته» متفق عليه.

٢/٦٢٣ ـ وَعَنْ عامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قالَ: رَأَيْت رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ على رَاحِلَتِهِ يُسَبِّحُ يُومِىءُ بِرأسِهِ قِبَلَ أيِّ وِجْهَةٍ تَوَجَّهَ، وَلَمْ يَكُنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ في الصلاةِ الْمَكْتُوبَةِ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

١٠ ـ باب اتخاذ متعبدات الكفار ومواضع القبور إذا نبشت مساجد

١/٦٢٤ ـ عَنْ عُثْمانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أنَّ النَّبيَّ ﷺ أَمَرَهُ أنْ يَجعَلَ مَساجِدَ الطَّائِفِ حَيْثُ كانَ طَوَاغِيتُهُمْ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه. قالَ الْبُخارِيُّ، وقالَ عُمَرُ إنَّا لا نَدْخُلُ كنائِسَهمْ مِنْ أجْلِ التَّماثِيلِ الَّتي فِيها الصُّوَرُ. قالَ وكانَ ابْنُ عباسٍ يُصَلِّي في البِيعَةِ إلاَّ بِيعَةً فِيها التَّماثِيلُ.

٢/٦٢٥ ـ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أبِيهِ قالَ: خَرَجْنا وَفْداً إلى النَّبِيِّ ﷺ فَبايَعْناهُ وَصَلَّيْنا مَعَهُ وَأَخْبَرْناهُ أنَّ بأرْضِنا بِيعَةً لَنا وَاستَوهَبْناهُ مِنْ فَضلِ طَهُورِهِ فَدَعا بِماءٍ فَتَوضأ وَتَمَضمَضَ، ثمّ صَبَّهُ في إدَاوَةٍ وَأَمَرَنا، فقالَ اخْرُجُوا فإذَا أَتَيْتُمْ أرْضَكُمْ فاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوا مَكانَها بِهٰذا الْماءِ واتَّخِذُوها مَسْجِداً. رَواهُ النسائيُّ.

داخل ہوتے وقت بائیں طرف کے دونوں ستونوں کے درمیان دو رکعتیں (پڑھی تھیں) پھر آپ ﷺ نے نکل کر کعبے کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں۔

کشتی میں نماز

(۶۲۱) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا میں کشتی میں کس طرح نماز پڑھوں؟ فرمایا کھڑے ہوکر پڑھو سوائے اس کے کہ تمہیں ڈوبنے کا ڈر ہو (دار قطنی، حاکم)۔

عذر کی وجہ سے سواری پر فرض نماز

(۶۲۲) یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام کو نماز کے لیے جگہ نہ ملی۔ آپ سواری پر تھے اوپر سے بارش ہو رہی تھی۔ نیچے تری تھی نماز کے وقت آپ کے حکم سے موذن نے اذان دی اور اقامت کہی اور آپ ﷺ سواری پر ہی آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ اشارہ کرتے تھے اور سجدہ میں بہ نسبت رکوع کے اور زیادہ جھکتے تھے۔

فقہ الحدیث: یہ رخصت اس وقت ہے جب ضرورت شدید اور ظاہر ہو معمولی ضرورت پر نہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو پانی اور کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی پیشانی پر میں نے کیچڑ کا نشان بھی دیکھا۔

(۶۲۳) حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو سواری پر نفل پڑھتے دیکھا جس سمت بھی آپ ﷺ کا رُخ ہوتا آپ ﷺ سر سے اشارہ کرتے تھے لیکن آپ ﷺ فرض نماز میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

کافروں کی عبادت گاہوں کو اور قبریں مسمار کرنے کے بعد مسجدیں بنانا

(۶۲۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن ابی العاص سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ طائف میں مسجدیں بُت کدوں کی جگہ بناؤ۔

فقہ الحدیث: امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم عیسائیوں کے گرجے میں داخل نہیں ہوتے کیونکہ ان میں مجسموں والی تصویریں ہیں۔ ابنِ عباس یہودیوں کی عبادت گاہوں میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ سوائے اس عبادت گاہ کے جس میں مجسمے ہوتے۔

(۶۲۵) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمارا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ہم نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی پھر آپ ﷺ کو بتایا کہ ہمارے شہر میں ہماری عبادت گاہ ہے اور آپ ﷺ سے آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی مانگا۔ آپ ﷺ نے پانی منگا کر وضو کیا اور کلی کی اور اس پانی کو ایک برتن میں ڈال کر ہمیں دے دیا اور فرمایا گھر پہنچ کر عبادت گاہ مسمار کر دو اور اس جگہ یہ پانی چھڑک کر مسجد بنا لو۔

٣/٦٢٦ ـ وعَنْ أنَسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يُحِبُ أنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أدرَكَتْهُ الصلاةُ وَيصَلِّي في مَرَابِضِ الغَنَمِ وَأنهُ أمَرَ بِبناءِ الْمَسْجِدِ فأرْسَلَ إلى مَلإٍ مِنْ بَني النَّجّارِ، فقالَ يَا بَنِي النَّجّار ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هٰذا قالُوا لا وَاللّه ما نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إلاَّ إلى اللّهِ، فقالَ أنَسٌ وَكانَ فِيهِ ما أقُولُ لَكُمْ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَفِيهِ خِرَب وَفِيهِ نَخلٌ فأمَرَ النَّبيُّ ﷺ بِقبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، ثمّ بالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، ثمّ بالنَّخْلِ فقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ المَسْجِدِ وَجَعَلُوا عَضادَتَيهِ الْحِجارَةَ وَجعَلُوا ينقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ والنبيُّ ﷺ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ: «اللَّهمّ لا خَيْرَ إلاَّ خيْرُ الآخِرَةِ» فاغفِرْ لِلأنْصارِ والْمُهاجِرَة. مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيثٍ مُتَّفَقٌ عليهِ.

١١ ـ باب فضل من بنى مسجداً

١/٦٢٧ ـ عَنْ عُثمانَ بْنِ عَفَّانَ قالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ بَنَى للّهِ مَسْجِداً بَنَى اللّهُ لَهُ مِثْلَهُ في الْجَنَّةِ». مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/٦٢٨ ـ وَعَنِ ابنِ عباسٍ عَن النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «مَنْ بَنَى لله مَسْجِداً ولَو كمِفْحَص قَطَاةٍ لِبَيْضِها بَنَى اللّهُ لهُ بَيْتاً في الجَنَّةِ». رَواهُ أحْمدُ.

١٢ ـ باب الاقتصاد في بناء المساجد

١/٦٢٩ ـ عَنِ ابنِ عبَّاسٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «ما أُمرت بِتَشْيِيدِ الْمساجِدِ، قالَ ابْنُ عَباسٍ لَتزَخْرِفُنّها كما زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ والنَّصارَى. أخْرَجَهُ أبُو دَاوُدَ.

٢/٦٣٠ ـ وعَنْ أنسٍ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: «لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَباهَى النَّاسُ في الْمساجِدِ». رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ، وقالَ الْبُخارِيُّ قالَ أبُو سَعِيدٍ كانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ مِنْ جَرِيدِ النَّخلِ وَأمَرَ عُمَرُ بِبِناءِ الْمَسْجِدِ، وقالَ أكِنَّ النَّاسَ من المطر وَإيَّاكَ أنْ تُحَمِّرَ أو تُصَفِّرَ فَتَفْتِنَ النَّاسَ.

١٣ ـ باب كنس المساجد وتطييبها وصيانتها من الروائح الكريهة

١/٦٣١ ـ عَنْ أنَسٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَليَّ أُجُورُ أُمّتِي حَتَّى الْقَذَاةُ يُخرِجُها الرَّجلُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَعُرِضَتْ عَليَّ ذُنُوبُ أُمّتِي فلَمْ أرَ ذَنْباً أعْظَمَ مِنْ سُورةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أو آيَةٍ أُوتِيها رجُلٌ ثمّ نَسِيَها». رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

٢/٦٣٢ ـ وعَنْ عائشةَ قالَتْ: أمَرَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ بِبِناءِ الْمساجِدِ في الدُّورِ وأنْ تُنَظَّفَ وتُطَيَّبَ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

(۶۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بہت پیاری تھی کہ جہاں نماز کا وقت ہو وہیں نماز پڑھ لیں۔ آپ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے ہمیں مسجدیں بنانے کا حکم فرمایا۔ آپ ﷺ نے بنو نجار کے سرداروں کی طرف ایک پیغام بھیج کر فرمایا نجاریو! مجھے اپنے باغ کی قیمت بتاؤ۔ وہ بولے اللہ کی قسم! ہم تو اللہ ہی سے اس کی قیمت لیں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اُس احاطے میں مشرکوں کی قبریں، کھنڈرات اور کھجوروں کے درخت تھے۔ آپ ﷺ کے حکم سے قبریں کھود کر برابر کر دی گئیں، کھنڈرات مسمار کر دیے گئے اور کھجوروں کے درخت کاٹ کر قبلہ رُخ برابر برابر کھڑے کر دیے گئے اور پتھروں سے مسجد کے دروازے کے دو بازو بنا دیے گئے۔ صحابہؓ اور رسول اللہ ﷺ پتھر اٹھاتے جاتے تھے اور یہ گن گناتے جاتے تھے۔ اے اللہ! اچھائی تو بس آخرت ہی کی ہے۔ اے اللہ! انصار و مہاجرین کو بخش دے۔

مسجد بنانے کی فضیلت

(۶۲۷) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو اللہ کے لیے مسجد بنوائے گا اللہ اس کے لیے اس کی مثل جنت میں گھر بنا دے گا۔

(۶۲۸) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جس نے اللہ کے لیے مسجد بنائی اگرچہ وہ پرندے کے گھونسلے کے برابر کیوں نہ ہو اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دے گا۔

مسجدوں کی تعمیر میں سادگی

(۶۲۹) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے اونچی اونچی مسجدیں بنانے کا حکم نہیں ہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم انہیں یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح خوبصورت و مزین بناؤ گے۔

(۶۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت نہیں آئے گی جب تک لوگ مسجدوں میں ایک دوسرے پر فخر نہیں کریں گے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مسجد (نبوی) کی چھت کھجوروں کے پتوں کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا حکم دیا اور فرمایا میں لوگوں کو بارش سے بچانا چاہتا ہوں اور ہدایت فرمائی کہ مسجد کو سرخ یا زرد کرنے سے پرہیز کرنا ورنہ لوگوں کو فتنوں میں ڈال دو گے (ان کا نقش و نگار اور زیب و زینت ہی کی طرف دھیان رہے گا اور اس سے نماز میں خلل آئے گا)۔

مسجدوں کو پاک وصاف رکھنا انہیں بدبودار چیزوں سے بچانا اور ان میں خوشبو سلگانا

(۶۳۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے میری امت کی مزدوریاں دکھائی گئیں یہاں تک کہ اس کوڑے کی مزدوری بھی جسے انسان مسجد سے نکالتا ہے اور مجھے میری امت کے گناہ بھی دکھائے گئے میں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں دیکھا کہ قرآن کی کوئی سورت یا کوئی آیت یاد کر کے اس کو بھلا دے۔

(۶۳۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ محلوں اور قبیلوں میں مسجدیں بنائی جائیں اور انہیں پاک وصاف رکھا جائے اور خوشبودار کیا جائے۔

٣/٦٣٣ ـ وعَنْ سَمُرة بْنِ جُنْدَبٍ قالَ: أمَرَنا رَسُولُ اللّهِ ﷺ أنْ نَتَّخِذَ الْمَساجِدَ في دِيارِنا وأمَرَنا أنْ نُنظِّفَها. رَواهُ أحمَدُ والتِّرْمِذِيُّ وصَحَّحَهُ ورَواهُ أبُو داوُد وَلَفْظُهُ: كانَ يأمُرُنا بالْمَساجِدِ أنْ نَصْنَعَها في دِيارِنا وَنُصْلِحَ صَنْعَتَها ونُطَهِّرها.

٤/٦٣٤ ـ وعَنْ جابِرٍ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قال: «مَنْ أكَلَ الثومَ والبَصَلَ والْكرّاثَ فَلا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنا فإنَّ الْمَلائِكَةَ تَتَأذَّى مِمَّا يَتَأذَّى منهُ بَنُو آدَمَ». مُتَّفَقٌ عَليهِ.

١٤ ـ باب ما يقولُ إذا دخلَ المسجدَ وإذا خرجَ منهُ

١/٦٣٥ ـ عَنْ أبِي حُمَيْدٍ وَأبِي أُسَيْدٍ قالا: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «إذَا دَخَلَ أحَدُكُم الْمَسْجِدَ فَلْيَقُل اللّهُمَّ افتَحْ لَنا أبْوابَ رَحمَتِكَ، وَإذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّهُمَّ إنِّي أسألُكَ مِنْ فَضْلِكَ». رَواهُ أحْمَدُ والنسائيُّ وَكَذَا مُسْلم وأبُو داودَ، وقالَ عَنْ أبِي حُمَيْدٍ أو أبِي أُسَيْدٍ بالشَّكِّ.

٢/٦٣٦ ـ وَعَنْ فاطِمَةَ الزَّهراءِ رَضِيَ اللّهُ عنها قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قالَ: «بِسْمِ اللّهِ والسلامُ على رَسُولِ اللّهِ اللّهُمَّ اغْفِرْ لي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أبْوَابَ رَحمَتِك»، وَإذَا خَرجَ قالَ: «بِسْمِ اللّهِ والسلامُ على رَسُولِ اللّهِ اللّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وافْتَحْ لِي أبْوَابَ فَضْلِكَ» رَواهُ أحْمَدُ وابْنُ ماجَه.

١٥ ـ باب جامع فيما تصان عنه المساجد وما أبيح فيها

١/٦٣٧ ـ عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ رَجُلاً يَنْشُدُ في مَسْجِدٍ ضَالَّةً فَلْيَقُلْ لا أدَّاها اللّهُ إلَيْكَ فإنَّ الْمساجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذا.

٢/٦٣٨ ـ وَعَنْ بُرَيْدَةَ أنَّ رَجُلاً نَشَدَ في الْمَسْجِدِ، فقالَ مَنْ دَعا إلى الجَمَلِ الأحْمَرِ، فقالَ النبيُّ ﷺ: «لا وَجَدْتَ إنَّما بُنِيَتِ الْمَساجِدُ لِما بُنِيَتْ لهُ». رَواهما أحمَدُ وَمُسْلِمٌ وابْنُ ماجَه.

٣/٦٣٩ ـ وعَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: مَنْ دَخَلَ مَسْجِدَنا هٰذا لِيتعلَّمَ خَيْراً أو لِيُعَلِّمَهُ كانَ كالْمُجاهِدِ في سَبِيلِ اللّهِ، وَمَنْ دَخَلَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ كانَ كالنَّاظِرِ إلَى ما لَيْسَ لهُ. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجه وقالَ: هُوَ بِمَنْزِلةِ النّاظِرِ إلى مَتَاعِ غَيْرِهِ.

٤/٦٤٠ ـ وَعَنْ حَكيم بْنِ حِزَامٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «لا تُقَامُ الْحدُودُ في الْمساجِدِ وَلا يُسْتَقادُ فِيها. رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاوُدَ والدارَقُطْنِيُّ.

٥/٦٤١ ـ وعَنْ أبِي هرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: «إذَا رَأيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أو يبْتَاعُ

(۶۳۳) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ محلوں اور قبیلوں میں مسجدیں بنائیں اوران کو پاک صاف رکھیں۔ آپ ﷺ ہمیں حکم فرماتے تھے کہ گھروں میں مسجدیں بناؤ اوراچھی بناؤ اورانہیں پاک صاف رکھو۔

(۶۳۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو کوئی لہسن، پیاز اور گندنا وغیرہ کھائے وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے کیونکہ فرشتوں کو بھی انسان کی طرح ان کی بدبُو سے تکلیف پہنچتی ہے۔

مسجد میں آنے جانے کی دُعائیں

(۶۳۵) حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ وحضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے فرمایارسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے جب کوئی مسجد میں آئے تو یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب نکلے تو یہ دعا پڑھے۔ اے اللہ مجھے تیرا فضل درکار ہے۔

(۶۳۶) حضرت فاطمۃ الزہراؓ بنت محمدؐ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ مسجد میں آتے وقت یہ پڑھتے۔ میں مسجد میں اللہ کے نام کے ساتھ داخل ہوتا ہوں اور اللہ کے رسول پر سلامتی ہو اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے اور مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور نکلتے وقت یہ پڑھتے۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ نکل رہا ہوں اور اللہ کے رسول ﷺ پر سلامتی ہو۔ اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے اور مجھ پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

مسجد میں کیا جائز اور کیا ناجائز؟

(۶۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی کسی کو سنے کہ وہ کھوئی ہوئی چیز کا مسجد میں اعلان کرتا ہے تو کہے اللہ کرے تجھے تیری چیز نہ ملے کیونکہ مسجدیں اس لیے نہیں بنائی گئیں۔

(۶۳۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں اپنے گم شدہ اونٹ کا اعلان کیا اور کہہ رہا تھا کسی نے میرا سرخ اونٹ دیکھا ہو تو بتا دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کرے وہ تجھے نہ ملے۔ مسجدیں اس مقصد کے لیے نہیں بنی ہیں۔

(۶۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو ہماری اس مسجد میں بھلائی سیکھنے یا سکھانے کے لیے آئے وہ گویا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے۔ ورنہ اس شخص کی طرح ہے جو غیروں کی چیزوں کی طرف دیکھنے والا ہے۔ اور فرمایا وہ اس شخص جیسا ہے جو دوسروں کے سامان کو دیکھتا رہے۔

(۶۴۰) حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے مسجدوں میں نہ حدیں جاری کی جائیں اور نہ قصاص لیا جائے۔

(۶۴۱) حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کسی کو مسجد میں خرید وفروخت کرتے دیکھو

في الْمَسْجِدِ فقولوا لا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ وَإذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً فَقُولُوا لا رَدَّ اللَّهُ عَلَيْكَ». رَواهُ التِرمِذِيُّ.

٦/٦٤٢ ـ وعَنْ عَمرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشِّرَاءِ والبَيْعِ في الْمَسْجِدِ، وَأَنْ تُنْشَدَ فِيهِ الأشْعَارُ، وأنْ تُنْشَدَ فِيهِ الضَّالَّةُ، وَعَنِ الحلَقِ يَومَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصلاةِ. رَواهُ الخَمْسَةُ ولَيْسَ لِلنَّسائيِّ فِيهِ إنْشَادُ الضَّالَّةِ.

٧/٦٤٣ ـ وَعَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَجلاً قالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أرَأَيْتَ رَجُلاً وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً أَيَقْتُلُهُ؟ الحَدِيثَ: فَتَلاعَنا في الْمَسْجِدِ وَأَنا شاهِدٌ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٨/٦٤٤ ـ وَعَنْ جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكْثَرَ مِنْ مائَةِ مَرَّةٍ فِي الْمَسْجِدِ وَأَصْحَابُهُ يَتَذَاكَرُونَ الشِّعْرَ وَأَشياءَ مِنْ أمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فرُبَّما تَبسَّم مَعَهُم. رَواهُ أحمدُ.

٩/٦٤٥ ـ وعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قالَ: مَرَّ عُمَرُ في الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ فِيهِ يَنْشُدُ فَلَحَظَ إليهِ، فقالَ كُنتُ أَنْشُدُ فيهِ وفيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ الْتَفَتَ إلى أَبِي هُرَيْرَةَ، فقالَ أَنْشُدُكَ اللَّهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

١٠/٦٤٦ ـ وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَلْقِياً في الْمَسْجِدِ وَاضِعاً إِحْدَى رِجْلَيْهِ على الأُخْرَى. مُتَّفَقٌ عليهِ.

١١/٦٤٧ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنهُ كانَ يَنامُ وَهُوَ شاب عَزَبٌ لا أَهلَ لَهُ في مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَواهُ الْبُخارِيُّ والنَّسائيُّ وأَبو دَاوُدَ وأحمد ولَفْظُهُ: كُنَّا في زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَنامُ في الْمَسْجِدِ ونَقِيلُ فِيهِ وَنَحْنُ شَبَابٌ. قَالَ الْبُخاريُّ وقالَ أَبُو قِلابَةَ عَنْ أَنَسٍ: قَدِمَ رَهطٌ مِنْ عُكلٍ على النبيِّ ﷺ فَكانُوا في الصُّفَّةِ، وقالَ قالَ عَبدُ الرَّحمنِ بْنُ أبي بَكر كانَ أَصْحابُ الصُّفَّةِ الْفُقَرَاءَ.

١٢/٦٤٨ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: أُصِيبَ سَعْدُ بْنُ مُعاذٍ يومَ الخَنْدَقِ رَماهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقالُ لهُ حِبَّانُ بْنُ الْعَرِقَةِ في الأَكْحَلِ فَضَرَبَ عليهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْمَةً في الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

١٣/٦٤٩ ـ وَعَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَلْ مِنْكُم أَحَدٌ أَطْعَمَ الْيَومَ مِسْكِيناً؟» فقال أَبُو بَكْرٍ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فإذَا أنا بِسَائِلٍ يَسْأَلُ فَوَجَدْتُ كِسْرَةَ خُبْزٍ بَيْنَ يَدَيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فأَخَذْتُها فَدَفَعْتُها إِلَيْهِ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ.

تو کہو اللہ کرے تیری تجارت میں فائدہ نہ ہو اور جب کسی کو کھوئی ہوئی چیز کا اس میں اعلان کرتے دیکھو تو کہو اللہ کرے وہ تجھے نہ ملے۔

(۶۴۲) حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت سے، اشعار پڑھنے سے، کھوئی ہوئی چیز کا اعلان کرنے سے اور جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقے باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ نسائی میں گمشدہ چیز کے اعلان کا ذکر نہیں ہے۔

(۶۴۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اگر کوئی اپنی بیوی کے پاس کسی غیر آدمی کو (قابلِ اعتراض حالت میں) دیکھ لے تو کیا اسے قتل کر دے؟ (اخیر میں ہے) پھر ان دونوں نے مسجد میں لعان کیا اور میں موجود تھا۔

(۶۴۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں سو دفعہ سے بھی زیادہ مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ اس وقت صحابہ رضی اللہ عنہم کو اشعار اور جاہلیت کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے پایا کبھی کبھی آپ ﷺ بھی ان کے ساتھ مسکرا دیتے تھے۔

(۶۴۵) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے اس وقت حضرت حسان رضی اللہ عنہ شعر پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف (غضب کی نگاہ سے) دیکھا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تو مسجد میں اس وقت بھی شعر پڑھے ہیں جب اس میں آپ سے بہتر ہستی موجود تھی۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا اللہ کے واسطے بتاؤ کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے؟ ''حسان! میری طرف سے جواب دو، اے اللہ جبرئیل سے ان کی مدد فرما۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔

(۶۴۶) حضرت عباد بن تمیم کے چچا نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں دیکھا اس وقت پاؤں پر پاؤں رکھ کر لیٹے ہوئے تھے۔

(۶۴۷) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جوانی میں شادی سے قبل مسجد نبوی میں سویا کرتے تھے۔ ہم عہدِ رسالت میں رات کو اور دوپہر کو مسجد نبوی ہی میں سوتے تھے حالانکہ ہم جوان تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا ابو قلابہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قبیلہ عکل کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی ان سب کو مسجد کے چبوترے پر ٹھہرایا گیا تھا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اصحاب صفہ (چبوترے والے) سب غریب تھے۔

(۶۴۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا خندق کی جنگ میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے ایک قریشی حبان بن العرقۃ نے ان کے بازو کی ایک رگ میں تیر امارا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ گاڑ دیا تاکہ نزدیک ہونے کی وجہ سے آپ ان کی ہر وقت خیر خیریت لے سکیں۔

(۶۴۹) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا آج کسی نے کسی محتاج کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں مسجد میں آیا تھا میں نے وہاں ایک مانگنے والا دیکھا۔ عبدالرحمٰن کے سامنے روٹی کا ایک ٹکڑا تھا میں نے وہی اٹھا کر اس کو دے دیا۔

٦٥٠/ ١٤ ـ وعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قالَ: كُنّا نأكُلُ على عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ في الْمَسْجِدِ الْخُبْزَ واللَّحْمَ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

وقد ثبت أن النبي ﷺ أسر ثمامة بن أثال فربط بسارية في المسجد قبل إسلامه، وثبت عنه أنه نثر مالاً جاء من البحرين في المسجد وقسمه فيه.

١٦ ـ باب تنزيه قبلة المسجد عما يلهي المصلي

٦٥١/ ١ ـ عَنْ أنَسٍ قالَ: كانَ قِرامٌ لِعائِشَةَ قدْ سَتَرَتْ بِهِ جانِبَ بَيْتِها، فقالَ لَها النبيُّ ﷺ: «أَمِيطِي عَنِّي قِرَامَكِ هٰذا فإنَّهُ لا تَزالُ تَصاوِيره تَعْرِضُ لِي في صَلاتِي». رواهُ أحمدُ والبُخاريُّ.

٦٥٢/ ٢ ـ وعَنْ عُثْمانَ بْنِ طَلْحَةَ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ دعاهُ بَعْدَ دُخُولِهِ الْكَعْبَةَ، فقالَ إنِّي كُنْت رأَيْت قَرْنَي الْكَبْشِ حِينَ دَخَلْت الْبَيْتَ فَنَسِيت أنْ آمُرَكَ أَنْ تُخَمِّرَهُما فَخَمِّرْهُما فإنَّهُ لا يَنْبَغِي أنْ يَكُونَ في قِبْلَةِ الْبَيْتِ شَيْءٌ يُلْهِي الْمُصَلِّي. رَواهُ أحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

١٧ ـ باب لا يخرج من المسجد بعد الأذان حتى يصلي إلا لعذر

٦٥٣/ ١ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ: أَمَرَنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا كنتُمْ في المَسْجِدِ فَنُودِيَ بالصلاةِ فَلا يَخْرُجْ أحَدُكُمْ حَتَّى يُصَلِّي. رَواهُ أحمَدُ.

٦٥٤/ ٢ ـ وعَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ ما أُذِّنَ فِيهِ، فقالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هٰذا فَقَدْ عَصَىٰ أَبا الْقاسِمِ ﷺ رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخاريَّ.

٦ ـ أبواب استقبال القبلة

١ ـ باب وجوبه للصلاة

٦٥٥/ ١ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ في حَدِيث يأْتِي ذِكْرُهُ قالَ قالَ النبيُّ ﷺ: «فإذَا قُمْتَ إلى الصلاةِ فأسْبِغِ الوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ القِبْلَةَ فكَبِّرْ».

٦٥٦/ ٢ ـ وعنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ بيْنَما النَّاسُ بِقبا في صلاة الصُّبْحِ إذْ جاءَهُمْ آتٍ، فقالَ إنَّ النَّبِيَّ ﷺ قدْ أُنْزِلَ عليهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقدْ أُمِرَ أنْ يسْتَقْبلَ الْقِبْلَةَ فَاسْتَقْبلُوها وكانَتْ وُجُوهُهُمْ إلى الشَّام فاسْتَدَارُوا إلى الكَعْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٦٥٧/ ٣ ـ وعَنْ أَنَسٍ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَنَزَلَتْ: ﴿قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي ٱلسَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَىٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ ٱلْمَسْجِدِ﴾ [البقرة: ١٤٤]. فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ وَهُمْ رُكُوعٌ في صَلاةِ الْفَجْرِ وَقَدْ صَلَّوا رَكْعَةً

(۶۵۰) حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم عہدِ رسالت میں مسجد میں گوشت روٹی کھالیتے تھے۔ یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر کے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا تھا (یہ ان کے قبولِ اسلام سے پہلے کا واقعہ ہے) اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے مسجد میں وہ مال بکھروا دیا تھا جو بحرین سے آیا تھا اور مسجد ہی میں اسے بانٹا تھا۔

قبلہ کو کن چیزوں سے پاک رکھنا چاہیے؟

(۶۵۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ایک باریک اونی پردہ تھا جسے وہ گھر کے ایک گوشے میں لٹکا دیا کرتی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا یہ پردہ یہاں سے ہٹالو کیونکہ اس کی تصویریں نماز میں لگاتار میرے سامنے رہی ہیں۔

(۶۵۲) حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو بیت اللہ میں داخل ہونے کے بعد بلا کر فرمایا کعبہ میں داخل ہونے کے بعد میں نے اس میں مینڈھے کے دوسینگ دیکھے تھے پھر میں تم سے یہ کہنا بھول گیا کہ انہیں ڈھانک دو اب انہیں ڈھانک دو کیونکہ قبلہ نماز میں خلل ڈالنے والی چیزوں سے پاک رہنا چاہیے۔

اذان کے بعد نماز پڑھنے سے پہلے مسجد سے بلا عذر نکلنا ناجائز ہے

(۶۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ جب تم مسجد میں موجود ہو اور اذان ہو جائے تو کوئی وہاں سے نماز پڑھے بغیر نہ نکلے (احمد)۔

(۶۵۴) حضرت ابوالشعثاء نے فرمایا کہ ایک آدمی مسجد سے اذان کے بعد نکل گیا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے ابوالقاسم (ﷺ) کی مخالفت کی ہے۔

قبلہ کی طرف رُخ کرنے کے مسائل

نماز کے لیے قبلہ رُخ ہونا واجب ہے

(۶۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث میں جس کا ذکر ابھی آرہا ہے فرمایا جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو پورا وضو کرو اور قبلہ رُخ کھڑے ہو کر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہو۔

(۶۵۶) ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے لوگ قباء میں صبح کی نماز میں تھے۔ اتنے میں ان کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا آج رات رسول اللہ ﷺ پر قرآن مجید کی ایک آیت اتری ہے اس میں حکم ہے کہ آپ ﷺ قبلہ (کعبہ) کی طرف رُخ کریں اس لیے تم بھی کعبہ کی طرف رُخ کرلو، ان کے منہ شام کی طرف تھے پھر وہ کعبہ کی طرف گھوم گئے۔

(۶۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے۔ پھر آیت قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ۔ الایۃ (اے محمد! ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں ہم تمہیں ضرور اس قبلے کی طرف رُخ کرنے کا حکم دے دیں گے جس کو تم پسند کرتے ہو، سو نماز میں اپنا رُخ مسجد حرام (کعبہ) کی طرف پھیرلو) اتری۔ اس کے بعد جلد ہی بنوسلمہ کا ایک شخص قباوالوں کے پاس سے گزرا وہ صبح کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے اور ایک رکعت پڑھ بھی چکے تھے۔

فَنادَى أَلا إنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ فَمالُوا كما هُمْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ وأبو دَاوُدَ.

وهو حجة في قبول أخبار الآحاد.

٢ ـ باب حجة من رأى فرض البعيد إصابة الجهة لا العين

١/٦٥٨ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «ما بَيْنَ الْمَشْرِقِ والْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ». رَواهُ ابْنُ ماجه والتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ، وَقَولُهُ عليهِ السلامُ في حَدِيثِ أبي أيُّوبَ: وَلٰكِنْ شرِّقُوا أو غَرِّبُوا. يُعَضِّدُ ذٰلِكَ.

أَبْعَدَ مَغْرِبُهم نَجْداً وساحَتَها

٣ ـ باب ترك القبلة لعذر الخوف

١/٦٥٩ ـ عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أنهُ كانَ إذَا سُئِلَ عَنْ صلاةِ الْخَوفِ وَصَفَها، ثُمَّ قالَ: فإنْ كانَ خَوفٌ هُوَ أشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوا رِجالاً قِياماً على أقْدَامِهِمْ ورُكْباناً مُسْتَقْبِلي الْقِبْلَةِ وَغَيْر مُسْتَقْبِلِيها، قالَ نافِعٌ وَلا أَرَى ابْنَ عمر ذَكَرَ ذٰلِكَ إلاَّ عَنِ النبيِّ ﷺ. رَواهُ البُخاري.

٤ ـ باب تطوع المسافر على مركوبه حيث توجه به

١/٦٦٠ ـ عَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: كانَ النبيُّ ﷺ يُسَبِّحُ على رَاحِلَتِهِ قِبَلَ أيِّ وجهَةٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْها غَيْرَ أنهُ لا يُصَلِّي عَلَيْها الْمَكْتُوبَةَ، مُتَّفَقٌ عَليهِ. وفي روايةٍ: كانَ يُصَلِّي على رَاحِلَتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إلى الْمَدِينةِ حَيْثُما تَوَجَّهَتْ بِهِ، وَفِيهِ نَزَلَتْ: ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ﴾ [البقرة: ١١٥]. رَواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ والتِّرْمِذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٢/٦٦١ ـ وَعَنْ جابِرٍ قالَ: رَأيت النبي ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ على رَاحِلَتِهِ النَّوافِلَ في كُلِّ جِهَةٍ، ولٰكِنْ يَخْفِضُ السُّجودَ مِنَ الرُّكُوعِ وَيُومِىءُ إيماءً. رَواهُ أحمَدُ، وفي لَفْظٍ: بَعَثَنِي النبيُّ ﷺ في حاجَةٍ فَجِئْت وَهُوَ يُصَلِّي على رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، والسُّجُودُ أخْفَضُ مِنَ الرُّكُوعِ. رَواهُ أبُو دَاودَ والترمِذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٣/٦٦٢ ـ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا أرَادَ أنْ يصلِّيَ على رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعاً اسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ فَكَبَّرَ لِلصَّلاةِ ثمَّ خَلَّى عَنْ رَاحِلَتِهِ فصَلَّى حَيْثُما تَوَجَّهَتْ بِهِ. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ.

اس نے زور سے کہا ہوشیار! قبلہ بدل گیا۔ یہ سن کر نمازی جس حالت میں تھے، اسی حالت میں قبلہ کی طرف پھر گئے۔

فائدہ: یہ حدیث اخبار احاد کی حجیت پر دلیل ہے۔

جو بیت اللہ سے بہت دور ہوں ان کے لیے سمت بیت اللہ فرض ہے

(۶۵۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قضائے حاجت کے وقت) مشرق اور مغرب کے رُخ بیٹھو۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث پہلی حدیث کی تائید کرتی ہے (ہندو پاکستان کے لیے جنوب وشمال کے درمیان سمت مغرب میں قبلہ ہے)۔ (مترجم)

خوف کی وجہ سے ترکِ قبلہ

(۶۵۹) حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نمازِ خوف کے بارے میں پوچھا جاتا تو نمازِ خوف بیان کر کے فرماتے اگر اس سے بھی زیادہ خوف ہوتا تو صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے ہو کر چلتے ہوئے یا سواری پر نماز پڑھ لیتے خواہ قبلہ کی طرف رُخ ہوتا یا نہ ہوتا۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے یہ بیان کیا ہے۔

سواری پر نوافل جائز ہیں خواہ قبلہ رُخ ہو یا نہ ہو

(۶۶۰) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نفل اور وتر پڑھ لیا کرتے تھے خواہ کسی طرف جائے ہاں فرض نماز نہیں پڑھتے تھے۔ ایک روایت میں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آتے ہوئے اپنی سواری پر جس طرف بھی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے جاتی نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔ اسی بارے میں فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (جس طرف تم منہ پھیر و وہیں اللہ کا چہرہ ہے) اُتری۔

(۶۶۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہر سمت کی طرف نوافل پڑھتے لیکن سجدہ رکوع سے زیادہ پست ہوتا تھا اور اشارہ کرتے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کام کے لیے بھیجا جب میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر مشرق کی طرف نماز پڑھ رہے تھے اور سجدہ رکوع سے زیادہ پست تھا۔

(۶۶۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر نفل پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اسے قبلہ رُخ کر کے نیت باندھ لیتے پھر سواری کو جدھر جاتی جانے دیتے اور نماز پڑھ لیتے۔

٧ ـ أبواب صفة الصلاة

١ ـ باب افتراض افتتاحها بالتكبير

١/٦٦٣ ـ عَنْ عَليٍّ بْنِ أبي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: «مِفْتَاحُ الصَّلاةِ الطُّهورُ، وَتَحْرِيمُها التَّكْبِيرُ، وتَحْلِيلُها التَّسْلِيمُ». رَواهُ الخمسةُ إلاَّ النسائيَّ، وقالَ التِرمِذِيُّ هٰذا أصَحُّ شَيْءٍ في هٰذا البَابِ وَأحْسَنُ.

٢/٦٦٤ ـ وَعَنْ مالِكِ بْنِ الحُوَيْرِثِ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «صَلُّوا كما رَأيْتُمُونِي أُصَلِّي». رَواهُ أحْمَدُ والبُخاريُّ، وَقَدْ صَحَّ عَنْهُ أنَّهُ كانَ يَفْتَتِحُ بالتَّكْبِيرِ.

٢ ـ باب أن تكبير الإمام بعد تسوية الصفوف والفراغ من الإقامة

١/٦٦٥ ـ عَنِ النُّعْمانِ بْنِ بَشِيرٍ قالَ: كانَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفُوفَنا إذَا قُمْنا إلى الصَّلاةِ، فإذَا اسْتَوَيْنا كَبَّرَ. رَواهُ أبو دَاوُدَ.

٢/٦٦٦ ـ وَعَنْ أبِي موسَىٰ قالَ: عَلَّمَنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إذا قُمْتُمْ إلى الصلاةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ أحَدُكُمْ، وَإذَا قَرَأَ الإمامُ فأنْصِتُوا» رَواهُ أحمدُ.

٣ ـ باب رفع اليدين وبيان صفته ومواضعه

١/٦٦٧ ـ عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا قامَ إلى الصلاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مدّاً. رَواهُ الخَمسةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه.

٢/٦٦٨ ـ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حجْرٍ أنهُ رَأى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرَةِ. رَواهُ أحمد وأبُو دَاوُدَ.

٣/٦٦٩ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ إذَا قَامَ إلى الصلاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونا بِحَذْوِ منكبَيْهِ ثمَّ يكَبِّرُ، فإذَا أَرَادَ أنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُما مِثْلَ ذٰلِكَ، وَإذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُما كَذٰلِكَ أيضاً وقالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنا وَلَكَ الحَمْدُ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلِلْبُخَارِيِّ: ولا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يَسْجُدُ، وَلا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَلِمُسْلِمٍ: وَلا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَه مِنَ السُّجُودِ. وَلَهُ أيضاً: وَلا يَرْفَعُهُما بينَ السَّجْدَتَيْنِ.

٤/٦٧٠ ـ وَعَنْ نافِعٍ أنَّ ابْنَ عُمَرَ كانَ إذَا دَخَلَ في الصلاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإذَا قالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإذَا قامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إلى النَّبِيِّ ﷺ. رَواهُ البُخاريُّ والنَّسائيُّ وَأبُو دَاوُدَ.

طریقۂ نماز

نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر ہی فرض ہے

(۶۶۳) حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کی کنجی پاکیزگی ہے۔ اس کی تحریم تکبیر ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا اس مسئلہ میں یہ حدیث انتہائی صحیح اور بہترین ہے (تحریم سے مراد تمام باتوں کا ممنوع ہونا اور تحلیل سے مراد جائز ہونا ہے)

(۶۶۴) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو اسی طرح نماز پڑھو۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پایۂ صحت کو پہنچ چکی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر ہی سے نماز شروع فرماتے تھے۔

صفیں درست کرنے اور تکبیر کہنے کے بعد امام اللہ اکبر کے ساتھ ابتدا کرے

(۶۶۵) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں ٹھیک کر کے اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

(۶۶۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ جب تم نماز کے لیے اقامت کہو تو تم میں سے ایک امامت کرائے اور جب امام قرآن پڑھے تو تم خاموش رہو۔

رفع الیدین، اس کی کیفیت اور اسے کہاں کہاں کرنا چاہیے

(۶۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ اونچے اٹھاتے۔

(۶۶۸) حضرت وائل بن حُجر سے روایت ہے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر کہتے وقت ہاتھ اٹھاتے تھے۔

(۶۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے پھر تکبیر کہتے پھر رکوع میں جاتے وقت اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہتے۔ صحیح بخاری میں ہے۔ اور سجدہ کرتے وقت اور سجدے سے اٹھتے وقت ایسا نہیں کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں ہے اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

(۶۷۰) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نماز شروع کرتے وقت اللہ اکبر کہتے اور رفع الیدین کرتے تھے اور رکوع میں جاتے وقت بھی رفع الیدین کرتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی۔ اس حدیث کو حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچایا ہے۔

٥/٦٧١ ـ وعَنْ عَليِّ بنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أنهُ كانَ إذَا قامَ إلى الصلاةِ المَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مِنْكَبَيْهِ، وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ إذَا قضى قِراءَتَهُ وإذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ، وَيَصْنَعُهُ إذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلا يَرْفَعُ يَدَيْهِ في شَيْءٍ مِنْ صَلاتِهِ وَهوَ قاعِدٌ، وَإذَا قامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ. رَواهُ أحمَدُ وأبو دَاوُدَ والتِّرْمِذِيُّ وصَحَّحهُ.

وقد صح التكبير في المواضع الأربعة في حديث أبي حميد الساعدي، وسنذكره إن شاء الله.

٦/٦٧٢ ـ وَعَنْ أَبِي قِلابَةَ أنهُ رَأى مالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ إذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَإذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَإذَا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ هٰكَذا، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وفي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كانَ إذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِما أُذُنَيْهِ، وَإذَا ركع رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِما أُذُنَيْهِ وَإذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، فقالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ. وفي لَفْظٍ لَهُما: حَتَّى يُحاذِيَ بِهِما فُرُوعَ أُذُنَيْهِ.

٧/٦٧٣ ـ وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أنهُ قالَ وَهوَ في عَشَرَةٍ مِنْ أصْحابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ أنا أعْلَمُكُمْ بِصلاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قالُوا ما كُنْتَ أقْدَمَ مِنَّا له صُحْبَةً، وَلا أَكْثَرَنا لهُ إتْيَاناً، قالَ بَلَى، قالُوا فاعْرِضْ، فقالَ كانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إذَا قامَ إلى الصلاةِ اعْتَدَلَ قائِماً وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِما مِنْكَبَيْهِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فإذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِما مِنْكَبَيْهِ، ثُمَّ قالَ اللّٰهُ أكْبَرُ وَرَكَعَ، ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يُصَوِّبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ على رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ قالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ في مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلاً، ثُمَّ هَوَىٰ إلى الأرْضِ ساجِداً، ثُمَّ قالَ اللّٰهُ أكْبَرُ، ثُمَّ ثَنَىٰ رِجْلَهُ وَقَعَدَ عَلَيْها وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ في مَوْضِعِهِ، ثُمَّ نَهَضَ، ثُمَّ صَنَعَ في الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، حَتَّى إذَا قامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِما مِنْكَبَيْهِ كما صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلاةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتى إذَا كانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي تَنقَضِي فِيها صلاتُهُ، أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَقَعَدَ على شِقِّهِ مُتَوَرِّكاً ثُمَّ سَلَّمَ، قالُوا صدَقْتَ، هٰكَذا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ، وصَحَّحه التِّرْمِذِيُّ، ورَواهُ البُخارِيُّ مُخْتَصَراً.

٤ ـ باب ما جاء في وضع اليمين على الشمال

١/٦٧٤ ـ عَنْ وَائِلِ بنِ حُجْرٍ أنهُ رَأى النَّبيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دخَلَ في الصلاةِ

(٦٧١) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھاتے پھر قراءت سے فارغ ہو کر رکوع میں جاتے وقت بھی اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت بھی ایسا ہی کرتے اور نماز کے کسی حصہ میں بیٹھنے کی حالت میں ایسا نہیں کرتے تھے۔ جب دو رکعت پڑھنے کے بعد اٹھتے تو رفع الیدین کرتے اور اللہ اکبر کہتے تھے۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں جس کو ہم عنقریب ذکر کریں گے چاروں موقعوں پر اللہ اکبر کہنا صحیح ثابت ہے۔

(٦٧٢) حضرت ابوقلابہ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب وہ نماز پڑھنے لگتے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع الیدین کرتے، جب رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تو کانوں کے لوؤں تک ہاتھ اٹھاتے اور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے تو بھی کانوں کی لو تک دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ یہ الفاظ بھی ہیں یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کانوں کی لو کے برابر کر لیتے تھے۔

(٦٧٣) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے دس صحابہؓ کے مجمع میں جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی نماز تم سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا نہ تو تمہیں ہم سے زیادہ صحبت کا شرف حاصل ہے اور نہ آپ ﷺ ہم سے زیادہ تمہارے پاس آتے جاتے تھے۔ حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں۔ صحابہؓ نے کہا اچھا تو پیش کیجیے۔ فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو بالکل سیدھے کھڑے ہوتے اور رفع الیدین کرتے یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے مقابل آ جاتے پھر اللہ اکبر کہتے پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو رفع الیدین کرتے یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کندھوں کے مقابل آ جاتے پھر اللہ اکبر کہتے اور رکوع کرتے اور سیدھی کمر رکھتے نہ تو سر اٹھاتے اور نہ جھکاتے اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیتے پھر رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور رفع الیدین کرتے اور بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے، یہاں تک کہ ہر ہڈی حالتِ اعتدال میں اپنی جگہ پر آ جاتی پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلے جاتے، سجدے سے اٹھ کر اپنا پیر موڑ کر اس پر اس طرح آرام سے بیٹھ جاتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر لوٹ آتی۔ پھر اٹھ کر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے یہاں تک کہ جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع الیدین کرتے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے مقابل آ جاتے جس طرح آغازِ نماز میں ہاتھ اٹھائے تھے پھر اور رکعتوں میں ایسا ہی کرتے پھر پچھلی رکعت میں جب آپ ﷺ کی نماز ختم ہونے والی ہوتی بایاں پاؤں دائیں ٹانگ سے نکال کر ایک کروٹ پر چوتڑ کے بل (بائیں چوتڑ پر) بیٹھ جاتے پھر سلام پھیر دیتے صحابہ رضی اللہ عنہم بولے آپ نے سچ فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

(قیام میں) دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

(٦٧٤) حضرت وائل بن حجر نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھائے

وكَبَّرَ، ثمَّ الْتَحفَ بِثَوبِهِ، ثمَّ وَضَعَ الْيُمْنَىٰ على الْيُسْرَى، فَلَمَّا أَرادَ أن يَرْكع أَخْرَجَ يَدَيْهِ، ثمَّ رَفَعَهُما وكَبَّرَ فركع، فَلَمَّا قالَ سمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رفعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا سَجدَ سَجدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ. رَواهُ أحْمدُ ومُسلِمٌ، وفي رِوايةٍ لأحْمدَ وأبي دَاوُدَ: ثمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَىٰ على كَفِّه الْيُسْرَى والرُّسْغِ والسَّاعِدِ.

٢/٦٧٥ ـ وعنْ أبِي حازِمٍ عَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ قالَ: كانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أنْ يَضعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَىٰ على ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى في الصلاةِ، قالَ أبُو حازِمٍ وَلا أَعْلَمهُ إلاَّ يَنْمِي ذٰلِكَ إلى النبيِّ ﷺ. رَواهُ أحمدُ والْبُخارِيُّ.

٣/٦٧٦ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أنَّهُ كانَ يُصلي، فوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى على الْيُمْنَى، فَرَآهُ النَّبيُّ ﷺ فوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَىٰ على الْيُسْرَى. رَواهُ أبُو داودَ والنسائيُّ وابْنُ ماجَه.

٤/٦٧٧ ـ وعَنْ عليٍّ رَضِيَ اللَّهُ عنهُ قالَ: إنَّ مِنَ السُّنَّةِ في الصلاةِ وَضع الأَكُفِّ على الأَكُفِّ تَحتَ السُّرَّةِ. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُد.

٥ ـ باب نظر المصلي إلى موضع سجوده والنهي عن رفع البصر في الصلاة

١/٦٧٨ ـ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يُقَلِّبُ بَصَرَهُ في السَّماءِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿ٱلَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَٰشِعُونَ ۝٢﴾ [المؤمنون: ٢] فطأْطأَ رَأْسَهُ رَواهُ أحمَدُ في كِتَابِ النَّاسِخِ والمَنْسُوخِ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ في «سُنَنِهِ» بِنَحْوِهِ وَزَادَ فيهِ: وكانُوا يَسْتَحِبُونَ لِلرَّجُلِ أنْ لا يُجَاوِزَ بَصَرُهُ مُصَلاَّهُ. وَهُو حديثٌ مُرْسَلٌ.

٢/٦٧٩ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إلى السَّماءِ في الصلاةِ أو لَتُخطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ». رَواهُ أحْمدُ ومسْلم والنسائيُّ.

٣/٦٨٠ ـ وعَنْ أنَسٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: «ما بالُ أقْوام يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إلى السَّماءِ في صَلاتِهِمْ فاشْتَدَّ قَوْلهُ في ذٰلِكَ حَتَّى قال لَيَنْتَهُنَّ أو لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ». رَواهُ الجَماعَةَ إلاَّ مُسْلِماً والتِّرْمِذِيَّ.

٤/٦٨١ ـ وعَنْ عَبدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا جَلَسَ في التَّشَهُّدِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَىٰ على فَخِذِهِ الْيُمْنَىٰ ويَدَهُ الْيُسْرَى على فَخِذِهِ الْيُسْرَى وأشَارَ بالسَّبابَةِ ولَمْ يُجَاوِزْ بَصَرهُ إشارَتَهُ. رَواهُ أحْمَدُ والنسائيُّ وأبُو دَاوُدَ.

٦ ـ باب ذكر الاستفتاح بين التكبير والقراءة

١/٦٨٢ ـ عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا كَبَّرَ في الصلاةِ سَكَتَ

اور اللہ اکبر کہا پھر کپڑا اوڑھ لیا پھر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا پھر رکوع کرتے وقت دونوں ہاتھ کپڑے سے نکال کر اٹھائے اور اللہ اکبر کہا پھر رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہتے ہوئے ہاتھ اٹھائے پھر جب سجدہ کیا تو دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کیا۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے پھر آپ ﷺ نے دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی پشت پر پہنچے پر اور کلائی پر رکھا۔

(۶۷۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا لوگوں کو حکم تھا کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کی کلائی پر رکھیں۔ ابو حازم فرماتے ہیں مجھے یہی معلوم ہے کہ سہل یہ حدیث رسول اللہ ﷺ ہی کی طرف منسوب فرماتے تھے۔

(۶۷۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر ان کا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

(۶۷۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز میں ناف کے نیچے ہاتھوں پر ہاتھ رکھنے سنت ہیں۔

__فقہ الحدیث:__ ابوداؤد کے بعض نسخوں میں یہ حدیث ہے اور بعض میں نہیں اس حدیث کی اسناد کا مدار عبدالرحمٰن بن اسحاق کوفی پر ہے جو منکر وضعیف راوی ہے۔ امام ابوداؤد نے فرمایا میں نے امام احمد سے سنا وہ اس کو ضعیف بتاتے تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا اس راوی میں نظر ہے۔ امام نووی نے فرمایا یہ بالاتفاق ضعیف ہے۔ علاوہ ازیں ابوحریر ضبی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا (نماز میں) دائیں ہاتھ سے بائیں پہونچے کو ناف کے اوپر پکڑے ہوئے تھے (ب) اس کی سند میں ابوطالوت عبدالسلام بن ابی حازم ہیں۔ امام ابوداؤد نے فرمایا ان کی حدیثیں لکھی جاتی تھیں۔ ابوداؤد کی ابو ہریرہ والی حدیث میں ہے ناف کے نیچے ہاتھوں کا ہاتھوں پر رکھنا اس کی سند میں وہی عبدالرحمٰن بن اسحاق ہے جو ضعیف ہے۔ حضرت طاؤس نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھ لیتے تھے۔ یہ روایت مرسل ہے۔ یہ تمام روایتیں ابن اعرابی کے نسخے ہی میں ہیں دیگر نسخوں میں نہیں بہرحال صحیح اور معتبر حدیثوں سے سینے پر یا سینے سے نیچے ناف کے اوپر ہاتھ باندھنے ثابت ہیں۔

نمازی کی نگاہ جائے سجدہ پر رہنی چاہیے ادھر اُدھر نگاہ اٹھانا منع ہے

(۶۷۸) حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ بار بار آسمان کی طرف نگاہ اٹھاتے تھے آخر آیت وَالَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ (اور جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں) اُتری پھر آپ نے اپنا سر جھکا لیا۔ سعید بن منصور میں یہ زیادہ ہے کہ لوگ نمازی کے واسطے یہ مستحب جانتے تھے کہ اس کی نگاہ سجدے کی جگہ سے آگے نہ بڑھے یہ (مرسل) حدیث ہے۔

(۶۷۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو نماز میں اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں وہ اس سے رُک جائیں ورنہ ان کی نگاہیں یقیناً اُچک لی جائیں گی۔

(۶۸۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے کہ لوگ اپنی آنکھیں نماز میں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں پھر آپ ﷺ نے اس بارے میں زور دیا حتیٰ کہ فرمایا وہ اس سے باز آ جائیں یا پھر ان کی نگاہیں اُچک لی جائیں گی۔

(۶۸۱) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب تشہد کے لیے بیٹھتے تو دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے آپ ﷺ کی نگاہ اشارے سے آگے نہیں بڑھتی تھی۔

دعائے استفتاح

(۶۸۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نیت باندھ کر قرأت سے پہلے

هُنَيْهَةً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، فَقُلْت يا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وأُمِّي أَرَأَيْتَ سُكُوتَكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ والْقِرَاءَةِ ما تَقُولُ قالَ: أَقُولُ «اللَّهُمَّ باعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كما بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ والمَغْرِبِ اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كما يُنَقَّى الثَّوْبُ الأبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللَّهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بالثَّلْجِ وَالْماءِ والْبَرَدِ». رَوَاهُ الجماعَةُ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ.

٢/٦٨٣ ـ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ إذَا قامَ إلى الصلاةِ قالَ وَجَّهت وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ والأرْضَ حَنِيفاً مُسْلِماً وَما أنا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إنَّ صَلاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَماتِي للهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لا شَرِيكَ لهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْت وَأَنا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنتَ الْمَلِكُ لا إِلَهَ إلاَّ أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي، وَأَنا عَبْدُكَ ظَلَمْت نَفْسِي، وَاعْتَرَفْت بِذَنْبِي فاغْفِر لِي ذُنُوبِي جَمِيعاً لا يَغْفِر الذُّنُوبَ إلاَّ أَنْتَ وَاهْدِنِي لأَحْسَنِ الأخْلاقِ لا يَهْدِي لأحْسَنِها إلاَّ أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَها لا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَها إلاَّ أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ في يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إلَيْكَ أنا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إلَيْكَ، وَإِذَا رَكَعَ قالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْت خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وبَصَرِي ومُخِّي وعَظْمِي وَعَصَبِي، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قالَ اللَّهُمَّ رَبَّنا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الأرْضِ، ومِلْءَ ما بَيْنَهُما، وَمِلْءَ ما شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، وَإِذَا سَجَدَ قالَ: اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وشَقَّ سَمْعَهُ، وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الخَالِقِينَ، ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ ما يقولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ والتَّسليمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ما قَدَّمْت وَما أَخَّرْتُ، وَما أَسْرَرْتُ، وَما أَعْلَنْتُ، وما أَسْرَفْتُ، وما أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لا إِلَهَ إلاَّ أَنْتَ. رَوَاهُ أحمدُ وَمُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

٣/٦٨٤ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ النَّبيُّ ﷺ إذَا اسْتَفْتَحَ الصلاةَ قالَ: «سُبْحانَكَ اللَّهُمَّ، وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلا إِلَهَ غَيْرُكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارَقُطْنِيُّ مِثْلُهُ مِنْ رِوايَةِ أَنَسٍ، وَلِلْخَمْسَةِ مِثْلُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ، وأَخْرَجَ مسْلِمٌ في صَحِيحِهِ أَنَّ عُمَرَ كانَ يَجْهَرُ بِهٰؤلاءِ الْكَلِماتِ: يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ، وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وتَعَالَى جَدُّكَ، وَلا إِلَهَ غَيْرُكَ. وَرَوَى سَعِيدُ بنُ مَنْصُورٍ في سُنَنِهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِيقِ أنهُ كانَ يَسْتَفْتِحُ بذٰلِكَ، وَكَذٰلِكَ رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ عَنْ عُثْمانَ بْنِ عَفَّانَ وابْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وقالَ الأسْوَدُ: كانَ عُمَرُ إذا افْتَتَحَ الصلاةَ قالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتبارَكَ اسْمُكَ، وتَعَالَى جَدُّكَ، وَلا إِلَهَ غَيْرُكَ. يُسْمِعُنا ذٰلِكَ وَيُعَلِّمنا. رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

تھوڑی سی دیر خاموش رہتے۔ میں نے پوچھا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، آپ ﷺ اس خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا یہ پڑھتا ہوں، اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری ڈال دے جتنی دوری تو نے مشرق ومغرب میں رکھی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے سفید کپڑے کی طرح پاک وصاف فرمادے۔ اے اللہ! میرے گناہ برف سے پانی سے اور اولوں سے دھودے۔

(۶۸۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ میں نے یکسو اور فرمانبردار بن کر اپنا رُخ اس ذاتِ اقدس کی طرف پھیر دیا جو آسمان وزمین کا پیدا کرنے والا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور جس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا مجھے حکم ہے اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو شہنشاہ ہے تیرے سوا کوئی حقدار عبادت نہیں تو میرا آقا ہے اور میں تیرا غلام ہوں میں نے اپنے اوپر ستم توڑے ہیں اور مجھے اپنے گناہوں کا اقرار ہے۔ اے اللہ میرے تمام گناہ بخش دے تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کرسکتا۔ مجھے بہترین اخلاق کی رہنمائی فرما تو ہی بہترین اخلاق کی رہنمائی فرما سکتا ہے۔ مجھ سے بری عادتیں چھڑا دے بس تو ہی بری عادتیں چھڑا سکتا ہے۔ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں تیرے دین کی پیروی کرنے والا ہوں۔ ہر طرح کی بھلائی تیرے قبضے میں ہے اور برائی کی نسبت تیری طرف نہیں کی جاسکتی۔ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور تیرا ہوں اور نیک کاموں کی توفیق بھی تیرے ہی اختیار میں ہے تو برکت وبلندی والا ہے۔ میں معافی کا خواستگار ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ رکوع میں یہ دعا مانگتے۔ اے اللہ! میں تیرے ہی آگے جھکا۔ میں تجھ ہی پر ایمان لایا ہوں میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں اور تیرے ہی آگے میرے (اعضاء) کان، آنکھیں، دماغ، ہڈیاں اور رگ پٹھے جھکے ہوئے ہیں۔ رکوع سے سر اٹھاتے تو یہ دعا مانگتے۔ اے اللہ! اے ہمارے آقا تیرے ہی لیے تمام آسمان وزمین بھر کر اور ان کی تمام درمیانی چیزیں بھر کر اور اخیر میں جسے تو چاہے اسے بھر کر تعریفیں ہیں اور سجدے میں یہ دعا مانگتے۔ اے اللہ! میں نے صرف تجھے سجدہ کیا میرا تجھی پر ایمان ہے اور میں تیرا ہی فرمانبردار ہوں۔ میری پیشانی اسی کے آگے جھکی ہے جس نے اسے پیدا کیا، جس نے (خوبصورت) چہرہ بنایا اور اس میں کان اور آنکھیں جڑیں اللہ برکت والا ہے، جو بہترین خالق ہے۔ پھر تشہد وسلام کے درمیان پچھلے کلمے جو آپ ﷺ فرماتے تھے۔ وہ یہ ہوتے تھے۔ اے اللہ! میرے اگلے پچھلے اور چھپے کھلے تمام گناہ، زیادتیاں اور وہ قصور جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرمادے بلاشبہ تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے ہٹا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۶۸۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو پڑھتے۔ اے اللہ! تو پاک ہے میں تیری تعریفوں کے ساتھ تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں تیرا نام برکت والا ہے۔ تیری شان بہت اونچی ہے اور تیرے سوا کوئی حق دار عبادت نہیں۔ دار قطنی اس کو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور احمد میں حضرت ابوسعید کی حدیث اسی طرح ہے۔ صحیح مسلم میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ کلمات سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ الخ زور سے پڑھا کرتے تھے۔ سعید نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی انہی کلموں سے نماز شروع کیا کرتے تھے۔ دار قطنی نے اسی طرح حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔ ابن منذر نے بھی اسی طرح حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ حضرت اسود رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تو تعلیم کی غرض سے ہمیں سنانے کے لیے یہ کلمے زور سے پڑھا کرتے تھے۔

واختيار هؤلاء - يعني الصحابة الذين ذكرهم بهذا الاستفتاح - وجَهرُ عمر به أحياناً بمحضر من الصحابة ليتعلمه الناس، مع أن السنة إخفاؤه، يدل على أنه الأفضل، وأنه الذي كان النبي ﷺ يداوم عليه غالباً. وإن استفتح بما رواه علي أو أبو هريرة فحسن، لصحة الرواية.

٧ - باب التعوذ بالقراءة

١/٦٨٥ - وَعَنْ أبي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النبيِّ ﷺ أنهُ كانَ إذَا قامَ إلى الصلاةِ استَفْتَحَ ثمَّ يَقُولُ: «أعُوذُ باللَّهِ السَّمِيعِ العَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ ونَفْثِهِ». رَواهُ أحمَدُ والتِّرْمِذِيُّ، وقالَ ابنُ الْمُنْذِرِ جاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أنهُ كانَ يَقُولُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ: «أَعُوذُ باللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ»، وقالَ الأسْودُ: رَأيْت عُمَرَ حِينَ يَفْتَتِحُ الصلاةَ يقُولُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وبحمْدِكَ، وتَبَارَكَ اسْمُكَ، وتَعَالَى جدُّكَ، وَلا إلٰهَ غَيْرُكَ، ثمَّ يَتَعَوَّذُ. رواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

٨ - باب ما جاء في بسم الله الرحمن الرحيم

١/٦٨٦ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ: قالَ: صَلَّيت مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وعُثمانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أحَداً منهمْ يَقْرأُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. رَواهُ أحْمدُ ومُسْلِمٌ، وفي لَفْظٍ: صَلَّيت خَلْفَ النبيِّ ﷺ وخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وعُمَرَ وَعُثْمانَ فكانُوا لا يَجْهَرُونَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. رواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ بإسنادٍ على شَرْطِ الصَّحِيحِ، وَلأحمدَ ومُسْلِمٍ: صَلَّيت خَلْفَ النبيِّ ﷺ وأَبِي بَكْرٍ وعُمَر وعُثْمانَ وكانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بالحَمْد لله رَبِّ الْعَالَمِينَ لا يَذْكُرُونَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ في أوَّلِ قِرَاءَةٍ وَلا في آخِرِها، ولِعَبْدِ اللَّهِ بنِ أحْمدَ في مُسْنَدِ أبِيهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قتادَةَ عَنْ أَنَسٍ قالَ: صَلَّيت خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وخلفَ أَبِي بَكْرٍ وعمَرَ وعُثمانَ فلمْ يكُونُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، قالَ شُعْبَةُ فقُلْت لقَتَادَةَ أَنْتَ سَمِعْتهُ مِنْ أنس؟ قالَ نَعَمْ نَحْنُ سألْنَاهُ عنْهُ، ولِلنَّسائِيِّ عَنْ منْصُورِ بْنِ زَاذانَ عَنْ أنَس قالَ: صلَّى بِنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُسْمِعنا قِرَاءَةَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وصلَّى بِنا أبُو بَكْرٍ وعمَرُ فلَمْ نَسْمَعْها منْهُما.

٢/٦٨٧ - وَعَنْ ابن عَبدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قالَ سَمِعَني أبِي وَأَنا أَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فقالَ يا بُنَيْ إيَّاكَ والْحَدَثَ قالَ ولَمْ أرَ مِنْ أصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلاً كانَ أبْغَضَ إلَيهِ حَدَثاً في الإسلام منْهُ فإنِّي صَلَّيت مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمع أبِي بَكْرٍ وَمعَ عمَرَ وَمَعَ عُثْمانَ فلمْ أَسْمَعْ أحَداً مِنهُمْ يقُولُها فَلا تَقُلْها إذَا أنْتَ قَرَأْتَ فَقُلِ الحَمْدُ لله رَبِّ العَالَمِينَ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ أبا دَاوُدَ.

فقہ الحدیث: ان صحابہ رضی اللہ عنہم کا نماز کے شروع میں اس دعا کو اختیار کرنا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے مجمع میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زور سے پڑھنا تاکہ لوگ اسے سیکھ لیں اور یاد کر لیں حالانکہ سنت آہستہ آہستہ پڑھنا ہے، بتا رہا ہے کہ افضل یہی دعا ہے اور یہی وہ دعا ہے جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر عمل پیرا رہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیثیں بھی صحیح ہیں اور ان کی دعائیں بھی شروع نماز میں پڑھنی سنت ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ جو دعائے استفتاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ترین طریق سے ثابت ہو جائے وہی افضل ہے۔ اس مسئلہ میں صحیح ترین حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ والی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ والی حدیثوں میں کلام ہے بلکہ ابن خزیمہ میں ہے کہ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ سے نماز شروع کرنے کی میرے علم میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ کی حدیثوں میں سب سے بہتر حدیث ابوسعید والی ہے لیکن ہمیں کوئی ایسا شخص معلوم نہیں جس نے اس حدیث پر علیٰ وجہہ عمل کیا ہو (ابن خزیمہ)۔

قراءت سے پہلے تعوّذ

حق تعالیٰ نے فرمایا جب تم قرآن پڑھو تو راندے گئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

(۶۸۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو دعائے استفتاح پڑھ کر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ من هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ پڑھتے یعنی میں دھتکارے گئے شیطان سے اس کے ہر قسم کے وسوسوں سے اور اس کے غرور سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔ ابن منذر نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہے کہ آپ قرأت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھا کرتے تھے۔ حضرت اسود نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ نماز کے شروع میں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ پڑھ کر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے) پڑھتے تھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ کے بعد بسم اللہ بھی پڑھی جائے

(۶۸۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی کسی کو بھی بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یوں بھی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی وہ بسم اللہ زور سے نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احمد اور مسلم میں ہے کہ یہ سب اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سے قراءت شروع کرتے تھے اور بِسْمِ اللّٰهِ سے نہ قراءت کی ابتدا کرتے اور نہ انتہا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی وہ سب بسم اللہ سے قراءت شروع نہیں کرتے تھے۔

امام شعبہ رحمہ اللہ نے فرمایا میں نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے پوچھا کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی ہے فرمایا ہاں ہم نے ان سے یہ حدیث پوچھی تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بِسْمِ اللّٰهِ نہیں سنی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی نماز پڑھائی ان سے بھی نہیں سنی۔

(۶۸۷) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے فرمایا میرے باپ نے مجھ سے (قراءت سے پہلے) بِسْمِ اللّٰهِ سن کر فرمایا بیٹا بدعت سے بچو میں نے کسی صحابی کو کسی اور بدعت سے اتنا بیزار نہیں پایا، جس قدر وہ اس بدعت سے بیزار تھے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی کسی کو بھی بِسْمِ اللّٰهِ پڑھتے نہیں سنا۔ تم بھی نہ پڑھو اور قراءت اَلْحَمْدُ سے شروع کرو۔

ومعنى قوله: «لا تقلها» وقوله: «لا يقرؤونها» أو «لا يذكرونها ولا يستفتحون بها» أي جهراً، بدليل قوله في رواية تقدمت: «ولا يجهرون بها» وذلك يدل على قراءتهم لها سراً.

٣/٦٨٨ ـ وَعَنْ قَتَادَةَ قالَ: سئلَ أَنَسٌ كَيْفَ كانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ فقالَ كانَتْ مَدّاً ثمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللَّهِ، وَيَمُدُّ بالرَّحْمٰنِ وَيَمُدُّ بالرَّحِيمِ. رواهُ البُخارِيُّ.

٤/٦٨٩ ـ وَرَوى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أمّ سَلَمَةَ أنها سُئِلَتْ عَنْ قِرَاءَة رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالَتْ كانَ يُقطِّعُ قِراءَتَهُ آيَةً آيَةً: ﴿بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝١ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ۝٢ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ ۝٣ مَٰلِكِ يَوْمِ ٱلدِّينِ ۝٤﴾ [الفاتحة: ١ـ٤]. رواهُ أحمدُ وأبُو داوُد.

٩ ـ باب في البسملة هل هي من الفاتحة وأوائل السور أم لا

١/٦٩٠ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صلاةً لَمْ يقْرَأ فِيها بِفَاتِحَةِ الكِتابِ فَهِيَ خِدَاجٌ يَقُولُها ثَلاثاً، فَقِيلَ لأبي هُرَيْرَةَ إنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الإمامِ، فقالَ اقْرَأ بِها في نَفْسِكَ فإنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَسَمْت الصلاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي بِنِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِي ما سَأَلَ، فإذَا قالَ العَبْدُ الحَمْدُ لله رَبِّ العَالَمِينَ قالَ اللَّهُ حَمِدَنِي عَبْدِي. فَإِذَا قالَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم، قالَ اللَّهُ أثْنى عَليَّ عَبْدِي، فإذَا قالَ مالِكِ يَوم الدِّينِ، قالَ مَجَّدَنِي عَبْدِي، وقالَ مَرَّةً فَوَّضَ إليَّ عَبْدِي، وَإذَا قالَ إيَّاكَ نَعْبُدُ وَإيَّاكَ نَسْتَعِينُ، قالَ هٰذَا بَيني وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي ما سَأَلَ، فإذَا قالَ اهدِنا الصِّرَاطَ المُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنعَمْتَ عَلَيْهِمْ غيرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ولا الضَّالِّينَ، قالَ هٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي ما سَأَلَ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ البُخاريَّ وابْنُ ماجَه.

٢/٦٩١ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ أنهُ قالَ: «إنَّ سُورَةً مِنَ القُرْآنِ ثَلاثُونَ آيَةً شفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتى غُفِرَ لهُ وهِيَ: تَبارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ المُلْكُ». رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ والتِّرْمِذِيُّ.

٣/٦٩٢ ـ وعَنْ أنَسٍ قالَ بَيْنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوم بَيْنَ أظْهُرِنا في المَسْجِدِ إذْ أغْفَى إغْفَاءَةً، ثمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّماً. فَقُلْنا لهُ ما أضْحَكَكَ يا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ فقالَ نَزَلَتْ عَليَّ آنِفاً سُورَةٌ فَقَرأَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: ﴿إِنَّآ أَعْطَيْنَٰكَ ٱلْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَٱنْحَرْ ۝٢ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ ٱلْأَبْتَرُ ۝٣﴾ [الكوثر: ١ ـ ٣]. ثمَّ قالَ أتَدْرُونَ ما الكَوْثَرُ؟ قال وذَكَرَ الحَدِيثَ. رَواهُ أحمَدُ ومُسلِمٌ والنَّسائيُّ.

فقہ الحدیث: روایت کے یہ الفاظ، اس کو نہ پڑھا اور وہ اس کو نہیں پڑھتے تھے۔ یا ''وہ اس کا ذکر نہیں کرتے تھے'' یا ''وہ اس سے شروع نہیں کرتے تھے'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ اونچی آواز سے نہیں پڑھتے تھے اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو گزر چکی ہے۔ جس میں ہے کہ وہ بِسْمِ اللّٰہ کو اونچی آواز میں نہیں پڑھتے تھے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ بِسْمِ اللّٰہ آہستہ پڑھتے تھے۔

(۶۸۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ کی قراءت کیسی تھی؟ فرمایا مدوالی یعنی لمبی تھی۔ پھر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی، بِسْمِ اللّٰہِ کو، الرَّحْمٰنِ کو اور الرَّحِیْمِ کو لمبا کر کے پڑھا۔

(۶۸۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کی قراءت نقل کر کے بتائی کہ آپ ﷺ آیت آیت پر وقف کیا کرتے تھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔

کیا بسم اللہ، فاتحہ اور دیگر سورتوں کی آیت ہے یا نہیں؟

(۶۹۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی تو ایسی نماز ناقص ہے (تین بار فرمایا) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا ہم امام کے پیچھے بھی ہوتے ہیں (کیا پھر بھی نماز میں پڑھیں؟) فرمایا دل میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا بانٹ دیا ہے۔ میرے بندے کے واسطے وہ ہے جو اس نے مانگا۔ جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو اللہ پاک فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی۔ پھر جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے تو فرماتا ہے میرے بندے نے میرے جلال و جمال دونوں صفات کو بیان کیا۔ پھر جب وہ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کہتا ہے تو فرماتا ہے میرے بندے نے میری عظمت بیان کی یا اس نے میرا کام مجھے سونپ دیا۔ پھر جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے تو فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔ میرے بندے نے جو کچھ مانگا ہے وہ اسے ملے گا، پھر جب اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کہتا ہے تو فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لیے ہے اور جو کچھ اس نے مانگا ہے وہ اسے ملے گا۔

(۶۹۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا قرآن کی ۳۰ آیتوں والی سورت نے ایک آدمی کی یہاں تک سفارش کی کہ اسے بخش دیا گیا۔ وہ سورت سورۂ ملک ہے۔

فقہ الحدیث: شمار کنندگان کا اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ اس کی بسم اللہ کے بغیر تیس آیتیں ہیں۔

(۶۹۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک دن رسول اللہ ﷺ مسجد میں ہمارے درمیان تشریف فرما تھے۔ اتنے میں آپ ﷺ کی آنکھ جھپک گئی۔ پھر آپ ﷺ نے مسکرا کر سر اٹھایا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہنسنے کی کیا بات ہے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورۃ اتری ہے، پھر آپ ﷺ نے بسم اللہ پڑھ کر سورت پڑھی۔ اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ''ہم نے آپ ﷺ کو خیر کثیر سے نوازا۔ آپ ﷺ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں اور قربانی کریں یقیناً آپ ﷺ کا دشمن ہی بے اولاد ہے۔'' پھر فرمایا جانتے ہو کوثر کیا ہے؟ (آخر حدیث تک)

٦٩٣/ ٤ ـ وعَنْ ابْنِ عباسٍ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لا يَعْرِفُ فَصْلَ السُورَةِ حَتَّى يَنْزِلَ عَلَيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. رَواهُ أبو دَاوُدَ.

١٠ ـ باب وجوب قراءة الفاتحة

٦٩٤/ ١ ـ عَنْ عُبادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا صلاةَ لمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. رواهُ الجَماعةُ، وفي لَفْظٍ: لا تُجْزِىءُ صلاةٌ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفاتِحَةِ الْكِتَابِ، رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وقالَ إسْنادُهُ صَحيحٌ.

٦٩٥/ ٢ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى صلاةً لَمْ يَقرأْ فِيها بأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ. رَواهُ أحْمَدُ وابْنُ ماجَه وَقدْ سَبَقَ مِثْلُهُ مِنْ حَدِيثِ أبِي هُرَيْرَةَ.

٦٩٦/ ٣ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ أمَرَهُ أنْ يَخْرُجَ فَيُنادِيَ لا صلاةَ إلاَّ بِقِراءَةِ فاتِحَةِ الْكِتَابِ فَما زَادَ. رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاوُدَ.

١١ ـ باب ما جاء في قراءة المأموم وإنصاته إذا سمع إمامه

٦٩٧/ ١ ـ عَنْ أبِي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: «إنَّما جُعِلَ الإمامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فإذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإذَا قَرَأَ فأنْصِتُوا». رَواهُ الخَمْسةُ إلاَّ التِرمِذِي، وقالَ مُسْلِمٌ هُوَ صَحِيحٌ.

٦٩٨/ ٢ ـ وعَنْ أبِي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلاةٍ جَهَرَ فِيها بالْقِرَاءَةِ فقالَ هَلْ قَرَأَ مَعِي أحدٌ مِنْكُمْ آنِفاً؟ فقالَ رَجُلٌ نَعَمْ يا رَسُولَ اللَّهِ، قالَ فإنِّي أقُولُ ما لِي أُنازَعُ الْقُرْآنَ؟ قالَ فانْتَهَىٰ النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيما يَجْهَرُ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الصَّلَوَاتِ بالْقِرَاءَةِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ والنَّسائيُّ والتِّرْمِذِيُّ، وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٦٩٩/ ٣ ـ وعَنْ عُبَادَةَ قالَ: صلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّبحَ فَثَقُلَتْ عَليهِ الْقِرَاءَةُ فلمَّا انصَرفَ، قالَ إنِّي أرَاكُمْ تَقرَأُونَ وَرَاءَ إمامِكُمْ، قالَ قُلْنا يا رَسُولَ اللَّهِ إي وَاللَّهِ، قالَ لا تَفْعَلُوا إلاَّ بِأُمِّ الْقُرآنِ فإنَّهُ لا صَلاةَ لِمنْ لَمْ يَقرأ بِها. رَواهُ أبو دَاوُدَ والتِّرْمِذِيُّ. وفي لَفْظٍ: فَلا تَقرَأوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إذَا جَهَرْت بِهِ إلاَّ بأُمِّ الْقُرْآنِ. رَواهُ أبُو داود والنسائيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ، وقالَ كُلُّهُمْ ثِقاتٌ.

٧٠٠/ ٤ ـ وَعَنْ عُبادَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ لا يَقرَأَنَّ أحَدٌ مِنْكُمْ شَيئاً مِنَ الْقُرْآنِ إذَا جَهَرْت بالْقِرَاءَةِ إلاَّ بأُمِّ الْقُرْآنِ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وقالَ رِجالُهُ كُلُّهُمْ ثِقاتٌ.

(۶۹۳) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسورتوں میں امتیاز بسم اللہ کے اترنے سے کیا کرتے تھے۔

نماز میں فاتحہ پڑھنا ضروری ہے

(۶۹۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی۔ ایک لفظ میں ہے اس کی نماز کافی نہیں جس نے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی۔

(۶۹۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا جس نے ایسی نماز پڑھی جس میں سورۂ فاتحہ نہیں ہے تو وہ نماز ناقص ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل ایک حدیث گزر چکی ہے۔

(۶۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا نماز سورہ فاتحہ پڑھنے کے بغیر نہیں ہوتی اور کچھ زیادہ بھی۔

جہری نمازوں میں مقتدی خاموش رہے یا وہ بھی پڑھے

(۶۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام پیروی کیے جانے کے واسطے ہے جب وہ اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرو جب وہ قرأت کرے تو خاموش رہو۔

فقہ الحدیث: اس حدیث میں وَاِذَا قَرَأَ فَانْصِتُوْا کی زیادتی غیر محفوظ ہے اور راوی کا وہم ہے جیسا کہ ابوداؤد اور دارقطنی وغیرہ نے کہا ہے۔ مسلم نے اگرچہ اس زیادتی کو وہم نہیں بتایا کیونکہ سلیمان ثقہ ہیں مگر یہ علاوہ تمام حفاظ کے اس زیادتی میں تنہا ہیں معلوم ہوتا ہے کہ انہیں بھی وہم ہو گیا ہے (از مترجم)۔

(۶۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زور سے قرأت کی تھی۔ پھر فرمایا کیا کسی نے میرے ساتھ ساتھ قراءت کی ہے؟ ایک شخص بولا ہاں یارسول اللہ! فرمایا میں یہی تو سوچ رہا تھا کہ آخر کیا بات ہے میں قرآن سے کیوں کھینچا جا رہا ہوں۔ اس پر لوگ جہری نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ قراءت سے رک گئے۔

(۶۹۹) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قراءت بھاری ہو گئی۔ فارغ ہو کر فرمایا میرے خیال میں تم امام کے پیچھے پڑھتے ہو۔ ہم نے کہا یارسول اللہ! ہاں اللہ کی قسم، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاتحہ کے سوا کچھ نہ پڑھو کیونکہ اس کی نماز نہیں جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی۔ یہ الفاظ بھی ہیں جب میں بلند آواز میں قرآن پڑھوں تو تم سورۂ فاتحہ کے سوا قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھو۔

فقہ الحدیث: دارقطنی نے فرمایا اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

(۷۰۰) حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میں بلند آواز سے پڑھوں تو کوئی بجز سورۂ فاتحہ کے قرآن میں سے کچھ بھی نہ پڑھے۔

فقہ الحدیث: امام دارقطنی نے فرمایا کہ اس حدیث کے راوی سب ثقہ ہیں۔

٧٠١/ ٥ ـ وَرَوَى عبْدُ اللّهِ بن شَدّادٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: «مَنْ كانَ لهُ إمامٌ فَقِرَاءَةُ الإمامِ لهُ قِراءَةٌ». رواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ، وقَدْ رُوِيَ مُسْنداً مِنْ طُرُق كُلُّها ضِعافٌ، والصَّحيحُ أنهُ مُرْسَل.

٧٠٢/ ٦ ـ وعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أنَّ النبيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهرَ فَجَعَلَ رَجُل يَقْرأُ خَلْفَهُ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأعْلَى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قالَ أيُّكُمْ قَرَأَ أو أيُّكُمُ القارِىءُ؟ فقالَ الرَّجُلُ أنا، فقالَ لَقَدْ ظَنَنْت أنَّ بَعْضَكُمْ خالَجَنِيها. مُتَّفقٌ عليهِ.

١٢ ـ باب التأمين والجهر به مع القراءة

٧٠٣/ ١ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: «إذَا أَمَّنَ الإمامُ فأمِّنُوا، فإنَّ مَنْ وَافَقَ تَأمِينُهُ تَأمِينَ المَلائِكَةِ غُفِرَ لهُ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». وقالَ ابْنُ شِهابٍ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يَقُولُ آمينَ. رواهُ الجَماعَةُ، إلاَّ أنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ قَولَ ابْنِ شِهابٍ وفي روايَةٍ: إذَا قالَ الإمامُ «غَيْرِ المَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ولا الضَّالِّينَ»، فقُولُوا آمينْ، فإنَّ المَلائكَةَ تَقُولُ آمينَ، وإنَّ الإمامَ يَقُولُ آمينَ، فَمَنْ وافَقَ تأمِينُهُ تأمينَ المَلائِكَةِ غُفرَ لهُ ما تَقَدمَ منْ ذَنْبِهِ. رواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ.

٧٠٤/ ٢ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: كانَ رسُول اللّهِ ﷺ إذَا تَلا «غيْرِ المَغْضُوبِ عليهِمْ ولا الضَّالِّينَ»، قالَ آمين، حَتى يسْمعَ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الأوَّلِ. رواهُ أبُو دَاودَ وابْنُ ماجه وقالَ: حَتى يَسْمَعَها أهلُ الصَّفِّ الأوَّلِ فَيَرْتَجّ بِها المَسْجِدُ.

٧٠٥/ ٣ ـ وعَنْ وائِلِ بنِ حُجْرٍ قالَ: سمِعْت النَّبِيَّ ﷺ قرأَ غَيْرِ المَغْضُوبِ عليْهِمْ ولا الضَّالِّينَ، فقالَ آمينَ يَمُدُّ بِها صَوتَهُ. رَواهُ أحمدُ وأبُو داوُد والتِّرمِذِي

١٣ ـ باب حكم من لم يحسن فرض القراءة

٧٠٦/ ١ ـ عَنْ رِفاعَة بْنِ رَافِعٍ أنَّ رَسولَ اللّهِ ﷺ عَلَّمَ رَجُلاً الصلاةَ فقالَ: «إنْ كانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فاقْرَأْ وَإلاَّ فاحْمِدِ اللّهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثمَّ ارْكَعْ». رَواهُ أبُو دَاوُدَ والتِّرْمِذِيّ.

٧٠٧/ ٢ ـ وعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ أبي أوفَى قالَ: جاءَ رجُلٌ إلى النبيِّ ﷺ فقالَ: إنِّي لا أَسْتَطِيعُ أنْ آخُذَ شَيْئاً مِنَ القُرْآنِ فَعَلِّمْنِي ما يُجْزِئُنِي، قالَ قُلْ: «سُبْحَانَ اللّهِ، والحَمْدُ لِلّهِ، وَلا إلٰهَ إلاَّ اللّهُ، وَاللّهُ أكْبَرُ، وَلا حَولَ وَلا قُوَّةَ إلاَّ باللّهِ». رَواهُ أحْمدُ وأبُو دَاوُد والنَّسائيُّ والدَّارَقُطْنِيُّ. ولَفظُهُ فقالَ: إنِّي لا أَسْتَطِيعُ أنْ أتَعَلَّمَ القُرْآنَ فَعَلِّمْنِي ما يُجْزِئُنِي في صلاتِي. فَذَكَرَهُ.

(۷۰۱) حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے جس کا امام ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔

فقہ الحدیث: اس حدیث کو دارقطنی کئی سندوں سے لائے ہیں مگر سب ضعیف ہیں، اصل میں یہ حدیث مرسل ہے۔

(۷۰۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی۔ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى الخ پڑھنے لگا، نماز سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس نے پڑھا یا کون پڑھ رہا تھا؟ پڑھنے والے نے کہا میں (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے گمان ہوا تھا کہ کسی نے میری قراءت میں خلل ڈال دیا ہے۔

فقہ الحدیث: اس سے سری نماز میں امام کے پیچھے بلند آواز میں قراءت کی ممانعت ثابت ہوئی۔ آہستہ پڑھ لینی چاہیے۔ (از مترجم)

جہری نماز میں زور سے آمین کہنا

(۷۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگئی اس کے پہلے گناہ بخش دیے گئے۔ ابن شہاب رحمہ اللہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے مگر ترمذی میں ابن شہاب کا یہ قول نہیں ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو کیونکہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے پھر جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے موافق ہوگئی اس کے پہلے گناہ بخش دیے گئے۔

(۷۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ پڑھتے تو اتنی بلند آواز سے آمین کہتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل پہلی صف والے سن لیتے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہاں تک کہ اسے پہلی صف والے سن لیتے اور اس سے مسجد گونج جاتی۔

(۷۰۵) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ پڑھ کر آمین کہی اور بلند آواز میں کہی۔

جسے فرض قراءت یاد نہ ہو وہ کیا کرے؟

(۷۰۶) حضرت رفاعۃ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز سکھلائی فرمایا اگر تمہیں قرآن یاد ہو تو اسے پڑھو ورنہ (یاد ہونے تک) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھ لو پھر رکوع کرو۔

(۷۰۷) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگا مجھے ذرا سا قرآن بھی یاد نہیں ہوتا چند ایسے کلمے سکھا دیجیے جو مجھے کافی ہوں، فرمایا پڑھو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ دارقطنی کے الفاظ یہ ہیں کہ اس نے عرض کی میں قرآن نہیں سیکھ سکتا مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجیے جو نماز میں کافی ہو۔

١٤ ـ باب قراءة السورة بعد الفاتحة في الأوليين وهل تسن قراءتها في الأخريين أم لا

١/٧٠٨ ـ عَنْ أبي قَتَادَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يَقْرَأُ في الظُّهرِ في الأولَيَيْنِ بِأُمِّ الكتابِ وَسُورَتَيْنِ، وفي الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الكِتابِ، وَيُسْمِعُنا الآيَةَ أحياناً، وَيُطَوِّلُ في الرَّكْعَةِ الأولَى ما لا يُطِيلُ في الثَّانِيةِ، وهٰكَذا في العَصْرِ، وهٰكَذا في الصُّبحِ. مُتَّفَقٌ عَليهِ، ورَواهُ أبُو دَاوُدَ وَزَادَ قالَ: فَظَنَنَّا أنهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ أنْ يُدْرِكَ النَّاسُ الرَّكْعَةَ الأولى.

٢/٧٠٩ ـ وَعَنْ جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قالَ: قالَ عمَرُ لِسَعْدٍ: لَقَدْ شَكَوكَ في كُلِّ شَيْءٍ حتى الصلاةِ، قالَ أمَّا أنا فأَمُدُّ في الأُولَيَيْنِ وأَحْذِفُ في الأُخْرَيَيْنِ وَلا آلُو ما اقْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ صلاةِ رسولِ اللّهِ ﷺ قالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ الظَّنُّ بِكَ أو ظَنِّي بِكَ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٣/٧١٠ ـ وَعَنْ أبي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يَقْرَأُ في صلاةِ الظُّهرِ في الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ في كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلاثِينَ آيَةً. وفي الأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ قِراءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً أو قالَ نِصْفَ ذٰلِكَ وفي العَصْرِ في الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ في كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِراءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً وفي الأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ.

١٥ ـ باب قراءة سورتين في كل ركعة وقراءة بعض سورة وتنكيس السور في ترتيبها وجواز تكريرها

١/٧١١ ـ عَنْ أَنَسٍ قالَ كانَ رَجُلٌ مِنَ الأنْصارِ يَؤُمُّهُمْ في مَسْجِدِ قُبا فكانَ كُلَّما افتَتَحَ سُورَةً يَقْرَأُ بِها لَهُمْ في الصلاةِ مِمَّا يَقْرَأُ بِهِ افْتَتَحَ بِقُلْ هُو اللّهُ أحَدٌ حتى يَفْرُغَ مِنْها ثم يَقْرَأُ سُورَةً أُخْرَى مَعَها فكانَ يَصْنَعُ ذلك في كُل رَكْعَةٍ فلمَّا أتَاهمْ النبيُّ ﷺ أخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فقالَ وَما يَحْمِلُكَ على لزوم هٰذِهِ السُّورَةِ في كُلِّ رَكْعَةٍ قالَ إنِّي أُحِبُّها قالَ حُبُّكَ إيَّاها أدْخَلَكَ الْجَنَّةَ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ وَأَخْرَجهُ البُخاريُّ تَعْليقاً.

٢/٧١٢ ـ وَعَنْ حذَيْفَةَ قالَ: صَلَّيْت مَعَ النَّبيِّ ﷺ ذاتَ لَيْلَةٍ فافْتَتَحَ البَقَرَةَ، فَقُلْت يَرْكَعُ عِنْدَ الْمائدةِ ثمَّ مَضىٰ، فقُلْت يُصَلِّي بِها في رَكْعَة فَمَضَىٰ، فَقُلْت يَرْكَعُ بِها فَمَضَىٰ ثمَّ افْتَتَحَ النِّساءَ فَقَرَأَها ثمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَها مُتَرَسِّلاً إذَا مَرَّ بآيَةٍ فِيها تَسْبِيحٌ سَبَّحَ وَإذَا مَرَّ بِسُؤالٍ سألَ وَإذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ ثمَّ رَكَعَ فَجَعَلَ يَقُولُ سُبْحانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وكانَ رُكُوعُهُ نَحْواً مِنْ قِيَامِهِ. ثمَّ قالَ سَمِعَ اللّهُ لِمَنْ حَمِده رَبَّنا لَكَ الْحَمْدُ ثمَّ قامَ قِياماً طَوِيلاً قَرِيباً مِمَّا رَكَعَ ثمَّ سَجَدَ فقالَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الأعْلَى فكانَ سُجُودُهُ قَرِيباً منْ قِيَامِهِ رَواهُ أحْمدُ ومُسلمٌ والنَّسائيُّ.

پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے کا حکم

(۷۰۸) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے علاوہ دو سورتیں اور پڑھا کرتے تھے اور پچھلی دو رکعتوں میں صرف فاتحہ اور کبھی کبھی کوئی آیت بلند آواز میں پڑھتے تو ہم سن لیا کرتے تھے پہلی رکعت اتنی لمبی کرتے جتنی دوسری رکعت لمبی نہیں کرتے تھے۔ اسی طرح عصر و صبح کی نماز میں پڑھتے تھے۔ امام ابوداؤد نے یہ روایت کی ہے جس میں اتنا زیادہ ہے کہ ہمارا گمان تھا کہ شاید پہلی رکعت لمبی کرنے سے آپ ﷺ کی غرض یہ ہے کہ لوگ پہلی رکعت میں شامل ہو جائیں۔

(۷۰۹) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہا لوگ تمہاری ایک ایک بات کی یہاں تک کہ نماز کی بھی شکایت کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں پہلی دو رکعتیں لمبی کرتا ہوں اور پچھلی رکعتوں میں سورتیں چھوڑ دیتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے جیسے نماز پڑھی ہے اس میں کمی نہیں کرتا۔ فرمایا تم سچ کہتے ہو تمہارے متعلق میرا بھی یہی خیال ہے۔

(۷۱۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں بقدر تیس آیتوں کے پڑھتے تھے اور پچھلی رکعتوں میں سے ہر رکعت میں بقدر پندرہ آیتوں کے یا آپ نے یہ فرمایا کہ پہلی رکعتوں سے آدھا پڑھتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعتوں کی ہر رکعت میں بقدر پندرہ آیتوں کے اور پچھلی دو رکعتوں کی ہر رکعت میں پہلی ہر رکعت سے آدھا پڑھتے تھے۔

ایک رکعت میں دو سورتیں یا سورت کا کچھ حصہ پڑھنا یا بلا ترتیب سورتیں یا ایک سورت کو مکرر پڑھنا

(۷۱۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مسجد قبا میں ایک انصاری آدمی امام تھا وہ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت پڑھتا تو اس کے ساتھ سورۂ اخلاص بھی ضرور پڑھتا تھا اور ہر رکعت میں ایسا ہی کیا کرتا تھا۔ قبا کے مسلمانوں نے رسول اکرم ﷺ سے بھی اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ ہر رکعت میں تم نے سورۂ اخلاص کیوں لازم کر لی۔ اس نے کہا اس سورت سے مجھے محبت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔

(۷۱۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے سورہ بقرہ شروع کر دی۔ میں نے سوچا سو آیتیں پڑھ کر رکوع کر لیں گے مگر آپ ﷺ کی قراءت جاری رہی پھر میں نے سوچا پوری سورت ایک رکعت میں پڑھیں گے مگر آپ آگے بڑھتے ہی چلے گئے پھر میں نے سوچا شاید پوری سورت پڑھ کر رکوع کریں گے مگر آپ ﷺ نے سورۂ نساء شروع کر دی۔ یہ سورت بھی پوری پڑھ کر آل عمران شروع کر دی۔ آپ کی قراءت ٹھہر ٹھہر کر تھی جب تسبیح کی آیت پر پہنچتے سُبْحَانَ اللّٰہ کہتے آیتِ سوال پڑھتے تو سوال کرتے اور جب پناہ کی آیت پڑھتے تو اللہ کی پناہ مانگتے۔ پھر آپ ﷺ نے قیام کے قریب قریب لمبا رکوع کیا جس میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھتے رہے پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہا اور کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ کا قومہ بھی رکوع کے قریب قریب تھا۔ پھر سجدہ کیا جو قومہ کے قریب قریب تھا اور اس میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے رہے۔

٣/٧١٣ ـ وَعَنْ رَجلٍ مِنْ جُهَيْنَةَ أنهُ سَمِعَ النَّبيَّ ﷺ يَقرَأُ في الصُّبْحِ إذَا زُلْزِلَتِ الأَرْضُ في الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِما قالَ فَلا أَدْرِي أَنَسِيَ رَسُولُ اللّه ﷺ أَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عمْداً. رَواهُ أَبُو دَاوُد.

٤/٧١٤ ـ وعَن ابْنِ عَبَّاس أن النبيَّ ﷺ كانَ يَقْرَأُ في رَكْعَتِي الْفَجْرِ في الأُولى مِنْهُما: ﴿قُولُوٓا۟ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا﴾ [البقرة:١٣٦] الآيَةَ الَّتي في الْبَقَرَةِ وَفي الآخِرَةِ: ﴿ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَٱشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾. وفي رِوايَةٍ: كانَ يقرأُ في رَكْعَتِي الْفَجْرِ: ﴿قُولُوٓا۟ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْنَا﴾. وَالَّتي في آلِ عِمْرانَ: ﴿تَعَالَوْا۟ إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾. رَواهما أَحْمَدُ ومسْلِمٌ.

١٦ ـ باب جامع القراءة في الصلوات

١/٧١٥ ـ عَنْ جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يَقْرَأُ في الفَجْرِ بِـ﴿قٓ ۚ وَٱلْقُرْءَانِ ٱلْمَجِيدِ﴾ وَنَحْوِها وكانَ صلاتُهُ بَعْدُ إلى تَخْفِيفٍ. وفي رِوَايةٍ: كانَ يَقْرَأُ في الظُّهرِ بـ: ﴿وَٱلَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۝١﴾ [الليل: ١]، وَفي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ، وفي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ. رَواهُما أحْمَدُ ومُسْلِمٌ، وفي رِوَايَةٍ كانَ إذَا دَحَضَتِ الشمْسُ صَلَّى الظُّهرَ وَقرَأَ بِنَحْوٍ مِن ﴿وَٱلَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۝١﴾ [الليل: ١]. والْعَصْرَ كَذٰلِكَ والصلَوَاتِ كُلُّها كَذٰلِكَ إلاَّ الصُّبْحَ فإنَهُ كانَ يُطيلُها. رَواهُ أَبو داودَ.

٢/٧١٦ ـ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَم قالَ سَمِعْت رَسُولَ الله ﷺ يَقْرَأُ في الْمَغْرِبِ بالطُّورِ رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِّرْمِذِيُّ.

٣/٧١٧ ـ وعَنِ ابنِ عباسٍ أنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ: ﴿وَٱلْمُرْسَلَٰتِ عُرْفًا ۝١﴾ [المرسلات: ١] فقالَتْ يا بُنَيَّ لَقَدْ ذَكَّرْتَني بِقِرَاءَتِكَ هٰذِهِ السُّورَةَ، إنَّها لآخِرُ ما سَمِعْت مِنْ رَسُولِ الله ﷺ يَقْرَأُ بِها في الْمَغْرِبِ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ ابْن ماجَه.

٤/٧١٨ ـ وعَنْ عائشِةَ أنَّ رَسُولَ الله ﷺ قَرَأَ في الْمَغْرِبِ بِسُورَةِ الأعْرافِ فَرَّقَها في الرَّكْعَتَيْنِ. رَواهُ النسائيُّ.

٥/٧١٩ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: كانَ النبيُّ ﷺ يَقرَأُ في الْمغْرِبِ: ﴿قُلْ يَٰٓأَيُّهَا ٱلْكَٰفِرُونَ ۝١﴾ [الكافرون: ١] وَ﴿قُلْ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ ۝١﴾ [الإخلاص: ١]. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٦/٧٢٠ ـ وَفي حَديثِ جابِرٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ يا مُعاذُ أَفَتَّانٌ أَنتَ، أو قالَ أفاتِنٌ أَنتَ فَلَولا صَلَّيْتَ بِـ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ ٱلْأَعْلَى ۝١﴾ [الأعلى: ١]، ﴿وَٱلشَّمْسِ وَضُحَىٰهَا ۝١﴾ [الشمس: ١]، ﴿وَٱلَّيْلِ إِذَا يَغْشَىٰ ۝١﴾ [الليل: ١]. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٧/٧٢١ ـ وَعَنْ سُلَيْمانَ بْنِ يَسارٍ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أنهُ قالَ: ما رَأَيْت رجُلاً أَشْبَهَ

(۷۱۳) جہینہ قبیلے کے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو صبح کی دونوں رکعتوں میں سورۂ زلزال پڑھتے سنا۔ نہ معلوم آپ بھول گئے یا جان بوجھ کر ایسا کیا۔

(۷۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی سنتوں میں پہلی رکعت میں قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ الآیة اور دوسری رکعت میں اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ پڑھا کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے آپ ﷺ صبح کی سنتوں میں قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ الآیة اور سورہ آل عمران کی آیت تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الآیة پڑھا کرتے تھے۔

فرض نمازوں میں قراءت کے مختلف مسائل

(۷۱۵) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ فجر میں سورۂ قاف اور اس جیسی سورتیں پڑھتے تھے مگر بعد کی نمازوں میں آپ ﷺ کی قراءت ہلکی ہو جاتی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ظہر میں واللیل عصر میں اس کی مانند اور صبح میں اس سے بھی لمبی سورت پڑھا کرتے تھے۔ جب سورج ڈھل جاتا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز پڑھتے اور اس میں وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى جیسی سورت پڑھتے عصر میں بھی ایسی ہی سورتیں پڑھتے تھے بلکہ کل نمازیں علاوہ صبح کی نماز کے اسی طرح پڑھتے تھے ہاں صبح کی نماز لمبی پڑھتے تھے۔

(۷۱۶) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا۔

(۷۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت اُمّ ابن عباس رضی اللہ عنہا (اُمّ فضل رضی اللہ عنہا بنت حارث) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو سورۂ مرسلات پڑھتے سنا تو فرمایا بیٹا! تو نے اپنی قراءت سے مجھے یہ سورت یاد دلا دی ہے۔ یہ وہ سورت ہے جو سب سے آخری زمانے میں میں نے رسول اللہ ﷺ سے مغرب کی نماز میں سنی۔

(۷۱۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ مغرب کی دونوں رکعتوں میں سورۂ اعراف پڑھی۔

(۷۱۹) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نمازِ مغرب میں سورہ الکافرون اور سورہ الاخلاص پڑھا کرتے تھے۔

(۷۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تو لوگوں کو فتنے میں ڈالے گا۔ سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الشمس اور سورہ واللیل کیوں نہیں پڑھتا۔

(۷۲۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے کسی کو رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز پڑھنے والا

صَلاةً بِرَسُولِ الله ﷺ مِنْ فلانٍ لإمامٍ كانَ بالْمَدِينَةِ، قالَ سُلَيْمانُ فصَلَّيْت خَلْفَهُ، فكانَ يُطيلُ الأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهرِ وَيُخَفِّفُ الآخِرَتَيْنِ، وَيُخَفِّفُ العَصرَ، وَيَقْرأُ في الأُولَيَيْنِ مِنَ المغْرِب بِقِصارِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ في الأُولَيَيْنِ مِنَ العِشاءِ مِنْ وَسَطِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ في الغَدَاةِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ. رَواهُ أَحْمَدُ والنسائي.

١٧ ـ باب الحجة في الصلاة بقراءة ابن مسعود وأبيّ وغيرهما ممن أُثني على قراءته

١/٧٢٢ ـ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَر قالَ: قالَ رَسُولُ الله ﷺ: «خُذُوا القُرآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنِ ابْنِ أُمِّ عبْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَمُعاذِ بْن جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَسالِمٍ مَولى أبي حُذَيْفَة». رَواهُ أحمدُ والبُخاريُّ والتِّرمِذِي وصَحَّحهُ.

٢/٧٢٣ ـ وعَنْ أبي هرَيْرَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقرأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كما أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْهُ على قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبدٍ». رَواهُ أحمَدُ.

٣/٧٢٤ ـ وعَنْ أنسٍ قالَ: قالَ رَسُولُ الله ﷺ لأُبَيٍّ إنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أنْ أَقْرَأَ عليْكَ ﴿لَمْ يَكُنِ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [البينة: ١] وفي رِوَايَةٍ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ القُرْآنَ، قالَ وسَمَّانِي لَكَ؟ قالَ نَعَمْ فَبَكى. متَّفَقٌ عَلَيهِ.

١٨ ـ باب ما جاء في السكتتين قبل القراءة وبعدها

١/٧٢٥ ـ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمرةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ أنهُ كانَ يَسْكُت سَكْتَتَيْنِ، إذَا اسْتَفْتَحَ الصلاةَ وإذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ كُلِّها. وفي رِوايَةٍ: سَكْتَةً إذَا كَبَّرَ. وَسَكْتَةً إذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ ﴿صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ ۝٧﴾ [الفاتحة: ٧]. رَوَى ذَٰلِكَ أَبو داوُد وكَذَٰلِكَ أَحْمَدُ والتِّرمِذِيُّ وابْنُ ماجه بِمَعْناهُ.

١٩ ـ باب التكبير للركوع والسجود والرفع

١/٧٢٦ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: رَأَيْت النَّبيَّ ﷺ يُكَبِّرُ في كُلِّ رَفْعٍ وَخَفْضٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ. رَواهُ أَحْمدُ والنسائيُّ وَالتِّرمِذِيُّ وصَحَّحهُ.

٢/٧٢٧ ـ وَعَنْ عِكْرِمَةَ قالَ قُلْت لابْنِ عَباسٍ صَلَّيْت الظُّهرَ بالْبَطْحَاءِ خَلْفَ شيْخٍ أَحمَقَ فكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً يُكَبِّرُ إذَا سَجَدَ وإذا رَفَعَ رأْسَهُ. فقالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تِلْكَ صلاةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ. رَواهُ أحمدُ والبُخاريُّ.

فلاں سے زیادہ نہیں دیکھا۔ آپ کا اشارہ مدینہ کے امام کی طرف تھا۔ سلیمان شاگردِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی وہ ظہر کی پہلی دو رکعتوں کو لمبا اور دوسری دو رکعتوں کو مختصر پڑھتے تھے۔ عصر بھی مختصر پڑھتے تھے۔ مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں قصار مفصل، عشا کی پہلی دو رکعتوں میں اوساط مفصل اور صبح کے جوڑے میں طوال مفصل پڑھتے تھے۔

فقہ الحدیث: طوال مفصل سورتیں حجرات سے البروج تک، اوساط مفصل بروج سے سورۂ بینہ تک اور بینہ سے آخر قرآن تک قصار مفصل کہلاتی ہیں۔ (ادارہ)

نماز میں ابنِ مسعود اور اُبی وغیرہ کی قراءت جس کی تعریف آئی ہے قابلِ حجت ہے

(۷۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن چار شخصوں سے سیکھو۔ ابن اُمّ عبد (ابن مسعودؓ) سے، معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے، ابی بن کعب سے، اور سالم ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام سے۔

(۷۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تازہ تازہ (جیسا کہ اترتے وقت تھا) قرآن پڑھنا پسند کرے تو وہ ابن اُمّ عبد کی قراءت پر پڑھے۔

(۷۲۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم کیا ہے کہ میں تمہیں لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا پڑھ کر سناؤں۔ ایک روایت میں ہے میں تمہیں قرآن پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ فرمایا ہاں۔ یہ سن کر (خوشی سے) ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

قراءت سے پہلے اور بعد کے دو سکتے

(۷۲۵) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو جگہ خاموش رہتے تھے۔ نماز شروع کرنے کے بعد اور قرأت سے فارغ ہونے کے بعد۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک وقفہ تو تکبیر تحریمہ کے بعد ہوتا تھا اور ایک وقفہ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ کے بعد۔ (احمد، ترمذی اور ابن ماجہ میں اس کے ہم معنی ہے)۔

رکوع اور سجدے میں جاتے وقت اور اٹھتے وقت اللہ اکبر کہنا

(۷۲۶) حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر بار جھکتے اور اٹھتے وقت اور ہر اٹھتے بیٹھتے وقت اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

(۷۲۷) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے بطحا میں ایک بے وقوف بڈھے کے پیچھے ظہر کی نماز پڑھی۔ اس نے بائیس بار اللہ اکبر کہا جب سجدہ کرتا تو اللہ اکبر کہتا اور جب سجدے سے سر اٹھاتا تو اللہ اکبر کہتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو ابوالقاسم (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی نماز ہے۔

٣/٧٢٨ ـ وَعَنْ أَبِي مُوسَىٰ قالَ إنَّ رَسُولَ الله ﷺ خَطَبَنا فَبَيَّنَ لَنا سُنَّتَنا. وَعَلَّمَنا صلاتَنا. فقالَ: إذَا صَلَّيْتُمْ فأقِيمُوا صُفُوفَكُمْ ثمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أحَدُكُمْ فإذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإذَا قَرَأَ فأنصِتُوا. وَإذَا قالَ ﴿غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا ٱلضَّآلِّينَ﴾ فَقُولُوا آمينَ يُجِبْكُمُ اللّهُ وإذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوا وَٱرْكَعُوا. فإنَّ الإمام يَرْكَعُ قبْلَكُمْ. وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ فقالَ رَسُولُ الله ﷺ: «فتِلْكَ بِتِلْكَ». وَإذَا قالَ سَمِعَ اللّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنا لَكَ الحَمْدُ يَسْمَعِ اللّهُ لَكُمْ. فإنَّ اللّهَ تَعالى قالَ على لِسَانِ نَبِيِّهِ سَمِعَ اللّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَإذَا كَبَّرَ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوا واسجُدُوا. فإنَّ الإمامَ يَسْجُدُ قبلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قالَ رَسُولُ الله ﷺ: «فتِلْكَ بِتِلْكَ»، وَإذَا كانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أوَّلِ قَولِ أحَدِكُمْ التَّحِيَّات الطَّيِّبات الصَّلَوَات للّهِ، السَّلامُ عَلَيْكَ أيُّها النَّبِيُّ وَرَحمَةُ اللّه وَبَرَكَاتُهُ، السلامُ علَيْنا وعلَى عِبَادِ اللّهِ الصَّالِحِينَ، أشْهَدُ أنْ لا إلَهَ إلاَّ اللّهُ وَأنَّ محمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. رَواهُ أحْمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائِيُّ وأبُو دَاودَ، وفي رِوَايَةِ بَعْضِهِمْ: وَأشْهَدُ أنَّ محمَّداً.

٢٠ ـ باب جهر الإمام بالتكبير ليسمع من خلفه وتبليغ الغير له عند الحاجة

١/٧٢٩ ـ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الحَارِثِ قالَ: صَلَّى بِنا أبُو سَعِيدٍ فَجَهَرَ بالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رأسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَحِينَ سَجَدَ، وَحِينَ رَفَعَ، وَحِينَ قامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وقالَ هٰكَذا رَأيْت رَسُولَ الله ﷺ. رَواهُ الْبُخاريُّ وَهُوَ لأحمَدَ بِلَفْظٍ أبْسَطَ مِنْ هٰذا.

٢/٧٣٠ ـ وَعَنْ جابِرٍ قالَ: ٱشْتَكَىٰ رَسُولُ الله ﷺ فَصَلَّيْنا وَرَاءَهُ وَهُوَ قاعِدٌ وَأبُو بَكْرٍ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ. رواهُ أحْمدُ ومسلمٌ والنَّسائِيُّ وابْنُ ماجَه، وَلِمُسْلِمٍ والنَّسائيُّ قالَ: صَلَّى بِنا رَسُولُ الله ﷺ الظُّهرَ وأبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فإذَا كَبَّرَ كَبَّرَ أبُو بَكْرٍ يُسْمِعُنا.

٢١ ـ باب هيئات الركوع

١/٧٣١ ـ عَنْ أبي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرو أنهُ رَكَعَ فَجافَى يَدَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيهِ على رُكبتَيْهِ وَفرَّجَ بَيْنَ أصابِعِهِ مِنْ وَرَاءِ رُكْبَتَيْهِ، وقالَ هٰكَذا رَأيْت رَسُولَ الله ﷺ يُصلِّي. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو داوُد والنسائيُّ.

٢/٧٣٢ ـ وَفي حَدِيثِ رفاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ: «وَإذَا رَكَعْتَ فَضَعْ رَاحَتَيْكَ على رُكْبَتَيْكَ». رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

٣/٧٣٣ ـ وَعَنْ مصْعبِ بْنِ سَعْدٍ قالَ: صَلَّيْت إلى جَنْبِ أبِي فطَبَّقْت بَيْنَ كَفَّيَّ ثمَّ وَضَعْتُهُما بَيْنَ فَخذَيَّ فَنَهاني عَنْ ذٰلِكَ وقالَ كُنَّا نَفعَلُ هٰذا وأُمِرْنا أنْ نَضَعَ أيْدِينا على الرُّكَبِ. رَواهُ الجماعةُ.

(۷۲۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعظ فرمایا، ہمارے لیے سنتیں بیان فرمائیں۔ ہمیں نماز سکھائی پھر فرمایا جب تم نماز کا ارادہ کرو تو صفیں ٹھیک کر لو۔ تم میں سے کوئی ایک نماز پڑھائے جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ بلند آواز سے پڑھے تو تم خاموش رہو۔ جب وہ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو اللہ تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔ جب وہ اللہ اکبر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور رکوع میں جاؤ، دیکھو امام تم سے پہلے رکوع میں جائے گا اور پہلے ہی رکوع سے سر اٹھائے گا پھر وہ اور تم برابر سرابر ہو جاؤ گے (جب تم امام کے بعد رکوع میں جاؤ گے تو تمہارا رکوع قدرے چھوٹا ہو جائے گا پھر اس کے بعد رکوع سے سر اٹھاؤ گے تو رکوع جتنا کم ہو گیا تھا اتنا پورا ہو جائے گا) اور جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اللہ تمہاری بات کو سنتا ہے کیونکہ اللہ نے اپنے نبی کی زبانی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سن لی اس کی بات جس نے اس کی تعریف کی۔ پھر جب وہ اللہ اکبر کہے اور سجدے میں جائے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور سجدے میں جاؤ۔ دیکھو امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے پہلے ہی سجدے سے سر اٹھائے گا، پھر وہ اور تم برابر سرابر ہو جاؤ گے اور جب وہ تشہد میں بیٹھ جائے تو تم یہ پڑھو۔ زبانی، مالی اور بدنی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی آپ ﷺ پر سلامتی، اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ (یہ التحیات کا ترجمہ ہے)

امام کے بلند آواز سے تکبیر کہنے سے متعلقہ بعض مسائل

(۷۲۹) حضرت سعید بن حارث نے کہا ہمیں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی جب بھی انہوں نے سجدے سے سر اٹھایا یا سجدہ کیا یا قیام کیا یا پہلے تشہد سے اٹھے تو بلند آواز سے تکبیر کہی اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح دیکھا ہے۔ احمد کی روایت میں اس سے زیادہ مفصل عبارت ہے۔

(۷۳۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے۔ ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو آپ ﷺ کی تکبیریں سنا رہے تھے۔ مسلم اور نسائی میں ہے کہ ہمیں آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے۔ جب آپ ﷺ تکبیر کہتے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی ہمیں سنانے کو تکبیر کہتے۔

رکوع کی کیفیت

(۷۳۱) حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رکوع کیا۔ ہاتھ پہلو سے الگ کر لیے اور دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھ لیں اور انگلیاں گھٹنوں کے نیچے کھول لیں اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔

(۷۳۲) حضرت رفاعۃ بن رافع رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حالتِ رکوع میں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھ لیا کرو۔

(۷۳۳) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اپنے باپ کے پہلو میں نماز پڑھی میں نے رکوع میں دونوں ہاتھوں کو ملا کر انہیں بند کر کے رانوں کے درمیان رکھ لیا۔ انہوں نے مجھے منع کیا اور فرمایا کہ ہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا حکم فرمایا۔

٢٢ ـ باب الذكر في الركوع والسجود

١/٧٣٤ ـ عَنْ حُذَيْفَةَ قالَ: صَلَّيْت مَعَ النَّبيِّ ﷺ فكانَ يَقُولُ في رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ العَظِيم وفي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الأعْلَى وَما مَرَّت بِهِ آيَةُ رَحْمَةٍ إلاَّ وَقفَ عِنْدَها يَسْأَلُ وَلا آيَة عَذَابٍ إلاَّ تَعَوَّذَ مِنها. رَواهُ الخَمْسَةُ وصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

٢/٧٣٥ ـ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ قالَ: لَمَّا نَزَلَت: ﴿فَسَبِّحْ بِٱسْمِ رَبِّكَ ٱلْعَظِيمِ ﴿٧٤﴾﴾ [الواقعة: ٧٤] قالَ لَنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوها في رُكُوعِكُمْ فلمَّا نَزَلَتْ ﴿سَبِّحِ ٱسْمَ رَبِّكَ﴾ [الأعلى: ١] قالَ اجْعَلُوها في سُجُودِكُمْ. رَواهُ أحمَد وأبُو داوُد وابْنُ ماجَه.

٣/٧٣٦ ـ وَعَنْ عائِشَةَ أنَّ رَسُولَ الله ﷺ كانَ يَقُولُ في رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلائِكَةِ والرُّوحِ. رَواهُ أحمدُ وَمُسْلِمٌ وأبُو دَاوُدَ والنسائيُّ.

٤/٧٣٧ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَت: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكْثِرُ أنْ يَقُولَ في رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغفِرْ لِي. يَتَأَوَّلُ القُرْآنَ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ.

٥/٧٣٨ ـ وَعَنْ عَونِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «إذَا رَكَعَ أحَدُكُمْ، فقالَ في رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ العظِيم ثَلاث مَرَّاتٍ فقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذٰلِكَ أدْناهُ وَإذَا سَجَدَ فقالَ في سجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى ثَلاثَ مَرَّاتٍ فقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وذٰلِكَ أدْناهُ». رَواهُ التِّرْمِذِيُّ وأبُو دَاوُد وابْنُ ماجَه وَهُوَ مُرْسَلٌ، عَونٌ لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُود.

٦/٧٣٩ ـ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جبَيْرٍ عَنْ أنسٍ قالَ ما صَلَّيْت وَرَاءَ أحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أشْبَه صَلاة بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ هٰذَا الْفَتَىٰ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ عَبْدِ العَزِيزِ قالَ فَحَزَرْنا في رُكُوعِهِ عَشْرَ تَسْبِيحاتٍ وفي سُجُودِهِ عَشْرَ تسْبِيحاتٍ. رَواهُ أحمَدُ وأبُو دَاوُدَ والنَّسائِيُّ.

٢٣ ـ باب النهي عن القراءة في الركوع والسجود

١/٧٤٠ ـ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قالَ: كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ السِّتارَةَ والنَّاس صُفُوفٌ خَلْفَ أبِي بَكْرٍ، فقالَ يا أيُّها النَّاسُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبوَّةِ إلاَّ الرُّؤْيا الصَّالِحَةُ يَرَاها المُسْلِمُ أو تُرَى لَهُ ألا وَإنِّي نُهِيت أنْ أقْرَأَ القُرْآنَ رَاكِعاً أو سَاجِداً أمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأمَّا السُّجود فاجْتَهِدُوا في الدُّعاءِ فقَمِنٌ أنْ يُسْتَجابَ لَكُمْ. رَواهُ أحْمدُ ومسْلمٌ والنسائيُّ وأبُو دَاوُدَ.

رکوع اور سجدے میں دعاؤں کا بیان

(۷۳۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ (میں اپنے عظمت والے رب کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں) پڑھ رہے تھے اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى (میں اپنے بلندی والے رب کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں) جب اثنائے قرأت میں رحمت کی آیت سے گزرتے تو آپ ﷺ توقف فرما کر اللہ سے رحمت کے خواستگار ہوتے اور عذاب کی آیت سے گزرتے تو عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے۔

(۷۳۵) عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ اتری تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا اسے رکوع میں پڑھا کرو پھر جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اتری تو اسے سجدے میں پڑھنے کا حکم فرمایا۔

(۷۳۶۔۷۳۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع اور سجدے میں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ (میرا رکوع اور سجدہ اس کے لیے ہے جو الہٰ اور خالق کی صفات کے منافی سب نقائص سے پاک ہے اور سجدے میں اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اے اللہ! ہمارے رب! تو پاک ہے۔ میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے بخش دے۔ آپ ﷺ قرآن کی اس آیت (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ) پر عمل کرتے تھے۔

(۷۳۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی رکوع میں تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمُ پڑھ لے تو اس کا رکوع پورا ہوا جائے گا، یہ کم سے کم درجہ ہے۔ اسی طرح سجدے میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى پڑھ لے تو سجدہ پورا ہو جائے گا اور یہ کم سے کم درجہ ہے۔

فقہ الحدیث: یہ روایت مرسل ہے کیونکہ عون کی ملاقات حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں۔

(۷۳۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی شخص کے پیچھے بجز اس نوجوان (عمر بن عبدالعزیز) کے ایسی نماز نہیں پڑھی جو آپ ﷺ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہو۔ سعید بن جبیر فرماتے ہیں ہم نے ان کے رکوع اور سجدے کی تسبیحات کا اندازہ لگایا تو وہ دس دس تسبیحات تھیں۔

رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے کی ممانعت

(۷۴۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دروازے کا پردہ اٹھا کر دیکھا تو لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں باندھے کھڑے تھے۔ فرمایا لوگو! نبوت کے مبشرات میں سے صرف سچا خواب باقی رہ گیا ہے، جسے مسلمان دیکھتا ہے یا اسے دکھایا جاتا ہے۔ مجھے رکوع اور سجدے کی حالت میں قرآن پڑھنے سے روک دیا گیا ہے۔ رکوع میں اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور سجدے میں خوب دعائیں مانگو کیونکہ سجدے کی ہیئت قبولیت کے لیے زیادہ موزوں ہے۔

٢٤ ـ باب ما يقول في رفعه من الركوع وبعد انتصابه

١/٧٤١ ـ عَنْ أبي هُرَيرَةَ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا قامَ إلَى الصلاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثمَّ يَقُولُ وَهُوَ قائِمٌ رَبَّنا وَلَكَ الحَمْدُ ثمّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهوِي سَاجِداً ثمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهوِي سَاجِداً ثمّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثمّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ في الصلاةِ كُلِّها وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ. مُتَّفَقٌ عَليهِ وفي رِوايَةٍ لَهُمْ: رَبَّنا لَكَ الحَمْدُ.

٢/٧٤٢ ـ وعَنْ أنسٍ أنَّ رَسُولَ الله ﷺ قالَ: «إذَا قالَ الإمامُ سَمِعَ اللّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنا ولَكَ الحَمْدُ». مُتَّفَقٌ عَليهِ.

٣/٧٤٣ ـ وعَنِ ابنِ عبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ إذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قالَ: «اللَّهُمَّ رَبَّنا لكَ الحَمْدُ مِلْءَ السَّماوَاتِ وَمِلْءَ الأرْضِ وَمِلْءَ ما بَيْنَهُما وَمِلْءَ ما شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أهلَ الثَّناءِ والمَجْدِ لا مانِعَ لِما أعْطَيْتَ وَلا مُعْطِيَ لِما مَنَعْتَ وَلا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ». رَواهُ مُسْلِمٌ والنَّسائيُّ.

٢٥ ـ باب في أن الانتصاب بعد الركوع فرض

١/٧٤٤ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «لا يَنْظُرُ اللّهُ إلَى صلاةِ رَجُلٍ لا يُقِيمُ صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ». رواهُ أحمدُ.

٢/٧٤٥ ـ وعَنْ عَليِّ بنِ شَيْبانَ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: «لا صلاةَ لِمَنْ لَمْ يقِمْ صُلْبَهُ في الرُّكُوعِ والسُّجُودِ». رَواهُ أحمدُ وابنُ ماجَه.

٣/٧٤٦ ـ وَعَنْ أبِي مَسْعُودِ الأنْصارِيِّ قالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «لا تُجْزِي صلاةٌ لا يُقِيمُ فِيها الرَّجُلُ صُلْبَهُ في الرُّكُوعِ والسُّجُودِ». رَواهُ الخَمسةُ وصَحَّحهُ التِرمِذِي.

٢٦ ـ باب هيئات السجود وكيف الهويّ إليه

١/٧٤٧ ـ عَنْ وائِلِ بْنِ حُجْرٍ قالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّهِ ﷺ إذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإذَا نَهَضَ رَفَعَ يدَيْهِ قبْلَ رُكْبَتَيْهِ. رَواهُ الخمسةُ إلاّ أحمدُ.

٢/٧٤٨ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «إذَا سَجَدَ أحَدُكُمْ فَلا يَبْرُكْ كما يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ ثم رُكْبَتَيْهِ». رواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ والنسائيُّ، وقالَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيثُ وَائِلِ بْنِ حجرٍ أثْبَتُ مِنْ هٰذَا.

قومہ میں کیا پڑھا جائے

(۷۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر تکبیر کہتے پھر رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہتے پھر رکوع سے اٹھتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہتے اور کھڑے ہو کر رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھتے۔ پھر سجدے میں جاتے وقت تکبیر کہتے پھر سجدے سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے اور ساری نماز میں ایسا ہی کرتے اور تشہد کے بعد اٹھتے وقت تکبیر کہتے۔ ایک روایت میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (بغیر واؤ) بھی ہے۔

(۷۴۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه کہے تو تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہو۔

(۷۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رکوع سے اٹھنے کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ لَامَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

''آقا آسمان و زمین اور ان کے درمیان بھر کر اور جسے تو چاہے وہ بھر کر تیرے ہی لیے تعریفیں ہیں۔ تعریف اور بزرگی کا تو ہی اہل ہے جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور نہ تیرے عذاب سے مالدار کو اس کی مالداری بچا سکتی ہے۔''

قومہ میں سیدھا کھڑا ہونا فرض ہے

(۷۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو رکوع اور سجدے کے درمیان اپنی پشت ٹھیک طور سے قائم نہیں کرتا۔

(۷۴۵) حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنی پشت رکوع اور سجدے میں قائم (سیدھی) نہیں کی اس کی نماز نہیں۔

(۷۴۶) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہ نماز کافی نہیں جس میں نمازی رکوع اور سجدے میں اپنی پشت قائم (سیدھی) نہیں رکھتا۔

سجدے کی کیفیت، کس طرح سجدے میں جانا چاہیے؟

(۷۴۷) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ سجدہ کو جاتے وقت آپ ﷺ نے زمین پر ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور اٹھتے وقت گھٹنوں سے پہلے ہاتھ اٹھائے۔

(۷۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کے بیٹھنے کے طریقہ پر سجدہ میں نہ جائے بلکہ پہلے زمین پر ہاتھ رکھے پھر گھٹنے۔

فقہ الحدیث: خطابی کے نزدیک حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی حدیث اس سے زیادہ ثابت ہے۔

٣/٧٤٩ ـ وعَنْ عبْد اللّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قالَ: كان رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا سَجدَ يُجنِّحُ في سُجُودِهِ حتى يُرَى وَضَحُ إبطَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤/٧٥٠ ـ وعَنْ أنَسٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: «اعْتَدِلُوا في السُّجُودِ وَلا يَبْسُطْ أحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ». رواهُ الجَماعةُ.

٥/٧٥١ ـ وَعَنْ أبِي حُمَيْدٍ في صِفَةِ صَلاةِ رَسُول اللّهِ ﷺ قَالَ: «إذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حامِلٍ بَطْنَهُ على شَيْءٍ مِنَ فَخِذَيْهِ». رَواهُ أبُو دَاودَ.

٦/٧٥٢ ـ وَعَنْ أبِي حُمَيْدٍ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ إذَا سَجَدَ أمْكَنَ أنْفَهُ وَجَبهَتَهُ مِنَ الأرْضِ، وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كفَّيْهِ حَذْوَ مِنْكَبَيْهِ. رَواهُ أبو دَاوُدَ والتِّرمِذِيُّ وصَحَّحهُ.

٢٧ ـ باب أعضاءِ السجود

١/٧٥٣ ـ عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عبْدِ الْمُطَّلِبِ أنهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ: «إذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ آرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتاهُ وَقَدَماهُ». رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخاريَّ.

٢/٧٥٤ ـ وعَنْ ابْنِ عباسٍ قالَ: أُمِرَ النَّبِيُّ ﷺ أنْ يَسْجُدَ على سَبْعَةِ أعْضاءٍ وَلا يَكُفَّ شَعراً وَلا ثوبا الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ والرُّكْبَتَيْنِ والرِّجْلَيْنِ. أخرَجَاهُ، وفي لَفْظٍ: قالَ النبيُّ ﷺ أُمِرْت أنْ أسْجُدَ على سَبْعَةِ أعْظُم على الْجَبْهَةِ وأشَارَ بِيَدِهِ على أنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ والْقَدَمَيْنِ. متفَقٌ عليهِ، وفي رِوَايَةٍ: أُمِرْت أنْ أسْجُدَ على سَبْعٍ وَلا أكْفُتَ الشَّعْرَ وَلا الثِّيابَ الْجَبْهَةَ والأنْفِ والْيَدَيْنِ والرُّكْبَتَيْنِ والْقَدَمَيْنِ. رواهُ مسْلِمٌ والنَّسائيُّ.

٢٨ ـ باب المصلي يسجد على ما يحمله ولا يباشر مصلاه بأعضائه

١/٧٥٥ ـ عَنْ أنَسٍ قالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ في شِدَّةِ الحَرِّ فإذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أحَدُنا أنْ يُمَكِّنَ جَبْهَتَهُ مِنَ الأرْضِ بَسَطَ ثَوبَهُ فَسَجدَ عليهِ. رَواهُ الجَماعةُ.

٢/٧٥٦ ـ وَعَنْ ابْنِ عَباسٍ قالَ: لَقَدْ رَأَيْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ في يَومٍ مَطِيرٍ وَهُوَ يَتَّقِي الطِّينَ إذَا سَجَدَ بِكِسَاءٍ عليهِ يَجْعَلُهُ دُونَ يَدَيْهِ إلى الأرْضِ إذَا سَجَدَ. رَوَاهُ أحمَدُ.

٣/٧٥٧ ـ وعَنْ عبْدِ اللّهِ بْن عبدِ الرَّحمٰنِ قالَ: جاءَنا النَّبيُّ ﷺ فَصَلَّى بِنا في مَسْجِدِ بَنِي الأشْهَلِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعاً يَدَيْهِ في ثَوبِهِ إذَا سَجَدَ. رَواهُ أحْمَدُ وابْنُ ماجه وقالَ: على ثَوبِهِ.

وقال البخاري: قال الحسن: كان القوم يسجدون على العمامة والقلنسوة ويداه في

(۷۴۹) حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو دونوں ہاتھ پہلو سے اس قدر ہٹا لیتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی۔

(۷۵۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا سجدے میں اعتدال برتو، کوئی کتے کی طرح ہاتھ نہ بچھائے۔

(۷۵۱) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے طریقے میں روایت کی کہ آپ ﷺ سجدے کی حالت میں رانیں پیٹ سے علیحدہ کر لیتے آپ ﷺ کا پیٹ ران کے ذرا سے حصہ پر بھی نہ ہوتا۔

(۷۵۲) حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنی ناک اور پیشانی زمین پر ٹکا دیتے ہاتھ پہلو سے الگ کر لیتے اور دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر رکھتے۔

اعضائے سجدہ

(۷۵۳) حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا۔ جب انسان سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں۔ منہ، دو ہاتھ، دو گھٹنے اور دو پاؤں۔

(۷۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کو سات اعضا پر سجدہ کرنے کا اور بالوں اور کپڑوں کو اکٹھا نہ کرنے کا حکم ہوا۔ پیشانی، دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں (یہ سجدے والے سات اعضاء ہیں)۔ یہ الفاظ بھی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم ہے۔ پیشانی پر (اور آپ ﷺ نے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا)۔ دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں پر۔ ایک روایت میں ہے کہ مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہے اور یہ بھی کہ بال اور کپڑے نہ سمیٹوں۔ پیشانی اور ناک پر، دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں پر اور دونوں قدموں پر۔

جانماز کے علاوہ کسی عذر کی وجہ سے اپنے اوپر والے کسی کپڑے پر سجدہ کیا جا سکتا ہے

(۷۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سخت گرمی میں نماز پڑھتے۔ اگر کوئی اپنی پیشانی زمین پر رکھتے ہوئے ڈرتا تو اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کر لیتا۔

(۷۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بارش کے دن دیکھا جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو کیچڑ سے بچنے کے لیے کمبل اپنے ہاتھوں کے نیچے رکھ لیتے۔

(۷۵۷) حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں بنو اشہل کی مسجد میں نماز پڑھائی۔ میں نے دیکھا سجدے کے وقت آپ ﷺ کے دونوں ہاتھ کپڑے میں تھے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت حسن کا ارشاد ہے کہ لوگ عمامے اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے اور ان کے ہاتھ آستینوں میں چھپے ہوتے تھے۔

كمّه. وروى سعيد في سننه عن إبراهيم قال: كانوا يصلون في المساتق والبرانس والطيالسة ولا يُخرِجون أيديهم.

٢٩ ـ باب الجلسة بين السجدتين وما يقول فيها

١/٧٥٨ ـ عَنْ أَنسٍ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذا قالَ سَمِعَ اللّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قامَ حتى نَقُولَ قَدْ أَوهَمَ، ثُمَّ يسْجُدُ ويقْعُدُ بيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حتى نَقُولَ قَدْ أوهَمَ. رَواهُ مُسْلِمٌ، وفي رِوَايةٍ متَّفقٌ عليْها أنَّ أنَساً قالَ إنّي لا آلُو أن أصلّيَ بكمْ كما رَأيْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يصلّي بنا فكانَ إذا رَفعَ رأسهُ مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قائماً حتى يقُولَ النَّاسُ قَدْ نَسِيَ وَإذَا رَفعَ رأسَهُ منَ السَّجْدَةِ مكَثَ حتى يقُولَ النَّاسُ قَدْ نَسِيَ.

٢/٧٥٩ ـ وعَنْ حُذَيْفَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يَقُولُ بيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، ربِّ اغْفِرْ لِي ربِّ اغْفِرْ لِي. رَواهُ النَّسائي وابْنُ ماجَه.

٣/٧٦٠ ـ وعَنِ ابْنِ عبّاسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يَقُولُ بيْنَ السَّجدَتَيْنِ اللّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْني واجبُرْني واهدِني وارْزُقْني. رَواهُ التِّرْمِذِيُّ وأبُو دَاوُد إلاّ أنهُ قالَ فيهِ وعافِني مكانَ واجبُرْني.

٣٠ ـ باب السجدة الثانية ولزوم الطمأنينة في الركوع والسجود والرفع عنهما

١/٧٦١ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ رَسُول اللّهِ ﷺ دخَلَ الْمَسْجِدَ فدخلَ رجُل فصلى ثم جاءَ فَسَلَّمَ على النبيِّ ﷺ فقالَ ارْجِعْ فصلِّ فإنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فرجَعَ فصلَّى كما صلَّى، ثمَّ جاءَ فَسلَّمَ على النَّبيِّ ﷺ فقالَ ارْجِعْ فصلِّ فإنَّكَ لَمْ تصلِّ فَرجعَ فصلَّى كما صلَّى، ثمَّ جاءَ فسلَّمَ على النَّبِيِّ ﷺ فقالَ ارْجعْ فصلِّ فإنَّكَ لم تُصلِّ ثَلاثاً، فقال والذِي بَعَثَكَ بالْحَقِّ ما أُحْسِنُ غيرهُ فعلِّمْنِي، فقال إذَا قُمْتَ إلى الصَّلاةِ فكَبِّرْ، ثمَّ اقْرأْ ما تَيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثمَّ ارْكعْ حتى تَطْمئِنَّ راكِعاً، ثمَّ ارْفَعْ حتى تَعْتَدِلَ قائماً، ثمَّ اسْجُدْ حتى تَطْمَئِنَّ سَاجِداً، ثمَّ ارْفعْ حتى تطمئنَّ جالِساً، ثمَّ اسْجُدْ حتَّى تَطْمئنَّ سَاجِداً، ثمَّ افْعلْ ذٰلِكَ في الصلاةِ كُلِّها. متَّفَقٌ عليهِ لٰكنْ ليْسَ لِمُسْلم فيهِ ذِكْرُ السَّجْدَةِ الثَّانِيةِ، وفي رِوايةٍ لِمُسلم إذَا قُمْتَ إلى الصَّلاةِ فأسْبغِ الْوُضوءَ ثمَّ استَقْبِلِ القِبْلَة فَكَبِّرْ. الحَدِيثَ.

٢/٧٦٢ ـ وعَنْ حُذَيْفَةَ أنهُ رَأى رَجُلاً لا يُتِمُّ رُكُوعَهُ وَلا سُجُودَهُ فَلمَّا قَضىٰ صَلاتَهُ دعاهُ، فقالَ لهُ حُذَيْفَةُ ما صَلَّيْتَ وَلَو مِتَّ مِتَّ على غَيْرِ الْفِطْرَةِ التي فَطَرَ اللّهُ عَلَيْها محمَّداً ﷺ. رواهُ أحْمدُ والبُخاريُّ.

سعید نے اپنی سنن میں حضرت ابراہیم کا قول ذکر کیا ہے کہ صحابہؓ لمبی آستینوں والے پوستین، لمبے لباس اور چوغوں میں نماز پڑھ لیتے تھے اور ہاتھ باہر نہیں نکالتے تھے۔

دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور اس کی دُعا

(۷۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع کے بعد اتنی دیر کھڑے رہتے کہ ہمیں خیال آنے لگتا شاید آپ کو وہم ہو گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ سجدہ کرتے اور دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھتے کہ خیال آتا شاید آپ ﷺ بھول گئے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھاتا ہوں اور اس میں کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ہمیں نماز پڑھاتے تھے۔ جب آپ ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ لوگوں کو خیال آتا شاید آپ بھول گئے ہیں اور جب سجدے سے سر اٹھا کر بیٹھتے تو اس قدر ٹھہرتے کہ لوگ خیال کرنے لگتے شائد آپ بھول گئے ہیں۔

(۷۵۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان رَبِّ اغْفِرْلِیْ رَبِّ اغْفِرْلِیْ (اے رب مجھے بخش اے رب مجھے بخش) پڑھتے تھے۔

(۷۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ (اے اللہ مجھے بخش، مجھ پر رحم فرما، میری اصلاح کر، مجھے ہدایت دے اور مجھے روزی دے) پڑھا کرتے تھے۔ ابوداؤد میں وَاجْبُرْنِیْ کے بجائے وَعَافِنِیْ ہے۔

دوسرے سجدہ اور ہر رکوع و سجود اور قیام و قعود میں اطمینان فرض ہے

(۷۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے۔ اتنے میں ایک شخص نے آ کر نماز پڑھی پھر آپ ﷺ کو آ کر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا واپس جا کر نماز پڑھو تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ اس نے واپس ہو کر پھر جیسی نماز پڑھی تھی ویسی پڑھی پھر آ کر آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر اس نے واپس ہو کر جیسی نماز پہلے پڑھی تھی۔ اب بھی پڑھی اور آ کر آپ کو سلام کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی، تین بار فرمایا۔ پھر اس نے واپس ہو کر جیسی نماز پہلے پڑھی تھی اب بھی پڑھی اور آپ ﷺ کو آ کر سلام کیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ جا کر نماز پڑھو۔ بولا اس کی قسم جس نے آپ ﷺ کو سچا رسول بنا کر بھیجا ہے مجھے تو یہی نماز آتی ہے مجھے سکھا دیجیے۔ فرمایا جب نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر جتنا قرآن تمہیں یاد ہے اس میں سے جتنا آسانی سے پڑھ سکو پڑھو۔ پھر رکوع کرو یہاں تک کہ تم حالتِ رکوع میں مطمئن ہو جاؤ۔ پھر کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ حالتِ قیام میں تم مطمئن ہو جاؤ۔ پھر پورے اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدے سے اٹھ کر پورے اطمینان سے بیٹھو پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ تمہیں پورا اطمینان ہو جائے اور تمام نماز اسی طرح ادا کرو۔ مسلم میں دوسرے سجدے کا ذکر نہیں ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب نماز کا ارادہ کرو تو پورا پورا وضو کرو پھر قبلہ رُخ کھڑے ہو کر تکبیر کہو۔ الحدیث

(۷۶۲) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدہ پورا ادا نہیں کر رہا تھا جب وہ نماز پڑھ چکا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے بلا کر کہا کہ تم نے نماز نہیں پڑھی اگر تم اسی حالت میں مر جاؤ گے تو تم اس طریقے پر نہ مرو گے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو پیدا فرمایا۔

٣/٧٦٣ ـ وعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَسْرُ النَّاسِ سَرِقَةً الذِي يَسْرِقُ مِنْ صَلاتِهِ، فقالُوا يا رسُولَ اللَّهِ وكَيْفَ يَسْرِقُ من صلاتِهِ؟ قالَ لا يُتم رُكُوعَها ولا سُجُودها أو قالَ ولا يُقِيمُ صُلْبَهُ في الرُّكُوعِ والسُّجُودِ. رواهُ أحمدُ ولأحمدَ من حديث أبي سعيدٍ مثلَهُ إلاَّ أنهُ قالَ: يَسْرِقُ صلاتَهُ.

٣١ ـ باب كيف النهوض إلى الثانية وما جاء في جلسة الاستراحة

١/٧٦٤ ـ عَنْ وائِلِ بْنِ حُجْرٍ أنَّ النبيَّ ﷺ لَمَّا سَجَدَ وقَعَتْ رُكْبَتَاهُ إلى الأرْضِ قَبْلَ أنْ يَقَعَ كَفَّاهُ فَلَمَّا سجدَ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ وجافَى عَنْ إبِطَيْهِ وَإذَا نَهَضَ نَهَضَ على رُكْبَتَيْهِ واعْتَمَدَ على فَخذَيْهِ. رَواهُ أبو دَاوُدَ.

٢/٧٦٥ ـ وَعَنْ مالِكِ بْنِ الحُوَيْرِثِ أنهُ رَأى النَّبيَّ ﷺ يُصَلِّي فإذَا كانَ في وِتْرٍ مِنْ صلاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتى يَسْتَوِيَ قاعِداً. رَواهُ الجَماعة إلاَّ مُسْلِماً وابْن ماجَه.

٣٢ ـ باب افتتاح الثانية بالقراءة من غير تعوذ ولا سكتة

١/٧٦٦ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا نَهضَ في الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ افْتَتَحَ الْقِرَاءَةَ بالْحَمْدُ للَّهِ رَبِّ الْعالمِينَ ولَمْ يسْكُتْ. رَواهُ مُسلمٌ.

٣٣ ـ باب الأمر بالتشهد الأول وسقوطه بالسهو

١/٧٦٧ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: إنَّ محمَّداً ﷺ قالَ: إذَا قَعَدْتُمْ في كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُولُوا: التَّحِيَّات للَّهِ وَالصَّلَوَات والطَّيِّبَات السلامُ عليْكَ أيُها النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وبَرَكَاتُهُ السَّلامُ علَيْنا وعلى عِبَادِ اللَّهِ الصالِحِينَ، أشْهَدُ أنْ لا إلَهَ إلاَّ اللَّهُ، وَأشْهَدُ أنَّ محمَّداً عبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثمَّ ليتَخَيَّرْ أحَدُكُم مِنَ الدُّعاءِ أعْجَبَهُ إلَيْهِ فَلْيَدْعُ بِهِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. رَواهُ أحْمَدُ والنَّسائي.

٢/٧٦٨ ـ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: «إذَا قُمْتَ في صلاتِكَ فَكَبِّرْ ثمَّ اقْرَأْ ما تَيَسَّرَ عليْكَ مِنَ الْقُرآنِ، فإذَا جَلَسْتَ في وَسَطِ الصلاةِ فاطْمَئِنَّ وافتَرِشْ فَخذَكَ اليُسْرَى، ثمَّ تَشَهَّدْ». رَواهُ أبو داوُد.

٣/٧٦٩ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُحَيْنَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قامَ في صلاةِ الظُّهرِ وَعليهِ جُلُوسٌ فَلَما أتَمَّ صلاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ في كلِّ سَجْدَةٍ وَهوَ جالِسٌ قَبْلَ أنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَها الناسُ معَهُ مكانَ ما نَسِيَ مِنَ الْجُلُوس. رَواهُ الجَماعَةُ.

(۷۶۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدترین چور نماز میں چوری کرنے والا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ! وہ اپنی نماز میں کس طرح چوری کرتا ہے؟ فرمایا نہ رکوع پورا کرتا ہے نہ سجدہ یا یہ فرمایا کہ اپنی پشت رکوع اور سجدے میں سیدھی نہیں کرتا۔ احمد میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی طرح ہے مگر اس میں فرمایا وہ نماز کی چوری کرتا ہے۔

جلسۂ استراحت کا بیان

(۷۶۴) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا تو زمین پر ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھے اور سجدے میں پیشانی ہاتھوں کے درمیان رکھی اور بازو بغلوں سے الگ رکھے۔ پھر اٹھتے وقت دونوں زانوؤں پر ٹیک لگا کر دونوں گھٹنوں پر اٹھے۔

(۷۶۵) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا آپ طاق رکعت میں اٹھتے نہ تھے، جب تک بیٹھ نہ جاتے (جلسہ استراحت کرتے)۔

دوسری رکعت کی ابتدا قراءت سے ہوتی ہے اس میں تعوذ اور سکتہ نہیں ہے

(۷۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے لیے اٹھتے تو اس میں سکتہ نہیں کرتے تھے اور اَلْحَمْدُلِلّٰہ سے قراءت شروع کرتے تھے۔

پہلے تشہد کا وجوب لیکن بھول کر رہ جائے تو صرف سجدہ سہو ہو گا

(۷۶۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دو رکعتوں میں بیٹھو تو یہ پڑھو التحیات الخ (ہر قسم کی زبانی، بدنی اور مالی عبادتیں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! تجھ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اسی کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں) پھر جو دعا زیادہ پسند ہو پڑھو اور اپنے رب عزوجل سے مانگو۔

(۷۶۸) حضرت رفاعۃ بن رافع رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اور جتنا آسانی سے قرآن پڑھ سکو پڑھو۔ پھر جب نماز کے درمیان (تشہد کے لیے) بیٹھو تو پورے اطمینان سے بیٹھو اور بائیں ران بچھا لو پھر تشہد پڑھو۔

(۷۶۹) حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں (بھول کر) کھڑے ہو گئے حالانکہ آپ کو تشہد کے لیے بیٹھنا تھا، پھر نماز پوری کر کے سلام سے قبل بیٹھ کر دو سجدے کیے اور ہر سجدے میں تکبیر کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدے کیے۔ یہ سجدے تشہد کے بدلے میں تھے۔

٣٤ ـ باب صفة الجلوس في التشهد وبين السجدتين وما جاء في التورك والإقعاء

١/٧٧٠ ـ عَنْ وائِلِ بْنِ حُجْرٍ أنهُ رَأى النَّبيَّ ﷺ يُصَلِّي فَسَجَدَ، ثمَّ قَعَدَ فافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى. رَواهُ أحمدُ وأبو داودَ والنَّسائيُّ، وفي لَفْظٍ لِسَعِيدِ بْنِ مَنْصُورٍ قالَ: صَلَّيْت خَلْفَ رَسولِ اللَّهِ ﷺ فَلَما قَعَدَ وَتَشَهَّدَ فَرَشَ قَدَمَهُ الْيُسْرَى على الأرْضِ وَجَلَسَ عَلَيْها.

٢/٧٧١ ـ وَعَنْ رِفاعةَ بْنِ رَافِعٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قال لِلأَعْرابيِّ إذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِسُجُودِكَ فإذَا جَلَسْتَ فاجْلِسْ على رِجْلِكَ الْيُسْرَى. رَواهُ أحمَدُ.

٣/٧٧٢ ـ وَعَنْ أَبِي حميْدٍ أنهُ قالَ وَهُوَ في نَفَرٍ مِنْ أصحابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنْت أحفَظَكُمْ لِصَلاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتهُ إذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذاءَ مِنْكَبَيْهِ، وَإذَا رَكَعَ أمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثمَّ هَصَرَ ظَهرَهُ فإذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتى يَعُودَ كُل فقَارٍ مَكانَهُ فإذَا سَجدَ وضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلا قابِضهما واسْتَقْبَلَ بأَطْرَافِ أصابعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فإذَا جَلَسَ في الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ على رِجْلِهِ الْيُسْرَى ونَصَبَ اليمنَى، فإذَا جلسَ في الركعةِ الأخيرةِ قدَّمَ رِجْلَهُ الْيسرى ونَصَبَ الأخْرَى وَقَعَدَ على مَقْعَدَتِهِ. رَواهُ البُخاريُّ وَقَدْ سَبَقَ لِغَيْرِهِ بِلَفْظٍ أبْسَطَ مِنْ هٰذَا.

٤/٧٧٣ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كان رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الصلاةَ بالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ بالْحَمْدِ للّٰهِ رَبِّ الْعالَمِينَ، وكانَ إذَا رَكَعَ لَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ، وكانَ بَيْنَ ذٰلِكَ، وكانَ إذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجدْ حَتى يَسْتَوِيَ قائماً وَإذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ لَمْ يَسْجُدْ حَتى يَسْتَوِيَ جالِساً، وكانَ يَقُولُ في كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ، وكانَ يَفْرِشُ رِجلهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلهُ الْيُمْنَى، وكانَ يَنْهَى عَنْ عَقِبِ الشَّيْطانِ، وكانَ يَنْهَى أنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبعِ وكانَ يَخْتِمُ الصلاةَ بالتَّسْلِيمِ. رَواهُ أحْمدُ ومُسلمٌ وأبو داودَ.

٥/٧٧٤ ـ وعَنْ أبي هرَيْرَةَ قالَ: نَهانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ثَلاثٍ: عَنْ نَقْرَةٍ كَنَقْرَةِ الدِّيكِ، وَإقْعَاءٍ كإقْعَاءِ الْكَلْبِ، وَالْتِفَاتٍ كالْتِفَاتِ الثَّعْلَبِ. رَواهُ أحْمدُ.

٣٥ ـ باب ذكر تشهد ابن مسعود وغيره

١/٧٧٥ ـ عَنِ ابْنِ مسْعُودٍ قالَ عَلَّمَني رَسُولُ اللَّهِ ﷺ التَّشَهُّد كَفي بيْنَ كَفَّيْهِ كما يُعَلِّمُني السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: التَّحِيَّات للّٰهِ والصَّلوات الطَّيِّبات السلامُ عَلَيْكَ أيُّها النَّبيُّ

دو سجدوں کے درمیان اور تشہد میں بیٹھنے کی کیفیت اور بایاں پاؤں بچھا کر چوتڑوں اور ایڑیوں پر بیٹھنا

(۷۷۰) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا پھر بایاں پاؤں زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ گئے۔ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشہد میں بایاں پاؤں زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھ گئے۔

(۷۷۱) حضرت رفاعة بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے فرمایا سجدہ کرتے وقت پیشانی اچھی طرح زمین پر رکھو جب بیٹھو تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھو۔

(۷۷۲) حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب کہ وہ صحابہ کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے۔ مجھے تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز یاد ہے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تکبیر کہتے وقت دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے، رکوع میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے، کمر برابر رکھتے، قومہ میں سیدھے کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی۔ سجدے میں ہاتھ نہ بچھاتے تھے اور نہ سکیڑتے اور پیروں کی انگلیوں کے کنارے قبلہ رُخ کر لیتے۔ تشہد میں بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں کھڑا کر لیتے اور جب پچھلی رکعت میں بیٹھتے تو بایاں پاؤں دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکال لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے اور مقعد (چوتڑوں) پر بیٹھ جاتے۔

(۷۷۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو اللہ اکبر اور الحمد کی قراءت سے شروع کرتے تھے۔ رکوع میں سر اونچا رکھتے اور نہ نیچا بلکہ برابر رکھتے۔ قومہ میں جب تک سیدھے نہ کھڑے ہو جاتے سجدے میں نہ جاتے تھے اور جلسہ میں جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے دوسرا سجدہ نہ کرتے تھے اور ہر دو رکعتوں میں التحیات الخ پڑھتے تھے اور (تشہد میں) بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں کھڑا کر لیتے تھے، شیطان کی طرح (کتے کی طرح) بیٹھنے سے اور درندے کی طرح دونوں ہاتھ بچھانے سے منع فرماتے تھے اور نماز سلام پر ختم کر دیتے تھے۔

فقہ الحدیث: شیطانی بیٹھک یہ ہے کہ چوتڑ زمین پر ہوں، ٹانگیں کھڑی ہوں اور ہاتھوں کی ہتھیلیاں زمین پر رکھی ہوئی ہوں (نووی) کتا اسی طرح بیٹھتا ہے (مترجم)

(۷۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز میں) تین باتوں سے منع فرمایا۔ مرغ کی طرح ٹھونگیں مارنے سے، کتے کی طرح بیٹھنے سے اور لومڑی کی طرح ادھر ادھر دیکھنے سے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ وغیرہ کا تشہد

(۷۷۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جب کہ میرا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں تھا تشہد (التحیات) سکھایا جس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ تشہد یہ ہے۔ اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبَاتُ۔ الخ (ہر قسم کی زبانی بدنی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ اے نبی! تجھ پر سلام ہو

وَرَحْمَةُ اللّٰه وبَرَكَاتُهُ السلامُ عَلَيْنا وعلى عِبادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أشْهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلا اللّٰهُ، وأشهَدُ أنَّ محمَّداً عبْدُهُ وَرَسُولُهُ. رَواهُ الْجَماعةُ، وفي لَفظٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: إذا قَعَدَ أحَدُكُمْ في الصلاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّات للّٰهِ... وَذَكَرَهُ، وَفيهِ عِنْدَ قَولِهِ: وعلى عِباد اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فإنَّكُمْ إذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ فَقَدْ سَلَّمْتُمْ على كُلِّ عبْدٍ للّٰهِ صالِحٍ في السَّماءِ وَالأرْضِ، وفي آخِرِهِ، ثم يَتَخَيَّرُ مِنَ الْمَسْألَةِ ما شاءَ. مُتَّفَقٌ عليهِ ولأحْمدَ مِنْ حَدِيثِ أبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبدِ اللّٰهِ قالَ: عَلَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ وَأمَرَهُ أنْ يُعلِّمَهُ النَّاسَ: التَّحِيَّات للّٰهِ... وذَكَرَهُ، قالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيث ابْنِ مَسْعُودٍ أصَحُّ حَديثٍ في التَّشَهُّدِ والعَمَلُ عَلَيْهِ عِنْدَ أكْثرِ أهلِ الْعِلمِ مِنَ الصَّحَابَةِ والتَّابِعِينَ.

٢/٧٧٦ ـ وعَن ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنا التَّشَهُّد كما يُعَلِّمُنا السُّورةَ مِنَ الْقُرآنِ فكانَ يَقُولُ: التَّحِيَّات الْمُبارَكَات الصَّلَوَات الطَّيِّبات للّٰهِ، السلامُ عليْكَ أيُّها النَّبيُّ وَرَحمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السلامُ عَلَيْنا وعلى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أشْهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلاَّ اللّٰهُ، وأشْهَدُ أنَّ محمّداً رَسُولُ اللّٰهِ. رَواهُ مسْلِمٌ وأبُو دَاوُد بِهذا اللَّفظِ، وَروَاهُ التِّرْمِذِيُّ وصَحَّحهُ كَذٰلِكَ لٰكِنَّهُ ذكَرَ السلامَ مُنَكَّراً، وَروَاهُ ابْنُ ماجَه كَمُسْلِم لٰكِنَّهُ قالَ: وَأشهَدُ أنَّ محمّداً عبْدُهُ ورَسوله. وروَاهُ الشافِعِيُّ وَأحْمَدُ بِتَنْكِير السلام وقَالا فيهِ: وَأنَّ محمّداً، وَلَمْ يَذْكُرَا أشْهَد، والبَاقِيَ كَمُسْلم. وروَاهُ أحْمدُ مِنْ طَرِيقٍ آخَرَ كَذٰلِكَ لٰكِنْ بِتَعْرِيفِ السلامِ. وَروَاهُ النسائيُّ كَمُسْلمٍ لٰكِنَّهُ نَكَّرَ السلامَ وقالَ: وَأشْهَدُ أنَّ محمّداً عبدهُ وَرَسُولُهُ.

٣٦ ـ باب في أن التشهد في الصلاة فرض

١/٧٧٧ ـ عَنِ ابْنِ مسْعُودٍ قالَ: كُنَّا نقُولُ قَبْلَ أنْ يُفرَضَ عَلَيْنا التشَهُّد السلامُ على اللّٰهِ السلامُ على جِبْرِيلَ وميكائِيلَ، فقالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لا تَقُولُوا هٰكَذا وَلٰكِنْ قُولُوا التَّحِيَّات للّٰهِ... وذَكَرَهُ». رَواهُ الدَّارَقُطنيُّ وقالَ إسنادُهُ صَحيحٌ.

وهذا يدل على أنه فُرِض عليهم.

٢/٧٧٨ ـ وعَنْ عمَر بْنِ الْخَطَّابِ قالَ: لا تُجزِي صَلاةٌ إلاَّ بتشَهُّدٍ. رَواهُ سَعيدٌ في «سننِهِ» والبُخاريُّ في «تاريخهِ».

٣٧ ـ باب الإشارة بالسبابة وصفة وضع اليدين

١/٧٧٩ ـ عَنْ وائِلِ بْنِ حُجْرٍ أنه قالَ في صِفةِ صلاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ثمّ قعدَ فافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كفَّهُ اليُسْرَى على فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ اليُسْرَى وجعَلَ حدَّ مرْفقِهِ

اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں)۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی نماز میں بیٹھے تو التحیات پڑھے۔ پھر التحیات کا ذکر کیا۔ اس میں وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ کے بعد یہ بھی ہے۔ جب تم ایسا کرو گے تو گویا تم نے ہر نیک بندے پر سلام پڑھا خواہ وہ زمین پر ہو یا آسمان پر۔ آخر میں ہے جو دعا پسند ہو مانگو۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا انہیں رسول اللہ ﷺ نے تشہد سکھایا اور حکم کیا کہ لوگوں کو سکھاؤ۔ وہ ہے اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ اور پورا التحیات ذکر کیا۔

فقہ الحدیث: ترمذی نے فرمایا تشہد میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث بہت صحیح ہے اور اس پر اکثر صحابہ اور تابعین کا عمل ہے۔

(۷۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن مجید کی سورت سکھاتے تھے۔ آپ ﷺ یوں سکھاتے تھے التحیات المبارکات الصلوات الطیبات للہ الخ (برکت والی بدنی، مالی اور جسمانی عبادتیں صرف اللہ کے لیے ہیں اور اے محمد ﷺ! تم پر اللہ کی سلامتی ہو اور اس کی برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی حق دار عبادت نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)۔ ترمذی نے اس کو روایت کر کے صحیح کہا ہے کہ لیکن السلام کی بجائے سلامٌ (بغیر الف لام کے) نکرہ ذکر کیا ہے۔ مسلم کی طرح ابن ماجہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے لیکن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہا ہے۔ امام احمد اور امام شافعی نے السلام کو (بغیر الف لام کے) سلامٌ نکرہ روایت کیا ہے۔ اَشْھَدُ کو ذکر نہیں کیا وَاَنَّ مُحَمَّدًا ہی کہا ہے۔ باقی الفاظ مسلم کی طرح ہیں۔ امام احمد نے اسی طرح ایک اور سند سے اس (التحیات) کو روایت کیا ہے لیکن اس میں السلام (الف لام کے ساتھ) ہے۔ نسائی نے بھی مسلم کی طرح التحیات روایت کیا ہے لیکن السلام کو (بغیر الف لام کے) نکرہ بیان کیا ہے اور اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ کہا ہے۔

نماز میں تشہد فرض ہے

(۷۷۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم تشہد فرض ہونے سے پہلے یوں کہا کرتے تھے جبرائیل و میکائیل پر سلامتی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوں نہ کہو بلکہ التحیات الخ پڑھو۔ دارقطنی نے کہا اس کی سند صحیح ہے اور یہ تشہد کے فرض ہونے کی دلیل ہے۔

(۷۷۸) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز تشہد کے بغیر کافی (صحیح) نہیں ہوتی۔

تشہد میں شہادت کی انگلی سے اشارہ اور ہاتھ کیسے رکھے جائیں؟

(۷۷۹) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بیان میں فرمایا پھر آپ ﷺ بیٹھے بایاں پاؤں بچھا لیا اور بایاں ہاتھ بائیں ران اور گھٹنے پر رکھ لیا اور دائیں کہنی کی

الأيْمَنِ على فَخِذِهِ اليُمْنَىٰ، ثمَّ قَبَضَ ثِنْتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثمَّ رَفَعَ أُصْبعهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُها يَدْعُو بِها. رَواه أحمَدُ والنَّسائي وأَبو دَاوُد.

٢/٧٨٠ ـ وَعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا جَلَسَ في الصلاةِ وضَعَ يَدَيْهِ على رُكْبَتَيْهِ ورَفَعَ أُصْبعهُ اليُمْنَىٰ الّتي تَلِي الإِبهامَ فَدعا بِها ويَدُهُ اليُسْرَى على رُكْبَتِهِ باسِطَها عليْها، وفي لَفْظٍ: كانَ إذا جَلسَ في الصلاةِ وَضَعَ كفَّهُ الْيمنَىٰ على فخْذِهِ الْيُمْنَىٰ وَقبضَ أصَابعهُ كُلّها وأشارَ بإصْبعه التي تَلي الإِبْهامَ ووضَعَ كَفَّهُ اليُسْرى على فَخذهِ اليُسْرى. رَواهما أحْمدُ ومُسلِمٌ والنَّسائِي.

٣٨ ـ باب ما جاء في الصلاة على رسول الله ﷺ

١/٧٨١ ـ عَنْ أبي مَسْعُودٍ قالَ: أَتَانا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ في مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، فقالَ لهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أمَرَنا اللَّهُ أنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فكَيْفَ نُصلِّي علَيْكَ؟ قالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتى تَمَنَّيْنا أنهُ لَمْ يسْألْهُ، ثمَّ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ على محمَّدٍ وعلى آلِ محمَّدٍ كما صَلَّيْتَ على آلِ إبْرَاهِيمَ وبَارِكْ على محمَّدٍ وعلى آلِ محمَّدٍ كما بارَكْتَ على آلِ إبْراهيمَ إنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ والسلامُ كما قَدْ عَلِمْتُمْ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائِي والتِّرْمِذِي وَصحَّحهُ، ولأحمَدَ في لَفْظٍ آخَرَ نَحْوُهُ وفيهِ: فَكَيْفَ نُصَلِّي عليْكَ إذَا نَحْنُ صَلَّيْنا في صلاتِنا.

٢/٧٨٢ ـ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قالَ: قُلْنا يا رسولَ اللَّهِ قَدْ عَلِمْنا أو عَرَفْنا كَيْفَ السلامُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ الصلاةُ؟ قالَ قُولُوا اللَّهمَّ صَلِّ على محمَّدٍ وعلى آلِ محمَّدٍ كما صَلَّيْتَ على آلِ إبْراهيمَ إنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بارِكْ على محمَّدٍ وعلى آلِ مُحَمَّدٍ كما بارَكْتَ على آلِ إبْرَاهِيمَ إنكَ حَمِيدٌ مَجيدٌ. رَواهُ الجماعةُ إلاَّ أنَّ التِّرْمِذِيَّ قالَ فِيهِ على إبْرَاهِيمَ في الْموضِعَيْنِ ولَمْ يَذْكُرْ آلَهُ.

٣/٧٨٣ ـ وَعَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قالَ: سَمِعَ النَّبيُّ ﷺ رَجلاً يَدْعُو في صَلاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ على النَّبيِّ ﷺ فقالَ النَّبيُّ ﷺ عَجل هٰذَا، ثمَّ دَعاهُ. فقالَ لهُ أو لِغَيْرِهِ إذَا صَلَّى أحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ والثَّناءِ عليهِ، ثمَّ لِيُصَلِّ على النَّبيِّ ﷺ ثمَّ لِيَدْعُ بَعْدُ ما شَاءَ. رَواهُ التِرمِذِيُّ وصَحَّحهُ.

وفيه حجة لمن لا يرى الصلاة عليه فرضاً، حيث لم يأمر تاركها بالإعادة. ويعضده قوله في خبر ابن مسعود بعد ذكر التشهد: «ثم يتخيَّرُ من المسألة ما شاء».

حد دائیں ران کے برابر میں رکھی یعنی کہنی ران سے اُٹھا کر رکھی اور ہاتھ ران پر رکھا۔ پھر دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں بند کر کے (درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے) دائرہ بنایا اور شہادت کی انگلی اٹھائی۔ میں نے دیکھا آپ ﷺ اسے حرکت دے رہے تھے اور اس سے اشارہ کر رہے تھے (یعنی شیطان پر چوٹ کر رہے تھے)۔

(۷۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لیتے اور دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی اٹھاتے اس سے اشارہ کرتے یعنی شیطان پر چوٹ کرتے اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر کھول کر رکھتے۔ یہ الفاظ بھی ہیں آپ ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے تمام انگلیاں بند کر لیتے، شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے۔

درود شریف کا بیان

(۷۸۱) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ ہم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے۔ آپ ﷺ سے حضرت بُشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اللہ نے ہمیں آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے۔ آپ ﷺ پر کن الفاظ کے ساتھ درود بھیجیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے۔ ہم نے تمنا کی کہ کاش وہ آپ ﷺ سے نہ ہی پوچھتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس طرح درود بھیجو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ (اے اللہ محمد ﷺ پر اور ان کے اہل پر درود بھیج جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجا اور محمد ﷺ کو اور آپ ﷺ کی آل کو برکت دے جیسے تو نے ابراہیم کی آل کو برکت دی تھی بلاشبہ تیری حمد و بزرگی کے سب قائل ہیں۔ اور سلام تم کو معلوم ہی ہے۔ احمد کی ایک دوسری روایت کے الفاظ بھی ایسے ہی ہیں اور اس میں ہے کہ ہم نماز میں کس طرح آپ پر درود بھیجیں؟

(۷۸۲) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہمیں آپ پر سلام پڑھنے کا طریقہ معلوم ہے۔ آپ ﷺ پر درود کس طرح بھیجیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یوں پڑھو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ (اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا۔ اے اللہ! محمد ﷺ کو اور محمد ﷺ کی آل کو برکت دے۔ جس طرح تو نے حضرت ابراہیم کی آل کو برکت دی یقیناً تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔ ترمذی میں آلِ ابراہیم کی جگہ صرف عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ ہے یعنی آلِ ابراہیم کا ذکر نہیں ہے۔

(۷۸۳) حضرت فضالۃ بن عبید رضی اللہ عنہ نے کہا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو بلا درود کے نماز میں دعا مانگتے ہوئے سنا تو فرمایا اس نے جلدی کی۔ پھر آپ ﷺ نے اسے بلا کر اس سے یا کسی اور سے فرمایا جب کوئی نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ اللہ کی حمد و ثنا سے شروع کرے پھر اللہ کے نبی پر درود بھیجے بعد میں جو چاہے دعا مانگے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو نماز میں نبی ﷺ پر درود پڑھنے کو فرض نہیں سمجھتے، کیونکہ آپ ﷺ نے شخص مذکور کو باوجود اس بات کے کہ اس نے درود ترک کر دیا تھا، دہرانے کا حکم نہیں دیا۔ اس کی تائید ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں تشہد کے بعد فرمایا گیا ہے کہ اس (تشہد) کے بعد جو چاہے مانگے۔

٣٩ ـ باب ما يستدل به على تفسير آله المصلى عليهم

١/٧٨٤ ـ عَنِ أَبِي حمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أنَّهُمْ قالُوا يا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قالَ قُولُوا: اللَّهمَّ صَلِّ على محمَّدٍ وَعلى أَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كما صَلَّيْتَ على آلِ إبْرَاهِيمَ وبَارِكْ على محمَّدٍ وأَزْوَاجِهِ وذُرِّيَّتِهِ كما بارَكْتَ على آلِ إبْرَاهِيمَ إنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

٢/٧٨٥ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بالْمِكْيَالِ الأوفَى إذَا صَلَّى عَلَيْنا أهلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ صَلِّ على محمَّدٍ النبيِّ وأَزْوَاجِهِ أمَّهاتِ المؤمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهلِ بَيْتِهِ كما صَلَّيْتَ على آلِ إبْرَاهِيمَ إنَّكَ حَميدٌ مَجِيدٌ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٤٠ ـ باب ما يدعو به في آخر الصلاة

١/٧٨٦ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الأخِيرِ فَلْيَتَعَوَّذْ باللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ القَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا والمَماتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجالِ. رَواهُ الجماعةُ إلاَّ الْبُخاريَّ والتِّرْمِذِيَّ.

٢/٧٨٧ ـ وَعَنْ عائِشَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يَدْعُو في الصلاةِ: اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ القَبْرِ، وأَعوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وفِتْنَةِ الْمَماتِ، اللَّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَغْرَمِ والْمَأْثَمِ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ ابْن ماجه.

٤١ ـ باب جامع أدعية منصوص عليها في الصلاة

١/٧٨٨ ـ عَنْ أبي بَكْرٍ الصدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عنهُ أنهُ قال لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ علِّمْنِي دُعاءً أَدْعُو بِهِ في صلاتِي قالَ قُلْ: اللَّهُمَّ إنِّي ظَلَمْت نَفْسِي ظلْماً كَثِيراً وَلا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إلاَّ أَنْتَ فاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وارْحَمْنِي إنَّكَ أنتَ الْغَفُورُ الرَّحِيم. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/٧٨٩ ـ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ الْقَعْقَاعِ قالَ: رَمَقَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهوَ يُصَلِّي فجَعَلَ يَقُولُ في صَلاتِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَوَسِّعْ لِي في داري، وبَارِكْ لِي فِيما رَزَقْتَنِي. رَواهُ أحمدُ.

٣/٧٩٠ ـ وَعَنْ شدادِ بْنِ أوسٍ أنّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يَقُولُ في صَلاتِهِ اللَّهُمَّ إنِّي أسأَلُكَ الثَّبَاتَ في الأمْرِ وَالْعَزِيمَةَ على الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتكَ وَحُسْنَ عِبادَتِكَ، وأسْأَلُكَ قَلْباً سَلِيماً وَلِساناً صادقاً، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيرِ ما تَعْلَمُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ ما تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِما تَعْلَمُ. رَواهُ النسائيُّ.

''آل'' کی وضاحت

(۷۸۴) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا یارسول اللہ! ہم آپ ﷺ پر کیسے درود بھیجیں فرمایا اس طرح اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ الخ ۔اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج اور آپ ﷺ کی بیویوں اور اولاد پر جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود بھیجا اور حضرت محمد ﷺ! آپ ﷺ کی بیویوں اور آپ ﷺ کی اولاد کو برکت دے جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل کو برکت دی۔ یقیناً تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔

(۷۸۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس کو یہ پسند ہو کہ وہ جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے اور پورے پیمانے سے پڑھے تو وہ یوں کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ الخ یعنی اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر جو نبی ہیں اور آپ ﷺ کی بیویوں پر جو مومنوں کی مائیں ہیں اور آپ ﷺ کی اولاد پر اور اہلِ بیت پر درود بھیج جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا تھا یقیناً تو تعریف کیا ہوا بزرگ ہے۔

نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے کی دعائیں

(۷۸۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آخری تشہد سے فارغ ہو تو اس کو چاہیے کہ چار چیزوں سے پناہ مانگے جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنوں سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

(۷۸۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الخ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنے سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض اور گناہ سے۔

نماز میں جامع و منصوص دعائیں

(۷۸۸) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں درخواست کی کہ مجھے کوئی دعا سکھا دیجیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ فرمایا یہ دعا پڑھا کرو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ الخ یعنی اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بڑے ظلم کیے ہیں اور گناہ بس تو ہی بخشتا ہے سو مجھے اپنے پاس سے مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم فرما بلاشبہ تو بڑی بخشش والا اور بڑا ہی مہربان ہے۔

(۷۸۹) حضرت عبید بن قعقاع رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک آدمی نے چپکے سے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ ﷺ نماز میں یہ دعا پڑھ رہے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ ''اے اللہ! میرے گناہ بخش دے۔ مجھے میرے گھر میں وسعت دے اور میری روزی میں برکت عطا فرما۔''

(۷۹۰) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا مانگتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ۔ الخ (اے اللہ! میں تجھ سے دین پر ثابت قدمی اور ہدایت پر پختگی مانگتا ہوں اور تیری نعمت کے شکر کی اور پُر خلوص عبادت کی توفیق مانگتا ہوں، مجھے صاف دل اور سچی زبان عطا فرما۔ میں ان چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جن کو تو جانتا ہے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ان چیزوں کے شر سے جن کو تو جانتا ہے اور ان گناہوں کی بخشش مانگتا ہوں جن کو تو جانتا ہے۔''

٤/٧٩١ ـ وعنْ أبي هريْرة أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يَقُولُ في سُجُودِهِ اللَّهُمَّ اغفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهِ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وعَلانِيَتَهُ وَسِرَّهُ. رَواهُ مُسْلِمٌ وأبُو دَاوُدَ.

٥/٧٩٢ ـ وَعَنْ عَمارِ بْنِ ياسِرٍ أنهُ صَلّى صَلاةً فأوجَزَ فِيها فأنْكَرُوا ذٰلِكَ، فقالَ أَلَمْ أُتِمَّ الرُّكوعَ والسُّجودَ؟ فقالُوا بَلَى، قالَ أما إنِّي دَعَوتُ فِيها بِدُعاءٍ كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ: اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ الغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ على الخَلْقِ أَحْيِنِي ما عَلِمْتَ الحَيَاةَ خَيْراً لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كانَتِ الوَفاةُ خَيْراً لِي أَسأَلُكَ خَشْيَتَكَ في الْغَيْبِ وَالشَّهادَةِ وكَلِمَةَ الْحَقِّ في الْغَضبِ والرِّضا والقَصْدَ في الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ والشَّوقَ إِلَى لِقائِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مضِرَّةٍ، وَمِنْ فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيِّنا بِزِينَةِ الإِيمانِ وَاجْعَلْنا هُدَاةً مُهتَدِينَ. رواهُ أحمدُ والنسائي.

٦/٧٩٣ ـ وَعَنْ مُعاذِ بْنِ جَبَلٍ قالَ: لَقِيَنِي النبيُّ ﷺ فقالَ إني أُوصِيكَ بكَلِماتٍ تقُولُهُنَّ في كُلِّ صلاةٍ: اللَّهُمَّ أعِنِّي على ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبادَتِكَ. رَواهُ أحْمدُ والنَّسائيُّ وأبُو داوُد.

٧/٧٩٤ ـ وعَنْ عائِشَةَ أنَّها فقَدتِ النَّبي ﷺ مِنْ مَضْجَعِها فَلَمَسَتْهُ بِيَدِها فَوَقَعَتْ عليه وَهُوَ ساجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ: رَبِّ أَعْطِ نَفْسِي تَقْوَاها زَكِّها أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاها أَنْتَ وَلِيُّها وَمَولاها. رَواهُ أحْمدُ.

٨/٧٩٥ ـ وعَنِ ابنِ عَبّاسٍ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ صلَّى فَجَعَلَ يَقُولُ في صلاتِهِ أو في سُجُودِهِ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ في قَلْبِي نُوراً، وفي سمْعِي نُوراً، وفي بَصَري نُوراً، وَعَنْ يَمِيني نوراً، وَعَنْ شِمالِي نُوراً، وَأَمامِي نُوراً، وَخَلْفِي نُوراً، وَفَوقِي نُوراً، وَتَحْتِي نُوراً، واجعلْ لِي نُوراً أو قالَ، وَاجْعَلْنِي نُوراً. مُخْتَصَرٌ مِنْ مسلمٍ.

٤٢ ـ باب الخروج من الصلاة بالسلام

١/٧٩٦ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينه وَعَنْ يَسَارِهِ: السلامُ علَيْكُم وَرَحْمَةُ اللَّهِ السلامُ عَلَيْكُم ورَحْمَةُ اللَّهِ حتى يُرَى بَياضُ خدِّهِ. رَواهُ الخَمْسَةُ وصَحَّحَهُ التِّرمِذِيُّ.

٢/٧٩٧ ـ وعَنْ عامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أبِيهِ قالَ: كُنْت أَرَى النَّبيَّ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وعَنْ يَسارِهِ حتى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ والنسائيُّ وابْنُ ماجَه.

٣/٧٩٨ ـ وَعَنْ جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قالَ: كُنّا إذا صَلَّينا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْنا السلامُ عَلَيْكُم وَرحمَةُ اللَّهِ، السلامُ عَلَيكُم ورحمَةُ اللَّهِ، وَأَشارَ بِيَدِهِ إلى الجَانِبَيْنِ، فقالَ رَسُولُ

(۷۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سجدے میں یہ دعا مانگتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ كُلَّهٗ الخ ''اے اللہ! میرے تمام چھوٹے بڑے، اگلے پچھلے، چھپے اور ظاہر گناہ بخش دے۔''

(۷۹۲) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مختصر نماز پڑھی۔ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ انہوں نے فرمایا کیا میں نے رکوع وسجدہ پورا ادا نہیں کیا۔ لوگوں نے جواب دیا کیوں نہیں؟ فرمایا میں نے اس میں وہ دعا مانگی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی تھی۔ وہ یہ تھی اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبِ الخ۔ ''اے اللہ تیرے علم غیب کے ساتھ اور ہمہ گیر قدرت کے ساتھ سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لیے باعثِ خیر ہو اور جب موت میرے لیے باعثِ خیر ہو تو مجھے اٹھا لے۔ میں تجھ سے خلوت وجلوت میں تیرا خوف، خوشی اور غصے میں حق بات، غربی اور امیری میں درمیانہ روی، اپنے دیدار سے نگاہ کی لذت اور شوقِ ملاقات مانگتا ہوں اور نقصان دہ تکلیف اور گمراہ کن فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ ہمیں ایمان کی خوبصورتی سے سجا اور ہمیں راہنما اور راہیاب بنا۔''

(۷۹۳) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے اور فرمایا میں تمہیں چند کلمات کی تاکید کرتا ہوں انہیں ہر نماز میں پڑھا کرو اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ الخ ''اے اللہ! اپنے ذکر و شکر اور اپنی اچھی عبادت پر میری مدد فرما۔''

(۷۹۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بستر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گم پایا۔ ہاتھوں سے ٹٹول کر دیکھا تو ان کا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑ گیا۔ آپ سجدے میں تھے اور یہ پڑھ رہے تھے اَللّٰهُمَّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا الخ۔ ''اے اللہ! مجھے تقویٰ عطا فرما، پاک فرما۔ تو بہترین پاک کرنے والا ہے اور تو میرا ولی اور مالک ہے۔''

(۷۹۵) ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ نماز یا سجدے میں دعا مانگی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا الخ۔ ''اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے، میرے کانوں میں نور۔ آنکھوں میں نور، دائیں نور، بائیں نور، آگے نور، پیچھے نور، اوپر نور اور نیچے نور، نور ہی نور ہو، مجھے سراپا نور بنا دے۔''

سلام سے نماز ختم ہو جاتی ہے

(۷۹۶) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں سلام پھیرتے ہوئے اس قدر مڑتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخساروں کی سفیدی نظر آ جاتی تھی۔

(۷۹۷) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں بائیں سلام پھیرتے دیکھا ہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار کی سفیدی دکھائی دے جاتی تھی۔

(۷۹۸) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تو زبان سے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ کہتے تھے اور ہاتھوں سے دونوں طرف اشارہ کرتے تھے فرمایا

اللّهِ ﷺ عَلامَ تُومُونَ بأيْدِيكُمْ كأنّها أذنابُ خَيْلٍ شُمْسٍ إنّما يَكْفي أحَدَكُمْ أنْ يَضَعَ يَدَهُ على فَخِذِهِ يُسَلِّمُ على أخِيهِ منْ على يَمِينِهِ وَشِمالِهِ. رواهُ أحْمَدُ ومُسْلِمٌ، وفي رِوايَةٍ: كُنّا نُصَلّي خلفَ النّبيِّ ﷺ فقالَ ما بالُ هٰؤلاءِ يُسَلمُونَ بأيْدِيهِمْ كَأنّها أذنابُ خَيلٍ شُمْسٍ إنّما يَكْفِي أحَدَكُمْ أن يَضَعَ يَدَهُ على فَخِذِهِ ثمّ يَقولُ السلامُ عَليكمْ السلامُ عَلَيْكُمْ. رَواه النّسائيُّ.

وهو دليل على أنه إذا لم يقل: «ورحمة الله» أجزأه.

٤/٧٩٩ ـ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدبٍ قالَ: أمَرَنا رَسُولُ اللّهِ ﷺ أنْ نُسَلِّمَ على أئِمّتِنا وَأنْ يُسَلِّمَ بَعْضنا على بَعْضٍ. رَواهُ أحمدُ وأبُو داوُدَ وَلَفْظُهُ: أمَرَنا أنْ نَرُدَّ على الإمامِ، وَأنْ نَتَحابَ، وَأنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنا على بَعْضٍ.

٥/٨٠٠ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: حَذْفُ التّسْليم سنّةٌ. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُد ورَواهُ التِّرمِذِيُّ مَوقُوفاً وصَحّحهُ. وقالَ ابْنُ المبارَكِ مَعْناهُ أنْ لا يَمُدَّ مَدّاً.

٤٣ ـ باب من اجتزأ بتسليمة واحدة

١/٨٠١ ـ عَنْ هِشام عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أوفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَام عَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا أوتَرَ بِتِسْعِ رَكَعَاتٍ لَمْ يَقْعُدْ إلاّ في الثّامِنَةِ، فَيَحْمَدُ اللّهَ ويَذْكُرُهُ ويَدْعُو ثمّ يَنْهَضُ وَلا يُسَلِّمُ ثمّ يُصلّي التّاسِعَةَ فيجلِسُ فَيَذْكُرُ اللّهَ وَيَدْعُو ثمّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً يُسْمِعُنا، ثمّ يُصلي رَكْعَتَيْنِ وَهوَ جالِسٌ، فَلَمّا كَبِرَ وَضَعُفَ أوتَرَ بِسَبْعِ رَكَعَاتٍ لا يَقْعُدُ إلاّ في السّادِسَةِ، ثم يَنْهَضُ ولا يُسلمُ فَيُصلي السابِعَةَ، ثمّ يُسلمُ تَسْلِيمَةً ثمّ يُصلّي رَكْعَتَيْنِ وَهوَ جالِسٌ. رَواهُ أحْمَدُ والنّسائيُّ، وفي روايَةٍ لأحْمَدَ في هٰذِهِ القِصّةِ ثمّ يُسلمُ تَسْلِيمَةً واحِدَةً: السلامُ عَلَيْكُم يَرْفَعُ بِها صَوتَهُ حَتّى يُوقِظَنا.

٢/٨٠٢ ـ وَعَنْ ابنِ عُمَرَ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يَفْصِلُ بَيْنَ الشّفْعِ والْوِتْرِ بِتَسْلِيمةٍ يُسْمِعُناها. رَواهُ أحمدُ.

٤٤ ـ باب في كون السلام فرضاً

١/٨٠٣ ـ قالَ النّبي ﷺ: وَتَحْلِيلُها التّسْلِيمُ، وَعَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعاوِيَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الحرّ عَنِ الْقاسِمِ بْنِ مخَيْمِرَةَ قالَ: أخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدي فَحَدَّثَني أنّ عبْدَ اللّهِ بْن مَسْعُودٍ أخذَ بِيَدِهِ وَأنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ أخَذَ بِيَدِ عبْدِ اللّهِ فَعَلّمَهُ التّشَهُّدَ في الصّلاةِ، ثمّ قالَ: إذا قلْتَ هٰذا وقَضَيْتَ هٰذا فَقَدْ قضَيْتَ صلاتَكَ إنْ شِئْتَ أنْ تَقُومَ فقُمْ وَإنْ شئتَ أنْ تَقْعُدَ فاقْعُدْ. رواهُ أحْمدُ وأبُو دَاوُدَ والدارقُطْنيُّ، وقالَ: الصّحيحُ أنّ قَولَهُ: إذَا قَضَيْتَ هٰذا،

ہاتھوں سے کس چیز کی طرف اشارہ کرتے ہو گویا وہ ہاتھ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ تمہیں یہ کافی ہے کہ اپنے ہاتھ رانوں پر رکھ کر اپنے بھائیوں کو دائیں بائیں سلام کرو۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ لوگ ہاتھوں سے کیوں سلام کرتے ہیں گویا وہ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں۔ رانوں پر ہاتھ رکھ کر زبان سے السلام علیکم السلام علیکم ہی کہنا کافی ہے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا اگر نمازی ورحمۃ اللہ نہ بھی کہے تو اس کی نماز درست ہے۔

(۷۹۹) حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ ہم اپنے اماموں کو سلام کریں اور آپس میں بھی ایک دوسرے کو سلام کریں۔ ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ امام کو سلام کا جواب دیں اور آپس میں ایک دوسرے سے محبت کریں اور سلام کریں۔

(۸۰۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا سلام میں حذف (جلدی) کرنا سنت ہے۔

فقہ الحدیث: امام ابن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ سلام کو مد کے ساتھ کھینچ کر نہ ادا کیا جائے۔

ایک سلام کو کافی سمجھنے کی دلیل

(۸۰۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ نو رکعت وتر پڑھتے تو تشہد کے لیے صرف آٹھویں رکعت پر بیٹھتے۔ اللہ کی تعریف کرتے اس کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے پھر سلام پھیرے بغیر اٹھتے نویں رکعت پڑھتے پھر بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتے اور دعا مانگتے پھر بلند آواز سے ایک طرف سلام کرتے پھر بیٹھ کر دو رکعت پڑھتے، پھر جب معمر و لاغر ہو گئے تو سات رکعت وتر پڑھنے لگے۔ تشہد کے لیے صرف چھٹی رکعت میں بیٹھتے، پھر ساتویں رکعت پر ایک سلام پھیرتے پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے۔ احمد کی روایت میں اسی قصہ میں ہے پھر بلند آواز سے ایک سلام پھیرتے حتیٰ کہ ہم بیدار ہو جاتے۔

(۸۰۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سلام سے جس کو ہم سن لیتے جُفت اور طاق رکعت میں فرق کرتے تھے۔

فقہ الحدیث: یہ سلام گردن موڑے بغیر سامنے ہی کو ہوتا تھا (مترجم)۔

لفظ سلام ہی فرض و متعین ہے

(۸۰۳) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نماز کی حلت سلام ہی ہے یعنی سلام ہی سے نماز ختم ہوتی ہے۔ حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت علقمہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے کہا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں نماز والا تشہد سکھایا پھر فرمایا جب تم یہ پڑھ لو گے یا پورا کر لو گے تو تمہاری نماز پوری ہو جائے گی پھر تمہیں اختیار ہے خواہ اُٹھ کر چلے جاؤ یا بیٹھے رہو۔

فقدْ قَضَيْتَ صلاتَكَ. مِنْ كلامِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَصَلَهُ شَبَابَةُ عَنْ زُهَيْرٍ، وجَعلهُ مِنْ كلامِ ابْنِ مَسْعودٍ، وقَولهُ أَشْبَهُ بالصَّوَابِ ممّنْ أَدرَجَهُ، وقَدِ اتَّفَقَ مَنْ رَوَى تَشَهُّد ابْنِ مسْعُودٍ على حذْفِهِ.

٤٥ ـ باب في الدعاء والذكر بعد الصلاة

١/٨٠٤ ـ عَنْ ثَوبَانَ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا انْصَرفَ مِنْ صلاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثلاثاً وقالَ: اللّهُمَّ أنْتَ السَّلامُ، وَمِنْكَ السلامُ، تَبارَكْتَ يا ذا الجلالِ والإِكْرَامِ. رَواهُ الجَماعة إلاّ الْبُخاريّ.

٢/٨٠٥ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أنهُ كانَ يقُولُ في دُبُرِ كُلِّ صلاةٍ حِينَ يُسَلِّمُ: لا إلٰهَ إلاّ اللّهُ، وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لهُ، لهُ المُلْكُ ولهُ الحَمْدُ، وَهوَ على كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، ولا حَولَ وَلا قُوَّةَ إلاّ باللّهِ الْعليّ العظِيم، وَلا نَعْبُدُ إلاّ إياهُ، لهُ النِّعْمَةُ، وَلهُ الْفَضلُ، وَلهُ الثَّناءُ الْحَسَنُ، لا إلٰهَ إلاّ اللّهُ، مخْلِصِينَ لهُ الدِّينَ وَلَو كَرِهَ الكافِرُونَ، قالَ وكانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يُهَلِّلُ بِهِنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلاةٍ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ وأبُو دَاودَ والنَّسائي.

٣/٨٠٦ ـ وَعَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يَقُولُ في دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ مكْتُوبةٍ لا إلٰهَ إلاّ اللّهُ، وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لهُ، لهُ المُلْكُ ولهُ الحَمْدُ، وَهوَ على كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللّهُمَّ لا مانِعَ لِما أَعْطَيْتَ، وَلا مُعْطيَ لِما منَعْتَ، وَلا يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ. متّفقٌ عليهِ.

٤/٨٠٧ ـ وَعَنْ عبْدِ اللّهِ بْنِ عمَرَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: خَصْلَتَانِ لا يُحْصِيهُما رَجلٌ مُسْلمٌ إلاّ دَخلَ الجَنّةَ وَهما يَسِيرٌ وَمنْ يَعْملُ بِهِما قلِيلٌ، يُسَبِّحُ اللّهَ في دُبُرِ كُلِّ صلاةٍ عَشْراً، وَيكَبِّرُهُ عشراً، وَيَحْمَدُهُ عَشْراً. قالَ فَرَأَيْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَعْقِدُها بِيدِهِ فَتِلْكَ خَمْسُونَ وَمِائةٌ باللِّسانِ، وَأَلْفٌ وَخَمْسُمائةٍ في الْمِيزَانِ، وَإِذَا أَوَى إلى فِرَاشِهِ سَبَّحَ وَحَمِدَ وكَبَّرَ مائةَ مَرّةٍ فَتِلْكَ مائةٌ باللِّسانِ، وَأَلْفٌ بالْمِيزَانِ. رَواهُ الخَمسةُ وصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

٥/٨٠٨ ـ وعَنْ سَعْدِ بْنِ أبي وقّاصٍ أنهُ كانَ يُعَلِّمُ بَنيهِ هٰؤلاءِ الْكَلِماتِ كما يُعَلِّمُ المُعَلِّمُ الغِلْمانَ الكِتابةَ ويقُولُ إنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ كانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصلاةِ: اللّهُمَّ إنّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ البُخلِ، وأَعُوذُ بكَ مِنَ الْجُبْنِ، وأعوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إلى أَرْذَلِ العُمرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيا، وأَعُوذُ بكَ مِنْ عَذَابِ القبْرِ. رَواهُ البُخاريُّ والتِّرْمِذِيُّ وصَحَّحهُ.

٦/٨٠٩ ـ وعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يَقُولُ إذَا صلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ:

فائدہ: امام دارقطنی رحمہ اللہ نے فرمایا اِذَا قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلٰوتَكَ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا کلام ہے جیسا کہ شبابۃ نے زہیر سے اس کو روایت کیا ہے۔ دارقطنی کی یہ بات ان لوگوں کی بات سے زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے جنہوں نے اسے حدیث کا حصہ بنا دیا ہے۔ حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ کا تشہد بیان کرنے والے بالاتفاق اسے نہیں لائے۔

سلام کے بعد ذکر و دعا

(۸۰۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو کر تین بار استغفراللہ پڑھتے پھر یہ پڑھتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامَ الخ اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے اور اے جلال و عزت والے تو ہی برکت والا ہے۔''

(۸۰۵) حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سلام پھیر کر ہر نماز کے بعد یہ کلمے پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد یہ کلمے پڑھا کرتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ الخ ۔ یعنی ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے، اسی کی بڑائیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر چھایا ہوا ہے۔ قوت و توانائی بس اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہم صرف اس کی عبادت کرتے ہیں، نعمتیں اسی کی ہیں، فضل اسی کا ہے، اچھی اچھی تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اللہ کے سوا کوئی حق دار عبادت نہیں۔ ہم پورے خلوص کے ساتھ اس کے دین کو مانتے ہیں اگرچہ کافروں کو یہ بات ناگوار ہے۔''

(۸۰۶) حضرت مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے، اسی کی تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ اے اللہ تیری دی ہوئی نعمت کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیرے عذاب سے مالدار کو اس کا مال نہ بچا سکے گا۔''

(۸۰۷) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان یہ دو خصلتیں جو مختصر اور آسان ہیں اختیار کر لے تو وہ قطعی جنتی ہے مگر ایسے لوگ بہت کم ہیں (۱) ہر فرض نماز کے بعد دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ دس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پڑھ لے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کی گرہوں پر بتار ہے تھے یہ اگرچہ زبان سے ایک سو پچاس کلمات ادا ہوئے ہیں مگر ترازو میں پندرہ سو ہوں گے (یعنی ہر نماز میں تیس اور پانچ نمازوں میں ایک سو پچاس۔ ہر نیکی کا ثواب دس گناہ لہٰذا پندرہ سو نیکیاں ہوئیں) (۲) اور جب بستر پر جائے تو سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے۔ یہ زبان سے سو اور ترازو میں ایک ہزار ہوں گے (۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور ۳۴ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ)۔

(۸۰۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ اپنی اولاد کو یہ کلمے اس طرح سکھایا کرتے تھے، جیسے معلم بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازوں کے بعد ان کلموں کے ساتھ اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ الخ ''اے اللہ! میں بخل سے، بزدلی سے، ذلیل عمر سے، دنیا کے فتنوں سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(۸۰۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے سلام کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔

اللّهُمَّ إنّي أسألُكَ عِلْماً نافِعاً، وَرِزقاً طَيِّباً، وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً. رَواهُ أحْمَدُ وابْنُ ماجه.

٨١٠/ ٧ ـ وعَنْ أبي أُمامَةَ قالَ: قيلَ يا رسُولَ اللّهِ أيُّ الدُّعاءِ أسْمَعُ؟ قالَ جَوفُ اللّيْلِ الآخِرِ، ودُبُرِ الصَّلَوَاتِ المكْتُوباتِ. رواهُ التِرْمذيُّ.

٤٦ ـ باب الانحراف بعد السلام وقدر اللبث بينهما واستقبال المأمومين

٨١١/ ١ ـ عَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا سلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إلاَّ مِقْدَارَ ما يَقُولُ: اللهُمَّ أنتَ السلامُ، وَمِنكَ السلامُ، تَبارَكْتَ يا ذَا الجَلالِ والإِكْرَامِ. رَواهُ أحْمدُ ومُسلمٌ والتِّرمِذِيُّ وابْنُ ماجه.

٨١٢/ ٢ ـ وعَنْ سَمُرَةَ قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ إذَا صلَّى صلاةً أقْبَلَ علَيْنا بوَجهِهِ. رَواهُ البُخاري.

٨١٣/ ٣ ـ وعَنِ البَرَاءِ بْنِ عازِبٍ قالَ: كُنَّا إذَا صَلَّيْنا خلْفَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ أحْبَبْنا أنْ نكُونَ عَنْ يَمِينِهِ فَيُقْبِلُ علَيْنا بِوَجْهِهِ. رَواهُ مسْلِمٌ وأبُو دَاوُدَ.

٨١٤/ ٤ ـ وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ الأسْوَدِ قالَ: حَجَجْنا مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قالَ فَصَلى بِنا صلاةَ الصُّبْحِ، ثمَّ انْحَرَفَ جالِساً فاسْتَقْبلَ الناسَ بِوَجْهِهِ وذَكَرَ قصَّةَ الرَّجُلَيْنِ اللّذَيْنِ لَمْ يُصَلّيا قَالَ وَنَهَضَ النَّاسُ إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ ونَهَضْت مَعَهُمْ وَأنا يَومَئِذٍ أشَبُّ الرِّجالِ وأجْلَدُهُ قال فما زِلْت أزْحَمُ النَّاسَ حَتى وصَلْت إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ فأخَذْت بِيدِهِ فوضَعْتُها إما على وجْهِي أو صَدْرِي قالَ فما وَجَدْت شَيئاً أطْيَبَ ولا أبْرَدَ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ قال وهُوَ يَومَئِذٍ في مسْجِدِ الخَيْفِ. رَواهُ أحمدُ، وفي رِوايةٍ لَهُ أيْضاً أنهُ صلّى الصُّبْحَ مَعَ النَّبيِّ ﷺ فَذَكَرَ الحَدِيثَ قالَ: ثمَّ ثَارَ النَّاسُ يأخُذُونَ بيدِهِ يَمْسَحُونَ بِها وُجُوهَهُمْ قال فأخَذْت بِيدِهِ فَمَسَحْت بها وجْهِي فَوَجَدْتُها أبْرَدَ مِن الثَّلْجِ وأطْيَبَ رِيحاً مِنَ المِسْكِ.

٨١٥/ ٥ ـ وَعَنْ أبي جُحَيْفَةَ قالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ بالْهاجِرَةِ إلى الْبَطْحاءِ فَتَوَضَّأ، ثمَّ صلّى الظُّهرَ رَكْعَتَيْنِ، والْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ تَمُرُّ مِنْ وَرائِها الْمَرْأةُ، وَقامَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يأخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِها وجُوهَهُمْ. قالَ فأخَذْت بيَدِهِ فَوَضَعْتُها على وجْهِي، فإذا هِيَ أبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ. رَواهُ أحمَدُ والْبُخارِيُّ.

''اے اللہ! میں تجھ سے نفع مند علم، پاک روزی اور مقبول عمل مانگتا ہوں۔''

(۸۱۰) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا دعا کس وقت میں زیادہ قبول ہوتی ہے۔ فرمایا پچھلی رات میں اور فرائض کے بعد۔

سلام کے بعد مقتدیوں کی طرف رُخ کرنا اور ٹھہرنے کی مقدار

(۸۱۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر کر یہ پڑھنے تک ٹھہرا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

(۸۱۲) حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر اپنا رُخ مبارک ہماری طرف پھیر لیتے تھے۔

(۸۱۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز پڑھتے تھے تو ہماری کوشش ہوتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف ہوں تاکہ نماز کے بعد آپ ہماری طرف اپنا رُخ کرلیں۔

(۸۱۴) حضرت یزید بن الاسود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر حج کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور بیٹھے بیٹھے لوگوں کی طرف رُخ کرلیا (پھر راوی نے ان دو آدمیوں کا قصہ بیان کیا جنہوں نے نماز نہیں پڑھی تھی) لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُٹھ کر گئے۔ میں بھی گیا۔ اس وقت میں نوجوان و طاقتور تھا میں لوگوں کو ہٹاتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گیا اور آپ کا دست مبارک لے کر اپنے منہ یا سینے پر رکھ لیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے زیادہ خوشبودار اور ٹھنڈی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ آپ اس دن مسجد خیف میں تھے۔ انہی کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی۔ (پھر حدیث بیان کی اخیر میں کہا) پھر لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک لے کر اپنے چہروں پر ملنے لگے۔ میں نے بھی اپنے منہ پر رکھا وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

(۸۱۵) حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کو بطحاء کی طرف تشریف لے گئے وہاں وضو کر کے ظہر اور عصر کی دو دو رکعتیں پڑھیں۔ نیزہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھا اور اس کے پیچھے سے عورتیں آ جا رہی تھیں لوگ کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک لے کر اپنے اپنے چہروں پر ملنے لگے میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک اپنے منہ پر رکھا جو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

٤٧ ـ باب جواز الانحراف عن اليمين والشمال

١/٨١٦ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: لا يَجْعَلَنَّ أحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئاً مِنْ صَلاتِهِ يَرَى أنَّ حَقّاً عَلَيهِ أنْ لا يَنْصَرِفَ إلاَّ عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأيت رَسُولَ اللّهِ ﷺ كَثِيراً يَنْصَرِفُ عَنْ يَسارِهِ، وفي لَفْظٍ: أكْثَرُ انْصِرَافِهِ عَنْ يَسارِهِ. رَواهُ الْجَماعَةُ إلاَّ التِّرمِذِيَّ.

٢/٨١٧ ـ وَعَنْ أنسٍ قالَ: أكْثَرُ ما رَأيت رَسُول اللّهِ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ. رَواهُ مُسلمٌ والنَّسائيُّ.

٣/٨١٨ ـ وعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هلبٍ عَنْ أبِيهِ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يَؤُمُّنا فَيَنْصَرِفُ عَنْ جَانِبَيْهِ جَمِيعاً على يَمِينِهِ وعلى شِمالِهِ. رَواهُ أبو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه والتِّرمِذِيُّ، وقالَ صح الأمْرَانِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

٤٨ ـ باب لبث الإمام بالرجال قليلاً ليخرج من صلى معه من النساء

١/٨١٩ ـ عن أُمِّ سَلَمَةَ قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا سَلَّمَ قامَ النِّساءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَهُوَ يَمْكُثُ في مكانِهِ يَسِيراً قَبْلَ أنْ يَقُومَ قالَتْ فَنُرَى واللّهُ أعْلَمُ أنَّ ذٰلِكَ كانَ لِكَيْ يَنْصَرِفَ النِّساءُ قَبْلَ أنْ يُدْرِكَهُنَّ الرِّجالُ. رَواهُ أحْمدُ والبُخاري.

٤٩ ـ باب جواز عقد التسبيح باليد وعدّه بالنوى ونحوه

١/٨٢٠ ـ عَنْ يُسَيْرَةَ وكانَتْ مِنَ المُهاجِرَاتِ قالَتْ: قال لَنا رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «عَلَيْكُنَّ بالتهلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ والتَّقْدِيسِ ولا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحمَةَ وَاعْقِدْنَ بالأنامِلِ فإنَّهُنَّ مَسْؤُولاتٌ مُسْتَنْطَقاتٌ». رَواهُ أحمدُ والتِّرمِذِيُّ وأبُو دَاوُدَ.

٢/٨٢١ ـ وَعَنْ سعْدِ بْنِ أبِي وَقَّاصٍ أنهُ دَخَلَ معَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ على امْرَأةٍ وَبَيْنَ يَدَيها نَوًى أو حَصًى تُسَبِّحُ بهِ، فقالَ أُخْبِرُكِ بما هُوَ أيسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذا أو أفْضَلُ. سُبْحَانَ اللّهِ عَدَدَ ما خَلَقَ في السَّماءِ، وسُبْحَانَ اللّهِ عَدَدَ ما خَلَقَ في الأرْضِ، وسُبْحَانَ اللّهِ عَدَدَ ما بَيْنَ ذٰلِكَ، وسبُحَانَ اللّهِ عددَ ما هُوَ خالِقٌ، واللّهُ أكْبرُ مِثلَ ذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّهِ مِثلَ ذٰلِكَ، ولا إلٰهَ إلاَّ اللّهُ مِثلَ ذٰلِكَ، ولا حَولَ ولا قُوَّةَ إلاَّ باللّهِ مِثلَ ذٰلِكَ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ والتِّرمِذِيُّ.

٣/٨٢٢ ـ وعَنْ صَفِيَّةَ قالَتْ: دَخَلَ عليَّ رَسُولُ اللّهِ ﷺ وبيْنَ يَدَيَّ أرْبَعَةُ آلافِ نَوَاةٍ أُسَبِّحُ بِها، فقالَ لقَدْ سَبَّحْتِ بِهٰذا ألا أُعَلِّمُكِ بأكْثَرَ مِمَّا سَبَّحْتِ بِهِ، فقالَتْ عَلِّمْنِي

امام کو دائیں بائیں دونوں طرف سے پھرنا جائز ہے

(۸۱۶) حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کوئی اپنی نماز میں شیطان کو شریک نہ بنائے وہ اس طرح کہ گمان کر بیٹھے کہ دائیں طرف ہی سے پھرنا ضروری ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کثرت سے بائیں طرف سے پھرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ الفاظ بھی ہیں۔ میں نے اکثر دیکھا کہ آپ ﷺ بائیں طرف سے پھرتے تھے۔

(۸۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اکثر نبی اکرم ﷺ کو دائیں طرف سے پھرتے دیکھا ہے۔

(۸۱۸) حضرت ہلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ہماری امامت کراتے تھے اور دونوں طرف سے پھر جایا کرتے تھے۔

فقہ الحدیث: امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا دونوں طرح صحیح ہے۔

امام کا مقتدیوں کے ساتھ تھوڑی دیر اپنی جگہ پر ٹھہرے رہنا تاکہ جماعت میں شامل عورتیں چلی جائیں

(۸۱۹) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ سلام پھیرتے تو عورتیں اسی وقت کھڑی ہو جاتیں اور آپ ﷺ اپنی جگہ تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔ فرماتی ہیں شاید اس وجہ سے آپ ﷺ ٹھہر جاتے تھے کہ عورتیں مردوں سے پہلے چلی جائیں۔

تسبیحات ہاتھ کی گرہوں اور گٹھلیوں وغیرہ پر پڑھنا

(۸۲۰) حضرت یسیرہؓ مہاجرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتو! لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ ضروری پڑھتی رہو خبردار غافل نہ ہونا ورنہ رحمت سے محروم ہو جاؤ گی۔ پوروں پر گنو کیونکہ ان سے پوچھا جائے گا اور ان کو قوتِ گویائی دی جائے گی۔ وہ اس پڑھنے کے حق میں گواہی دیں گے۔

(۸۲۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے۔ اس کے سامنے گٹھلیاں یا سنگریزے تھے جن پر وہ تسبیح پڑتی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اس سے افضل یا آسان ذکر بتاتا ہوں وہ ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَآءِ الخ سُبْحَانَ اللّٰهِ اتنی تعداد میں جتنی آسمان کی مخلوق ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ اتنی بار جتنی زمین کی مخلوق ہے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ اتنی تعداد میں جتنی زمین و آسمان کے درمیان چیزیں ہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ اتنی تعداد میں جتنی چیزیں وہ پیدا کرنے والا ہے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اتنا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اتنا، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اتنا۔

(۸۲۲) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ میرے پاس چار ہزار گٹھلیاں تھیں جن پر میں تسبیح پڑھا کرتی تھی۔

فقالَ قُولِي سُبْحَانَ اللّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ.

٨ ـ أبواب ما يبطل الصلاة وما يكره ويباح فيها

١ ـ باب النهي عن الكلام في الصلاة

١/٨٢٣ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قالَ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ في الصلاة يكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنا صَاحِبَهُ وَهوَ إلى جَنْبِهِ في الصلاةِ حَتى نَزَلَتْ: ﴿وَقُومُوا لِلَّهِ قَـٰنِتِينَ﴾ [البقرة: ٢٣٨]. فَأُمِرْنا بالسُّكُوتِ، ونُهِينا عَنِ الكَلامِ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ ابْن ماجَه، ولِلتِّرمذيِّ فيهِ: كُنَّا نَتَكلَّمُ خَلْفَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ في الصلاةِ.

وهذا يدل على أن تحريم الكلام كان بالمدينة بعد الهجرة، لأن زيداً مدني، وقد أخبر أنهم كانوا يتكلمون خلف الرسول ﷺ في الصلاة إلى أن نُهوا.

٢/٨٢٤ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: كُنا نُسلِّمُ على النبيِّ ﷺ وَهُوَ في الصلاةِ فَيَرُدُّ علَيْنا، فَلَمَّا رَجَعْنا مِنْ عِنْدِ النَّجاشِيِّ سَلَّمْنا عليْهِ، فلَمْ يَرُد علَيْنا، فَقُلْنا يا رسُولَ اللّهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ في الصلاةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنا؟ فقالَ إنَّ في الصَّلاةِ لَشُغلاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وفي رِوايَةٍ: كُنا نُسَلِّمُ على النَّبيِّ ﷺ إذ كُنَّا بِمَكَّةَ قَبْلَ أنْ نأْتِيَ أَرْضَ الحَبشَةِ فلَمَّا قَدِمْنا مِنْ أَرْضِ الحَبشَةِ أَتَيْناهُ فَسلَّمْنا عَليهِ فَلَمْ يَرُدَّ فأَخَذَنِي ما قَرُبَ وَما بَعُدَ حَتى قَضَوا الصَّلاةَ، فَسأَلْتُهُ فقالَ إنَّ اللّهَ يُحْدِثُ مِنْ أمْرِهِ ما يَشَاءُ وإِنَّهُ قَدْ أحْدَثَ مِنْ أمْرِهِ أنْ لا نَتَكَلَّمَ في الصَّلاةِ. رَواهُ أحْمد والنسائيُّ.

٣/٨٢٥ ـ وعَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ الحَكَمِ السُّلَمِيِّ قالَ: بَيْنَما أنا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ إذْ عَطسَ رجُلٌ مِنَ القَوم، فَقُلْت يَرْحمُكَ اللّهُ، فَرَمانِي القَومُ بأبْصارِهِمْ، فَقُلْت وَاثُكْلَ أُماهُ ما شَأْنكُم تَنْظُرُونَ إلَيَّ، فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بأيْدِيهِمْ على أفْخاذِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصْمِتُونَنِي لَكِنِّي سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّهِ ﷺ فَبِأَبِي وَأُمِّي ما رَأَيْت مُعلماً قَبلَهُ وَلا بَعْدَهُ أحْسَنَ تَعْلِيماً مِنْهُ، فَوَاللّهِ ما كَهَرَنِي وَلا ضَرَبَنِي ولا شَتَمَنِي، قالَ إنَّ هٰذِهِ الصَّلاةَ لا يَصْلُحُ فِيها شَيْءٌ مِنْ كَلامِ النَّاسِ إنَّما هِيَ التَّسْبِيحُ والتَّكْبِيرُ وَقِراءَةُ القُرْآنِ، أو كما قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ. رَواهُ أحمَدُ ومسْلمٌ والنَّسائيُّ وأبُو داوُد وقالَ: لا يَحِلُّ مَكانَ لا يَصْلُحُ، وفي رِوَايَةٍ لأحمَدَ: إنَّما هِيَ التَّسْبِيحُ والتَّكْبِيرُ والتَّحْمِيدُ وَقِراءَةُ القُرْآنِ.

٢ ـ باب أن من دعا في صلاته بما لا يجوز جاهلاً لم تبطل

١/٨٢٦ ـ عَنْ أبي هرَيْرَةَ قالَ: قامَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إلى الصلاةِ وقُمْنا مَعَهُ، فقالَ

فرمایا کیا تم ان پر تسبیح پڑھتی ہو، کیا میں تمہیں اس سے بھی زیادہ تعداد والا کلمہ نہ بتاؤں؟ انہوں نے عرض کی ضرور بتایئے فرمایا سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ خَلْقِهِ پڑھا کرو۔

نماز کو باطل کرنے والے اور مکروہ کر دینے والے احکام اور مباح اعمال

نماز میں بات کرنے کی ممانعت

(۸۲۳) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نماز میں اپنے پاس والے ساتھی سے باتیں کر لیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آیت وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ (اللہ کے لیے خاموش کھڑے رہو) اتری اور ہمیں خاموش رہنے کا حکم دے دیا گیا اور بات کرنے کی ممانعت آ گئی۔ ترمذی کی روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں باتیں کر لیا کرتے تھے۔

فقہ الحدیث: اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں بات کرنے کی تحریم ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں ہوئی اس لیے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ مدنی ہیں۔ انہوں نے خبر دی ہے کہ وہ نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بات کر لیا کرتے تھے یہاں تک کہ ممانعت آ گئی۔

(۸۲۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کو نماز کے دوران سلام کرتے تھے اور آپ ﷺ ہمیں نماز میں بھی سلام کا جواب دے دیا کرتے تھے، پھر جب ہم نجاشی (شاہِ حبشہ) کے پاس سے آئے اور حالتِ نماز میں آپ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا۔ نماز کے بعد ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! جب ہم آپ ﷺ کو حالتِ نماز میں سلام کرتے تھے تو آپ ﷺ ہمیں جواب دے دیا کرتے تھے (مگر اس دفعہ آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا) فرمایا نماز میں شغل ہوتا ہے۔ (اللہ کی طرف دھیان ہوتا ہے جو جواب دینے سے مانع ہے)۔ ایک روایت میں ہے کہ ہجرت حبشہ سے قبل جب ہم مکہ میں تھے تو رسول اللہ ﷺ کو حالتِ نماز میں سلام کیا کرتے تھے۔ پھر جب ہم ملک حبشہ سے آئے اور آپ ﷺ کے پاس آ کر حالتِ نماز میں سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہ دیا مجھے طرح طرح کے خیال آنے لگے حتیٰ کہ نماز پوری کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب اللہ کو منظور ہوتا ہے نیا حکم بھیج دیتا ہے اس کا تازہ حکم یہ ہے کہ ہم نماز میں بات نہ کریں۔

(۸۲۵) حضرت معاویہ بن حکم سلمی سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی کو چھینک آئی میں نے يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ دیا۔ لوگ مجھے گھورنے لگے۔ میں نے کہا کیا بات ہے مجھے کیوں گھور رہے ہو؟ اس پر وہ رانوں پر ہاتھ مارنے لگے تب میں نے سمجھا کہ مجھے خاموش کرنا چاہتے ہیں۔ آخر میں خاموش ہو گیا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے، میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں میں نے نہ پہلے کوئی آپ ﷺ سے بہتر معلم دیکھا تھا نہ بعد میں دیکھوں گا۔ اللہ کی قسم آپ ﷺ نے نہ مجھے ڈانٹا نہ مارا نہ برا بھلا کہا۔ ہاں یہ فرمایا کہ یہ نماز ہے۔ نماز میں باتیں درست نہیں ہیں۔ اس میں تسبیح و تکبیر اور قرآن کی تلاوت ہوتی ہے یا جیسا آپ ﷺ نے فرمایا۔ ابوداؤد میں لا يصلح کے بدلے لَا يَحِلُّ ہے۔ احمد کی ایک روایت میں ہے نماز میں بس تسبیح و تکبیر اور حمد و قراءت ہی ہوتی ہے۔

فقہ الحدیث: مذکورہ احادیث سے معلوم ہوا کہ تکبیر نماز کا حصہ ہے۔ قراءت فرض ہے اور یہی حال تسبیح و تحمید کا ہے۔ نیز نماز میں چھینک کا جواب دینا اگرچہ صحیح نہیں تاہم جو شخص ناواقفیت میں جواب دے دے گا تو اس کی نماز باطل نہیں ہوگی، اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ نے چھینک کا جواب دینے والے کو نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا۔

ناواقفی سے نماز میں ناجائز دعا مانگنے سے نماز باطل نہیں ہوتی

(۸۲۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔

أعْرَابِيٌّ وَهُوَ في الصلاةِ اللَّهُمَّ ارْحمْني ومحمَّداً وَلا ترْحَمْ مَعَنا أحداً، فلَمَّا سَلَّمَ النبيُّ ﷺ قالَ لِلأعْرَابِيِّ لَقَدْ تَحجَّرْتَ وَاسِعاً، يُرِيدُ رَحمَةَ اللَّهِ. رَواهُ أحمَدُ والْبُخَارِيُّ وأبُو دَاودَ والنسائيُّ.

٣ ـ باب ما جاء في النحنحة والنفخ في الصلاة

١/٨٢٧ ـ عَنْ عَلِيٍّ قالَ: كانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَدْخَلانِ بالليْلِ وَالنَّهارِ وَكُنْت إذَا دَخَلْت عليهِ وَهوَ يُصَلِّي يَتَنَحْنَحُ لي. رَواهُ أحْمَدُ وابْنُ ماجَه والنَّسائِيُّ بِمَعْناه.

٢/٨٢٨ ـ وعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرو أنَّ النَّبيَّ ﷺ نَفَخَ في صلاةِ الْكُسُوفِ. رَواهُ أحْمدُ وأبُو دَاوُدَ والنَّسائيُّ وذَكَرَهُ البُخاريُّ تَعْلِيقاً. وَرَوَى أحمَدُ هٰذَا المَعْنى مِنْ حَدِيثِ المغيرةِ بْنِ شُعْبَةَ. وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: النَّفْخُ في الصلاةِ كَلامٌ. رَواهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ في «سُنَنِهِ».

٤ ـ باب البكاء في الصلاة من خشية الله تعالى

قال الله تعالى: ﴿إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ ءَايَٰتُ ٱلرَّحْمَٰنِ خَرُّوا۟ سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۩ ﴿٥٨﴾﴾ [مريم: ٥٨].

١/٨٢٩ ـ وعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قالَ: رَأيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وفي صَدْرِهِ أزِيزٌ كَأزِيزِ المِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ. رواهُ أحْمدُ وأبُو دَاوُدَ والنَّسائِي.

٢/٨٣٠ ـ وَعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: لَمَّا اشْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعُهُ، قِيلَ لَهُ الصلاةَ، قالَ مُرُوا أبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بالنَّاسِ، فقالَتْ عائِشَةُ إنَّ أبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إذا قَرَأ غَلَبَهُ الْبُكَاءُ، فقالَ مُرُوهُ فَلْيُصلِّ فَعَاوَدَتْهُ، فقالَ مُرُوهُ فَلْيُصَلِّ إنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ. رَواهُ الْبُخاريُّ ومَعْناهُ متفقٌ عليهِ مِنْ حَدِيثِ عائِشَةَ.

٥ ـ باب حمد الله في الصلاة لعطاس أو حدوث نعمة

١/٨٣١ ـ عَن رفاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قالَ: صَلَّيْت خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَعَطِسْت فَقُلْت الحَمْدُ لِلَّهِ حَمْداً كَثِيراً طَيِّباً مُبارَكاً فِيهِ كَما يُحِبُّ رَبُّنا وَيَرْضَى. فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قالَ مَنِ الْمُتَكلِمُ في الصلاةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أحَدٌ، ثُمَّ قالَها الثانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أحَدٌ، ثُمَّ قالَها الثَّالِثَةَ، فقالَ رفاعة أنا يا رَسُولَ اللَّهِ فقالَ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَها بِضْعٌ وَثلاثُونَ مَلَكاً أيُّهُمْ يَصْعدُ بِها. رَواهُ النَّسائِيُّ والتِّرْمِذِيُّ.

ایک دیہاتی نے نماز میں دعا مانگی۔ اے اللہ مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے علاوہ کسی اور پر رحم نہ فرما۔ آپ ﷺ نے سلام پھیر کر اس سے کہا تم نے اللہ کی وسیع رحمت کو تنگ کر دیا ہے۔

نماز میں کھنکارنا اور اف اف کرنا

(۸۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں روزانہ رسول اللہ ﷺ سے دو بار ملتا تھا۔ ایک دفعہ رات کو اور ایک دفعہ دن کو۔ جب میں آپ ﷺ کے پاس جاتا اور آپ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تو آپ ﷺ کھنکار دیا کرتے تھے۔ نسائی میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

(۸۲۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے نماز کسوف میں اف اف کیا۔ امام احمد رحمہ اللہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے اسی معنیٰ کی روایت کی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز میں اف اف کرنا کلام ہے۔

نماز میں اللہ کے خوف سے رونا

قرآن پاک میں ہے اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ الایۃ ''جب ان کے سامنے مہربان اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو سجدے میں روتے ہوئے گر پڑتے ہیں۔''

(۸۲۹) حضرت عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ کے سینے سے رونے کی وجہ سے ہانڈی کے جوش کی سی آواز آ رہی تھی۔

(۸۳۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کا درد شدت اختیار کر گیا تو آپ ﷺ سے نماز کے لیے کہا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نرم دل آدمی ہیں ان پر اثنائے قراءت میں رونا غالب آ جاتا ہے، فرمایا نہیں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہہ دو کہ وہ نماز پڑھائیں تم (باطن کے خلاف ظاہر کرنے میں) حضرت یوسف علیہ السلام کی ساتھ والیاں ہو۔ بخاری و مسلم میں اس معنی کی حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

نماز میں چھینک یا کسی اور نعمت پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا

(۸۳۱) حضرت رفاعۃ بن رافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں تھا۔ چھینک جو آئی تو میں نے کہہ دیا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مبارکا فيه كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰی (سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ تعریف بہت زیادہ پاکیزہ بابرکت جس طرح ہمارا رب چاہے اور پسند فرمائے) نماز پڑھ کر آپ ﷺ نے پوچھا کس نے بات کی تھی؟ کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ دوسری دفعہ پوچھا تو بھی کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر تیسری دفعہ پوچھا تو میں نے کہا یارسول اللہ! میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تیس سے کچھ اوپر فرشتے تیزی سے آگے آئے کہ کون یہ کلمے جلدی سے آسمان پر لے جائے۔

٦ ـ باب من نابه شيء في صلاته فإنه يسبح والمرأة تصفق

١/٨٣٢ ـ عَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النبيِّ ﷺ مَنْ نابهُ شَيْءٌ في صلاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فإِنَّما التَّصفِيقُ لِلنِّساءِ.

٢/٨٣٣ ـ وعَنْ عَليِّ بْنِ أبي طَالِبٍ قالَ: كانَتْ لِي سَاعةٌ مِنَ السَّحَرِ أَدْخُل فِيها على رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فإنْ كانَ قائماً يُصَلِّي سَبَّحَ لِي فَكانَ ذٰلِكَ إذْنَهُ لِي، وإنْ لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي أَذِنَ لِي. رَواهُ أحمَدُ.

٣/٨٣٤ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: «التَّسْبِيحُ لِلرِّجالِ والتَّصْفِيقُ لِلنِّساءِ في الصلاةِ. رَواهُ الجَماعَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ البُخاريُّ وأبو دَاوُدَ والتِّرْمِذِيُّ في الصلاةِ.

٧ ـ باب الفتح في القراءة على الإمام وغيره

١/٨٣٥ ـ عَنْ مُسَوَّرِ بْنِ يَزِيدَ الْمالِكِيِّ قال صلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَرَكَ آيَةً فقال لَهُ رَجُلٌ يا رسُولَ اللَّهِ آيةُ كَذا وكَذا، قال فَهَلاَّ ذَكَّرْتَنِيها. رَواهُ أبو داوُدَ وعَبْدُ اللَّهِ بنِ أحمدَ في مُسْنَدِ أبيهِ.

٢/٨٣٦ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ أنَّ النبيَّ ﷺ صلَّى صَلاةً فَقَرأَ فيها فَلَبَسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا انْصرفَ قال لأبي: أَصَلَّيْتَ مَعَنا؟ قالَ نَعَمْ، قال فَما مَنَعَكَ. رَواهُ أبو دَاوُدَ.

٨ ـ باب المصلي يدعو ويذكر اللّه إذا مرَّ بآية رحمة أو عذاب أو ذكر

١/٨٣٧ ـ وَعنْ عبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أبي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قالَ: سمِعْت النَّبِيَّ ﷺ يقْرَأُ في صَلاةٍ لَيْسَتْ بِفَرِيضَةٍ فَمَرَّ بِذِكْرِ الجَنَّةِ وَالنَّارِ فقالَ أعوذُ باللَّهِ مِنَ النَّارِ وَيْلٌ لأهلِ النَّارِ. رَواهُ أحْمَدُ وابْنُ ماجه بِمَعْناهُ.

٢/٨٣٨ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ كُنْت أقُومُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ التَّمام فكانَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وآلَ عِمْرَانَ والنِّساءَ فلا يَمُرُّ بآيَةٍ فِيها تَخْوِيفٌ إلاَّ دَعا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ واسْتَعَاذَ، ولا يَمُرُّ بآيَةٍ فِيها اسْتِبْشارٌ إلاَّ دَعا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَغِبَ إليهِ. رَواهُ أحْمدُ.

٣/٨٣٩ ـ وَعَنْ مُوسَىٰ بْنِ أبي عائِشَةَ قالَ: كانَ رَجُلٌ يُصَلِّي فَوقَ بَيْتِهِ وكانَ إذَا قَرَأَ ﴿أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَٰدِرٍ عَلَىٰٓ أَن يُحْـِۧىَ ٱلْمَوْتَىٰ ۝٤٠﴾ [القيامة: ٤٠] قالَ سُبْحانَكَ فَبلَى فَسألُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فقالَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. .رواهُ أبو داوُد.

٤/٨٤٠ ـ وَعَنْ عَوفِ بْنِ مالِكٍ قالَ: قُمْت مَعَ النَّبيِّ ﷺ فَبَدَأَ فاسْتَاكَ وَتَوَضَّأَ، ثمَّ قامَ فَصَلَّى فَبَدَأَ فاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ لا يَمرُّ بِآيَةِ رَحمَةٍ إلاَّ وَقَفَ فَسأَلَ قَالَ: وَلا يَمُرُّ بآيَةِ

امام کو نماز میں کوئی معاملہ پیش آ جائے تو کیا کیا جائے؟

(۸۳۲) حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن سعد نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ اگر نماز میں کوئی معاملہ پیش آ جائے تو مرد سُبْحَانَ اللہ کہیں کیونکہ تصفیق (دائیں ہاتھ کی دو انگلیاں بائیں ہاتھ کی پشت پر مارنا) عورتوں کے واسطے ہے۔

(۸۳۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں صبح صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جایا کرتا تھا۔ اگر آپ ﷺ نماز میں ہوتے تو سُبْحَانَ اللہ فرماتے گویا یہ آپ ﷺ کی طرف سے اندر آنے کی اجازت تھی ورنہ اجازت دے دیتے۔

(۸۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی کہ نماز میں سُبْحَانَ اللہ مردوں کے لیے ہے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے واسطے ہے۔

فقہ الحدیث: اگر نماز میں کچھ گڑ بڑ ہو جائے یا کوئی نئی بات پیش آ جائے اور دوسروں کو اطلاع دینا مقصود ہو جیسے آنے والے کو اجازت دینا، غافل کو تنبیہ کرنا، اندھے کو ڈرانا یا امام کو غلطی اور بھول سے آگاہ کرنا وغیرہ۔ تو مرد سُبْحَانَ اللہ کہے اور عورت ہتھیلی پر ہاتھ مارے۔

امام وغیرہ کو لقمہ دینا (قرآن میں بھول جائے تو بتانا)

(۸۳۵) حضرت مسور بن یزید مالکی رحمہ اللہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نماز میں ایک آیت چھوڑ دی۔ نماز کے بعد آپ ﷺ سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! آپ ﷺ فلاں آیت بھول گئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے مجھے بتا کیوں نہیں دی؟

(۸۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے۔ پڑھتے پڑھتے بھول گئے۔ فارغ ہو کر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ بولے جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں (بتانے سے) کس چیز نے روکا؟

رحمت کی آیتوں پر دعائے رحمت اور آیاتِ عذاب پر دُعائے پناہ

اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ والی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(۸۳۷) ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نفل نماز میں قراءت کر رہے تھے۔ جب آپ ﷺ جنت و جہنم کے بیان پر گزرتے تو پڑھتے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَيْلٌ لِاَهْلِ النَّارِ ''آگ سے اللہ کی پناہ، آگ والوں کے لیے بڑی خرابی ہے۔'' ابن ماجہ اس کے ہم معنی روایت لائے ہیں۔

(۸۳۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چودھویں شب کو قیام کیا۔ آپ ﷺ نے سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور سورۂ نساء پڑھی۔ جب آپ کسی خوف کی آیت پر پہنچتے تو اللہ کی پناہ مانگے بغیر آگے نہ بڑھتے اور جب رحمت کی آیت پر پہنچتے تو اللہ سے دعا مانگے بغیر اور اس کی طرف رغبت کا اظہار کیے بغیر آگے نہ بڑھتے۔

(۸۳۹) حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رحمہ اللہ نے فرمایا ایک آدمی اپنے گھر کی چھت پر نماز پڑھ رہا تھا جب وہ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى پر پہنچا تو سُبْحَانَكَ فَبَلٰى بھی کہا لوگوں نے اس سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا میں نے یہ کلمہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔

(۸۴۰) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں (نماز کے لیے) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوا آپ ﷺ نے مسواک سے ابتدا فرمائی پھر وضو کر کے نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور نیت باندھ کر (سورہ فاتحہ کے بعد) سورہ بقرہ شروع کر دی۔ جب آپ ﷺ رحمت کی آیت پر پہنچتے تو ٹھہر کر سوال کرتے۔ اسی طرح عذاب والی آیت پر پہنچ کر

عذابٍ إلاَّ وَقَفَ فَتَعَوَّذَ، ثمَّ رَكَعَ فمَكَثَ رَاكِعاً بِقَدْرِ قِيَامِهِ يَقُولُ في رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ والمَلَكُوتِ، وَالْكِبْرِيَاءِ والْعَظَمَةِ، ثمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوعِهِ يَقُولُ في سُجُودِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ والْمَلَكُوتِ، وَالْكِبْرِيَاءِ والْعَظَمَةِ، ثمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثمَّ سُورَةً سُورَةً، ثمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذُلِكَ. رَواهُ النَّسائيُّ وأَبو داوُدَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوُضوءَ ولا السِّوَاكَ.

٩ ـ باب الإشارة في الصلاة لرد السلام أو حاجة تعرض

١/٨٤١ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: قُلْت لِبِلالٍ كَيْفَ كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كانُوا يُسَلِّمُونَ عليهِ وَهُوَ في الصلاةِ، قالَ يُشيرُ بيَدِهِ. رواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ أنَّ في رِوايَةِ النسائيُّ وابْنِ ماجه صُهَيْباً مكانَ بِلالٍ.

٢/٨٤٢ ـ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ صُهَيْبٍ أنهُ قالَ: مَرَرْت بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْت فَرَدَّ إليَّ إشارَةً، وقالَ لا أَعْلَمُ إلاَّ أنهُ قالَ إشَارَةً بأصْبُعِهِ. رَواهُ الخمْسَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه، وقالَ التِّرْمِذِيُّ كِلا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي صَحيحٌ، وقَدْ صَحَّتِ الإِشارَةُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ روايَةِ أُمِّ سَلَمَةَ في حَدِيثِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَمِنْ حَدِيثِ عائِشَةَ وَجَابِرٍ لما صَلَّى بِهِمْ جالِساً في مَرَضٍ لهُ فَقامُوا خَلْفَهُ فأشَارَ إلَيْهِمْ أنِ اجْلِسُوا.

١٠ ـ باب كراهة الالتفات في الصلاة إلا من حاجة

١/٨٤٣ ـ عَنْ أَنَسٍ قالَ قالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إيَّاكَ والالْتِفَاتَ في الصلاةِ، فإنَّ الالْتِفَاتَ في الصلاةِ هَلَكَةٌ فإنْ كانَ لا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لا في الْفَرِيضَةِ». رَواهُ التِرمِذِيُّ وصَحَّحهُ.

٢/٨٤٤ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: سألت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّلَفُّتِ في الصلاةِ، فقالَ اخْتِلاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْعَبْدِ. رَواهُ أحمَدُ والْبُخاريُّ والنَّسائيُّ وأبو داوُدَ.

٣/٨٤٥ ـ عَنْ أبي ذَرٍّ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لا يَزَالُ اللَّهُ مُقْبِلاً على الْعَبْدِ في صَلاتِهِ ما لَمْ يَلْتَفِت فإذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انصَرَفَ عنْهُ. رَواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ وأبو داوُد.

٤/٨٤٦ ـ وعَنْ سَهلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ قالَ: ثُوِّبَ بالصلاةِ يَعْني صَلاةَ الصُّبْحِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَهُوَ يَلْتَفِت إلى الشِّعْبِ. رَواهُ أبو دَاوُد قالَ: وكانَ أَرْسَلَ فارِساً إلى الشِّعْبِ مِنَ اللَّيْلِ يَحْرُسُ.

١١ ـ باب كراهة تشبيك الأصابع وفرقعتها والتخصر والاعتماد على اليد إلا لحاجة

١/٨٤٧ ـ عَنْ أبي سَعِيدٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «إذَا كانَ أحَدُكُمْ في المَسْجِدِ فلا

توقف فرماتے اور اللہ کی پناہ مانگتے پھر آپ ﷺ نے قیام کے برابر رکوع کیا اور یہ دعا سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظْمَۃِ پڑھی پھر رکوع کے برابر سجدہ کیا اور حسب سابق دعا پڑھی پھر (دوسری رکعت میں) سورہ آل عمران پڑھی پھر ایک ایک سورت پڑھی (یعنی آلِ عمران، پھر مائدہ وغیرہ) پھر رکوع اور سجدے میں حسبِ سابق دعا پڑھی۔ ابوداؤد میں وضو اور نماز کا ذکر نہیں ہے۔

نماز میں کسی ضرورت یا سلام کا جواب دینے کی غرض سے ہاتھ سے اشارہ کا حکم

(۸۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا جب لوگ رسول اللہ ﷺ کو حالتِ نماز میں سلام کرتے تھے تو آپ انہیں کس طرح جواب دیتے تھے تو انہوں نے کہا بس ہاتھ سے اشارہ کر دیا کرتے تھے۔

(۸۴۲) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا۔ اس وقت آپ نماز میں تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے غالباً انگلی کے اشارے سے جواب دیا۔

فائدہ: ترمذی کے نزدیک دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔ حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کی روایت سے عصر کے بعد دو رکعتوں والی حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے اشارہ ثابت ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی حدیثوں میں ہے کہ جب آپ ﷺ نے بیماری کے دوران صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیٹھ کر نماز پڑھائی اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

بلا کسی ضرورت نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہ ہے

(۸۴۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا خبردار نماز میں اِدھر اُدھر نہ دیکھنا کیونکہ یہ ہلاکت ہے۔ اگر اس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو تو نفل میں رخصت ہے۔ فرض میں نہیں۔

(۸۴۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں پوچھا فرمایا یہ شیطان کی چھینا جھپٹی ہے۔

(۸۴۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حق تعالیٰ برابر بندے کی طرف نماز میں متوجہ رہتا ہے۔ جب تک وہ اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔ جب بندہ منہ پھیر لیتا ہے تو اللہ بھی اس سے پھر جاتا ہے۔

(۸۴۶) حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (ایک دن) صبح کی نماز کے لیے تکبیر کہی گئی، رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کر دی مگر آپ ﷺ کی نگاہ گھاٹی کی طرف تھی۔ امام ابوداؤد نے فرمایا آپ ﷺ نے رات کو ایک سوار پہرے کے لیے اس گھاٹی کی طرف بھیجا تھا۔

بلاضرورت انگلیوں میں انگلیاں ڈالنے، انگلیاں چٹخانے، کوکھ پر ہاتھ رکھنے اور ہاتھ پر ٹیک لگانے کا حکم

(۸۴۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسجد میں ہو تو

يُشَبِّكَنَّ فإنَّ التَّشْبِيكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لا يَزَالُ في صَلاةٍ ما دَامَ في المَسْجِدِ حَتى يَخْرُجَ مِنْهُ». رَواهُ أحمَدُ.

٢/٨٤٨ ـ وعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قالَ: سَمِعْت رَسُول اللّهِ ﷺ يقُولُ: «إذَا تَوَضَّأَ أحدُكُمْ، ثُمَّ خَرَجَ عامِداً إلى الصلاةِ فلا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ يدَيْهِ فإنهُ في صَلاةٍ». رَواهُ أحْمدُ وأبُو دَاودَ والتِّرْمذيُّ.

وقد ثبت في خبر ذي اليدين أنه عليه الصلاة والسلام شبَّك أصابعه في المسجد، وذلك يفيد عدم التحريم ولا يمنع الكراهة، لكونه فعله نادراً.

٣/٨٤٩ ـ وَعَنْ كعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ رَأَى رَجُلاً قَدْ شَبَّكَ أصَابِعهُ في الصلاةِ فَفَرَّجَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ بيْنَ أصَابِعِهِ.

٤/٨٥٠ ـ وَعَنْ عليٍّ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «لا تُفَقِّعْ أصَابِعَكَ في الصلاةِ» رَواهما ابْنُ ماجه.

٥/٨٥١ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنِ التَّخَصر في الصلاةِ. رَواهُ الجَماعةُ إلا ابْنُ ماجَه.

٦/٨٥٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: نَهَىٰ النبيُّ ﷺ أنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ في الصلاةِ وَهوَ مُعْتَمِدٌ على يدِهِ. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ، وفي لَفْظٍ لأبِي دَاوُدَ: نَهَىٰ أنْ يُصَلِّي الرجُلُ وهوَ مُعْتَمدٌ على يدِهِ.

٧/٨٥٣ ـ وعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مُحصنٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ لَما أَسَنَّ وحمَلَ اللحْمَ اتَّخَذَ عَمُوداً في مُصَلاَّهُ يَعْتَمدُ عَلَيهِ. رواهُ أبو دَاوُدَ.

١٢ ـ باب ما جاء في مسح الحصى وتسويته

١/٨٥٤ ـ عَنْ مُعَيقِيبٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ في الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ: إنْ كُنْتَ فاعِلاً فَوَاحِدَةً. رَواهُ الجماعَةُ.

٢/٨٥٥ ـ وعنْ أبي ذَرٍّ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «إذَا قامَ أحدُكُمْ إلى الصلاةِ فإنَّ الرَّحمَةَ تُوَاجِهُهُ فلا يَمْسَحِ الحَصىٰ». رواهُ الخمْسَةُ، وفي رِوَايةٍ لأحمَدَ: سَأَلْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْحِ الحصَىٰ فقالَ وَاحِدَةً أو دَعْ.

١٣ ـ باب كراهة أن يصلي الرجل معقوص الشعر

١/٨٥٦ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّهُ رَأَى عبْدَ اللّهِ بْنَ الحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ

انگلیوں میں انگلیاں ہرگز نہ ڈالے کیونکہ یہ شیطان کا کام ہے جب تک انسان مسجد میں ہوتا ہے نماز ہی میں ہوتا ہے یہاں تک کہ مسجد سے باہر آ جائے۔

(۸۴۸) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب کوئی وضو کر کے نماز کی غرض سے گھر سے نکلے تو خبردار انگلیوں میں انگلیاں نہ ڈالے کیونکہ وہ نماز میں ہوتا ہے۔ ذوالیدین کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں انگلیوں میں انگلیاں ڈالیں۔

فقہ الحدیث: اس سے ثابت ہوا کہ تشبیک حرام نہیں البتہ مکروہ ہے اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فعل شاذ و نادر ہی سرزد ہوتا تھا۔

(۸۴۹) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز میں انگلیوں میں انگلیاں ڈالے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی انگلیاں کھول دیں۔

(۸۵۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز میں انگلیاں نہ چٹخاؤ۔

(۸۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا۔

(۸۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ہاتھ پر ٹیک لگا کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آدمی نماز کے دوران میں اپنے ہاتھ پر ٹیک لگائے۔

(۸۵۳) حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ اور بھاری ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کی جگہ ٹیک لگانے کے لیے ایک ستون بنوالیا۔

نماز میں سنگریزے چھونا اور انہیں ٹھیک ٹھاک کرنا

(۸۵۴) حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی سے جو سجدہ گاہ میں مٹی برابر کر رہا تھا۔ فرمایا اگر تمہیں ایسا کرنا ہی ہے تو بس ایک دفعہ کرو۔

(۸۵۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے، اس لیے سنگریزے نہ چھوئے۔ احمد کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر چیز کے بارے میں یہاں تک کہ سنگریزوں کے بارے میں بھی پوچھا فرمایا بس ایک دفعہ یا ایک دفعہ بھی نہیں۔

مرد کا گندھے بالوں سے نماز پڑھنا

(۸۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن حارث کو اس حال میں نماز پڑھتے دیکھا کہ پیچھے سے سر کے بال گندھے ہوئے تھے۔

إلى وَرَائِهِ فَجَعَلَ يَحُلُّهُ وَأَقَرَّ لَهُ الآخَرُ، ثمَّ أَقْبَلَ على ابْنِ عبَّاسٍ فقالَ: ما لَكَ وَرَأْسي قالَ: إنِّي سمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يقُولُ: «إنَّما مثَلُ هٰذَا كَمَثَلِ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ». رواهُ أحْمدُ ومُسْلِمٌ وأبُو دَاوُدَ والنَّسائيُّ.

٢/٨٥٧ ـ وعَنْ أبِي رَافِعٍ قالَ: نَهَىٰ النَّبِيُّ ﷺ أنْ يُصَلِّيَ الرَّجلُ وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ. رواهُ أحْمَدُ وابْنُ ماجه، ولأَبِي دَاوُدَ والتِّرْمِذِيِّ مَعْنَاهُ.

١٤ ـ باب كراهة تنخم المصلي قبله أو عن يمينه

١/٨٥٨ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعيدٍ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى نُخَامَةً في جِدَارِ الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَ حَصَاةً فَحَتَّها وقالَ: «إذَا تَنَخَّمَ أحَدُكُمْ فَلا يَتَنَخَّمَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلا عَنْ يَمِينِهِ ولْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ أو تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى». مُتَّفَقٌ عَلَيهِ. وَفي رِوايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: فَيَدْفِنُها.

٢/٨٥٩ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: «إذَا قامَ أحَدُكُمْ في صَلاتِهِ فلا يَبْزُقَنَّ قِبَلَ قِبْلَتِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أو تَحْتَ قَدَمِهِ، ثمَّ أخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ وَرَدَّ بَعْضَهُ على بَعْضٍ، فقالَ أو يَفْعَلُ هٰكَذَا». رَواهُ أحمدُ والبُخاريُّ، ولأحمَدَ ومُسْلمٌ نَحْوُهُ بِمَعْناهُ مِنْ حَدِيثِ أبي هُرَيْرَةَ.

١٥ ـ باب في أن قتل الحية والعقرب والمشي اليسير للحاجة لا يكره

١/٨٦٠ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ أمَرَ بِقَتْلِ الأسْوَدَيْنِ في الصلاةِ الْعَقْرَبِ والْحَيَّةِ. رَواهُ الخَمْسَةَ وَصحَّحهُ التِّرْمِذِيُّ.

٢/٨٦١ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي في الْبَيْتِ والْبابُ عليهِ مُغْلَقٌ فَجِئْت فَمَشَىٰ حَتى فَتَحَ لي ثمَّ رَجَعَ إلى مُقامِهِ وَوَصَفَتْ أنَّ الْبابَ في الْقِبلةِ. رواهُ الخمْسَةُ إلاَّ ابْنَ ماجه.

١٦ ـ باب في أن عمل القلب لا يبطل وإن طال

١/٨٦٢ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: «إذَا نُودِي بالصلاةِ أدْبَرَ الشيْطان ولهُ ضُراطٌ حَتى لا يَسْمَعَ الأذَانَ، فإذَا قُضِيَ الأذَانُ أقْبَلَ، فإذَا ثُوِّبَ بِها أدْبَرَ، فإذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أقْبَلَ حَتى يَخْطُرَ بَيْنَ المرءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كذَا لِما لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتى يضِلَّ الرَّجُلَ إنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى فإذَا لَمْ يَدْرِ أحَدُكُمْ ثلاثاً صَلَّى أو أرْبَعاً فلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهوَ جالِسٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيهِ، وقالَ الْبُخاري قالَ عُمَرُ: إنِّي لأُجَهِّزُ جَيْشِي وَأنَا في الصلاةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ انہیں کھولنے لگے۔ ایک دوسرے شخص نے انہیں پکڑ رکھا۔ پھر وہ (سلام پھیر کر) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے تم نے میرے سر کے بال کیوں کھولے؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ فرماتے تھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نمازی کے کندھوں سے ہاتھ بندے ہوئے ہوں۔

(۸۵۷) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو اس حال میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا کہ اس کے سر کے بال گندھے ہوئے ہوں۔ ابوداؤد اور ترمذی میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

نمازی کو اپنے آگے یا دائیں طرف بلغم وغیرہ تھوکنا

(۸۵۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی دیوار میں رینٹ دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر لے کر اسے کھرچ دیا اور فرمایا جب کوئی بلغم وغیرہ تھوکے (یا ناک سنکے) تو اپنے آگے یا دائیں طرف نہ تھوکے ضرورت ہو تو بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ پھر اسے دفن کر دے۔

(۸۵۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو قبلہ کی طرف نہ تھوکے۔ ہاں بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوک سکتا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر کا پلو لے کر اس میں تھوک کر اور اسے مَل کر فرمایا اس طرح کر لے۔ احمد اور مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ایسی ہی ہے اور اس کے ہم معنی ہے۔

نماز میں سانپ بچھو وغیرہ کو مارنا اور بوقت ضرورت تھوڑا بہت چلنا

(۸۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ نماز میں سانپ اور بچھو کو مار ڈالا جائے۔

(۸۶۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ دروازہ بند تھا۔ میں آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا پھر اپنی جگہ چلے گئے۔ فرماتی ہیں دروازہ قبلہ رُخ تھا۔

دلی خیالات سے خواہ وہ کتنے ہی ہوں نماز باطل نہیں ہوتی

(۸۶۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اذان دی جائے تو شیطان پادتا ہوا اتنی دُور بھاگ جاتا ہے کہ اذان نہ سنے وہ اذان کے بعد پھر آ جاتا ہے پھر جب نماز کے لیے اقامت ہوتی ہے تو بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور اقامت ختم ہوتے ہی دلوں میں وسوسے ڈالنے کے لیے پھر آ جاتا ہے اور بھولی ہوئی طرح طرح کی باتیں یاد دلاتا ہے یہاں تک کہ نمازی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں۔ پھر اگر کسی کو شبہ ہو جائے کہ تین رکعتیں پڑھیں یا چار تو اسے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لینے چاہئیں۔ امام بخاری نے فرمایا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نماز میں لشکر تیار کرتا رہتا ہوں۔

١٧ ـ باب القنوت في المكتوبة عند النوازل وتركه في غيرها

١/٨٦٣ ـ عَنْ أبِي مالِكٍ الأشْجَعِيِّ قالَ: قُلت لأبِي يا أبَتِ إنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ وَأبِي بَكْرٍ وعُمَرَ وعُثْمانَ وعليٍّ ها هُنا بالْكُوفَةِ قَرِيباً مِنْ خَمْسِ سِنِينَ أكانُوا يَقْنُتُونَ؟ قالَ أيْ بُنَيَّ مُحدَثٌ. رَواهُ أحمَدُ والتِّرمِذِيُّ وصَحَّحهُ وابْنُ ماجَه. وفي رِوايةٍ: أكانُوا يَقْنُتُونَ في الْفَجْرِ. والنَّسائِيُّ وَلَفْظُهُ قالَ: صَلَّيْت خَلْفَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ فَلَمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْت خلفَ أبي بَكْرٍ فلمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْت خَلْفَ عُمَرَ فَلَمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْت خلْفَ عُثْمانَ فَلَمْ يَقْنُتْ، وَصَلَّيْت خَلْفَ عَليٍّ عليه السلام فَلَمْ يَقْنُتْ، ثمَّ قالَ يا بُنَيَّ بِدْعَة.

٢/٨٦٤ ـ وعَنْ أنَسٍ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهراً ثمَّ تَرَكَهُ. رَواهُ أحمدُ، وفي لَفْظٍ قَنَتَ شَهراً يدْعُو على أحياءٍ من أحْياءِ العَرَبِ ثمَّ تَرَكَهُ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائيُّ وابنُ ماجه، وفي لَفظٍ قَنَتَ شَهراً حِينَ قُتِلَ الْقُراءُ فَما رَأيْتُهُ حَزِنَ حُزْناً قَطُّ أشد مِنهُ. رَواهُ البُخارِيُّ.

٣/٨٦٥ ـ وعَنْ أنسٍ قالَ: كانَ الْقُنُوت في الْمَغْرِبِ والْفَجْرِ رَواهُ البُخاريُّ.

٤/٨٦٦ ـ وعَنِ البَرَاءِ بْنِ عازِبٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يَقْنُت في صَلاةِ الْمَغْرِبِ والْفَجْرِ. رَواهُ أحمدُ ومُسلِمٌ والتِّرْمِذِيُّ وصَحَّحهُ.

٥/٨٦٧ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّهِ ﷺ إذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ في الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ: اللَّهمَّ الْعَنْ فُلاناً وَفُلاناً وَفُلاناً بَعْدَما يَقُولُ سَمِعَ اللّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنا وَلَكَ الحَمْدُ، فأنْزَلَ اللّهُ تعالى: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ١٢٨] إلى قَولِهِ: ﴿فَإِنَّهُمْ ظَٰلِمُونَ﴾. رَواهُ أحْمَدُ والبُخارِيُّ.

٦/٨٦٨ ـ وعَنْ أبِي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبي ﷺ كانَ إذَا أرادَ أنْ يَدْعُوَ على أحَدٍ، أو يَدْعُوَ لأحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَرُبَّما قالَ إذَا قالَ سَمِعَ اللّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنا وَلَكَ الحَمْدُ اللَّهُمَّ أنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشامٍ، وعيَّاش بْنَ أبِي رَبِيعَةَ والْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤمِنِينَ. اللَّهُمَّ اشْدُدْ وطْأتَكَ على مُضَرَ، وَاجْعَلْها عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ قالَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ، وَيَقُولُ في بَعْضِ صلاتِهِ في صلاةِ الْفَجْرِ. اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلاناً وفُلاناً حَيَّيْنِ مِنْ أحْياءِ الْعَرَبِ، حَتَّى أنْزَلَ تَعالى: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ الآيَة. رَواهُ أحمد والبُخارِيُّ.

٧/٨٦٩ ـ وعَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قالَ: بَينما النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي العِشاءَ إذْ قالَ سَمِعَ اللّهُ

فرض نماز میں قنوتِ نازلہ

(۸۶۳) حضرت ابو مالک اشجعی سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد سے پوچھا ابا جان آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور کوفے میں اس جگہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے تقریباً پانچ سال تک نماز پڑھی ہے کیا یہ بزرگ قنوت پڑھا کرتے تھے؟ فرمایا بیٹا یہ تو بدعت ہے۔ ابنِ ماجہ کی ایک روایت میں ہے کیا وہ فجر میں دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے؟ امام نسائی ان الفاظ میں یہ روایت لاتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے دعائے قنوت نہیں پڑھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ آپ نے بھی قنوت نہیں پڑھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے بھی قنوت نہیں پڑھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے بھی قنوت نہیں پڑھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، آپ نے بھی قنوت نہیں پڑھی اور فرمایا بیٹا یہ بدعت ہے۔

(۸۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی پھر چھوڑ دی۔ یہ الفاظ بھی ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی، اس میں آپ ﷺ عرب کے بعض قبیلوں کے لیے بددعا فرماتے تھے پھر چھوڑ دی۔ جب قاریوں کے قتل کا حادثہ پیش آیا تو اس وقت آپ ﷺ نے ایک مہینہ تک قنوت پڑھی۔ اس سے زیادہ رنجیدہ میں نے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔

(۸۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ یہ قنوت مغرب و فجر کی نماز میں تھی۔

(۸۶۶) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مغرب و فجر میں قنوت پڑھتے تھے۔

(۸۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ جب آپ ﷺ نے فجر کی نماز کی پچھلی رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو آپ ﷺ یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ فلاں فلاں فلاں پر لعنت بھیج۔ آپ ﷺ قنوت سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کے بعد پڑھتے تھے، پھر اللہ تعالیٰ نے آیت (لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْھِمْ اَوْ یُعَذِّبَھُمْ فَاِنَّھُمْ ظٰلِمُوْنَ) اتاری۔

(۸۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی کے لیے بددعا کرتے یا دعا مانگتے تو رکوع کے بعد قنوت پڑھتے اور بسا اوقات سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کے بعد پڑھتے۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو سلمۃ بن ہشام کو عیاش بن ابی ربیعہ کو اور کمزور مسلمانوں کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ! مضر پر اپنی پکڑ کو سخت فرما اور حضرت یوسف علیہ السلام کے قحط کی طرح (سات سال کا) قحط بھیج۔ قنوت آپ ﷺ بلند آواز میں پڑھتے تھے اور نماز کے آخر میں یعنی نمازِ فجر میں پڑھتے اے اللہ! فلاں فلاں پر جو عرب کے دو قبیلے ہیں، لعنت بھیج حتیٰ کہ یہ آیت لَیْسَ لَکَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اتری۔

(۸۶۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (ایک دفعہ) نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک آپ ﷺ نے سَمِعَ اللّٰہُ

لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قالَ قَبْلَ أنْ يَسْجُدَ. اللَّهُمَّ نَجِّ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ. اللَّهمَّ نَجِّ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ. اللَّهُمَّ اشدُدْ وطْأتَكَ على مضرَ. اللَّهُمَّ اجْعَلْها علَيْهِمْ سِنين كَسِنِي يُوسُفَ. رَواهُ الْبُخاريّ.

٨/٨٧٠ ـ وَعَنْهُ أيضاً قالَ: لأقربنَّ بِكُمْ صلاةَ رَسُول اللّهِ ﷺ فكانَ أبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُت في الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنْ صلاةِ الظُّهرِ والعِشاءِ الآخِرَةِ، وصلاة الصُّبْحِ بَعْدَما يَقُولُ سَمِعَ اللّهُ لمن حمدَهُ فَيَدْعُو للمُؤْمِنينَ، ويَلْعَنُ الْكُفَّار. متَّفَقٌ عَلَيهِ، وفي رِوَايَةٍ لأحمَدَ: وصلاة الْعَصْرِ مكانَ صلاة الْعشاءِ الآخِرَةِ.

٩/٨٧١ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ شَهراً مُتَتابعاً في الظُّهرِ والعَصْرِ والْمَغرِبِ والعشاءِ والصُّبْحِ في دُبُرِ كُلِّ صلاةٍ، إذَا قالَ سمعَ اللّهُ لِمَنْ حَمدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ يَدْعُو عَلَيْهِمْ على حيٍّ مِنْ بَني سُلَيْم على رِعْلٍ وَذَكْوَانَ وعُصَيَّةَ ويُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ وأحْمَدُ وَزَادَ: أرْسَلَ إليْهِمْ يَدْعُوهمْ إلى الإسلامِ فَقَتَلُوهُمْ، قالَ عِكْرِمَةَ كانَ هٰذا مِفْتَاحُ القُنُوتِ.

٩ ـ أبواب السترة أمام المصلي وحكم المرور دونها

١ ـ باب استحباب الصلاة إلى السُّترة والدُّنو منها والانحراف قليلاً عنها والرخصة في تركها

١/٨٧٢ ـ عن أبي سعيد قال: «قال رسول الله ﷺ: إذا صلَّى أحدُكم فلْيُصَلِّ إلى سُتْرَةٍ وليَدْنُ منها». رواه أبو داود وابن ماجه.

٢/٨٧٣ ـ وعَنْ عائِشَة أنَّ النَّبيَّ ﷺ سُئِلَ في غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ المصلي، فقالَ كَمُؤَخرَةِ الرَّحْلِ. رَواهُ مسْلِمٌ.

٣/٨٧٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا خَرَجَ يَومَ الْعِيدِ يَأْمُرُ بالحَرْبَةِ فتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فيُصَلِّي إلَيْها والنَّاسُ وَرَاءَهُ وكانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ في السَّفَرِ. متَّفقٌ عليهِ.

٤/٨٧٥ ـ وعَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ قالَ كانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللّهِ ﷺ وبيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ شاةٍ. مُتَّفَقٌ عليهِ. وفي حَدِيثِ بِلالٍ أنَّ النبيَّ ﷺ دَخلَ الْكَعْبَةَ فَصَلَّى وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوٌ مِنْ ثَلاثَةِ أذْرُعٍ. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ ومَعْناهُ لِلْبُخارِيِّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

٥/٨٧٦ ـ وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّهِ قالَ: كُنَّا نُصَلِّي وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ أيْدِينا فَذَكَرْنا ذٰلِكَ لِلنَّبيِّ ﷺ فقالَ مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْ أحَدِكُمْ ثُمَّ لا يَضُرُّهُ ما

لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنے کے بعد سجدہ کرنے سے پہلے کہا۔ اے اللہ! ولید بن ولید کو رہائی دے۔ اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات دے۔ اے اللہ! مضر پر اپنی پکڑ سخت فرما۔ اے اللہ! ان پر عہد یوسفی کا سا (سات سالہ) قحط بھیج۔

(۸۷۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ظہر و عشا اور فجر کی آخری رکعت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کے بعد قنوت پڑھی۔ اور مومنوں کے لیے دعا اور کافروں کے لیے بددعا کی۔ احمد کی روایت میں بجائے عشاء کی نماز کے عصر کی نماز ہے۔

(۸۷۱) حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلسل ایک ماہ تک پنجگانہ نمازوں میں پچھلی رکعت میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کے بعد قنوت پڑھی۔ بنی سلیم کے قبیلوں رِعل، ذکوان اور عصیہ پر بددعا کرتے تھے اور مقتدی آمین کہتے تھے۔ احمد کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے پاس تبلیغ کے لیے آدمی بھیجے تھے اور انہوں نے ان سب کو قتل کر دیا تھا۔ حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ یہ قنوت کی ابتدا تھی۔

سُترہ سے متعلقہ مسائل

سُترے کی طرف قریب ہو کر نماز پڑھنا، اس سے قدرے ایک طرف ہونا اور اسے چھوڑنے کی رخصت

(۸۷۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ نمازی کو سترے کی طرف اس کے قریب آ کر نماز پڑھنی چاہیے۔

(۸۷۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے غزوہ تبوک میں نمازی کے سترے کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا سترہ پالان کی پچھلی لکڑی (جس سے سوار ٹیک لگاتا ہے) کی مانند ہونا چاہیے۔

(۸۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ عید کے دن گھر سے نماز کے لیے نکلتے تو اپنے نیزے کو لے جانے کا حکم فرماتے وہ آپ ﷺ کے آگے گاڑ دیا جاتا۔ آپ ﷺ اس کی طرف نماز پڑھتے اور لوگ آپ کے پیچھے ہوتے۔ سفر میں بھی آپ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(۸۷۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کی سجدہ گاہ اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے کی جگہ رہتی تھی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، نبی اکرم ﷺ کعبے کے اندر داخل ہوئے اور نماز پڑھی۔ آپ ﷺ کے اور دیوارِ کعبہ کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔ بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی ہم معنی ہے۔

فقہ الحدیث: کم از کم فاصلہ بکری کی گزرگاہ اور زیادہ سے زیادہ تین ہاتھ کا ہونا چاہیے تاکہ احادیث میں موافقت ہو جائے۔ (مترجم)

(۸۷۶) حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حالتِ نماز میں ہمارے آگے سے جانور گزر رہے تھے۔ جب ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر سترہ نمازی کے آگے ہونا چاہیے۔ پھر اسے گزرنے والے نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. رَواهُ أحْمدُ ومُسْلِمٌ وابْنُ ماجه.

٦/٨٧٧ ـ وَعَنْ أبي هُرَيرة عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أنهُ قالَ: إذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقاءَ وَجْهِهِ شَيْئاً، فإنْ لَمْ يَجِدْ فلْيَنْصِبْ عَصاً، فإنْ لَمْ يَكنْ مَعَهُ عَصا فَلْيَخُطَّ خَطاً وَلا يَضُرُّهُ ما مرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ. رَواهُ أحمدُ وأبو دَاود وابنُ ماجه.

٧/٨٧٨ ـ وَعَنِ المِقْدَادِ بْنِ الأسْوَدِ أنهُ قالَ: ما رَأيت رسُولَ اللّهِ ﷺ صَلَّى إلَى عُودٍ وَلا عَمُودٍ، وَلا شَجَرَةٍ إلاَّ جَعَلَهُ على حاجِبِهِ الأيْسَر أو الأيْمَنِ، وَلا يَصْمُدُ لهُ صَمْداً.

٨/٨٧٩ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ صلَّى في فَضاءٍ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْءٌ. رَواهُما أحْمَدُ وأبُو دَاوُد.

٢ ـ بابُ دَفْعِ المارِّ وما عليهِ مِنَ الإثْمِ والرُّخْصَةِ في ذلكَ للطَّائِفِينَ بالبيتِ

١/٨٨٠ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: إذَا كانَ أحَدُكُمْ يصَلي فَلا يَدَعْ أحَداً يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فإنْ أبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فإنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ وابْنُ ماجه.

٢/٨٨١ ـ وَعَنْ أبِي سَعِيدٍ قالَ: سَمِعْت النبيَّ ﷺ يَقُولُ: إذَا صَلَّى أحَدُكُمْ إلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فأرَادَ أحَدٌ أنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْه فَلْيَدْفَعْهُ، فإنْ أبَى فلْيقاتِلْهُ فإنَّما هُوَ شَيْطَان. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِرمِذِيَّ وابْنُ ماجه.

٣/٨٨٢ ـ وَعَنْ أبي النَّضْرِ مَولَى عُمَرَ بْنِ عبَيْدِ اللّهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أبِي جُهَيْم عَبْدِ اللّهِ بْنِ الْحَارِث بْنِ الصِّمَّةِ الأنْصَارِيِّ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «لَو يَعْلَمُ الْمارُّ بَيْنَ يَدَي الْمُصَلِّي ماذَا عَلَيْهِ لَكانَ أنْ يَقِفَ أرْبَعِينَ خَيْراً لَهُ مِنْ أنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ»، قالَ أبُو النَّضرِ لا أدْري قالَ أرْبَعِينَ يَوماً أو شَهراً أو سَنَةً. رَواهُ الجَماعَةُ.

٤/٨٨٣ ـ وَعَنِ المُطَّلِبِ بْنِ أبي وَدَاعَةَ أنَّهُ رَأَى النَّبيَّ ﷺ يُصَلِّي مِمَّا يَلِي بَابَ بَنِي سَهم وَالنَّاسُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُما سُتْرَةٌ. رَواهُ أحمدُ وأبو دَاوُدَ، وَرَواهُ ابْنُ ماجَهْ والنَّسائيُّ. وَلَفْظُهما رَأيْت النَّبيَّ ﷺ إذَا فَرَغَ مِنْ سُبْعِهِ جاءَ حَتَّى يُحاذِيَ بالرُّكْنِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ في حاشِيَةِ الْمَطَافِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَافِ أحَدٌ.

٣ ـ باب من صلى وبين يديه إنسان أو بهيمة

١/٨٨٤ ـ عَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ رَسُول اللّهِ ﷺ يُصَلِّي صَلاتَهُ مِنَ اللَّيْل وَأنا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ اعْتِرَاضَ الجَنازَةِ فإذَا أرَادَ أنْ يُوتِرَ أيْقَظَنِي فأوتَرْتُ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ.

(۸۷۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نماز میں اپنے آگے کچھ رکھ لے اگر کچھ نہ ملے تو لکڑی ہی کھڑی کر لے۔ اگر لکڑی بھی نہ ہو تو اپنے آگے ایک (ہلالی) خط ہی کھینچ دے پھر اسے گزرنے والے نقصان نہیں پہنچائیں گے۔

(۸۷۸) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کسی لکڑی یا ستون یا درخت وغیرہ کی طرف نماز پڑھی تو میں نے دیکھا آپ ﷺ نے اسے اپنی دائیں یا بائیں بھوئیں کے برابر رکھا۔ آپ ﷺ اسے چہرے کے بالکل سامنے نہیں رکھتے تھے۔

(۸۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک میدان میں نماز پڑھی۔ آپ ﷺ کے آگے کچھ نہ تھا۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا سترہ مستحب ہے واجب نہیں۔

نمازی کا اپنے آگے سے گزرنے والے کو روکنا، گزرنے والا گنہ گار ہوگا، کعبہ کا طواف کرنے والوں کو گزرنے کی رخصت

(۸۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نمازی حالتِ نماز میں کسی کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دے۔ اگر گزرنے والا نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہے۔

(۸۸۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے، جب کوئی سترے کی طرف نماز پڑھے پھر کوئی اس کے آگے سے (سترے کے اندر سے) گزرنا چاہے تو اسے روک دے اور اگر نہ مانے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ پکا شیطان ہے۔

(۸۸۲) حضرت ابو جہیم عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس پر کیا گناہ ہے تو اس کا چالیس سال...... ٹھہرے رہنا اس کے آگے سے گزرنے سے بہت بہتر ہے۔ حضرت ابو النضر فرماتے ہیں معلوم نہیں چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔

فقہ الحدیث: مسند بزار میں چالیس سال اور ابن ماجہ اور ابن حبان میں سو سال ہے معلوم ہوا کہ چالیس کا عدد مبالغہ کے لیے ہے (مترجم)۔

(۸۸۳) حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو (مسجد حرام کے) باب بنو سہم کے دروازے کے قریب نماز پڑھتے دیکھا لوگ آپ ﷺ کے سامنے سے گزر رہے تھے اور آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان سترہ نہ تھا۔ ابن ماجہ اور نسائی میں یوں ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ طواف کے سات پھیروں سے فارغ ہو گئے تو رکن کے برابر میں کھڑے ہو کر طواف گاہ کے ایک کنارے دو رکعت نماز پڑھی اور آپ ﷺ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی نہ تھا۔

نمازی کے آگے کسی انسان یا جانور کے ہونے کا حکم

(۸۸۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھتے تھے اور میں آپ ﷺ کے اور قبلے کے درمیان جنازے کی طرح آڑی آڑی لیٹی رہتی تھی پھر جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے اور میں وتر پڑھ لیا کرتی تھی۔

وهو حجة في جواز الصلاة إلى النائم.

٢/٨٨٥ ـ وَعَنْ مَيْمُونَةَ أنها كانَتْ تَكُونُ حائِضاً لا تُصَلي، وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رسُولِ الله ﷺ وَهُوَ يُصَلي على خُمْرَتِهِ إذَا سَجَدَ أصَابَنِي بَعْضُ ثَوبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣/٨٨٦ ـ وعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ عَبَّاساً في بَادِيَةٍ لَنا وَلَنا كُلَيْبَةٌ وَحِمارَةٌ تَرعَى فَصَلّى رَسُولُ اللّهِ ﷺ الْعَصْرَ وَهُما بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُؤَخَّرَا وَلَمْ يُزْجَرَا. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ، وَلأبِي دَاوُد مَعْنَاهُ.

٤ ـ بابُ ما يَقْطَعُ الصلاةَ بِمُرُورِهِ

١/٨٨٧ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: «يَقْطَعُ الصَّلاةَ المَرْأةُ وَالْكَلْبُ والحِمارُ». رَواهُ أحْمَدُ وابْنُ ماجَه ومُسْلِمٌ وَزَادَ: وَيَقِي مِنْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤَخَّرَةِ الرَّحْلِ.

٢/٨٨٨ ـ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بن مُغَفَّل عَنِ النَّبي ﷺ قالَ: «يَقْطَعُ الصَّلاة الْمَرْأةُ وَالْكَلْبُ والْحِمارُ». رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه.

٣/٨٨٩ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أبِي ذَرٍّ قالَ: قالَ رسولُ الله ﷺ: «إذَا قامَ أحَدُكُمْ يُصَلي فإنهُ يَسْتُرُهُ إذا كانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ، فإذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ، فإنهُ يقطعُ صَلاتَهُ، المَرْأةُ والْحِمارُ والْكَلْبُ الأسْوَدُ»، قُلْتُ: يا أبَا ذَرٍّ ما بَالُ الْكَلْبِ الأسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الأحمَرِ مِنَ الْكَلْبِ الأصْفَرِ؟ قالَ: يا ابْنَ أخِي سألت رسُول اللّهِ ﷺ كما سَألْتَنِي، فقالَ الْكَلْبُ الأسْوَدُ شَيْطَانٌ. رَوَاه الجماعَةُ إلا الْبُخارِيَّ.

٤/٨٩٠ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يصلّي في حجْرَتِها فَمَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ عَبْدُ اللّهِ أو عمَرَ، فقالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا فرجَعَ فَمَرَّتْ ابْنَةُ أُمِّ سَلَمَةَ، فقالَ بيَدِهِ هٰكَذَا فَمضَتْ فلَمَّا صَلّى رَسُولُ اللّهِ ﷺ قالَ هُنَّ أغْلَبُ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه.

٥/٨٩١ ـ عَنْ أبي سَعِيدٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لا يَقطَعُ الصَّلاةَ شَيْءٌ وَادْرَؤُوا ما اسْتَطَعْتُمْ فإنَّما هُو شَيْطَانٌ. رَواهُ أبُو دَاود.

٦/٨٩٢ ـ وعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قالَ: أقْبَلْت راكِباً على أتَانٍ وأنا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الاحْتِلامَ وَرَسُولُ اللّهِ ﷺ يُصَلّي بالنَّاسِ بِمِنى إلى غَيْرِ جِدَار فَمَرَرْت بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْت وأرْسَلْت الأتَانَ تَرْتَعُ فَدَخَلْت في الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عليَّ أحَدٌ. رَواهُ الجَماعةُ.

فقہ الحدیث: اس سے معلوم ہوا کہ نمازی کے آگے اگر کوئی سویا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

(۸۸۵) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب وہ حائضہ ہوتیں اور نماز نہ پڑھتیں تو پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سجدہ گاہ کے مقابل لیٹی رہتی تھیں اور آپ اپنی جانماز پر نماز پڑھتے رہتے تھے جب سجدہ کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کا پلو انہیں بھی لگ جایا کرتا تھا۔

(۸۸۶) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ہمارے گاؤں میں ملنے آئے۔ ہماری ایک کتیا تھی اور گدھی چر رہی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (وہیں) عصر کی نماز پڑھی حالانکہ دونوں جانور آپ کے سامنے تھے نہ انہیں ہٹایا گیا اور نہ ڈانٹا گیا۔ ابوداؤد میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

کن کن کے گزرنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے

(۸۸۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کتا، عورت اور گدھا باطل کر دیتا ہے۔ مسلم میں یہ الفاظ زیادہ ہیں اور پالان کی پچھلی لکڑی کی مانند سترہ نماز کو اس سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۸۸۸) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نماز کو عورت، کتا اور گدھا باطل کر دیتا ہے۔

(۸۸۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو تو اگر اس کے آگے پالان کی پچھلی لکڑی کی مانند کوئی چیز ہوگی وہ اس کا سترہ ہو جائے گا۔ اگر اس کے آگے پالان کی پچھلی لکڑی کی مانند سترہ نہ ہو تو عورت، گدھا اور سیاہ کتا اس کی نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس میں سرخ یا زرد کتے کی بجائے سیاہ کتے کی خصوصیت کیوں ہے؟ فرمایا اے بھتیجے! میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری طرح پوچھا تھا۔ فرمایا سیاہ کتا شیطان ہے۔

(۸۹۰) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے عبداللہ یا عمر (ابوسلمۃ کے بیٹے) نے گزرنے کا ارادہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا وہ واپس ہو گئے پھر حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا کی بیٹی نے نکلنا چاہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اسی طرح اشارہ کیا مگر وہ نکل گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر کر فرمایا عورتیں غالب آ جاتی ہیں۔

(۸۹۱) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز کو کوئی چیز باطل نہیں کرتی (ہاں) حتی المقدور (گزرنے والے کو) ہٹاؤ کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(۸۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ایک گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ اس وقت میں بلوغت کے قریب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کو بلا دیوار (سترے کے بغیر) نماز پڑھا رہے تھے۔ میں کچھ صف کے آگے اترا پھر میں نے گدھی سے اتر کر اس کو چرنے کے لیے چھوڑ دیا اور خود صف میں شامل ہو گیا۔ اس پر مجھ پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

19

١٠ ـ أبواب صلاة التطوع

١ ـ باب سنن الصلاة الراتبة المؤكدة

١/٨٩٣ ـ عن عبد الله بن عمر قال: «حَفِظْت عن رسول الله ﷺ رَكْعَتين قبل الظُّهر وركعتين بعدَ المَغرب وركعتين بعد العشاء، وركعتين بعد الظهر، وركعتين قبل الغداة كانت ساعة لا أدخل على النبي ﷺ فيها، فحدَّثتني حفصة أنه كان إذا طلع الفجر وأذَّن المؤذِّن صلَّى رَكعَتين». متفق عليه.

٢/٨٩٤ ـ وعَنْ عبْدِ اللّهِ بْنِ شَقِيقٍ: قالَ سَأَلْت عائِشَةَ عَنْ صَلاةِ النبي ﷺ فقالَتْ كانَ يُصَلي قَبْلَ الظُّهرِ رَكْعَتَيْنِ، وبَعْدَها رَكْعَتَيْنِ، وبَعْدَ المَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ وصَحَّحَهُ، وأخْرَجَهُ أحمدُ ومسلمٌ وأبو دَاوُدَ بِمَعْناهُ لكِنْ ذَكَرُوا فِيهِ قَبْلَ الظُّهرِ أَرْبَعاً.

٣/٨٩٥ ـ وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفيانَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: «مَنْ صَلَّى في يَوم وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَجْدَةً سِوَى المَكْتُوبَةِ، بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ في الجَنَّةِ». رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ البُخاريَّ، ولَفظُ التِرمِذِيِّ: مَنْ صَلَّى في يَومٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ في الْجَنَّةِ، أَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَها، وركْعَتَيْنِ بَعْدَ المَغرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ العِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاةِ الْفَجْرِ، وللنَّسائي حَدِيثُ أُمِّ حَبِيبَةَ كالتِّرمِذِيِّ لكِنْ قالَ: وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ، وَلَمْ يَذْكُرْ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشاءِ.

٢ ـ بابُ فَضْلِ الأَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهرِ وَبَعْدَها وقَبْلَ العَصْرِ وبَعْدَ العِشَاءِ

١/٨٩٦ ـ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قالَتْ: سَمِعْت النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهرِ، وأَرْبَعاً بَعْدَها حرَّمَهُ اللَّهُ على النَّارِ. رَوَاهُ الخَمْسَةُ وصَحَّحهُ الترمذِي.

٢/٨٩٧ ـ وَعَنْ ابْنِ عمَرَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: رَحِمَ اللَّهُ امْرءًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعاً. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ والتِّرمِذِيُّ.

٣/٨٩٨ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: ما صلَّى النَّبي ﷺ الْعِشاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عليَّ إلاَّ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَو سِتَّ رَكَعَاتٍ. رَواهُ أحمَدُ وأبُو دَاوُدَ.

٤/٨٩٩ ـ وعَنِ الْبَراءِ بْنِ عازِبٍ عنِ النبيِّ ﷺ قالَ: «مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهرِ أَرْبَعاً كانَ كأنَّما تَهَجَّدَ مِنْ لَيْلَتِهِ وَمَنْ صَلاَّهُنَّ بَعْدَ الْعِشاءِ كانَ كَمِثْلِهِنَّ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ. رَواه سَعِيد بْن مَنْصورٍ في سُنَنِهِ.

سنن ونوافل

سنن مؤکدہ کا بیان

(۸۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے ظہر سے پہلے دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں اور صبح سے پہلے دو رکعتیں یاد رکھی ہیں۔ صبح کا وقت ایسا تھا کہ اس میں آپ ﷺ کے پاس نہیں جا سکتا تھا۔ مجھ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب صبح صادق ہو جاتی اور موذن اذان دے دیتا تو آپ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۸۹۴) حضرت عبداللہ بن شقیق نے کہا۔ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا آپ ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعتیں، ظہر کے بعد دو رکعتیں، مغرب کے بعد دو رکعتیں، عشاء کے بعد دو رکعتیں اور فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ احمد، مسلم اور ابوداؤد میں اس کے ہم معنیٰ روایت ہے لیکن انہوں نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں بیان کی ہیں۔

(۸۹۵) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے دن رات میں علاوہ فرضوں کے بارہ رکعت نماز پڑھی اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہیں جس نے دن رات میں بارہ رکعت نماز پڑھی اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ چار رکعتیں قبل از ظہر، دو بعد از ظہر، دو بعد از مغرب، دو بعد از عشا اور دو قبل از فجر۔ نسائی میں بھی حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ترمذی والی حدیث کی طرح ہے لیکن اس میں عشاء کے بعد والی دو رکعتوں کے بجائے عصر سے پہلے دو رکعتیں ہیں۔

ظہر وعصر سے پہلے اور ظہر وعشاء کے بعد رکعتوں کی فضیلت

(۸۹۶) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا فرماتے تھے جس نے قبل از ظہر چار رکعتیں اور بعد از ظہر چار رکعتیں پڑھیں اللہ اسے آگ پر حرام فرما دے گا۔

(۸۹۷) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ اس پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

(۸۹۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کبھی عشا کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لاتے تو چار یا چھ رکعتیں ضرور پڑھتے۔

(۸۹۹) براء بن عازب نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں گویا اس نے رات کو تہجد پڑھی اور جس نے عشا کے بعد چار رکعتیں پڑھیں گویا اس نے شبِ قدر میں چار رکعتیں پڑھیں [1]۔

---

[1] عشاء کے بعد چار رکعت والی روایات سنداً ضعیف ہیں (نیل الاوطار) از مصحح

٣ ـ بابُ تأكيدِ رَكْعَتَي الفَجْرِ وتخفيفِ قِرَاءَتِها والضَّجْعَةِ والكلام بَعْدَهُما وقَضائِهِما إذا فاتَتَا

١/٩٠٠ ـ عَنْ عائِشَةَ قالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ على شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ تعاهُداً مِنْه على رَكْعَتي الفَجْرِ. مُتفقٌ عليهِ.

٢/٩٠١ ـ وعنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيا وما فيها». رَواهُ أحمدُ ومُسْلمٌ والتِّرْمذيُّ وصَحَّحه.

٣/٩٠٢ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رسولُ اللَّهِ ﷺ: «لا تَدَعُوا رَكْعَتَي الْفَجْرِ وَلَو طَرَدَتْكُمُ الخَيْلُ». رَواهُ أَحْمدُ وأبُو دَاوُد.

٤/٩٠٣ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: رَمَقْت رسولَ اللَّهِ ﷺ شهراً فَكَانَ يَقْرأ في الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ: قُلْ يَا أَيُّها الْكافِرُونَ، وَقُلْ هوَ اللَّهُ أَحَدٌ. رَواهُ الخمْسَةُ إلاَّ النَّسَائِي.

٥/٩٠٤ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ النَّبِيُّ ﷺ يخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلاةِ الصُّبْحِ حَتَّى إنِّي لأقُولُ هَلْ قَرَأَ فِيهِما بِأُمِّ القُرْآنِ. متَّفقٌ عَلَيْهِ.

٦/٩٠٥ ـ وعَنْ أبي هرَيْرَةَ قالَ: قالَ رسولُ اللَّه ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاةِ الصُّبْحِ فلْيَضْطَجِعْ على جَنْبِهِ الأَيْمَنِ»، رَواهُ أحمدُ وأبُو داوُدَ والترمِذِيُّ وصحَّحَهُ.

٧/٩٠٦ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ على شِقِّهِ الأَيْمَنِ، وفي رِوَايَةٍ كانَ إذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فإِنْ كنت مُسْتَيقِظَةً حَدَّثَنِي وَإِلاَّ اضْطَجَعَ. متفقٌ عليهِ.

٨/٩٠٧ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَي الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِما بَعْدَ ما تَطْلُعُ الشَّمْسُ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ، وقَدْ ثَبتَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضاهُما مع الْفَرِيْضَةِ لَمَّا نامَ عَنِ الْفَجْرِ في السَّفَرِ.

٤ ـ باب ما جاء في قضاء سُنَّتَي الظهر

١/٩٠٨ ـ عن عائشة: «أن النبيَّ ﷺ كان إذا لم يُصَلِّ أربعاً قبل الظُّهر صلاهُنَّ بعدها». رواه الترمذي وقال: حديث حسن غريب.

٢/٩٠٩ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا فاتَتْهُ الأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهرِ صَلاَّهُنَّ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهرِ. رَواهُ ابْن ماجَه.

فجر کی سنتوں کی تاکید اور ان کے متعلق مسائل

(۹۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نوافل میں سے کسی کے اس قدر پابند نہ تھے جس قدر فجر کی سنتوں کے پابند تھے۔

فقہ الحدیث: آپ ﷺ تمام سنتوں کے پابند تھے مگر خصوصیت سے ان کا خیال رکھتے تھے (مترجم)

(۹۰۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا فجر کی دو رکعتیں دنیا و مافیہا سے زیادہ افضل ہیں۔

(۹۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فجر کی سنتیں نہ چھوڑو اگرچہ دشمن تمہارے تعاقب میں ہو۔

(۹۰۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک مہینہ تک دیکھا کہ آپ ﷺ فجر کی سنتوں میں سورۂ کافرون اور سورۂ اخلاص پڑھتے تھے۔

(۹۰۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں بہت ہلکی پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ مجھے خیال آتا۔ کیا آپ ﷺ نے سورۂ فاتحہ پڑھی بھی ہے؟

(۹۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی فجر کی نماز سے پہلے دو سنتیں پڑھے تو دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔

(۹۰۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتیں پڑھ کر دائیں کروٹ پر لیٹ جایا کرتے تھے۔ ایک روایت میں یوں ہے کہ جب آپ ﷺ فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ورنہ لیٹ جاتے۔

(۹۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے فجر کی سنتیں نہ پڑھی ہوں تو وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے [1]۔ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے فرض کے ساتھ ان کی قضا کی تھی جبکہ آپ ﷺ سفر میں صبح کے وقت نہ جاگ سکے تھے۔

ظہر کی سنتوں کی قضاء

(۹۰۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اگر رسول اللہ ﷺ ظہر سے قبل چار رکعتیں نہ پڑھتے تو بعد میں پڑھ لیا کرتے تھے۔

(۹۰۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کی ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں فوت ہو جاتیں تو آپ انہیں ظہر کے بعد والی دو رکعتوں کے بعد پڑھ لیا کرتے تھے۔

---

[1] (بعض دوسری روایات کی رُو سے نمازِ فجر کے فوراً بعد بھی یہ دو سنتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ نیل الاوطار)

٣/٩١٠ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهى عَنْهُما تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِما أَمَّا حِينَ صَلاَّهُما فإِنَّهُ صَلَّى العَصْرَ، ثُمَّ دَخَلَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي حَرَامٍ مِنَ الأَنْصارِ فَصَلاَّهُما فأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الجارِيَةَ، فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ، تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يا رسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَنْهى عَنْ هاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِما، فإِنْ أَشارَ بِيَدِهِ فاسْتَأْخِرِي عنهُ فَفَعَلَتِ الجارِيَةُ فأَشارَ بِيَدِهِ فاسْتَأْخَرَتْ عنهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قالَ: يا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ، فإِنَّهُ أَتانِي ناسٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ القَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهرِ فَهُما هاتانِ. متَّفقٌ علَيْهِ. وفي رِوايَةٍ لأحمَدَ، ما رَأَيْتُهُ صَلاَّهُما قَبْلَها وَلا بَعْدَها.

٥ ـ بابُ ما جاءَ في قَضاءِ سُنَّةِ العَصْرِ

١/٩١١ ـ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ أنهُ سألَ عائِشةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهِما بَعْدَ العَصْرِ، فقالَتْ: كانَ يصَلِّيهِما قَبْلَ العَصْرِ، ثُمَّ إِنهُ شُغِلَ عَنْهُما أَو نَسِيَهُما فَصَلاَّهُما بَعْدَ العَصْرِ ثمَّ أَثْبَتَهُما، وكانَ إذا صَلَّى صَلاةً داوَمَ عَلَيْها. رَواهُ مُسْلِمٌ والنسائي.

٢/٩١٢ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قالَتْ: شُغِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ العَصْرِ فَصَلاَّهُما بعْدَ العَصْرِ. رواهُ النَّسائيُّ.

٣/٩١٣ ـ وَعَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يُجَهِّزُ بَعْثاً وَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ظَهرٌ فَجاءَهُ ظَهرٌ مِنَ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَ يُقَسِّمُهُ بَيْنَهُمْ فَحَبَسُوهُ حَتَّى أَرْهَقَ العَصْرُ، وكانَ يُصَلِّي قَبْلَ العَصْرِ رَكْعَتَيْنِ أو ما شاءَ اللَّهُ، فَصَلَّى العَصْرَ ثمَّ رَجَعَ فَصَلَّى ما كانَ يُصَلِّي قَبْلَها، وكانَ إذا صَلَّى صَلاةً أو فَعَلَ شَيْئاً يُحِبُّ أَنْ يُداوِمَ عَلَيْهِ. رَواهُ أحمد.

٦ ـ بابُ أَنَّ الوِتْرَ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ وأنهُ جائِزٌ على الرَّاحِلَةِ

١/٩١٤ ـ عنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رسُولُ اللَّه ﷺ: «مَنْ لَمْ يُوتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا». رَواهُ أحمَد.

٢/٩١٥ ـ وعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنهُ قالَ: الْوِتْرُ لَيسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ المَكْتُوبَةِ وَلٰكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّها رسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ والتِّرْمِذِي وابْنُ ماجه وَلَفْظُهُ: إنَّ الوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ وَلا كَصَلاتِكُمُ المَكْتُوبَةِ، ولكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوتَرَ فقالَ: يَا أهلَ القُرْآنِ أَوتِرُوا فإِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يحِبُّ الوِتْرَ.

(۹۱۰) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ عصر کے بعد دو رکعتوں سے منع فرمایا کرتے تھے۔ پھر میں نے آپ کو وہی دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔ واقعہ اس طرح ہے کہ آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے۔ اس وقت میرے پاس بنو حرام کی انصاریہ عورتیں تھیں۔ پھر آپ ﷺ نے وہ دو رکعتیں پڑھیں۔ میں نے آپ ﷺ کے پاس لونڈی بھیجی اور اس سے کہہ دیا کہ آپ ﷺ کے پاس جا کر کھڑی ہو جانا اور کہنا یا رسول اللہ! ام سلمۃ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے پوچھتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے ان دو رکعتوں کی ممانعت سنی ہے اب میں آپ ﷺ کو خود پڑھتے دیکھتی ہوں۔ اگر آپ ہاتھ سے اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ لونڈی نے اسی طرح کیا۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ کر دیا، وہ پیچھے ہٹ گئی جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا اے ابوامیہ کی بیٹی! (ام سلمۃ) تم نے عصر کے بعد والی رکعتوں کے بارے میں پوچھا ہے۔ میرے پاس بنی عبدالقیس کے کچھ آدمی آ گئے تھے، ان کی وجہ سے میں ظہر کے بعد والی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا تھا، یہ وہی دو رکعتیں ہیں۔ احمد کی ایک روایت میں ہے کہ میں نے آپ کو عصر سے پہلے یا بعد میں یہ دو رکعتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

عصر کی سنتوں کی قضاء

(۹۱۱) حضرت ابوسلمۃ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان رکعتوں کے بارے میں پوچھا جنہیں رسول اللہ ﷺ عصر کے بعد پڑھا کرتے تھے فرمایا آپ ﷺ یہ عصر سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ کسی کام میں گھر کر یا بھول کر انہیں نہ پڑھ سکے آخر آپ ﷺ نے عصر کے بعد ان کی قضا کی اور انہیں ترک نہیں کیا۔ آپ ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تھے تو اس پر ہیشگی کیا کرتے تھے۔

(۹۱۲) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ عصر سے قبل والی رکعتیں کسی کام میں مشغولیت کی وجہ سے نہ پڑھ سکے پھر آپ ﷺ نے ان کو عصر کے بعد پڑھا۔

(۹۱۳) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک لشکر کی تیاری میں مصروف تھے۔ آپ ﷺ کے پاس سواریوں کی کمی تھی۔ پھر آپ ﷺ کے پاس صدقے کی سواریاں آئیں۔ آپ انہیں لوگوں میں بانٹنے لگے اور اتنی دیر تک مصروف رہے کہ عصر کا وقت تنگ ہو گیا۔ آپ ﷺ عصر سے پہلے دو رکعتیں یا جس قدر اللہ کو منظور ہوتا پڑھا کرتے تھے۔ آپ عصر کی نماز پڑھ کر واپس تشریف لائے اور عصر سے پہلے والی رکعتیں پڑھیں۔ آپ ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے یا کوئی کام کرتے تو اس پر ہمیشہ عمل پیرا رہنا پسند فرماتے تھے۔

فقہ الحدیث: پہلی حدیثوں سے ظہر کے بعد والی رکعتیں اور ان حدیثوں سے عصر کے قبل والی رکعتیں معلوم ہوتی ہیں، دونوں میں تعارض ہے شائد عصر سے پہلے سے وہ وقت مراد ہو جو ظہر و عصر کے درمیان ہے۔ اسی طرح اس سے مراد ظہر کے بعد والی اور عصر سے پہلے والی سنتیں ہو سکتی ہیں یا ممکن ہے کئی واقعات ہوں (مترجم)۔

نماز وتر سنت مؤکدہ ہے اور سواری پر اس کا جواز

(۹۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نماز وتر نہیں پڑھی وہ ہم میں سے نہیں۔

(۹۱۵) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر فرض نماز کی طرح ضروری نہیں ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی سنت مؤکدہ ہے۔ وتر واجب نہیں اور نہ فرض نماز کی طرح ہے لیکن رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھا اور فرمایا کہ اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو کیونکہ اللہ ایک (وتر) ہے اور وہ وتر کو پسند فرماتا ہے۔

٣/٩١٦ ـ وَعَنِ ابْنِ عمَرَ أنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ أوتَرَ على بَعِيرِه. رَواهُ الجَماعةُ.

٤/٩١٧ ـ وَعَنْ أبِي أيُّوبَ قالَ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْوِتْرُ حقٌّ، فَمَنْ أحَبَّ أنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أحَبَّ أنْ يُوتِرَ بِثَلاثٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أحَبَّ أنْ يُوتِرَ بَواحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ». رَواهُ الخَمسةُ إلاَّ التِّرمِذيَّ. وفي لَفْظٍ لأبِي دَاوُدَ: الْوِتْرُ حَقٌّ على كُلِّ مُسْلِمٍ. وَرَواهُ ابْنُ المُنْذِرِ وقالَ فيهِ: الْوِتْرُ حَقٌّ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ.

٧ ـ بابُ الوِتْرِ بِرَكْعَةٍ وبثلاثٍ وخمسٍ وسَبْعٍ وتِسْعٍ بسلامٍ واحدٍ وما يتقدَّمُها مِنَ الشَّفْعِ

١/٩١٨ ـ عَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: قامَ رَجُلٌ فقالَ: يا رسُولَ اللَّهِ كَيْفَ صَلاةُ اللَّيْلِ؟ فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فإذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فأوتِرْ بِواحِدَةٍ. رواهُ الجماعَةُ وَزَادَ أحمَدُ في رِوايَةٍ: صَلاةُ اللَّيْلِ مثنى مَثنى تُسَلِّمُ في كُلِّ رَكْعَتَيْنِ. وَذَكَرَ الحديثَ. ولِمُسْلِمٍ: قِيلَ لابْنِ عمَرَ ما مَثْنَى مَثْنَى؟ قالَ يُسَلِّمُ في كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

٢/٩١٩ ـ وَعَنْ ابنِ عُمَرَ أنَّهُ كانَ يُسَلِّمُ بَيْنَ الرَّكْعَتَيْنِ والرَّكْعَةِ في الْوِتْرِ حَتَّى إنَّه كانَ يَأْمُرُ بِبَعْضِ حاجَتِهِ. رَواهُ البُخاريُّ.

٣/٩٢٠ ـ وَعَنْ ابنِ عمَرَ وابْنِ عبَّاسٍ أنَّهُما سَمِعا النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ: «الْوِتْرُ رَكْعَة مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ». رواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ.

٤/٩٢١ ـ وَعَنْ عائِشة قالَتْ: كانَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي ما بَيْنَ أنْ يَفْرَغَ مِنْ صَلاةِ الْعِشَاءِ إلَى الْفَجْرِ إحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فإذَا سَكَبَ المُؤذِّنُ مِنْ صَلاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لهُ الْفَجْرُ وَجاءَه المؤذِّنُ قامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثمَّ اضْطَجَعَ على شِقِّهِ الأيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ المؤذِّنُ لِلإقامةِ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِّرْمِذي.

٥/٩٢٢ ـ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يَقْرَأُ في الْوِتْرِ بِـ﴿سَبِّحْ﴾، وفي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِـ﴿قُلْ﴾، وفي الثَّالِثَةِ بِـ ﴿قُلْ﴾، وَلا يُسَلِّمُ إلاَّ في آخِرِهِنَّ. رَواهُ النَّسائيُّ.

٦/٩٢٣ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلاثٍ لا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ. رَواهُ أحْمدُ والنَّسائِيُّ وَلَفْظُهُ: كانَ لا يُسَلِّمُ في رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ. وقَد ضَعَّفَ أحمَدُ إسْنادَهُ، وَإنْ ثَبَتَ فَيَكُونُ قَدْ فَعَلَهُ أحْياناً كما أوتَرَ بِالخَمْسِ وَالسَّبْعِ والتِّسْعِ كما سنَذْكُرُهُ.

٧/٩٢٤ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: «لا تُوتِرُوا بِثَلاثٍ أوتِرُوا بخَمْسٍ أو سَبْعٍ وَلا تَشَبَّهُوا بِصَلاةِ الْمَغْرِبِ». رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ بإسْنادِهِ وَقالَ كُلُّهُمْ ثِقاتٌ.

(۹۱۶) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر نمازِ وتر پڑھی۔

(۹۱۷) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر برحق ہے پھر جو پانچ وتر پڑھنا چاہے وہ پانچ پڑھ لے جو تین پڑھنا چاہے وہ تین پڑھ لے اور جو ایک پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھ لے۔ ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں۔ وتر ہر مسلمان پر حق ہے۔ ابن منذر یہ روایت لائے ہیں اس میں ہے: وتر حق ہے واجب نہیں ہے۔

وتر کے متعلق بعض تفصیلات

(۹۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک آدمی نے کھڑے ہو کر پوچھا یا رسول اللہ! رات کی نماز کس طرح ہے؟ فرمایا دو دو رکعت ہے۔ پھر جب تمہیں صبح ہونے کا ڈر ہو تو ایک رکعت وتر پڑھ لو۔ احمد نے ایک روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں۔ ہر دو رکعتوں پر سلام پھیرو پھر پوری حدیث ذکر کی ہے۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا مثنیٰ مثنیٰ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا ہر دو رکعتوں پر نمازی سلام پھیر دے۔

(۹۱۹) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ وتر کی دو رکعتوں اور ایک رکعت کے درمیان سلام پھیر دیا کرتے تھے یہاں تک کہ اپنے کسی کام کو بھی کہہ دیا کرتے تھے۔

(۹۲۰) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے وتر پچھلی رات میں ایک رکعت ہے۔

(۹۲۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر صبح کی نماز تک گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ہر دو رکعتوں پر سلام پھیر دیتے تھے اور ایک وتر پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب موذن صبح کی اذان دے دیتا اور صبح صادق ہو جاتی اور آپ کو مؤذن آ کر اطلاع دیتا تو آپ کھڑے ہو کر دو ہلکی رکعتیں پڑھتے تھے پھر دائیں کروٹ پر لیٹے رہتے یہاں تک کہ مؤذن اقامت کے لیے آپ کو بلانے آتا۔

(۹۲۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی رکعتوں میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے اور سلام پچھلی رکعت ہی میں پھیرا کرتے تھے۔

(۹۲۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے اور ان کے درمیان (تشہد سے) فاصلہ نہیں کرتے تھے۔ آپ وتر کی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

فقہ الحدیث: امام احمد رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے اگر ثابت بھی ہو جائے تو ممکن ہے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی پانچ، سات یا نو رکعتیں وتر پڑھے جیسا کہ ہم عنقریب بیان کریں گے ان شاء اللہ۔

(۹۲۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین رکعت وتر نہ پڑھو (بلکہ) پانچ یا سات رکعت پڑھو اور وتر میں نماز مغرب کی مشابہت نہ کرو (اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں)۔

٨/٩٢٥ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتِرُ بِسَبعٍ وَبِخَمْسٍ لا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلامٍ وَلا كَلامٍ. رَواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ وابنُ ماجَه.

٩/٩٢٦ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثلاث عَشرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ وَلا يَجْلِسُ في شَيْءٍ مِنْهُنَّ إلاَّ في آخِرِهِنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٠/٩٢٧ ـ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَام أنهُ قالَ لِعَائِشَةَ أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالَتْ: كنّا نُعِدُّ لهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ مَتى شاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَتَسَوَّكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ لا يَجْلِسُ فِيها إلاَّ في الثَّامِنَةِ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ ثمَّ يَنْهَضُ وَلا يُسَلِّمُ، ثمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ، ثمَّ يَقْعُدُ فَيَذْكُرُ اللَّهَ وَيَحْمَدُهُ وَيَدْعُوهُ، ثمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيماً يُسْمِعُنا، ثمَّ يصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ ما يُسَلِّمُ وَهُوَ قاعِدٌ فَتلْكَ إحْدَى عشْرَةَ رَكْعَةً يا بُنَيَّ. فَلَمَّا أَسَنَّ رسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَخَذَهُ اللَّحْمُ أوترَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ في الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ الأوَّلِ فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ، وكانَ نَبِيُّ اللَّهِ إذَا صَلَّى صَلاةً أَحَبَّ أنْ يُدَاوِمَ عَلَيْها وكانَ إذَا غلَبَهُ نَوْمٌ أو وَجَعٌ عن قِيَامِ اللَّيْلِ صَلَّى مِنَ النَّهارِ ثِنْتَيْ عشْرَةَ رَكْعَةً وَلا أعْلَمُ رسولَ اللَّهِ ﷺ قرَأ القُرْآنَ كُلَّهُ في لَيْلَةٍ، وَلا قامَ لَيْلَةً حَتَّى أصْبَحَ، وَلا صَامَ شَهراً كامِلاً غَيْرَ رَمضَانَ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ وأبُو دَاوُد والنَّسائيُّ. وفي رِوايةٍ لأحمَدَ والنَّسائيِّ وأبِي دَاوُدَ نَحْوُهُ وَفِيها: فَلَمَّا أَسَنَّ وَأَخَذهُ اللَّحْمُ أَوتَرَ بِسَبْعِ رَكَعاتٍ لَمْ يَجْلِسْ إلاَّ في السَّادِسَةِ والسَّابِعَةِ وَلَمْ يُسَلِّمْ إلاَّ في السَّابِعَةِ. وفي رِوَايَةٍ لِلنَّسائيِّ قالَتْ: فَلَمَّا أَسَنَّ وأَخَذَهُ اللَّحْمُ صَلَّى سَبْعَ رَكَعَاتٍ لا يَقْعُدُ إلاَّ في آخِرِهِنَّ.

٨ ـ بابُ وقت صلاة الوتر والقراءة والقنوت فيها

١/٩٢٨ ـ عَنْ خارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قالَ: خَرَجَ عَلَيْنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذاتَ غدَاةٍ فقالَ: «لَقَدْ أَمَدَّكُمُ اللَّهُ بِصَلاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ»، قُلْنا وَما هِيَ يا رسُولَ اللَّه؟ قالَ: «الْوِترُ فِيما بَيْنَ صَلاةِ الْعِشَاءِ إلى طُلُوعِ الْفَجْرِ». رَواه الخمْسَةُ إلاَّ النَّسائيُّ.

٢/٩٢٩ ـ وَعَنْ عائِشةَ قالَتْ: مِنْ كلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوتَرَ رَسول اللَّهِ ﷺ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَأَوسَطِهِ وَآخِرِهِ فانْتَهَىٰ وِتْرُهُ إلى السَّحَرِ. رَواهُ الجَماعَةُ.

٣/٩٣٠ ـ وَعَنْ أبِي سَعِيدٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «أوتِرُوا قَبْلَ أنْ تُصْبِحُوا» رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ الْبُخاريَّ وأبَا داوُد.

٤/٩٣١ ـ وَعَنْ جابِرٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ أَيُّكُم خافَ أَنْ لا يَقُومَ منْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ، ثمَّ لِيَرْقُدْ، وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامٍ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِر مِنْ آخِرِهِ، فإنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ

(۹۲۵) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ پانچ یا سات رکعت نماز وتر پڑھا کرتے تھے اور ان میں سلام یا بات سے فاصلہ نہیں کیا کرتے تھے۔

(۹۲۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ رات میں تیرہ رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ان میں سے پانچ رکعت وتر پڑھا کرتے تھے اور پچھلی رکعت ہی پر بیٹھا کرتے تھے۔

(۹۲۷) سعید بن ہشام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے وتر کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا ہم آپ ﷺ کے لیے مسواک اور وضو کا پانی تیار رکھا کرتے تھے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا آپ ﷺ رات کو اُٹھ کر مسواک کرتے، وضو کرتے اور نو رکعت نماز پڑھتے اور آٹھویں رکعت ہی میں (تشہد کے لیے) بیٹھتے تھے۔ پھر اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد کرتے، دعائیں مانگتے۔ پھر بلا سلام پھیرے اٹھ کر نویں رکعت پڑھتے۔ پھر بیٹھ جاتے۔ اللہ کا ذکر کرتے، اس کی حمد کرتے اور دعائیں مانگتے۔ پھر ہمیں سنانے کے لیے بلند آواز سے سلام پھیرتے۔ پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے۔ پس بیٹا! یہ گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ پھر جب آپ بوڑھے ہوگئے اور بدن کچھ فربہ ہوگیا تو آپ ﷺ وتر کی سات رکعتیں پڑھنے لگے اور حسبِ سابق بعد میں دو رکعتیں پہلی کی طرح پڑھیں۔ بیٹا! یہ کل نو رکعتیں ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی پسند فرماتے تھے۔ اگر کسی رات کو نیند یا کوئی تکلیف مانع ہوتی تو دن میں بارہ رکعت پڑھ لیا کرتے تھے۔ میرے علم میں رسول اللہ ﷺ نے ایک رات میں پورا قرآن کبھی نہیں پڑھا اور نہ کبھی پوری رات تہجد میں گزاری اور نہ رمضان کے علاوہ پورے مہینے کے روزے رکھے۔ پھر جب آپ ﷺ بوڑھے ہوگئے اور بدن فربہ ہوگیا تو آپ ﷺ نے سات رکعت وتر پڑھے چھٹی اور ساتویں رکعتوں میں بیٹھے اور سلام صرف ساتویں رکعت پر پھیرا۔ نسائی کی روایت میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا پھر جب آپ ﷺ بوڑھے ہوگئے اور بدن فربہ ہوگیا تو آپ ﷺ نے سات رکعت نماز پڑھی اور پچھلی رکعت ہی میں بیٹھے۔

فقہ الحدیث: یعنی سلام پھیرنے کی غرض سے صرف پچھلی رکعت میں بیٹھے۔

نماز وتر کا وقت، قرأت اور قنوت

(۹۲۸) حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک دن صبح صبح رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایسی نماز سے تمہاری امداد فرمائی ہے جو تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون سی نماز ہے؟ فرمایا وتر جو نماز عشاء سے صبح صادق تک ہے۔

فقہ الحدیث: اس سے ثابت ہوا کہ وتر نماز عشاء سے پہلے کسی صورت میں درست نہیں۔

(۹۲۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں اوّل رات میں، درمیانی رات میں اور پچھلی رات میں وتر پڑھے آخر کار آپ ﷺ کا وتر پڑھنا صبح صادق تک پہنچ گیا۔

(۹۳۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ صبح ہونے سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔

(۹۳۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کو پچھلی رات میں آنکھ نہ کھلنے کا ڈر ہو اسے وتر پڑھ کر سونا چاہیے اور جسے اُٹھ جانے کا بھروسہ ہو وہ پچھلی رات کے آخر میں وتر پڑھے کیونکہ پچھلی رات کی قراءت میں

مَخْصُورَةٌ وذٰلِكَ أفضلُ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ والتِّرمِذِيُّ وابْنُ ماجه.

٥/٩٣٢ - وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قالَ: كانَ النَّبي ﷺ يَقرَأُ في الْوِتْرِ بـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، و ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾. رواهُ الخمسَةُ إلاّ التِّرمِذِي. وَلِلْخَمسَةِ إلاّ أبَا دَاوُدَ مِثْلُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَزادَ أحمدُ والنَّسائيُّ في حَدِيثِ أُبَيٍّ: فإذا سَلَّمَ قالَ سُبحانَ المَلِكِ الْقُدُّوسِ ثلاثَ مَرَّاتٍ، ولَهُما مِثْلُه مِنْ حَدِيثِ عبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ أبْزَى وفي آخِرِهِ: وَرَفَعَ صَوتَهُ في الآخِرَةِ.

٦/٩٣٣ - وعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلامُ قالَ: علَّمَني رسُولُ اللّهِ ﷺ كَلِماتٍ أقُولُهُنَّ في قُنُوتِ الْوِتْرِ: اللّهُمَّ اهدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وعافِنِي فِيمَنْ عافَيْتَ، وَتَوَلَّني فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبارِكْ لِي فِيما أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ ما قضَيْتَ فإنكَ تَقْضِي وَلا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ إنَّهُ لا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ تَبارَكْتَ رَبَّنا وَتَعالَيْتَ.

٧/٩٣٤ - وعَنْ عليِّ بْنِ أبي طَالِبٍ عليه السلام أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ كانَ يَقُولُ في آخِرِ وِتْرِهِ اللّهُمَّ إنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وأَعُوذُ بمعافاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لا أُحْصِي ثَناءً عَلَيْكَ أنتَ كما أثْنَيْتَ على نَفْسِكَ. رَواهُما الخَمْسَةُ.

٩ - بابُ لا وِتْرانِ في ليلةٍ وخَتْمِ صلاةِ الليلِ بالوِتْرِ وما جاءَ في نَقْضِهِ

١/٩٣٥ - عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قالَ: سَمِعْت النبيَّ ﷺ يقُولُ: لا وِتْرانِ في لَيْلَةٍ. رواهُ الخَمْسَةُ إلا ابْنَ ماجه.

٢/٩٣٦ - وعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ النَّبي ﷺ قالَ: «اجْعَلُوا آخِرَ صَلاتِكُمْ باللَّيْلِ وِتْراً». رَواهُ الجَماعةُ إلاّ ابْنَ ماجه.

٣/٩٣٧ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّهُ كانَ إذَا سُئِلَ عَنِ الوتْرِ قالَ: أَمَّا أنا فلَو أوتَرْت قَبْلَ أَنْ أنامَ، ثُمَّ أرَدْت أنْ أُصَلِّيَ بِاللَّيْلِ شَفَعْت بِوَاحِدَةٍ ما مَضَىٰ مِنْ وِتْرِي، ثُمَّ صَلَّيْت مَثْنَى مَثْنَى فإذَا قَضَيْت صَلاتِي أوتَرْت بِوَاحِدَةٍ، لأنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ أمَرَنا أنْ نَجْعَلَ آخِرَ صَلاةِ اللَّيْلِ الْوِتْرَ. رَواهُ أحْمَدُ.

٤/٩٣٨ - وعَنْ عَلِيٍّ قالَ: الْوِتْرُ ثَلاثَةُ أنْواعٍ فَمَنْ شاءَ أنْ يُوتِرَ أوَّلَ اللَّيْلِ أَوْتَرَ، فإنِ اسْتَيْقَظَ فَشاءَ أنْ يُشْفِعَها بِرَكْعَةٍ وَيُصَلي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ يُوتِرَ فَعَلَ وَإنْ شاءَ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى يُصْبِحَ، وَإنْ شاءَ آخِرَ اللَّيْلِ أوتَرَ. رَواهُ الشَّافِعِيُّ في «مُسْنَدِهِ».

٥/٩٣٩ - وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ ورَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجه وَزَادَ: وَهوَ جالسٌ. وَقَدْ سَبَقَ هٰذَا المعْنَى مِنْ حديثِ عائِشَةَ وَهوَ حُجَّةٌ لِمَنْ لَمْ يَرَ نَقْضَ الْوِتْرِ.

فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت افضل ہے۔

(۹۳۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ وتر میں سورۃ الاعلیٰ سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے۔ نسائی، ترمذی، ابن ماجہ اور احمد میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث اسی طرح ہے۔ احمد اور نسائی میں حضرت ابی بن کعب کی حدیث میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ سلام پھیر کر تین بار سبحان الملک القدوس پڑھتے تھے۔ ان دونوں میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی کی حدیث اسی طرح ہے۔ اس کے آخر میں یہ بھی ہے۔ آخری بار بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

(۹۳۳) حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے چند کلمے سکھائے جنہیں میں قنوتِ وتر میں پڑھا کرتا ہوں۔ اے اللہ! مجھے ہدایت والوں میں شامل فرما، مجھے بھی عافیت والوں میں عافیت عطا فرما۔ مجھے بھی اپنے دوستوں میں شمار فرما۔ اپنی عطا کردہ نعمتوں میں مجھے بھی برکت عطا فرما اپنے فیصلوں کی برائی سے مجھے بچا۔ بس تو ہی فیصلہ کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا، تیرے دوست کو کوئی رسوا نہیں کر سکتا۔ اے ہمارے رب تو برکت و بلندی والا ہے۔

(۹۳۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کے آخر میں پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ! میں تیرے غصے سے تیری رضا کی، تیرے عذاب سے تیری معافی کی اور تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں تیری جیسے چاہیے تعریف نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

ایک رات میں دو وتر نہیں، رات کی نماز کا اختتام وتر پر ہے

(۹۳۵) حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے ایک رات میں دو وتر نہیں۔

(۹۳۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا رات کی نماز کے آخر میں وتر پڑھو۔

(۹۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ان سے وتر کے بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے اگر میں سونے سے پہلے وتر پڑھ لوں پھر رات کو نماز پڑھنے کا ارادہ کروں تو گزرے ہوئے وتر میں ایک رکعت ملا کر اسے جوڑا بنا لیتا ہوں۔ پھر دو دو رکعت پڑھتا ہوں۔ آخر میں ایک رکعت وتر پڑھ لیتا ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم رات کی نماز کے آخر میں وتر پڑھیں (یہ نقض وتر کی شکل ہے)۔

(۹۳۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر کی تین حالتیں ہیں اگر کوئی اول رات میں وتر پڑھنا چاہے تو پڑھ لے۔ پھر اگر رات کو جاگ جائے پس چاہے تو وتر میں ایک رکعت ملا کر اسے جفت بنا لے اور صبح تک دو دو رکعت تہجد پڑھتا رہے پھر اخیر میں وتر پڑھ لے اور اگر چاہے تو صرف دو رکعتیں پڑھ لے اور اگر چاہے تو پچھلی رات میں وتر پڑھ لے۔

(۹۳۹) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔ احمد و ابن ماجہ میں یہ زیادہ ہے۔ آپ ﷺ یہ دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

<u>فقہ الحدیث:</u> حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی حدیث بھی اسی کے ہم معنی گزر چکی ہے۔ یہ ان کی دلیل ہے جو وتر توڑنے کو جائز نہیں سمجھتے۔

٦/٩٤٠ ـ وَقَدْ رَوَى سَعِيدُ بْنُ المسَيبِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ تَذَاكَرَا الوِتْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالَ أَبو بَكْرٍ أَمَّا أَنا فأُصَلِّي ثمَّ أنامُ على وِتْرٍ، فإِذَا اسْتَيْقَظْت صَلَّيْت شَفْعاً شَفْعاً حَتَّى الصَّبَاحِ، وقالَ عُمَرُ لَكِنْ أَنامُ على شفْعٍ ثمَّ أُوتِرُ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ، فقالَ النَّبيُّ ﷺ لأبي بَكْرٍ: حَذِرَ هٰذَا، وَقَالَ لِعُمَرَ: قوي هٰذَا. رَوَاهُ أَبُو سُلَيْمانَ الْخَطَّابِيُّ بإِسْنادِهِ.

١٠ ـ بابُ قضاء ما يفوت من الوتر والسنن الراتبة والأوراد

١/٩٤١ ـ عَنْ أَبي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نامَ عَنْ وِتْرِهِ أو نسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا ذَكَرَهُ». رواهُ أبو دَاوُدَ.

٢/٩٤٢ ـ وعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قالَ: قالَ رسولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ نامَ عَنْ حِزْبِهِ مِنَ اللَّيلِ أو عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ ما بَيْنَ صَلاةِ الفَجْرِ وَصَلاةِ الظُّهرِ، كُتِبَ لهُ كَأَنَّما قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ البُخاريَّ، وَثَبَتَ عنهُ ﷺ أَنَّهُ كانَ إِذَا مَنَعَهُ مِنْ قِيَام اللَّيْلِ نَومٌ أو وَجَعٌ صَلَّى مِنَ النَّهارِ ثنتي عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَقَدْ ذَكَرْنا عَنْهُ قَضاءَ السُّنَنِ في غَيْرِ حَدِيثٍ.

١١ ـ بابُ صلاةِ التَّراويح

١/٩٤٣ ـ عَنْ أَبي هُرَيرة قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرَغِّبُ في قِيَامِ رَمَضانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَ فِيهِ بعَزِيمَةٍ، فَيَقُولُ: مَنْ قامَ رَمَضانَ إِيماناً وَاحتِساباً، غُفِرَ لهُ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَواهُ الجماعَةُ.

٢/٩٤٤ ـ وعَنْ عَبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ عَوفٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ صِيَّامَ رمَضانَ، وسَنَنْت قيَامَهُ، فَمَنْ صَامَهُ وقامَهُ إيماناً واحْتِساباً، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيومَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». رَواهُ أحمدُ والنَّسائيُّ وابْن ماجَه.

٣/٩٤٥ ـ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ذَرّ قالَ: صُمْنا مَعَ رسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهرِ، فَقَامَ بِنا حَتَّى ذَهَبَ ثُلثُ اللَّيْلِ، ثمَّ لَمْ يَقُمْ بِنا في الثَّالِثَةِ، وَقامَ بِنا في الخَامِسَةِ، حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ، فَقُلْنا: يا رَسُولَ اللَّهِ لَو نَفَّلْتَنا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنا هٰذِهِ؟ فقالَ: إِنَّهُ مَنْ قامَ مَعَ الإمام حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ، ثمَّ لَمْ يَقُمْ بِنا حَتَّى بَقِيَ ثَلاثٌ مِنَ الشَّهرِ فَصَلَّى بِنا في الثَّالِثَةِ وَدَعَا أَهلَهُ وَنِساءَهُ، فَقامَ بِنا حَتَّى تَخَوَّفْنا الْفَلاحَ، قُلْت لهُ وَما الْفَلاحُ؟ قالَ السُّحُورُ. رَواهُ الخَمْسَةُ وصَحَّحَهُ التِرمِذِيُّ.

٤/٩٤٦ ـ وَعَنْ عائِشَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ صَلَّى في المَسْجِد فَصَلَّى بصَلاتِهِ ناسٌ، ثمَّ

(۹۴۰) حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے وتر کا تذکرہ کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں عشاء کی نماز کے بعد وتر پڑھ کر سو جاتا ہوں پھر اگر جاگ جاتا ہوں تو صبح تک دو دو رکعتیں پڑھتا رہتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھ کر سو جاتا ہوں، پھر صبح صادق سے پہلے وتر پڑھ لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم محتاط ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم قوی ہو۔

نماز وتر وغیرہ کی قضاء کے مسائل

(۹۴۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سویا رہا اور وتر نہ پڑھ سکا یا اسے بھول گیا تو جب یاد آ جائے پڑھ لے۔

(۹۴۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حسب معمول رات کا وظیفہ پڑھے بغیر یا پورا کیے بغیر سو گیا پھر اس نے اسے صبح اور ظہر کے درمیان پڑھ لیا تو اس کے لیے ایسا ہی لکھا جائے گا گویا کہ اس نے رات ہی کو پڑھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ جب آپ ﷺ کو رات کے قیام سے نیند یا تکلیف روک دیتی تو آپ ﷺ دن کے وقت بارہ رکعت نماز پڑھ لیتے تھے (سنتوں کی قضا کے سلسلے میں کئی احادیث گزر چکی ہیں)۔

نماز تراویح کا بیان

(۹۴۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ حکم وجوبی کے بغیر رمضان کے قیام کی ترغیب دیتے تھے فرماتے تھے جس نے ایمان لا کر ثواب کی غرض سے رمضان کا قیام کیا اس کے تمام پہلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

(۹۴۴) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا حق تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے اور میں نے اس کے قیام کو سنت قرار دیا ہے۔ جس نے ایمان لا کر ثواب کی غرض سے اس کے روزے رکھے اور قیام کیا وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل گیا گویا وہ آج ہی پیدا ہوا ہے۔

(۹۴۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں (تراویح) کی نماز نہیں پڑھائی، یہاں تک کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں نماز (تراویح) پڑھائی یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے تیسویں شب کو نماز (تراویح) نہیں پڑھائی پھر پچیسویں شب کو آدھی رات تک نماز (تراویح) پڑھائی۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ! کیا اچھا ہوا اگر آپ ﷺ رمضان کی باقی راتوں میں بھی ہمیں نفلی نماز پڑھائیں۔ فرمایا دیکھو جس نے امام کے واپس ہونے تک امام کے ساتھ قیام کر لیا (باجماعت نماز پڑھی) اس کے لیے رات بھر کا قیام لکھا جائے گا پھر آپ ﷺ نے ہمیں نماز (تراویح) نہیں پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے تین دن باقی رہ گئے تو آپ ﷺ نے ستائیسویں شب میں ہمیں نماز پڑھائی۔ جس میں اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کیا۔ یہاں تک کہ ہمیں سحری کے ختم ہونے کا ڈر ہوا۔

(۹۴۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی پھر

صلَّى الثَّانِيَةَ فَكثُرَ النَّاسُ، ثم اجتَمَعُوا مِنَ اللَّيْلَةِ الثالِثَةِ أوِ الرَّابِعَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ إلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَما أصْبَحَ قالَ: رَأَيْت الذِي صَنَعْتُمْ فَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الخُرُوجِ إلَيْكُمْ إلاَّ أنِّي خَشِيْت أنْ تُفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ وذٰلِكَ في رَمَضانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ، وفي رِوَايَةٍ قالَتْ: كانَ النَّاسُ يُصَلُّونَ في المَسْجِدِ في رَمَضانَ باللَّيْلِ أوزَاعاً، يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الشيْءُ مِنَ القُرآنِ، فَيَكُونُ مَعَهُ النَّفَرُ الخَمْسَةُ أوِ السَّبْعَةُ أو أقَلُّ مِن ذٰلِكَ أو أكْثَرُ يُصَلُّونَ بِصَلاتِهِ، قالَتْ فأمَرَنِي رسُول اللَّهِ ﷺ أنْ أنْصِبَ لهُ حَصِيراً على بابِ حُجْرَتِي ففَعَلْتُ، فَخَرَجَ إلَيْهِ بَعْدَ أنْ صَلَّى عِشاءَ الآخِرَةِ، فاجتَمَعَ إلَيْهِ مَنْ في المَسْجِدِ فَصَلَّى بِهِمْ، وَذَكَرَتِ القِصَّةَ بِمَعْنَى ما تَقَدَّمَ غَيْرَ أنَّ فِيهَا: أنهُ لَمْ يَخْرُجْ إلَيْهِمْ في اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ. رَواهُ أحمَدُ.

٥/٩٤٧ ـ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ القَارِي قالَ: خَرَجْت مَعَ عمَرَ بْنِ الخطَّابِ في رَمَضانَ إلَى المَسْجِدِ فإذَا النَّاسُ أوزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ يُصَلي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلي الرَّجُلُ فَيُصَلي بِصَلاتِهِ الرَّهطُ، فقالَ عُمَر: إني أرَى لَو جَمَعْت هٰؤلاءِ على قارِىءٍ وَاحِدٍ لَكانَ أمْثَلَ، ثمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ على أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثمَّ خَرَجْت مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى والنَّاس يُصَلُّونَ بِصَلاةِ قارِئِهِمْ، فقالَ عُمَرُ: نِعْمَتِ البِدْعَةُ هٰذِهِ والَّتِي يَنامُونَ عَنها أفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ، يَعْنِي آخِرَ اللَّيْلِ، وكانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أوَّلَهُ. رَواهُ البُخارِيُّ، وَلِمالِكٍ في «المُوَطَّإِ» عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومانَ قالَ: كانَ النَّاسُ في زَمَنِ عُمَرَ يَقُومُونَ في رَمَضانَ بِثَلاثٍ وَعِشرِينَ رَكْعَةً.

١٢ ـ باب ما جاء في الصلاة بين العشاءين

١/٩٤٨ ـ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أنَسٍ في قَوْلِهِ تَعالى: ﴿كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ﴿١٧﴾﴾ [الذاريات: ١٧] قالَ: كانُوا يُصَلُّونَ فِيما بَيْنَ المَغْرِبِ والعِشَاءِ، وكَذٰلِك ﴿تَتَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ﴾ [السجدة: ١٦] رَواهُ أبُو دَاود.

٢/٩٤٩ ـ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قالَ: صَلَّيْت مَعَ النَّبيِّ ﷺ المَغرِبَ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلاةَ قامَ يُصَلِّي فَلَمْ يَزَلْ يصَلِّي حَتى صَلى العِشَاءَ ثمَّ خَرَجَ. رَواهُ أحمَدُ والتِّرْمِذِي.

١٣ ـ بابُ ما جاءَ في قيام اللَّيلِ

١/٩٥٠ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أيُّ الصَّلاةِ أفْضَلُ بَعْدَ المَكْتُوبَةِ؟ قالَ: الصَّلاةُ في جَوفِ اللَّيْلِ، قالَ فأيُّ الصِّيام أفْضَلُ بَعْدَ رَمَضانَ؟ قالَ: شَهرُ اللَّهِ المُحَرَّمُ. رَواه الجَماعةُ إلاَّ البُخارِيَّ، وَلابْنِ ماجَه مِنْهُ فَضلُ الصَّومِ فَقَطْ.

٢/٩٥١ ـ وَعَنْ عَمرو بْنِ عَبَسَةَ أنهُ سمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: أقْرَبُ ما يَكُونُ الرَّبُّ

دوسری رات پڑھی تو لوگ کثرت سے جمع ہو گئے۔ پھر تیسری یا چوتھی رات کو لوگ جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ تشریف نہ لائے جب صبح ہوگئی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہارا شوق وذوق دیکھا میں محض اس لیے نہیں آیا کہ کہیں نماز (تراویح) تم پر فرض نہ ہو جائے۔ یہ واقعہ رمضان کا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ لوگ رمضان میں رات کو مختلف گروہوں کی صورت میں نماز پڑھا کرتے تھے کسی کو کچھ قرآن یاد ہوتا تو دس پانچ آدمی اس کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں حجرے کے دروازے پر چٹائی کھڑی کر کے پردہ کر دوں۔ میں نے چٹائی کھڑی کر دی۔ آپ عشاء کی نماز پڑھ کر اس کے پاس تشریف لے گئے مسجد والے آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ آپ ﷺ نے انہیں نماز پڑھائی (پھر ساری حدیث بیان کی اس میں یہ بھی ہے) آپ ﷺ دوسری رات ان کے پاس تشریف نہیں لے گئے۔

(۹۴۷) حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے مروی ہے انہوں نے کہا میں ماہ رمضان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا۔ میں نے دیکھا لوگ مختلف گروہوں کی صورت میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ کوئی تنہا پڑھ رہا ہے، کسی کے پیچھے جماعت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سوچا اگر ان سب کو ایک ہی امام کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو کیا اچھا ہو۔ چنانچہ عزم کر کے آپ نے سب کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کر دیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے ساتھ دوسری رات مسجد میں گیا۔ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے۔ یہ تجدید کیا ہی خوب ہے؟ مگر پچھلی رات افضل ہے جس میں لوگ سو جاتے ہیں اوّل رات سے جس میں نماز پڑھ رہے ہیں اور لوگ اوّل رات میں قیام کیا کرتے تھے۔ مؤطا امام مالک میں حضرت یزید بن رومان سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں لوگ رمضان میں ۲۳ رکعتیں (تراویح) پڑھا کرتے تھے۔

__فقہ الحدیث:__ تراویح کے بارے میں بخاری شریف میں ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں قیام لیل گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں کرتے تھے۔ تہجد، قیام لیل اور قیامِ رمضان ایک ہی نماز کے مختلف نام ہیں۔ ابن حبان میں ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو آٹھ رکعتیں پڑھائیں پھر وتر پڑھا۔ معلوم ہوا کہ اگر چہ تراویح میں کوئی معین عدد نہیں مگر سنت آٹھ ہی رکعتیں ہیں اور یہی افضل ہیں۔ یوں تو نوافل پر کوئی پابندی نہیں جتنے چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

مغرب وعشاء کے درمیان (نفلی) نماز

(۹۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ کی تفسیر میں مروی ہے کہ یہ ان لوگوں کے حق میں ہے جو مغرب وعشا کے درمیان نماز پڑھا کرتے تھے۔ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ الایہ کا مصداق بھی ایسے لوگ ہیں۔

(۹۴۹) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نماز ختم کر کے عشا تک نماز پڑھتے رہے پھر عشا کی نماز پڑھ کر تشریف لے گئے۔

قیامِ لیل (رات کی نماز) اور تہجد

(۹۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔ فرض نماز کے بعد کون سی نماز افضل ہے فرمایا پچھلی رات کی نماز۔ پوچھا رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں۔ فرمایا محرم کے روزے۔ ابن ماجہ میں صرف روزے کی فضیلت ہے۔

(۹۵۱) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے پچھلی رات میں اللہ

مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوفِ اللَّيلِ الآخِرِ، فإنِ اسْتَطَعْتَ أنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ. رَواهُ التِّرمذِيُّ وصَحَّحهُ.

٣/٩٥٢ ـ وَعَنْ عبدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: إنَّ أَحبَّ الصِّيَامِ إلَىٰ اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وأَحبَّ الصَّلاةِ إلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلاةُ دَاوُدَ، كانَ يَنامُ نِصفَ اللَّيْلِ، وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنامُ سُدسَهُ، وَكانَ يَصُومُ يَوماً وَيُفطِرُ يَوماً. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ التِّرمِذِيَّ فإنهُ إنَّما رَوَى فَضلَ الصَّومِ فَقَطْ.

٤/٩٥٣ ـ وعَنْ عائِشَةَ أنَّها سُئِلَتْ كَيْفَ كانَتْ قِرَاءَةُ النَّبيِّ ﷺ باللَّيْلِ فقالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كانَ يَفعَلُ، رُبَّما أَسَرَّ، وَرُبَّما جَهَرَ. رَواهُ الخَمْسَةُ وصحَّحهُ التِّرمذيُّ.

٥/٩٥٤ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ رسُول اللَّهِ ﷺ إذَا قامَ منَ اللَّيلِ افْتَتَحَ صَلاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ.

٦/٩٥٥ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إذَا قامَ أحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ». رَواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ وأبُو داوُد.

١٤ ـ بابُ صلاةِ الضُّحَىٰ

١/٩٥٦ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ: أَوصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلاثٍ: بِصِيَامِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهرٍ، وَرَكْعَتَي الضُّحَىٰ، وَأنْ أوتِرَ قَبْلَ أنْ أنامَ. متفَقٌ عَليهِ. وفِي لَفظٍ لأَحْمَد ومُسْلِمٍ: وَرَكْعَتِي الضُّحَىٰ كُلَّ يَومٍ.

٢/٩٥٧ ـ وَعَنْ أَبي ذَرٍّ قالَ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يُصْبِحُ على كُلِّ سُلامى مِنْ أَحدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بالمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، ونَهيٌ عَنِ المُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجزي مِن ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُما مِنَ الضُّحى. رَواهُ أحْمدُ ومُسْلِمٌ وأبُو دَاوُدَ.

٣/٩٥٨ ـ وعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبيهِ قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقولُ: «في الإِنسَانِ سِتُّونَ وثَلاثُمائةِ مِفصَلٍ، فَعَلَيْهِ أنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مِفْصَلٍ مِنْها صَدَقَةٌ»، قالُوا فَمَنِ الذِي يُطِيقُ ذٰلِكَ يَا رسول اللَّهِ؟ قالَ: «النُّخَامَةُ فِي المَسْجِدِ يَدْفِنُها أوِ الشَّيْءُ يُنَحِّيهِ عَنِ الطَّرِيقِ، فإنْ لَمْ يَقْدِرْ فَرَكْعَتَي الضُّحى تُجْزِي عَنْكَ». رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاودُ.

٤/٩٥٩ ـ وَعَنْ نعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: قالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ صَلِّ لِي أَرْبَعَ رَكعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهارِ أَكْفِكَ آخِرَهُ. رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاوُدَ وَهوَ للتِّرمِذِيِّ مِنْ حَدِيثِ أبي ذَرٍّ وَأبِي الدَّرْدَاءِ.

بندے سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اگر تم سے ہو سکے تو اس وقت اللہ کو یاد کرنے والوں میں سے بن جاؤ۔

(۹۵۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو روزوں میں سے حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ بڑا پسند ہے اور نمازوں میں سے ان کی نماز بڑی پسند ہے۔ آپ علیہ السلام آدھی رات تک سوتے پھر تہائی رات تک تہجد پڑھتے، پھر رات کے چھٹے حصے میں سو جاتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے۔ ترمذی میں ان سے صرف روزوں کی فضیلت مروی ہے۔

(۹۵۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی قراءت کیسی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بلند آواز سے بھی اور آہستہ بھی۔

(۹۵۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کا قیام کرتے تو پہلے دو رکعتیں ہلکی پڑھا کرتے تھے۔

(۹۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی قیامِ لیل کرے تو پہلی دو رکعتیں ہلکی پڑھے۔

فقہ الحدیث: حدیث کے عموم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر وتر سونے سے پہلے پڑھ لیے ہوں تو ان کو شفع بنانے (جوڑا کرنے یعنی نقضِ وتر) کی ضرورت نہیں۔

چاشت کی نماز

(۹۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی تاکید فرمائی ہر مہینے میں تین دن (۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو) روزے رکھنے کی چاشت کی دو رکعتوں کی اور سونے سے پہلے وتر کی۔ احمد اور مسلم کے الفاظ اس طرح ہیں اور روزانہ چاشت کی دو رکعتوں کی۔

(۹۵۷) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو تم میں سے ہر شخص کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے۔ ہر تسبیح صدقہ ہے ہر حمد صدقہ ہے۔ ہر لا الہ الا اللہ صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، ہر اچھی بات بتانا صدقہ ہے، ہر بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے کوئی چاشت کی دو رکعتیں پڑھ لے تو کافی ہیں۔

(۹۵۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس کے ذمے ہے کہ ہر جوڑ کی طرف سے (روزانہ) صدقہ کرے۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کون کر سکتا ہے؟ فرمایا بلغم وغیرہ کو مسجد میں دفن کرنا یا راستے سے کوئی چیز ہٹا دینا (بھی) صدقہ ہے اگر کوئی یہ بھی نہ کر سکے تو چاشت کی دو رکعتیں کافی ہیں۔

(۹۵۹) حضرت نعیم رضی اللہ عنہ بن ہمار نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ حق تعالیٰ نے فرمایا اے آدم کے بیٹے! میرے واسطے اوّل دن میں چار رکعت پڑھ لے میں تجھے اخیر دن تک کافی ہو جاؤں گا۔ یہ حدیث ترمذی میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابودردا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

٥/٩٦٠ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ رسولُ اللّهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَىٰ أرْبَعَ رَكَعاتٍ، وَيَزِيدُ ما شاءَ اللّهُ. رَواهُ أحْمدُ ومُسْلِمٌ وابنُ ماجه.

٦/٩٦١ ـ وَعَنْ أُمِّ هانِىءٍ أنهُ لما كانَ عامُ الْفَتْحِ أَتَتْ رسُولَ اللّهِ ﷺ وَهوَ بأعْلَى مَكَّةَ، فقامَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إلَى غُسْلِهِ فَسَتَرَتْ عَلَيْهِ فاطِمَةُ، ثمَّ أَخَذَ ثَوبَهُ فالْتَحَفَ بِهِ ثمَّ صَلَّى ثَمانِ رَكَعاتٍ سُبْحَةَ الضُّحَىٰ. مُتفَقٌ عَليهِ، ولأبي دَاوُدَ عنها: أَنَّ النَّبيَّ ﷺ صَلَّى يَومَ الْفَتْحِ سُبْحَةَ الضُّحَىٰ ثَمان رَكَعاتٍ يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ.

٧/٩٦٢ ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قالَ: خَرَجَ النَّبيُّ ﷺ على أَهلِ قُباءَ وَهُمْ يُصَلُّونَ الضُّحى، فقالَ: صَلاة الأوَّابِينَ إذَا رَمِضَتِ الْفِصالُ مِنَ الضُّحَىٰ. رَواهُ أحمدُ ومسْلمٌ.

٨/٩٦٣ ـ وَعَنْ عاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قالَ: سأَلْنا عَلِيّاً عَنْ تَطَوُّعِ النبيِّ ﷺ بالنَّهارِ فقالَ: كانَ إذَا صَلَّى الْفَجْرَ أَمْهَلَ حَتى إذَا كانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هاهنا، يَعْنِي مِنَ الْمَشْرِقِ، مِقْدارها مِنْ صَلاةِ الْعَصْرِ مِنْ هاهنا قِبَلَ الْمَغْرِبِ قامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثمَّ يُمْهِلُ حتى إذَا كانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هاهُنا، يَعْنِي مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مِقْدَارَها مِنْ صَلاةِ الظُّهرِ مِنْ هاهُنا يَعْنِي مِنْ قِبَلِ المَغْرِبِ، قامَ فَصَلَّى أَرْبَعاً، وَأَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهرِ إذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَها وَأَرْبَعاً قَبْلَ الْعَصْرِ يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بالتَّسْلِيم على المَلائِكَةِ المُقَرَّبِينَ والنَّبِيِّينَ وَمَنْ يَتْبَعُهُمْ مِنَ المُسْلِمينَ وَالمُؤْمِنِيْنَ. رَواهُ الخَمسةُ إلاَّ أبا دَاوُدَ.

١٥ ـ بابُ تحيَّةِ المسْجدِ

١/٩٦٤ ـ عَنْ أبي قَتادَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «إذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلا يَجْلِسْ حتى يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ. رَواهُ الجَماعةُ والأثْرَمُ في سُنَنِهِ، وَلَفْظُهُ: أَعْطُوا المَسَاجِدَ حَقَّها، قالُوا وَما حَقُّها؟ قالَ أنْ تُصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تجْلِسوا.

١٦ ـ بابُ الصلاةِ عَقِيبَ الطُّهورِ

١/٩٦٥ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ لِبِلالٍ عِنْدَ صَلاةِ الصُّبْحِ يَا بِلالُ حَدِّثْنِي بأرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ في الإسْلام، فإنِي سَمِعْت دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ في الجَنَّةِ، قالَ ما عَمِلْت عَمَلاً أرْجَىٰ عِنْدِي أني لَمْ أتطَهَّرْ طُهُوراً في سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أو نَهارٍ إلاَّ صَلَّيْت بِذٰلِكَ الطُّهورِ ما كُتِبَ لِي أنْ أُصَلِّي. متَّفقٌ عَلَيْهِ.

١٧ ـ بابُ صلاةِ الاسْتِخارَةِ

١/٩٦٦ ـ عَنْ جابِرِ بْنِ عبْدِ اللّهِ قالَ: كانَ رسُولُ اللّهِ ﷺ يُعَلمُنا الاسْتِخَارَةَ في

(۹۶۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی چار رکعتیں پڑھتے تھے اور جس قدر اللہ کو منظور ہوتا مزید پڑھ لیتے۔

(۹۶۱) حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ مکرمہ کے بالائی حصے میں تھے اور غسل کرنے کا ارادہ فرما رہے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کر رکھا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا لے کر اسے اوڑھ لیا اور چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ ابوداؤد میں انہیں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو رکعت پر سلام پھیر دیتے تھے۔

(۹۶۲) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبا والوں کے پاس تشریف لے گئے وہ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے فرمایا صلاۃ الاوابین کا وقت وہ ہے جب اونٹ کے بچے چاشت کے وقت گرمی محسوس کرنے لگیں۔

(۹۶۳) حضرت عاصم بن حمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دن کی نفلی نمازوں کے بارے میں پوچھا فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھ کر انتظار فرماتے، یہاں تک کہ جب سورج مشرق میں اتنا چڑھ جاتا جتنا عصر کے وقت مغرب میں ہوتا ہے تو دو رکعت نماز پڑھتے پھر انتظار کرتے رہتے۔ پھر جب سورج مشرق میں اتنا چڑھ جاتا جتنا مغرب میں ظہر کے وقت رہ جاتا ہے تو زوال کے بعد چار رکعت (صلاۃ الزوال) پڑھتے پھر ظہر سے پہلے چار رکعت پڑھتے اور ظہر کے بعد دو رکعت پڑھتے اور چار رکعتیں عصر سے پہلے پڑھتے تھے اور ہر دو رکعت کے درمیان مقرب فرشتوں، نبیوں اور ان کے پیروکار مسلمانوں اور مومنوں پر سلام کہہ کر فرق کرتے تھے۔

تحیۃ المسجد

(۹۶۴) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھے۔ سنن اثرم میں اس طرح ہے کہ لوگو! مسجد کا حق ادا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! مسجد کا کیا حق ہے؟ فرمایا بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنا۔

تحیۃ الوضوء

(۹۶۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ بلال رضی اللہ عنہ! مجھے وہ عمل بتاؤ جو تم نے حالتِ اسلام میں انجام دیا ہے جس کے اجر و ثواب کے تم بہت امیدوار ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے قدموں کی آہٹ سنی ہے۔ انہوں نے عرض کی میرا ایسا عمل جس کے ثواب کی مجھے زیادہ امید ہے یہ ہے کہ جب کبھی میں وضو کرتا ہوں تو حسب مقدر نماز ضرور پڑھ لیتا ہوں۔

نمازِ استخارہ

(۹۶۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہمارے تمام

الأُمورِ كُلها كما يُعَلِّمُنا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ: إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بالأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ، فإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلا أَقْدِرُ، وتَعْلَمُ وَلا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ علاَّمُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أو قالَ عاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ، فاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بارِكْ لِي فيهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وعاقِبَةِ أَمْرِي، أو قالَ عاجِلِ أَمْرِي وآجِلِهِ فاصْرِفهُ عَني، واصْرِفْني عَنْهُ، واقْدُرْ لِي الخَيْرَ حَيْثُ كانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ، قالَ: وَيُسَمِّي حاجَتَهُ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ مُسْلِماً.

١٨ ـ بابُ ما جاءَ في طولِ القيامِ وكَثْرَةِ الرُّكُوعِ والسُّجودِ

١/٩٦٧ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: أَقْرَبُ ما يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهوَ سَاجِدٌ، فأَكْثِرُوا الدُّعاءَ. رواهُ أَحْمدُ ومُسْلمٌ وأَبُو دَاوُدَ والنَّسائيُّ.

٢/٩٦٨ ـ وَعَنْ ثَوبانَ قالَ: سَمِعْت النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ: عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ فإِنَّكَ لَنْ تَسْجُدَ لِلَّهِ سَجْدَةً إلاَّ رَفَعَكَ اللَّهُ بِها دَرَجَةً، وَحَطَّ بِها عَنكَ خَطِيئَةً. رَواهُ أَحمدُ ومُسْلمٌ وأبُو دَاوُدَ.

٣/٩٦٩ ـ وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ قالَ: كُنْت أَبِيت مَعَ النَّبيِّ ﷺ آتِيهِ بِوَضُوئِهِ وحَاجَتِهِ، فقالَ سَلْنِي، فَقُلْت أَسْأَلُكَ مُرافَقَتَكَ في الْجَنَّةِ، فقالَ أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟ فقُلْتُ: هُوَ ذَاكَ، فقالَ أَعِنِّي على نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجودِ. رواه أَحْمَدُ ومُسْلمٌ والنَّسائيُّ وأبو دَاوُدَ.

٤/٩٧٠ ـ وَعَنْ جابِرٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: أَفْضَلُ الصَّلاةِ طُولُ الْقُنُوتِ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ وابْنُ ماجَه والتِّرْمِذِيُّ وصحَّحَهُ.

٥/٩٧١ ـ وَعَنْ المُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قالَ: إنْ كانَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ لِيَقُومُ وَيُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ قَدَماهُ أَو سَاقاهُ، فيقالُ لهُ، فَيَقُولُ: أَفَلا أَكُونُ عَبْداً شَكُوراً. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ أَبَا دَاوُد.

١٩ ـ بابُ إِخْفَاءِ التَّطَوُّعِ وجوازُهُ جماعةً

١/٩٧٢ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: أَفْضَلُ الصَّلاةِ صَلاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إلاَّ المكْتُوبَةَ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ ابنَ ماجَه لكِنْ لهُ مَعْناهُ مِنْ رِوايَةِ عبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ.

کاموں میں قرآن کی طرح ہی استخارہ سکھایا کرتے تھے۔فرمایا کرتے تھے جب کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ علاوہ فرض کے دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا مانگے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ الخ۔ اے اللہ! میں تیرے علم کی بدولت بھلائی مانگتا ہوں اور تیری قدرت کی برکت سے طاقت مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرا عظیم فضل چاہتا ہوں کیونکہ تو ہی قادر ہے میں نہیں اور تو ہی جانتا ہے میں نہیں اور تو ہی چھپی باتیں خوب جاننے والا ہے۔اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام (کام کا نام لے) میرے لیے میری دنیا اور آخرت میں بہتر ہے (یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا) میرے حال و مستقبل میں بہتر ہے تو اسے میرے واسطے مقدر و آسان فرما اور اس میں مجھے برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے دنیا اور آخرت میں (یا فرمایا) میرے حال و مستقبل میں ٹھیک نہیں تو اسے مجھ سے اور مجھے اس سے ہٹا دے اور میرے لیے جہاں کہیں بھی بھلائی ہو اسے مقدر فرما پھر اس سے مجھے خوش کر دے۔

لمبا قیام نیز کثرت سے رکوع و سجود کا بیان

(۹۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا (سجدے میں) خوب دعائیں مانگو۔

(۹۶۸) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اپنے اوپر کثرت سے سجدے لازم کر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر سجدے کے بدلے تمہارا ایک درجہ بڑھا دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔

(۹۶۹) حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گزارتا تھا اور آپ ﷺ کے وضو کے لیے پانی اور دیگر ضروریاتِ زندگی مہیا کرتا تھا (ایک رات) آپ ﷺ نے فرمایا کچھ مانگو۔ میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ جنت میں بھی آپ ﷺ ہی کے ساتھ رہوں۔فرمایا کچھ اور؟ میں نے کہا بس میری یہی تمنا ہے۔فرمایا کثرت سے سجدے کیا کرو۔

(۹۷۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بہترین نماز لمبے قیام والی ہے۔

(۹۷۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اتنا لمبا قیام کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے کہ آپ ﷺ کے پیروں یا ٹانگوں پر ورم آ جاتا تھا (اس سلسلے میں) آپ ﷺ سے پوچھا گیا تو فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟

نوافل چھپا کر پڑھنا اور باجماعت پڑھنے کا جواز

(۹۷۲) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مرد کی افضل نماز فرض کے علاوہ وہ نماز ہے جو گھر میں پڑھی جائے۔ابن ماجہ میں اس کے ہم معنی ایک روایت عبداللہ بن سعد سے ہے۔

٢/٩٧٣ ـ وَعَنْ عُتْبانَ بْنِ مالِكٍ أَنَّهُ قالَ: يا رسُولَ اللّهِ إنَّ السُّيُولَ لَتَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَومِي فأُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي فَتُصَلِّيَ في مكانٍ مِنْ بَيْتِي أَتَّخِذُهُ مَسْجِداً، فقالَ: «سَنَفْعَلُ»، فَلَمَّا دَخَلَ قالَ: «أَيْنَ تُرِيدُ؟» فأَشَرْت لهُ إلى ناحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فقامَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ فَصُفِفْنا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِنا رَكْعَتَيْنِ. متَّفَقٌ عَلَيه، وَقَدْ صَحَّ التَّنَفُّلُ جَماعَةً مِنْ رِوايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسٍ رَضِيَ اللّهُ عَنهما.

٢٠ ـ بابُ أنَّ أفضلَ التَّطوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى

١/٩٧٤ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: صَلاةُ اللَّيْلِ والنَّهارِ مَثْنَى مَثْنَى. رَواهُ الخَمْسةُ، وَلَيْسَ هٰذَا بِمُناقِضٍ لِحَدِيثِهِ الَّذِي خَصَّ فِيهِ اللَّيْلَ بِذٰلِكَ لأَنَّهُ وَقَعَ جَوَاباً عَنْ سُؤَالِ سَائِلٍ عيَّنَهُ في سُؤَالِهِ.

٢/٩٧٥ ـ وَعَنْ أبي أَيُّوبَ أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ كانَ إذَا قامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعاتٍ لا يَتَكَلَّمُ وَلا يَأْمُرُ بِشَيْءٍ، وَيُسَلِّمُ بَيْنَ كُل رَكْعَتَيْنِ.

٣/٩٧٦ ـ وعَنْ عائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ كانَ يَرْقُدُ فإذَا اسْتَيْقَظَ تَسَوَّكَ ثمَّ تَوَضَّأَ ثمَّ صَلَّى ثَمان رَكَعَاتٍ يَجْلِسُ في كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ، ثمَّ يُوتِرُ بِخَمْسِ رَكَعَاتٍ لا يَجْلِسُ وَلا يُسَلِّمُ إلا في الخَامِسَةِ.

٤/٩٧٧ ـ وَعَنِ المُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: «الصَّلاةُ مَثْنى مَثْنى وَتَشَهُّد وتُسَلِّمُ في كلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتبَأْسُ وَتَمَسْكَنُ وَتُقْنِعِ يَدَيْك وَتَقُولُ: اللّهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ. رَواهُنَّ ثَلاثَتُهُنَّ أحْمَدُ.

٥/٩٧٨ ـ وعَنْ أَبي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «في كُلِّ رَكْعَتَيْنِ تَسْلِيمَةٌ» رواهُ ابْنُ ماجَه.

٦/٩٧٩ ـ وعَنْ عَلِيّ عليه السلام قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ يُصَلِّي حِينَ تَزِيغُ الشَّمْسُ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ نِصْفِ النَّهارِ أَرْبَعَ رَكَعاتٍ يَجْعَلُ التَّسْلِيمَ في آخِرِهِ. رَوَاهُ النَّسائِيُّ.

٢١ ـ بابُ جوازِ التنفُّلِ جالساً والجمعُ بينَ القيامِ والجلوسِ في الرَّكْعَةِ الواحِدَةِ

١/٩٨٠ ـ عَنْ عائِشَةَ قالَتْ: لَمَّا بَدَّنَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ وثَقُلَ كانَ أكْثَر صَلاتِهِ جالِساً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/٩٨١ ـ وَعَنْ حَفْصَةَ قالَتْ: ما رَأَيْت رسُولَ اللّهِ ﷺ صَلَّى في سُبْحَتِهِ قَاعِداً

(۹۷۳) حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے اور میری قوم کی مسجد کے درمیان سیلاب حائل ہو جاتا ہے میری خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لا کر ایک جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں اس کو مسجد کے لیے مقرر کر لوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منظور فرما لیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو پوچھا کہاں پسند کرتے ہو کہ نماز پڑھوں۔ میں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں جا کر کھڑے ہو گئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف باندھ لی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایات صحیحہ سے باجماعت نفلی نماز پڑھنا ثابت ہے۔

نفل نماز، بہتر دو دو رکعت ہیں

اس مسئلے کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا والی حدیثیں گزر چکی ہیں۔

(۹۷۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن کی اور رات کی نمازیں دو دو رکعتیں ہیں۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں رات کی نماز کو دو دو رکعت بتایا گیا ہے کیونکہ وہاں سائل نے رات ہی کی نماز کے بارے میں پوچھا تھا۔

(۹۷۵) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو چار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ انمیں نہ بات کرتے نہ کسی چیز کا حکم فرماتے اور ہر دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا کرتے تھے۔

(۹۷۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سو کر جاگتے تو مسواک کرتے پھر وضو کرتے اور آٹھ رکعت نماز پڑھتے، ہر دو رکعتوں میں بیٹھتے اور سلام پھیرتے تھے پھر پانچ رکعت وتر پڑھتے اور صرف پانچویں رکعت پر بیٹھتے اور سلام پھیرتے تھے۔

(۹۷۷) حضرت مطلب بن ربیعہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز دو دو رکعتیں ہیں اور ہر دو رکعتوں پر تشہد اور سلام، خشوع و خضوع (دعا کے وقت) ہاتھ اٹھانا اور اَللّٰھُمَّ سے دعا شروع کرنا ہے جس نے ایسا نہ کیا اس کی نماز ناقص ہے۔

(۹۷۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دو رکعتوں پر سلام ہے۔

(۹۷۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ زوال کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور زوال سے قبل چار رکعت پڑھتے تھے اور اخیر میں سلام پھیرتے تھے۔

بیٹھ کر نفل نماز کے چند مسئلے اور ایک ہی رکعت کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پڑھنا

(۹۸۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے اور بھاری ہو گئے تو آپ کی زیادہ تر نماز بیٹھ کر ہوتی تھی۔

(۹۸۱) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم کو بیٹھ کر نفل پڑھتے کبھی نہیں دیکھا۔

حَتى كانَ قَبْلَ وَفاتِهِ بِعَامٍ، فكانَ يُصَلِّي في سُبْحَتِهِ قاعِداً، وَكانَ يقْرَأُ بالسُّورَةِ فيُرَتِّلُها حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَل مِنْها. رَواهُ أَحْمدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائيُّ والتِّرمِذِيُّ وصَحَّحهُ.

٣/٩٨٢ ـ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حصَيْنٍ أَنَّهُ سألَ النبيَّ ﷺ عَنْ صَلاةِ الرَّجُلِ قاعِداً قالَ: إنْ صَلَّى قائماً فَهُوَ أفْضَلُ، وَمَنْ صَلَّى قاعِداً فلَهُ نِصْفُ أجْرِ الْقائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نائماً فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقاعِدِ. رَواهُ الْجَماعَة إلاَّ مُسْلِماً.

٤/٩٨٣ ـ وَعَنْ عائِشَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يُصَلِّي لَيْلاً طَوِيلاً قائماً وَلَيْلاً طَوِيلاً قاعِداً. وكانَ إذاَ قَرَأَ وَهوَ قائِمٌ، رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قائِمٌ، وإذَا قَرَأَ قاعِداً، رَكَعَ وَسَجَدَ وَهوَ قاعِدٌ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ الْبُخاريَّ.

٥/٩٨٤ ـ وَعَنْ عائِشَةَ أيْضاً أنَّها لَمْ تَرَ النَّبيَّ ﷺ يُصَلِّي صَلاةَ اللَّيْلِ قاعِداً قَط حَتَّى أسَنَّ وكانَ يَقْرَأُ قاعِداً حَتى إذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قامَ فَقَرَأَ نَحْواً مِنْ ثَلاثِيْنَ أَو أرْبَعينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ. رَواهُ الجَماعَةُ وَزادوا إلاَّ ابْنَ ماجه: ثُمَّ يَفْعَلُ في الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَذٰلِكَ.

٦/٩٨٥ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: رأَيْت النبيَّ ﷺ يُصَلِّي مُتَرَبِّعاً. رَواهُ الدَّارقُطْنِيُّ.

٢٢ ـ بابُ النَّهي عنِ التَّطَوُّعِ بعدَ الإقامَةِ

١/٩٨٦ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: إذَا أُقِيمَتِ الصَّلاةُ فَلا صَلاةَ إلاَّ المَكْتُوبَةَ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ الْبُخاريّ، وفي رِوايَةٍ لأحمَدَ: إلاَّ الَّتي أُقِيمَتْ.

٢/٩٨٧ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ مالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ رَأى رَجُلاً وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلاةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لاثَ بِهِ النَّاسُ، فقالَ لَهُ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «الصُّبْحَ أرْبَعاً، الصُّبحَ أرْبَعاً» متَّفَقٌ عليهِ.

٢٣ ـ بابُ الأوقاتِ المنهِيِّ عنِ الصلاةِ فيها

١/٩٨٨ ـ عَنْ أَبي سَعِيد أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «لا صَلاةَ بَعْدَ صَلاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَلا صَلاةَ بَعْدَ صَلاةِ الْفَجْرِ حَتى تَطْلُعَ الشَّمْسُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وفي لَفْظٍ: «لا صَلاةَ بَعْدَ صَلاتَيْنِ، بَعْدَ الْفَجْرِ حَتى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وبَعْدَ الْعَصْرِ حَتى تَغْرُبَ». رَواهُ أَحْمَدُ والبُخاريُّ.

٢/٩٨٩ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهى عَنِ الصَّلاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتى تَغْرُبَ الشَّمْسُ. وَرَواهُ أَبُو هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِما، وفي لَفْظٍ عَنْ عمَرَ: أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: لا صَلاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتى تَغْرُبَ

البتہ وفات سے ایک سال قبل بیٹھ کر نوافل پڑھنے لگے تھے۔ آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر سورت پڑھا کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ بہت طویل ہو جاتی تھی (ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے سے کافی دیر میں ختم ہوتی تھی)۔

(۹۸۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے اور بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اور لیٹ کر پڑھنے سے چوتھائی۔

(۹۸۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے رسول اللہ ﷺ رات کو کافی دیر تک کھڑے ہو کر اور کافی دیر تک بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ اگر حالتِ قیام میں قراءت کرتے تو رکوع اور سجدہ قیام کی حالت ہی میں کرتے اور اگر بیٹھ کر قراءت کرتے تو اسی حالت میں رکوع وسجدہ کرتے۔

(۹۸۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے آپ ﷺ کو کبھی رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ بوڑھے ہو گئے تو بیٹھ کر قراءت کرنے لگے پھر جب آپ ﷺ رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر تقریباً تیس چالیس آیتیں پڑھ کر رکوع کرتے۔ ابن ماجہ کے علاوہ سب نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے تھے۔

(۹۸۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آلتی پالتی مار کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

اقامتِ جماعت کے بعد نوافل وسنن کی ممانعت

(۹۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو بجز فرض کے کوئی اور نماز نہیں ہوتی۔ احمد کی روایت میں ہے بجز اس نماز کے جس کے لیے اقامت کہی گئی ہے کوئی اور نماز نہیں۔

(۹۸۷) حضرت مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اقامت کہی جانے کے بعد بھی دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ اس کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں؟ کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں؟

نماز کے اوقاتِ ممنوعہ

(۹۸۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں اور فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں۔ ایک روایت کے الفاظ اس طرح ہیں کہ دو نمازوں کے بعد نماز نہیں۔ سورج نکلنے تک فجر کی نماز کے بعد سورج ڈوبنے تک عصر کے بعد۔

(۹۸۹) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورج نکلنے تک فجر کے بعد اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک ہر نماز سے منع فرمایا دیا۔ بخاری مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس طرح بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک

الشَّمْسُ وَلا صَلاةَ بَعْدَ صَلاةِ الصُّبْحِ حَتى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَواهُ الْبُخاريُّ وَرَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ وَقالا فِيهِ: بَعْدَ صَلاةِ الْعَصْرِ.

٣/٩٩٠ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قالَ: قُلْتُ: يا نَبِيَّ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلاةِ، قالَ: «صَلِّ صَلاةَ الصُّبْحِ ثمَّ اقْصِرْ عَنِ الصَّلاةِ حَتى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَتَرْتَفِعَ فإنَّها تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَها الْكُفَّارُ، ثمَّ صَلِّ فإِنَّ الصلاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بالرُّمْحِ، ثمَّ اقْصِرْ عَنِ الصَّلاةِ، فإِنَّ حِينَئِذٍ تسْجَرُ جَهَنَّمُ، فإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ، فإِنَّ الصَّلاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثم اقْصِرْ عَنِ الصَّلاةِ حتى تَغْرُبَ فإِنَّها تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وحينئذٍ يَسْجُدُ لَها الكفّارُ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ وَلأَبي دَاودَ نَحْوُهُ وَأَوَّلُهُ عِندَهُ، قُلْتُ: يا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ اللَّيْلِ أَسْمَعُ؟ قالَ: «جَوفُ اللَّيْلِ الآخِرُ فَصَلِّ ما شِئْتَ فإِنَّ الصَّلاةَ مَشْهُودَةٌ مَكْتُوبَةٌ حَتى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ».

وهذه النصوص الصحيحة تدل على أن النهي في الفجر لا يتعلق بطلوعه بل بالفعل كالعصر.

٤/٩٩١ ـ وعَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ قالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنا أُصَلِّي بَعْدَما طَلَعَ الْفَجْرُ، فقالَ: إنَّ رسولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنا وَنَحْنُ نصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ، فقالَ: لِيُبَلِّغْ شاهِدُكُمْ غائِبَكُمْ أنْ لا صَلاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ إلاَّ رَكْعَتَيْنِ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

٥/٩٩٢ ـ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ قالَ: ثَلاثُ سَاعاتٍ نَهانا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ، أو أنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوتَانا، حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتى تَرْتَفِعَ، وَحِينَ يَقُومُ قائِمُ الظَّهِيرَةِ، وَحِينَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوبِ حَتى تَغْرُبَ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ الْبُخاريَّ.

٦/٩٩٣ ـ وَعَنْ ذَكْوَانَ مَوْلَى عائِشَةَ أنَّها حَدَّثَتْهُ أنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْعصرِ وَيَنْهَى عَنْها، ويُوَاصِلُ وَيَنْهَى عَنِ الْوِصَالِ. رَواهُ أبو دَاوُدَ.

٢٤ ـ بابُ الرُّخْصَةِ في إعادَةِ الجماعةِ وركْعَتَيِ الطَّوَافِ في كلِّ وقْتٍ

١/٩٩٤ ـ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَسْوَدِ قالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبيِّ ﷺ حَجَّتَهُ فصَلَّيتُ مَعَهُ صَلاةَ الصُّبْحِ في مَسْجِدِ الْخَيْفِ، فَلَمَّا قَضَى صَلاتَهُ انْحَرَفَ فإذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ في أُخْرَى الْقَومِ لَمْ يصَلِّيا، فقالَ: «عَلَيَّ بِهِما» فَجِيءَ بِهِما تُرْعَدُ فَرَائِصُهُما، فقالَ: «ما مَنَعَكُما أنْ تُصَلِّيَا مَعَنا؟» فقالا: يا رَسُولَ اللَّهِ إنَّا كنَّا قد صَلَّينا في رِحالِنا، قالَ: «فَلا تَفْعَلا إذا

نماز نہیں اور صبح کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز نہیں۔ ابوداؤد اور احمد میں ہے کہ نماز عصر کے بعد۔

(۹۹۰) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے عرض کی یا نبی اللہ! مجھے نماز کے بارے میں خبر دیجیے۔ فرمایا صبح کی نماز پڑھو پھر سورج نکلنے اور بلند ہو جانے تک نماز سے رُکے رہو کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے اس وقت کفار اسے سجدہ کرتے ہیں، اس کے بعد نماز پڑھ سکتے ہو کیونکہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ پھر جب نیزے کے ساتھ اصلی سایہ رہ جائے (زوال کے وقت) تو نماز سے رک جاؤ کیونکہ اس وقت جہنم بھڑکایا جاتا ہے۔ پھر جب سایہ مشرق کی طرف ظاہر ہونے لگے تو نماز پڑھو۔ اس نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھو پھر سورج ڈوبنے تک نماز نہ پڑھو کیونکہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان ڈوبتا ہے اور اس وقت اسے کافر سجدہ کرتے ہیں۔ ابوداؤد میں اسی طرح ہے۔ اس کے شروع میں اس طرح ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! رات کے کس حصہ میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ فرمایا پچھلی رات میں۔ اس وقت جس قدر چاہو نماز پڑھو کیونکہ نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ لکھی جاتی ہے یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھ لو۔

فقہ الحدیث: ان نصوص صحیحہ سے معلوم ہوا کہ نماز کی ممانعت طلوع وغروب آفتاب کی وجہ سے نہیں بلکہ مشرکوں کے شرک کی وجہ سے ہے۔

(۹۹۱) حضرت یسار رضی اللہ عنہ (مولیٰ ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ صبح صادق کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا ہم بھی اسی وقت نماز پڑھ رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیکھ کر فرمایا کہ موجود غیر موجود کو بتا دے کہ دو رکعتوں (سنتوں) کے بغیر صبح صادق کے بعد کوئی نفل نماز نہیں۔

(۹۹۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تین وقتوں میں نماز پڑھنے سے اور دفن کرنے سے منع فرمایا جب سورج نکل رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے، زوال کے وقت اور جب سورج ڈوب رہا ہو یہاں تک کہ ڈوب جائے۔

(۹۹۳) حضرت ذکوان رضی اللہ عنہ (مولیٰ عائشہ رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کو حدیث بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کے بعد خود نماز پڑھتے تھے اور لوگوں کو منع کرتے تھے اور مسلسل روزے رکھتے تھے اور لوگوں کو منع کرتے تھے۔

فقہ الحدیث: یہ دونوں حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ خاص تھے (مترجم)۔

جماعت کے ساتھ دوبارہ نماز پڑھنے کی رخصت، طواف کے دوگانہ کا ہر وقت جواز

(۹۹۴) حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مسجد خیف میں صبح کی نماز پڑھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر کر ہماری طرف رُخ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا جماعت کے پیچھے دو آدمی تھے جنہوں نے جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو میرے پاس لاؤ۔ انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ دونوں کانپ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ! ہم گھر میں نماز پڑھ آئے ہیں۔ فرمایا اچھا آئندہ ایسا نہ کرنا۔

صَلَّيْتُما في رِحالِكُما ثُمَّ أَتَيْتُما مَسْجِدَ جَماعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فإنَّها لَكُما نافِلَةٌ». رواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ ابْنَ ماجه، وفي لَفْظٍ لأبي دَاود إذَا صَلَّى أحَدُكُمْ في رَحْلِهِ ثُمَّ أدْرَكَ الصلاةَ مَعَ الإمامِ فَلْيصَلِّها مَعَهُ فإنَّها لهُ نافِلَةٌ.

٢/٩٩٥ ـ وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِم أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «يَا بَنِي عَبْدِ مَنافٍ لا تَمْنَعُوا أحَداً طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أيَّةَ سَاعَةٍ شاءَ مِنْ لَيْلٍ أو نَهارٍ». رَوَاه الجَماعَةُ إلا البُخاريَّ.

٣/٩٩٦ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «يَا بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ أو يَا بَنِي عبْدِ مَنافٍ لا تَمْنَعُوا أحَداً يَطُوفُ بالبَيْتِ وَيُصَلِّي فإنهُ لا صَلاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلا بَعْدَ الْعَصْرِ حتى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إلاَّ عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ يَطُوفُونَ وَيُصَلُّونَ». رَواهُ الدَّارقُطْنيُّ.

١١ ـ أبواب سجود التلاوة والشكر

١ ـ باب مواضع السجود في «الحج» و «صٓ» والمُفَصَّل

١/٩٩٧ ـ وعن عمرو بن العاص: «أن رسول الله ﷺ أقرأه خمس عشرة سجدة في القرآن، منها ثلاث في المُفَصَّل، وفي «الحَجِّ» سجدتان». رواه أبو داود وابن ماجه.

٢/٩٩٨ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قَرَأَ ﴿وَالنَّجمِ﴾ فَسَجَدَ فِيها وَسَجَدَ مَنْ كانَ مَعهُ غيْرَ أنَّ شَيْخاً مِنْ قُرَيْشٍ أخَذَ كَفّاً مِنْ حَصًى أو تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إلَى جَبهتِهِ وقالَ يَكْفِيْنِي هذَا، قالَ عَبْدُ اللّهِ فلَقَدْ رأيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كافِراً. متفقٌ عَليهِ.

٣/٩٩٩ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ سَجَدَ بالنَّجْم وسَجَدَ مَعَهُ المُسْلِمُونَ والمُشْرِكُونَ، والجِنُّ والإنْسُ. رَواهُ البُخاريُّ والتِّرْمِذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٤/١٠٠٠ ـ وعَنْ أبِي هُرَيْرَةَ قالَ: سَجَدْنا مَعَ النبيِّ ﷺ في ﴿إذَا السَّماءُ انْشَقَّتْ﴾ وَ﴿اقْرَأْ باسْمِ رَبِّكَ﴾. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخارِيَّ.

٥/١٠٠١ ـ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: لَيْسَتْ ﴿صٓ﴾ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَلَقَدْ رَأيْت النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ فِيها. رَواهُ أحْمَدُ والْبُخاريُّ والتِّرْمِذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٦/١٠٠٢ ـ وَعَنْ ابنِ عَبَّاس أنَّ النَّبيَّ ﷺ سَجَدَ في ﴿صٓ﴾، وقالَ: سَجَدَها دَاود عَلَيْهِ السَّلامُ تَوبَةً وَنَسْجُدُها شُكْراً. رَواهُ النَّسائيُّ.

جب تم اپنے گھر نماز پڑھ لو اور جماعت والی مسجد میں آؤ تو جماعت کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو کیونکہ یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو جائے گی۔ ابوداؤد میں اس طرح ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے گھر نماز پڑھ لے پھر امام کے ساتھ نماز کو پالے تو اس کے ساتھ پڑھ لے یہ اس کے لیے نفل نماز ہو جائے گی۔

(۹۹۵) حضرت جبیر رضی اللہ عنہ بن مطعم سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبد مناف کی اولاد! اس گھر کے طواف و نماز سے دن رات کے کسی وقت میں بھی نہ روکو۔

(۹۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبدالمطلب کی اولاد یا اے عبد مناف کی اولاد! تم کسی کو جو اس گھر کا طواف کرے یا نماز پڑھے نہ روکو کیونکہ فجر کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کے بعد سورج ڈوبنے تک بیت اللہ کے علاوہ کہیں کوئی نماز نہیں، لوگ اس کا طواف کرتے ہیں اور (طواف کے بعد) نماز پڑھتے ہیں۔

تلاوت وشکر کے سجدے

سورۂ حج، صٓ اور مفصل سورتوں میں سجدوں کی نشاندہی

(۹۹۷) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے ان میں سے تین مفصل میں اور دو سورۂ حج میں ہیں۔

(۹۹۸) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ والنجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سب نے سجدہ کیا البتہ ایک بوڑھے قریشی نے سنگریزے یا مٹی اُٹھا کر پیشانی پر لگالی اور کہا مجھے یہی کافی ہے۔ میں نے اس کے بعد اس کو دیکھا کہ حالتِ کفر میں قتل ہو گیا تھا۔

فائدہ: بخاری شریف میں ہے یہ امیہ بن خلف تھا (مترجم)۔

(۹۹۹) حضرت ابنِ عباس سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم پر سجدہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (موجود) مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سب نے سجدہ کیا۔

(۱۰۰۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ الانشقاق اور سورۂ العلق میں سجدہ کیا۔

(۱۰۰۱) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سورہ صٓ میں واجب سجدہ نہیں ہے تاہم میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۰۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص میں سجدہ کیا اور فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام نے توبہ کے لیے سجدہ کیا تھا اور ہم شکریہ کے طور پر کرتے ہیں۔

٧/١٠٠٣ ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ على الْمِنْبَرِ ﴿صٓ﴾، فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ فَلَمَّا كانَ يَوْمٌ آخَرُ قَرَأَها فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَ النَّاسُ لِلسُّجُودِ، فقالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إنَّما هِيَ تَوبَةُ نَبِيٍّ وَلكِنِّي رَأَيْتُكُمْ تَشَزَّنْتُمْ لِلسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدُوا. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٢ ـ بابُ قراءةِ السَّجْدَةِ في صلاةِ الْجَهرِ والسِّرِّ

١/١٠٠٤ ـ عَنْ أبي رَافِعٍ الصَّائِغِ قالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أبي هُرَيْرَةَ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ ﴿إِذَا السَّماءُ انْشَقَّتْ﴾ فَسَجَدَ فِيها، فَقُلْتُ ما هٰذِهِ؟ فقالَ سَجَدْتُ بِها خَلْفَ أبي الْقَاسِمِ ﷺ فَما أَزالُ أَسْجُدُ فِيها حَتى أَلْقَاهُ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/١٠٠٥ ـ وعَنْ ابْنِ عمَرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ سَجَدَ في الرَّكْعَةِ الأولى مِنْ صَلاةِ الظُّهرِ فَرَأَى أَصْحَابُهُ أَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيلَ السَّجْدَة. رَواهُ أحمَدُ وأبُو دَاوُدَ، وَلَفْظُهُ: سَجَدَ في صَلاةِ الظُّهرِ، ثُمَّ قامَ فَرَكَعَ فَرَأَيْنا أَنَّهُ قَرَأَ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَة.

٣ ـ بابُ سجودِ المستَمِعِ إذا سَجَدَ التَّالي وأنَّهُ إذا لم يَسْجُدْ لم يَسْجُدْ

١/١٠٠٦ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنا السُّورَةَ فَيَقْرَأُ السَّجْدَةَ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتى ما يَجِدُ أَحَدُنا مكاناً لِمَوضِعِ جَبهَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَلِمُسْلِمٍ في رِوَايَةٍ: في غَيْرِ صَلاةٍ.

٢/١٠٠٧ ـ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسارٍ أَنَّ رَجُلاً قَرَأَ عِنْدَ النبيِّ ﷺ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ فَسَجَدَ النبيُّ ﷺ ثمَّ قَرَأَ آخَرُ عِنْدَهُ السَّجْدَةَ فلَمْ يَسْجُدِ النبيُّ ﷺ فقالَ: يَا رسُولَ اللّٰهِ قَرَأَ فُلانٌ عِنْدَكَ السَّجْدَةَ فَسَجَدْتَ وَقَرَأْت فَلَمْ تَسْجُدْ، فقالَ النبيُّ ﷺ: «كنتَ إمامَنا فَلَو سَجَدْتَ سَجَدْتُ». رَواهُ الشَّافِعيُّ في مُسْنَدِهِ هٰكَذَا مُرْسَلاً، قالَ الْبُخاريُّ وقالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لِتَمِيمِ بْنِ حَذْلَمٍ وَهوَ غلامٌ فَقَرَأَ عَلَيهِ سَجْدَةً فقالَ: اسْجُدْ فإنَّكَ إمامُنا فِيها.

٣/١٠٠٨ ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قالَ: قَرَأْت على النبيِّ ﷺ والنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجدْ فِيها رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه، وَرَواهُ الدَّارقُطنيُّ وقالَ: فلَمْ يَسْجُدْ مِنَّا أَحَدٌ.

وهو حجة في أن السجود لا يجب.

٤ ـ بابُ السجودِ على الدَّابَّةِ وبيانُ أَنَّهُ لا يَجِبُ بحالٍ

١/١٠٠٩ ـ عَنِ ابنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قَرَأَ عامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كلُّهُمْ مِنْهُمْ الرَّاكِبُ والسَّاجِدُ في الأرْضِ حَتى إنَّ الرَّاكِبَ لَيَسجُدُ على يَدِهِ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

(۱۰۰۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منبر پر سورۂ ص پڑھی۔ جب آپ ﷺ آیتِ سجدہ پر پہنچے تو اتر کر سجدہ کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی سجدہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے دوسرے دن منبر پر بھی یہی سورت پڑھی اور آیتِ سجدہ پر پہنچے تو حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سجدے کے لیے تیار ہوگئے فرمایا یہ ایک نبی کی توبہ کا سجدہ تھا لیکن میں دیکھتا ہوں کہ تم سجدے کے لیے تیار ہو۔ پھر آپ ﷺ نے اتر کر سجدہ کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی سجدہ کیا۔

سجدے کی آیت جہری اور سرّی نماز میں پڑھنا

(۱۰۰۴) حضرت ابورافع صائغ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشا کی نماز پڑھی۔ انہوں نے سورۂ الانشقاق پڑھی اور اس میں سجدہ کیا میں نے کہا یہ کیا؟ فرمایا میں نے اس میں ابوالقاسم (ﷺ) کے پیچھے سجدہ کیا ہے اور اس میں مرتے دم تک برابر سجدہ کرتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ سے مل جاؤں۔

(۱۰۰۵) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی پہلی رکعت میں سجدہ کیا۔ مقتدیوں نے سمجھا شاید آپ ﷺ نے الـم تنزيل السجده پڑھی ہے۔ ابوداؤد کے الفاظ اس طرح ہیں۔ آپ ﷺ نے ظہر کی نماز میں سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر رکوع کیا۔ ہم نے خیال کیا شاید آپ ﷺ نے الـم تنزيل السجده پڑھی ہے۔

جب پڑھنے والا سجدہ کرے تو سننے والا بھی کرے ورنہ نہیں

(۱۰۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے سامنے کوئی سورت پڑھتے اور اس میں سجدے والی آیت بھی پڑھتے تو سجدہ کرتے تھے۔ ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے یہاں تک کہ ہم میں سے کسی کو تو پیشانی رکھنے کی جگہ بھی نہیں ملتی تھی۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ (یہ واقعہ) نماز کے علاوہ (پڑھنے) کا ہے۔

(۱۰۰۷) حضرت عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سجدہ والی آیت پڑھی اور سجدہ کیا اور آپ ﷺ نے بھی سجدہ کیا پھر کسی اور نے آپ کے سامنے سجدے والی آیت پڑھی اس نے سجدہ نہ کیا۔ آپ ﷺ نے بھی سجدہ نہ کیا۔ اس نے پوچھا یارسول اللہ! فلاں نے آپ ﷺ کے پاس سجدے کی آیت پڑھی تو آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور میں نے پڑھی تو سجدہ نہیں کیا۔ فرمایا تم ہمارے امام تھے اگر تم سجدہ کرتے میں بھی کرتا۔

<u>فقہ الحدیث:</u> امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے تمیم بن حذلم کو جو ابھی بچے تھے اور انہوں نے سجدے والی آیت پڑھی تھی فرمایا سجدہ کرو تم اس میں ہمارے امام ہو۔

(۱۰۰۸) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورۂ والنجم پڑھی۔ آپ ﷺ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔ دارقطنی نے بھی اس کو روایت کیا ہے اس میں ہے کہ ہم میں سے کسی نے سجدہ نہیں کیا۔

<u>فقہ الحدیث:</u> یہ حدیث سجدۂ تلاوت کے عدم وجوب کی دلیل ہے۔

سواری پر سجدہ جائز ہے اور سجدہ واجب نہیں

(۱۰۰۹) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن سجدے والی آیت پڑھی تو سواروں اور پیادوں سب نے سجدہ کیا۔ سوار ہاتھوں پر سجدہ کررہے تھے۔

٢/١٠١٠ ـ وَعَنْ عُمَرَ أَنهُ قَرَأَ على الْمِنْبَرِ يَومَ الجُمُعةِ سُورَةَ النَّحْلِ حَتى جَاءَ السَّجْدَةَ فَنَزَلَ وَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ، حَتى إذَا كانَتِ الجمعَةُ الْقَابِلَةُ قَرأَ بِها حَتى إذا جَاءَ السَّجْدَةَ قالَ: أَيُها النَّاسُ إنّا لَمْ نُؤمَرْ بالسجُودِ، فمَنْ سَجدَ فَقَدْ أَصَابَ، وَمَنْ لَمْ يَسجُدْ فَلا إثْمَ عَلَيْهِ. رَواهُ البخاريُّ، وَفي لَفْظٍ: إنَّ اللَّهَ لَمْ يَفرِضْ عَلَيْنا السجُودَ إلاَّ أنْ نَشاءَ.

٥ ـ بابُ التكبيرِ للسُّجودِ وما يقولُ فيهِ

١/١٠١١ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: كانَ النبيُّ ﷺ يقْرأُ عَلَيْنا الْقرْآنَ فإذَا مَرَّ بِالسجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسجَدْنا. رَواهُ أَبو داودَ.

٢/١٠١٢ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ النبيُّ ﷺ يَقُولُ في سجُودِ الْقُرْآنِ باللَّيْلِ سجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحولِه وَقُوَّتِهِ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه وَصَحَّحهُ التِّرْمِذيُّ.

٣/١٠١٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: كُنْت عِنْدَ النبيّ ﷺ فأتَاهُ رَجُلٌ فقالَ: إني رَأَيْت الْبَارِحَةَ فِيما يَرَى النَّائِمُ كَأَنِي أُصَلِّي إلَى أَصْلِ شَجَرَةٍ، فَقَرَأْت السَّجْدَةَ، فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي فَسَمِعْتُها تَقولُ: اللَّهُمَّ احْطُطْ عَنّي بِها وِزْراً، وَاكْتُبْ لِي بِها أَجْراً، واجْعَلها لِي عِنْدَكَ ذُخراً. قالَ ابْنُ عَبّاسٍ: فَرَأَيت النَّبيَّ ﷺ قَرَأَ السَّجْدَةَ فَسجَدَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ في سُجُودِهِ مِثْلَ الذِي أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَولِ الشَّجَرَةِ. رَواهُ ابْنُ ماجَه والتِّرمِذِيُّ وَزَادَ فِيهِ: وَتَقَبَّلْها مِنّي كما تَقَبَّلْتَها مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلامُ.

٦ ـ بابُ سَجْدَةِ الشُّكْرِ

١/١٠١٤ ـ عَنْ أَبي بَكْرَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ إذَا أَتَاهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ، أَو بُشِّرَ بِهِ خرَّ سَاجِداً شُكراً للَّهِ تَعالَى. رواه الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيُّ، وَلَفْظُ أحمَدَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبيَّ ﷺ أتَاهُ بَشِيرٌ يُبَشِّرُهُ بِظَفرِ جُنْدٍ لهُ على عَدُوّهِم وَرَأْسهُ في حِجْرِ عائِشَةَ، فَقامَ فَخَرَّ سَاجِداً، فأطَالَ السُّجود، ثمّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَتَوَجَّهَ نَحْوَ صَدَقَتِهِ فَدَخَلَ فاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

٢/١٠١٥ ـ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوفٍ قالَ: خَرَجَ النبيُّ ﷺ فَتَوَجَّهَ نَحوَ صَدَقَتِهِ فَدَخَلَ فاسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ فَخَرَّ سَاجِداً فأطَالَ السُّجود، ثمّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَقالَ: إنَّ جِبْرِيلَ أَتَانِي فَبَشَّرَنِي، فقالَ: إنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقولُ لَكَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْت عَلَيهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْت عَليهِ، فَسَجدْت للَّهِ شُكراً. رَواهُ أَحْمَدُ.

٣/١٠١٦ ـ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبي وقاصٍ قالَ: خَرَجْنا مَعَ النَّبيِّ ﷺ مِنْ مَكَّة نُرِيدُ

(۱۰۱۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر جمعہ کے دن سورۂ نحل پڑھی۔ پڑھتے پڑھتے جب آپ سجدے والی آیت پر پہنچے تو اتر کر سجدہ کیا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی کیا۔ پھر دوسرے جمعہ میں منبر پر یہی سورت پڑھتے پڑھتے آیت سجدہ پڑھی۔ فرمایا لوگو! ہم سجدے والی آیت سے گزرتے تھے پس جس نے سجدہ کیا اچھا کیا اور جس نے نہیں کیا اس پر کوئی گناہ نہیں۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر سجدہ فرض نہیں کیا ہاں اگر ہم چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

سجدے کے لیے تکبیر اور سجدۂ تلاوت کی دُعا

(۱۰۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں قرآن سنا رہے تھے جب آپ سجدے کی آیت پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہہ کر سجدہ کیا۔ ہم نے بھی کیا۔

(۱۰۱۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدۂ تلاوت میں یہ دعا پڑھتے تھے سَجَدَ وَجْهِيَ الخ میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا فرمایا اس کی شکل بنائی اور اپنی طاقت وقدرت سے اس میں کان اور آنکھیں پیدا کیں۔

(۱۰۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ ایک شخص نے آ کر کہا میں نے رات کو خواب دیکھا ہے کہ میں ایک درخت کے تنے کی طرف نماز پڑھ رہا ہوں۔ میں نے سجدے والی آیت پڑھی اور سجدہ کیا اور میرے سجدے کو دیکھ کر درخت نے بھی سجدہ کیا۔ درخت سجدے میں یہ دعا پڑھ رہا تھا۔ اے اللہ اس سجدے کے بدلے میرے گناہ مٹا دے۔ میرے واسطے ثواب لکھ اور اسے اپنے پاس میرے لیے ذخیرہ بنا حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے والی آیت پڑھی اور سجدہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سجدے میں یہی دعا پڑھی۔ ترمذی نے اتنا زیادہ کیا اور اسے مجھ سے قبول فرما جیسے تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول فرمایا۔

سجدۂ شکر

(۱۰۱۴) حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اچھی چیز آتی یا کوئی خوشی کی خبر آتی تو آپ بطور شکریے کے سجدے میں گر جاتے تھے۔ احمد کے الفاظ اس طرح ہیں کہ حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص فتح کی بشارت لے کر آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا۔ آپ کھڑے ہو کر سجدے میں گر گئے۔

(۱۰۱۵) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گئے اور صدقے کے باغ میں تشریف لے گئے اور اس میں داخل ہوئے پھر قبلہ رُو ہو کر سجدے میں گر پڑے اور دیر تک سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر فرمایا جبرئیل میرے پاس یہ بشارت لے کر آئے تھے کہ حق تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر اپنی رحمت اتاروں گا اور جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی بھیجے گا اس پر میری طرف سے بھی سلامتی ہو گی یہ سن کر شکریے کے طور پر میں سجدے میں گر گیا۔

(۱۰۱۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ سے مدینہ کی طرف

المَدِينة، فَلَمَّا كُنَّا قَرِيباً مِنْ عَزْوَرَاءَ نَزَلَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَدَعا اللَّهَ ساعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِداً فَمكَثَ طَوِيلاً، ثُمَّ قامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَة، ثُمَّ خَرَّ سَاجِداً، فَعَلَهُ ثَلاثاً، وقالَ: «إني سَأَلْت رَبِّي وَشَفَعْت لأُمَّتِي فأعْطَانِي ثُلُثَ أُمّتي، فَخَرَرْت ساجِداً شُكْراً لِرَبِّي، ثُمَّ رَفَعْت رَأْسِي، فسأَلْت رَبّي لأُمّتي، فأَعْطَاني ثُلُثَ أُمّتِي، فَخَرَرْت سَاجِداً شُكْراً لِرَبِّي، ثُمَّ رَفَعْت رَأْسِي، فَسَأَلْت رَبِّي لأُمّتِي فأعْطَاني الثُّلُثَ الآخَرَ، فَخَرَرْت سَاجِداً لِرَبِّي». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَسَجَدَ أَبُو بَكْرٍ حِين جاءَهُ قَتْلُ مُسَيْلِمةَ. رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وسَجَدَ عَلِيٌّ حِينَ وَجَدَ ذَا الثُّدَيَّةِ في الْخَوَارِجِ. رَوَاهُ أَحمَدُ في «مُسْنَدِهِ». وسَجَدَ كَعْبُ بنُ مالِكٍ في عَهدِ النَّبِيِّ ﷺ لَمّا بُشِّرَ بِتَوبَةِ اللَّهِ عليْهِ. وَقِصَّتُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْها.

١٢ ـ أبوابُ سُجُودِ السَّهوِ

١ ـ بابُ ما جاءَ فِيمَنْ سَلمَ مِنْ نُقْصَانٍ

١٠١٧/١ ـ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: صَلّى بِنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِحْدَىٰ صَلاتَي الْعَشِيِّ فَصلّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فقامَ إلى خَشَبَةٍ مَعْرُوضةٍ في المَسْجِدِ فاتَّكأ عَلَيْها كَأَنَّهُ غَضْبَانُ، وَوَضعَ يَدَهُ اليُمْنَىٰ على اليُسْرَى، وشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خدَّه الأَيْمَنَ على ظَهرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَخَرَجَتِ السُّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ المَسْجِدِ، فقالُوا: قَصُرَتِ الصَّلاةُ؟ وَفي الْقَوم أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهابَا أَنْ يكَلِّماهُ، وَفي الْقَومِ رَجُلٌ يقالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ فقالَ: يَا رسُولَ اللَّهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلاةُ؟ فقالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تقصرْ، فقالَ: أكما يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فقالُوا: نَعَمْ، فَتَقَدَّمَ فَصلّى ما تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَو أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أو أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وكَبّرَ فَرُبَّما سَأَلُوهُ، ثُمَّ سَلَّمَ؟ فَيَقُولُ: أُنْبِئْت أَنَّ عِمْرَانَ بن حصَيْنٍ قالَ: ثمّ سَلَّمَ. متفقٌ عَلَيهِ، وليْسَ لِمُسْلِم فِيهِ وَضْعُ الْيَدِ على الْيَدِ وَلا التَّشْبِيكُ. وفي رِوايَةٍ قالَ: بَيْنَما أَنا أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلاةَ الظُّهرِ سَلَّمَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ، فقامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْم فقالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقَصُرَتِ الصَّلاةُ أَمْ نَسِيتَ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ: رَوَاهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ. وَهٰذَا يَدُلُّ على أَنَّ الْقِصَّةَ كانَتْ بِحَضْرَتِهِ وبَعْدَ إسلامِهِ. وفي رِوايَةٍ متَّفقٍ عَلَيْها لَمَّا قالَ: لَمْ أَنْسَ ولَمْ تُقصَرْ، قالَ: بَلَى قَدْ نَسِيتَ. وهٰذَا يَدُلُّ على أَنَّ ذَا الْيَدَيْنِ تَكَلَّمَ بَعْدَ ما عَلِمَ عَدَمَ النَّسْخِ كَلاماً لَيْسَ بِجَوَابِ سُؤالٍ.

١٠١٨/٢ ـ وَعَنْ عِمرانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلّى الْعَصْرَ فَسَلَّمَ في ثَلاثِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ، وَفي لَفْظٍ: فَدَخَلَ الحجْرَةَ فَقامَ إِلَيْهِ رَجلٌ يُقَالُ لَهُ

روانہ ہوئے۔ جب ہم مقامِ عزوراء کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ سواری سے اتر پڑے اور تھوڑی دیر اللہ سے دعا کی پھر دیر تک سجدے میں پڑے رہے۔ پھر کھڑے ہو کر ہاتھ اُٹھا کر سجدے میں گر گئے۔ آپ نے تین بار ایسا ہی کیا پھر فرمایا میں نے اپنے رب سے امت کی سفارش کے بارے میں دعائیں مانگیں تو حق تعالیٰ نے مجھے ایک تہائی امت دے دی۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لیے میں سجدے میں گر گیا پھر میں نے کھڑے ہو کر امت کی سفارش کے بارے میں رب سے دعائیں مانگیں تو اللہ نے مجھے امت کی تہائی اور عطا فرمادی پھر میں نے بطور شکریہ کے سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر میں نے دعائیں مانگیں تو اللہ نے مجھے امت کی آخری تہائی بھی عطا فرمادی تو میں نے شکریہ کے طور پر سجدہ کیا۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مسیلمہ کذاب کے قتل کی خبر آئی تو آپ سجدے میں گر گئے تھے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقتول خارجیوں میں ذوالثدیہ کو دیکھا تو سجدۂ شکر ادا کیا۔ عہد رسالت میں جب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو توبہ کے قبول ہونے کی بشارت ملی تو آپ سجدے میں گر گئے تھے۔

سجدۂ سہو کے بعض مسائل

کمی پر سلام پھیرنے کا حکم

(۱۰۱۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں زوال کے بعد ایک نماز پڑھائی اور دو رکعت پر سلام پھیر دیا اور آپ ﷺ ایک لکڑی سے جو مسجد میں آڑی آڑی رکھی ہوئی تھی، ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے۔ گویا آپ ﷺ غصے میں ہیں۔ اس وقت آپ ﷺ نے دائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر اور دایاں رخسار بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا ہوا تھا، جلد باز تو مسجد سے چلے گئے۔ لوگوں نے کہا کیا نماز میں کمی ہو گئی؟ ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے مگر وہ رعب کی وجہ سے آپ ﷺ سے پوچھ نہ سکے۔ ان میں ذوالیدین (ایک صحابی رضی اللہ عنہ) بھی تھے۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا آپ ﷺ بھول گئے ہیں یا نماز میں کمی ہو گئی ہے۔ فرمایا نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز میں کمی ہوئی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم بولے ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے آگے بڑھ کر چھوٹی ہوئی نماز پڑھی اور سلام پھیر کر اللہ اکبر کہا اور معمول کے مطابق سجدہ کیا وہ سجدہ عام سجدوں کے برابر تھا یا ان سے لمبا تھا۔ پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ معمول کے مطابق کیا یا ذرا لمبا کیا پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا پھر اکثر لوگوں نے (محمد بن سیرین سے) پوچھا کیا نبی اکرم ﷺ نے سجدہ سہو کے بعد سلام پھیرا تھا؟ فرمایا مجھے خبر دی گئی ہے کہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے کہا پھر سلام پھیرا۔ مسلم شریف میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنے اور انگلیوں میں انگلیاں ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔ ایک روایت میں ہے۔ اس حال میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا، اچانک آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھ کر سلام پھیر دیا۔ بنو سلیم کے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! کیا نماز میں کمی ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ (آگے حسبِ سابق حدیث ہے)۔

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ یہ قصہ ذوالیدین کی موجودگی میں اور ان کے اسلام لانے کے بعد کا ہے۔ ایک روایت میں ہے جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز میں کمی ہوئی ہے تو انہوں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ بھول گئے ہیں۔

فقہ الحدیث: یہ جملہ بتا رہا ہے کہ ذوالیدین نے عدم تنسیخ کا حکم جان کر ایسا کلام کیا تھا جو سوال کا جواب نہ تھا۔

(۱۰۱۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعت پر سلام پھیر کر گھر (حجرے میں) تشریف لے گئے۔ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص

الْخِرْبَاقُ، وَكَانَ فِي يَدِهِ طُولٌ، فقالَ: يا رَسُولَ اللّٰهِ... فَذَكَرَ لَهُ صَنِيعَهُ فخرَجَ غضبانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حتى انْتَهَىٰ إلى النَّاسِ، فقالَ أَصَدَقَ هٰذَا؟ قالُوا نَعَمْ، فَصَلَّى رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ، سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ. رَواهُ الجماعةُ إلاَّ البُخاريَّ والتِّرْمِذِيَّ.

١٠١٩/٣ ـ وَعَنْ عَطَاءٍ أن ابْنَ الزبَيْرِ صَلَّى الْمَغْرِبَ فَسَلَّمَ في رَكْعَتَيْنِ فَنَهَضَ لِيَسْتَلِمَ الحَجَرَ فَسَبَّحَ الْقَوْمُ، فقالَ: ما شَأْنُكُمْ، قالَ فَصَلَّى ما بَقِيَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، قالَ: فذُكِرَ ذٰلِكَ لابْنِ عَبَّاسٍ، فقالَ: ما أماطَ عَنْ سُنَّةِ نَبِيِّهِ ﷺ. رَواهُ أحمدُ.

٢ ـ بابُ مَنْ شَكَّ في صَلاتِهِ

١٠٢٠/١ ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ عَوفٍ قالَ: سَمِعْت رَسُول اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «إذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ في صَلاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ أَوَاحِدَةً صَلَّى أَمْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْها وَاحِدَةً، وَإذَا لَمْ يَدْرِ ثنتَيْنِ صَلَّى أَمْ ثَلاثاً فَلْيَجْعَلْها ثِنْتَيْنِ، وَإذَا لَمْ يَدْرِ ثَلاثاً صَلَّى أَمْ أَرْبَعاً فَلْيَجْعَلْها ثَلاثاً ثُمَّ يَسْجُدُ إذَا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ وَهُوَ جالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ سَجْدَتَيْنِ رَواهُ أحمدُ وابْنَ ماجَه والتِّرْمِذيُّ وصحَّحهُ. وفي رِوايَةٍ، سَمِعْت رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ صَلَّى صَلاةً يَشك في النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتى يَشُكَّ في الزِّيادَةِ». رَواهُ أحمَدُ.

١٠٢١/٢ ـ وعَنْ أبي سَعِيدٍ الْخُدْرِي قالَ: قالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ في صَلاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلاثاً أَمْ أَرْبَعاً فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وليبنِ على ما اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فإنْ كانَ صَلَّى خَمْساً شفَعْنَ لهُ صَلاتَهُ، وَإنْ كانَ صَلَّى إتْماماً لأَرْبَعٍ كانَتَا تَرْغِيماً للشَّيْطَان. رَواهُ أَحْمدُ ومُسْلمٌ.

١٠٢٢/٣ ـ وَعَنْ إبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: صَلَّى النَّبيُّ ﷺ قالَ إبْرَاهِيمُ: زَادَ أو نَقَصَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لهُ: يا رَسُولَ اللّٰهِ حَدَثَ في الصلاةِ شَيْءٌ؟ قالَ: لا، وما ذَاكَ؟ قالوا: صَلَيْتَ كَذَا وكَذَا. فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنا بِوَجْهِهِ، فقالَ إنهُ لَو حَدَثَ في الصَّلاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمْ بِهِ، وَلكِنْ إنَّما أَنا بَشَرٌ أَنْسَىٰ كما تَنْسَونَ، فإذَا نَسِيت فَذَكِّرُونِي، وَإذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ في صَلاتِهِ فلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عليْهِ، ثمَّ لِيُسَلِّمْ، ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِّرْمِذيَّ. وَفي لَفْظِ ابْنِ ماجَه ومُسْلِمٍ في رِوَايَةٍ: فَلْيَنْظُرْ أَقْرَبَ ذٰلِكَ إلَى الصَّوَابِ.

١٠٢٣/٤ ـ وعَنْ أبِي هُرَيْرة أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: إنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَ ابْنِ آدَمَ وَبَيْنَ نَفْسِهِ فَلا يَدْرِي كَمْ صَلَّى، فإذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه، وَهُو لِبَقِيَّةِ الجَماعَةِ إلاَّ قَوْلَهُ: قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ.

خرباق نے (ان کے ہاتھ لمبے تھے) حاضر ہو کر کہا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے تین رکعت پر سلام پھیرا ہے۔ پھر آپ ﷺ غصے میں بھرے ہوئے چادر گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے اور لوگوں سے پوچھا کیا یہ ٹھیک کہہ رہا ہے لوگوں نے تصدیق کی۔ پھر آپ ﷺ نے ایک رکعت پڑھی اور سلام پھیر کر سجدۂ سہو کیا پھر سلام پھیرا۔

(۱۰۱۹) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے مغرب کی نماز میں دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا پھر حجر اسود چومنے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے سبحان اللہ سبحان اللہ جو کہا تو پوچھا کیا بات ہے؟ حضرت عطاء کا بیان ہے کہ (حقیقت معلوم ہونے پر) پھر باقی نماز پڑھی اور دو سجدے کیے۔ حضرت عطاء کا بیان ہے کہ یہ واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا گیا تو فرمایا ابن زبیر اپنے نبی ﷺ کی سنت سے ہٹے نہیں۔

اگر کسی کو نماز میں شک ہو جائے تو کیا کرے؟

(۱۰۲۰) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب کسی کو نماز میں شک ہو جائے اور یہ معلوم نہ ہو کہ ایک رکعت پڑھی ہے یا دو تو وہ اس کو ایک رکعت شمار کر لے۔ اسی طرح جب شک ہو جائے کہ دو رکعت پڑھی ہیں یا تین تو اس کو دو ہی شمار کرے۔ اسی طرح تین یا چار میں شک ہو جائے تو تین شمار کرے پھر نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھ کر دو سجدۂ سہو کر لے۔ ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اگر نماز میں کمی کا شک ہے تو نماز پڑھ لے یہاں تک کہ زیادتی میں شک ہو جائے (یعنی شک کمی میں نہیں رہنا چاہیے)۔

(۱۰۲۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو نماز میں شک ہو جائے اور وہ یہ فیصلہ نہ کر سکے کہ تین رکعتیں پڑھی ہیں یا چار تو اسے شک چھوڑ کر یقین پر بنیاد رکھنی چاہیے (تین شمار کر لے) پھر سلام سے پہلے دو سجدے کر لے اگر پانچ رکعتیں پڑھی ہوں گی تو یہ سجدے اس کی نماز کو جفت بنا دیں گے اور اگر چار پڑھی ہوں گی تو شیطان کو ذلیل کر دیں گے۔

(۱۰۲۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی۔ ابراہیم (ابن مسعود کے شاگرد کے شاگرد) کہتے ہیں اور اس میں زیادتی یا کمی کر دی سلام پھیرنے کے بعد آپ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا نماز میں کچھ رد و بدل ہو گیا ہے؟ فرمایا نہیں کیا بات ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی آپ ﷺ نے اتنی اتنی نماز پڑھی ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے قبلہ رُو ہو کر دونوں پاؤں موڑے اور دو سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرا۔ پھر ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا اگر نماز میں کچھ ردّ و بدل ہوتا تو تمہیں ضرور اس کی خبر کر دیتا لیکن میں انسان ہوں اور تمہاری طرح بھول جاتا ہوں، جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرو۔ اگر کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو یقین کی طرف رجوع کر کے نماز پوری کر لے پھر سلام پھیر کر دو سجدۂ سہو کرے۔ ابن ماجہ اور مسلم کی روایت میں ہے اسے غور کر لینا چاہیے کہ کون سی بات صحیح ہونے کے زیادہ قریب ہے۔

(۱۰۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا شیطان انسان اور اس کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور اسے خبر نہیں رہتی کہ کتنی رکعتیں پڑھیں جب کسی کو شک ہو جائے تو وہ سلام سے پہلے دو سجدے کر لے۔ ترمذی، نسائی، مسلم، بخاری اور احمد میں سلام پھیرنے سے قبل کا ذکر نہیں ہے۔

٥/١٠٢٤ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ شكَّ في صَلاتِهِ فلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ ما يُسَلِّمُ. رَواهُ أَحْمدُ وأَبُو دَاودَ والنَّسائِيُّ.

٣ ـ بابُ مَنْ نَسِيَ التَّشهُّدَ الأَوَّلَ حتَّى انتصبَ قائِماً لم يَرْجِعْ

١/١٠٢٥ ـ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ صَلَّى فقامَ في الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحُوا بِهِ فَمَضى، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثمَّ سَلَّمَ. رَواهُ النَّسائيُّ.

٢/١٠٢٦ ـ وَعَنْ زِيادِ بْنِ عِلاقَةَ قالَ: صَلَّى المُغِيرَةُ بنُ شُعْبَةَ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قامَ وَلَمْ يَجْلِسْ فَسَبَّحَ بِهِ مَنْ خَلْفَهُ فأشارَ إِلَيْهِمْ أَنْ قُومُوا بِنا، فَلمّا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ سَلَّمَ ثم سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وسَلَّمَ، ثمّ قالَ: هٰكذا صَنَعَ بِنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَواهُ أَحْمَدُ والتِّرْمذيُّ وصَحَّحهُ.

٣/١٠٢٧ ـ وَعَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قالَ: قال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا قامَ أَحَدُكُمْ مِنَ الركْعَتَيْنِ فَلَمْ يَسْتَتِمَّ قائِماً فَلْيَجْلِسْ وَإِنْ اسْتَتَمَّ قائماً فلا يَجْلِسْ وَيسجُدُ سَجْدَتَي السَّهوِ». رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاودَ وابْنُ ماجَه.

٤ ـ بابُ مَنْ صَلَّى الرُّبَاعِيَّةَ خَمْساً

١/١٠٢٨ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ صَلى الظُّهرَ خَمْساً، فقيلَ لهُ أَزِيدَ في الصَّلاةِ، فقالَ: وَما ذٰلِكَ؟ فقالُوا: صَلَّيْتَ خَمْساً، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْن بَعْدَ ما سَلَّمَ». رَواهُ الجَماعَةُ.

٥ ـ بابُ التَّشَهُّدِ لسجودِ السَّهوِ بعدَ السَّلام

١/١٠٢٩ ـ عَنْ عمْرانَ بْنِ حصَيْنٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ فَسَها فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثمَّ تَشَهَّدَ ثم سَلَّمَ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والترْمِذيُّ

١٣ ـ أبواب صلاة الجماعة

١ ـ باب وجوبها والحث عليها

١/١٠٣٠ ـ عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «أثقلُ الصلاة على المنافقين ـ صلاة العشاء وصلاة الفجر، ولو يعلمون ما فيهما لأتوهما ولو حَبْواً. ولقد هممت أن آمُرَ بالصلاة فتُقام، ثم آمُرَ رجلاً فيُصَلي بالناس، ثم أنطلق معي برجال معهم حِزَمٌ من حطب إلى قوم لا يشهدون الصلاة فأحرّق عليهم بيوتهم بالنار». متفق

(۱۰۲۴) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو آدمی نماز میں شک کرے وہ سلام پھیر کر دو سجدے کر لے۔

اگر نمازی پہلا تشہد بھول کر سیدھا کھڑا ہو جائے تو تشہد کے لیے واپس نہ آئے

(۱۰۲۵) حضرت ابن بحسینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھی اور دو رکعتوں سے (تشہد پڑھے بغیر) کھڑے ہو گئے لوگوں نے سبحان اللہ پڑھ کر آپ ﷺ کو اطلاع بھی دی مگر آپ واپس نہیں لوٹے اور نماز سے فارغ ہو کر دو سجدے کر کے سلام پھیر دیا۔

(۱۰۲۶) حضرت زیاد بن علاقہ نے کہا ہمیں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی پھر دو رکعتیں پڑھ کر تشہد میں بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے۔ مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا مگر آپ نے اشارے سے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ۔ نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے پھر سلام پھیرا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

(۱۰۲۷) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی دو رکعتوں سے (بغیر تشہد پڑھے) اُٹھے مگر پوری طرح کھڑا نہ ہوا ہو تو وہ بیٹھ جائے اور اگر پورا کھڑا ہو گیا ہو تو نہ بیٹھے اور اخیر میں دو سہو کے سجدے کر لے۔

اگر کسی نے چار رکعتوں والی نماز کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں تو کیا کرے؟

(۱۰۲۸) حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھ لیں۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کیا نماز میں زیادتی ہو گئی ہے فرمایا کیسی زیادتی؟ لوگوں نے کہا آپ ﷺ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کیے۔

سلام کے بعد سجدۂ سہو کے لیے تشہد

(۱۰۲۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ کو سہو ہو گیا۔ آپ ﷺ نے سہو کے دو سجدے کیے پھر تشہد میں بیٹھ کر سلام پھیرا۔

فقہ الحدیث: امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حسن رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا مگر تشہد نہیں پڑھا۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ سلام پھیر دے اور تشہد نہ پڑھے۔ امام بیہقی نے فرمایا اخبارِ صحیحہ سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے سلام کے بعد سجدہ سہو کیے اور تشہد نہیں پڑھا۔ پھر جن احادیث میں تشہد کا ذکر ہے ان کو بیان کر کے ان پر جرح کی ہے (مترجم)۔

نماز باجماعت

جماعت کا وجوب اور اس کی فضیلت

(۱۰۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافقوں پر سب سے بھاری نماز عشاء اور صبح کی نماز ہے۔ اگر انہیں ان کا ثواب معلوم ہو جائے تو گھٹنوں پر گھسٹتے ہوئے بھی مسجد میں چلے آئیں۔ میں نے چاہا تھا کہ میں کسی کو نماز پڑھانے کا حکم کروں اور چند آدمیوں کو ساتھ لے جاؤں جن کے سر پر لکڑیوں کے بوجھ ہوں اور ان کے گھروں میں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے آگ لگا دوں۔

عليه. ولأحمد عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: «لولا ما في البيوت من النساء والذرِّية أقمت صلاة العشاء وأمرت فتياني يحرِّقون ما في البيوت بالنار».

٢/١٠٣١ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ رَجُلاً أعْمى قالَ: يا رَسُولَ اللّهِ لَيْسَ لِي قائدٌ يَقُودنِي إلى المَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللّهِ ﷺ أنْ يُرَخِّصَ لهُ فَيصَلِّي في بَيْتِهِ فَرَخَّصَ لهُ، فَلمَّا وَلّى دَعاهُ فقالَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قالَ: نَعَمْ، قالَ: فأجِبْ. رَواهُ مسْلِمٌ والنَّسائيُّ.

٣/١٠٣٢ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ أمّ مكْتُوم قالَ: قُلْتُ: يا رَسُولَ اللّهِ أنا ضَرِيرٌ شاسِعُ الدَّارِ وَلِي قائدٌ لا يُلائمُنِي فَهَلْ تَجِدُ لِي رُخْصَةً أنْ أُصَلِّي في بَيْتي، قالَ: أتَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قالَ: نَعَمْ قالَ: ما أجِدُ لَكَ رُخْصَةً. رَواهُ أحمَدُ وأبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

٤/١٠٣٣ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بنِ مَسْعُودٍ قالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنا وَما يَتَخَلَّفُ عَنْها إلاَّ منافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كانَ الرَّجُلُ يُؤْتى بِهِ يُهادِي بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتى يُقَامَ في الصَّفِّ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخارِيَّ والتِّرْمِذِيَّ.

٥/١٠٣٤ ـ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «صَلاةُ الجَماعَةِ تَفْضُلُ على صَلاةِ الفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

٦/١٠٣٥ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «صَلاةُ الرَّجُلِ في جَماعَةٍ تَزِيدُ على صَلاتِهِ في بَيْتِهِ، وَصَلاتِهِ في سُوقِهِ بِضْعاً وَعِشْرِيْنَ دَرَجَة». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما.

وهذا الحديث يرد على من أبطل صلاة المنفرد لغير عذر وجعل الجماعة شرطاً، لأن المفاضلة بينهما تستدعي صحتهما. وحمل النص على المنفرد لعذر لا يصح، لأن الأحاديث قد دلت على أن أجره لا ينقص عما يفعله لولا العذر. فروى أبو موسى عن النبي ﷺ قال: «إذا مرض العبد أو سافر، كتب الله له مثل ما كان يعمل مقيماً صحيحاً». رواه أحمد والبخاري وأبو داود. وعن أبي هريرة قال: «قال رسول الله ﷺ: من توضأ فأحسن الوضوء، ثم راح فوجد الناس قد صلوا، أعطاه الله عز وجل مثل أجر من صلاها وحضرها، لا ينقص ذلك من أجورهم شيئاً». رواه أحمد وأبو داود والنسائي.

٧/١٠٣٦ ـ وَعَنْ أبي سَعِيدٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «الصَّلاةُ في جَماعَةٍ تَعْدِلُ خَمْساً وَعِشْرِينَ صَلاةً، فإذَا صَلاَّها في فَلاةٍ فَأَتَمَّ رُكُوعَها وَسُجُودَها بَلَغَتْ خَمْسِينَ صَلاةً». رَواه أبُو داوُدَ.

٢ ـ بابُ حضورِ النِّساءِ المساجِدَ، وفضلِ صلاتِهِنَّ في بيوتِهنَّ

١/١٠٣٧ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «إذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤكُمْ باللَّيْلِ إلى المَسْجِدِ فأذَنُوا لَهُنَّ». رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه. وَفي لَفْظٍ: لا تَمْنَعُوا النِّساءَ أنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشا کی نماز کھڑی کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ وہ آگ سے ان کے گھر جلا دیں (جو باجماعت نماز میں حاضر نہیں ہوتے)۔

(۱۰۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک نابینا شخص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! میرے پاس آدمی نہیں جو مجھے مسجد تک لائے اگر اجازت ہو تو میں گھر ہی میں نماز پڑھ لیا کروں۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی جب وہ واپس جانے لگا تو پھر اسے بلا کر پوچھا کیا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے عرض کی جی ہاں! فرمایا: اس کو قبول کر یعنی پھر تو مسجد ہی میں آنا پڑے گا۔

(۱۰۳۲) حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں نابینا کمزور نگاہ کا ہوں۔ میرا گھر بھی دور ہے اور مجھے لانے والا آدمی میری مرضی کے موافق نہیں کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟ پوچھا کیا تم اذان سنتے ہو؟ عرض کی جی ہاں! فرمایا میں تمہارے لیے رخصت نہیں پاتا۔

(۱۰۳۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے دیکھا نمازوں سے وہی منافق غائب رہتا تھا جس کا نفاق کھلا ہوا ہوتا تھا (بیمار) آدمی کو بھی دو آدمی پکڑ کر لاتے تاکہ جماعت میں شامل ہو سکے۔

(۱۰۳۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جماعت والی نماز اکیلی نماز پر ستائیس درجہ فضیلت رکھتی ہے۔

(۱۰۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جماعت والی نماز گھر والی نماز پر اور بازار والی نماز پر بیس سے کچھ اوپر درجے فضیلت رکھتی ہے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث ان کی تردید کرتی ہے جو بلا عذر کے منفرد کی نماز باطل بتاتے ہیں اور صحت نماز کے لیے جماعت کو شرط قرار دیتے ہیں کیونکہ دونوں میں سے ایک کا ثواب میں بڑھ جانا اس کی صحت پر دلالت کرتا ہے اور نص کو عذر والے منفرد پر محمول کرنا صحیح نہیں کیونکہ حدیثیں بتا رہی ہے کہ اس کا اجر غیر عذر والے زمانہ سے کم نہ ملے گا۔ چنانچہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب بندہ بیمار پڑ جاتا ہے یا سفر میں ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہی اجر لکھتا ہے جو حالت اقامت وصحت میں لکھا کرتا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا پھر مسجد میں گیا اور دیکھا کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے وہی اجر دے گا جو جماعت میں شامل ہونے والے نمازیوں کو دیا جائے گا اور ان کے اجروں میں سے کچھ نہیں گھٹایا جائے گا۔

(۱۰۳۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جماعت والی نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے پھر اگر کوئی اسے میدان میں پڑھے اور رکوع اور سجدے پورے پورے ادا کرے تو پچاس نمازوں کے برابر ہے۔

عورتوں کا نماز کے لیے مسجدوں میں آنے کا جواز الخ

(۱۰۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم سے تمہاری عورتیں رات کو مسجد میں جانے کی اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دو۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ عورتوں کو مسجدوں

يَخرُجنَ إلى المَساجِدِ وَبُيُوتُهُنَّ خَيرٌ لَهُنَّ. رَواهُ أحمَدُ وأبو دَاوُدَ.

٢/١٠٣٨ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «لا تَمْنَعُوا إماءَ اللَّهِ مَسَاجِدَ اللَّهِ، وَلْيَخرُجنَ تَفِلاتٍ». رَواهُ أحْمَدُ وأبو دَاوُدَ.

٣/١٠٣٩ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «أيُّما امْرأةٍ أصابَتْ بَخُوراً فَلا تَشْهَدَنَّ مَعَنا العِشاءَ الآخِرَةَ». رَواهُ مُسلمٌ وأبو داودَ وَالنَّسائيُّ.

٤/١٠٤٠ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: «خَيرُ مَساجِدِ النِّساءِ قَعْرُ بُيُوتِهِنَّ». رَواهُ أحْمَدُ.

٥/١٠٤١ ـ وَعَنْ يَحيَىٰ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عائِشَةَ قالَتْ: لَو أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأى مِنَ النِّسَاءِ ما رَأَيْنا لَمَنَعَهُنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ كما مَنَعَتْ بَنُو إسْرَائِيلَ نِسَاءَها، قُلْت لِعَمرَةَ وَمَنَعَتْ بَنُو إسْرَائِيلَ نِسَاءَها؟ قالَتْ: نَعَمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

٣ ـ بابُ فَضْلِ المسجدِ الأبعدِ والكثيرِ الجمْعِ

١/١٠٤٢ ـ عَنْ أَبي مُوسَى قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إنَّ أعْظَمَ النَّاسِ في الصَّلاةِ أجراً أبْعَدُهُمْ إلَيها مَمْشَى». رَواهُ مُسْلِمٌ.

٢/١٠٤٣ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الأبْعَدُ فالأبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ أعْظَمُ أجْراً». رَواهُ أحمدُ وأبُو داود وابْن ماجَه.

٣/١٠٤٤ ـ وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «صَلاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أزْكَىٰ مِنْ صَلاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أزكَىٰ مِنْ صَلاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وما كانَ أكْثَرَ فَهُوَ أحَبُّ إلى اللَّهِ تَعالَى». رَواهُ أحمَدُ وأبُو دَاوُد والنَّسائيُّ.

٤ ـ بابُ السَّعْيِ إلى المسجدِ بالسَّكِينَةِ

١/١٠٤٥ ـ عَنْ أبي قَتادَةَ قالَ: بَيْنَما نَحنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبيِّ ﷺ إذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجالٍ فَلَمَّا صَلَّى، قالَ: «ما شَأْنُكُمْ؟» قالُوا: اسْتَعْجَلْنا إلَى الصَّلاةِ، قالَ: «فَلا تَفعَلُوا إذا أتَيْتُمُ الصَّلاةَ فَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةَ فَما أدرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَما فاتَكُمْ فأتِمُّوا» مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/١٠٤٦ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: «إذَا سَمِعْتُمُ الإقامَةَ فامشوا إلى الصَّلاةِ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ والْوَقارَ وَلا تُسْرِعُوا فَما أدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَما فاتَكمْ فأَتِمُّوا». رَوَاه الجَماعَةُ إلاَّ التِّرمِذِيَّ، ولَفظُ النَّسائيِّ وَأحمدَ في رِوايَةٍ: فاقْضُوا، وفي رِوايَةٍ لِمُسْلِم: إذَا ثُوِّبَ بالصَّلاةِ فَلا يَسْعَىٰ إلَيها أحَدُكُم ولٰكِنْ لِيَمْشِ وَعليهِ السَّكينة والْوَقارُ فصَلِّ ما أدْرَكْتَ واقْضِ ما سَبَقَكَ.

میں جانے سے نہ روکو اور ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔

(۱۰۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی لونڈیوں (عورتوں) کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکو اور جب وہ نکلیں تو (سادہ کپڑوں میں) بغیر خوشبو لگائے نکلیں۔

(۱۰۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشبو لگا کر کوئی عورت کبھی ہمارے ساتھ عشا کی نماز میں نہ آئے۔

(۱۰۴۰) حضرت ام سلمۃ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھروں کے اندرونی حصے ہیں۔

(۱۰۴۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی وہ صورتِ حال دیکھتے جو ہم نے دیکھی ہے تو یقیناً انہیں مسجدوں سے روک دیتے جس طرح بنی اسرائیل نے اپنی عورتوں کو روک دیا تھا۔ یحیٰی بن سعید فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا بنی اسرائیل نے عورتوں کو روک دیا تھا؟ فرمایا ہاں۔

دُور کی مسجد کی فضیلت اور جس مسجد میں کثرت سے نمازی آئیں اس کی فضیلت

(۱۰۴۲) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ ثواب اسے ملے گا جو بہت دُور سے چل کر مسجد میں آئے گا۔

(۱۰۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسجد سے جس قدر دُور سے آئے گا اتنا ہی ثواب کا زیادہ حق دار ہو گا۔

(۱۰۴۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی کی دوسرے آدمی کے ساتھ نماز تنہا نماز سے زیادہ پاکیزہ (اجر و ثواب والی) ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ والی نماز سے زیادہ پاکیزہ (اجر و ثواب والی) ہے اور جس قدر جماعت زیادہ ہو گی اسی قدر اللہ کو نماز پیاری ہو گی۔

مسجدوں میں پورے وقار و اطمینان سے آنا

(۱۰۴۵) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے آنے کی آہٹ سنی۔ سلام پھیر کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا بات تھی؟ انہوں نے عرض کی ہم نماز کے لیے جلدی سے آئے تھے فرمایا جلدی نہ کرو۔ جب تم نماز کے لیے آؤ تو پورے اطمینان سے آؤ پھر جس قدر نماز پاؤ پڑھ لو اور جو جاتی رہے اُسے پوری کرلو۔

(۱۰۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اقامت سنو تو پورے وقار و اطمینان و سکون سے چل کر نماز کے لیے آؤ جلدی نہ کرو (دوڑ کر یا تیزی سے نہ آؤ) جتنی نماز مل جائے پڑھ لو اور جو فوت ہو جائے وہ (امام کے سلام کے بعد) پوری کرلو۔ نسائی اور احمد کی روایت میں لفظ فَاقْضُوْا (قضا کرلو) ہے۔ مسلم کی روایت میں ہے جب نماز کے لیے تکبیر کہی جائے تو کوئی بھاگ کر نماز کو نہ آئے بلکہ سکون و اطمینان سے چل کر آئے پھر جو نماز مل جائے اسے پڑھ لے اور جو رہ جائے اسے قضا کر لے۔

وفيه حجة لمن قال إن ما أدركه المسبوق آخر صلاته، واحتج من قال بخلافه بلفظه الإتمام.

٥ ـ بابُ ما يُؤمَرُ بِهِ الإمامُ مِنَ التَّخْفِيفِ

١٠٤٧/١ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «إذَا صَلَّى أحَدُكُمْ بالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فإنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ والسَّقِيمَ والكَبِيرَ، فإذَا صَلَّى لِنَفْسِهِ فَلْيطَوِّلْ ما شاءَ». رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه لٰكِنَّهُ لهُ مِنْ حَدِيثِ عُثْمانَ بْنِ أَبِي العَاصِ.

١٠٤٨/٢ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قالَ: كانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوَجِّزُ الصَّلاةَ وَيكمِلُها، وفي رِوَايَةٍ: ما صَلَّيْتُ خَلْفَ إمامٍ قَطُّ أَخَفَّ صَلاةً وَلا أتَمَّ صَلاةً مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما.

١٠٤٩/٣ ـ وَعَنْ أنسٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: إني لأدْخُلُ في الصَّلاةِ وَأنا أُرِيدُ إطالَتَها فأسمَعُ بُكاءَ الصَّبيِّ فأَتَجَوَّزُ في صَلاتِي مِمَّا أعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ أُمِّهِ مِنْ بُكائِهِ. رَواهُ الجماعةُ إلاَّ أبا دَاوُدَ والنسائيَّ لٰكِنَّهُ لهُما مِنْ حَدِيثِ أبي قَتادَةَ.

٦ ـ بابُ إطالَةِ الإمامِ الرَّكْعَةَ الأُولَى وانتظارِ مَنْ أحسَّ بِهِ داخِلاً لِيُدْرِكَ الرَّكْعَةَ

١٠٥٠/١ ـ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ لَقَدْ كانَتِ الصَّلاةُ تُقامُ فَيَذْهَبُ الذاهِبُ إلى البَقِيعِ فيَقْضِي حاجَتَهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ، ثُمَّ يَأْتِي ورَسُولُ اللَّهِ ﷺ في الرَّكعَةِ الأولى مِمَّا يُطَوِّلُها. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ وابْنُ ماجَه والنَّسائيُّ.

١٠٥١/٢ ـ وعَنْ محمَّدِ بْنِ جحادَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أبي أوفَى أن النَّبيَّ ﷺ كانَ يَقُومُ في الرَّكْعَةِ الأُولَى مِنْ صَلاةِ الظُّهرِ حَتى لا يَسْمَعَ وَقْعَ قَدَمٍ. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ.

٧ ـ بابُ وجوبِ متابعةِ الإمامِ والنَّهيِ عن مسابَقَتِهِ

١٠٥٢/١ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: «إنَّما جُعِلَ الإمامُ لِيُؤْتَمَّ بهِ فَلا تَخْتَلِفُوا عليْهِ، فإذَا كَبَّرَ فكَبِّرُوا، وَإذَا رَكَعَ فارْكَعُوا، وَإذَا قالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنا لَكَ الحَمْدُ، وَإذَا سَجَدَ فاسْجُدُوا، وَإذَا صَلَّى قاعِداً فَصَلُّوا قُعوداً أَجمَعُونَ. متَّفقٌ عليهِ، وفي لَفظٍ: إنَّما الإمامُ لِيُؤتَمَّ بهِ، فإذَا كَبَّرَ فكَبِّرُوا، وَلا تُكَبِّرُوا حَتى يُكَبِّرَ، وإذَا رَكَعَ فارْكَعُوا، وَلا تَرْكَعُوا حَتى يَرْكَعَ، وإذَا سَجَدَ فاسْجُدُوا وَلا تَسْجُدُوا حَتى يَسْجُدَ». رَواهُ أحمَدُ وأبُو دَاوُدَ.

فقہ الحدیث: جولوگ یہ کہتے ہیں کہ مسبوق جونماز پائے گا وہ اس کی نماز کا آخری حصہ ہوگا جتنی رہ گئی ہو وہ قضا کرے گا ان کی دلیل یہ حدیث ہے اور جولوگ یہ کہتے ہیں کہ مسبوق جس رکعت میں بھی آ کر شامل ہوگا، وہ اس کی پہلی رکعت ہوگی ان کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں اَتِمُّوْا (پوری کرو) کا لفظ ہے۔

امام کو ہلکی نماز پڑھانے کا حکم

(۱۰۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ جماعت میں کمزور، بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور جب وہ تنہا نماز پڑھے تو جس قدر چاہے لمبی پڑھے۔ یہی حدیث ابن ماجہ میں حضرت عثمان بن ابوالعاص سے مروی ہے۔

(۱۰۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہلکی اور پوری نماز پڑھتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی امام کے پیچھے انتہائی ہلکی اور پوری نماز نہیں پڑھی۔

(۱۰۴۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نماز شروع کرتا ہوں میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز لمبی پڑھوں مگر بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کر دیتا ہوں اس لیے کہ مجھے معلوم ہے کہ بچے کے رونے سے، ماں بہت بے قرار ہو جاتی ہے۔ ابوداؤد اور نسائی میں یہی حدیث ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

امام کو پہلی رکعت لمبی کرنی چاہیے تاکہ بعد میں آنے والے پہلی رکعت میں مل سکیں

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ والی حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

(۱۵۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ظہر کی نماز کھڑی ہوتی تھی۔ پھر جانے والا البقیع میں جاتا اور قضائے حاجت سے فارغ ہو کر وضو کر کے آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی رکعت میں شامل ہو جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت کو اتنا لمبا کرتے تھے۔

(۱۰۵۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی رکعت میں کھڑے رہتے تھے یہاں تک کہ پاؤں کی آہٹ ختم ہو جاتی۔

امام کی اقتداء واجب ہے اور اس سے آگے بڑھنا منع ہے

(۱۰۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام اسی لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے لہٰذا اس کی تکبیر کے بعد تم تکبیر کہو اور اس کے رکوع کے بعد تم رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو اور اس کے سجدے کے بعد سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ امام صرف پیروی کیے جانے کے لیے ہے پھر جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب تک وہ تکبیر نہ کہہ لے تم تکبیر نہ کہو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب تک وہ رکوع میں نہ چلا جائے تو رکوع میں نہ جاؤ اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب تک وہ سجدہ میں نہ چلا جائے تم سجدہ میں نہ جاؤ۔

٢/١٠٥٣ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «أما يَخشَى أحَدُكُمْ إذَا رَفَعَ رَأسَهُ قَبلَ الإمامِ أنْ يُحَوِّلَ الله رَأسَهُ رَأسَ حِمارٍ أو يُحَوِّلَ اللّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمارٍ». رواهُ الجَماعَةُ.

٣/١٠٥٤ ـ وَعَنْ أنَس قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «أيُّها النَّاس إنِّي إمامُكُمْ فَلا تَسبِقُوني بالرُّكُوعِ وَلا بالسُّجُودِ وَلا بالْقِيامِ وَلا بالْقُعُودِ وَلا بالانْصِرافِ». رَواهُ أحْمَدُ ومُسلمٌ.

٤/١٠٥٥ ـ وعنْهُ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «إنَّما جُعِلَ الإمامُ لِيُؤتَمَّ بِهِ فَلا تَرْكَعُوا حَتى يَرْكَعَ وَلا تَرْفَعُوا حَتى يَرْفَعَ». رَواهُ البُخاريُّ.

٨ ـ بابُ انعقادِ الجماعةِ باثنينِ أحدُهما صبيٌّ أوِ امرأةٌ

١/١٠٥٦ ـ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قالَ: بِتُّ عِنْدَ خالَتِي مَيْمُونَةَ فقامَ النَّبيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْت أُصَلِّي مَعَهُ فَقُمْت عَنْ يَسارِهِ فأخَذَ بِرَأسِي وَأقامَني عَنْ يَمينِهِ. رَواهُ الجَماعَةُ، وفي لَفظٍ: صَلَّيْت مَعَ النَّبيِّ ﷺ وَأنا يومَئِذٍ ابنُ عَشرٍ وَقُمْت إلى جَنْبِهِ عَنْ يَسارِهِ فأقَامَنِي عَنْ يَمينِهِ قالَ: وأنا يَومَئِذٍ ابْنُ عَشرِ سِنينَ. رَواهُ أحمدُ.

٢/١٠٥٧ ـ وَعَنْ أبي سَعِيدٍ وأبي هُرَيْرَة قالا: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ وَأيْقَظَ أهلَهُ فَصَلَّيا رَكْعَتَيْنِ جَميعاً كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِينَ اللّهَ كَثِيراً والذَّاكِرَاتِ». رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

٩ ـ بابُ انفرادِ المأمومِ لِعُذْرٍ

ثَبَتَ أنَّ الطَّائِفَةَ الأُولَى في صلاةِ الخَوفِ تُفَارِقُ الإمامَ وتُتِمُّ وهِيَ مفارَقَةٌ لِعُذْرٍ.

١/١٠٥٨ ـ وعَنْ أنَسِ بْنِ مالِكٍ قالَ: كانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يَؤمُّ قومَهُ، فَدَخَلَ حَرَامٌ وهوَ يُرِيدُ أنْ يَسْقِيَ نَخْلَهُ، فَدَخَلَ المسْجِدَ مَعَ القَومِ، فلمَّا رَأى مُعاذاً طَوَّلَ تَجوَّزَ في صَلاتِهِ وَلَحِقَ بِنَخْلِهِ يَسْقيهِ، فَلَمَّا قَضى مُعاذُ الصَّلاةَ قِيلَ لهُ ذلِكَ، قالَ: إنَّهُ لَمُنافِقٌ أيَعْجَلُ عَنِ الصَّلاةِ مِنْ أجْلِ سَقْيِ نَخْلِهِ، قالَ: فَجاءَ حَرَامٌ إلَى النَّبيِّ ﷺ وَمُعاذٌ عِنْدَهُ فقالَ: يَا نَبيَّ اللّهِ إني أرَدْت أنْ أسْقِيَ نَخْلاً لِي فَدَخَلْت المَسْجِدَ لأُصَلِّيَ مَعَ الْقَوم، فَلَمَّا طَوَّلَ تَجَوَّزْت في صَلاتِي وَلَحِقْت بِنَخْلِي أسْقِيهِ فَزَعَمَ أنِّي مُنافِقٌ، فأقْبَلَ النَّبيُّ ﷺ على معاذٍ فقالَ: «أفَتَّانٌ أنْتَ، أفَتَّانٌ أنتَ، لا تُطَوِّلْ بِهِمْ، اقْرَأ بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ و﴿الشَّمْسِ وضُحَاها﴾ ونَحْوِهِما».

(۱۰۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جو امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے کیا اسے اس بات کا ڈر نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کا سر بنا دے یا اس کی صورت گدھے کی صورت بنا دے۔

(۱۰۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! میں تمہارا امام ہوں مجھ سے پہلے رکوع اور سجدہ نہ کرو، مجھ سے پہلے نہ کھڑے ہو نہ بیٹھو اور نہ مجھ سے پہلے سلام پھیرو۔

(۱۰۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اس لیے جب تک وہ رکوع میں نہ چلا جائے تم رکوع میں نہ جاؤ اور جب تک وہ نہ اُٹھ جائے تم نہ اُٹھو۔

دو شخص ہوں تو جماعت کرا سکتے ہیں الخ

(۱۰۵۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا سر پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ یہ الفاظ بھی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اس وقت میں دس سال کا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

(۱۰۵۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ و حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو جاگے اور اپنی بیوی کو جگائے پھر دونوں مل کر دو رکعت نماز پڑھیں تو انہیں کثرت سے اللہ کو یاد کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔

کسی عذر کی وجہ سے مقتدی کا جماعت سے الگ ہو جانا

نماز خوف میں پہلے گروہ کا امام سے علیحدہ ہونا اور نماز مکمل کرنا ثابت ہے اور یہ علیحدگی عذر کی وجہ سے ہے۔

(۱۰۵۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل اپنی قوم کی امامت کراتے تھے۔ ایک شخص حرام نامی آیا اس کا ارادہ کھجور کے باغ کو پانی دینے کا تھا وہ نماز باجماعت میں شریک ہو گیا۔ جب اس نے دیکھا کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے قراءت لمبی کر دی ہے تو اس نے علیحدہ ہو کر مختصر نماز پڑھی اور باغ کو پانی دینے کے لیے چلا گیا۔ سلام پھیرنے کے بعد حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے حرام رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا گیا تو انہوں نے کہا وہ منافق ہے باغ کو پانی دینے کی وجہ سے نماز میں جلدی کرتا ہے۔ پھر حضرت حرام رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت معاذ بھی موجود تھے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں باغ کو پانی دینا چاہ رہا تھا لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے مسجد میں آیا جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے لمبی قراءت کی تو میں نے (علیحدہ ہو کر) مختصر نماز پڑھ لی اور باغ کو پانی دینے کے لیے چلا گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے مجھے منافق کہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تم فتنے میں ڈالو گے؟ کیا تم لوگوں کو فتنوں میں ڈالو گے انہیں لمبی نماز نہ پڑھاؤ۔ سورہ الاعلیٰ، سورۃ الشمس اور ان کی مانند سورتیں پڑھا کرو۔

٢/١٠٥٩ ـ وَعَنْ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ أن مُعاذَ بْنَ جَبَلٍ صَلى بأصحَابِهِ العِشاءَ، فقرأ فِيها ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعةُ﴾، فقَامَ رَجُلٌ مِنْ قَبْلِ أنْ يَفرغَ فَصَلَّى وذَهَبَ فقالَ لهُ مُعَاذٌ قَولاً شَدِيداً فأتَى النَّبيَّ ﷺ فاعْتَذَرَ إلَيْهِ وقالَ: إنّي كُنْت أعمَلُ في نَخْلٍ وَخِفْت على الماءِ، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يعْنِي لمُعَاذٍ: «صَلِّ بالشَّمْسِ وَضُحَاها ونَحْوِها مِنَ السُّوَرِ». رَواهُما أحمَدُ بإسْنادٍ صَحيحٍ. فإن قِيلَ فَفِي الصَّحيحَيْنِ مِنْ حَدِيثِ جابرٍ أنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الذِي فارَقَ معاذاً سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى وحْدَهُ وهٰذا يدُلُّ على أنَّهُ ما بَنَى بَلِ اسْتَأْنَفَ، قِيلَ في حَدِيثِ جابِرٍ إنّ مُعاذاً اسْتَفْتَحَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَعُلِمَ بذٰلِكَ أنَّهُما قِصَّتانِ وَقَعَتا في وقْتَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ، إمّا لِرَجُلٍ أو لِرَجُلَيْنِ.

١٠ ـ بابُ انتقالِ المنفردِ إماماً في النَّوافِلِ

١/١٠٦٠ ـ عَنْ أَنَسٍ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلي في رَمَضانَ فَجِئْت فَقُمْت خَلْفَهُ وَقامَ رَجُلٌ فقامَ إلَى جَنْبِي، ثُمّ جاءَ آخَرُ حَتى كُنّا رَهطاً فَلَمّا أَحَسَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أنّنا خَلْفَهُ تَجوَزَ في صَلاتِهِ، ثُمَّ قامَ فَدَخَلَ مَنْزِلهُ فَصَلَّى صَلاةً لَمْ يُصَلِّها عِنْدَنا، فَلَما أصْبَحْنا قُلْنا: يا رَسُولَ اللَّهِ أفَطِنْتَ بِنا اللَّيْلَةَ؟ قالَ: نَعَمْ فذٰلِكَ الذي حَمَلني على ما صَنَعْتُ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ.

٢/١٠٦١ ـ وَعَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثابتٍ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً قالَ: حَسِبْت أنّهُ قالَ مِنْ حَصِيرٍ في رمَضَانَ فَصَلَّى فِيها لَيالِيَ فَصَلَّى بِصَلاتِهِ ناسٌ مِنْ أصحابِهِ، فَلَمَّا عَلِمَ بِهِمْ جَعَلَ يَقْعُدُ فَخَرَجَ إلَيْهِمْ، فقالَ: «قَدْ عَرَفْت الذِي رَأَيْت مِنْ صَنِيعِكُمْ فَصَلُّوا أيُّها النَّاسُ في بُيُوتِكُمْ، فإنَّ أفْضَلَ الصَّلاةِ صَلاةُ المَرْءِ في بَيْتِهِ إلاَّ المَكْتُوبَةَ». رَواهُ البُخاريُّ.

٣/١٠٦٢ ـ وَعَنْ عائِشةَ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يُصَلِّي في حُجْرَتِهِ وَجِدَارُ الحُجْرَةِ قَصِيرٌ فَرَأَى النَّاسُ شَخصَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فقامَ ناسٌ يُصلُّونَ بِصَلاتِهِ فأصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا فقامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلي اللَّيْلَةَ الثَّانِيَة، فقامَ ناسٌ يُصَلُّونَ بِصَلاتِهِ. رَواهُ الْبُخاريّ.

١١ ـ بابُ الإمامِ ينتقلُ مأموماً إذا اسْتُخْلِفَ فَحَضَرَ مُسْتَخْلِفُهُ

١/١٠٦٣ ـ عَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ أنّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَهَبَ إلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحانَتِ الصَّلاةُ فَجاءَ المُؤَذِّنُ إلَى أبِي بَكْرٍ، فقالَ أتُصَلِّي بالنَّاسِ فأُقِيمَ؟ قالَ: نَعَمْ، قالَ فَصَلَّى أبُو بَكْرٍ فَجاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ والنَّاسُ في الصَّلاةِ فَتَخَلَّصَ حَتى وَقَفَ في الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وكانَ أبُو بَكْرٍ لا يَلْتَفِت في الصَّلاةِ فلمّا أكْثَرَ النَّاسُ

(۱۰۵۹) حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عشا کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ القمر پڑھی۔ ایک شخص جماعت سے علیحدہ ہوا اور نماز پڑھ کر چلا گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اسے سخت سست کہا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عذر کیا اور کہنے لگا کہ میں کھجور کے باغ میں کام کرتا ہوں۔ مجھے ڈر رہا کہ میں پانی نہ دے سکوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا سورۂ والشمس کی مانند سورتیں پڑھا کرو۔

فقہ الحدیث: اگر کہا جائے کہ متفق علیہ کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے کہ اس نے جو جماعت سے علیحدہ ہوا تھا سلام پھیر کا اپنی تنہا نماز پڑھ لی تھی اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے نماز کی بقیہ رکعت ادا نہیں کی تھی بلکہ ازسرِ نو پڑھی تھی تو جواب یہ ہے کہ جابر والی حدیث میں یہ بھی تو ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے سورۂ البقرہ شروع کر دی تھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مختلف اوقات میں ایک آدمی کے یا مختلف آدمیوں کے دو واقعات ہیں۔

نوافل میں منفرد کا امام بن جانا

(۱۰۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (رات کو) نماز پڑھا کرتے تھے میں آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ ایک آدمی اور آ کر میرے پاس کھڑا ہو گیا پھر اور آ کر کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ پوری جماعت ہو گئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کر لیا کہ صف آپ کے پیچھے ہے تو مختصر نماز پڑھ کر گھر تشریف لے گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (باقی) وہ نماز پڑھی جو ہمارے ساتھ نہ پڑھی تھی۔ صبح کو ہم نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں جان گئے تھے (کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہیں) فرمایا ہاں اسی بات نے تو مجھے اس بات پر آمادہ کیا جو میں نے کیا (یعنی نماز مختصر پڑھی)۔

(۱۰۶۱) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں غالباً چٹائی کا ایک حجرہ بنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کئی رات نماز پڑھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا علم ہو گیا تو گھر میں ہی رہے پھر ان کے پاس آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہارا شوق و ذوق دیکھا ہے تم نماز اپنے اپنے گھروں میں پڑھو کیونکہ فرائض کے سوا گھروں میں نماز فضیلت والی ہے۔

(۱۰۶۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرے میں نماز پڑھتے تھے اس کی دیوار چھوٹی تھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے لگے اور صبح کو لوگوں میں اس کا چرچا ہوا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری شب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو لوگ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

اگر اصل امام آ جائے تو امام کا قائم مقام پھر مقتدی بن جائے گا

(۱۰۶۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عمرو بن عوف میں صلح کرانے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہو گیا۔ موذن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟ تا کہ میں اقامت کہوں۔ فرمایا ہاں۔ پھر آپ نے نماز شروع کی۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے آپ پہلی صف میں آ کر کھڑے ہو گئے۔ لوگ ہاتھ پر ہاتھ مار رہے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خبردار کرنے لگے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں اِدھر اُدھر توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب لوگوں نے کثرت سے

التَّصفيقَ الْتَفتَ فَرأى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَشارَ إلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ امْكُثْ مكانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ على ما أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتى اسْتَوى في الصَّفِّ، وتَقَدَّمَ النَّبيُّ ﷺ فَصَلَّى، ثُمَّ انْصَرَفَ فقالَ: يا أَبَا بَكْرٍ ما مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إذ أَمَرْتُكَ؟ فقالَ أَبُو بَكْرٍ: ما كانَ لابْنِ أَبِي قُحافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مالِي رَأَيْتُكُمْ أَكثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ، مَنْ نابَهُ شَيْءٌ في صَلاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فإِنَّهُ إذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إلَيْهِ، وإنَّما التَّصفِيقُ للنِّساءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وفي روايَةٍ لأحْمَدَ وأبي دَاودَ والنَّسائيِّ، قالَ كانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَني عَمْرو بْنِ عَوفٍ فَبَلَغَ النَّبيَّ ﷺ فأتاهُمْ بَعْدَ الظُّهرِ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، وقالَ يا بلالُ إنْ حَضَرَتِ الصَّلاةُ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بالنَّاسِ، قالَ: فلمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ أقامَ بِلالٌ الصَّلاةَ، ثمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وذَكَرَ الحَدِيثَ.

فيه من العلم أن المشي من صفٍّ إلى صفٍّ يليه لا يُبْطِل، وأن حمد الله لأمر يحدث والتنبيه بالتسبيح جائزان، وأن الاستخلاف في الصلاة لعذر جائز من طريق الأولى، لأن قصاراه وقوعها بإمامين.

٢/١٠٦٤ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فقالَ: «مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلي بالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي فَوَجَدَ النَّبيُّ ﷺ في نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهادي بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَأَرادَ أَبو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ فأَومَأَ إلَيْهِ النَّبيُّ ﷺ أَنْ مكانَكَ، ثمَّ أَتَيا بِهِ حَتى جَلَسَ إلى جَنْبِهِ عنْ يَسارِ أَبي بَكْرٍ، وكانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قائِماً، وكانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي قاعِداً يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بصَلاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ والنَّاسُ بصلاةِ أَبي بَكْرٍ. متفقٌ عَليهِ. ولِلبُخاريِّ في رِوايَةٍ: فَخَرَجَ يُهادي بَيْنَ رَجُلَيْنِ في صَلاةِ الظُّهرِ. وَلِمُسْلِمٍ: وكانَ النَّبيُّ ﷺ يُصَلِّي بالنَّاسِ وَأَبُو بكرٍ يُسْمِعُهُمُ التَّكْبِيرَ.

١٢ ـ بابُ مَنْ صلَّى في المسجدِ جماعةً بعدَ إمامِ الحيِّ

١/١٠٦٥ ـ عَنْ أبي سعيدٍ أَنَّ رَجلاً دَخَلَ المَسْجِدَ وقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بأصْحابِه فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ يَتَصَدَّقُ على ذَا فَيُصَلِّي معَهُ، فقامَ رَجلٌ مِنَ الْقَومِ فصَلَّى معَهُ. رَواهُ أحْمدُ وأَبُو دَاوُدَ والتِّرمِذِيُّ بِمعْناهُ. وفي روايَةٍ لأحْمَدَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بأَصْحابِهِ الظُّهرَ فَدَخَلَ رَجلٌ... وذَكَرَهُ.

١٣ ـ بابُ المسبوقِ يدخلُ معَ الإمامِ على أَيِّ حالٍ كانَ ولا يعْتَدُّ بِرَكْعَةٍ لا يُدْرِكُ ركوعَها

١/١٠٦٦ ـ عَنْ أبي هرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إذَا جِئْتُمْ إلى الصَّلاةِ

ہاتھ مارے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے توجہ کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اُٹھا کر اس پر اللہ کی تعریف کی جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا۔ پھر پیچھے ہٹ کر پہلی صف میں آ گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی پھر فارغ ہو کر پوچھا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! جب میں نے تمہیں ٹھہر جانے کو کہہ دیا تھا تو کیوں نہیں ٹھہرے۔ عرض کی ابن ابی قحافہ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے نماز پڑھنا لائق نہ تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کیا بات ہے؟ میں نے کثرت سے تمہیں ہاتھ مارتے ہوئے دیکھا۔ اگر نماز میں کوئی غیر معمولی بات پیش آ جائے تو سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ جب مقتدی سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف توجہ کی جائے گی۔ ہاتھ مارنا صرف عورتوں کے لیے ہے۔ احمد، ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں ہے کہ بنو عمرو بن عوف میں باہمی جھگڑا تھا۔ آپ کو خبر ملی تو ظہر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں صلح کرانے کی غرض سے تشریف لے گئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرما گئے کہ اگر نماز کا وقت ہو جائے اور میں نہ آ سکوں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے درخواست کرنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر عصر کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نماز کے لیے درخواست کی چنانچہ آپ آگے بڑھ گئے۔ (آگے حسبِ سابق حدیث ہے)۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک صف سے چل کر دوسری صف میں جانے سے نماز باطل نہیں ہوتی، نیز کسی نئے کام پر اللہ کی حمد اور سبحان اللہ کہہ کر امام کو خبردار کرنا جائز ہے اور عذر کی وجہ سے نماز میں نائب بنانا بطریق اولیٰ جائز ہے۔

(۱۰۶۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھانے کے لیے تشریف لے گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری میں قدرے تخفیف محسوس کی اور دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر مسجد میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹ جانا چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جگہ پر ٹھہرے رہنے کا اشارہ کیا۔ پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لا کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بائیں طرف بٹھا دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر پڑھتے رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی اقتداء کرتے رہے اور لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتداء کرتے رہے۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو آدمیوں کے درمیان ظہر کی نماز میں تشریف لائے۔ مسلم شریف میں ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو تکبیر سنا رہے تھے۔

دوسری جماعت، مسجد میں

(۱۰۶۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص مسجد میں آیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کوئی جو اس پر صدقہ کرے۔ لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ احمد کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر ایک شخص آیا (آگے حسبِ سابق حدیث ہے)۔

آنے والا جس حالت میں امام کو پائے اسی حالت میں شامل ہو جائے اور وہ رکعت شمار نہ کرے جس میں رکوع نہ ملا ہو

(۱۰۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز کے لیے آؤ

ونَحْنُ سجُودٌ فاسْجُدُوا وَلا تَعُدّوها شَيئاً، وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فقَدْ أَدْرَكَ الصَّلاةَ». رَواهُ أَبُو داوُد.

٢/١٠٦٧ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلاةِ مَعَ الإِمامِ فقَدْ أَدْرَكَ الصلاةَ». أَخْرَجَاهُ.

٣/١٠٦٨ ـ وعَنْ عليّ بْنِ أبي طَالِبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قالا: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلاةَ والإِمامُ على حالٍ فَلْيَصْنَع كما يَصْنَعُ الإمامُ». رَواهُ التِّرمِذيُّ.

١٤ ـ بابُ المسبوقِ يَقْضِي ما فاتَهُ إذا سلَّم إمامُهُ مِنْ غيرِ زيادةٍ

١/١٠٦٩ ـ عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قالَ: تَخَلَّفْت مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ في غزْوَةِ تَبُوكَ، فَتَبَرَّزَ وذَكَرَ وُضُوءَهُ ثمَّ عَمَدَ النّاس وَعَبْدُ الرَّحمٰنِ يُصَلّي بِهِمْ فَصَلّى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الأَخِيرَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحمٰنِ قامَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يُتِمُّ صَلاتَهُ، فَلَمَّا قَضَاها أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فقالَ: «قَدْ أَحْسَنْتُمْ وَأَصَبْتُمْ» يَغْبِطُهُمْ أنْ صَلُّوا الصَّلاةَ لِوَقْتِها. مُتَّفَقٌ عليهِ. وَرَواهُ أَبُو دَاودَ قالَ فِيهِ: فَلَمَّا سَلَّمَ قامَ النَّبيُّ ﷺ فَصَلّى الرَّكْعَةَ الّتي سُبِقَ بِها لَمْ يَزِدْ عَلَيْها شَيْئاً. قالَ أبُو دَاوُدَ: أَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وابْنُ عُمَرَ يَقُولُونَ: مَنْ أَدْرَكَ الْفَرْدَ مِنَ الصَّلاةِ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهوِ.

١٥ ـ بابُ مَنْ صلَّى ثمَّ أدركَ جماعةً فَلْيُصَلِّها مَعَهُمْ نافلةً

١/١٠٧٠ ـ وَعَنْ مِحْجَنِ بْنِ الأَدْرَعِ قالَ: أَتَيت النَّبيَّ ﷺ وَهُوَ في الْمَسْجِدِ فَحَضَرَتِ الصَّلاةُ فصَلّى يَعْني وَلَمْ أُصَلِّ، فَقالَ لِي أَلا صَلَّيْتَ؟ قُلْتُ: يا رَسُولَ اللّهِ إِنّي قَدْ صَلَّيْت في الرَّحْلِ ثمَّ أَتَيْتُكَ، قالَ: «فَإِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَهُمْ واجْعَلْها نافِلَةً». رَواهُ أَحْمَدُ.

٢/١٠٧١ ـ وَعَنْ سُلَيْمانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قالَ: أَتَيْت على ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ بالْبَلاطِ وَالْقَوْمُ يُصَلُّونَ في الْمَسْجِدِ، فَقُلْتُ: ما يَمْنَعكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النّاسِ؟ قالَ: إِنّي سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ: «لا تُصَلُّوا صَلاةً في يَومٍ مَرَّتَيْنِ». رواهُ أحمَدُ وأبُو دَاوُدَ والنَّسائيُّ.

١٦ ـ بابُ الأَعْذَارِ في تَرْكِ الجماعَةِ

١/١٠٧٢ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ أَنَّهُ كانَ يَأْمُرُ المُنادِيَ فَينادِي بالصَّلاةِ يُنادِي: صَلُّوا في رِحَالِكُمْ في اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ وفي اللَّيْلَةِ المَطِيرَةِ في السَّفَرِ. متفَقٌ عَلَيهِ.

اور ہم سجدے میں ہوں تو تم بھی سجدے میں شامل ہو جاؤ اور اسے شمار نہ کرو اور جسے رکوع مل گیا اسے رکعت مل گئی۔ (یعنی اسے اس رکعت کی فضیلت حاصل ہو گئی تاہم صحیح مذہب کی رُو سے اسے رکعت شمار نہ کرے کیونکہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں)۔ (مترجم)

(۱۰۶۷) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا جس نے امام کے ساتھ نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی۔

(۱۰۶۸) حضرت علیؓ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نماز کے لیے آئے تو جس حالت میں امام کو پائے اسی حالت میں امام کے ساتھ شامل ہو کر وہی کرے جو امام کرتا ہے (یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے مگر اس کے شواہد ہیں) (مترجم)۔

جماعت میں شامل ہونے والا فوت شدہ نماز کو امام کے سلام کے بعد بلا کسی زیادتی کے قضا کرے

(۱۰۶۹) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تبوک کے موقع پر پیچھے رہ گیا۔ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تھے پھر انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا ذکر کیا، پھر آپ نے جماعت میں شامل ہونے کا ارادہ کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ پچھلی رکعت پڑھی پھر جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سلام پھیر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پوری کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف کی کہ وقت پر نماز پڑھ لی۔ ابو داؤد نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں ہے جب حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر فوت شدہ رکعت پڑھی اور اس پر کچھ زیادہ نہیں کیا۔

فقہ الحدیث: امام ابو داؤد نے فرمایا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر کسی نے جماعت میں ایک رکعت پائی تو اس پر دو سجدۂ سہو لازم ہیں۔

میں (مترجم) کہتا ہوں یہ رائے حدیثوں کے خلاف ہے۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ والی حدیث میں نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سجدہ کیا نہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو سجدہ کرنے کا حکم فرمایا علاوہ ازیں سجدہ سہو بھول کی وجہ سے کیا جاتا ہے اور یہاں بھول کہاں ہے؟

اگر کسی نے جماعت پالی تو اس کے ساتھ شامل ہو جانا چاہیے اگرچہ اپنی پڑھ چکا ہو، اگر با جماعت نہ پڑھی ہو

اس سلسلے میں حضرت ابوذر، حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت یزید بن الاسود والی حدیثیں گزر چکی ہیں۔

(۱۰۷۰) حضرت محجن بن الادرع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مسجد میں تھے نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی (مگر میں نے نہیں پڑھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی؟ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں گھر میں نماز پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم آؤ تو جماعت کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو اور اسے نفل بنا لو۔

(۱۰۷۱) حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ (مولیٰ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا) سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ جماعت کھڑی تھی اور وہ سڑک پر تھے۔ میں نے پوچھا آپ جماعت میں کیوں نہیں شامل ہوئے۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ایک دن میں (ایک ہی وقت کی) فرض نماز دو دفعہ نہ پڑھو۔

فقہ الحدیث: ایک فرض نماز کو فرض جان کر ایک دن میں دو دفعہ نہ پڑھو اور اگر نفل کی نیت سے پڑھ لو تو کوئی حرج نہیں جیسا کہ محجن والی حدیث گزر چکی (مترجم)۔

کن کن عذروں سے جماعت چھوڑنی جائز ہے

(۱۰۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منادی کو حکم فرماتے کہ وہ اعلان کر دے کہ سفر میں، سردی اور بارش والی رات میں لوگ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں۔

٢/١٠٧٣ - وَعَنْ جابِرٍ قالَ: خَرَجْنا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ في سَفَرٍ فَمُطِرْنا فقالَ: «لِيُصَلِّ مَنْ شاءَ مِنْكُمْ في رَحْلِهِ»، رَواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ وأبو داوُدَ والتِّرمذيُّ وصَحَّحهُ.

٣/١٠٧٤ - وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّهُ قالَ لِمُؤَذِّنِهِ في يوم مَطِيرٍ، إذَا قُلْتَ أشهَدُ أنَّ محمَّداً رَسُولُ اللَّهِ فَلا تَقُلْ حَيَّ على الصَّلاةِ قُلْ صَلُّوا في بُيُوتِكُمْ. قالَ: فكأنَّ النَّاسَ اسْتَنْكَرُوا ذٰلِكَ، فقالَ: أتَعْجَبُونَ مِنْ ذَا، فَقَدْ فَعَلَ ذا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْني النَّبيَّ ﷺ إنَّ الجُمُعَةَ عَزْمَةٌ وإنّي كَرِهت أنْ أُخرِجَكُمْ فَتَمْشُوا في الطِّينِ والدَّحْضِ، متَّفقٌ عَلَيْهِ. وَلِمُسْلِمٍ أنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أمَرَ مُؤَذِّنَهُ في يَومِ جمُعَةٍ في يَومٍ مَطِيرٍ بِنَحْوِهِ.

٤/١٠٧٥ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: قالَ النَّبيُّ ﷺ: «إذَا كانَ أحَدُكُمْ على الطَّعامِ فَلا يَعْجَلْ حَتَّى يَقْضِيَ حاجَتَهُ مِنْهُ، وَإنْ أُقِيمَتِ الصَّلاةُ». رَواهُ البُخاري.

٥/١٠٧٦ - وَعَنْ عائِشةَ قالَتْ: سَمِعْت النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ: «لا صَلاةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلا وَهوَ يُدَافِعُ الأَخْبَثَيْنِ». رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ وأَبُو دَاوُدَ.

٦/١٠٧٧ - وَعَنْ أبي الدَّرْدَاءِ قالَ: مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ إقْبالُهُ على حاجَتِهِ حَتَّى يُقْبِلَ على صَلاتِهِ وقَلْبُهُ فارغٌ»، ذَكَرَهُ البُخارِيُّ في صَحِيحِهِ.

١٤ ـ أبواب الإمامة وصفة الأئمة

١ ـ باب من أحقُّ بالإمامة

١/١٠٧٨ - عن أبي سعيد قال: قال رسول الله ﷺ: «إذا كانوا ثلاثة فليؤُمَّهُمْ أحدهم، وأحقُّهم بالإمامة أقرؤُهم». رواه أحمد ومسلم والنسائي.

٢/١٠٧٩ - وَعَنْ أَبي مَسْعُودٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرو قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَؤمُّ القَومَ أَقرَؤهُمْ لِكِتابِ اللَّهِ فإنْ كانُوا في القِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بالسُّنَّةِ، فإنْ كانُوا في السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَة فإنْ كانُوا في الهِجْرَةِ سَوَاءً فأقْدَمهُمْ سِنًّا، وَلا يُؤمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ في سُلْطَانِهِ، وَلا يَقْعُد في بَيْتِهِ على تَكْرِمَتِهِ إلاَّ بِإذْنِهِ»، وفي لَفْظٍ: لا يُؤمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجلَ في أهلِهِ، وَلا سُلْطَانِهِ، وفي لَفْظٍ سِلْماً بَدَلَ سِنًّا. رَوَى الجَمِيعَ أحمَدُ ومُسْلمٌ، وَرَواهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ لكنْ قالَ فِيهِ: لا يَؤمُّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ في سلْطانِهِ إلاَّ بِإذْنِهِ، وَلا يَقْعُد على تكْرِمَتِهِ في بَيْتِهِ إلاَّ بِإذْنِهِ.

٣/١٠٨٠ - وَعَنْ مالِكِ بْنِ الحُوَيْرِثِ قالَ: أتَيت النَّبيَّ ﷺ أنا وَصَاحِبٌ لِي فَلمَّا أرَدْنا الإقْفَالَ مِنْ عِنْدِهِ قالَ لَنا: «إذَا حَضَرَتِ الصلاةُ فأذِّنا وَأَقِيما وَلْيَؤمَّكُما أكبَرُكما»

(۱۰۷۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے بارش آ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے گھر میں نماز پڑھ لے۔

(۱۰۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے بارش والے دن اپنے موذن سے کہا کہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کے بجائے صَلُّوا فِی بیوتِکُمْ (گھروں میں نماز پڑھ لو) کہنا لوگوں نے اسے اچھا نہ سمجھا۔ فرمایا تمہیں اس پر تعجب ہے یہ تو انہوں نے بھی کیا تھا جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) یاد رکھو جمعہ واجب ہے، مجھے یہ پسند نہیں کہ تمہیں تکلیف پہنچاؤں اور تم کیچڑ اور پانی میں چل کر آ ؤ۔ مسلم میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن جو بارش کا دن بھی تھا موذن کو یہ حکم دیا تھا۔

فقہ الحدیث: اَلَا صَلُّوْا فِیْ رِحَالِکُمْ اذان میں داخل نہیں کیونکہ بخاری میں صراحت ہے کہ اذان کے بعد یہ کلمہ استعمال کیا گیا تھا۔ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور اَلَا صَلُّوْا فِیْ رِحَالِکُمْ میں تطبیق ممکن ہے کہ ایسی حالت میں مسجد میں آنا افضل ہے اور نہ آنے کی رخصت ہے پس ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ظاہر پر نہیں (مترجم)۔

(۱۰۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کھانے پر ہو تو جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اپنی حاجت سے فارغ ہو جائے گو نماز کی اقامت ہو جائے۔

(۱۰۷۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے۔ کھانا موجود ہو تو نماز نہیں اور نہ اس وقت جب کہ اس کو پیشاب و پاخانے کی حاجت ہو۔

(۱۰۷۷) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انسان کی سمجھ داری کی دلیل ہے کہ وہ ضروریات سے فارغ ہو کر نماز کے لیے حاضر ہوتا کہ اس کا دل کسی اور طرف متوجہ نہ ہو۔

امامت اور امام کے اوصاف

حقدارِ امامت کون ہے؟

(۱۰۷۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں میں سے ایک کو امام بن جانا چاہیے اور امامت کا حق دار وہ ہے جو ان میں زیادہ قاری ہو۔

(۱۰۷۹) حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امام وہ ہو جو اللہ کی کتاب کا زیادہ حافظ (زیادہ بہتر پڑھنے والا) ہو۔ اگر لوگ قراءتِ قرآن میں برابر ہوں تو پھر جو سنت کا زیادہ عالم ہو۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو پھر جس نے ہجرت میں پہل کی ہو۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو پھر جو معمر ہو اور امامت کے لیے مقرر آدمی کی جگہ (بلا اجازت کے) کوئی نماز نہ پڑھائے اور نہ کسی کی مسند پر اس کی اجازت کے بغیر بیٹھے۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ ایک آدمی دوسرے کے گھر یا حکومت میں اس کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرائے۔ احمد اور مسلم کی ایک روایت میں سِنًّا (یعنی عمر میں بڑا ہو) کی بجائے سِلْمًا (یعنی اسلام لایا ہو) کا لفظ ہے۔ سعید بن منصور نے بھی اس کو روایت کیا ہے لیکن اس میں کہا ہے کوئی آدمی دوسرے آدمی کی سلطنت میں اس کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرائے اور نہ اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں مخصوص مسند پر بیٹھے۔

(۱۰۸۰) حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن حویرث سے مروی ہے انہوں نے کہا میں اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جب ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس ہونے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان دو اور اقامت کہو اور جو تم میں سے بڑا ہو وہ نماز پڑھائے۔

رَواهُ الْجَماعَةُ، وَلأحمدَ ومُسْلِمٍ: وَكَانا مُتَقارِبَيْنِ في القِرَاءَةِ، ولأبي دَاوُدَ: وَكُنَّا يَومَئِذٍ مُتَقَارِبَيْنَ في الْعِلْمِ.

٤/١٠٨١ ـ وعَنْ مالِكِ بْنِ الحُوَيْرِثِ قالَ: سَمِعْت النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ زَارَ قَوماً فَلا يَؤُمَّهُمْ ولْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ». رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه، وأكْثَرُ أهلِ الْعِلْمِ أنَّهُ لا بَأْسَ بإمامَةِ الزَّائِرِ بِإذْنِ رَبِّ المَكَانِ لِقَولِهِ ﷺ في حَدِيثِ أبي مَسْعُودٍ: إلاَّ بإذْنِهِ.

٥/١٠٨٢ ـ وَيُعَضِّدُهُ عُمُومُ ما رَوَى ابْنُ عُمَرَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: ثَلاثَةٌ على كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَومَ الْقِيامَةِ عَبْدٌ أدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ أمَّ قَوماً وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ، وَرَجُلٌ يُنادِي بالصَّلَوَاتِ الخَمْسِ في كلِّ لَيْلَةٍ. رَواهُ التِّرْمِذِيُّ.

٦/١٠٨٣ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: «لا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُؤْمِنُ باللَّهِ والْيَومِ الآخِرِ أنْ يَؤُمَّ قَوماً إلاَّ بإذْنِهِمْ، وَلا يَخُص نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ، فإنْ فَعَلَ فَقَدْ خانَهُمْ». رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

٢ ـ بابُ إمامَةِ الأعْمَى والعبدِ والمولَىٰ

١/١٠٨٤ ـ عَنْ أنَسٍ أن النَّبيَّ ﷺ اسْتَخْلَفَ ابْنَ أمِّ مَكْتُومٍ على المَدِينَةِ مرَّتَيْنِ يُصَلِّي بِهِمْ وَهو أعْمَىٰ. رَواهُ أحْمدُ وأبُو دَاودَ.

٢/١٠٨٥ ـ وَعَنْ مَحمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ أنَّ عُتْبَانَ بْنَ مالِكٍ كانَ يَؤُمُّ قَومَهُ، وَهُوَ أعْمى وَأنهُ قالَ: يا رسولَ اللَّهِ إنَّها تَكُونُ الظُّلْمَةُ والسَّيْلُ وَأنا رَجُلٌ ضَرِيرُ البَصَرِ فَصلِّ يا رَسُولَ اللَّهِ في بَيْتي مكاناً أتَّخِذُهُ مُصَلًّى، فَجاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فقالَ: أيْنَ تُحِبُّ أن أُصَلِّيَ؟ فأشَارَ إلَى مَكانٍ في الْبَيْتِ، فَصلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَواهُ بِهٰذا اللَّفْظ الْبُخاريُّ والنَّسَائِيُّ.

٣/١٠٨٦ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ لَمَّا قَدِمَ المُهاجِرُونَ الأوَّلونَ نَزَلُوا الْعَصْبَةَ، مَوضِعاً بِقُبَاءَ قَبْلَ مَقْدَم النَّبيِّ ﷺ، كانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَولَى أبي حُذَيْفَةَ وَكانَ أكْثَرهُمْ قُرْآناً، وكانَ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وأبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الأسَدِ. رَواهُ البُخاري وأبُو دَاوُدَ.

٤/١٠٨٧ ـ وَعَنِ ابْنِ أبي ملَيْكَةَ أنهُمْ كانُوا يَأْتُونَ عَائِشَةَ بأعْلَى الْوَادِي هُوَ وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ والْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ وَناسٌ كَثِيرٌ فَيَؤُمُّهُمْ أبُو عَمْرو مَولَى عائِشَةَ وَأبُو عَمْرو غُلامُها حِينَئِذٍ لَمْ يُعْتَق. رَواهُ الشَّافِعِيُّ في مُسْنَدِهِ.

٣ ـ بابُ ما جاءَ في إمامَةِ الفاسِقِ

١/١٠٨٨ ـ عَنْ جابِرٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: «لا تَؤُمَّنَّ امْرَأةٌ رَجُلاً وَلا أعْرَابِيٌّ

احمد اور مسلم میں ہے دونوں قراءت میں برابر تھے۔ ابوداؤد میں ہے ہم اس دن علم میں تقریباً برابر تھے۔

(۱۰۸۱) حضرت مالک رضی اللہ عنہ بن حویرث سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جو کوئی کسی قوم میں مہمان ہو تو وہ ان کو نماز نہ پڑھائے اور انہیں میں سے ایک آدمی نماز پڑھائے۔

فقہ الحدیث: اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ صاحبِ خانہ کی اجازت سے مہمان کی امامت میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ابومسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ''مگر اس کی اجازت سے''۔

(۱۰۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث کے عموم سے اس کی تائید ہوتی ہے جس میں ہے قیامت کے دن تین آدمی مشک کے ٹیلوں (بلند تختوں) پر ہوں گے۔ وہ غلام جس نے اللہ کا اور اپنے آقا کا حق ادا کیا، وہ آدمی جس نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور وہ اس سے خوش تھے اور موذن جو روزانہ پنج وقتہ اذان دیتا ہے۔

(۱۰۸۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا اللہ پر اور قیامت پر ایمان ہے اسے یہ حلال نہیں کہ قوم کی اجازت کے بغیر انہیں نماز پڑھائے اور انہیں چھوڑ کر خاص اپنے ہی لیے دعائیں مانگے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو ان کی خیانت کی۔

نابینا، غلام اور آزاد شدہ کی امامت کا جواز

(۱۰۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا دوبار خلیفہ بنایا۔ وہ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔

(۱۰۸۵) حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ بن مالک نابینا تھے اور اپنی قوم کی امامت کراتے تھے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! اندھیرا اور (کبھی) بارش ہوتی ہے۔ میں نابینا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر ایک جگہ نماز پڑھیں تاکہ میں وہ جگہ نماز کے لیے مخصوص کر لوں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے اور پوچھا کہاں نماز پڑھوانا چاہتے ہو؟ انہوں نے گھر کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز پڑھی۔

(۱۰۸۶) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب پہلے مہاجرین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے قبا میں عصبہ کے مقام پر ٹھہرے تو انہیں حضرت سالم رضی اللہ عنہ جو حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے نماز پڑھاتے تھے کیونکہ قرآن انہیں کو زیادہ یاد تھا حالانکہ ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد بھی موجود تھے۔

(۱۰۸۷) حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبید رضی اللہ عنہ بن عمیر، حضرت مسور رضی اللہ عنہ بن مخرمہ اور بہت سے لوگ وادی اعلیٰ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آتے تھے۔ انہیں حضرت ابوعمرو رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام نماز پڑھایا کرتے تھے اور اس وقت وہ غلام تھے آزاد نہیں کیے گئے تھے۔

فاسق و فاجر کی امامت

(۱۰۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ عورت مرد کو اور دیہاتی

مهاجِراً وَلا يؤمَّنّ فاجرٌ مؤمِناً إلاّ أنْ يَقْهَرَهُ بِسُلْطَانٍ يخَافُ سَيْفَهُ أو سَوطَهُ». رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٢/١٠٨٩ ـ وَعَنْ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «اجْعَلُوا أئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ فإنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيما بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ». رَواهُ الدَّارقُطنيُّ.

٣/١٠٩٠ ـ وَعَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «الْجِهادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أمِيرٍ برّاً كانَ أو فاجِراً، والصَّلاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كلِّ مُسْلِمٍ برًّا كانَ أو فاجِراً، وَإنْ عَمِلَ الْكَبائِرَ». رَواهُ أَبُو دَاودَ والدَّارقطْنِيُّ بِمَعْناهُ، وقالَ مَكْحُولٌ: لَمْ يَلْقَ أبَا هُرَيْرَةَ.

٤/١٠٩١ ـ وَعَنْ عبدِ الْكَرِيمِ الْبَكَّاءِ قالَ: أدْرَكْت عَشْرَةً مِنْ أصحابِ النَّبيِّ ﷺ كُلُّهُمْ يُصَلِّي خَلْفَ أئمَّةِ الجورِ. رَواهُ الْبُخارِيُّ في تاريخِهِ.

٤ ـ بابُ ما جاءَ في إمامَةِ الصَّبيِّ

١/١٠٩٢ ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ قالَ: لَمَّا كانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كلُّ قومٍ بإسْلامِهِمْ وَبَادَرَ أبي قَومِي بإسْلامِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ قالَ: جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ النَّبيِّ ﷺ حَقًّا فقالَ: صَلُّوا صَلاةَ كَذَا في حِينِ كَذَا، وَصَلاةَ كَذا في حِينِ كَذا، فإذَا حَضَرَتِ الصَّلاةُ فَلْيُؤَذِّنْ أحدكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أكثَرُكُمْ قُرْآناً فَنَظَرُوا، فَلَمْ يَكُنْ أحَدٌ أكْثَرَ قُرْآناً مِنِّي لِما كُنْت أتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أيْدِيهِمْ وَأنَا ابْنُ سِتِّ سِنِينَ، أو سَبْعِ سِنِينَ، وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ كُنْت إذَا سَجَدْت تَقَلَّصَتْ عَنِّي، فقالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الحَيِّ ألا تُغطُّونَ عَنَّا اسْتَ قارِئِكُمْ. فاشتَرَوا فَقَطَعوا لِي قَمِيصاً، فَما فَرِحت بِشَيْءٍ فَرَحِي بذٰلِكَ الْقَمِيصِ. رَواهُ الْبُخارِيُّ والنَّسائيُّ بِنَحْوِهِ. وقالَ فِيهِ: كُنْت أَؤُمُّهُمْ وَأنا ابْنُ ثَمان سِنِينَ، وأبُو دَاوُد وقالَ فِيهِ: وَأنا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أو ثَمانِ سِنِينَ، وَأحمَدُ ولَمْ يَذْكُرْ سِنَّه ولأحمَدَ وأبي دَاوُدَ: فَما شَهِدْت مَجمَعاً مِنْ جَرْمٍ إلاّ كُنْت إمامَهُمْ إلَى يَومِي هذا.

٢/١٠٩٣ ـ وعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: لا يَؤُمُّ الْغلامُ حَتى تَجِبَ عليْهِ الْحُدُودُ.

٣/١٠٩٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: لا يَؤُمُّ الغُلامُ حَتى يَحْتَلِمَ. رَواهُما الأثْرَمُ في سُنَنِهِ.

٥ ـ بابُ اقتداءِ المقيمِ بالمسَافِرِ

١/١٠٩٥ ـ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قالَ: ما سَافَرَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ سَفَراً إلاّ صَلَّى

مہاجر کو نماز نہ پڑھائے اور نہ فاجر مومن کو مگر یہ کہ مومن پر جبر کیا جائے اور وہ بادشاہ کی تلوار اور کوڑے سے ڈرتا ہو۔

فائدہ: یہ حدیث سخت ضعیف ہے۔اس کا ایک راوی عبدالملک سرقہ احادیث اور تخلیط اسانید سے متہم ہے۔اس کی ایک سند میں عبداللہ بن محمد عدوی وضع حدیث کے ساتھ متہم ہے اور اس کا شیخ علی بن زید ضعیف ہے (مترجم)۔

(۱۰۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے میں سے بہترین لوگوں کو امام بناؤ کیونکہ وہ تمہارے رب کے پاس تمہارے نمائندے ہیں۔

(۱۰۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر ایک امیر کے ہمراہ تم پر جہاد واجب ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور نماز ہر مسلمان کے پیچھے پڑھنا واجب ہے خواہ نیک ہو یا بد، اگر چہ وہ بڑے بڑے گناہ کرتا ہو۔

فائدہ: دارقطنی نے اس کے ہم معنی روایت کی ہے اور کہا ہے کہ مکحول کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

(۱۰۹۱) حضرت عبدالکریم البکاء سے مروی ہے کہ میں نے دس صحابیوں کو پایا ہے وہ سب ظالم اماموں کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔

فقہ الحدیث: اگر چہ حدیثیں ضعیف ہیں مگر علماء کا اجماع ہے کہ ہر فاسق و فاجر کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے (شوکانی۔ از مترجم)

بچے کی امامت

(۱۰۹۲) حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا فتح مکہ کے بعد ہر قبیلہ نے اسلام لانے میں جلدی کی۔قوم کے مسلمان ہونے سے پہلے میرے والد مسلمان ہو گئے تھے۔ جب واپس آئے تو قوم سے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے تمہارے پاس آیا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ فلاں نماز فلاں وقت پر اور فلاں فلاں وقت پر پڑھو۔نماز کے وقت کوئی شخص اذان دے اور جسے قرآن زیادہ یاد ہو وہ نماز پڑھائے۔لوگوں نے تحقیق کی تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن یاد نہیں تھا کیونکہ میں آنے جانے والے (مسلمان) قافلوں سے پوچھ پوچھ کر یاد کر لیا کرتا تھا آخر انہوں نے مجھ سے نماز پڑھوائی اس وقت میں چھ سات سال کا تھا اور ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا۔ جب سجدہ کرتا تو وہ اوپر کو ہو جاتی (اور میرے چوتڑ کھل جاتے) قبیلے کی ایک عورت بولی ہم سے اپنے امام کا ستر کیوں نہیں ڈھکتے۔ چنانچہ لوگوں نے کپڑا خرید کر میرا کرتا بنا دیا۔ مجھے وہ کرتا پہن کر جس قدر مسرت ہوئی ایسی کبھی نہیں ہوئی۔نسائی نے اسی طرح روایت کی ہے اس میں ہے جب میں انہیں نماز پڑھاتا تھا تو آٹھ سال کا تھا۔ابوداؤد کی روایت میں ہے، اس وقت میں سات یا آٹھ سال کا تھا۔احمد نے ان کی عمر کا ذکر نہیں کیا۔احمد اور ابوداؤد میں ہے کہ میں قبیلہ جرم کے جس مجمع میں بھی گیا ہوں، آج تک ان کا امام رہا ہوں۔

(۱۰۹۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا بچہ نماز نہ پڑھائے جب تک اس پر حدیں واجب نہ ہوں۔

(۱۰۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا بچہ بالغ ہونے سے پہلے نماز نہ پڑھائے۔

مقیم کے لیے مسافر امام کی اقتداء

(۱۰۹۵) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہر سفر میں واپس ہونے تک

رَكْعَتَيْنِ حَتى يَرْجِعَ وَإِنَّهُ أقامَ بِمَكَّةَ زَمَنَ الْفَتْحِ ثمانَ عَشَرَةَ لَيْلَةً يُصَلي بالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إلاَّ المَغْرِبَ، ثمّ يَقُولُ يَا أهلَ مَكَّةَ قُومُوا فَصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ فإنَّا قَومٌ سُفرٌ. رَواهُ أحْمدُ.

٢/١٠٩٦ ـ وَعَنْ عُمَرَ أنهُ كانَ إذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثمَّ قالَ: يَا أَهلَ مَكَّةَ أَتِمُّوا صَلاتَكُمْ فإنَّا قَومٌ سُفرٌ. رَواهُ مالِكٌ في «المُوَطَّإِ».

٦ ـ بابُ هلْ يقتدي المفتَرِضُ بالمتَنَفِّلِ أَمْ لا

١/١٠٩٧ ـ عَنْ جابِرٍ أنَّ مُعاذاً كانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبيِّ ﷺ عِشاء الآخِرَةِ ثم يَرْجِعُ إلى قَومِهِ فَيُصلِّي بِهِمْ تِلْكَ الصَّلاةَ. متَّفَقٌ عليْهِ، وَرَواهُ الشَّافِعِيُّ والدَّارقُطْنيُّ وَزَادَ: هِيَ لهُ تَطَوُّعٌ ولَهُمْ مَكْتُوبَةُ العِشاءِ.

٢/١٠٩٨ ـ وَعَنْ مُعاذِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُلَيْم رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ أنهُ أتَى النَّبيَّ ﷺ فقالَ: يا رَسُولَ اللّهِ إنَّ مُعاذَ بْنِ جَبَلٍ يَأْتِينا بَعْدَما نَنامُ وَنَكُونُ في أعمالِنا في النَّهارِ فَيُنادِي بالصَّلاةِ فَنَخْرُجُ إلَيْهِ فَيُطَوِّلُ عَلَيْنا، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «يا مُعاذُ لا تَكُنْ فَتَّاناً إمَّا أنْ تُصَلِّي مَعِي، وَإمَّا أنْ تخففَ على قَومِكَ». رَواهُ أحمَدُ.

وقد احتج بعض من منع اقتداء المفترض بالمتنفل. قال: لأنه يدل على أنه متى صلى معه امتنعت إمامته، وبالإجماع لا تمتنع بصلاة النفل معه، فعلم أنه أراد بهذا القول صلاة الفرض، وأن الذي كان يصلي معه كان ينويه نفلاً.

٧ ـ بابُ اقتداءِ الجالِسِ بالقائِم

١/١٠٩٩ ـ عَنْ أَنَسٍ قالَ: صَلَّى النَّبيُّ ﷺ في مَرَضِهِ خَلْفَ أبي بَكْرٍ قاعِداً في ثَوبٍ متَوَشِّحاً بِهِ.

٢/١١٠٠ ـ وَعَنْ عائِشةَ قالَتْ: صَلَّى النَّبيُّ ﷺ خلْفَ أَبي بَكْرٍ في مرَضِهِ الذِي ماتَ فِيهِ قاعِداً. رَواهُما التِّرمِذيُّ وصحَّحَهُما.

٨ ـ باب اقتداء القادر على القيام بالجالس وأنه يجلس معه

١/١١٠١ ـ عَنْ عائِشَةَ أنَّها قالَتْ: صَلَّى رَسُولُ اللّهِ ﷺ في بَيْتِهِ وَهوَ شَاكٍ فصَلَّى جالِساً وَصَلَّى وَرَاءَهُ قَومٌ قِياماً فأشَارَ إلَيْهِمْ أنِ اجْلِسُوا، فَلَمَّا انصَرَفَ، قالَ: إنَّما جُعِلَ الإمامُ لِيُؤْتَمَّ بهِ فإذَا رَكَعَ فارْكَعُوا وإذَا رَفَعَ فارْفَعوا، وَإذَا صَلَّى جالِساً فَصَلُّوا جلُوساً.

٢/١١٠٢ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قالَ: سَقَطَ النَّبيُّ ﷺ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الأَيْمَنُ

نماز قصر کی۔ فتح مکہ کے زمانے میں آپ اٹھارہ دن مکہ میں ٹھہرے اور مغرب کے سوا لوگوں کو دو دو رکعت پڑھاتے رہے پھر فرما دیتے تھے کہ اے مکہ والو! اٹھ کر دوسری دو رکعتیں پڑھ لو کیونکہ ہم مسافر ہیں۔

(۱۰۹۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی مکہ میں آ کر دو رکعت ہی پڑھاتے اور اہل مکہ کو بقیہ دو رکعت پڑھ لینے کا حکم فرماتے۔

کیا فرض نماز پڑھنے والا نفلی نماز پڑھنے والے امام کی اقتداء کر سکتا ہے؟

(۱۰۹۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشا کی نماز پڑھتے تھے پھر اپنی قوم میں جا کر انہیں وہی نماز پڑھاتے تھے۔ شافعی اور دارقطنی نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ وہ نماز حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے نوافل اور لوگوں کے عشاء کے فرض ہوتے تھے۔

(۱۰۹۸) بنو سلمہ کا ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سونے کے وقت پہنچتے ہیں۔ دن بھر ہم اپنے کاموں میں لگے رہتے ہیں جب اذان ہو جاتی ہے تو ہم مسجد میں جاتے ہیں اور معاذ رضی اللہ عنہ لمبی قراءت کرتے ہیں۔ فرمایا معاذ رضی اللہ عنہ! لوگوں کو فتنے میں نہ ڈالو۔ اگر میرے ساتھ نماز پڑھتے ہو تو قوم کو ہلکی نماز پڑھاؤ۔

فقہ الحدیث: جو کہتے ہیں کہ فرض والا نفل والے کی اقتدا نہیں کر سکتا ان کی دلیل بھی یہی ہے کیونکہ اس میں ہے کہ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ لی تو ان کی امامت باطل ہو گئی اور اس پر اجماع ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نفلی نماز پڑھنے سے امامت باطل نہیں ہوتی معلوم ہوا کہ اس سے فرض نماز مراد ہے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز نفل کی نیت سے پڑھا کرتے تھے (مگر حدیث میں وضاحت آ گئی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض پڑھا کرتے تھے اور قوم کی جب امامت کراتے تو یہ نماز ان کے نفل اور لوگوں کے فرض ہوتے تھے۔ امام اور مقتدی کی نیت کے مختلف ہونے سے نماز میں کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ مترجم)۔

بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے کی اقتدا کر سکتا ہے

(۱۰۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماری میں چادر اوڑھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔

(۱۱۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔

جو کھڑا ہو سکتا ہو وہ بیٹھ کر بیٹھنے والے امام کی اقتداء کر سکتا ہے

(۱۱۰۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت بیماری میں گھر میں بیٹھ کر نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ بیٹھ جاؤ۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا امام پیروی کیے جانے کے قابل ہے جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(۱۱۰۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے سے گر پڑے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا تھا۔

فَدَخَلْنا علَيْهِ نَعُودُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلاةُ فَصلَّى بِنا قاعِداً فَصَلَّيْنا وَرَاءَهُ قُعُوداً، فَلَما قَضَىٰ الصَّلاةَ، قالَ: إنَّما جُعلَ الإمامُ لِيؤْتَمَّ بِهِ، فإذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإذَا سَجَدَ فاسْجُدُوا، وإذَا رَفَعَ فارْفَعُوا، وإذَا قالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولوا رَبَّنا وَلَكَ الْحَمْدُ، وإذَا صَلَّى قاعِداً فَصلُّوا قُعُوداً أجمَعُونَ. مُتَّفَقٌ علَيْهِما. ولِلْبُخارِيّ عَنْ أنَسٍ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ صُرِعَ عَنْ فَرَسِهِ فَجُحِشَ شِقُّهُ أَو كَتِفُهُ فأتاهُ أصحابُهُ يَعُودُونَهُ فَصلَّى بِهِمْ جالِساً وَهُمْ قِيامٌ فَلَمَّا سَلَّمَ، قالَ: إنَّما جُعلَ الإمامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فإذَا صَلَّى قائماً فَصلُّوا قياماً، وَإنْ صَلَّى قاعِداً فَصلُّوا قُعُوداً. ولأحمَدَ في «مُسْنَدِهِ» حَدثَنا يَزِيدُ بْنُ هارُونَ عَنْ حميدٍ عَنْ أنَسٍ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ انفَكَّتْ قَدَمُهُ فَقَعَدَ في مَشرُبَةٍ لهُ دَرَجَتُها مِنْ جذُوعٍ فأَتى أصحابهُ يَعُودُونَهُ فَصَلَّى بِهِمْ قاعِداً وَهُمْ قِيامٌ، فَلَما حَضَرَتِ الصَّلاةُ الأُخْرَى، قالَ لَهُمْ: ائتَمُّوا بإمامِكُمْ، فإذَا صَلَّى قائماً فَصَلُّوا قِياماً، وإذا صَلَّى قاعِداً فصلُّوا قُعُوداً.

٣/١١٠٣ ـ وَعنْ جابِرٍ قالَ: رَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرَساً بالمَدِينَةِ فَصَرَعَهُ على جِذْمِ نَخلَةٍ فانفَكَّتْ قَدَمهُ فأتَيْناه نَعُودُهُ فَوَجَدْناهُ في مشْرَبَةٍ لِعائِشَةَ يُسَبّحُ جالِساً، قالَ: فَقُمْنَا خلْفَهُ فَسَكَتَ عَنَّا، ثُمَّ أَتَيْناهُ مَرَّةً أُخْرَى نَعُودُهُ فَصلَّى المَكْتُوبَةَ جالِساً فَقُمْنا خَلْفَهُ فأشَارَ إلَيْنا فَقَعَدْنا، فَلَمَّا قَضَىٰ الصَّلاةَ، قالَ: إذَا صلَّى الإمامُ جالِساً فَصلُّوا جلُوساً، وَإذَا صلَّى الإمامُ قائماً فَصلُّوا قِياماً وَلا تَفعَلُوا كما يَفْعَلُ أهلُ فارِسَ بِعُظَمائِها. رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

٩ ـ بابُ اقتداءِ المتوضِّيءِ بالمتيمِّم

١/١١٠٤ ـ فيهِ حَدِيثُ عَمرِو بْنِ العاصِ عَنْ غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلاسِلِ وَقَد سَبَقَ.

وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قالَ: كانَ ابْنُ عبَّاسٍ في سَفَرٍ معَهُ ناسٌ مِنْ أصحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنهُمْ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فكانُوا يُقَدِّمُونهُ لِقَرَابَتِه مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصلَّى بِهِمْ ذَاتَ يَومٍ فَضَحِكَ وأَخْبَرَهُمْ أنهُ أَصَابَ مِنْ جارِيَةٍ لهُ رومِيَّةٍ فَصلَّى بهِمْ وَهوَ جنُبٌ مُتَيَمِّمٌ. رَوَاهُ الأثْرَمُ، واحتَجَّ بهِ أحمَدُ في روايَتِهِ.

١٠ ـ بابُ مَنِ اقْتَدَى بِمَنْ أخْطَأَ بِتَرْكِ شَرْطٍ أو فَرْضٍ ولم يَعْلَمْ

١/١١٠٥ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصلُّونَ بكُمْ، فإنْ أصابُوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ، وَإنْ أَخْطَؤُوا فَلَكُمْ وَعليْهِمْ. رَواهُ أحْمَدُ والبخاريُّ.

٢/١١٠٦ ـ وَعَنْ سَهلِ بْنِ سعْدٍ قالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يقُولُ: الإمامُ ضَامِنٌ، فإذَا أَحْسَنَ فلَهُ ولَهُمْ، وإنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهِ. يعْنِي ولا عَلَيْهِمْ. رَواهُ ابْنُ ماجَه، وقدْ

ہم بیمار پرسی کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔نماز کا وقت ہو گیا تھا آپ نے ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔ نماز پڑھ کر فرمایا امام اسی لیے مقرر ہوتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے جب وہ اللہ اکبر کہہ لے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور اس کے سجدے کے بعد تم سجدہ کرو اور اس کے سر اٹھانے کے بعد تم سر اٹھاؤ۔ اس کے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنے کے بعد تم رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ بخاری میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ گھوڑے سے گر پڑے تھے اور آپ کا پہلو یا کندھا زخمی ہو گیا تھا۔ بیمار پرسی کے لیے صحابہ رضی اللہ عنہم حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی، جب کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کھڑے تھے۔ پھر سلام پھیر کر فرمایا کہ امام اسی لیے ہوتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پھر جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر بیٹھ کر پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاؤں میں موچ آ گئی۔ آپ ﷺ اپنے بالا خانے میں تشریف لے گئے۔ اس کا زینہ کھجور کے تنے کا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بیمار پرسی کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے انہیں بیٹھ کر نماز پڑھائی جب کہ انہوں نے کھڑے ہو کر پڑھی پھر جب دوسری نماز کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اپنے امام کی پیروی کرو جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پڑھائے تو بیٹھ کر نماز پڑھو۔

(۱۱۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ میں گھوڑے پر سوار ہوئے۔ اس نے آپ ﷺ کو کھجور کے تنے پر گرا دیا جس سے آپ ﷺ کے پاؤں میں موچ آ گئی ہم نے آپ ﷺ کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بالا خانے میں نفل بیٹھ کر پڑھتے ہوئے دیکھا۔ ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ اس وقت آپ خاموش رہے پھر ہم دوسری مرتبہ بیمار پرسی کے لیے حاضر خدمت ہوئے۔ آپ بیٹھ کر فرض پڑھ رہے تھے۔ ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ کے اشارے سے بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے سلام پھیر کر فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو کھڑے ہو کر پڑھو۔ تم ایسا نہ کرو جیسا کہ اہل فارس اپنے اکابر کے ساتھ کرتے ہیں۔

فقہ الحدیث: یہ حکم منسوخ ہے کیونکہ آپ ﷺ نے مرض الموت میں بیٹھ کر نماز پڑھائی اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر پڑھی۔ جیسا کہ امام احمد رحمہ اللہ کے سوا باقی علماء کہتے ہیں (مترجم)۔

وضو والا تیمّم والے کی اقتداء کر سکتا ہے

(۱۱۰۴) اس سے متعلق حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ والی حدیث غزوۂ ذات السلاسل کے بارے میں گزر چکی ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ کسی سفر میں تھے۔ ان میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہونے کی وجہ سے آگے کر دیا کرتے تھے۔ ایک دن حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے انہیں نماز پڑھائی پھر سلام پھیر کر ہنس پڑے اور بتایا کہ انہوں نے اپنی ایک رومی لونڈی سے صحبت کی تھی اور انہوں نے تیمّم کر کے نماز پڑھائی ہے۔

فائدہ: احمد نے ان کی روایت سے حجت پکڑی ہے۔

جس نے بھول کر نماز کی کسی شرط کو یا فرض کو چھوڑ دیا اس کے پیچھے نماز درست ہے

(۱۱۰۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام تمہیں نماز پڑھاتے ہیں، اگر انہوں نے صحیح صحیح نماز پڑھائی تو دونوں کو ثواب ملے گا اگر وہ غلطی کرے تو تمہیں ثواب ملے گا اور گناہ ان پر ہو گا۔

(۱۱۰۶) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ امام ذمے دار ہے جب وہ صحیح صحیح نماز پڑھائے تو اس کو اور لوگوں کو ثواب ملے گا۔ اگر وہ غلط پڑھائے تو اس پر گناہ ہو گا مقتدیوں پر نہیں ہو گا۔

صَحَّ عَنْ عُمرَ أنّه صلّى بالنّاسِ وهُوَ جُنُبٌ ولَمْ يعْلَمْ فأعادَ وَلَمْ يُعيدُوا، وكَذٰلِكَ عُثْمانُ، وَرُوِيَ عَنْ عليّ مِنْ قوله، رَضيَ اللّهُ عنهُمْ.

١١ ـ بابُ حُكْمِ الإمامِ إذا ذَكَرَ أنّهُ مُحْدِثٌ أو خَرَجَ لِحَدَثٍ سَبَقَهُ أو غيرِ ذلكَ

١/١١٠٧ ـ عَنْ أَبي بَكْرَةَ أنّ النَّبيَّ ﷺ اسْتَفْتَحَ الصَّلاةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ أوماَ إلَيْهِمْ أن مكانَكُمْ، ثمَّ دَخَلَ، ثمّ خَرَجَ وَرَأْسُه يَقْطُرُ فَصلّى بِهِمْ فَلَما قَضى الصَّلاةَ قالَ: إنَّما أنا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ وَإنّي كُنت جُنُباً. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ، وقالَ: رَواهُ أيُّوبُ وَابْنُ عَونٍ وَهِشَامٌ عَنْ محمَّدٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: فكَبَّرَ ثمَّ أومَأَ إلى القَومِ أنِ اجْلِسُوا وَذَهَبَ فاغْتَسَلَ.

٢/١١٠٨ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قالَ: إنّي لَقَائِمٌ ما بَيْني وَبَيْنَ عُمَرَ غَدَاةَ أُصِيبَ إلاَّ عَبْدَ اللّهِ بْنَ عبَّاس فما هُوَ إلاَّ أنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَتَلَني أو أكَلَني الكَلْبُ، حِينَ طَعَنَهُ، وَتَناوَلَ عُمَرُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بن عَوفٍ فقدَّمَهُ فَصَلّى بِهِمْ صلاةً خَفِيفَةً. مُخْتَصَرٌ مِنَ الْبُخاريّ.

٣/١١٠٩ ـ وَعَنْ أبي رُزَيْنٍ قالَ: صَلَّى عَليٌّ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ ذَاتَ يَومٍ فَرَعَفَ، فَأخَذَ بيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ ثمّ انْصَرَفَ. رَواهُ سَعِيدٌ في سنَنِهِ. وقالَ أحْمَدُ بْنُ حَنْبَل إنِ اسْتَخْلَفَ الإمامُ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ وَعَليٌّ وَإن صلّوا وِحْدَاناً فقَدْ طُعِنَ مُعاوِيَة وصَلَّى النَّاسُ وِحْدَانا مِنْ حَيْثُ طُعنَ أتَمُّوا صَلاتَهُمْ.

١٢ ـ بابُ مَنْ أمَّ قوماً يَكْرَهُونَهُ

١/١١١٠ ـ عَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ عَمْرٍو أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ كانَ يَقُولُ: ثلاثةٌ لا يَقْبَلُ اللّهُ مِنهُمْ صَلاةً، مَنْ تَقَدَّمَ قَوماً وَهُمْ له كارِهُونَ، وَرَجُلٌ أتى الصَّلاةَ دِباراً، والدِّبارُ أنْ يأْتِيَها بَعْدَ أنْ تَفوتَهُ، ورَجُلٌ أعْتَبَدَ محَرَّرَهُ. رَواهُ أبُو دَاود وابْنُ ماجَه وقالَ فِيهِ: يَعْني بَعْدَ ما يَفُوتُهُ الْوَقْتُ.

٢/١١١١ ـ وعَنْ أبي أُمامَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «ثَلاثَة لا تُجاوِزُ صَلاتُهُمْ آذانَهُمْ: الْعَبْدُ الآبِقُ حَتى يَرْجِعَ، وَامْرَأةٌ بَاتَتْ وَزَوجُها علَيْها سَاخِطٌ، وَإمامُ قومٍ وَهُمْ لَهُ كارِهُونَ». رَواهُ التِرْمِذيُّ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنابت کی حالت میں بھول کر لوگوں کو نماز پڑھا دی پھر آپ نے نماز دہرائی مگر مقتدیوں نے نہیں دہرائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ صحیح طور پر ثابت ہے۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کا ارشاد منقول ہے۔

جب امام کو یاد آجائے کہ اس کا وضو نہ تھا تو کیا کرے نیز امام کا بے وضو ہونے کی وجہ سے الگ ہو جانا وغیرہ

(۱۱۰۷) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع کی اور اللہ اکبر کہہ لیا۔ پھر لوگوں کو اشارہ کیا کہ اپنی اپنی جگہ ٹھہرے رہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرے میں داخل ہو گئے۔ پھر حجرے سے باہر تشریف لائے تو سر سے پانی ٹپک رہا تھا، آ کر نماز پڑھائی۔ فارغ ہو کر فرمایا میں محض ایک بشر ہوں جنبی تھا (بھول کر نماز پڑھانے کھڑا ہو گیا تھا)۔ ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور فرمایا ہے اور اس کو ایوب، ابن عون اور ہشام نے محمد سے روایت کیا ہے۔ محمد کا بیان ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بیٹھ جانے کا اشارہ کیا اور گھر تشریف لے جا کر غسل کیا۔

(۱۱۰۸) حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جس روز صبح کی نماز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ کیا گیا میں نماز میں موجود تھا اور میرے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان صرف حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے تکبیر کہی ہی تھی کہ اچانک میں نے سنا مجھے کتے نے مار ڈالا یا کھالیا (یہ آپ نے زخم کھا کر فرمایا تھا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عوف کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا دیا انہوں نے ہلکی سی نماز پڑھائی۔

(۱۱۰۹) حضرت ابورزین سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک نکسیر پھوٹ پڑی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور وہاں سے ہٹ گئے۔

فقہ الحدیث: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا اگر امام اپنی جگہ کسی کو نائب بنا دے تو درست ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا ہے اور اگر تنہا تنہا نماز پڑھ لیں تو بھی ٹھیک ہے کیونکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو جب نیزہ مارا گیا تھا تو لوگوں نے تنہا تنہا نماز پڑھی تھی۔

قوم کا ناپسندیدہ امام

(۱۱۱۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ حق تعالیٰ تین آدمیوں کی نماز قبول نہیں فرمائے گا۔ وہ جو (نماز پڑھانے کے لیے خود بخود) لوگوں کے آگے بڑھ جائے اور لوگ اسے پسند نہ کرتے ہوں، وہ جو نماز کا وقت ختم کر کے نماز کو آئے اور وہ جو آزاد کرنے کے بعد پھر غلام بنا لے۔ ابن ماجہ میں ہے یعنی وقت فوت ہو جانے کے بعد۔

(۱۱۱۱) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں سے آگے نہیں بڑھتی۔ بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ واپس آجائے، وہ عورت جس سے رات بھر اس کا شوہر ناراض رہا ہو اور وہ امام جسے قوم نہ چاہتی ہو۔

١٥ ـ أبواب موقف الإمام والمأموم وأحكام الصفوف

١ ـ باب وقوف الواحد عن يمين الإمام والاثنين فصاعداً خلفه

١١١٢/ ١ ـ عن جابر بن عبد الله قال: «قام النبي ﷺ يصلي المغرب، فجئت فقمت عن يساره، فنهاني فجعلني عن يمينه. ثم جاء صاحب لي، فصفَّنا خلفه فصلى بنا في ثوب واحد مخالفاً بين طرفيه». رواه أحمد. وفي رواية: «قام رسول الله ﷺ ليصلي فجئت فقمت عن يساره، فأخذ بيدي فأدارني حتى أقامني عن يمينه. ثم جاء جبار بن صخر فقام عن يسار رسول الله ﷺ فأخذ بأيدينا جميعاً فدفعنا حتى أقامنا خلفه». رواه مسلم وأبو داود.

١١١٣/ ٢ ـ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قالَ: أَمَرَنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا كُنَّا ثَلاثَةً أَنْ يَتقَدَّمَ أحَدُنا». رَواهُ التِّرْمِذيُّ.

١١١٤/ ٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: صَلَّيْت إلَى جَنْبِ النَّبيِّ ﷺ وعائِشَةُ مَعَنا تُصَلِّي خَلْفَنا وَأَنا إلى جَنْبِ النَّبيِّ ﷺ أُصَلِّي مَعَهُ. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ.

١١١٥/ ٤ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ صَلَّى بِهِ وبِأُمِّهِ أَو خالَتِهِ قالَ: فأقامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَأقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنا. رَواهُ أَحْمدُ ومُسْلمٌ وأبُو دَاوُدَ.

١١١٦/ ٥ ـ وَعَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قالَ: دَخلْت أنا وَعَمِّي عَلْقَمَةُ على ابنِ مَسْعُودٍ بالْهاجِرَةِ، قالَ: فأقامَ الظُّهرَ لِيُصَلِّي فَقُمْنا خَلْفَهُ فأَخَذَ بِيَدِي وَيَدِ عَمِّي ثمَّ جعَلَ أحَدَنا عَنْ يَمِينِهِ والآخَرَ عنْ يَسارِهِ فَصَفَّنا صَفًّا وَاحِداً قالَ: ثمَّ قالَ: هٰكَذا كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ إذَا كانُوا ثلاثَةً. رَواهُ أَحْمَدُ ولأبي داوُدَ والنَّسائيِّ مَعْناهُ.

٢ ـ بابُ وقوفِ الإمامِ تِلْقَاءَ وَسَطِ الصَّفِّ وقُرْبَ أُولي الأَحْلامِ والنُّهَىٰ منهُ

١١١٧/ ١ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «وَسِّطُوا الإِمامَ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ». رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

١١١٨/ ٢ ـ وعَنْ أَبي مَسْعُودٍ الأنصارِي قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمسحُ مَناكِبَنا في الصَّلاةِ وَيَقُولُ: «اسْتَوُوا وَلا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ، لِيَلِيني مِنْكُمْ أُولُو الأَحْلامِ وَالنُّهَى، ثمَّ الذِينَ يَلُونَهُمْ. ثمّ الذِينَ يَلُونَهُمْ». رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ والنسائيُّ وابْن ماجَه.

امام ومقتدیوں کے کھڑے ہونے کی جگہوں اور صف بندی کے احکام

ایک مقتدی امام کی دائیں جانب کھڑا ہو اور دو یا دو سے زیادہ امام کے پیچھے کھڑے ہوں

(۱۱۱۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں آ کر آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ نے منع فرمایا اور دائیں جانب کھڑا کر لیا پھر میرا ایک ساتھی اور آ گیا تو ہم نے آپ کے پیچھے صف باندھ لی۔ آپ ﷺ نے ہمیں ایک کپڑے میں نماز پڑھائی جس کے دونوں پلو مخالف سمتوں میں تھے۔ ایک روایت میں ہے نبی اکرم ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھمایا اور دائیں جانب کر لیا۔ پھر جبار رضی اللہ عنہ بن صخر آ کر آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑ کر پیچھے ہٹا دیا یہاں تک کہ ہم آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

(۱۱۱۳) حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ جب ہم تین ہوں تو ایک آگے بڑھ جائے اور نماز پڑھائے۔

(۱۱۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں نماز پڑھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمارے ساتھ تھیں اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہی تھیں اور میں آپ ﷺ کے پہلو میں آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا۔

(۱۱۱۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اور ان کی والدہ یا خالہ کو نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اپنی دائیں جانب اور عورت کو اپنے پیچھے کھڑا کیا۔

(۱۱۱۶) حضرت اسود بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں اور میرے چچا جان حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ دوپہر کو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ آپ نے ظہر کی نماز کی نیت باندھی۔ ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے میرا اور میرے چچا کا ہاتھ پکڑ کر ہم میں سے ایک کو اپنی دائیں جانب اور ایک کو بائیں جانب کھڑا کر لیا۔ اس طرح ہم ایک صف میں کھڑے ہو گئے فرمایا جب تین آدمی ہوں تو رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ابوداؤد اور نسائی نے اس کے ہم معنیٰ روایت کی ہے۔

فائدہ: اسود والی حدیث میں ہارون بن عنترہ راوی ضعیف ہے۔ مسلم اور ترمذی میں یہ روایت موقوف آئی ہے اور اس کا موقوف ہونا ہی زیادہ صحیح ہے جیسا کہ ابو عمرو نے کہا ہے۔ امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے۔ علاوہ ازیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے اور بھی چند مسئلے صحیح حدیثوں کے خلاف ہیں جیسا کہ نماز میں تطبیق اور معوذتین کو قرآن نہ سمجھنا اور مصحف سے کھرچ دینا وغیرہ پھر یہ حدیث مذکورہ بالا احادیث کے مقابلہ کی صلاحیت بھی نہیں رکھتی (مترجم)۔

امام صف کے درمیان کھڑا ہو، امام کے پیچھے سمجھدار لوگ کھڑے ہوں

(۱۱۱۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام کو درمیان میں رکھو اور درمیان میں خالی جگہ کو پُر کرو۔

(۱۱۱۸) حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ ہمارے کندھے چھو چھو کر ہم سے فرمایا کرتے تھے برابر ہو جاؤ الگ الگ نہ رہو ورنہ تمہارے دل الگ الگ ہو جائیں گے اور عقل مند اور سمجھدار آدمی میرے پاس کھڑے ہوا کریں پھر جو ان کے قریب ہوں پھر جو ان کے قریب ہوں۔

٣/١١١٩ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: «لِيَلِيني مِنْكُمْ أُولُو الأحْلامِ والنُّهى، ثمَّ الذِينَ يَلُونَهُمْ، ثمَّ الذِينَ يَلُونَهُمْ، وإيَّاكُمْ وَهيْشاتِ الأسْوَاقِ». رَواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ وأبُو دَاوُدَ والتِّرمِذي.

٤/١١٢٠ ـ وَعَنْ أنسٍ قالَ: كانَ رَسُول اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ أنْ يَلِيَهُ المُهاجرُونَ والأنصارُ لِيَأْخُذُوا عنهُ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه.

٣ ـ بابُ موقفِ الصِّبْيَانِ والنِّساءِ مِنَ الرِّجَالِ

١/١١٢١ ـ عَنْ عبدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غنمٍ عَنْ أبي مالِكٍ الأشْعَرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أنَّه كانَ يسَوي بَيْنَ الأرْبَعِ رَكَعَاتٍ في الْقِرَاءَةِ وَالْقِيَامِ وَيَجْعَلُ الرَّكْعَةَ الأولَى هِيَ أطْوَلَهُنَّ لِكَيْ يَثُوبَ النَّاسُ، وَيَجْعَلُ الرِّجالَ قُدَّامَ الْغِلْمانِ، والْغِلْمانَ خلْفَهُمْ، والنِّساءَ خَلْفَ الْغِلْمانِ. رَواهُ أحْمَدُ، ولأبي دَاوُدَ عنهُ قالَ: ألا أُحَدِّثكمْ بِصلاةِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: فأقامَ الصَّلاةَ، وَصَفَ الرِّجالَ وَصَفَّ خَلفَهُمُ الْغِلْمانَ، ثمَّ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلاتَهُ.

٢/١١٢٢ ـ وَعَنْ أَنسٍ أنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِطَعام صنَعَتْه، فأكَلَ ثـمَّ قالَ: قُومُوا فَلأُصَلِّي لَكُمْ، فَقُمْت إلَى حَصِيرٍ لَنا، قدْ اسودَّ مِنْ طُولِ ما لُبِسَ فنَضَحْتُهُ بِماءٍ، فقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقُمت أنا والْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَقامَتِ الْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنا، فَصَلَّى لَنا رَكْعَتَيْنِ ثم انْصَرَفَ. رَواهُ الجَماعةُ إلا ابْنَ ماجَه.

٣/١١٢٣ ـ وَعَنْ أَنسٍ قالَ: صَلَّيْت أنا وَالْيَتِيمُ في بَيْتِنا خَلْفَ النَّبيِّ ﷺ وَأُمِّي خَلْفَنَا أُمُّ سُلَيْمٍ. رَواهُ الْبُخاريُّ.

٤/١١٢٤ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجالِ أوَّلُها، وَشَرُّها آخِرُها، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّساءِ آخِرُها، وَشَرُّها أوَّلُها» رواهُ الجَماعةُ إلاَّ الْبُخاريَّ.

٤ ـ بابُ ما جاءَ في صلاةِ الرَّجُلِ فَذّاً وَمَنْ رَكَعَ أو أَحْرَمَ دونَ الصفِّ ثمَّ دَخَلَهُ

١/١١٢٥ ـ عَنْ عَليِّ بْنِ شَيْبَانَ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأى رَجُلاً يُصلِّي خلْفَ الصَّفِّ فَوَقَفَ حَتى انصَرَفَ الرَّجُلُ، فقالَ لهُ اسْتَقْبِلْ صَلاتَكَ فلا صَلاةَ لِمُنْفَرِدٍ خَلْفَ الصَّفِّ. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه.

٢/١١٢٦ ـ وَعَنْ وابِصَة بْنِ مَعْبَدٍ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأى رَجُلاً يُصَلِّي خلْفَ

(۱۱۱۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو اہلِ دانش ہوں پھر وہ جو ان سے قریب ہوں اور پھر وہ جو ان سے قریب ہوں اور بازاروں کے شور وغل سے اپنے آپ کو بچاؤ۔

(۱۱۲۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پسند فرمایا کرتے تھے کہ مہاجرین وانصار آپ ﷺ کے قریب کھڑے ہوں تا کہ وہ آپ ﷺ سے مسائل سیکھیں۔

بچے اور عورتیں صف میں کہاں کھڑے ہوں؟

(۱۱۲۱) حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ چاروں رکعتوں کی قراءت وقیام کو برابر رکھا کرتے تھے اور پہلی رکعت چاروں میں سے لمبی ہوتی تھی تا کہ لوگ نماز میں شامل ہو جائیں۔ مردوں کو بچوں کے آگے اور بچوں کو ان کے پیچھے اور عورتوں کو بچوں کے پیچھے کھڑا کیا کرتے تھے۔ ابوداؤد میں انہی سے ہے فرمایا کیا میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کی نماز نہ بتاؤں۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے مردوں کی صفیں باندھیں اور ان کے پیچھے بچوں کی صف باندھی پھر ان کے سامنے نماز پڑھی اور آپ کی نماز کو بیان کیا۔

(۱۱۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی دادی حضرت ملیکہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی ضیافت کی آپ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا اور فرمایا نماز کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ میں نے چٹائی کو جو کثرت استعمال کی وجہ سے سیاہ پڑ گئی تھی اٹھا کر پانی سے دھویا۔ آپ اس پر کھڑے ہوئے میں اور ایک یتیم آپ ﷺ کے پیچھے اور بڑھیا (دادی اماں) ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ آپ ﷺ دو رکعت نماز پڑھا کر واپس تشریف لے گئے۔

(۱۱۲۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے اور یتیم نے اپنے گھر میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ ہماری والدہ حضرت ام سلیمؓ ہمارے پیچھے تھیں۔

(۱۱۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردوں کی بہترین صف پہلی اور بدترین صف پچھلی ہے اور عورتوں کی بہترین صف پچھلی اور بدترین صف پہلی ہے۔

صف کے پیچھے اکیلے کھڑا ہونا، صف میں پہنچنے سے پہلے ہی تکبیر تحریمہ کہہ کر یا رکوع کر کے جماعت میں ملنا

(۱۱۲۵) حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے تنہا (امام کے ساتھ) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ اس کے فارغ ہونے تک ٹھہرے رہے پھر اس سے فرمایا نماز لوٹاؤ کیونکہ صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

(۱۱۲۶) حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو تنہا صف کے پیچھے

الصَّفِّ وَحْدَهُ فأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ صَلاتَهُ. رَواهُ الْخمْسَةُ إلاَّ النَّسَائِيَّ، وفي رِوايَةٍ قالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى خَلْفَ الصُّفُوفِ وَحْدَهُ، فقالَ يُعِيدُ الصَّلاةَ. رَواهُ أَحمَدُ.

٣/١١٢٧ ـ وَعَنْ أبي بَكْرَةَ أنَّهُ انْتَهى إلَى النَّبيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ للنَّبيِّ ﷺ فقالَ زَادَكَ اللَّهُ حِرْصاً ولا تعد. رَواهُ أَحْمدُ والْبُخاريُّ وأبُو دَاودَ والنَّسائيُّ.

٤/١١٢٨ ـ وَعَنِ ابْنِ عباسٍ قالَ أَتَيْت النَّبيَّ ﷺ مِنْ آخرِ اللَّيْلِ فَصَلَّيْت خَلْفَهُ فأَخَذَ بيدِي فَجَرَّنِي حَتى جَعَلني حِذَاءَهُ. رَوَاهُ أَحْمدُ.

٥ ـ بابُ الحثِّ على تسويةِ الصُّفوفِ ورصِّها وسدِّ خَلَلِها

١/١١٢٩ ـ عَنْ أَنسٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ تَمامِ الصلاةِ.

٢/١١٣٠ ـ وَعَنْ أَنسٍ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقبِلُ علَيْنا بِوَجْهِهِ قبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَيَقُولُ تَرَاصُّوا واعْتَدِلُوا. متَّفَقٌ عَلَيْهِما.

٣/١١٣١ ـ وَعَنِ النُّعْمانِ بْنِ بَشِيرٍ قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّي صُفوفَنا كأنَّما يُسَوِّي بِهِ الْقِدَاحَ حَتى رَأَى أَنَّا قَدْ عَقَلْنا عنهُ، ثمَّ خرَجَ يَوماً فقامَ حَتى كادَ أَن يُكَبِّرَ فَرأَى رَجلاً بَادِياً صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ، فقالَ: عِبَادَ اللَّهِ، لَتُسَوُّنَّ صُفوفَكُمْ أَو لَيُخالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجوهِكُمْ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البخاريَّ فإِنَّ لهُ منْهُ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَو لَيُخالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ، ولأحمَدَ وأبي دَاوُدَ في رِوَايَةٍ قالَ: فَرَأَيْت الرَّجُلَ يلْزِقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ، وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ، وَمِنْكَبَهُ بِمِنْكَبِهِ.

٤/١١٣٢ ـ وَعَنْ أَبِي أُمامَةَ قالَ: قال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، وَحاذُوا بَيْنَ مَناكِبِكمْ، وَلِينُوا في أَيْدِي إِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الخَلَلَ، فإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيما بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الحَذْفِ» «يَعْني أَولادَ الضَّأْنِ الصِّغَارِ». رَواهُ أَحمَدُ.

٥/١١٣٣ ـ وَعَنْ جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قالَ: خَرَجَ عَلَيْنا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فقالَ: «أَلا تَصُفُّونَ كما تَصُفُّ المَلائِكَةُ عِنْدَ رَبِّها؟» فَقُلْنا: يا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَصُفُّ المَلائِكَةُ عنْدَ رَبِّها؟ قالَ: «يُتِمُّونَ الصَّفَّ الأَوَّلَ وَيَتَراصُّونَ في الصف». رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخَارِيَّ والتِّرْمِذِيَّ.

٦/١١٣٤ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: «أَتِمُّوا الصَّفَّ الأَوَّلَ، ثمَّ الذي يَلِيهِ فإِنْ كانَ نَقصٌ فَلْيَكُنْ في الصَّفِّ المُؤخَّرِ». رَواهُ أَحمدُ وأَبُو دَاوُدَ والنَّسائِيُّ وابْنُ ماجَه.

(باجماعت) نماز پڑھ رہا تھا آپ ﷺ نے اسے نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو صفوں کے پیچھے تنہا نماز پڑھتا ہے فرمایا وہ نماز لوٹائے۔

(۱۱۲۷) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے آپ اس وقت رکوع میں تھے۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے صف میں پہنچنے سے پہلے رکوع کیا (اور اسی حالت میں) صف میں جا ملے۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس کا تذکرہ کیا گیا۔ فرمایا اللہ تمہارا شوق بڑھائے آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(۱۱۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں پچھلی رات میں اکیلا ہی نماز کے لیے آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچا یہاں تک کہ مجھے اپنے برابر کھڑا کر لیا۔

صفیں سیدھی کرنے اوران میں خالی جگہ نہ رہنے دینے کی ترغیب

(۱۱۲۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو کیونکہ صفوں کا ٹھیک کرنا نماز کی تکمیل میں داخل ہے۔

(۱۱۳۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ اللہ اکبر کہنے سے پہلے ہماری طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاتے اور فرمایا کرتے تھے خوب گتھ جاؤ اور سیدھے ہو جاؤ۔

(۱۱۳۱) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں برابر کرتے رہے گویا آپ ان سے تیر سیدھے کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ کو یہ اطمینان ہو گیا کہ ہم نے آپ سے (صف کے مسائل) سمجھ لیے ہیں پھر ایک دن آپ تشریف لائے اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے اور اللہ اکبر کہنے والے ہی تھے کہ ایک آدمی کا سینہ صف سے نکلا ہوا دیکھا فرمایا اللہ کے بندو! یا تو اپنی صفیں بالکل برابر کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہرے بگاڑ دے گا۔ بخاری میں ہے تم ضرور ہی اپنی صفوں کو برابر کر لو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان مخالفت پیدا کر دے گا۔ احمد اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے پھر میں نے دیکھا نمازی اپنے برابر والے نمازی کے ٹخنے سے ٹخنہ، گھٹنے سے گھٹنا اور کندھے سے کندھا چمٹائے رکھتا تھا۔

(۱۱۳۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی صفوں کو برابر کر لو۔ کندھے ایک دوسرے کے برابر رکھو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور درمیانی خلا بند کر دو۔ یاد رکھو شیطان بھیڑ کے بچے کے روپ میں تمہارے درمیان آ داخل ہوتا ہے۔

(۱۱۳۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا کیا تم اس طرح صفیں نہیں باندھتے جس طرح فرشتے اپنے رب کے حضور صفیں باندھتے ہیں۔ ہم نے پوچھا یا رسول اللہ! فرشتے اپنے رب کے سامنے کس طرح صفیں باندھتے ہیں فرمایا پہلی صف پہلے پوری کرتے ہیں اور خوب گتھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔

(۱۱۳۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلی صف کو پہلے پورا کرو پھر دوسری کو، کمی (اگر ہو تو) سب سے پچھلی صف میں رہنی چاہیے۔

٧/١١٣٥ ـ وَعَنْ عائِشةَ قالَتْ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إنَّ اللَّهَ وَمَلائِكَتَهُ يصَلُّونَ على الذِينَ يُصَلُّونَ على مَيَامِنِ الصُّفُوفِ». رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

٨/١١٣٦ ـ وَعَنْ أبي سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأى في أصحَابِهِ تأخُراً فقالَ لَهُمْ: «تَقَدَّمُوا فائتَمُّوا بي وَلْيأتَمّ بِكُم مَنْ وَرَاءَكُمْ لا يَزَالُ قَومٌ يَتَأخَّرُونَ حَتى يُؤخّرَهُمُ اللَّهُ عزَّ وَجَلَّ». رَواهُ مُسلمٌ والنَّسائيُّ وأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ ماجَه.

٦ ـ بابُ هلْ يأخُذُ القومُ مصافَّهُمْ قبلَ الإمامِ أمْ لا

١/١١٣٧ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ الصَّلاةَ كانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيأخذُ النَّاسُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ أنْ يَأْخُذَ النَّبيُّ ﷺ مُقامَهُ. رَواهُ مُسْلِمٌ وأَبُو دَاودَ.

٢/١١٣٨ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: أُقِيمَتِ الصَّلاةُ، وَعُدِّلَتِ الصُّفُوف قِيَاماً قَبْلَ أنْ يَخْرُجَ إلَيْنا النَّبيُّ ﷺ فَخَرَجَ إلَيْنا، فَلَمَّا قامَ في مُصَلاَّهُ ذَكَرَ أنَّهُ جُنُبٌ، وقالَ لَنا: مَكانَكُمْ فَمَكثْنا على هَيْئَتِنا يَعْني قِياماً، ثمَّ رَجَعَ فاغتَسَلَ، ثمَّ خَرَجَ إلَيْنا وَرَأسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنا معَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، ولأحمَدَ والنَّسائيُّ: حَتى إذَا قامَ في مُصَلاَّهُ وانْتَظَرْنا أن يُكَبِّرَ انْصَرفَ... وَذَكَرَ نَحْوَهُ.

٣/١١٣٩ ـ وَعَنْ أبي قَتَادَة قالَ: قال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إذَا أُقِيمَتِ الصَّلاة فلا تقُومُوا حَتى ترَوني قدْ خَرَجْتُ»، رَواهُ الجَماعة إلاَّ ابْنَ ماجَه ولَمْ يَذْكُرِ الْبخاريُّ فيهِ: قدْ خرَجْتُ.

٧ ـ بابُ كراهةِ الصفِّ بينَ السَّواري للمأموم

١/١١٤٠ ـ عَنْ عبْدِ الحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قالَ: صَلَّيْنا خَلْفَ أَمِيرٍ مِنَ الأُمَرَاءِ فاضطَرَّنا النَّاسُ فَصَلَّيْنا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ، فلَمَّا صَلَّيْنا قالَ أنسُ بْنُ مالِكٍ: كُنَّا نَتَّقِي هٰذا على عَهدِ رَسُول اللَّهِ ﷺ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ ابْنَ ماجه.

٢/١١٤١ ـ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عنْ أبِيهِ قالَ: كُنَّا نُنْهَىٰ أنْ نَصُفَّ بَيْنَ السَّوارِي على عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنُطْرَدُ عَنْها طَرْداً. رَواهُ ابنُ ماجَه، وَقَدْ ثَبَتَ عنهُ ﷺ أنَّهُ لَمَّا دَخَلَ الْكَعْبَةَ صَلى بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ.

٨ ـ بابُ وقوفِ الإمامِ أَعْلَى مِنَ المأمُومِ وبالعَكْسِ

١/١١٤٢ ـ عَنْ هَمَّام أَنَّ حُذَيْفَةَ أَمَّ النَّاسَ بالمَدَائنِ على دُكانٍ فأخذَ أَبُو مَسْعُودٍ بِقَمِيصِهِ فَجَبَذَهُ، فلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلاتِهِ قالَ: أَلَمْ تَعْلمْ أنَّهُمْ كانُوا ينْهَونَ عَنْ ذٰلِكَ؟ قالَ:

(۱۱۳۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاد رکھو اللہ اور اس کے فرشتے ان نمازیوں پر درود بھیجتے ہیں جو صفوں کی دائیں طرف کھڑے ہوتے ہیں۔

(۱۱۳۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں پیچھے رہنا دیکھا تو فرمایا آگے بڑھ کر میری اقتدا کرو اور تمہاری اقتدا تمہارے بعد والوں کو کرنی چاہیے۔ لوگ پہلی صف سے پیچھے ہٹتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنی رحمت سے پیچھے ہٹا دے گا۔

کیا لوگ امام کے آنے سے پہلے صفیں باندھ کر کھڑے ہو سکتے ہیں؟

(۱۱۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تکبیر کہی جاتی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی جگہ آنے سے پہلے ہی صف باندھ کر کھڑے ہو جاتے تھے۔

(۱۱۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبل اس کے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں صفیں برابر کر لی گئیں اور نماز کھڑی ہو گئی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور مصلّے پر کھڑے ہوئے (اچانک) آپ کو یاد آیا کہ آپ جنبی ہیں۔ فرمایا اسی طرح کھڑے رہو۔ ہم اپنی ہیئت پر کھڑے رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر جا کر غسل کیا اور اس حال میں آئے کہ سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر (تکبیر تحریمہ) کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ احمد اور نسائی میں ہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مصلّے پر کھڑے ہو گئے۔ ہم نے انتظار کیا کہ آپ اللہ اکبر کہتے ہیں (مگر) آپ واپس تشریف لے گئے پھر پہلی حدیث کے مطابق بیان کیا۔

(۱۱۳۹) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو جب تک مجھے آتے ہوئے نہ دیکھ لو کھڑے نہ ہوا کرو۔ مگر بخاری نے قَدْ خَرَجْتُ کا ذکر نہیں کیا۔

ستونوں کے درمیان صفیں باندھ کر کھڑا ہونا مکروہ ہے

(۱۱۴۰) حضرت عبدالحمید بن محمود سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے ایک امیر کے پیچھے نماز پڑھی جگہ کی کمی کی وجہ سے ہم مجبوراً ستونوں کے درمیان کھڑے ہو گئے۔ نماز کے بعد حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا ہم عہدِ رسالت میں اس سے بچا کرتے تھے۔

(۱۱۴۱) حضرت قرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں عہد رسالت میں ستونوں کے درمیان صفیں باندھ کر نماز پڑھنے سے روکا جاتا تھا اور وہاں سے ہمیں ہٹا دیا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے تو آپ نے ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔

فقہ الحدیث: امام یا منفرد ستونوں کے درمیان نماز پڑھ سکتا ہے مقتدی نہیں۔

امام کا مقتدیوں سے اوپر یا نیچے کھڑا ہونا

(۱۱۴۲) حضرت ہمام سے مروی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مدائن میں ایک دوکان (اونچی جگہ) پر کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان کا کرتا پکڑ کر (نیچے) گھسیٹ لیا۔ جب فارغ ہو گئے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا تمہیں خبر نہیں لوگوں کو اس سے منع کیا جاتا تھا فرمایا

بَلَى قَدْ ذَكَرْت حِينَ مَدَدْتَنِي. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٢/١١٤٣ ـ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قالَ: نَهَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُومَ الإمامُ فوقَ شَيْءٍ والنَّاسُ خَلْفَهُ، يَعْني أَسْفَلَ مِنْهُ. رواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

٣/١١٤٤ ـ وَعَنْ سَهلِ بْنِ سعْدٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ جَلَسَ على المِنْبَرِ في أَوَّلِ يَوم وُضِعَ فكبَّرَ وَهوَ عَلَيْهِ، ثمَّ رَكَعَ، ثمَّ نَزَلَ الْقهقرَى، فَسَجَدَ وسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ، ثمَّ عادَ حَتى فَرَغَ، فَلَما انْصَرَفَ قالَ: أَيُّها النَّاسُ إنَّما فعَلْت هٰذا لِتَأْتَمُّوا بي، وَلِتعَلَّمُوا صَلاتِي. متفقٌ عَليهِ، وَمَنْ ذَهَبَ إلَى الْكَرَاهَةِ حَمَلَ هٰذا على الْعُلُوِّ الْيَسِيرِ وَرَخَّصَ فِيهِ.

٤/١١٤٥ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ صَلَّى على ظَهرِ المَسْجِدِ بِصَلاةِ الإمامِ.

٥/١١٤٦ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أنهُ كانَ يَجْمَعُ في دَارِ أَبِي نافِعٍ عَنْ يَمِينِ المَسْجِدِ في غرْفةٍ قَدْرَ قامَةٍ مِنْها لَها بَابٌ مُشْرِفٌ على المَسْجِدِ بالْبَصْرَةِ فَكَانَ أَنَسٌ يَجْمَعُ فيهِ وَيَأْتَمُّ بالإمامِ. رَواهُما سَعِيدٌ في سُنَنِهِ.

٩ ـ بابُ ما جاءَ في الحائِلِ بينَ الإمامِ والمأموم

١/١١٤٧ ـ عَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَ لَنا حَصِيرَةٌ نَبْسُطُها بالنَّهارِ، ونَحْتَجِرُها باللَّيْلِ فَصَلَّى فِيها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذاتَ لَيْلَةٍ فَسَمِعَ المُسلِمُونَ قِرَاءَتَهُ فَصلُّوا بِصلاتِهِ، فلمَّا كانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّانِيَةُ كَثُرُوا فاطَّلَعَ عَلَيْهِمْ فقالَ: اكْلُفُوا مِنَ الأعمالِ ما تُطِيقُونَ فإنَّ اللَّهَ لا يَمَلُّ حَتى تَمَلُّوا. رَواهُ أحمَدُ.

١٠ ـ بابُ ما جاءَ فِيمَنْ يُلازِمُ بُقْعَةً بِعَيْنِها مِنَ المسْجِدِ

١/١١٤٨ ـ عَنْ عبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ نَهىٰ في الصَّلاةِ عَنْ ثَلاثٍ: عَنْ نَقْرَةِ الْغُرابِ، وَافْتِراشِ السَّبُعِ، وَأَنْ يُوطِنَ الرَّجُلُ المُقامَ الْوَاحِدَ كإِيطانِ الْبَعِيرِ. رَواهُ الخَمْسَةَ إلاَّ التِّرْمذِيَّ.

٢/١١٤٩ ـ وعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ أَنَّهُ كانَ يَتَحَرَّى الصَّلاةَ عِنْدَ الأسْطُوَانَةِ الَّتي عِنْدَ المصْحَفِ، وقالَ: رَأَيْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلاةَ عِنْدَها. متَّفَقٌ عليْهِ، وَلِمُسْلمٍ: أنَّ سَلَمَةَ كانَ يَتَحَرَّى مَوضِعَ المُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ، وَذَكَرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يَتَحَرَّى ذٰلِكَ المَكانَ.

قلت: وهذا محمول على النفل. ويحمل النهي على من لازم مطلقاً للفرض والنفل.

کیوں نہیں جب تم نے مجھے کھینچا تو مجھے یاد آ گیا۔

(۱۱۴۳) حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ امام کسی چیز پر کھڑا ہو اور مقتدی اس کے پیچھے یعنی نیچے ہوں۔

(۱۱۴۴) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے لیے پہلے روز جب منبر رکھا گیا تو اس پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ نے منبر ہی پر تکبیر تحریمہ کہی پھر رکوع کیا، پھر پیچھے کی طرف چل کر اترے۔ پھر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا۔ پھر (منبر پر) لوٹے۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے اور فرمایا لوگو! میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تا کہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز دیکھ لو۔

فقہ الحدیث: جو شخص امام کے اونچی جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھانے کو مکروہ سمجھتا ہے اس نے اس حدیث کو تھوڑی سی بلندی پر محمول کیا ہے اور اس میں رخصت دی ہے۔

(۱۱۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے امام کے پیچھے مسجد کی چھت پر نماز پڑھی (یعنی امام مسجد کے اندر تھا)۔

(۱۱۴۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بصرہ میں حضرت ابو نافع کے گھر (جو مسجد کے دائیں جانب تھا، جس کا دروازہ مسجد سے اونچا تھا اور بصرہ میں تھا) کے بالا خانے پر باجماعت نماز پڑھی (امام مسجد میں تھا) حضرت انس رضی اللہ عنہ اس میں جماعت سے نماز پڑھتے تھے اور امام کی اقتدا کیا کرتے تھے۔

امام ومقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو

(۱۱۴۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہمارے پاس ایک چٹائی تھی دن میں اس پر نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور رات میں اس کا حجرہ بنا لیا کرتے تھے۔ ایک رات اسی حجرے میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی قراءت سن لی اور (آپ کے پیچھے) آپ ﷺ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھی۔ دوسری شب کو کافی مسلمان جمع ہو گئے۔ آپ ﷺ کو بھی خبر ہو گئی۔ فرمایا ایسے عمل کرو جنہیں نبھا سکو، یاد رکھو اللہ تعالیٰ (اجر دینے سے) نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم ہی (عمل کرنے سے) اُکتا جاؤ۔

مسجد میں کوئی خاص جگہ مقرر کر لینا

(۱۱۴۸) حضرت عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز میں تین باتوں سے منع فرمایا ہے۔ کوے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے، درندوں کی طرح ہاتھ بچھانے سے اور اونٹ کی طرح مسجد میں کوئی خاص جگہ مقرر کرنے سے۔

(۱۱۴۹) حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اسی ستون کے پاس جا کر نماز پڑھنے کی کوشش کرتے تھے جہاں قرآن شریف رکھے جاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے آپ بھی کوشش کر کے اسی ستون کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت سلمۃ رضی اللہ عنہ اسی جگہ کا قصد کرتے تھے جہاں قرآن رکھے جاتے تھے اور وہاں نوافل پڑھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی اسی جگہ کا قصد کیا کرتے تھے۔

فقہ الحدیث: میں کہتا ہوں اجازت نوافل پر محمول ہے اور ممانعت فرض ونفل مطلق نماز کے لیے جگہ مخصوص کرنے کی ہے۔

١١ ـ بابُ استحبابِ التَّطوُّعِ في غيرِ موضِعِ المكتوبَةِ

١/١١٥٠ ـ عَنِ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «لا يُصَلِّي الإِمامُ في مُقامِهِ الذي صَلَّى فِيهِ المَكْتُوبَةَ حتى يَتَنَحَّى عنْهُ». رَواهُ ابْنُ ماجَه وأَبُو دَاوُد.

٢/١١٥١ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: «أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى أَن يَتقَدَّمَ أو يَتَأَخَّرَ أَو عَنْ يَمِينِهِ أَو عَنْ شِمالِهِ». رَواهُ أَحْمدُ ورواهُ أَبُو دَاوُدَ، وابْنُ ماجه وَقالا: يَعْنِي في السُّبْحَةِ.

١٦ ـ أبوابُ صَلاةِ المرِيضِ

١ ـ بابُ صَلاةِ المرِيضِ

١/١١٥٢ ـ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قالَ: كانَتْ بي بَوَاسِيْرُ، فَسَأَلْت النَّبيَّ ﷺ عنِ الصَّلاةِ فقالَ: «صلِّ قائماً، فإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِداً، فإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبِكَ». رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ مُسْلِماً، وَزَادَ النسائِيُّ: فإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فمُسْتَلْقِياً لا يُكَلِّفُ اللّهُ نَفساً إلاَّ وُسْعَها.

٢/١١٥٣ ـ وَعَنْ عَلِي بْنِ أبي طَالِبٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: يُصلِّي المَرِيضُ قائماً إِنِ اسْتَطَاعَ، فإِنْ لم يَسْتَطِعْ صَلَّى قاعِداً، فإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَسْجُدَ أَومَأَ بِرَأْسِهِ، وجَعَلَ سُجُودَهُ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهِ، فإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّي قاعِداً، صَلَّى على جَنْبِهِ الأَيْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يصلِّي على جَنْبِهِ الأَيمَنِ، صَلَّى مُسْتَلْقِياً رِجْلاهُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ. رَواهُ الدَّارقُطنيُّ.

٢ ـ بابُ الصلاةِ في السفينةِ

١/١١٥٤ ـ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: سُئِلَ النَّبيُّ ﷺ كَيْفَ أُصَلِّي في السَّفِيْنَةِ؟ قالَ صَلِّ فِيها قائماً إلاَّ أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ. رَواهُ الدَّارقُطْنيُّ وَأَبو عبْدِ اللّهِ الحَاكِمُ على شَرْطِ الصَّحِيحَيْنِ.

٢/١١٥٥ ـ وعَنْ عبدِ اللّهِ بْنِ أبي عتْبَةَ قالَ: صَحِبْت جابِرَ بْنَ عبْدِ اللّهِ وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ في سَفِيْنَةٍ فصلُّوا قِيَاماً في جَماعةٍ أَمَّهُمْ بَعْضُهُمْ وَهُمْ يَقْدِرُونَ على الجُدِّ. رَواهُ سَعِيدٌ في سُنَنِهِ.

١٧ ـ أبوابُ صلاةِ المسافِرِ

١ ـ بابُ اختيارِ القَصْرِ وجوازِ الإتمامِ

١/١١٥٦ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: صَحِبْت النَّبيَّ ﷺ وكانَ لا يَزِيدُ في السَّفَرِ على

فرض نماز کی جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ سنتیں پڑھنا الخ

(۱۱۵۰) حضرت مغیرۃ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: امام اس جگہ نماز نہ پڑھے جہاں اس نے فرض نماز پڑھی ہے، یہاں تک کہ وہاں سے ہٹ جائے۔

(۱۱۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نماز پڑھنے کے بعد کیا کوئی آگے بڑھنے سے یا پیچھے ہٹنے سے یا دائیں بائیں ہٹ کر نماز پڑھنے سے عاجز ہے۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے اور دونوں نے کہا یعنی نوافل پڑھنے کے لیے۔

بیمار کی نماز کے مسائل

(۱۱۵۲) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مجھے بواسیر کا مرض تھا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں مسئلہ پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر کھڑے نہ ہوسکو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر بیٹھ کر بھی نہ پڑھ سکو تو لیٹ کر پڑھو۔ نسائی میں اتنا زیادہ ہے اگر یہ بھی نہ کر سکو تو چت لیٹ کر پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔

(۱۱۵۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار سے اگر ہو سکے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے ورنہ بیٹھ کر پڑھ لے۔ اگر سجدہ نہ کر سکے تو سر سے اشارہ کرے اور سجدہ رکوع سے ذرا سا پست رکھے۔ اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکے تو دائیں کروٹ پر قبلہ رُو ہو کر نماز پڑھ لے۔ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو چت لیٹ کر نماز پڑھ لے اور دونوں پیر قبلہ کی طرف ہوں۔

کشتی میں نماز

(۱۱۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کشتی میں کس طرح نماز پڑھوں؟ فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر ڈوبنے کا ڈر نہ ہو۔

(۱۱۵۵) حضرت عبداللہ بن ابی عتبہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں کشتی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں انہوں نے اس میں کھڑے ہو کر با جماعت نماز پڑھی اور ایک امام بن گیا حالانکہ وہ کنارے پر آ کر نماز پڑھ سکتے تھے۔

مسافر کی نماز کے مسائل

قصر مستحب اور پوری نماز بھی جائز

(۱۱۵۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں۔ آپ سفر میں

رَكْعَتَيْنِ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمانَ كَذٰلِكَ. متَّفقٌ عليهِ.

٢/١١٥٧ ـ وَعنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قالَ: قُلْت لِعُمَرَ بْنِ الخطاب: ﴿فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَن تَقْصُرُوا مِنَ ٱلصَّلَوٰةِ إِنْ خِفْتُمْ أَن يَفْتِنَكُمُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوٓاْ﴾ [النساء: ١٠١] فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ، قالَ: عَجِبْت مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فقالَ: صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّهُ بِها عَلَيْكُمْ، فاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ، رَواهُ الجَماعة إلاَّ الْبُخاريَّ.

٣/١١٥٨ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: خرَجْت مَعَ النَّبي ﷺ في عُمْرَةٍ في رَمَضانَ فأَفْطرَ وَصُمْتُ، وقَصرَ وَأَتْمَمتُ، فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمي، أَفْطَرْتَ وَصُمْتُ، وَقَصَرْتَ وَأَتْمَمْتُ، فقالَ أحْسَنْتِ يَا عائِشَةُ. رَواهُ الدَّارَقُطْنيُّ وقالَ هٰذا إسْنادٌ حسَنٌ.

٤/١١٥٩ ـ وَعَنْ عائِشة أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يَقْصُرُ في السَّفَرِ وَيُتِمُّ، وَيفطِرُ وَيَصُومُ. رَواهُ الدَّارَقطْنيُّ وقالَ إسْنادٌ صَحيحٌ.

٥/١١٦٠ ـ وَعَنْ عمرَ أنهُ قالَ: صلاةُ السَّفَرِ رَكعتَانِ، وَصلاةُ الأضحَىٰ رَكْعَتَانِ، وَصلاةُ الْفِطرِ رَكْعَتانِ، وصلاةُ الجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ، تَمامٌ مِنْ غيْرِ قَصْر، على لِسَانِ محمَّدٍ ﷺ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجَه.

٦/١١٦١ ـ وَعَنِ ابْنِ عمرَ قالَ: إنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ أَتَانا ونحْنُ ضُلاَّلٌ فَعَلَّمَنا فكانَ فِيما عَلَّمَنا أَنَّ اللّهَ عزَّ وَجلَّ أَمَرَنا أَنْ نُصلِّيَ رَكْعَتَيْنِ في السَّفرِ. رَواهُ النَّسائيُّ.

٧/١١٦٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «إنَّ اللّهَ يُحِبُّ أَنْ تؤْتَى رُخَصُهُ كما يَكْرَهُ أَنْ تُؤْتَى مَعْصِيَتُهُ». رَواهُ أَحمَدُ.

٢ ـ بابُ الردِّ على مَنْ قالَ إذا خَرَجَ نهاراً لم يَقصُرْ إلى اللَّيلِ

١/١١٦٣ ـ عنْ أنَسٍ صَلَّيْت مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ الظُّهرَ بالمَدِينَةِ أَرْبَعاً وَصَلَّيْت مَعَه الْعَصْرَ بِذِي الحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/١١٦٤ ـ وعَنْ شعْبةَ عَنْ يَحْيَىٰ بْنِ يَزِيدَ الْهَنائيِّ قالَ: سألْت أنساً عَنْ قَصْرِ الصَّلاةِ فقالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا خَرَجَ مَسِيرَةَ ثَلاثَةِ أَمْيالٍ، أَو ثَلاثَةِ فَرَاسِخَ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. شُعْبَةُ الشَّاكُّ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلم وأَبُو دَاودَ.

٣ ـ بابُ أنَّ مَنْ دخلَ بلداً فَنَوَىٰ الإقامةَ فيهِ أَرْبَعاً يَقْصُرُ

١/١١٦٥ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبيِّ ﷺ إِلَى مَكَّةَ في الْمَسِيرِ والمُقَامِ بِمكَّةَ إِلَى أَنْ رَجَعُوا رَكْعَتَيْنِ ركعتين. رَواهُ أَبُو دَاودَ الطَّيَالِسِي في مُسْنَدِهِ.

دو رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا ہوں وہ بھی اسی طرح (دو رکعتیں پڑھتے تھے)۔

(۱۱۵۷) حضرت یعلی بن امیہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آیت (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا) (نماز قصر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اگر تمہیں کافروں کے فتنے کا ڈر ہو)۔ میں قصر اندیشے پر موقوف ہے اور اب ہم امن و عافیت سے ہیں (لہٰذا اب قصر نہیں کرنا چاہیے) فرمایا مجھے بھی یہی خیال آتا تھا چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کا صدقہ ہے اس کا صدقہ قبول کرو۔

(۱۱۵۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں عمرے کے لیے نکلی۔ آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا تھا۔ (مگر) میرا روزہ تھا۔ آپ ﷺ نے قصر نماز پڑھی تھی (مگر) میں نے پوری پڑھی تھی۔ میں نے آپ ﷺ سے کہا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا اور میں نے رکھا اور آپ ﷺ نے قصر نماز پڑھی اور میں نے پوری پڑھی۔ فرمایا اے عائشہ! تم نے اچھا کیا۔

(۱۱۵۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں قصر بھی کر لیا کرتے تھے اور پوری نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے، روزہ رکھ بھی لیا کرتے تھے اور چھوڑ بھی دیا کرتے تھے۔

(۱۱۶۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا سفر کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ چاشت کی نماز دو رکعتیں ہیں، عید الفطر کی نماز دو رکعتیں ہیں اور جمعہ کی نماز دو رکعتیں ہیں۔ یہ پوری نمازیں ہیں اور ان میں رسول اللہ ﷺ کی زبانی قصر نہیں ہے۔

(۱۱۶۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوئے تو ہم گمراہ تھے آپ ﷺ نے ہمیں تعلیم دی۔ آپ ﷺ کی تعلیم میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ نے ہمیں سفر میں دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔

(۱۱۶۲) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ محبوب ہے کہ اس کی رخصت کو قبول کر لیا جائے۔ اسی طرح جس طرح اس کو یہ ناپسند ہے کہ اس کی نافرمانی کی جائے۔

اس کی تردید جو کہتا ہے کہ اگر دن میں سفر کیا جائے تو رات آنے تک نماز میں قصر نہ کی جائے

(۱۱۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینے میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور آپ ﷺ کے ساتھ ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعتیں پڑھیں۔

(۱۱۶۴) حضرت یحییٰ بن یزید ہنائی نے کہا میں نے قصر کے بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب تین میل یا تین فرسخ (۹ میل) کا سفر کرتے تو دو رکعتیں پڑھتے تھے (یہ شک شعبہ کو ہے جو یحییٰ کے شاگرد ہیں)۔

فقہ الحدیث: میل چھ ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے اور ہاتھ چوبیس آڑی انگلیوں کا اور انگلی چھ آڑے جو کے برابر ہوتی ہے (نووی) ذوالحلیفہ مدینے سے چھ میل دور ہے ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے اور وہاں کا میل ہمارے ہاں کے کوس کے برابر ہوتا ہے (مترجم)۔

کتنے دن قصر کیا جا سکتا ہے؟

(۱۱۶۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ کے راستے میں قیام مکہ کے دوران واپس ہونے تک دو دو رکعتیں پڑھیں۔

٢/١١٦٦ ـ وَعَنْ يَحْيَىٰ بْنِ أبي إسحٰقَ عَنْ أَنَسٍ قالَ: خَرَجْنا مَعَ النَّبي ﷺ مِنَ المَدينةِ إلى مَكَّةَ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، حتى رَجَعْنا إلى المَدِينَةِ، قلْتُ: أَقَمْتُم بِها شيئاً؟ قالَ: أَقَمْنا بِها عَشراً. مُتَّفَقٌ عليْهِ، وَلِمُسْلم: خَرَجْنا مِنَ المَدِينَةِ إلَى الحَجِّ... ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ. وقالَ أحمَدُ: إنَّما وَجْهُ حدِيثِ أنَسٍ أنَّهُ حَسِبَ مُقامَ النَّبيِّ ﷺ بِمكَّةَ ومِنًى وإلاَّ فَلا وَجْهَ لهُ غَيْرُ هٰذا، وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ جابِرٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فأقامَ بِها الرَّابِعَ والْخَامِسَ والسَّادِسَ والسَّابع وَصَلَّى الصُّبْحَ في الْيَوم الثَّامِنِ، ثمَّ خَرَجَ إلَى مِنًى، وَخَرَجَ مِنْ مَكَّةَ مُتَوَجِّهاً إلَى المَدِينَةِ، بَعدَ أيَّامِ التَّشْرِيقِ. وَمَعْنَى ذٰلِكَ كلِّهِ في الصَّحِيحَيْنِ وَغَيْرِهِما.

٤ ـ بابُ مَنْ أقامَ لقضاءِ حاجةٍ ولم يُجْمِعْ إقَامَةً

١/١١٦٧ ـ عَنْ جابِرٍ قالَ: أقامَ النَّبيُّ ﷺ بِتَبُوكَ عِشْرِينَ يوماً يَقْصُرُ الصلاةَ. رَواهُ أحمَدُ وأَبُو داوُدَ.

٢/١١٦٨ ـ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قالَ: غزَوت مَعَ النَّبيِّ ﷺ وَشَهِدْت مَعهُ الْفَتْحَ فأقامَ بِمكَّةَ ثَمانِيَ عَشَرَةَ لَيْلَةً لا يُصَلِّي إلاَّ رَكْعَتَيْنِ يَقُولُ: يَا أَهلَ الْبَلْدَةِ صَلُّوا أَرْبَعاً فإنَّا سُفْرٌ. رَواهُ أبُو داوُدَ وَفِيهِ دَلِيلٌ على أنَّهُ لَمْ يَجْمعْ إقامَةً.

٣/١١٦٩ ـ وَعَنِ ابنِ عبَّاسٍ قالَ: لَمَّا فَتَحَ النَّبيُّ ﷺ مكَّةَ أقامَ فِيها تِسْعَ عَشرَةَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، قالَ فَنَحْنُ إذَا سَافرْنا فأقمْنا تِسْعَ عَشْرَةَ قصرْنا، وَإنْ زِدْنا أتْمَمْنا. رَواهُ أَحمَدُ والْبُخاريُّ وابْنُ ماجه، وَرَواهُ أبُو داودَ وَلٰكِنَّهُ قالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، وقالَ: قالَ عَبَّادُ بْنُ منصُورٍ عَنْ عِكْرِمة عَنِ ابنِ عبَّاسٍ: أقامَ تِسْعَ عشْرَةَ.

٤/١١٧٠ ـ وَعَنْ ثُمامَةَ بْنِ شرَاحِيلَ قالَ: خَرَجْت إلَى ابْنِ عُمَرَ فَقُلْت ما صَلاة المُسافِرِ؟ فقالَ: رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ إلاَّ صلاةَ المَغْرِبِ ثلاثاً، قلْت أرَأَيْتَ إنْ كُنا بِذِي المَجازِ، قالَ: وَما ذِي الْمجازِ؟ قُلْت مكانٌ نَجْتَمعُ فِيهِ، وَنَبِيعُ فِيهِ، وَنَمْكُثُ عِشْرِينَ لَيْلَةً أَو خَمْسَ عَشَرَةَ لَيْلَةً، فقالَ: يَا أيُّها الرَّجُلُ كُنْت بأذربيجانَ لا أدْري، قالَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ أَو شَهرَيْنِ فَرَأَيْتُهُمْ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ ركْعَتَيْنِ. روَاهُ أحمَدُ في مُسْنَدِهِ.

٥ ـ بابُ مَنِ اجْتازَ في بَلَدٍ فَتَزَوَّجَ فيهِ أَو لَهُ فيهِ زَوجَةٌ فَلْيُتِمّ

١/١١٧١ ـ عَنْ عُثمانَ بْنِ عَفَّانَ أنَّهُ صلَّى بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعاتٍ فأنْكَرَ النَّاسُ عَلَيهِ، فقالَ: يا أَيُّها النَّاسُ إنِّي تأَهَّلْت بِمكَّةَ مُنْذُ قَدِمْتُ، وَإنِّي سَمِعْت رَسُولَ اللهِ ﷺ يقُولُ: «مَنْ تأهَّلَ في بلَدٍ فَلْيُصَلِّ صلاةَ المُقِيمِ». رَواهُ أحْمَدُ.

(۱۱۶۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینے سے مکہ روانہ ہوئے۔ آپ ﷺ نے واپس مدینہ پہنچنے تک دو دو رکعتیں پڑھیں، یحییٰ بن اسحاق نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم مکہ میں ٹھہرے بھی تھے؟ بولے ہاں دس دن ٹھہرے تھے (یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے)۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے ہم مدینہ سے حج کے لیے روانہ ہوئے۔

فقہ الحدیث: امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے مکہ اور منیٰ کے قیام کو شمار کر لیا ہے ورنہ حدیث کے معنی صحیح نہیں ہوتے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ میں ۴ ذی الحجہ کو صبح کے وقت داخل ہوئے اور مکہ میں ۴، ۵، ۶، اور ۷ تاریخ تک ٹھہرے پھر آٹھویں تاریخ کو صبح کی نماز پڑھ کر منیٰ روانہ ہو گئے اور ایام تشریق کے بعد مکہ سے مدینے روانہ ہو گئے۔ یہ کل دس دن ہوئے۔ صحیحین وغیرہ کی روایات سے یہ مضمون ثابت ہے۔

ضرورت کی وجہ سے ٹھہرے رہنا اور کسی خاص مدت تک ٹھہرنے کا ارادہ نہ کرنا

(۱۱۶۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ تبوک میں بیس دن ٹھہرے اور برابر قصر نماز پڑھتے رہے۔

(۱۱۶۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا۔ فتح مکہ کے موقع پر بھی میں موجود تھا۔ آپ مکہ میں اٹھارہ راتیں رہے اور برابر قصر کرتے رہے۔ فرمایا کرتے تھے اے مکہ والو! تم چار پڑھو، ہم مسافر ہیں۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے قیام کا پکا ارادہ نہیں کیا تھا۔

(۱۱۶۹) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا آپ ﷺ فتح مکہ کے موقع پر انیس دن ٹھہرے تھے اور برابر قصر کرتے رہے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب ہم سفر کرتے ہیں اور انیس دن ٹھہرتے ہیں تو قصر کرتے ہیں اور اگر زیادہ ٹھہرتے ہیں تو پوری نماز پڑھتے ہیں۔ امام ابوداؤد کی روایت میں سترہ دن آئے ہیں اور کہا ہے عباد بن منصور نے عکرمہ سے انہوں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ انیس دن ٹھہرے تھے۔

(۱۱۷۰) ثمامہ بن شراحیل سے مروی ہے انہوں نے کہا میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا مسافر کی نماز کیا ہے؟ فرمایا مغرب کے علاوہ دو دو رکعتیں۔ میں نے کہا اگر میں ذوالمجاز میں ہوں؟ فرمایا ذوالمجاز کیا ہے؟ میں نے کہا وہ ایک جگہ ہے جہاں میلہ لگتا ہے اور ہم جمع ہو کر لین دین کیا کرتے ہیں اور وہاں پندرہ بیس دن ٹھہرتے ہیں۔ فرمایا اے شخص! میں آذربائیجان میں تھا (معلوم نہیں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے چار مہینے تک کہا یا دو مہینے تک) میں نے لوگوں کو دو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا۔

سسرال میں قصر کرنے کا مسئلہ

(۱۱۷۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھیں۔ لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا لوگو! سنو جب سے میں مکہ میں آیا ہوں یہاں نکاح کر لیا ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے جو کسی شہر میں نکاح کر لے وہ مقیم جیسی نماز پڑھے۔

١٨ ـ أبواب الجمع بين الصلاتين

١ ـ باب جوازه في السفر في وقت إحداهما

١/١١٧٢ ـ عن أنس قال: «كان رسول الله ﷺ إذا رحل قبل أن تزيغ الشمس أخَّر الظهر إلى وقت العصر ثم نزل يجمع بينهما، فإن زاغت قبل أن يرتحل صلى الظهر ثم ركب». متفق عليه. وفي رواية لمسلم: «كان إذا أراد أن يجمع بين الصلاتين في السفر يُؤخِّر الظهر حتى يدخل أول وقت العصر ثم يجمع بينهما».

٢/١١٧٣ ـ وَعَنْ مُعاذٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ في غَزْوَةِ تَبوكَ إذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهرَ حَتَّى يَجْمَعَها إلَى الْعَصْرِ يصلِّيهما جَميعاً، وَإذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهرَ والْعَصْرَ جَميعاً ثمَّ سَارَ وكانَ إذَا ارْتَحلَ قَبْلَ المغربِ أَخَرَ المَغْربَ حتَّى يُصَلِّيها مَعَ الْعِشاءِ، وإذَا ارْتَحَلَ بعْدَ المَغرِبِ عَجَّلَ الْعِشاءَ فَصلاَّها مَعَ المَغرِبِ. رَواهُ أحْمدُ وأبو دَاوُدَ والتِّرمِذيُّ.

٣/١١٧٤ ـ وَعَنْ ابنِ عباسٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ كانَ في السَّفَرِ إذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ في مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهرِ والْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ فَإذَا لَمْ تَزِغْ له في مَنْزِلِهِ سَارَ حتَّى إذَا حانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهرِ والْعَصْرِ، وإذَا حانَتْ لَهُ المَغْرب في مَنْزِلِهِ جَمعَ بَيْنَها وَبَيْنَ الْعِشاءِ، وَإذَا لَمْ تَحِنْ في مَنْزِلِهِ رَكِبَ حتَّى إذَا كانَتِ الْعِشاءُ نَزَلَ فَجمَعَ بَيْنَهُما. رَواهُ أحْمَدُ ورَواهُ الشَّافِعِي في مُسْنَدِهِ بنَحْوِهِ وقالَ فِيهِ وَإذَا سَارَ قَبْلَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهرَ حتَّى يَجْمَعَ بَيْنَها وَبَيْنَ الْعَصْرِ في وقْتِ الْعَصْرِ.

٤/١١٧٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتُغِيثَ على بَعْضِ أهلِهِ فَجَدَّ بِهِ السَّيْر فأَخَّرَ المغرِبَ حتَّى غابَ الشَّفَقُ، ثمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُما، ثمَّ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يَفعلُ ذٰلِكَ إذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ. رَواهُ التِرمِذيُّ بِهٰذا اللَّفْظِ وصحَّحهُ ومَعْناهُ لِسائِرِ الجَماعةِ إلاَّ ابْنَ ماجَه.

٢ ـ بابُ جَمْعِ المقيمِ لمطرٍ أو غيرِهِ

١/١١٧٦ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ رَضيَ اللَّهُ عنهُما أَنَّ النَّبيَّ ﷺ صلَّى بالمَدِينَةِ سَبْعاً وَثَمانِياً: الظُّهرَ والعَصْرَ والمَغْربَ والعِشَاءَ. مُتَّفَقٌ علَيْهِ، وَفي لَفْظٍ لِلجماعةِ إلاَّ البخاريَّ وابْنَ ماجه: جَمَعَ بَيْنَ الظُّهرِ والْعَصرِ، وَبَيْنَ المغربِ والْعِشاءِ بالمدِينَةِ مِنْ غَيْرِ خَوفٍ وَلا مَطَرٍ. قِيلَ لابْنِ عبَّاسٍ ما أَرَادَ بِذٰلِكَ؟ قالَ أَرَادَ أَنْ لا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ.

دو نمازیں جمع کرنے کا بیان

سفر میں نمازیں جمع کرنے کی صورتیں

(۱۱۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کی نماز عصر تک موخر فرماتے پھر (عصر کے وقت میں) دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے تھے اور اگر زوال کے بعد سفر کرتے تو ظہر کی نماز پڑھ کر سوار ہوتے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ سفر میں دو نمازیں جمع کرنے کا ارادہ فرماتے تو عصر کے اوّل وقت تک ظہر نہ پڑھتے پھر دونوں جمع کر کے پڑھ لیتے۔

(۱۱۷۳) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک میں تھے جب آپ زوال سے قبل روانہ ہوتے تو ظہر نہ پڑھتے اور اسے عصر کی نماز کے ساتھ پڑھتے اور اگر زوال کے بعد روانہ ہوتے تو ظہر و عصر دونوں پڑھ کر روانہ ہوتے۔ اگر مغرب سے پہلے روانہ ہوتے تو عشاء تک مغرب نہ پڑھتے اور عشاء کے وقت دونوں نمازیں پڑھ لیتے اور اگر مغرب کے بعد روانہ ہوتے تو مغرب و عشاء پڑھ کر روانہ ہوتے۔

(۱۱۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر نبی اکرم ﷺ سفر میں ہوتے اور آپ ﷺ کی قیام گاہ پر زوال ہو جاتا تو سوار ہونے سے پہلے ظہر و عصر جمع کر لیتے تھے اور اگر زوال سے پہلے روانہ ہوتے تو عصر کے اوّل وقت ظہر و عصر جمع کر لیتے۔ اسی طرح اگر آپ ﷺ کی قیام گاہ پر مغرب کا وقت ہو جاتا تو مغرب و عشاء ملا کر پڑھ لیتے ورنہ عشاء کے اوّل وقت مغرب و عشاء جمع کر لیتے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں اسی طرح روایت کی ہے اس میں فرمایا ہے کہ زوال سے قبل روانہ ہوتے عصر کے وقت میں ظہر و عصر جمع کر کے پڑھتے۔

(۱۱۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہیں اپنی ایک بیوی کے پاس جانے کی جلدی تھی تو آپ نے مغرب کی نماز نہیں پڑھی اور روانہ ہو گئے پھر جب شفق غائب ہو گیا تو سواری سے اتر کر مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھیں اور لوگوں کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کو جانے کی جلدی ہوتی تھی۔ ابن ماجہ کے علاوہ پوری جماعت نے اسی کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

بارش وغیرہ کی وجہ سے نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں

(۱۱۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں سات اور آٹھ رکعتیں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی ملا کر پڑھیں۔ مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور احمد کے یہ الفاظ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ظہر و عصر کی اور مغرب و عشاء کی نمازیں مدینے میں بلا خوف و بارش کے ملا کر پڑھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جمع کرنے سے آپ کا کیا مقصد تھا انہوں نے فرمایا تا کہ امت کے لیے آسانی ہو جائے۔

قلت: وهذا يدل بفحواه على الجمع للمطر والخوف للمرض. وإنما خولف ظاهر منطوقه في الجمع لغير عذر، للإجماع ولأخبار المواقيت، فتبقى فحواه على مقتضاه. وقد صح الحديث في الجمع للمستحاضة، والاستحاضة نوع مرض. ولمالك في «الموطأ» عن نافع: أن ابن عمر كان إذا جمع الأمراء بين المغرب والعشاء في المطر جمع معهم. وللأثرم في سننه عن أبي سلمة بن عبد الرحمٰن أنه قال: من السنة إذا كان يوم مطير أن يجمع بين المغرب والعشاء.

٣ ـ بابُ الجمعِ بأذانٍ وإقامَتَينِ مِنْ غيرِ تطوُّعٍ بينَهُما

١١٧٧/١ ـ عَنِ ابنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أنَّ النَّبيَّ ﷺ صلَّى المغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بالمُزْدَلِفَةِ جَمِيعاً كُلُّ واحِدَةٍ مِنْهُما بإقَامَةٍ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُما، وَلا على أثَرِ واحِدَةٍ مِنْهُما. رَواه الْبُخاريُّ والنَّسائيُّ.

١١٧٨/٢ ـ وَعَنْ جابِرٍ رضي الله عنه أنَّ النَّبيَّ ﷺ صلَّى الصَّلاتَيْنِ بعَرَفَةَ بأذَانٍ واحِدٍ وإقامَتَيْنِ وَأَتى المزْدَلِفَةَ فَصلَّى بِها المَغْرِبَ والْعشاءَ بأذَانٍ وَاحِدٍ وَإقامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُما، ثمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى طَلَعَ الفَجْرُ، مُخْتَصَر لأحمَدَ ومُسْلمٌ والنَّسائيُّ.

١١٧٩/٣ ـ وَعَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أنَّ النَّبيَّ ﷺ لَمَّا جاءَ المُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فأسْبَغَ الْوُضوءَ، ثمَّ أقِيمَتِ الصَّلاةُ فصلَّى المَغْرِبَ، ثمَّ أناخَ كُلُّ إنْسانٍ بَعِيرَهُ في مَنْزِلِه، ثُمَّ أقِيمَتِ الْعِشاءُ فَصلاَّها وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُما شَيْئاً. مُتَّفَقٌ علَيْهِ، وفي لَفْظٍ: رَكبَ حتَّى جِئنا المُزْدَلِفَةَ فأقامَ المَغْرِبَ، ثُمَّ أناخَ النَّاسُ في مَنازِلِهِمْ، وَلَمْ يَحُلُّوا حتَّى أقامَ الْعِشاءَ الآخِرَةَ فَصَلَّى ثمّ حَلُّوا. رَواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ، وَفي لَفْظٍ: أتَى المزْدَلفَةَ فصَلُّوا المَغْرِبَ ثمّ حَلُّوا رِحالَهُمْ وأعَنْتُهُ ثُمَّ صَلَّى العِشاءَ. رَواهُ أحْمدُ وهُوَ حُجَّةٌ في جَوازِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ المَجْمُوعَتَيْنِ في وَقْتِ الثَّانِيَةِ.

١٩ ـ أبوابُ الجمعةِ

١ ـ بابُ التغليظِ في تَرْكِها

١١٨٠/١ ـ عَنِ ابنِ مَسْعُودٍ رضي الله عنه أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ لِقَوم يَتَخلَّفُونَ عَنِ الْجُمُعَةِ: «لَقَد هَمَمْت أنْ آمُرَ رَجُلاً يُصَلِّي بالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّق على رِجالٍ يَتخلَّفونَ عَنِ الجمُعَةِ بُيُوتَهُمْ» رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ.

١١٨١/٢ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ وابْنِ عُمَرَ: أنَّهُما سَمِعا النَّبيَّ ﷺ يقُولُ على أعْوَادِ

فقہ الحدیث: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ بارش، خوف اور بیماری کی وجہ سے نمازیں جمع کی جاسکتی ہیں البتہ اجماع اور نمازوں کے اوقات کی احادیث کی بنا پر بغیر عذر نمازوں کو جمع کرنے میں اس کے منطوق کی مخالفت کی گئی ہے۔اس طرح اس کے مقتضی کے مطابق اس کا مفہوم باقی رہتا ہے۔صحیح احادیث کے مطابق عورتوں کی ایک بیماری استحاضہ میں مستحاضہ کو نمازیں جمع کرنی جائز ہیں۔موطا امام مالک میں حضرت نافع سے مروی ہے کہ جب امراء بارش کی وجہ سے مغرب اور عشاءؒ کی نمازیں جمع کرتے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ جمع کر کے نمازیں پڑھا کرتے تھے اور سنن اثرم میں حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا بارش کے دن مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھنا سنت ہے۔

دو فرض نمازیں بغیر سنتوں کے ایک اذان اور دو تکبیروں سے جمع کر کے پڑھنا

(۱۱۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشا کی نمازیں ملا کر الگ الگ تکبیر سے پڑھیں۔ان کے درمیان میں اور ان کے بعد سنتیں نہیں پڑھیں۔

(۱۱۷۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اذان اور دو تکبیروں سے میدان عرفات میں دو نمازیں ملا کر پڑھیں۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں آ کر ایک اذان اور دو تکبیروں سے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھیں اور درمیان میں سنتیں نہیں پڑھیں پھر فجر کے طلوع ہونے تک لیٹ گئے۔

(۱۱۷۹) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُتر کر اچھی طرح سے وضو کیا۔پھر نماز کھڑی ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھائی۔پھر ہر شخص نے اپنا اونٹ اپنی اپنی قیام گاہ پر بٹھا دیا پھر تکبیر کہی گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھائی اور دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔یہ الفاظ بھی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے سوار ہوئے اور ہم مزدلفہ آ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھائی پھر لوگوں نے اپنی اپنی قیام گاہوں پر اونٹ بٹھا دیے مگر ابھی کھولے نہیں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھائی اس کے بعد پھر لوگوں نے اونٹ کھولے تھے۔یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ تشریف لائے۔لوگوں نے مغرب کی نماز پڑھ کر اپنی اپنی سواریاں کھول دیں اور ان کی لگامیں اتار دیں۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھائی۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا دو ملائی جانے والی نمازوں میں دوسرے وقت میں تفریق جائز ہے۔بظاہر دونوں حدیثوں میں تعارض ہے مگر مسلم والی حدیث اولیٰ ہے۔علاوہ ازیں جمع بھی ممکن ہے کہ کسی نے سواریاں بعد میں کھولیں اور کسی نے پہلے۔

جمعۃ المبارک کے مسائل واحکام

ترکِ جمعہ کی وعید

(۱۱۸۰) حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ چھوڑنے والوں کے بارے میں فرمایا میں چاہتا ہوں کہ کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دوں پھر انہیں جو جمعہ میں نہیں آتے ان کو گھروں سمیت جلا دوں۔

(۱۱۸۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے منبر پر فرماتے سنا۔

مِنْبَرِهِ لَيَنتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعاتِ أَو لَيَخْتِمَنَّ اللَّهُ على قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونَنَّ مِنَ الْغافِلِينَ. رَواهُ مُسْلمٌ ورَواهُ أَحْمَدُ والنَّسائِيُّ مِنْ حَديثِ ابْنِ عمَرَ وَابْنِ عبَّاسٍ.

١١٨٢/٣ ـ وَعَنْ أبي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ ولهُ صَحْبَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: مَنْ تَرَكَ ثلاثَ جُمَعٍ تَهاوُناً طَبَعَ اللَّهُ على قَلْبِهِ. رَواهُ الخمْسَةُ. ولأحمدَ وابْن ماجَه مِنْ حَدِيثِ جابرٍ نَحْوَهُ.

٢ ـ باب مَنْ تَجِبُ عليهِ ومَنْ لا تَجِبُ

١١٨٣/١ ـ عنْ عبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: الْجُمُعَةُ على مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والدارقطْنِيُّ وقالَ فِيهِ: إنَّما الْجُمُعَةُ على مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ.

١١٨٤/٢ ـ وَعَنْ حَفْصَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: رَوَاحُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ على كُلِّ مُحْتَلِمٍ. رَواهُ النسائيُّ.

١١٨٥/٣ ـ وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهابٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ قال: «الجُمُعَةُ حقٌّ وَاجِبٌ على كُلِّ مُسْلِمٍ في جَماعَةٍ إلاَّ أَرْبَعَةً: عبْدٌ مَمْلُوكٌ، أَوِ امْرَأَةٌ، أَو صَبِيٌّ، أَو مَرِيضٌ» رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وقالَ: طَارِقُ بْنُ شِهابٍ قَدْ رَأى النَّبيَّ ﷺ وَلَمْ يَسْمعْ منْهُ شَيْئاً.

١١٨٦/٤ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: أَلا هَلْ عَسى أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَّخِذَ الصُّبَّةَ مِنَ الغنَمِ على رَأْسِ مِيلٍ أَو مِيلَيْنِ فَيَتَعَذَّرُ عَلَيْهِ الْكَلأُ فَيَرْتَفِعُ ثمَّ تَجِيءُ الْجُمعَة، فلا يَجيءُ ولا يَشْهَدُها، وتَجِيءُ الْجُمُعَةُ فَلا يَشْهدُها، وتجيءُ الْجُمُعَةُ فَلا يَشْهَدُها، حتَّى يَطْبَعَ اللَّهُ تعالَى على قَلْبِهِ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

١١٨٧/٥ ـ وَعَنِ الحَكَمِ عَنْ مُقَسَّمٍ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهم قالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عبْدَ اللَّهِ بن رَوَاحَةَ في سَرِيَّةٍ، فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَومَ جُمُعةٍ، قالَ: فَتَقَدَّمَ أَصْحابهُ وَقالَ أَتَخَلَّفُ فَأُصَلِّي مَعَ النَّبي ﷺ الْجُمُعَةَ ثمَّ أَلْحَقُهُمْ، قالَ: فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَآهُ، فقالَ: ما مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ معَ أَصْحابِكَ؟ فقالَ: أَرَدْت أَنْ أُصَلِّي مَعَكَ الْجُمُعَةَ ثمَّ أَلْحَقُهُمْ، قالَ: فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَو أَنْفَقتَ ما في الأرْضِ جَمِيعاً ما أَدْرَكْتَ غدْوَتَهُمْ». رَواهُ أَحمَدُ والتِّرمِذيُّ. وقالَ شُعْبَةُ: لَمْ يَسْمَعِ الحَكَمُ مِنْ مُقَسَّمٍ إلاَّ خَمْسَةَ أَحادِيثَ وَعدَّها، وَلَيْسَ هٰذا الحَدِيثُ فِيما عَدَّهُ.

١١٨٨/٦ ـ وَعَنْ عمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رضي الله عنه أَنَّهُ أَبْصَرَ رَجُلاً عَلَيْهِ هَيْئَةُ السَّفَرِ فَسَمِعَهُ يَقُولُ: لَولا أَنَّ الْيَومَ يَومُ جُمُعَةٍ لَخَرَجْتُ، فقالَ عمَرُ: اخْرُجْ فإنَّ الْجُمُعَةَ لا تَحْبِسُ عنْ سَفَرٍ. رَواهُ الشَّافِعِيُّ في مُسْنَدِهِ.

لوگ جمعہ چھوڑنے سے قطعی باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر وہ غافلوں میں شمار کیے جائیں گے۔ یہ حدیث احمد اور نسائی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

(۱۱۸۲) حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ جن کو صحابیت کا شرف حاصل ہے، سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تین جمعے معمولی سمجھ کر چھوڑ دیے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ احمد اور ابن ماجہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ایسے ہی بیان کیا ہے۔

جمعہ کس کس پر واجب ہے

(۱۱۸۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذان سننے والے پر جمعہ واجب ہے۔ دار قطنی نے اپنی روایت میں کہا ہے جمعہ اسی پر واجب ہے جس نے اذان سنی۔

(۱۱۸۴) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوّل وقت جمعہ کے لیے جانا ہر بالغ پر واجب ہے۔

(۱۱۸۵) حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ حق ہے اور ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ واجب ہے مگر چار شخصوں پر (واجب نہیں) غلام پر، عورت پر، بچے پر اور بیمار پر۔

فائدہ: امام ابوداؤد نے فرمایا: حضرت طارق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا نہیں۔

(۱۱۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ کوئی میل دو میل پر بکریوں وغیرہ کا ریوڑ رکھے پھر چارہ نہ ملنے کی وجہ سے اور آگے بڑھ جائے پھر جمعہ آئے اور اس میں حاضر نہ ہو پھر جمعہ آئے اور اس میں حاضر نہ ہو، پھر جمعہ آئے اور اس میں حاضر نہ ہو یہاں تک کہ اس کے دل پر مہر لگا دی جاتی ہے۔

(۱۱۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر میں بھیجا۔ اتفاق سے اس دن جمعہ تھا۔ ان کے ساتھی آگے چلے گئے اور وہ اس خیال سے پیچھے رہ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ پڑھ کر لشکر سے جا ملوں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر انہیں دیکھا۔ پوچھا تم قافلہ کے ساتھ صبح صبح کیوں نہیں گئے۔ انہوں نے عرض کی۔ میں نے سوچا آپ کے ساتھ جمعہ پڑھ کر ان سے جا ملوں گا۔ فرمایا اگر تم دنیا کی تمام دولت بھی خرچ کر دو تو بھی ان کے صبح صبح جانے کے ثواب کو نہیں پا سکتے۔

فائدہ: حضرت شعبہ نے پانچ حدیثیں گن کر بتائیں کہ حکم نے مقسم سے صرف یہی سنی ہیں۔ یہ حدیث ان میں نہیں ہے۔

(۱۱۸۸) مسند شافعی میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو سفر کی حالت میں دیکھا کہ کہہ رہا تھا کہ اگر آج جمعہ نہ ہوتا تو میں روانہ ہو جاتا۔ فرمایا روانہ ہو جاؤ، جمعہ سفر سے نہیں روکتا۔

٣ ـ بابُ انعِقادِ الجمعةِ بِأَرْبَعِينَ وإِقَامَتِها في القُرَىٰ

١١٨٩/ ١ ـ عَنْ عبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مالِكٍ وَكانَ قائدَ أَبِيهِ بعْدَ ما ذهَبَ بَصَرُهُ عَنْ أَبِيهِ كَعْبٍ رضي الله عنهما: أَنَّهُ كانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ يومَ الْجُمُعَةِ تَرَحَّمَ لأسعد بنِ زُرَارَةَ، قالَ: فَقُلْت لهُ إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ تَرَحَّمْتَ لأسعد بْنِ زُرَارَةَ قالَ: لأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بِنا في هَزْمِ النَّبِيتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ في نَقِيعٍ يُقالُ لهُ نَقيعُ الْخضماتِ، قُلْتُ: كَمْ كنتمْ يومَئِذٍ؟ قالَ: أَرْبَعُون رَجلاً. رَواهُ أَبُو دَاوِدَ وابْنُ ماجه وقالَ فيهِ: كانَ أَوَّلَ مَنْ صَلَّى بنا صَلاةَ الْجُمُعةِ قَبْلَ مقْدَم النَّبيِّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ.

١١٩٠/ ٢ ـ وعَنْ ابْنِ عبَّاسٍ رضي الله تعالى عنهما قالَ: أَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بعْدَ جُمُعَةٍ جُمِعَتْ في مَسْجِدِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ في مَسْجِدِ عَبْدِ الْقَيْسِ بِجُوَاثي مِنَ البَحْرَيْنِ. رَواهُ البُخارِيُّ وأَبُو دَاودَ. وَقالَ بِجُوَاثي قَرْيَة مِنْ قُرَى الْبَحْرَيْنِ.

٤ ـ بابُ التنظيفِ والتَّجمُّلِ للجمعةِ وقَصْدِها بسكينةٍ والتَّبْكِيرِ والدُّنُوِّ مِنَ الإمام

١١٩١/ ١ ـ عَنِ ابْنِ سَلام رضي الله عنه أَنَّهُ سَمعَ النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ على المِنْبَرِ في يَومِ الْجُمُعَةِ: ما على أحدِكمْ لَوِ اشْتَرَى ثَوبَيْنِ لِيَومِ الجمُعَةِ سِوَى ثَوبَيْ مِهنَتِهِ. رَواهُ ابْنُ ماجَه وأبُو دَاوُدَ.

١١٩٢/ ٢ ـ وَعَنْ أبي سَعِيدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: على كُلِّ مسْلمٍ الْغُسْلُ يَومَ الْجُمُعَةِ، وَيَلْبَسُ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ، وَإِنْ كانَ لهُ طِيبٌ مَسَّ مِنْهُ. رَواهُ أحمَدُ.

١١٩٣/ ٣ ـ وعَنْ سَلْمانَ الْفَارِسِيِّ رضي الله عنه قالَ: قالَ النَّبيُّ ﷺ لا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَومَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ بِما اسْتَطَاعَ مِنْ طُهرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهنِهِ أَو يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثمَّ يَرُوحُ إلَى المَسْجِدِ، وَلا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثمَّ يُصَلِّي ما كُتِبَ لهُ، ثمَّ يُنْصِتُ لِلإمامِ إذَا تَكَلَّمَ إلاَّ غفِرَ لهُ ما بَيْنَ الْجُمُعَةِ إلَى الْجُمُعةِ الأُخْرَى. رَواهُ أحمَدُ والبُخَارِيُّ.

١١٩٤/ ٤ ـ وعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رضي الله عنه سَمعْت النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنِ اغْتَسَلَ يَومَ الْجُمُعَةِ، وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ إنْ كانَ عنْدَهُ، وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ ثمَّ خَرَجَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ حَتَّى يأتِيَ الْمَسْجِدَ فَيَرْكَعَ إنْ بَدَا لهُ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَداً، ثمَّ أَنْصَتَ إذَا خَرَجَ إمامُهُ حَتَّى يُصَلِّيَ كانَتْ كَفَّارَةً لِما بَيْنَها وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى. رَواهُ أَحْمَدُ.

١١٩٥/ ٥ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: «مَنِ اغْتَسَلَ يَومَ الْجُمعَةِ غُسْلَ الْجَنابَةِ ثمَّ رَاحَ فَكَأَنَّما قَرَّبَ بدنَةً، وَمَنْ رَاحَ في السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّما

جمعہ میں کم از کم کتنے لوگ ہوں اور دیہات میں جمعہ

(۱۱۸۹) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن کعب سے روایت ہے کہ جب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ (حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی بینائی ختم ہوجانے کے بعد ان کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن ان کے قائد تھے) جمعہ کی اذان سنتے تو اسعد رضی اللہ عنہ بن زرارہ کے لیے دعائے رحمت فرماتے۔ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا انہوں نے سب سے پہلے ہمیں ھزم النبیت میں جو حرۂ بنی بیاضہ سے نقیع الخضمات میں ہے جمعہ پڑھایا تھا۔ میں نے پوچھا اس وقت آپ کے کتنے آدمی تھے؟ فرمایا چالیس آدمی تھے۔ ابنِ ماجہ نے اپنی اس روایت میں کہا ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے ہمیں جمعہ پڑھایا تھا قبل اس کے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ منورہ تشریف لائیں۔

فقہ الحدیث: اس مسئلہ میں حدیث سے کسی عدد کی تعیین ثابت نہیں۔ ہر جماعت والی نماز دو یا دو آدمیوں سے زیادہ سے منعقد ہوجاتی ہے اور جمعہ کی نماز بھی جماعت والی نماز ہی ہے لہٰذا دو یا دو سے زیادہ آدمیوں سے منعقد ہوجائے گی۔ (مترجم)

(۱۱۹۰) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسجد نبوی کے جمعہ کے بعد پہلا جمعہ بحرین کی ایک بستی جواثی میں عبدالقیس کی مسجد میں پڑھایا گیا (جواثی بحرین کا ایک گاؤں ہے)۔

جمعہ کے دن کے مسنون کام

(۱۱۹۱) حضرت ابنِ سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر جمعہ کے دن فرمارہے تھے اگر کوئی تم میں سے مزدوری کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے لیے دو کپڑے خرید لے تو کیا حرج ہے۔

(۱۱۹۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر جمعہ کے دن غسل واجب ہے اور اچھے کپڑے پہننا اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگانا بھی اچھا ہے۔

(۱۱۹۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کر کے مقدور بھر پاک وصاف ہوتا ہے، تیل لگاتا ہے میسر ہو تو گھر کی خوشبو لگاتا ہے۔ مسجد میں جاکر دو شخصوں کو علیحدہ نہیں کرتا اور حسب مقدر نماز پڑھتا ہے اور امام کے خطبے کو خاموش رہ کر سنتا ہے اس کے ایک جمعہ سے دوسرے (پچھلے) جمعہ تک کے گناہ یقیناً بخش دیے جاتے ہیں۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے ثابت ہے کہ امام کے خطبہ شروع کرنے سے پہلے بات کرنا جائز ہے۔

(۱۱۹۴) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اگر خوشبو ہے تو خوشبو بھی لگائی، بہترین کپڑے پہنے پھر پورے سکون و وقار کے ساتھ مسجد میں آیا، اگر ہو سکا تو نماز بھی پڑھی، کسی کو تکلیف نہیں دی اور خطبے کے دوران نماز پڑھنے تک خاموش رہا تو یہ اس کے دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا۔

(۱۱۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسلِ جنابت کی طرح غسل کیا پھر اول وقت مسجد میں آیا گویا اس نے ایک اونٹ کی قربانی کی اور جو دوسری گھڑی میں آیا گویا

قرَّبَ بَقَرَةً، ومَنْ رَاحَ في السَّاعةِ الثَّالِثَةِ فَكَأنَّما قرَّبَ كَبْشاً أقْرَنَ، ومَنْ رَاحَ في السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فكَأنَّما قَرَّبَ دَجاجَةً، وَمَنْ رَاحَ في السَّاعَةِ الخَامِسَةِ فَكَأنَّما قَرَّبَ بَيْضَةً، فإذَا خَرَجَ الإمامُ حَضَرَتِ المَلائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ». رَواهُ الجَماعةُ إلا ابْنَ ماجَه.

٦/١١٩٦ ـ وَعَنْ سَمُرَةَ رضي الله عنه أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «احْضُرُوا الذِّكْرَ، وَادْنُوا مِنَ الإمامِ، فإنَّ الرجُلَ لا يَزَالُ يَتَباعَدُ حَتَّى يُؤَخَّرَ في الْجَنَّةِ وَإنْ دَخَلَها». رَواهُ أحمَدُ وأبُو دَاوُدَ.

٥ ـ بابُ فَضْلِ يوم الجمعةِ وذِكْرِ ساعَةِ الإجابةِ وفَضْلِ الصلاةِ على رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فيهِ

١/١١٩٧ ـ عنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: «خَيْرُ يَومٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَومُ الجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ علَيْهِ السَّلامُ، وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ اخْرِجَ مِنْها، وَلا تَقُومُ السَّاعَةُ إلاَّ في يَومِ الْجُمعَةِ». رَواهُ مُسْلِمٌ والتِّرْمِذِيُّ وصحَّحَه.

٢/١١٩٨ ـ وعَنْ أبي لُبَابَةَ الْبَدْرِي رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: «سَيِّدُ الأيَّامِ يَومُ الجُمُعةِ، وأعْظَمُها عنْدَ اللَّهِ تعالى وَأعْظَمُ عندَ اللَّهِ تعالى مِنْ يَومِ الْفِطْرِ، وَيَومِ الأضْحىٰ، وَفيهِ خَمْسُ خِلالٍ: خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فيهِ آدَمَ عليْهِ السَّلامُ، وَأهبَطَ اللَّهُ تعالى فيهِ آدَمَ إلَى الأرْضِ، وَفيهِ تَوفَّى اللَّهُ تعالى آدَمَ، وَفيهِ سَاعةٌ لا يَسْألُ الْعَبْدُ فِيها شَيْئاً إلاَّ آتَاهُ اللَّهُ تعالى إيَّاهُ، ما لَمْ يَسْألْ حَرَاماً، وَفيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ، ما مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلا سَماءٍ، ولا أرْضٍ، وَلا رِياحٍ، وَلا جِبَالٍ، وَلا بَحْرٍ، إلاَّ هُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَومِ الجُمُعَةِ». رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه.

٣/١١٩٩ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إنَّ في الجُمُعَةِ لَسَاعةً لا يُوافِقُها مُسْلِمٌ وَهوَ قائِمٌ يُصَلِّي يَسْألُ اللَّه عَزَّ وَجَلَّ خَيْراً إلاَّ أعْطَاهُ اللَّهُ تعالى إيَّاهُ، وقالَ بيَدِهِ، قُلْنا يُقَلِّلُها يُزَهِّدُها». رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ أن التِّرْمِذِيَّ وأبا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا الْقِيامَ وَلا يُقَلِّلُها.

٤/١٢٠٠ ـ وَعَنْ أبي مُوسىٰ رضي الله عنه أنَّهُ سَمِعَ النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ في سَاعةِ الْجُمُعَةِ: هيَ ما بَيْنَ أنْ يَجلِسَ الإمامُ، يَعْنِي على الْمِنْبَرِ إلَى أنْ يَقْضِيَ الصَّلاةَ. رَواهُ مُسْلم وأبُو دَاوُدَ.

٥/١٢٠١ ـ وَعَنْ عَمرو بْنِ عَوفٍ المُزَنِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: إنَّ في الجُمعَةِ سَاعَةً لا يَسْألُ اللَّهَ تعالَى الْعَبْدُ فِيها شَيْئاً إلاَّ آتَاهُ إيَّاهُ، قالُوا يا رَسُولَ اللَّهِ أيَّةَ

اس نے ایک گائے کی قربانی کی اور جو تیسری گھڑی میں آیا گویا اس نے سینگ والے مینڈھے کی قربانی کی اور جو چوتھی ساعت میں آیا گویا اس نے مرغی کی قربانی کی اور جو پانچویں ساعت میں آیا گویا اس نے انڈے کی قربانی کی۔ پھر جب امام (خطبے کے لیے) بیٹھ گیا تو فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر سننے کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ بہترین قربانی اونٹ کی، پھر گائے کی، پھر مینڈھے وغیرہ کی ہے۔ اسی حدیث سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جو چھٹی گھڑی میں جمعہ کو جائز قرار دیتے ہیں اور اس سے ان حضرات نے بھی استدلال کیا ہے جو کہتے ہیں کہ جب مطلق قربانی کی نذر مانی جائے تو جو مال بھی دے دیا جائے کافی ہے۔

(۱۱۹۶) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذکر (خطبہ) میں حاضر ہو جاؤ اور امام کے پاس بیٹھو، یاد رکھو انسان دور ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اگر وہ جنت میں داخل ہو بھی گیا تو اس میں پیچھے رکھا جائے گا۔

جمعہ کی فضیلت، قبولیت کی ساعت، جمعہ کے دن درود شریف بھیجنے کی فضیلت

(۱۱۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدمؑ پیدا ہوئے، اسی دن جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور قیامت جمعہ ہی کے دن آئے گی۔

(۱۱۹۸) حضرت ابولبابہ بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کا دن سردار اور عظمت والا ہے۔ یہ اللہ کے نزدیک عید و بقرعید کے دنوں سے بھی زیادہ عظمت والا ہے۔ اس کی پانچ خصوصیتیں ہیں۔ اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا، اسی دن انہیں زمین کی طرف اتارا اور اسی دن انہیں وفات دی۔ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں انسان اللہ تعالیٰ سے جو کچھ مانگتا ہے وہ اسے یقیناً ملتا ہے بشرطیکہ حرام کا سوال نہ ہو، اسی دن قیامت آئے گی۔ اس دن میں ہر مقرب فرشتہ اور آسمان و زمین، ہوائیں، پہاڑ اور سمندر سب لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔

(۱۱۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاد رکھو! جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اگر اسے کوئی مسلمان حالتِ نماز میں پالے اور اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی دعا کرے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ کیا جس سے ہم نے سمجھا کہ وہ بہت تھوڑا وقت ہے۔ ترمذی اور ابوداؤد میں قیام اور تھوڑے سے وقت کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۲۰۰) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی ساعت کے بارے میں فرما رہے تھے کہ وہ امام کے (منبر پر) بیٹھنے سے نماز کے پوری ہونے تک ہے۔

(۱۲۰۱) حضرت عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یاد رکھو! جمعہ میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس میں جو کوئی حق تعالیٰ سے کچھ سوال کرے گا اللہ اسے ضرور قبول فرمائے گا۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ!

سَاعَةٍ هِيَ؟ قالَ حِينَ تُقَامُ الصَّلاةُ إلى الانْصِرَافِ مِنْها. رَواهُ ابْنُ ماجَه والتِّرمِذِيُّ.

٦/١٢٠٢ ـ وَعنْ عبْدِ اللّهِ بْنِ سَلام رضي الله عنه قالَ: قُلْت ورَسُولُ اللّهِ ﷺ جَالِسٌ: إنّا لَنَجِدُ في كِتَابِ اللّهِ تَعَالَى في يَوم الجُمُعَةِ سَاعةً لا يُوَافِقُها عبْدٌ مُؤمِنٌ يُصَلي يَسْأَلُ اللّهَ عزَّ وجَلَّ فِيها شَيْئاً، إلاَّ قَضَى لهُ حاجَتَهُ، قالَ عبْدُ اللّهِ: فأشارَ إليَّ رَسُولُ اللّهِ ﷺ أو بَعْضَ سَاعَةٍ، فَقُلْتُ: صَدَقْتَ أَو بَعْضَ سَاعَةٍ، قلْت أيُّ سَاعَةٍ هِيَ؟ قالَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ سَاعاتِ النهارِ، قُلْتُ: إنّها لَيْسَتْ ساعةَ صَلاةٍ؟ قالَ: بَلَى إنَّ الْعَبْدَ المُؤمِنَ إذَا صَلَّى ثمَّ جَلَسَ لا يُجْلِسُهُ إلاَّ الصَّلاةُ فَهُوَ في صَلاةٍ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٧/١٢٠٣ ـ وَعَنْ أبي سعِيدٍ وأبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنهما أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «إنَّ في الْجُمُعَةِ ساعةً لا يُوَافِقُها عبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيها خَيْراً إلاَّ أعْطَاهُ إيّاهُ، وَهِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ». رَواهُ أحْمدُ.

٨/١٢٠٤ ـ وَعَنْ جابِرٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: يَومُ الجُمُعَةِ اثْنَتا عَشْرَةَ سَاعَةً مِنْها سَاعَةٌ لا يُوجَدُ عبْدٌ مُسْلمٌ يَسْأَلُ اللّهَ [تعالى] شَيْئاً إلاَّ آتاهُ إيّاهُ، والْتَمِسُوها آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، رَوَاه النَّسائيُّ وأبُو دَاودَ.

٩/١٢٠٥ ـ وَعَنْ أبي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحمٰنِ رضي الله عنه أنَّ ناساً مِنْ أصْحابِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ اجْتَمَعُوا فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ الَّتِي في يَوم الْجُمُعةِ فتفرَّقُوا وَلَمْ يَخْتَلِفُوا أنَّها آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ يَومِ الجمُعةَ. رَواهُ سَعِيدٌ في سُنَنِهِ، وقالَ أحمَدُ بْنُ حَنْبَلَ: أكْثَرُ الأحاديثِ في السَّاعَةِ الَّتِي يُرْجَىٰ فِيها إجابَةُ الدُّعاءِ أنَّها بَعْدَ صَلاةِ الْعَصْرِ ويُرْجَىٰ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ.

١٠/١٢٠٦ ـ وَعَنْ أَوسِ بْنِ أَوسٍ رضي الله عنه قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «مِنْ أَفْضلِ أيّامِكُمْ يَومُ الجُمُعةِ: فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعقةُ، فأكْثِرُوا عَليَّ مِنَ الصَّلاةِ فِيهِ، فإنَّ صَلاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قالُوا: يا رَسُولَ اللّهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ عَلَيْكَ صَلاتُنا وقَدْ أَرِمْتَ؟ يَعْنِي وَقَدْ بَلِيتَ، فقالَ: إنَّ اللّهَ عزَّ وَجلَّ حَرَّمَ على الأرْض أنْ تأكُلَ أجْسَادَ الأنْبِياءِ». رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ التِّرْمذيَّ.

١١/١٢٠٧ ـ وَعَنْ أبي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ أكْثِرُوا الصَّلاةَ عَليَّ يَومَ الجُمُعَةِ، فإنَّهُ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ المَلائكَة، وإنَّ أحَداً لَنْ يُصَلِّيَ عَليَّ، إلاَّ عُرِضَتْ عَليَّ صَلاتُهُ حَتّى يَفْرُغَ مِنها. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

١٢/١٢٠٨ ـ وَعَنْ خالِدِ بْنِ مَعْدَانَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللّهِ ﷺ قالَ:

وہ کونسی گھڑی ہے؟ فرمایا نماز کے کھڑے ہونے سے فارغ ہونے تک ہے۔

(۱۲۰۲) حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کہا ہم اللہ کی کتاب (تورات) میں جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت پاتے ہیں کہ اگر اسے کوئی مومن نماز کی حالت میں پالے اور اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی مراد ضرور برلاتا ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے اشارے سے مجھے فرمایا کہ وہ تھوڑا سا وقت ہے۔ میں نے کہا آپ ﷺ ٹھیک فرماتے ہیں وہ تھوڑا سا ہی وقت ہے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کونسی گھڑی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: دن کی پچھلی گھڑی ہے۔ میں نے کہا وہ تو نماز کی گھڑی نہیں؟ فرمایا کیوں نہیں، مومن جب نماز پڑھ کر دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے تو وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

(۱۲۰۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جس میں مسلمان اللہ سے جو بھلائی مانگے اللہ اسے ضرور دیتا ہے اور وہ عصر کے بعد کا وقت ہے۔

(۱۲۰۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن کی بارہ ساعتیں ہیں۔ ان میں سے ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں مسلمان بندہ اللہ سے جو کچھ مانگے گا اللہ تعالیٰ وہ اسے یقیناً دے گا۔ عصر کے بعد آخری گھڑی میں وہ گھڑی تلاش کرو۔

(۱۲۰۵) ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بن عبدالرحمٰن سے مروی ہے کہ چند صحابہ رضی اللہ عنہم جمع ہو کر جمعہ والی گھڑی کا ذکر کرنے لگے جب وہ اٹھے اور متفرق ہو گئے تو سب کا اس پر اتفاق تھا کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا جمعہ کی قبولیت والی گھڑی اکثر حدیثوں میں عصر کے بعد والی گھڑی ہے اور زوال کے بعد بھی اس کی امید کی جا سکتی ہے۔

(۱۲۰۶) حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کا دن سب سے افضل ہے اس میں آدم علیہ السلام پیدا ہوئے۔ اسی میں اٹھائے جائیں گے اسی میں صور پھونکا جائے گا۔ اسی میں عام بے ہوشی ہوگی لہٰذا اس میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ ضرور ہی میرے سامنے تمہارا درود پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ پر ہمارا درود کس طرح پیش کیا جائے گا حالانکہ آپ ﷺ کا جسم مبارک بوسیدہ ہو جائے گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے اجسام کو کھانا حرام فرما دیا ہے۔

(۱۲۰۷) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کیونکہ وہ مشہود ہے۔ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھ پر ضرور پیش کیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے۔

(۱۲۰۸) حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ

أَكْثِرُوا الصَّلاةَ عَلَيَّ في كُلِّ يَومِ جُمُعَةٍ، فإِنَّ صَلاةَ أُمَّتِي تُعْرَضُ عَلَيَّ في كُلِّ يَومِ جمُعَةٍ. رَواهُ سَعِيدٌ في سُنَنِهِ.

١٢٠٩/١٣ ـ وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْم رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: إذَا كانَ يَومُ الجُمُعَةِ وَلَيْلَةُ الجُمُعةِ فأَكْثِرُوا الصَّلاةَ عَلَيَّ. رَواهُ الشَّافِعِي في مُسْنَدِهِ. وَهٰذا وَالذِي قَبْلَهُ مُرْسَلانِ.

٦ ـ بابُ الرجلِ أحقُّ بِمَجْلِسِهِ وآدابِ الجلوسِ والنهيِ عن التخطي إلا لحاجة

١٢١٠/١ ـ عَنْ جابِرٍ رضي الله عنه قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لا يقِيمُ أحَدُكُمْ أَخَاهُ يَومَ الجُمعَةِ ثمَّ يخَالِفُهُ إلى مَقْعَدِهِ وَلكِنْ لِيَقُلِ افسَحُوا. رَواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ.

١٢١١/٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ أنَّهُ نَهٰى أَنْ يُقامَ الرَّجلُ مِنْ مَجْلسِهِ ويَجْلِسَ فيهِ، ولٰكِنْ تَفَسَّحُوا وتَوسَّعُوا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٢١٢/٣ ـ ولأحمَدَ ومُسْلِمٍ: كانَ ابْنُ عمَرَ إذَا قامَ لَهُ رجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ.

١٢١٣/٤ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «إذَا قامَ أَحدُكُم منْ مَجْلسِهِ، ثمَّ رجَعَ إلَيْهِ فَهو أَحَقُّ بِهِ». رَواهُ أحْمَدُ ومُسْلمٌ.

١٢١٤/٥ ـ وَعَنْ وهبِ بْنِ حُذَيْفَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: «الرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَجْلسهِ، وإنْ خَرَجَ لحَاجَتِهِ ثمَّ عادَ، فَهوَ أَحَقُّ بمجْلسِهِ». رَواهُ أحمدُ والتِّرمِذِيُّ وصحَّحهُ.

١٢١٥/٦ ـ وعَنْ ابنِ عمَرَ رضي الله عنه قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «إذَا نَعَسَ أحَدُكمْ في مَجلسِهِ يَومَ الْجمعَةِ فلْيَتَحَوَّلْ إلَى غَيْرِه». رَواهُ أحمَدُ والتِّرْمذيُّ وصَحَّحَهُ.

١٢١٦/٧ ـ وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه قالَ: نَهَىٰ رَسُولُ اللّهِ ﷺ عَنِ الحَبْوَةِ يَومَ الْجُمُعَةِ وَالإمام يَخْطُبُ. رَواهُ أَحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ والتِّرمِذِيُّ، وقالَ هٰذا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

١٢١٧/٨ ـ وَعَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوسٍ رضي الله عنه قالَ: شَهِدْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ فَتْحَ بَيْتِ المَقْدِسِ فَجمعَ بِنا، فَإذَا جُلُّ مَنْ في المَسْجِدِ أَصْحَابُ النَّبيِّ ﷺ فَرَأَيْتُهُمْ مُحْتَبِينَ وَالإمامُ يَخْطُبُ. رَواهُ أَبُو دَاوُد.

ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو کیونکہ میری امت کا درود مجھ پر جمعہ کے دن پیش کیا جاتا ہے۔

(۱۲۰۹) حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کا دن ہو یا رات اس میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔

نمازی اپنی جگہ کا زیادہ حق دار ہے، بیٹھنے کے آداب، بلاضرورت پھاند کر جانے کی ممانعت

(۱۲۱۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن کوئی کسی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے تاکہ اس کی جگہ خود بیٹھ جائے ہاں جگہ دینے کی درخواست کرے۔

(۱۲۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا کہ کوئی شخص کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔ ہاں یہ کہو کھل کر بیٹھو، کشادہ ہو جاؤ۔

(۱۲۱۲) احمد اور مسلم میں ہے کہ جب حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کوئی اپنی جگہ خالی کر دیتا تو آپ اس جگہ پر نہیں بیٹھتے تھے۔

(۱۲۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی اپنی جگہ سے اُٹھ جائے پھر واپس آئے تو وہ اپنی اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۲۱۴) حضرت وہب بن حذیفہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنی جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔ اگر وہ اپنی کسی ضرورت کے لیے اٹھ کر چلا جائے پھر لوٹ کر واپس آئے تو وہ اپنی جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔

(۱۲۱۵) حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی جمعہ کے دن اپنی جگہ پر اونگھنے لگے تو اسے دوسری جگہ بدل لینی چاہیے۔

(۱۲۱۶) حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن خطبے کے وقت احتباء (گوٹھ مار کر بیٹھنے) سے منع فرمایا۔

(۱۲۱۷) حضرت یعلی بن شداد بن اوس سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں حضرت معاویہؓ کے ساتھ بیت المقدس کی فتح میں موجود تھا آپ نے ہمیں جمعہ پڑھایا۔ مسجد میں سامعین کی اکثریت صحابہ رضی اللہ عنہم کی تھی۔ میں نے سب کو خطبے کے وقت احتباء کرتے ہوئے دیکھا۔

١٢١٨/ ٩ ـ وعَنْ عبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ رضي الله عنه قالَ: جاءَ رَجُلٌ يَتخطَّى رِقابَ النَّاسِ يَومَ الْجُمُعةِ والنَّبيُّ ﷺ يَخْطُبُ فقالَ لهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «اجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ». رَواهُ أبُو دَاودَ والنَّسائِيُّ وأحْمَدُ، وَزَادَ: وَآنَيْتَ.

١٢١٩/ ١٠ ـ وعَنْ أَرْقَمَ بْنِ أبي الأَرْقَمِ الـمَخْزُومِيِّ رضي الله عنه أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: «الذِي يَتَخَطَّى رِقابَ النَّاسِ يَومَ الْجُمُعَةِ، وَيُفَرِّقُ بَيْنَ الإثْنَيْنِ بَعْدَ خرُوجِ الإمامِ، كالْجَارِّ قُصْبَهُ في النَّارِ». رَواهُ أحْمدُ.

١٢٢٠/ ١١ ـ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ رضي الله عنه قالَ: صَلَّيْت وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بالمَدِينَةِ العَصْرَ ثمَّ قامَ مُسْرِعاً فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ قدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ، فقالَ: «ذَكَرْت شَيْئاً مِن تِبْرٍ كانَ عندَنا، فكرِهت أنْ يَحْبِسَني، فأمَرْت بِقِسْمَتِهِ». رَواهُ الْبُخارِيُّ والنَّسائيُّ.

٧ ـ بابُ التنفُّلِ قَبْلَ الجمعةِ ما لم يَخْرُجِ الإمامُ وانْقِطَاعِهِ بخروجِهِ إلاَّ تحيَّةَ المسجِدِ

١٢٢١/ ١ ـ عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: إن الْمُسْلمَ إذَا اغْتَسَلَ يَومَ الْجُمعةِ، ثم أقْبَلَ إلَى الْمَسْجِدِ لا يُؤذِي أَحداً، فإنْ لَمْ يَجِدِ الإمامَ خَرَجَ صلَى ما بَدَا لهُ، وَإنْ وَجدَ الإمامَ قَدْ خَرَجَ جلَسَ فاسْتَمَعَ وَأَنصَتَ حتَّى يَقْضِيَ الإمامُ جمْعَتَهُ وَكَلامَهُ إنْ لَمْ يُغْفَرْ لهُ في جمعَتِهِ تِلْكَ ذنُوبهُ كُلُّها أنْ تَكونَ كَفارَةً لِلْجُمُعَةَ الَّتِي تَلِيها. رواهُ أحمَدُ.

١٢٢٢/ ٢ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أنَّهُ كانَ يُطِيلُ الصَّلاةَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ، وَيصَلِّي بَعْدَها رَكْعَتَيْنِ وَيُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

١٢٢٣/ ٣ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: مَنِ اغْتَسَلَ يَومَ الجُمُعَةِ ثمَّ أَتَى الجُمُعَة فَصَلَّى ما قُدِّرَ لهُ ثمَّ أَنْصَتَ حتَّى يَفْرُغَ الإمامُ مِن خطْبَتِهِ، ثمَّ يُصَلِّي مَعَهُ غُفِرَ لهُ ما بَينهُ وَبَيْنَ الجمعَةِ الأخْرَى وفَضْلَ ثَلاثَةِ أيَّامٍ. رَواهُ مُسْلِمٌ.

١٢٢٤/ ٤ ـ وَعَنْ أَبي سَعِيدٍ رضي الله عنه أَنَّ رَجلاً دخَلَ المَسْجدَ يومَ الجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخطُبُ على المِنبَرِ، فأمَرَهُ أنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْن. رَواهُ الخَمْسةُ إلاَّ أبا داوُد، وصحَّحَهُ التِّرمِذِيُّ ولَفظُهُ: أَنَّ رجُلاً جاءَ يَومَ الجُمُعةِ في هيئَةٍ بَذَّةٍ والنَّبيُّ ﷺ يَخْطُبُ فأمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ والنَّبيُّ ﷺ يَخْطُب. قُلْت وَهٰذا يُصَرِّحُ بِضَعْفِ ما رُوِيَ أنَّه أَمْسَكَ عَنْ خطْبَتِهِ حَتى فرَغَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ.

(۱۲۱۸) حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں آیا اور لوگوں کی گردنوں سے پھاندنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا بیٹھ جاؤ تم نے تکلیف دی ہے۔ احمد نے اتنا اضافہ کیا ہے اور دیر سے آئے ہو۔

(۱۲۱۹) حضرت ارقم رضی اللہ عنہ بن ارقم مخزومی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں کو پھاند کر جاتا ہے اور امام کے منبر پر آنے کے بعد دو آدمیوں کو الگ کرتا ہے گویا وہ اپنی آنتوں کو جہنم کی آگ میں گھسیٹ رہا ہے۔

(۱۲۲۰) حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی سے کھڑے ہو کر لوگوں کی گردنیں پھاند کر کسی ام المومنین کے حجرے میں تشریف لے گئے۔ آپ کی جلدی سے لوگ گھبرا گئے پھر جب آپ واپس آئے تو لوگوں کو تعجب میں دیکھا، فرمایا: مجھے کچھ سونا یاد آ گیا تھا جو میرے پاس تھا۔ مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ وہ مجھے اللہ کے ذکر سے روک دے اس لیے میں نے اسے تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔

نماز جمعہ سے قبل کم از کم دو رکعت، اگرچہ خطبہ شروع ہو

(۱۲۲۱) حضرت نبیشۃ الہذلی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان جمعہ کے دن غسل کرے پھر مسجد میں آئے، کسی کو تکلیف نہ دے اگر اس نے امام کو (منبر پر) نہیں پایا تو جتنی چاہے نماز پڑھے اگر امام (منبر پر) موجود ہو تو خاموشی سے بیٹھ کر خطبہ سنے۔ جب تک امام خطبہ اور نماز ختم نہ کر لے خاموش رہے۔ اگر اس کے اسی جمعہ کے سارے گناہ نہیں بخشے گئے تو یہ آئندہ جمعہ کے لیے کفارہ بن جائے گا۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے ثابت ہے کہ دوسرے نوافل کی طرح تحیۃ المسجد بھی ترک کیے جا سکتے ہیں۔

(۱۲۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جمعہ سے پہلے لمبی نماز پڑھتے تھے اور جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے اور فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(۱۲۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کا غسل کیا پھر جمعہ کے لیے (مسجد میں) آیا اور جتنی اس کی قسمت میں تھی نماز پڑھی پھر خطبے کے ختم ہونے تک خاموش رہا پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی تو اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک اور تین دن کے مزید گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

(۱۲۲۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں آیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ دو رکعت نماز پڑھے۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہیں۔ ایک شخص جمعہ کے دن میلی کچیلی اور پراگندہ حالت میں آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا تو اس نے دو رکعتیں پڑھیں۔ اسی دوران میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے رہے۔

فقہ الحدیث: میں کہتا ہوں یہ حدیث واضح طور پر اس روایت کے ضعیف ہونے پر دلالت کرتی ہے جس میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبے سے رک گئے تھے یہاں تک کہ وہ دو رکعتوں سے فارغ ہو گیا۔

١٢٢٥/ ٥ ـ وَعَنْ جابِرٍ رضي الله عنه قالَ: دَخَلَ رَجُلٌ يوم الْجمعةِ، وَرَسُولُ اللّهِ ﷺ يَخْطُب، فقالَ صَلَّيْتَ؟ قالَ لا، قالَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. رَواهُ الجَماعةُ، وفي رِوايَةٍ: إِذَا جاءَ أَحَدُكُمْ يَومَ الجُمُعَةِ والإِمامُ يَخْطُبُ فلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِما. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلمٌ وأَبو دَاوُد، وفي رِوايَةٍ إِذَا جاءَ أَحَدُكُمْ يَوم الْجُمُعَةِ وَقَدْ خَرَجَ الإِمام فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عليه.

ومفهومه يمنع من تجاوز الركعتين بمجرد خروج الإمام وإن لم يتكلم. وفي رواية عن أبي هريرة وجابر قالا: «جاء سُلَيكٌ الغطفاني ورسول الله ﷺ يخطب، فقال له: أصليت ركعتين قبل أن تجيء؟ قال: لا. قال: فصل ركعتين وتجوّز فيهما». رواه ابن ماجه ورجال إسناده ثقات. وقوله: «قبل أن تجيء»: يدل على أن هاتين الركعتين سنة للجمعة قبلها وليستا تحية للمسجد.

٨ ـ بابُ ما جاءَ في التَّجْمِيعِ قبلَ الزَّوالِ وبَعْدَهُ

١٢٢٦/ ١ ـ عَنْ أنسٍ رضي الله عنه قالَ: كانَ رسُول اللّهِ ﷺ يُصَلِّي الجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ. رَواهُ أَحْمَدُ والبخاريُّ وأَبو دَاوُدَ والتِّرمِذِيُّ.

١٢٢٧/ ٢ ـ وَعَنْهُ رضي الله عنه قالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثمَّ نَرْجِعُ إِلَى الْقائلةِ فَنقيلُ. رَواهُ أَحْمَدُ والبُخاريُّ.

١٢٢٨/ ٣ ـ وَعنهُ رضي الله عنه قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بالصَّلاةِ وَإِذَا اشْتَدَّ الحَرُّ أَبْرَدَ بالصَّلاةِ، يَعْنِي الْجُمُعَةَ. رَواهُ البُخارِيُّ هٰكذَا.

١٢٢٩/ ٤ ـ وَعَنْ سلَمَةَ بْنِ الأكْوَعِ رضي الله عنه قالَ: كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ثمَّ نَرْجعُ نَتَتَبَّعُ الْفَيْءَ. أَخْرَجاهُ.

١٢٣٠/ ٥ ـ وَعَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قالَ: ما كُنَّا نَقِيْلُ وَلا نَتَغَدَّى إِلاَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ. رواهُ الْجَماعَةُ، وَزَادَ أحمَد ومُسْلمٌ والتِّرمذِيُّ: في عَهدِ النَّبيِّ ﷺ.

١٢٣١/ ٦ ـ وَعَنْ جابِرٍ رضي الله عنه أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ ثمَّ نَذْهَبُ إِلى جِمالِنا فَنُرِيحُها حِينَ تَزولُ الشَّمسُ، يَعْنِي النَّواضِحَ. رَواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ والنسائِيُّ.

١٢٣٢/ ٧ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ سَيْدَانَ السُّلَمِيِّ رضي الله عنه قالَ: شَهِدْت الجُمُعَةَ مَعَ أَبي بَكرٍ فَكانَتْ خُطْبَتُهُ وَصلاتُه قَبْلَ نِصْفِ النَّهارِ، ثمَّ شَهِدْتُها مَعَ عمَرَ فكانَتْ صَلاتُهُ وَخُطْبَتهُ إِلى أَنْ أَقُولَ انْتَصَفَ النَّهارَ، ثم شَهِدْتها مَعَ عثْمانَ فكانَتْ صَلاتُهُ وَخُطْبَتَهُ إِلى أَنْ أَقُولَ زَالَ النَّهارُ، فَما رَأَيْتُ أَحَداً عابَ ذٰلِكَ، وَلا أَنْكَرَهُ. رَواه

(۱۲۲۵) حضرت جابرؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: ایک شخص جمعہ کے دن اس حال میں آیا کہ نبی اکرم ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو نے نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے عرض کی۔ نہیں۔ فرمایا دو رکعت پڑھو۔ جب کوئی جمعہ کے دن اس حال میں آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے مختصری دو رکعتیں پڑھ لینی چاہئیں۔ جب کوئی جمعہ کے دن اس حال میں آئے کہ امام (منبر پر) نکل آیا ہو تو وہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

فقہ الحدیث: اس کا مطلب یہ ہوا جب امام خطبہ دینے کے لیے آ جائے تو آنے والا صرف دو رکعت ہی پڑھے۔ چاہے امام نے خطبہ ابھی شروع نہ بھی کیا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس دوران میں سلیک غطفانی آئے آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا آنے سے پہلے تم نے دو رکعتیں نماز پڑھی ہے۔ اس نے عرض کی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر مختصری دو رکعتیں پڑھ لو۔ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سند ثقہ راویوں پر مشتمل بتائی ہے۔

فقہ الحدیث: حدیث میں آپ کا فرمانا کہ آنے سے پہلے تم نے دو رکعت نماز پڑھی تھی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ دو رکعتیں جمعہ کی پہلی سنتیں ہیں تحیۃ المسجد نہیں۔

نمازِ جمعہ زوال سے پہلے اور بعد ہر طرح درست ہے

(۱۲۲۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلتا تو جمعہ پڑھتے تھے۔

(۱۲۲۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جمعہ پڑھ کر دوپہر کو سویا کرتے تھے یعنی قیلولہ کرتے تھے۔

(۱۲۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سخت سردی میں جلدی نماز پڑھتے تھے اور سخت گرمی میں دیر سے (یعنی جمعہ کی)۔

(۱۲۲۹) حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت جمعہ پڑھتے تھے جب سورج ڈھلتا۔ پھر ہم واپس آتے تو سایہ تلاش کرتے تھے۔

(۱۲۳۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: ہم جمعہ کے بعد ہی دوپہر کا کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔ احمد، مسلم اور ترمذی نے اتنا زیادہ کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں۔

(۱۲۳۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ پڑھاتے تھے پھر ہم اپنے اونٹوں کے پاس جاتے تھے اور سورج ڈھلے ان کو آرام کے لیے چھوڑتے تھے یہاں اونٹوں سے مراد کنوؤں سے پانی کھینچنے والے اونٹ ہیں۔

(۱۲۳۲) طبرانی اور احمد میں عبداللہ بن سیدان سلمی سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا: میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر ہوا۔ ان کا خطبہ اور نماز نصف النہار سے پہلے ہوتی تھی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے خطبے میں حاضر ہوا تو ان کا خطبہ اور نماز بھی اس وقت ہوتی تھی جبکہ میں کہہ سکوں کہ اب آدھا دن ہوا ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے خطبے میں حاضر ہوا۔ ان کا خطبہ اور نماز بھی اس وقت ہوتا تھا کہ میں کہہ سکوں اب دن ڈھلا ہے۔ میں نے کسی کو اس پر اعتراض کرتے یا انکار کرتے نہیں دیکھا۔

الدَّارَقطْنيُّ والإمامُ أحمدُ في رِوايَةِ ابْنِهِ عبْدِ اللّٰهِ وَاحْتَجَّ بهِ وقالَ: وكَذٰلِكَ رُوِيَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجابرٍ وَسَعِيدٍ ومُعاوِيَةَ أنَّهم صَلُّوها قَبْلَ الزَّوالِ.

٩ ـ بابُ تسليم الإمام إذا رَقِيَ الْمِنبَرَ والتأذِيْنِ إذا جَلَسَ عليهِ واستقبالِ المأمومِينَ لهُ

١/١٢٣٣ ـ عَنْ جابرٍ رضي الله عنه أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ إذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ، سَلَّمَ. رَواهُ ابْنُ ماجَه، وفي إسْنادِهِ ابْنُ لَهِيْعَةَ وَهوَ لِلأثْرَمِ في سُنَنِهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النَّبيِّ ﷺ مرْسَلاً.

٢/١٢٣٤ ـ وعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رضي الله عنه قالَ: كانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجمعَةِ أوَّله إذَا جَلَسَ الإمام على الْمِنْبَرِ على عَهدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وأبي بَكْرٍ وَعمَرَ، فلَما كانَ عثْمانُ وَكَثُرَ النَّاس زَادَ النداءَ الثَّالثَ على الزَّوراءِ، وَلَمْ يَكُنْ للنَّبيِّ ﷺ مُؤذِّنٌ غيْرُ وَاحِدٍ. رَواهُ الْبُخاريُّ والنَّسائيُّ وأبو دَاودَ، وفي روايةٍ لَهمْ: فَلمَّا كانَتْ خِلافةُ عُثْمانَ وَكَثُرُوا أمَرَ عُثْمانُ يَومَ الْجُمُعَة بالأذَانِ الثَّالِثِ فأُذِّنَ بِهِ على الزَّوراءِ فَثَبَتَ الأمْرُ على ذٰلِكَ. ولأحمدَ والنَّسائيِّ: كانَ بِلالٌ يُؤذِّنُ إذَا جَلَس النَّبيُّ ﷺ على الْمِنبَرِ، ويُقِيمُ إذَا نَزَلَ.

٣/١٢٣٥ ـ وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ إذَا قام على الْمِنبَرِ اسْتَقْبَلَهُ أصْحابهُ بوجُوهِهِمْ. روَاهُ ابْن ماجه.

١٠ ـ بابُ اشتمالِ الخطبةِ على حَمْدِ اللّٰهِ [تعالى] والثناءِ على رسولِهِ والموعظةِ والقراءةِ

١/١٢٣٦ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: كُلُّ كلام لا يُبْدَأُ فِيهِ بالْحَمْدِ للّٰهِ فَهوَ أجْذَمُ. رَواهُ أبُو دَاودَ وأحمَدُ بِمَعْناهُ، وفي رِوايَةٍ: الْخُطْبَةُ الَّتي لَيْسَ فِيها شهادَةٌ كالْيَدِ الْجَذْماءِ. رَواهُ أحمَدُ وأبُو دَاوُدَ والتِّرمِذيُّ وقالَ: تَشَهُّدٌ بَدَلَ شَهادَةٌ.

٢/١٢٣٧ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضيَ اللّٰهُ عنْهُ أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ إذَا تَشَهَّدَ قالَ الْحَمْدُ للّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ باللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أنْفسِنا. مَنْ يَهدِهِ اللّٰهُ فَلا مُضِلَّ لهُ وَمَنْ يُضلِلْ فَلا هادِيَ لهُ، وَأشْهَدُ أنْ لا إلٰهَ إلاَّ اللّٰهُ، وَأشْهَدُ أنَّ محمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولهُ أرْسَلَهُ بالْحَقِّ بَشِيراً وَنَذِيراً بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ. مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ تعالى وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِما فإنَّهُ لا يَضرُّ إلاَّ نَفْسَهُ، وَلا يَضُرُّ اللّٰهَ تعالى شَيْئاً.

اس کو دار قطنی نے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کی روایت میں بیان کیا ہے۔ امام احمد نے اس سے استدلال کیا ہے کہ جمعہ قبل الزوال پڑھنا چاہیے اور کہا ہے اسی طرح حضرت ابن مسعود، حضرت جابر حضرت سعید اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ یہ سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعہ زوال سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

امام کا منبر پر چڑھ کر سلام کرنا، جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو اذان کہنا نیز حاضرین خطیب کی طرف متوجہ ہوں

(۱۲۳۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر چڑھتے تھے تو سلام کہتے تھے۔ اس کی سند میں ابن لہیعہ ہے اور یہ روایت اثرم میں شعبی سے مرسل آئی ہے۔

(۱۲۳۴) حضرت سائب رضی اللہ عنہ بن یزید سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔ پھر عہد عثمانی میں جب نمازیوں کی کثرت ہوگئی تو آپ نے مقام زوراء پر تیسری اذان بڑھا دی (تکبیر کو اذان شمار کرلیا ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بجز ایک مؤذن کے کوئی اور مؤذن نہیں تھا۔ ان کی ایک روایت اس طرح ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور جب لوگوں کی کثرت ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ کے حکم سے جمعہ کے دن تیسری اذان زوراء پر دی گئی پھر اسی کا رواج رہا۔ احمد اور نسائی میں ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھ جاتے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے اور جب اس سے اتر جاتے تھے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے تھے۔

(۱۲۳۵) حضرت عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہٖ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو جاتے تھے تو صحابہؓ اپنے منہ آپ کی طرف پھیر لیتے تھے۔

خطبہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء، درود شریف اور پند وموعظت اور تلاوتِ قرآن پر مشتمل ہونا چاہیے

(۱۲۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بات اللہ کی تعریف سے نہ شروع کی جائے وہ ردی ہے۔ احمد نے اس کے ہم معنی روایت کی ہے۔ ایک روایت میں ہے وہ خطبہ جس میں توحید و رسالت کی گواہی نہ ہو کوڑھی ہاتھ کی طرح ہے۔ ترمذی میں بجائے شہادت کے تشہد کا لفظ ہے۔

(۱۲۳۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرماتے تو یوں کہتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الخ یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ ہم اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں، ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، جسے وہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کا حق دار نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ نے آپ کو سچا رسول بنا کر بھیجا۔ قیامت سے پہلے بشارت سنانے والا اور عذاب سے ڈرانے والا۔ پھر جس نے اللہ کی اور اس کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی اس نے ہدایت پالی اور جس نے نافرمانی کی اس نے اپنے سوا کسی کو نقصان نہیں پہنچایا اور اللہ کا کچھ نہیں بگاڑا۔

٣/١٢٣٨ ـ عَنْ ابْنِ شِهابٍ رضي الله عنه أَنهُ سُئِلَ عَنْ تَشَهُّدِ النَّبيِّ ﷺ يَومَ الْجُمُعَةِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وقالَ: وَمَنْ يَعْصِهِما فَقَدْ غَوَى. رَواهُما أَبُو داود.

٤/١٢٣٩ ـ وَعَنْ جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يَخْطُبُ قائماً وَيَجْلِسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ وَيَقْرأُ آياتٍ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ الْبُخاريَّ والتِّرْمذِيَّ.

٥/١٢٤٠ ـ وَعَنهُ أَيْضاً رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ أَنَّهُ كانَ لا يُطِيلُ المَوعِظَةَ يَومَ الْجُمُعَةِ إِنَّما هِيَ كَلِماتٌ يَسِيراتٌ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٦/١٢٤١ ـ وَعَنْ أُمِّ هِشَام بِنْتِ حارِثَةَ بْنِ النُّعْمان رضي الله عنها قالَتْ: ما أَخَذْت ﴿ق والْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ إلاَّ عَنْ لِسانِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ يَقْرَؤها كلَّ جُمُعَةٍ على الْمِنبَرِ، إِذَا خَطَبَ النَّاسَ. رَواهُ أحمَد ومُسْلمٌ والنَّسائيُّ وأبو داودَ.

١١ ـ بابُ هَيئاتِ الخُطْبَتَيْنِ وآدابِهِما

١/١٢٤٢ ـ عَنْ ابْنِ عمَرَ رضي الله عنهما قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ يَخْطبُ يَومَ الجُمُعَةِ قائماً، ثمَّ يَجْلِسُ، ثمَّ يَقُومُ كما يَفْعَلُونَ الْيَومَ. رَواهُ الجَماعَةُ.

٢/١٢٤٣ ـ وَعَنْ جَابرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ يَخْطُبُ قائماً، ثمَّ يَجْلِسُ، ثمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قائماً فَمَنْ قالَ إِنَّهُ يَخْطُبُ جالِساً فقَد كَذَبَ فقَدْ وَاللّهِ صَلَّيْت معَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلاةٍ. رَواه أحمَدُ ومُسْلِمٌ وأبو دَاوُدَ.

٣/١٢٤٤ ـ وَعَنِ الحَكَم بنِ حَزَنٍ الكُلَفِيِّ رضي الله عنه قالَ: قَدِمْت إلى النَّبيِّ ﷺ سَابعَ سَبْعَةٍ أَو تَاسعَ تِسْعَةٍ فَلَبِثْنا عِنْدَهُ أَيّاماً شَهِدْنا فِيها الْجُمُعَةَ، فَقامَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ متوكِّئاً على قَوسٍ، أَو قالَ على عَصاً، فحَمِدَ اللّهَ وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ كَلِماتٍ خَفِيفاتٍ طَيِّباتٍ مبَاركاتٍ، ثمَّ قالَ: أَيُّها النَّاسُ إِنَّكُمْ لَنْ تَفعلوا ولَنْ تُطِيقُوا كُلَّ ما أُمِرْتُمْ، وَلٰكِنْ سَدِّدُوا وأَبْشِرُوا. رَواهُ أحْمدُ وأَبو دَاوُدَ.

٤/١٢٤٥ ـ وعَنْ عَمَّار بنِ يَاسِرٍ رضي الله عنه قالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يقولُ: إنَّ طُولَ صَلاةِ الرَّجلِ وَقِصَرَ خطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فأَطِيلوا الصَّلاةَ، وَاقْصُرُوا الخطْبَةَ. رَواهُ أَحمَدُ ومُسْلِمٌ، وَالمَئِنَّة الْعَلامَةَ والمَظنَّة.

٥/١٢٤٦ ـ وَعَنْ جَابرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قالَ: كانَتْ صَلاةُ رَسُول اللّهِ ﷺ قَصْداً، وَخطْبَته قصْداً. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ الْبُخاريّ وَأَبَا دَاودَ.

(۱۲۳۸) حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے رسول اللہ ﷺ کے جمعہ کے دن میں خطبہ کے دوران تشہد پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے مذکورہ بالا تشہد بیان کیا اس میں یہ بھی ہے اور جس نے ان کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا۔

(۱۲۳۹) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے اور دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔ قرآن پاک کی آیتیں پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت فرمایا کرتے تھے۔

(۱۲۴۰) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن وعظ کو طول نہیں دیتے تھے۔ نصیحت کے تھوڑے سے کلمات ہوتے تھے۔

(۱۲۴۱) حضرت ام ہشام رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے سورۂ قٓ رسول اللہ ﷺ کی زبان سے یاد کی۔ آپ ﷺ اسے خطبہ میں ہر جمعہ کو منبر پر پڑھا کرتے تھے۔

خطبہ جمعہ کے آداب

(۱۲۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے جیسا کہ آج کل دستور ہے۔

(۱۲۴۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔ جو کوئی تمہیں یہ بتائے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے وہ جھوٹا ہے۔ اللہ کی قسم میں نے آپ ﷺ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔

(۱۲۴۴) حضرت حکم رضی اللہ عنہ بن حزن الکلفی سے مروی ہے انہوں نے فرمایا، میں نبی اکرم ﷺ کے پاس آنے والوں میں سے ساتواں یا نواں تھا۔ ہم آپ کے پاس چند روز ٹھہرے اور جمعہ میں بھی حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ کمان پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے پھر اللہ کی حمد و ثنا کے چند ہلکے، پاکیزہ اور برکت والے کلمات ارشاد فرمائے۔ پھر فرمایا: لوگو! یاد رکھو۔ ہر وہ بات جس کا تمہیں حکم دیا جائے ہرگز نہ کر سکو گے یا فرمایا اس کی تم میں ہرگز طاقت نہیں لیکن میانہ روی اختیار کرو اور خوش ہو جاؤ۔

(۱۲۴۵) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یقیناً لمبی نماز پڑھنا اور مختصر خطبہ دینا خطیب کی سمجھداری کی دلیل ہے۔ لہٰذا خطبہ مختصر دو اور نماز لمبی پڑھو۔

(۱۲۴۶) حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کی نماز و خطبہ درمیانے درجے کا ہوتا تھا۔

٦/١٢٤٧ ـ وعَنْ عبدِ اللَّهِ بْنِ أبِي أَوفى رضي الله عنه قالَ: كانَ رَسُوْل اللَّهِ ﷺ يُطِيلُ الصَّلاةَ، وَيَقْصُرُ الخطْبَةَ. رَواهُ النسائيُّ.

٧/١٢٤٨ ـ وَعَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْناهُ، وَعَلا صَوتهُ، واشْتَدَّ غَضَبهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ مَنْذِرُ جَيْشٍ يَقُولُ: صَبَّحَكُمْ ومَسَّاكُمْ. رَواهُ مسْلِمٌ وابْنُ ماجه.

٨/١٢٤٩ ـ وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رضي الله عنه قالَ: كُنْت إلى جَنْبِ عِمارَةَ بنِ رُوَيْبَةَ وَبشْرُ بْنُ مَرْوانَ يَخْطُبُنا، فلَمَّا دَعا رَفَعَ يَدَيْهِ، فقالَ عِمارةُ يَعْني قَبَّحَ اللَّهُ هاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، رَأَيْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهوَ على المِنْبَرِ يَخْطُبُ إذَا دَعا يَقُولُ هٰكَذا، فَرَفَعَ السَّبَّابَةَ وَحْدَها. رَواهُ أحمَدُ والتِّرْمذيُّ بِمَعْناهُ وصحَّحَهُ.

٩/١٢٥٠ ـ وَعَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه قالَ: ما رَأَيْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَاهِراً يَدَيْهِ قَط يَدْعُو على مِنْبَرٍ وَلا غَيْرِهِ، ما كانَ يَدْعُو إلاَّ يَضَع يَدَهُ حذوَ مِنْكَبَيْهِ ويُشِيرُ بأصْبَعِهِ إشَارَةً رواه أحمدُ وأبُو دَاوُد، وقالَ فِيهِ: لٰكِنْ رَأَيْتُهُ يَقُولُ هٰكَذَا وَأَشارَ بالسَّبَّابَةِ، وَعَقَدَ الْوُسْطَى بالإِبْهامِ.

١٢ ـ بابُ المنْعِ منَ الكلامِ والإمامُ يخطبُ والرُّخْصَةِ في تكلُّمِهِ وتكليمِهِ لمصلحةٍ. وفي الكَلامِ قبلَ أخْذِهِ في الخطْبَةِ وبعدَ إتْمامِها

١/١٢٥١ ـ عنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: إذَا قلْتَ لِصاحِبكَ يَوْمَ الْجُمُعةِ أَنْصِتْ والإمامُ يَخْطُبُ فقَدْ لغوتَ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ ابْنَ ماجه.

٢/١٢٥٢ ـ وَعَنْ عَليٍّ رَضِيَ اللَّهُ تعالى عَنْهُ في حَدِيثٍ لهُ قالَ: مَنْ دَنا مِنَ الإمام فَلَغا وَلَمْ يَسْتَمِعْ ولَمْ يُنْصِتْ كانَ عَلَيْهِ كِفْلٌ مِنَ الْوِزْرِ، وَمَنْ قالَ: صَه فقَدْ لَغا، وَمَنْ لَغا فَلا جُمعَةَ له، ثمَّ قالَ هَكَذا سَمِعْت نَبِيَّكُمْ ﷺ. رَواه أحمَد وأَبو دَاودَ.

٣/١٢٥٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ رضي الله عنه قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الجُمُعةِ والإمامُ يَخْطُبُ، فَهوَ كَمَثَلِ الحِمارِ يَحْمِلُ أَسْفاراً، وَالذِي يَقُولُ لهُ أنصِتْ لَيْسَ لهُ جُمُعَةٌ» رَواهُ أحمَدُ.

٤/١٢٥٤ ـ وَعَنْ أبي الدَّرْدَاءِ رضي الله عنه قالَ: جَلَسَ النَّبيُّ ﷺ يَوماً على الْمِنبَرِ فَخَطَبَ الناسَ وَتَلا آيَةً، وَإلَى جَنْبي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، فَقُلْت لهُ: يا أُبيُّ، مَتَى أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ؟ فأبَى أَنْ يُكَلِّمَني، ثمَّ سَأَلْتُهُ فأبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي، حَتَّى نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فقالَ لي أُبَيُّ: مالَكَ مِنْ جُمعَتِكَ إلاَّ ما لَغَيْتَ»، فلمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِئْتُهُ فأَخْبَرْتهُ

(۱۲۴۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی اوفی سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز لمبی پڑھتے تھے اور خطبہ مختصر دیتے تھے۔

(۱۲۴۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سرخ اور آواز بلند ہو جاتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ بڑھ جاتا تھا گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لشکر سے ڈرا رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ وہ صبح وشام تم پر حملہ کرنے والا ہے۔

(۱۲۴۹) حضرت حصین بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضرت عمارۃ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا اور بشر بن مروان خطبہ دے رہے تھے جب انہوں نے دعا کی تو ہاتھ اٹھائے حضرت عمارۃ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کرے یہ ہاتھ ٹوٹ جائیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے جب آپ دعا کرتے تو اس طرح اشارہ کرتے۔ پھر حضرت عمارۃ رضی اللہ عنہ نے صرف شہادت کی انگلی اٹھائی۔

(۱۲۵۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یا اس کے علاوہ دعا کرنے کی حالت میں کبھی دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا آپ دعا کی حالت میں ہاتھ کندھوں کے برابر رکھتے تھے اور انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔ ابوداؤد میں ہے لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا اور درمیانی انگلی کو انگوٹھے سے ملا لیا۔

خطبے کے دوران بات کرنے کی ممانعت، کسی مصلحت کے لیے رخصت، خطبہ شروع کرنے سے پہلے اور مکمل کر لینے کے بعد بات کرنا

(۱۲۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم جمعے کے خطبے کے دوران اپنے ساتھی کو کہو گے کہ خاموش ہو جاؤ تو بے ہودہ بات کرو گے۔

(۱۲۵۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں انہوں نے فرمایا: جو کوئی امام کے پاس بیٹھے پھر خاموشی سے خطبہ نہ سنے اور بے ہودہ بات کرے تو اس پر گناہ کا بوجھ ہے اور اگر کوئی کسی سے کہے خاموش ہو جاؤ تو اس نے بے ہودگی کی اور بے ہودگی کرنے والے کا جمعہ نہیں۔ میں نے تمہارے محبوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

(۱۲۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن خطبے کی حالت میں بات کی وہ گدھے کی مانند ہے جس پر کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہے اور جو کہے خاموش ہو جاؤ اس کا جمعہ نہیں۔

(۱۲۵۴) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو خطبہ دیا اور ایک آیت پڑھی۔ میرے پاس حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ آیت کب اتری۔ انہوں نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر میں نے ان سے پوچھا مگر پھر انہوں نے میرے ساتھ بات کرنے سے انکار کر دیا۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اُتر آئے تو اُبی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا تمہیں جمعے سے بجز تمہاری بے ہودگی کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ پھر جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو میں نے حاضر خدمت ہو کر آپ کو اس کی خبر دی۔

فقالَ: صَدَقَ أبِي، فإذَا سَمِعْتَ إمامَكَ يَتَكَلَّمُ فأنْصِتْ حَتَّى يَفْرُغَ. رَوَاهُ أحمَدُ.

١٢٥٥/٥ ـ وعنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُنا فَجاءَ الحَسَنُ والْحُسَيْنُ عَلَيْهِما قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيانِ وَيَعْثُرَانِ، فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُما فَوَضَعَهُما بَيْنَ يَدَيْهِ، ثمَّ قالَ: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُوله ﴿إِنَّما أَمْوَالُكُمْ وَأَولادُكُمْ فِتْنَةٌ﴾ نَظَرْت إلَى هٰذَيْنِ الصبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْت حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُما رَوَاه الخَمْسَة.

١٢٥٦/٦ ـ وَعَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْزِل مِنَ المِنْبَرِ يَومَ الْجُمعَةِ فَيُكَلِّمه الرَّجل في الحَاجَةِ ويكَلِّمُهُ، ثمَّ يَتَقَدَّم إلَى مصَلاَّه فَيصَلِّي. رَوَاه الخَمْسَةُ.

١٢٥٧/٧ ـ وَعَنْ ثَعلبَةَ بْنِ أَبي مالِكٍ رضي الله عنه قال: كانُوا يَتَحدَّثُونَ يَومَ الجُمُعَةِ وعُمرُ جالِسٌ على الْمِنْبَرِ، فإِذَا سَكَتَ المُؤَذِّنُ قامَ عُمَرُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أحَدٌ حَتَّى يَقْضيَ الخطْبَتَيْنِ كِلْتَيْهِما، فإِذَا قامَتِ الصلاةُ وَنَزَلَ عُمَرُ تكلَّمُوا. رَواهُ الشَّافِعيُّ في مُسنَدِهِ وَسَنَذْكُرُ سُؤالَ الأعْرَابي النَّبيَّ ﷺ الاسْتِسْقاءَ في خطْبَةِ الجُمعَةِ.

١٣ ـ بابُ ما يقْرَأُ بِهِ في صلاةِ الجُمُعَةِ وفي صُبْحِ يومِها

١٢٥٨/١ ـ عَنْ عبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبي رَافِعٍ رضي الله عنه قالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَان أَبا هُرَيْرَةَ على المَدِينَةِ وَخَرَجَ إلى مَكَّةَ فَصَلَّى لَنا أبُو هُرَيْرَةَ يَومَ الجُمُعَةِ فَقَرَأَ بَعْدَ سُورَةِ الجُمُعَةِ في الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ: إذَا جاءَكَ المُنَافِقُونَ. فَقُلْت لهُ حِينَ انْصَرَف إنَّكَ قَرَأْتَ سُورَتَيْنِ كانَ عَلِيُّ بْنُ أبي طَالِبٍ يَقْرأُ بِهِما في الْكُوفَةِ، فقالَ: إني سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرأُ بهِما في الجُمعَةِ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ البُخَارِيَّ والنَّسائيَّ.

١٢٥٩/٢ ـ وَعَنِ النُّعْمانِ بْنِ بَشِيرٍ رضي الله عنه وَسَأَلَهُ الضَّحَّاكُ: ما كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ يَومَ الجُمُعةِ على أَثَرِ سُورَةِ الجُمُعَةِ؟ قالَ: كانَ يَقْرَأُ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾. رَواه الجَماعَةُ إلاَّ الْبُخاريَّ والتِّرْمذِيَّ.

١٢٦٠/٣ ـ وَعَنْ النُّعْمانِ بْنِ بَشِيرٍ رضي الله عنه قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ يَقْرَأُ في الْعِيدَيْنِ، وفي الجُمُعَةِ: بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾، وَ﴿هَلْ أَتاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾. قالَ: وَإذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ والجمُعةُ في يَومٍ وَاحِدٍ يَقْرأُ بِهِما في الصَّلاتَيْنِ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخارِيَّ وابْنَ ماجَه.

١٢٦١/٤ ـ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رضي الله عنه أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يَقْرَأُ في

فرمایا اُبی نے ٹھیک کہا۔ جب تم امام کو خطبہ دیتے ہوئے سنو تو اس کے فارغ ہونے تک خاموش رہو۔

(۱۲۵۵) حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیں خطبہ دے رہے تھے اتنے میں حضرت حسن حسین گرتے پڑتے سرخ کُرتے پہنے ہوئے آئے۔ آپ ﷺ نے منبر سے اتر کر انہیں اٹھایا، اپنے آگے بٹھالیا پھر فرمایا اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا کہ تمہارے مال واولاد فتنہ ہیں۔ میں نے ان دونوں کو گرتے پڑتے آتے ہوئے دیکھا مجھ سے نہ رہا گیا اور خطبہ چھوڑ کر انہیں اٹھالیا۔

(۱۲۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن منبر سے (نماز پڑھانے کے لیے) اترتے۔ آپ ﷺ سے کوئی آدمی اپنی ضرورت کی بات کرتا اور آپ ﷺ اسے جواب دیتے پھر مصلے پر آگے بڑھ کر نماز پڑھاتے۔

(۱۲۵۷) حضرت ثعلبہ بن ابی مالک نے کہا: لوگ اس وقت جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے ہوئے ہوتے جمعہ کے دن بات چیت کرتے پھر جب مؤذن خاموش ہو جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ (خطبے کے لیے) کھڑے ہو جاتے پھر کوئی بات نہ کرتا۔ جب تک آپ خطبہ سے فارغ نہ ہو جاتے پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر سے اتر آتے اور نماز کھڑی ہو جاتی تو لوگ آپس میں گفتگو کر لیتے۔ ہم عنقریب جمعہ کے خطبہ کے دوران میں رسول اللہ ﷺ سے ایک دیہاتی کا استسقاء کے بارے میں سوال وجواب بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ۔

نمازِ جمعہ اور جمعہ کے دن صبح کی نماز میں قراءت کا بیان

(۱۲۵۸) حضرت عبداللہ بن ابی رافع سے مروی ہے۔ مروان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ کا حاکم بنا کر مکہ چلا گیا۔ ہمیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور سورۂ جمعہ کے بعد پچھلی رکعت میں سورۂ منافقون پڑھی۔ فارغ ہونے کے بعد میں نے ان سے پوچھا آپ رضی اللہ عنہ نے وہی سورتیں پڑھی ہیں جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفے میں پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے جمعہ میں یہی دو سورتیں سنی ہیں۔

(۱۲۵۹) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے ضحاک بن قیس نے پوچھا جمعہ کے دن سورۂ جمعہ کے بعد دوسری رکعت میں نبی کریم ﷺ کیا پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا آپ ﷺ دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ پڑھا کرتے تھے۔

(۱۲۶۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ جمعہ اور عیدین کی نمازوں میں سورۂ الاعلیٰ اور سورہ غاشیہ پڑھا کرتے تھے اور جب ایک ہی دن عید بھی ہوتی اور جمعہ بھی تو دونوں میں انہیں دونوں سورتوں کو پڑھا کرتے تھے۔

(۱۲۶۱) حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

الجُمُعةِ بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأعْلَى﴾، وَ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسَائِيُّ وأَبُو دَاوُد.

١٢٦٢/٥ -وَعنِ ابْنِ عبّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يَقْرَأُ يومَ الجُمُعةِ في صَلاةِ الصُّبحِ ﴿الم تَنْزيلُ﴾، وَ﴿هَلْ أَتى على الإِنْسَانِ﴾، وفي صَلاةِ الجُمُعةِ بسُورَةِ الجمُعةِ والمُنافِقينَ. رواهُ أَحمَدُ ومُسْلمٌ وأَبُو دَاودَ والنسائِيُّ.

١٢٦٣/٦ -وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يَقْرَأُ في صَلاةِ الصُّبحِ يَومَ الجُمُعةِ الم تَنْزِيلُ، و﴿هلْ أَتَى على الإِنسانِ﴾. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ وَأَبَا دَاودَ لكِنَّهُ لَهُما مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

١٤ ـ بابُ انْفِضَاضِ العَدَدِ في أثناءِ الصلاةِ أَوِ الْخُطْبَةِ

١٢٦٤/١ -عَنْ جابِرٍ رضي الله عنه أنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يَخْطُبُ قائماً يَومَ الجمعةِ فجاءَتْ عِيرٌ مِنَ الشَّام فانْفَتَلَ النَّاسُ إِلَيْها حَتَّى لَمْ يَبْقَ إلاَّ اثْنا عَشَرَ رجلاً، فأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ الَّتِي في الجُمُعَةِ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوٓا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾ [الجمعة: ١١]. رَواهُ أَحمدُ ومُسْلمٌ والتِّرمِذيُّ وصحَّحَهُ. وفي رِوايَةٍ: أَقْبَلَتْ عِيرٌ وَنَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبيِّ ﷺ الْجُمُعةَ، فانفَضَّ الناسُ، إلاَّ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلاً، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوٓا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَآئِمًا﴾. رَواهُ أَحمدُ وَالْبُخارِيُّ.

١٥ ـ باب الصلاة بعد الجمعة

١٢٦٥/١ -عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ الْجُمُعةَ فَلْيُصلِّ بَعْدَها أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ». رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ الْبُخاري.

١٢٦٦/٢ -وَعَنِ ابْنِ عمَرَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يُصَلِّي بعدَ الْجُمُعةِ رَكْعَتَيْنِ في بَيْتِهِ. رَواهُ الجَماعَةُ.

١٢٦٧/٣ -وَعَنْ ابْنِ عمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ كَانَ إِذَا كانَ بِمَكَةَ فصَلَّى الجُمُعَةَ تقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْن، ثمَّ تَقَدَّمَ فَصَلَّى أَرْبَعاً، وَإِذَا كانَ بالمَدِينَةِ صَلى الْجُمُعةَ، ثمَّ رَجَعَ إلى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ في المَسْجِدِ، فَقِيلَ لهُ في ذٰلِكَ، فَقالَ كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. رَواهُ أَبُو داوُد.

١٦ ـ بابُ ما جاءَ في اجتماعِ العيدِ والْجُمُعَةِ

١٢٦٨/١ -عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه وسَأَلهُ مُعاوِيَةُ: هَلْ شَهِدْتَ مَعَ

جمعہ میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۂ غاشیہ پڑھا کرتے تھے۔

(۱۲۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۂ سجدہ اور دھر اور جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور منافقون پڑھا کرتے تھے۔

(۱۲۶۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۂ سجدہ اور سورۂ دھر پڑھتے تھے۔ ترمذی اور ابوداؤد نے اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

خطبے کے درمیان اگر چند لوگ اٹھ کر چلے جائیں

(۱۲۶۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ آ گیا لوگ اس کی طرف دوڑ پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے تب یہ آیت اتری وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْلَهْوَا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا (اور جب وہ تجارت یا لہو کا کام دیکھتے ہیں تو اس کی طرف بھاگ جاتے ہیں اور تجھے کھڑا چھوڑ جاتے ہیں)۔ احمد اور بخاری کی ایک روایت اس طرح ہے کہ ایک قافلہ آ گیا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھ رہے تھے۔ لوگ منتشر ہو گئے۔ صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ اس پر آیت وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْلَهْوَا نِ انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآئِمًا الآیۃ اتری۔

فقہ الحدیث: واقعہ خطبے ہی کا ہے اور یہ جو فرمایا کہ نماز پڑھ رہے تھے یعنی نماز کے انتظار میں تھے۔ (مترجم)

نمازِ جمعہ کے بعد کی سنتیں

(۱۲۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی جمعہ کی نماز پڑھے تو اسے بعد میں چار رکعتیں پڑھ لینی چاہئیں۔

(۱۲۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں جمعہ کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

(۱۲۶۷) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ مکہ میں ہوتے اور جمعہ کی نماز پڑھتے تو اس کے بعد آگے بڑھ کر دو رکعت پڑھتے پھر آگے بڑھ کر چار رکعت نماز پڑھتے اور جب مدینہ میں ہوتے اور جمعہ پڑھتے تو گھر آ کر دو رکعت نماز پڑھتے۔ مسجد میں نہ پڑھتے۔ اس بارے میں ان سے پوچھا گیا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

جمعہ اور عید اگر اکٹھے آ جائیں

(۱۲۶۸) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا؟ قالَ: نَعَمْ، صَلَّى الْعِيدَ أَوَّلَ النَّهارِ، ثُمَّ رَخَّصَ في الجُمُعَةِ فقالَ: مَنْ شاءَ أَنْ يجمع فليجمع. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

٢/١٢٦٩ - وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنهُ قالَ: قَدِ اجتَمَعَ في يَومِكُم هٰذا عِيدَانِ، فَمَنْ شاءَ أَجْزَأَهُ مِنَ الجُمُعَةِ وَإِنَّا مجمعون. رَواهُ أَبُو دَاودَ وابْنُ ماجَه.

٣/١٢٧٠ - وَعَنْ وَهبِ بْنِ كَيْسَانَ رضي الله عنه قالَ: اجْتَمعَ عِيدَانِ على عَهدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فأَخَّرَ الْخُرُوجَ حَتَّى تَعَالَى النَّهارُ، ثُمَّ خرجَ فَخطَبَ، ثُمَّ نَزَلَ فصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ لِلنَّاسِ يَومَ الجُمعَةِ فَذكَرْت ذٰلِكَ لابْنِ عباسٍ فقالَ أَصَابَ السُّنَّةَ. رَواهُ النَّسائيُّ وأَبُو دَاودَ بنَحْوِهِ. لٰكِنْ مِنْ روايَةِ عَطَاءٍ، ولأَبي دَاودَ أَيْضاً عَنْ عَطَاءٍ قالَ: اجْتَمَعَ يَومُ الْجُمُعَةِ ويَومُ الْفِطْرِ على عَهدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فقالَ: عِيدَانِ اجْتَمَعَا في يَومٍ واحِدٍ فجَمَعَهُما جمِيعاً فَصلاَّهما رَكْعَتَيْنِ بُكْرَةً لَم يزِدْ عَلَيْهِما حَتَّى صَلَّى الْعَصْر.

٢٠ ـ أبوابُ صلاة العِيدَيْن

١ ـ بابُ التَّجَمُّلِ للعيدِ وكَرَاهَةِ حَمْلِ السِّلاحِ فيهِ إلاَّ لحاجَةٍ

١/١٢٧١ - عَنِ ابْنِ عمَرَ رضي الله عنهما قالَ: وَجَدَ عمَرُ حُلَّةً مِن اسْتَبْرَقٍ تُباعُ في السُّوق فأَخَذَها فأَتَى بها رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فقالَ: يا رَسُول اللّٰهِ ابْتَعْ هٰذِهِ فَتَجَمَّلْ بِها لِلْعِيدِ والْوَفْدِ، فقالَ: إِنَّما هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لا خَلاقَ لهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

٢/١٢٧٢ - وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ محمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رضي الله تعالى عنهما أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يَلْبَسُ بُرْدَ حِبَرَةٍ في كلِّ عِيدٍ. رَواهُ الشَّافِعِيُّ.

٣/١٢٧٣ - وَعَنْ سَعيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رضي الله عنه قالَ: كُنْت مَعَ ابْنِ عمَرَ حِينَ أَصَابَهُ سِنانُ الرُّمْحِ في أَخمَصِ قَدَمِهِ فَلَزِقَتْ قَدَمُهُ بالرِّكاب فَنَزَلْت فَنَزَعْتُها وَذٰلِكَ بِمِنًى فبَلَغَ الْحَجَّاجَ فَجَاءَ يَعُودُهُ، فقالَ الحجَّاجُ لَو نَعْلَمُ مَنْ أَصابكَ، فقالَ ابْنُ عمَرَ أَنْتَ أَصَبْتَنِي قالَ وَكَيْفَ؟ قالَ: حَمَلْتَ السِّلاحَ في يَومٍ لَمْ يَكُنْ يُحْملُ فِيهِ، وَأَدْخَلْتَ السِّلاحَ الحَرَمَ، وَلَمْ يَكُن السِّلاحُ يَدْخُلُ الْحَرَمَ. رَواهُ الْبُخارِيُّ وقالَ: قالَ الحَسَنُ: نُهُوا أَنْ يَحْمِلُوا السِّلاحَ يَومَ عِيدٍ إِلاَّ أَنْ يَخافُوا عَدُوًّا.

٢ ـ بابُ الخروجِ إلى العيدِ ماشياً والتكبيرِ فيهِ وما جَاءَ في خروجِ النِّساءِ

١/١٢٧٤ - عَنْ عليّ رضِيَ اللّٰهُ تعالى عنْهُ قالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخرُجَ إلى الْعِيدِ

تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں عیدوں (عید وجمعہ) میں حاضر ہوئے ہو؟ فرمایا ہاں آپ ﷺ نے عید کی نماز شروع دن میں پڑھی پھر جمعہ کی رخصت دی اور فرمایا جو چاہے جمعہ پڑھے۔

• فقہ الحدیث: جمعہ واجب نہیں اگر چاہے تو پڑھ لے ورنہ ظہر کی نماز پڑھ لے۔ (از مترجم)

(۱۲۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: دیکھو تمہارے اسی دن میں دو عیدیں جمع ہو گئی ہیں جو چاہے اسے عید جمعہ سے کافی ہے (مگر) ہم جمعہ پڑھیں گے۔

(۱۲۷۰) حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دو عیدیں جمع ہو گئیں۔ آپ نے نماز کے لیے نکلنے میں دیر کر دی یہاں تک کہ دن چڑھ گیا۔ پھر نکلے، خطبہ پڑھا، پھر اترے اور نماز پڑھی اور لوگوں کو اس دن جمعہ کی نماز نہیں پڑھائی۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا وہ سنت کو پہنچ گئے۔ حضرت عطاء سے مروی ہے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جمعہ اور عید الفطر جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا دو عیدیں ایک دن میں اکٹھی ہو گئیں ہیں۔ آپ نے دونوں کو جمع کیا اور سویرے سویرے دو رکعت نماز پڑھ لی۔ پھر نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھی۔

فقہ الحدیث: میں کہتا ہوں حضرت ابنِ زبیر رضی اللہ عنہ کے خیال میں زوال سے پہلے جمعہ جائز ہے اس لیے انہوں نے زوال سے پہلے جمعہ کی دو رکعتیں پڑھ لیں اور انہیں کو عید کی نماز شمار کر لیا۔

عیدین کے مسائل واحکام

عید کے دن کے مسنون کام اور بلاضرورت عید گاہ میں ہتھیار لے جانے کراہت

(۱۲۷۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی جوڑا بازار میں بکتا ہوا دیکھا۔ انہوں نے اس کو خریدا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ! اسے خرید لیجیے اور عید اور وفد سے ملاقات کے موقع پر پہنا کیجیے۔ فرمایا یہ ان لوگوں کا لباس ہے جن کا (آخرت میں) کچھ حصہ نہیں۔

(۱۲۷۲) حضرت جعفر بن محمد سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر عید کو یمنی چادر اوڑھا کرتے تھے۔

(۱۲۷۳) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب نیزے کی نوک ان کے تلوے میں چبھی تھی اور ان کا پاؤں رکاب کے ساتھ چپک گیا تھا۔ میں نے اتر کر اسے کھینچ لیا۔ منیٰ کا واقعہ ہے حجاج کو خبر ہوئی تو وہ بیمار پرسی کے لیے آیا کہنے لگا کاش! ہمیں علم ہوتا کہ کس نے آپ کو تکلیف دی ہے؟ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے یہ تکلیف دی ہے۔ اس نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا تم ایسے دن اسلحہ لگائے ہوئے ہو جس دن ہتھیار نہیں لگائے جاتے۔ تم ہتھیار حرم میں لے آئے ہو حالانکہ ہتھیار حرم میں نہیں لائے جاتے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا عید کے دن مسلح ہونے کی ممانعت ہے الا یہ کہ دشمن کا ڈر ہو۔

عید گاہ پیدل جانا، تکبیریں پڑھنا نیز عورتوں کے نکلنے کا حکم

(۱۲۷۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا عید گاہ میں

ماشِياً وَأنْ يأْكُلَ شَيْئاً قَبْلَ أنْ يَخْرُجَ. رَواهُ التِّرْمذيُّ وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٢/١٢٧٥ ـ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رضي الله عنها قالَتْ: أَمَرَنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أنْ نُخْرِجَهُنَّ في الْفِطْرِ والأَضْحى الْعَواتِقَ والحُيَّضَ وَذَوَاتِ الخُدُورِ، فأمَّا الحيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الصَّلاةَ، وفي لَفْظِ المُصَلَّى وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ ودَعْوَةَ المسْلِمِينَ قُلْتُ: يا رَسُولَ اللَّهِ إحْدَانا لا يَكُونُ لَها جِلْبَابٌ قالَ لِتُلْبِسْها اخْتُها مِنْ جِلْبابِها. رَواهُ الجَماعةُ، ولَيْسَ لِلنَّسائيِّ فيهِ أَمْرُ الجِلْبَابِ ولِمسْلم وأبي دَاودَ في رِوايَةٍ: وَالحُيَّضُ يَكُنَّ خَلْفَ النَّاسِ يُكَبِّرْنَ مَعَ النَّاسِ، وَلِلْبخاريِّ: قالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا نُؤْمَرُ أنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ فَيُكَبِّرْنَ بِتَكْبِيرِهِن.

٣/١٢٧٦ ـ وعَنِ ابنِ عمرَ رضي الله عنهما أنَّهُ كانَ إذَا غَدَا إلى المُصَلَّى كبَّر فرفَع صَوتَهُ بالتَّكْبِير، وفي رِوايةٍ: كانَ يَغْدُو إلى المُصَلَّى يَومَ الْفِطْرِ إذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَيُكَبِّرُ حَتَّى يأْتِيَ المُصَلَّى ثمَّ يُكَبِّرُ بالمُصَلَّى حَتَّى إذَا جَلَس الإمامُ تَرَكَ التَّكْبيرَ. رَواهُما الشافِعيُّ.

٣ ـ بابُ استحبابِ الأَكْلِ قَبْلَ الخروجِ في الفِطْرِ دونَ الأَضْحَىٰ

١/١٢٧٧ ـ عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ لا يغْدُو يومَ الْفِطْرِ حتَّى يأكُلَ تَمرَاتٍ، ويأْكُلُهُنَّ وِتْراً. رَواهُ أحمَدُ والْبُخاريُّ.

٢/١٢٧٨ ـ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رضي الله عنه قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لا يَغْدُو يوم الْفِطر حتَّى يأكُلَ ولا يأْكُلُ يَوم الأَضْحَىٰ حتَّى يَرْجِعَ. رَواهُ ابْن ماجه والتِّرْمِذِيُّ وأحْمَدُ وَزادَ: فيأكُلُ مِنْ أُضْحيتِهِ. ولمالِكٍ في «المُوطَّإِ» عَنْ سَعيدِ بْنِ المُسيبِ أنَّ النَّاسَ كانُوا يُؤْمَرُونَ بالأَكْلِ قبْلَ الْغُدُوِّ يومَ الْفِطْرِ.

٤ ـ بابُ مُخَالَفَةِ الطريقِ في العيدِ والتعييدِ في الجامِعِ لِلْعُذْرِ

١/١٢٧٩ ـ عَنْ جابرٍ رضي الله عنه قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ إذَا كانَ يَومُ عيدٍ خالَفَ الطَّريقَ. رَواهُ الْبُخاريُّ.

٢/١٢٨٠ ـ وَعنْ أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قال: كان النَّبيُّ ﷺ إذَا خَرَجَ إلى الْعِيدِ يَرْجِعُ في غَيْرِ الطَّرِيقِ الذِي خرَجَ فيهِ. رَواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ والتِّرْمِذِيُّ.

٣/١٢٨١ ـ وعَنِ ابنِ عمَرَ رضي الله عنهما أنَّ النَّبيَّ ﷺ أخَذَ يَوم الْعيدِ في طَرِيقٍ ثمَّ رجَعَ في طَرِيقٍ آخَر. رواهُ أَبو داوُد وابْنُ ماجه.

٤/١٢٨٢ ـ وعنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أنَّهُمْ أصَابَهُمْ مطَرٌ في يَومِ عِيدٍ فَصَلَّى بهم النَّبيُّ ﷺ صَلاةَ الْعِيدِ في المَسْجِدِ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ وابْنُ ماجه.

پیدل جانا اور جانے سے پہلے کچھ کھالینا سنت ہے۔

(۱۲۷۵) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم عورتوں کو عید و بقر عید کو عید گاہ میں ضرور لے جائیں یعنی نوجوانوں کو بھی، حیض والیوں کو بھی اور پردہ نشین خواتین کو بھی۔ ہاں حیض والی خواتین نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔ مسلمانوں کی دعاؤں اور بھلائی میں شریک ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے کسی بیچاری کے پاس چادر نہیں ہوتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی (مسلمان) بہن اس کو اپنی چادر اوڑھائے۔ نسائی میں چادر کا ذکر نہیں ہے۔ مسلم اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے اور حیض والیاں لوگوں کے پیچھے رہیں اور لوگوں کے ساتھ تکبیریں کہیں۔ بخاری میں ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمیں حکم تھا کہ ہم حیض والیوں کو (عید گاہ) لے جائیں تاکہ وہ بھی تکبیریں کہنے والوں کے ساتھ تکبیریں کہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جب صبح کو عید گاہ جاتے تو زور زور سے تکبیریں کہتے جاتے تھے۔

(۱۲۷۶) آپ رضی اللہ عنہ عید کے دن صبح صبح سورج نکلتے ہی عید گاہ تشریف لے جاتے اور عید گاہ تک تکبیریں کہتے جاتے۔ پھر عید گاہ میں بھی تکبیریں کہتے یہاں تک کہ جب امام بیٹھ جاتا تو تکبیریں چھوڑ دیتے۔

عید الفطر کے دن کچھ کھا کر جانا اور بقر عید کے دن بغیر کھائے جانا مستحب ہے

(۱۲۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن طاق کھجوریں کھا کر عید گاہ میں جاتے تھے۔

(۱۲۷۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ عید الفطر میں بغیر کھائے نہ جاتے اور عید الاضحیٰ میں واپس آکر ہی کھاتے تھے۔ احمد میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی قربانی کا گوشت کھاتے تھے۔ مؤطا امام مالک میں حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ لوگوں کو عید الفطر کے دن جانے سے پہلے کھانے کا حکم تھا۔

عید میں راستہ بدلنا اور عذر کی وجہ سے جامع مسجد میں نماز پڑھنا

(۱۲۷۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا عید کے دن نبی اکرم ﷺ راستہ بدل کر تشریف لاتے تھے۔

(۱۲۸۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ عید کے دن ایک راستے سے تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے تشریف لاتے تھے۔

(۱۲۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عید کے دن ایک راستے سے گئے اور دوسرے سے واپس آئے۔

(۱۲۸۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ عید کے دن بارش ہونے لگی تو آپ ﷺ نے مسجد میں عید کی نماز پڑھائی۔

٥ ـ بابُ وقتِ صلاةِ العيدِ

١٢٨٣/ ١ ـ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ صاحِبِ رَسُول اللَّهِ ﷺ أَنهُ خَرَجَ معَ النَّاسِ يَومَ عِيدِ فِطْرٍ أَو أَضْحى فأَنْكَرَ إبْطَاءَ الإمامِ، وقالَ إنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنا سَاعَتَنا هٰذِهِ وذٰلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ وابْنُ ماجه.

١٢٨٤/ ٢ ـ وَللشافِعيِّ في حَدِيثٍ مرسَلٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كَتَبَ إلَى عَمْرُو بن حَزمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ أَنْ عَجِّل الأضْحى وَأَخِّرِ الْفِطْرَ وَذكِّرِ النَّاسَ.

٦ ـ بابُ صلاةِ العيدِ قبلَ الخطبةِ بغيرِ أذانٍ ولا إقامَةٍ وما يُقْرَأُ فيها

١٢٨٥/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما قالَ: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبو بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الخطْبَةِ. رواه الجَماعةُ إلاَّ أَبَا دَاود.

١٢٨٦/ ٢ ـ وَعَنْ جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضي الله عنه قالَ: صَلَّيْت مَعَ النَّبيِّ ﷺ الْعيدَ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلا إقامَةٍ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ وأَبو دَاود والتِّرمِذيُّ.

١٢٨٧/ ٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وجَابِرٍ رضي الله عنهم قالا: لَمْ يَكُنْ يُؤذَّن يَومَ الْفِطْرِ وَلا يَومَ الأضْحى. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ، وَلِمُسْلم عَنْ عَطَاءٍ قالَ: أَخْبَرَني جابِرٌ أَنْ لا أَذَانَ لِصَلاةِ يَومِ الْفِطر حِينَ يَخْرُجُ الإمامُ، وَلا بَعْدَ ما يَخرجُ، وَلا إقامَة، وَلا نِدَاءَ، وَلا شَيْءَ، لا نِدَاءَ يَومَئِذٍ، وَلا إقامَةَ.

١٢٨٨/ ٤ ـ وَعَنْ سَمُرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يَقْرأُ في الْعِيدَيْنِ بـ﴿سَبِّحِ اسْمَ ربِّكَ الأعلَى﴾، وَ﴿هَلْ أَتاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾. رَواهُ أحمَدُ.

١٢٨٩/ ٥ ـ وَلابْنِ ماجَه مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عبَّاسٍ، وَحَدِيثِ النُّعْمانِ بْنِ بَشِيرٍ مِثْلُهُ، وَقَدْ سَبَقَ حَدِيثُ النُّعْمانِ لِغَيْرِهِ في الْجُمُعَةِ.

وَعَنْ أَبي وَاقِدٍ اللَّيْثيِّ: وسأَلهُ عُمَرُ ما كانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ في الأضْحى والْفِطْرِ، فقالَ: كانَ يَقْرَأُ فِيهِما بـ﴿ق وَالْقُرْآنِ المَجِيدِ﴾، و﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعةُ﴾. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ الْبُخاريَّ.

٧ ـ بابُ عددِ التكبيراتِ في صلاةِ العيدِ ومحلِّها

١٢٩٠/ ١ـ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كَبَّرَ في عِيدٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً، سَبْعاً في الأُولَى، وَخَمْساً في الآخِرَةِ ولَمْ يُصلِّ قَبْلَها ولا بَعْدَها. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه، وقالَ أحمَدُ أَنا أَذْهَبُ إلَى هٰذا. وفي رِوايَةٍ قالَ: قالَ النَّبيُّ ﷺ التَّكْبِيرُ في الْفِطْرِ سَبْعٌ في الأولَى، وَخَمْسٌ في الآخِرَةِ، والْقِرَاءَةُ بَعْدَهُما كِلْتَيْهِما. رَوَاه أَبُو دَاودَ والدَّارَقُطْنيُّ.

عید کی نماز کا وقت

(۱۲۸۳) حضرت عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے، سے روایت ہے کہ وہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ میں لوگوں کے ساتھ (عیدگاہ کی طرف) روانہ ہوئے۔ آپ نے امام کے دیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا ہم تو اس وقت فارغ بھی ہو جاتے تھے وہ وقت چاشت کی نماز کا تھا۔

(۱۲۸۴) شافعی کی ایک مرسل حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو نجران میں لکھا کہ بقرعید کے دن نماز جلدی اور عید الفطر کے دن ذرا دیر سے پڑھو اور لوگوں کو نصیحت کرو۔

خطبے سے پہلے بغیر اذان وتکبیر کے عیدین کی نماز اور ان میں قراءت

(۱۲۸۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

(۱۲۸۶) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ عید کی نماز کئی بار بلا اذان وتکبیر کے پڑھی تھی۔

(۱۲۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما و حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے دونوں نے فرمایا یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ کے دن اذان نہیں کہی جاتی تھی۔ مسلم میں حضرت عطاء سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مجھے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ (فطر کی) نماز عید کے لیے کوئی اذان نہیں۔ نہ امام کے نکلنے کے وقت اور نہ نکلنے کے بعد اور نہ تکبیر و نداء ہے اور نہ کچھ اور۔ (بہرحال) اس (عید کے) دن نہ اذان ہے نہ اقامت ہے۔

(۱۲۸۸) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عیدین میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلیٰ اور هَلْ اَتَاکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَةِ پڑھا کرتے تھے۔

(۱۲۸۹) ابن ماجہ میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی ایسی ہی ایک روایت گزر چکی ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور کے لیے جمعہ کے سلسلہ میں حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی روایت گزر چکی ہے۔ حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ عید الفطر و عید الاضحیٰ میں کیا پڑھا کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا ان میں ق والقراٰن المجید اور اقتربت الساعة پڑھا کرتے تھے۔

نماز عید میں تکبیرات زوائد اور ان کا محل

(۱۲۹۰) حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدّہ روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عید میں بارہ تکبیریں کہیں۔ سات پہلی رکعت میں اور پانچ دوسری میں اور آپ ﷺ نے عید سے پہلے یا پیچھے کوئی نماز نہیں پڑھی۔

فقہ الحدیث: امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا میرا یہی مذہب ہے۔ ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عید الفطر میں پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات زوائد ہیں اور قراءت تکبیروں کے بعد ہے۔

٢/١٢٩١ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوفٍ المُزَنِيِّ رضي الله عنه أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كَبَّرَ في الْعيدَيْنِ في الأُولى سَبْعاً قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وفي الثَّانِيَةِ خَمْساً قَبْلَ القِرَاءَةِ. رَواهُ التِّرمِذيُّ، وقالَ هُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ في هٰذا الْبابِ عَنِ النَّبيِّ ﷺ، وَرَواهُ ابْنُ ماجه، وَلَمْ يَذْكُرِ الْقِرَاءَةَ، لكِنَّهُ رَواهُ وَفيهِ الْقِرَاءَةُ كما سَبَقَ مِنْ حَدِيثِ سعْدِ المُؤَذِّنِ.

٨ ـ بابُ لا صلاةَ قَبْلَ العيدِ ولا بَعْدَها

١/١٢٩٢ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهما قالَ: خَرَجَ النَّبيُّ ﷺ يومَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُما وَلا بَعْدَهُما. رَواهُ الجَماعة وزادُوا إلاَّ التِّرْمِذيَّ وابْنَ ماجه، ثُمَّ أَتَى النِّساءَ وبِلالٌ مَعَهُنَّ فأَمَرَهُنَّ بالصَّدَقَةِ فَجعَلَتِ المَرْأَةُ تَصَدَّقُ بِخُرْصِها وَسِخَابِها.

٢/١٢٩٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عمَرَ رضي الله عنهما أَنهُ خرَجَ يَومَ عِيدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قبْلها وَلا بَعْدَها، وذَكَرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ فَعَلَهُ. رَواهُ أحمدُ والتِّرمذيُّ وصحَّحَهُ، وَلِلْبُخاريِّ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّهُ كَرِهَ الصَّلاةَ قَبْلَ الْعِيدِ.

٣/١٢٩٤ ـ وَعَنْ أَبي سَعِيدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ أَنَّهُ كانَ لا يُصَلِّي قَبْلَ الْعيدِ شَيْئاً، فإِذَا رَجعَ إِلَى مَنْزِلِهِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. رَواهُ ابْنُ ماجه وأحمَدُ بِمَعْناه.

٩ ـ بابُ خُطْبَةِ العيدِ وأَحْكَامِها

١/١٢٩٥ ـ عَنْ أَبِي سعيدٍ رضي الله عنه قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ يَخْرُجُ يومَ الْفِطْرِ والأَضْحى إِلَى المُصَلَّى، وَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقابِلَ النَّاسِ والنَّاسُ جُلُوسٌ على صفُوفِهِمْ، فَيعِظُهُمْ وَيُوَصِّيهِمْ وَيأْمُرُهُمْ، وَإِنْ كانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثاً أَو يأْمُرَ بشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثمَّ يَنْصَرِفُ. مُتَّفَقٌ علَيْهِ.

٢/١٢٩٦ ـ وعَنْ طَارِقِ بنِ شِهابٍ رضي الله عنه قالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ المِنْبَرَ في يَوم عِيدٍ، فَبَدَأَ بالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلاةِ، فَقامَ رَجُلٌ فقالَ يا مَرْوَانُ خالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ في يَوم عِيدٍ، ولَمْ يَكنْ يُخْرَجُ فِيهِ، وَبَدَأْتَ بالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلاةِ، فقالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا هٰذا فَقَدْ أَدَّى ما علَيْهِ، سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقولُ: مَنْ رَأَى مُنْكراً، فاستطاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ فَلْيُغَيِّرْهُ بيَدِهِ، فإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلسَانِهِ، فإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فبقَلْبِهِ، وَذٰلكَ أَضْعَفُ الإِيمانِ. رَواهُ أَحمَد ومُسْلمٌ وأَبُو دَاودَ وابْنُ ماجه.

٣/١٢٩٧ ـ وَعَنْ جَابرٍ رضيَ الله عنه قالَ: شهِدْت مَعَ النَّبيِّ ﷺ يومَ الْعيدِ فَبَدَأَ بالصَّلاةِ قَبْلَ الْخُطْبَة بغَيْر أَذَانٍ وَلا إِقامَةٍ، ثُمَّ قامَ متوَكِّئاً على بلالٍ، فأَمَرَ بتَقْوَى اللّهِ،

(۱۲۹۱) حضرت عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدین کی پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے سات اور دوسرے میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔

فائدہ: امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا اس مسئلہ میں یہ حدیث بہترین ہے۔ ابن ماجہ میں قراءت کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن ابنِ ماجہ کی روایت میں وفیه القراءة ہے جیسا کہ سعد مؤذن کی حدیث گزر چکی ہے۔

عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں

(۱۲۹۲) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن نکلے اور دو رکعت نماز پڑھائی اور اس سے پہلے اور بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔ بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور احمد کی روایت میں اتنا اضافہ ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی معیّت میں عورتوں کے پاس تشریف لے گئے اور آپ ؐ نے انہیں صدقے کا شوق دلایا۔ عورتیں اپنی بالیاں اور ہار اتار اتار کر دینے لگیں۔

(۱۲۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عید کے دن عید گاہ تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عید سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا تھا۔ بخاری میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ عید سے پہلے نماز کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(۱۲۹۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے جب واپس گھر تشریف لاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ احمد میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

عید کا خطبہ اور اس کے احکام

(۱۲۹۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں عید گاہ پہنچ کر سب سے پہلے نمازِ عید ادا فرماتے پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف کھڑے ہو کر وعظ فرماتے، ان کو تاکید فرماتے اور حکم دیتے۔ لوگ اپنی اپنی صفوں میں ہوتے۔ اگر آپ ؐ کہیں لشکر روانہ کرنا چاہتے یا کوئی حکم کرنا چاہتے تو کرتے پھر واپس تشریف لے آتے۔

(۱۲۹۶) حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مروان نے عید کے دن منبر نکلوایا اور نماز سے پہلے خطبہ دیا۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا مروان! تم نے سنت کے خلاف کیا کہ عید کے دن منبر نکلوایا حالانکہ اس دن منبر نہیں نکلوایا جاتا تھا اور تم نے نماز سے پہلے خطبہ دیا (حالانکہ خطبہ نماز کے بعد ہے) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر کوئی بری بات دیکھے اور اسے مٹا سکے تو ہاتھ سے مٹا دے، اگر یہ نہ ہو سکے تو زبان سے روکے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل میں برا سمجھے اور یہ انتہائی کمزور ایمان ہے۔

(۱۲۹۷) حضرت جابرؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں عید کے دن رسول اللہ ؐ کے ساتھ عید گاہ میں گیا۔ آپ ؐ نے خطبہ سے پہلے بغیر اذان و تکبیر کے نماز پڑھی۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ پر ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے اور اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا۔

وَحَثَّ على الطَّاعةِ، وَوَعَظَ النَّاسَ وذَكَّرَهُمْ، ثُمَّ مَضى حتَّى أَتى النِّساءَ، فَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ. رَواهُ مُسْلِمٌ والنَّسائيُّ وفي لَفْظٍ لِمُسْلِمٍ: فلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ فأتى النِّساءَ فذَكَّرَهُنَّ.

١٢٩٨/ ٤ - وَعَنْ سَعْدٍ المُؤَذِّنِ رضي الله عنه قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ يُكَبِّرُ بيْنَ أَضْعافِ الْخُطْبَةِ يُكْثِرُ التَّكْبيرَ في خطْبَةِ الْعيدَيْنِ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

١٢٩٩/ ٥ - وَعَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ رضي الله عنه قالَ: السُّنَّةُ أَنْ يَخْطُبَ الإمامُ في الْعِيدَيْنِ خُطْبَتَيْنِ يَفْصِلُ بَيْنَهُما بِجُلُوس. رَواهُ الشَّافِعيُّ.

١٣٠٠/ ٦ - وَعَنْ عَطاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّائِبِ رضي الله عنهما قالَ: شَهِدْت مَعَ النَّبي ﷺ الْعِيدَ، فلَمَّا قَضى الصَّلاةَ قالَ: إنَّا نَخْطُبُ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فلْيَذْهَبْ. رَواهُ النسائِيُّ وابْنُ ماجَه وأبو دَاوُدَ.

١٠ ـ بابُ استحبابِ الْخُطْبَةِ يومَ النَّحرِ

١٣٠١/ ١ - عَنِ الهِرْماسِ بْنِ زِيَادٍ رضي الله عنه قالَ: رَأَيت النَّبيَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ على ناقَتِهِ الْعَضْباءِ يَومَ الأَضْحى بِمِنًى. رَواهُ أحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

١٣٠٢/ ٢ - وَعَنْ أَبي أُمامَةَ رضي الله عنه قالَ: سَمِعْت خُطْبَةَ النَّبيِّ ﷺ بِمنًى يَومَ النَّحْرِ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

١٣٠٣/ ٣ - وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعاذٍ التَّمِيمِي رضي الله عنه قالَ: خَطَبَنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمنًى، فَفُتِحَتْ أسماعُنا حتَّى كُنا نَسْمَعُ ما يَقُولُ وَنَحْنُ في مَنازِلِنا، فَطَفِقَ يُعَلِّمُهُمْ مَناسِكَهُمْ حتَّى بَلَغَ الجِمارَ، فَوَضَعَ أُصْبُعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ ثُمَّ قالَ بِحَصَى الخَذْفِ، ثُمَّ أَمَرَ المُهاجِرِينَ فَنَزَلوا في مُقَدَّمِ المَسْجِدِ، وَأَمَرَ الأَنْصارَ فَنَزَلُوا مِنْ وَرَاءِ المسْجِدِ، ثُمَّ نَزَلَ النَّاسُ بَعْدَ ذٰلِك. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والنسائيُّ بِمَعْناهُ.

١٣٠٤/ ٤ - وَعَنْ أَبي بَكْرَةَ رضي الله عنه قالَ: خَطَبَنا النَّبيُّ ﷺ يَومَ النَّحْرِ فقالَ أَتَدْرُونَ أيَّ يَومٍ هٰذَا؟ قُلْنا اللَّهُ وَرَسُولهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قالَ: أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قُلْنا بَلى، قالَ: أَي شَهرٍ هذَا؟ قُلْنا اللَّهُ ورسُولهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بغَيْرِ اسْمِهِ، فقالَ: أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟ قُلْنا بَلى، قالَ: أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنا اللَّهُ ورَسُولهُ أعْلَمُ، فسَكَتَ حتَّى ظَنَنَّا أنهُ سَيُسَمِّيهِ بغَيْرِ اسْمِهِ، فقالَ: أَلَيْسَتِ الْبَلْدَةَ؟ قُلْنا: بَلى، قالَ: فإنَّ دِماءَكُمْ وَأَمْوالَكُمْ علَيْكُمْ حَرامٌ، كَحُرْمَةِ يَومِكُمْ هٰذا، في شَهرِكُمْ هٰذا، في بَلَدِكُمْ هٰذا، إلى يَومَ تَلْقَونَ رَبَّكُمْ، أَلا هَلْ بَلَّغْتُ؟ قالُوا: نَعَمْ، قالَ: اللَّهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوعى مِنْ سَامِعٍ، فَلا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّاراً

فرمانبرداری کا شوق دلایا۔ پند وموعظت فرمائی اور نصیحتیں کیں۔ پھر عورتوں کے پاس جا کر انہیں بھی وعظ ونصیحت کی۔ مسلم کے یہ الفاظ بھی ہیں جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو اترے اور عورتوں کے پاس آئے اور انہیں نصیحت کی۔

(۱۲۹۸) حضرت سعد المؤذن سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ خطبے کے درمیان تکبیریں پڑھتے تھے اور عیدین میں کثرت سے تکبیریں پڑھتے تھے۔

(۱۲۹۹) حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا عیدین میں سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے اور بیٹھ کر انہیں الگ الگ کرے۔

(۱۳۰۰) حضرت عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں عید کو (عید گاہ میں) نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حاضر ہوا۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی تو فرمایا: ہم خطبہ دیتے ہیں اگر کوئی سننا چاہے تو بیٹھے ورنہ چلا جائے۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے ظاہر ہے کہ خطبہ سنت ہے اگر وہ واجب ہوتا تو اس کے لیے بیٹھنا بھی واجب ہوتا۔

قربانی کے دن خطبہ

(۱۳۰۱) حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ منیٰ میں عید الاضحیٰ کے دن اپنی اونٹنی عضباء پر خطبہ دیتے تھے۔

(۱۳۰۲) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے قربانی کے دن منیٰ میں نبی اکرم ﷺ کا خطبہ سنا تھا۔

(۱۳۰۳) حضرت عبد الرحمٰن بن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ہمیں خطبہ دیا جس سے ہمارے کان کھل گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے الفاظ ہم اپنی اپنی قیام گاہوں پر سن رہے تھے۔ آپ لوگوں کو عبادتوں کے طریقے بتا رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ جمرہ کے پاس پہنچے اور شہادت کی انگلیاں ایک دوسری پر رکھ کر کنکریاں ماریں۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے مہاجر مسجد کے سامنے اور انصار مسجد کے پیچھے اترے بعد میں دوسرے لوگ اتر پڑے۔

(۱۳۰۴) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہمیں نبی اکرم ﷺ نے قربانی کے دن خطبہ دیا۔ فرمایا: جانتے ہو آج کیا دن ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کر لیا کہ آپ ﷺ موجودہ نام کے علاوہ کوئی اور نام بتائیں گے۔ پھر فرمایا کیا آج قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں؟ پھر پوچھا یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے خیال کر لیا کہ آپ موجودہ نام کے علاوہ کوئی اور نام بتائیں گے۔ فرمایا کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے خیال کر لیا کہ آپ موجودہ نام کے علاوہ کوئی اور نام بتائیں گے۔ فرمایا کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں؟ فرمایا دیکھو تمہارا خون اور تمہارا مال تمہارے اس شہر میں، اس ماہ میں، اس دن کی طرح اس وقت تک حرام ہے جب تک تم اپنے رب سے نہ جا ملو۔ ہوشیار رہو، کیا میں نے دینی احکام پہنچا دیے ہیں؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا اے اللہ گواہ رہ، دیکھو (یہ احکام) حاضر غائب کو پہنچا دے۔ کیونکہ اکثر پہنچائے جانے والے سننے والوں سے زیادہ بہتر یاد رکھتے ہیں خبردار میرے بعد کافر نہ بن جانا

يَضرِبُ بَعْضُكُمْ رِقابَ بَعْضٍ. رَواهُ أحمَد والبُخاري.

١١ ـ بابُ حُكْمِ الهلالِ إذا غُمَّ ثُمَّ عُلِمَ بهِ مِنْ آخِرِ النَّهارِ

١/١٣٠٥ ـ عنْ عُمَيْرِ بْنِ أَنَس عَنْ عُمُومَةٍ لهُ مِنَ الأنْصار رضي الله عنهم قالُوا: غمَّ عَلَيْنا هِلالُ شَوَّالٍ فأصْبَحْنا صِياماً، فَجاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهارِ فَشَهِدُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ أنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلالَ بالأمْسِ، فأمَرَ النَّاسَ أنْ يَفْطُرُوا مِنْ يَومِهِمْ، وَأَنْ يَخْرُجُوا لِعِيدِهِمْ مِنَ الْغَدِ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاّ التِّرْمِذِيَّ.

٢/١٣٠٦ ـ وعَنْ عائِشَةَ رضي الله عنها قالَتْ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ الْفِطْرُ يَومَ يُفْطِرُ النَّاسُ، وَالأضْحى يومَ يُضَحِّي النَّاسُ. رَواهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

٣/١٣٠٧ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: الصَّومُ يَومَ يَصُومُونَ، وَالْفِطْرُ يَومَ يُفْطِرُونَ، وَالأضْحى يَومَ يُضَحُّونَ. رَواه الترمذي أيْضاً، وَهُوَ لأبي دَاوِدَ وابْنِ ماجَه إلاَّ فَصْلَ الصَّومِ.

١٢ ـ بابُ الحثِّ على الذِّكْرِ والطاعةِ في أيَّامِ العَشْرِ وأيامِ التَّشْرِيقِ

١/١٣٠٨ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاس رضي الله عنهما قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «ما مِنْ أيّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيها أحَبُّ إلَى اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الأيّامِ» يَعْني أيّامَ الْعَشْرِ قالُوا: يا رَسولَ اللّهِ وَلا الجِهادُ في سبِيلِ اللّهِ؟ قالَ: «وَلا الْجِهادُ في سَبِيلِ اللّهِ إلاَّ رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ بشَيْءٍ منْ ذٰلِكَ». رواهُ الجَماعَة إلاَّ مُسْلِماً والنَّسائيَّ.

٢/١٣٠٩ ـ وعَنِ ابْنِ عمرَ رضي الله عنه قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «ما مِنْ أيَّامٍ أعْظَمُ عِنْدَ اللّهِ سُبْحَانَهُ ولا أحَبُّ إلَيْهِ الْعَمَلُ فيهِنَّ مِنْ هٰذِهِ الأيَّامِ العَشْرِ فأكْثِرُوا فِيهِنَّ مِنَ التَّهْلِيلِ والتَّكْبِيرِ والتَّحْمِيدِ». رَواهُ أحمَدُ.

٣/١٣١٠ ـ وَعَنْ نُبَيْشَةَ الهذَليِّ رضي الله عنه قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «أيّامُ التَّشْرِيقِ أيّامُ أكْلٍ وَشُرْبٍ، وَذِكْرِ اللّهِ عَزَّ وَجَلَّ». رَواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ والنَّسائيُّ، قالَ الْبُخارِيُّ وقالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاذْكُرُوا اللّهَ في أيام معدودات، والأيّامُ المَعْدُودَات أيّامُ التَّشْرِيقِ، قالَ: وَكانَ ابنُ عُمَرَ وأبُو هُرَيْرَةَ يَخْرُجَانِ إلَى السُّوقِ في أيّامِ الْعَشْرِ يُكَبِّرَانِ وَيُكَبِّرُ النَّاسُ بتَكْبِيرِهِما، قالَ: وكانَ عمَرُ يُكَبِّرُ في قُبَّتِهِ بِمِنًى، فَيَسْمَعُهُ أهلُ المَسْجِدِ فَيُكَبِّرُونَ، وَيكَبِّرُ أهلُ الأسْوَاقِ حَتّى يَرْتَجَّ مِنًى تَكْبِيراً.

کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو۔

ابر کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے اور دن کے آخر میں معلوم ہوا کہ چاند نظر آ گیا ہے

(۱۳۰۵) حضرت ابو عمیر بن انس نے اپنے انصاری چچاؤں سے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہمیں شوال کا ہلال ابر کی وجہ سے دکھائی نہ دیا۔ ہم نے روزہ رکھ لیا۔ پھر دن کے آخر میں ایک قافلہ آیا۔ قافلہ والوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس گواہی دی کہ انہوں نے رات چاند دیکھا تھا۔ آپ نے لوگوں کو اس دن کا روزہ کھول دینے کا حکم فرما دیا اور یہ بھی فرمایا کہ عید کا دوگانہ کل صبح ادا کیا جائے گا۔

(۱۳۰۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عید الفطر اس دن ہوتی ہے جب لوگ روزے افطار کر لیں (یعنی روزے رکھنا چھوڑ دیں) اور قربانیوں کا دن وہ ہے جس دن لوگ قربانیاں کریں۔

(۱۳۰۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ وہ ہے جس دن لوگ روزہ رکھیں اور عید الفطر وہ ہے جس دن لوگ روزہ افطار کر لیں اور عید الاضحیٰ وہ ہے جس دن لوگ قربانیاں کریں۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ میں ہے بجز روزے کے۔

ذی الحجہ کے پہلے عشرے میں اور ایام تشریق میں ذکر و طاعت کی ترغیب

(۱۳۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان دس دنوں کے سوا ایسے دن نہیں ہیں جن میں نیک عمل اللہ کو بہت ہی محبوب ہوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد بھی نہیں؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد بھی نہیں مگر جو شخص جان و مال لے کر نکلے اور کسی چیز کو لے کر واپس نہ لوٹے۔

(۱۳۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں سے عظیم دن اور کوئی نہیں ہیں جن میں اس کو اعمال زیادہ محبوب ہوں لہٰذا ان دنوں میں کثرت سے لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ کا ورد رکھو۔

(۱۳۱۰) حضرت نبیشہ الہذلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳) کھانے پینے اور ذکر اللہ کے دن ہیں۔

فقہ الحدیث: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے **واذکروا اللہ فی ایام معلومات** کی تفسیر میں فرمایا کہ **ایام معلومات** سے مراد ذوالحجہ کا پہلا عشرہ ہے۔ اور **ایام معدودات** سے مراد ایام تشریق ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پہلے عشرے میں بازار میں جاتے اور تکبیریں کہا کرتے تھے اور لوگ بھی ان کی تکبیریں سن کر تکبیریں کہنا شروع کر دیتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ منیٰ میں اپنے خیمے کے اندر بلند آواز سے تکبیریں کہا کرتے تھے۔ مسجد والے انہیں سنتے تھے۔ پھر وہ اور بازار والے سب تکبیریں کہتے تھے اور منیٰ تکبیروں سے گونج جاتا تھا۔

٢١ ـ أبوابُ صلاةِ الخوفِ

١ ـ بابُ الأنواعِ المرويَّةِ في صِفَتِها

١/١٣١١ ـ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبيِّ ﷺ يومَ ذَاتِ الرِّقاعِ أَنَّ الطَّائِفَةَ صَفَّتْ مَعَهُ، وَطائفةٌ وِجاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بالَّتِي مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قائماً فأَتَمُّوا لأنفُسِهِمْ، ثمَّ انْصَرَفُوا وِجاهَ الْعَدُوِّ، وَجاءَتِ الطَّائفَةُ الأخرَى، فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلاتِهِ فأتَمُّوا لأنفُسهِمْ فَسَلَّمَ بِهِمْ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه، وفي رِوايَةٍ أخرى لِلْجَماعَةِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عنْ سَهلِ بْنِ أبي حَثْمَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ بِمِثْلِ هذهِ الصِّفَةِ.

(نوعٌ آخَرُ)

٢/١٣١٢ ـ وَعَنْ ابْنِ عمَرَ رضي الله عنه قالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلاةَ الْخَوفِ بإحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً، وَالطَّائِفَةُ الأُخْرَى مُواجِهَةٌ لِلْعَدُوِّ ثمَّ انْصَرَفُوا وقامُوا في مُقَامِ أَصْحابِهِمْ مُقْبِلينَ على الْعَدُوِّ وَجاءَ أُولئكَ، ثمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبيُّ ﷺ رَكْعَةً ثمَّ سلَّمَ ثمَّ قَضىٰ هٰؤُلاءِ رَكْعَةً، وَهٰؤُلاءِ رَكْعَةً. متَّفَقٌ عليْهِ.

(نوعٌ آخَر)

٣/١٣١٣ ـ عَنْ جَابِرٍ رضي الله عنه قالَ: شَهِدْت مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلاةَ الخوفِ فَصَفَّنا صَفَّيْنِ خَلْفَهُ، وَالْعَدُوُّ بَيْنَنا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبيُّ ﷺ فَكَبَّرْنا جَميعاً، ثمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنا جَمِيعاً، ثمَّ رَفَعَ رَأسَهُ مِنَ الركُوعِ وَرَفَعْنا جَمِيعاً، ثمَّ انْحَدَرَ بالسُّجُودِ والصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وقامَ الصفُّ الآخَرُ في نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضى النَّبي ﷺ السُّجُودَ والصَّفُّ الذي يَلِيهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بالسُّجُودِ وقاموا، ثمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأخَّر الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ، ثمَّ رَكَعَ النَّبي ﷺ وَرَكَعْنا جَمِيعاً، ثمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَرَفَعْنا جَمِيعاً، ثمَّ انْحَدَرَ بالسُّجُودِ والصَّفُّ الذِي يَلِيهِ الذِي كانَ مُؤَخَّراً في الرَّكْعَةِ الأُولَى، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِي نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضى النَّبيُّ ﷺ السُّجُودَ بالصَّفِّ الذِي يَلِيهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بالسُّجُودِ فَسَجَدُوا، ثمَّ سَلَّمَ النَّبيُّ ﷺ وَسَلَّمْنا جَميعاً. رَواهُ أحْمَدُ ومسلمٌ وابْنُ ماجَه والنَّسائيُّ.

٤/١٣١٤ ـ وَرَوَى أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ والنَّسائيُّ هٰذِهِ الصفَةَ مِنْ حَدِيثِ أَبي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ وقالَ: فَصَلاَّها رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ، مَرَّةً بِعسْفانَ، وَمَرَّةً بأرْضِ بَنِي سُلَيْم.

خوف کی نماز

خوف کی نماز کی مختلف صورتیں

(۱۳۱۱) (پہلی قسم) حضرت صالح بن خوات رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ ذات الرقاع میں نماز پڑھی تھی کہ ایک گروہ نے آپ ﷺ کے پاس صف باندھ لی تھی اور دوسرا دشمن کے مقابلہ پر تھا۔ آپ نے اس صف کو جو آپ ﷺ کے پاس تھی ایک رکعت نماز پڑھائی پھر آپ کھڑے رہے اتنے میں وہ دوسری رکعت پڑھ کر فارغ ہو گئے اور دشمن کے مقابلہ پر چلے گئے۔ پھر دوسرا گروہ آیا آپؐ نے انہیں دوسری رکعت پڑھائی پھر آپؐ بیٹھے رہے اور انہوں نے دوسری رکعت پوری کر لی۔ پھر آپؐ نے ان کے ساتھ سلام پھیر دیا۔ حضرت صالح بن خوات حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن ابی حثمہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نمازِ خوف کا یہی طریقہ روایت کرتے ہیں۔

(۱۳۱۲) (دوسری قسم) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے خوف کی نماز ایک جماعت کو ایک رکعت پڑھائی اور دوسری جماعت دشمن کے مقابلہ پر تھی پھر یہ جماعت دوسری جماعت کی جگہ پر دشمن کے مقابلہ پر کھڑی ہوگئی اور دوسری جماعت آ گئی۔ آپؐ نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی پھر سلام پھیر دیا پھر پہلی اور دوسری دونوں جماعتوں نے اپنی ایک ایک رکعت پوری کر لی۔

فقہ الحدیث: دوسری جماعت رسول اللہ ﷺ کے سلام کے بعد دوسری رکعت پوری کر کے دشمن کے مقابلہ پر چلی گئی پھر پہلی جماعت نے آ کر دوسری رکعت پوری کی۔ (مترجم)

(۱۳۱۳) (تیسری قسم) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف میں حاضر تھا۔ ہم نے آپؐ کے پیچھے دو صفیں باندھ لیں۔ دشمن ہمارے اور قبلے کے درمیان تھا۔ آپؐ نے نیت باندھی اور ہم سب نے نیت باندھ لی۔ پھر آپؐ نے رکوع کیا اور ہم سب نے بھی رکوع کیا۔ پھر آپؐ نے اور ہم نے رکوع سے سر اٹھایا پھر آپؐ اور آپؐ کے قریب والی صف سجدے میں چلی گئی اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی پھر جب آپؐ نے اور قریب والی صف نے سجدہ پورا کر لیا تو پچھلی صف نے سجدہ کیا اور سب کھڑے ہو گئے پھر پچھلی صف آگے بڑھ گئی اور اگلی صف پیچھے ہٹ گئی۔ پھر آپؐ کے ساتھ ہم سب نے رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھایا پھر آپؐ اور آپؐ کی قریب والی صف (جو پہلی رکعت میں پیچھے تھی) سجدے میں چلی گئی اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی۔ پھر جب آپؐ نے قریب والی صف کے ساتھ سجدہ پورا کر لیا تو پچھلی صف نے سجدہ کیا پھر ہم سب نے آپؐ کے ساتھ سلام پھیر دیا۔

(۱۳۱۴) احمد، ابوداؤد اور نسائی نے یہی قسم ابوعیاش زرقی سے روایت کی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طریقے پر نماز دو بار پڑھی ہے ایک بار عسفان میں اور دوسری بار بنو سلیم کے علاقے میں۔

(نوعٌ آخرُ)

٥/١٣١٥ ـ عَنْ جابر رضي الله عنه قالَ: كُنّا مَعَ النَّبيِّ ﷺ بِذاتِ الرِّقاعِ وَأُقِيمَتِ الصَّلاةُ، فَصَلَّى بِطائفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثمّ تأخَّرُوا، وصَلَّى بالطّائفةِ الأُخْرى رَكْعَتَيْنِ، فكانَ لِلنَّبيِّ ﷺ أَرْبَعٌ، وَلِلْقَومِ رَكْعَتانِ. مُتَّفقٌ عليْهِ، وللشّافِعي والنَّسائيِّ عَنِ الحسن عَنْ جابرٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ صَلَّى بطائفَةٍ منْ أَصْحابِهِ رَكْعَتَيْنِ ثمّ سَلَّمَ ثمّ صلَّى بآخَرينَ رَكْعَتَيْن ثمّ سلَّمَ.

٦/١٣١٦ ـ وَعَنِ الحَسَنِ عَنْ أَبي بَكْرَةَ رضي الله عنه قالَ: صَلَّى بِنا النَّبيُّ ﷺ صَلاةَ الخَوفِ فصَلَّى بِبَعْضِ أَصْحابِهِ رَكْعَتَيْنِ ثمَّ سَلَّمَ ثمَّ تأخَّرُوا وَجاءَ الآخَرُونَ فكانُوا في مُقَامِهِمْ، فصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثمَّ سَلَّمَ، فَصارَ لِلنبيِّ ﷺ أَرْبَعُ رَكَعاتٍ، وَلِلْقَومِ رَكْعَتانِ رَكْعَتانِ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسائيُّ وأَبُو دَاودَ وقالَ: وكَذٰلِكَ رَواهُ يَحْيَىٰ بْنُ أَبي كَثِير عَنْ أَبي سَلَمَةَ عَنْ جابرٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ .وكَذٰلِكَ قالَ سُلَيْمانُ اليَشْكُريُّ عَنْ جَابرٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ.

(نوعٌ آخَرُ)

٧/١٣١٧ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قالَ: صَلَّيْت مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ صَلاةَ الخَوفِ عامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ، فقامَ إِلَى صَلاةِ الْعَصْرِ، فقامَتْ معَهُ طَائفَةٌ، وطَائفَةٌ أُخْرَىٰ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ وَظُهُورهُمْ إلى الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ فَكَبَّرُوا جميعاً، الذِينَ معَهُ والذِينَ مُقابِلَ الْعَدُوِّ، ثمَّ رَكَعَ رَكْعَةً وَاحِدَةً، وَرَكَعَتِ الطَائِفَةُ الَّتي مَعَهُ، ثمَّ سَجَدَ فَسَجَدَتِ الطّائفةُ الَّتي تَليهِ والآخَرُونَ قِيَامٌ مقابِلِي الْعَدُوِّ، ثمَّ قامَ وقامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتي مَعهُ، فَذَهَبُوا إلى الْعَدُوِّ فقابَلُوهُمْ وأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ التي كانَتْ مُقَابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وسَجَدُوا ورَسُولُ اللّهِ ﷺ كما هُوَ، ثمَّ قامُوا فَرَكَعَ رَكْعَةً أُخْرَى وَرَكَعُوا مَعهُ، وَسَجَدَ وَسَجَدُوا مَعَهُ، ثمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتي كانَتْ مُقابِلَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوا وَسَجَدُوا ورَسُولُ اللّهِ ﷺ قاعِدٌ وَمَنْ مَعَهُ، ثمَّ كانَ السَّلامُ فَسَلَّمَ وَسَلَّمُوا جَمِيعاً، فَكانَ لِرَسُولِ اللّهِ ﷺ رَكْعَتَانِ، وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَانِ. رَواهُ أَحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ والنَّسائِيُّ.

(نوعٌ آخَرُ)

٨/١٣١٨ ـ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ صلَّى بذِي قَرَدٍ فَصَفَّ النَّاسَ خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، صَفًّا خَلْفَهُ، وَصَفًّا مُوَازِي الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بالَّذِينَ خَلْفَهُ

(۱۳۱۵) (چوتھی قسم) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم جنگ ذات الرقاع میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ نماز کی نیت باندھی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ وہ پیچھے چلے گئے (اور آپ بیٹھے رہے) پھر دوسری جماعت کو دو رکعتیں پڑھائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار اور لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوگئیں۔ مسند شافعی اور نسائی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر دوسری کو دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا۔

(۱۳۱۶) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خوف کی نماز پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو دو رکعت نماز پڑھا کر سلام پھیر دیا پھر وہ پیچھے ہٹ گئے اور دوسرے آ کر ان کی جگہ کھڑے ہوگئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا لہٰذا آپؐ کی چار اور لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوگئیں۔ اسی طرح یحییٰ بن کثیر نے ابوسلمۃ سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح سلیمان یشکری نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

(۱۳۱۷) (پانچویں قسم) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ نجد میں خوف کی نماز پڑھی۔ آپؐ عصر کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک جماعت آپؐ کے ساتھ کھڑی ہوئی اور دوسری جماعت دشمن کے سامنے تھی۔ ان کی پشتیں قبلہ کی طرف تھیں پھر سب نے نیت باندھ لی۔ ساتھ والی جماعت نے بھی اور دشمن کے مقابلہ پر کھڑے ہونے والوں نے بھی۔ پھر آپؐ نے اپنے قریب والے گروہ کے ساتھ ایک رکوع کیا اور ان کے ساتھ سجدہ کیا، اس دوران میں دوسری جماعت دشمن کے مقابلے پر کھڑی رہی، پھر آپؐ اپنے قریب والے گروہ کے پاس کھڑے ہوگئے، پھر یہ جماعت دشمن کے مقابلے پر چلی گئی اور دوسری آ گئی۔ انہوں نے اپنا رکوع اور سجدہ کیا۔ اس دوران میں آپؐ اپنی جگہ کھڑے رہے پھر وہ کھڑے ہوگئے پھر آپؐ نے دوسرا رکوع کیا اور انہوں نے بھی آپؐ کے ساتھ رکوع کیا۔ آپؐ نے سجدہ کیا اور انہوں نے بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کیا۔ پھر وہ جماعت آئی جو دشمن کے سامنے تھی۔ انہوں نے اپنا رکوع اور سجدہ کیا۔ آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھے رہے پھر آپؐ نے سلام پھیرا اور آپ کے ساتھ سب نے سلام پھیر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی اور ہر جماعت کی بھی دو دو رکعتیں ہوئیں۔

(۱۳۱۸) (چھٹی قسم) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ذی قرد میں نماز پڑھی۔ لوگوں نے آپؐ کے پیچھے دو صفیں باندھ لیں۔ ایک صف آپ کے پیچھے تھی اور ایک دشمن کے مقابلہ پر۔ پھر آپؐ نے پیچھے والوں کو

رَكْعَةً، ثُمَّ انْصَرَفَ هٰؤُلاءِ إلى مَكانِ هٰؤُلاءِ، وَجاءَ أُولئِكَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً، وَلَمْ يَقْضُوا رَكْعَةً. رَواهُ النَّسائيُّ.

١٣١٩/ ٩ ـ وَعَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ رضي الله عنه قالَ: كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ العاصِ بِطَبْرَسْتَانَ، فقالَ: أَيُّكُمْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلاةَ الْخَوفِ؟ فقالَ حُذَيْفَةُ: أَنا، فَصَلَّى بِهٰؤُلاءِ رَكْعَةً وَبِهٰؤُلاءِ رَكْعَةً وَلَمْ يقضوا رَواهُ أَبُو داوُد والنَّسائيُّ، وَرَوى النَّسائيُّ بِإِسْنادِهِ عَنْ زَيْد بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبيِّ ﷺ مِثْلَ صلاةِ حُذَيْفَةَ، كَذا قالَ.

١٣٢٠/ ١٠ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهما قالَ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلاةَ على نَبِيِّكُمْ ﷺ في الحَضَرِ أَرْبَعاً، وفي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وفي الخَوفِ رَكْعَةً. رَواهُ أَحمَدُ ومُسلمٌ وأَبو دَاوُدَ والنَّسائيُّ.

٢ ـ بابُ الصلاةِ في شِدَّةِ الخوفِ بالإيماءِ وهلْ يجوزُ تأخيرُها أمْ لا

١٣٢١/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عمَرَ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبي ﷺ وَصَفَ صَلاةَ الخَوفِ وقالَ: فإِنْ كانَ خَوفاً أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ فَرِجالاً وَرُكْباناً. رَواهُ ابْنُ ماجه.

١٣٢٢/ ٢ ـ وَعَنْ عبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ رضي الله عنه قالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى خالِدِ بْنِ سُفيانَ الْهذَليِّ وَكانَ نَحْوَ عَرَفَةَ وَعَرَفَاتٍ، فقالَ: اذْهَبْ فاقْتُلْهُ، قالَ: فَرَأَيْتُهُ وقَدْ حَضرتْ صَلاةُ الْعَصْرِ، فَقُلْتُ: إِنِّي لأخافُ أَنْ يَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ ما يُؤخرُ الصَّلاةَ، فانْطَلَقْت أَمْشِي وَأَنا أُصَلِّي أومِىء إِيماءً نَحْوَهُ، فَلَمَّا دَنَوت مِنْهُ قالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ: رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ، بَلَغَنِي أَنَّكَ تَجْمَعُ لِهٰذَا الرَّجُلِ، فَجِئْتُكَ في ذٰلِكَ، فقالَ: إِنِّي لَفِي ذٰلِكَ، فَمَشَيْت مَعَهُ سَاعةً حتَّى إِذَا أَمْكَنَنِي عَلَوتُهُ بِسَيْفِي حتَّى بَرَدَ. رواهُ أَحْمَدُ وأَبو داوُد.

١٣٢٣/ ٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عمَرَ رضي الله عنهما قالَ: نادَى فِينا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَومَ انْصَرَفَ عَنِ الأحْزَابِ أَنْ لا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ العَصْرَ إِلاَّ في بَنِي قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ ناسٌ فَوتَ الْوَقْتِ فَصَلُّوا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ، وقالَ آخَرُونَ لا نُصَلِّي إِلاَّ حَيْثُ أَمَرَنا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَإِنْ فاتَنا الْوَقْتُ، قالَ: فَما عَنَّفَ وَاحِداً مِنَ الْفَرِيقَيْنِ. رَواهُ مُسْلِمٌ. وفي لَفْظٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ لَمَّا رَجَعَ مِنَ الأَحْزَابِ قالَ: لا يُصلِّيَنَّ أَحَدٌ العَصْرَ إِلاَّ في بَنِي قُرَيْظَةَ، فأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ العَصْرَ في الطَّرِيقِ، فقالَ بَعْضُهُمْ: لا نُصَلِّي حتَّى نأْتِيَها، وقالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي، لَمْ يرِدْ ذٰلِكَ مِنَّا، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبيِّ ﷺ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِداً مِنْهُمْ. رَواهُ الْبُخاريّ.

ایک رکعت پڑھائی پھر یہ دوسروں کی جگہ چلے گئے اور دوسرے آپ ؐ کے پیچھے آ گئے۔ آپ ؐ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی۔ انہوں نے دوسری رکعت پوری نہیں کی۔

فقہ الحدیث: آپ کی دو رکعتیں ہوئی اور سب مقتدیوں کی صرف ایک ایک رکعت ہوئی (مترجم)

(۱۳۱۹) حضرت ثعلبہ بن زہدم سے روایت ہے کہ ہم سعید بن عاص کے ساتھ طبرستان میں تھے آپ نے پوچھا تم میں سے کس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خوف کی نماز پڑھی ہے؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اور اُن کو ایک ایک رکعت پڑھائی۔ اور انہوں نے دوسری رکعت نہیں پڑھی۔ نسائی نے اپنی سند سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نماز جیسی روایت کی ہے۔

(۱۳۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا حق تعالیٰ نے اپنے نبی (ﷺ) پر حالتِ اقامت میں چار، سفر میں دو اور حالتِ خوف میں ایک رکعت فرض کی ہے۔

انتہائی خوف کے وقت اشاروں سے نماز، کیا ایسے وقت نماز قضا کی جا سکتی ہے؟

(۱۳۲۱) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نمازِ خوف بیان فرمائی۔ فرمایا اگر اس سے بھی زیادہ خوف ہو تو پیدل اور سوار اشاروں سے نماز پڑھ لے۔

(۱۳۲۲) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے خالد بن سفیان ہذلی کے پاس بھیجا۔ یہ عرفہ اور عرفات کی طرف تھا۔ آپ ؐ نے فرمایا اسے جا کر قتل کر دو۔ میں نے اسے اس حال میں دیکھا کہ عصر کا وقت ہو گیا تھا میں نے دل میں سوچا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے جنگ کرنے میں نماز مؤخر ہو جائے پھر میں اس کی طرف بڑھتا ہوا اشاروں سے نماز پڑھتا رہا۔ جب میں اس کے قریب پہنچا تو اس نے کہا تم کون ہو؟ میں نے کہا میں ایک عربی ہوں۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس شخص (رسول ؐ) کے لیے (لشکر) جمع کر رہے ہیں۔ میں اسی سلسلے میں آپ کے پاس آیا ہوں۔ اس نے کہا میں اسی فکر میں ہوں۔ کچھ دیر تو میں اس کے ساتھ چلتا رہا پھر موقعہ پا کر تلوار کے وار سے اس کو ٹھنڈا کر دیا۔

(۱۳۲۳) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جس دن آپ ؐ غزوۂ احزاب سے واپس ہوئے تو اعلان فرمایا کہ ہر شخص عصر بنو قریظہ ہی میں جا کر پڑھے۔ پھر کچھ لوگوں نے تو وقت کے فوت ہو جانے کے ڈر سے راستے ہی میں نماز پڑھ لی اور کچھ نے کہا کہ ہم تو وہیں پڑھیں گے جہاں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے چاہے وقت نکل جائے۔ آپ ؐ نے دونوں میں سے کسی کو بھی کچھ نہیں کہا۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ احزاب سے واپس ہونے لگے تو فرمایا ہر شخص بنو قریظہ ہی میں عصر کی نماز پڑھے پھر جب راستے میں عصر کا وقت ہو گیا تو کسی نے تو کہا ہم بنو قریظہ ہی میں نماز پڑھیں گے اور کسی نے کہا راستے ہی میں پڑھ لیتے ہیں۔ آپ کا یہ مطلب نہ تھا۔ پھر جب آپ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ؐ نے ان میں سے کسی کو بھی برا نہیں کہا۔

27

٢٢ ـ أبوابُ صلاةِ الكسوفِ

١ ـ بابُ النداءِ لها وصِفَتِها

١٣٢٤/١ ـ عَنْ عبدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه قال: لمَّا كُسِفَتِ الشَّمْسُ على عَهدِ النَّبيِّ ﷺ نُودِيَ أن الصَّلاةَ جامِعة، فَرَكَعَ النَّبيُّ ﷺ ركْعَتَيْنِ في سَجْدَةٍ، ثمَّ قامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ في سَجْدَةٍ، ثمَّ جُلِيَ عَنِ الشَّمْسِ، قالَتْ عائِشةُ: ما رَكَعْت رُكُوعاً قَطُّ، وَلا سَجَدْت سُجُوداً قَطُّ، كانَ أطْوَلَ مِنْهُ.

١٣٢٥/٢ ـ وعَنْ عائشةَ رضي الله عنها قالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ على عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَعَثَ مُنادِياً: الصلاةَ جامعَةً. فقامَ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ في رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

١٣٢٦/٣ ـ وَعَنْ عائِشَةَ رضي الله تعالى عنها أيضاً قالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ في حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إلَى المَسْجِدِ، فقامَ فَكَبَّرَ وصَفَّ النَّاسَ وَرَاءَهُ فاقْتَرأَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً، ثمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعاً طَوِيلاً، هُوَ أَدْنَىٰ مِنَ القِرَاءَةِ الأُولَى، ثمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فقالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنا ولَكَ الحَمْدُ، ثمَّ قامَ فاقْتَرأَ قِرَاءَةً طَوِيلةً هِيَ أدنى مِنَ القِرَاءَةِ الأولى، ثمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعاً هُو أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الأوَّلِ ثمَّ قالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنا ولَكَ الحَمْدُ، ثمَّ سَجَدَ، ثمَّ فَعَلَ في الرَّكْعَةِ الأُخْرَىٰ مِثْلَ ذٰلِكَ حتَّى اسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، وأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، وانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ، ثمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فأَثْنَىٰ على اللَّهِ بِما هُوَ أهلُهُ، ثمَّ قالَ: إنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عزَّ وجَلَّ لا يَنْخَسِفَانِ لِمَوتِ أَحدٍ، وَلا لِحَيَاتِهِ، فإذَا رَأَيْتُمُوهما فافْزَعُوا إلى الصَّلاةِ.

١٣٢٧/٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عباسٍ رضي الله عنهما قالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ قِيَاماً طَوِيلاً نَحْواً مِنْ سُورَةِ البَقَرَةِ، ثمَّ رَكَعَ رُكُوعاً طَوِيلاً، ثمَّ رَفَعَ فقامَ قِيَاماً طَوِيلاً وَهُوَ دُونَ القِيَامِ الأوَّلِ، ثمَّ رَكَعَ رُكُوعاً طَوِيلاً وَهوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأوَّلِ ثمَّ سَجَدَ، ثمَّ قامَ قِيَاماً طَوِيلاً وَهوَ دُونَ القِيَامِ الأوَّلِ، ثمَّ رَكَعَ رُكُوعاً طَوِيلاً وَهوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأوَّلِ، ثمَّ رَفَعَ فقامَ قِيَاماً طَوِيلاً، وَهوَ دُونَ القِيَامِ الأوَّلِ، ثمَّ رَكَعَ رُكُوعاً طَوِيلاً وَهوَ دُونَ الرُّكُوعِ الأوَّلِ، ثمَّ سَجَدَ، ثمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فقالَ: إنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آياتِ اللَّهِ لا يُخْسَفَانِ لِمَوتِ أَحدٍ وَلا لِحَيَاتِهِ، فإذَا رَأَيْتُم ذٰلِكَ فاذْكُرُوا اللَّهَ. مُتَّفَقٌ على هٰذِهِ الأحاديثِ.

نمازِ کسوف کے احکام

کسوف کا اعلان اور نماز کا بیان

(۱۳۲۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب سورج گرہن ہوا تو الصلاۃ جامعۃ کے الفاظ سے اعلان کیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو رکوعوں کے ساتھ ایک ایک رکعت پڑھائی۔ اتنے میں سورج کھل گیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس سے زیادہ لمبا رکوع اور سجدہ کبھی نہیں دیکھا۔

(۱۳۲۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا۔ آپؐ نے **الصلاۃ جامعۃ** کے الفاظ سے اعلان کرایا۔ پھر آپؐ نے دو رکعت نماز ادا کی اور ہر رکعت میں دو دو رکوع اور دو دو سجدے کیے۔

(۱۳۲۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سورج گرہن ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی صحابہؓ نے آپؐ کے پیچھے صف باندھ لی۔ آپؐ نے لمبی قراءت کی پھر تکبیر کہہ کر لمبا رکوع کیا مگر قراءت سے قدرے کم تھا پھر آپؐ نے رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا و لک الحمد کہا اور قیام کیا اور قراءت شروع کر دی اور لمبی قراءت کی مگر پہلی قراءت سے ذرا کم تھی پھر تکبیر کہہ کر لمبا رکوع کیا اور قراءت شروع کر دی اور لمبی قراءت کی مگر پہلی قراءت سے ذرا کم تھی پھر تکبیر کہہ کر لمبا رکوع کیا مگر پہلے رکوع سے ذرا کم تھا پھر کھڑے ہو کر سمع اللہ لمن حمدہ ربنا و لک الحمد کہا پھر آپؐ نے سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کیا یہاں تک کہ (دو رکعتوں میں) چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے۔ آپ کی فراغت سے پہلے ہی سورج کھل گیا تھا پھر آپؐ نے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے لائق تعریف کی پھر فرمایا یاد رکھو چاند اور سورج اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان میں کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ اگر تم ان میں گرہن لگا ہوا دیکھو تو اللہ سے ڈر کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔

(۱۳۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: سورج گرہن ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور بقدر سورہ بقرہ کے لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھا کر لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کچھ کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا۔ پھر سجدہ کیا پھر لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کچھ کم تھا پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کچھ کم تھا پھر سر اٹھا کر لمبا قیام کیا جو پہلے قیام سے کم تھا پھر لمبا رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم تھا پھر سجدہ کیا پھر فارغ ہو گئے۔ اس وقت تک سورج کھل چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا یاد رکھو سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں ان میں کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب گرہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔

٥/١٣٢٨ ـ وَعَنْ أَسْماءَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبيَّ ﷺ صلَّى صَلاةَ الْكُسُوفِ فأقام فأطَالَ الْقيامَ، ثمَّ رَكَعَ فأطالَ الرُّكُوعَ، ثمَّ قامَ فأطَالَ الْقِيامَ، ثمَّ رَكَعَ فأطَالَ الرُّكُوعَ، ثمَّ رَفَعَ، ثمَّ سجَدَ فأطَالَ السُّجودَ، ثمَّ قامَ فأطَالَ الْقِيَامَ، ثمَّ رَكَعَ فأطَالَ الرُّكُوعَ، ثمَّ قَامَ فأطَالَ الْقِيَامَ، ثمَّ ركَعَ فأطَالَ الرُّكُوعَ، ثمَّ رَفَعَ فَسجَدَ فأطَالَ السُّجُودَ، ثمَّ رَفَعَ، ثمَّ سجَدَ فأطَالَ السُّجُودَ، ثمَّ انصَرَفَ. رَواهُ أَحْمَدُ والبُخاريُّ وأَبُو دَاودَ وابْنُ ماجَه.

٦/١٣٢٩ ـ وَعَنْ جابرٍ رضي الله عنه قالَ: كسفَتِ الشَّمْسُ على عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فصلَّى بأصْحابِهِ فأطَالَ القِيامَ حتَّى جَعلُوا يَخِرُّونَ، ثمَّ ركَعَ فأطَالَ، ثمَّ رَفعَ فأطَالَ ثمَّ ركَعَ فأطَالَ، ثمَّ سجَدَ سجْدَتَيْنِ، ثمَّ قامَ فَصنَعَ نَحْواً منْ ذٰلِكَ فكانَتْ أَرْبعَ ركعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ وأَبو دَاودَ.

٢ ـ بابُ مَنْ أجازَ في كلِّ ركعةٍ ثلاثَ رُكُوعَاتٍ وأربعةً وخَمْسَةً

١/١٣٣٠ ـ عَنْ جابرٍ رضي الله عنه قالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ على عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصلَّى سَتَّ رَكعَاتٍ بأرْبَعِ سَجَدَاتٍ. رَواهُ أحمَدُ ومسْلِمٌ وأَبُو داوُد.

٢/١٣٣١ ـ وَعَنِ ابنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهما عَنِ النَّبيِّ ﷺ أَنَّهُ صلَّى في كُسُوفٍ فَقرَأَ ثُمَّ رَكعَ، ثمَّ قَرأَ ثمَّ رَكعَ، ثمَّ قَرأَ ثمَّ رَكعَ، ثمَّ سجَدَ، والأُخْرَى مِثْلُها. رَواهُ التِّرمذيُّ وصحَّحهُ.

٣/١٣٣٢ ـ وَعَنْ عائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ نَبيَّ اللَّهِ ﷺ صلَّى سِتَّ ركعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجداتٍ رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ.

٤/١٣٣٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ رضي الله عنهما أَنَّ النَّبيَّ ﷺ صلَّى في كسُوفٍ، قَرَأَ ثمَّ رَكَعَ، ثمَّ قَرَأَ ثمَّ رَكعَ، ثمَّ قَرأَ ثمَّ رَكعَ، ثمَّ قَرَأَ ثمَّ رَكعَ، والأُخرَى مِثْلها. وفي لَفْظٍ صلَّى ثَمانِيَ رَكَعَاتٍ في أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. رَوَى ذٰلِكَ أحْمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسَائيُّ وأَبُو دَاودَ.

٥/١٣٣٤ ـ وعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعبٍ رضي الله عنه قالَ: كسفتِ الشَّمْسُ على عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى بِهِمْ فقرَأَ بسُورَةٍ مِنَ الطُّوَلِ وَرَكَعَ خَمْسَ رَكعاتٍ وسَجْدَتَيْنِ ثمَّ قامَ إلى الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ بسُورَةٍ مِنَ الطُّوَلِ ورَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجْدَتَيْنِ ثمَّ جَلَسَ كما هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُو حَتَّى انجَلَى كُسُوفُها. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَحْمدَ في «المُسْنَدِ» وقَدْ رُوِيَ بأسَانِيدَ حِسَانٍ مِنْ حَدِيثِ سَمُرَةَ والنُّعْمانِ بْنِ بَشِيرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ ﷺ صَلاَّها رَكْعَتَيْنِ كُلُّ رَكْعَةٍ بِرُكُوعٍ.

٦/١٣٣٥ ـ وفي حَدِيثِ قَبِيصَةَ الْهِلالِيِّ عنهُ ﷺ قالَ: إذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فصَلُّوها

(۱۳۲۸) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی نماز پڑھی پھر لمبا قیام کیا پھر لمبا رکوع کیا پھر لمبا قیام کیا پھر لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا پھر لمبا سجدہ کیا پھر کھڑے ہوکر لمبا قیام کیا پھر لمبا رکوع کیا پھر لمبا قیام کیا پھر لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھایا پھر لمبا سجدہ کیا پھر سر اٹھایا پھر لمبا سجدہ کیا پھر سلام پھیر دیا۔

(۱۳۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گرہن ہوا۔ آپ ؐ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی اور اتنا لمبا قیام کیا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم گرنے لگے پھر لمبا رکوع کیا پھر سر اٹھا کر لمبا قیام کیا پھر لمبا رکوع کیا پھر دو سجدے کیے پھر کھڑے ہوکر دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی پس دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے ہوگئے۔

گرہن کی نماز میں ایک رکعت میں تین، چار اور پانچ تک رکوع جائز ہیں

(۱۳۳۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: عہد رسالت میں سورج گرہن ہوا آپ ؐ نے چار سجدوں (دو رکعتوں) میں چھ رکوع کیے۔

(۱۳۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ ؐ نے گرہن کی نماز پڑھی۔ قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی اور رکوع کیا پھر سجدہ کیا پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔

(۱۳۳۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف میں چھ رکوع اور چار سجدے کیے۔

(۱۳۳۳) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی نماز پڑھی۔ اس میں قرأت کی پھر رکوع کیا پھر قرأت کی اور رکوع کیا پھر قرأت کی اور رکوع کیا پھر قراءت کی اور رکوع کیا پھر قرأت کی اور رکوع کیا اور دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھی۔ ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں آٹھ رکوع چار سجدوں میں کیے۔

(۱۳۳۴) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہوا۔ آپ ؐ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی اور لمبی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کیے اور دو سجدے کیے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے اور لمبی سورت پڑھی اور پانچ رکوع کیے اور دو سجدے کیے پھر قبلہ رُخ بیٹھ کر دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج کھل گیا۔

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیثوں سے حسن سندوں کے ساتھ آیا ہے کہ آپ ؐ نے دو رکعت نماز پڑھی اور ہر رکعت میں ایک رکوع کیا۔

(۱۳۳۵) حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم گرہن دیکھو

كأحْدَثِ صَلاةٍ صَلَّيْتُمُوها مِنَ المَكْتُوبَةِ. والأحادِيثُ بِذٰلِكَ كُلِّهِ لأحمَدَ والنَّسائيِّ. والأحادِيثُ المُتَقَدِّمَةُ بِتَكْرَارِ الرُّكُوعِ أَصَحُّ وَأَشْهَرُ.

٣ ـ بابُ الْجَهرِ بالقراءَةِ في صلاةِ الكُسُوفِ

١٣٣٦/١ ـ عَنْ عائِشَةَ رضي الله عنها أنَّ النَّبيَّ ﷺ جَهَرَ في صَلاةِ الخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَصلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ في رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجدَاتٍ. أخْرَجَاهُ. وفي لفظ: «صلَّى صلاةَ الكُسُوفِ فجهرَ بالقِراءَةِ فيها» رواه الترمذي وصححه. وفي لفظ: «قال: خُسِفَتِ الشمس على عهد رسول الله ﷺ فأتى المُصَلَّى فكبَّر فكبَّر الناسُ، ثم قرأ فجهَرَ بالقراءة وأطال القيام...» وذكر الحديث. رواه أحمد.

١٣٣٧/٢ ـ وعَنْ سَمُرَةَ رضي الله عنه قالَ: صلَّى بِنا رَسُولُ اللّهِ ﷺ في كُسُوفٍ رَكْعَتَيْنِ لا نَسْمَعُ لهُ فِيها صَوتاً. رَواهُ الخمْسَة وصحَّحهُ التِّرمذيُّ وهٰذا يَحتَمِلُ أنَّهُ لَمْ يَسْمَعْهُ لِبُعْدِهِ لأنَّ في رِوَايَةٍ مبْسُوطَةٍ لهُ: أَتَيْنا والمَسْجِدُ قَدِ امْتَلأَ.

٤ ـ بابُ الصلاةِ لِخُسُوفِ القَمَرِ في جماعةٍ مكرَّرَة الرُّكوع

١٣٣٨/١ ـ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: إنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتانِ مِنْ آيَاتِ اللّهِ، وَإنَّهُما لا يَنْكسِفَانَ لِمَوتِ أَحَدٍ وَلا لِحَيَاتِهِ، فإذَا رَأَيْتُمُوهما كَذٰلِكَ فافزَعُوا إلى المساجِدِ. رَواهُ أحمَدُ.

١٣٣٩/٢ ـ وَعَنِ الحَسَنِ الْبصْرِيِّ رضي الله عنه قالَ: خسفَ الْقَمَرُ وابْنُ عبَّاسٍ أَمير على الْبَصْرَةِ، فَخَرَجَ فَصَلَّى بِنا رَكْعَتَيْنِ في كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثمَّ رَكِبَ وقالَ: إنَّما صَلَّيْت كما رَأَيْت النَّبيَّ ﷺ يُصَلِّي رَواهُ الشافِعِيُّ في مُسْنَدِهِ.

٥ ـ بابُ الحثِّ على الصَّدَقَةِ والاستغفارِ والذِّكْرِ في الكُسُوفِ وخروج وَقْتِ الصَّلاةِ بالتَّجَلِّي

١٣٤٠/١ ـ عَنْ أَسْماءَ بِنْتِ أَبي بَكْرٍ رضي الله عنهما قالَتْ: لَقَدْ أَمَرَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ بِالْعَتَاقَةِ في كُسُوفِ الشَّمْسِ.

١٣٤١/٢ ـ وَعَنْ عائِشَةَ رضي الله عنها أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: «إنَّ الشَّمْسَ والْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّهِ؛ لا يَخْسِفَانِ لِمَوتِ أَحَدٍ، وَلا لِحَيَاتِهِ، فإذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فادعُوا اللّهَ وَكَبِّرُوا وَتَصَدَّقُوا وصَلُّوا».

١٣٤٢/٣ ـ وَعَنْ أَبي مُوسَىٰ رضي الله عنه قالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فقامَ النَّبيُّ ﷺ فصلَّى وقالَ: «إذَا رأَيْتُمْ شَيْئاً مِنْ ذٰلِكَ فافْزَعُوا إلَى ذِكْرِ اللّهِ وَدُعَائه وَاسْتِغْفَارِهِ».

تو فرض نماز سے جداگانہ نماز پڑھو۔

فقہ الحدیث: یہ تمام تکرارِ رکوع والی حدیثیں زیادہ صحیح اور زیادہ مشہور ہیں۔

نماز کسوف میں بلند آواز سے قراءت کرنا

(۱۳۳۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی نماز پڑھی اور اس میں بلند آواز سے قراءت کی۔ آپؐ نے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپؐ نے سورج گرہن کی نماز پڑھی اور اس میں بلند آواز سے قراءت کی۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں سورج گرہن ہوا آپ جائے نماز پر تشریف لائے اور تکبیر کہی، لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔ آپؐ نے بلند آواز میں قراءت کی اور لمبا قیام کیا۔

(۱۳۳۷) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کی دو رکعتیں پڑھائیں ہم ان میں آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔

فقہ الحدیث: شاید انہوں نے دور ہونے کی وجہ سے آپ کی آواز نہ سنی ہو کیونکہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی ایک طویل روایت میں ہے کہ جب ہم آئے تو مسجد بھر چکی تھی۔

چاند گرہن کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا اور متعدد رکوع کرنا

(۱۳۳۸) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا: یاد رکھو سورج اور چاند اللہ کی دو نشانیاں ہیں ان میں کسی کی موت و زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم ان میں گرہن دیکھو تو گھبرا کر مسجدوں کی طرف بھاگو۔

(۱۳۳۹) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا (ایک دفعہ) چاند میں گرہن لگا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ اس وقت بصرہ کے حاکم تھے آپ نکلے اور ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی اور ہر رکعت میں دو دو رکوع کیے پھر سوار ہو کر فرمایا میں نے وہی نماز پڑھی ہے جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے دیکھا۔

گرہن کے وقت صدقہ، استغفار اور ذکر اللہ کی کثرت اور گرہن کھلنے تک نماز کا اہتمام کرنا

(۱۳۴۰) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوج گرہن کے وقت ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

(۱۳۴۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاد رکھو شمس و قمر اللہ کی دو نشانیاں ہیں ان میں کسی کی موت و زندگی سے گرہن نہیں لگتا۔ جب تم گرہن دیکھو تو اللہ سے دعائیں مانگو اس کی بڑائی بیان کرو (تکبیریں کہو) صدقہ کرو اور نماز پڑھو۔

(۱۳۴۲) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا (ایک دفعہ) سورج کو گرہن لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور فرمایا جب تم گرہن دیکھو تو گھبرا کر ذکر و دعاء اور استغفار میں لگ جاؤ۔

٤/١٣٤٣ ـ وَعَنِ المُغيرَةِ بن شعبة قالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ على عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَومَ ماتَ إبْرَاهِيمُ، فقالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوتِ إبْرَاهِيمَ، فقالَ النَّبيُّ ﷺ: «إنَّ الشَّمْسَ والْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ عزَّ وَجلَّ، لا يَنْكَسِفَانِ لِمَوتِ أحَدٍ، وَلا لِحَيَاتِهِ، فإذَا رَأيْتُمُوهما فادْعُوا اللَّهَ تَعَالَى وَصَلُّوا حتَّى يَنْجلي» مُتَّفَقٌ علَيْهِنَّ.

٢٣ ـ أبواب صلاة الاستسقاء

١/١٣٤٤ ـ عن ابن عمر رضي الله عنهما في حديث له: أن النبي ﷺ قال: «لَمْ يَنْقُصْ قَوْمٌ اَلْمِكْيَالَ وَاَلْمِيزَانَ إلاَّ أُخِذُوا بالسِّنينَ وَشِدَّةِ المؤُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أمْوَالِهِمْ إلاَّ مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلاَ الْبَهَائِمُ لَمْ يُمطَرُوا» رواه ابن ماجه.

٢/١٣٤٥ ـ وَعَنْ عائِشَةَ رَضيَ اَللَّهُ عنها قالَتْ: شَكَا النَّاسُ إلَى رسولِ اللَّهِ ﷺ قُحُوطَ المَطَرِ، فأمَرَ بِمِنْبَرٍ، فَوُضِعَ لهُ في المُصَلَّى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوماً يَخْرُجُونَ فِيهِ، قالَتْ عائِشَةُ فَخَرَجَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَدَا حاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ على المِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللَّهَ عزَّ وجَلَّ، ثمَّ قالَ: إنَّكُمْ شَكَوتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ واسْتِئْخَارَ المَطَرِ عنْ إبَّانِ زَمانِهِ عنكُمْ، وَقَدْ أمَرَكُمُ اللَّهُ عزَّ وجَلَّ أنْ تَدْعُوهُ، وَوَعَدَكُمْ أنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ، ثمَّ قالَ: الْحَمْدُ للَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مالِكِ يَومِ الدِّينِ، لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ يفْعَلُ ما يُرِيدُ، اللَّهُمَّ أنْتَ اللَّهُ لا إلهَ إلاَّ أنْتَ، أنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أنْزِلْ عَلَيْنا الْغَيْثَ، واجْعَلْ ما أنْزَلْتَ لَنا قُوَّةً وَبلاغاً إلَى حِينٍ. ثمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ في الرَّفْعِ حتَّى بَدَا بَيَاضُ إبطَيْهِ، ثمَّ حَوَّلَ إلى النَّاسِ ظَهرَهُ، وَقَلَبَ أو حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، ثمَّ أقبَلَ على النَّاسِ، وَنَزَلَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فأنْشَأ اللَّهُ تعالَى سَحابَةً، فَرَعَدَتْ وَبرَقَتْ، ثمَّ أمْطَرَتْ بإذْنِ اللَّهِ تعالى، فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حتَّى سَالَتِ السُّيُولُ، فلمَّا رَأى سُرْعَتَهُمْ إلى الْكِنِّ ضَحِكَ حتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فقالَ: أشْهَدُ أنَّ اللَّهَ على كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَأنِّي عبدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

١ ـ بابُ صِفَةِ صلاةِ الاسْتِسْقَاءِ، وجوازِها قبلَ الخُطْبَةِ وبعدَها

١/١٣٤٦ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ رَضيَ اللَّهُ عنهُ قالَ: خَرَجَ نَبيُّ اللَّهِ ﷺ يَوماً يَسْتَسْقِي فَصَلَّى بِنا رَكْعَتَيْنِ بِلا أذَانٍ وَلا إقَامَةٍ، ثمَّ خَطَبَنا وَدَعا اللَّهَ عزَّ وجلَّ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعاً يَدَيْهِ، ثمَّ قَلَبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ الأيْمَنَ على الأيْسَرِ، والأيْسَرَ على الأيْمَنِ. رَوَاهُ أحمَدُ وابْنُ ماجه.

٢/١٣٤٧ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضيَ اللَّهُ عَنْهُ قالَ: خَرَجَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ إلى

(۱۳۴۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس دن ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا (اتفاق سے) سورج گرہن لگ گیا لوگوں نے خیال کیا کہ ابراہیم کے انتقال کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا ہے۔ آپؐ نے فرمایا دراصل شمس وقمر اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ ان کو کسی کی موت وزندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ جب ان کو گرہن میں دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ گرہن ختم ہو جائے۔

نمازِ استسقاء کے احکام

(۱۳۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی ایک حدیث میں مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی قوم نے ماپ تول میں کمی کی تو وہ ضرور قحط وتنگی اور حاکم کے ظلم وستم کا شکار بنی اور جب وہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کریں تو ان سے ضرور ہی بارش روک دی جاتی ہے۔ اگر جانور نہ ہوں تو بالکل ہی بارش بند ہو جائے۔

(۱۳۴۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خشک سالی کی شکایت کی تو آپؐ نے حکم دیا کہ منبر لایا جائے چنانچہ وہ لے جا کر میدان میں رکھا گیا۔ آپؐ نے لوگوں سے وعدہ فرمایا تھا کہ فلاں دن میدان میں آئیں گے۔ چنانچہ سورج کا کنارہ نکلتے ہی آپؐ میدان میں تشریف لے گئے اور منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور اس کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا تم نے قحط کی اور ایک عرصے سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی ہے تمہیں اللہ نے دعاء کرنے کا حکم فرمایا ہے اور وعدہ فرمایا ہے کہ وہ تمہاری دعائیں قبول فرمائے گا پھر یہ دعا کی الحمد لله رب العلمين الخ یعنی ہر طرح کی حمد اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے اور بڑا ہی مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور جزاء کے دن کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی عبادت کا حقدار نہیں وہ جو ارادہ کرتا ہے وہی کرتا ہے۔ اے اللہ! تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم بے نوا فقیر ہیں۔ اے اللہ! ہم پر بارش بھیج اور جو کچھ تو ہمارے لیے اتارے اس کو ایک وقت تک طاقت و مدد کا ذریعہ بنا۔ پھر آپؐ نے ہاتھ اتنے اونچے اٹھائے کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی پھر آپؐ نے لوگوں کی طرف پشت کر کے اپنی چادر الٹ دی اور آپؐ ہاتھ بھی اٹھائے ہوئے تھے۔ پھر لوگوں کی طرف منہ کر کے منبر سے اترے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے ایک بادل پیدا کیا۔ وہ کڑکا، چمکا اور اللہ کے حکم سے برسنے لگا۔ آپ ابھی اپنی مسجد تک بھی نہیں آئے تھے کہ جل تھل ہو گیا جب آپؐ نے لوگوں کو سایوں کی طرف بھاگتے ہوئے دیکھا تو اتنے ہنسے کہ آپؐ کی کچلیاں نظر آنے لگیں۔ پھر فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ واقعی اللہ ہر چیز پر خوب قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا نبی ہوں۔

نمازِ استسقاء کا طریقہ اور وہ خطبہ سے پہلے اور بعد میں دونوں طرح جائز ہے

(۱۳۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش مانگنے کے لیے میدان میں تشریف لائے۔ آپؐ نے اذان وتکبیر کے بغیر دو رکعت نماز پڑھائی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا اور اللہ عزوجل سے دعا مانگی اور دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے اپنا منہ قبلہ رُخ کر لیا پھر چادر اُلٹی۔ اس طرح کہ اس کے دائیں حصے کو بائیں طرف اور بائیں کو دائیں طرف کر لیا۔

(۱۳۴۷) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان میں تشریف لے گئے۔

المُصَلّى فاسْتَسْقى وَحَوَّلَ رِداءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ القِبْلَةَ وَبَدَأ بالصَّلاةِ قَبْلَ الخُطْبَةِ ثمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعا. رَواهُ أحمَدُ.

٣/١٣٤٨ - وعَنْهُ أيضاً قالَ: رَأَيت النبيَّ ﷺ يوم خَرَجَ يَسْتَسْقِي، قالَ فَحوَّلَ إلى النَّاسِ ظَهرَهُ واسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعو، ثمَّ حَوَّلَ رِداءَهُ، ثم صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِما بالْقِراءَةِ. رَواهُ أحْمَدُ والْبُخارِيُّ وأبو داودَ والنَّسائيُّ. وَرَواهُ مُسلمٌ، وَلَمْ يَذْكُرِ الجَهرَ بالقِراءَةِ.

٤/١٣٤٩ - وَعَنِ ابْنِ عبّاسٍ رَضيَ اللّهُ عَنهُما وَسُئِلَ عَنِ الصَّلاةِ في الاسْتِسْقَاءِ فقالَ: خَرَجَ رسُولُ اللّهِ ﷺ مُتَواضِعاً مُتَبَذِّلاً مُتَخَشِّعاً مُتَضَرِّعاً فَصلَّى رَكْعَتَيْنِ كما يُصلِّي في الْعِيدِ لَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ. رواهُ أحْمَدُ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجه.

وفي رِوايَةٍ: خَرَجَ مُتَبَذِّلاً مُتَواضِعاً مُتَضَرِّعاً حتَّى أَتى المُصَلَّى فَرَقِيَ المِنبَرَ وَلَمْ يَخطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ، وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ في الدُّعاءِ والتَّضَرُّعِ والتَّكْبِيرِ، ثم صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. رَواهُ أَبو داوُدَ وَكَذٰلِكَ النَّسائِيُّ والتِّرمِذِيُّ وصَححه، لَكِنْ قالا: وصَلَّى رَكْعَتينِ. وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرمِذِيُّ: رَقِيَ المِنبَرَ.

٢ ـ باب الاسْتِسْقاءِ بِذَوِي الصَّلاحِ، وإكثارِ الاستغفارِ ورَفْعِ الأيدي بالدُّعَاءِ وذِكْرِ أَدْعِيَةٍ مأثورةٍ في ذلكَ

١/١٣٥٠ - عَنْ أَنسٍ رَضِيَ ٱللّهُ عَنْهُ أنَّ عُمَرَ بْنَ الْخطَّابِ كانَ إذا قُحِطُوا، اسْتَسْقَى بالْعَبَّاسِ بْنِ عبدِ الْمُطَّلِبِ فقالَ: اللَّهُمَّ إنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إلَيْكَ بِنَبِيِّنا ﷺ فَتَسْقِينا، وإنَّا نَتَوسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّكَ فاسْقِنا فيُسْقَونَ. رَواهُ الْبُخارِيُّ.

٢/١٣٥١ - وَعَنِ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللّهُ عنهُ قالَ: خَرَجَ عُمَرُ يَسْتَسْقِي، فلَمْ يَزِدْ على الاسْتِغْفَارِ، فقالُوا ما رأَيناكَ اسْتَسْقَيْتَ، فقالَ لَقَدْ طَلَبْتُ الغَيْثَ بِمَجادِيحِ السَّماءِ الذِي يُسْتَنْزَلُ بِهِ المَطَرُ، ثمَّ قَرَأَ: ﴿ٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ إِنَّهُۥ كَانَ غَفَّارًا ۝١٠ يُرْسِلِ ٱلسَّمَآءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ۝١١﴾ [نوح: ١٠-١١]، و﴿ٱسْتَغْفِرُوا۟ رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوٓا۟ إِلَيْهِ﴾ [هود: ٥٢] الآيَةِ. رَواهُ سَعِيدٌ في «سنَنِهِ».

٣/١٣٥٢ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ ٱللّهُ عَنهُ قالَ كانَ النبيُّ ﷺ لا يَرْفَعُ يَدَيْهِ في شَيْءٍ مِنْ دُعائِهِ إلاَّ في الاسْتِسْقَاءِ، فإنَّهُ كانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حتَّى يُرَى بَياضُ إبطَيْهِ. متَّفَقٌ عَلَيْهِ. ولِمُسْلِم: أَنَّ النَّبيَّ ﷺ اسْتَسْقَى فأَشَارَ بِظَهرِ كَفِّهِ إِلَى السَّماءِ.

٤/١٣٥٣ - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ يَومَ الجُمُعَةِ فَقالَ يَا رَسُولَ اللّهِ هَلَكَتِ الماشِيَةُ، وَهَلَكَتِ العِيَالُ، وَهَلَكَ النّاسُ، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يَدَيْهِ يَدْعو، وَرَفَعَ النّاسُ أَيْدِيَهُمْ مَعَهُ يَدْعُونَ، قَالَ فَما خَرَجْنا مِنَ المَسْجِدِ حَتَّى مُطِرْنا. مُخْتَصَرٌ مِنَ البُخارِي.

بارش کی دعا مانگی اور جب قبلہ رخ ہوئے تو چادر الٹ دی۔ خطبے سے پہلے نماز پڑھی پھر قبلہ رُو ہو کر دعا مانگی۔

(۱۳۴۸) انہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے اس دن آپ کو دیکھا تھا جس دن آپؐ بارش کی دعا مانگنے کے لیے نکلے تھے۔ آپؐ نے لوگوں کی طرف پشت پھیری اور قبلہ رُو ہو کر دعا مانگنے لگے پھر چادر الٹ دی اور دو رکعتیں پڑھیں جن میں بلند آواز سے قرأت کی۔ مسلم نے بھی اس کو روایت کیا ہے لیکن بلند آواز میں قرأت کا ذکر نہیں کیا۔

(۱۳۴۹) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے نماز استسقاء کے بارے میں پوچھا گیا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی وانکساری اور خشوع وخضوع اور ذلت ومسکینی کا اظہار کرتے ہوئے پرانے سرانے کپڑوں میں میدان کی طرف روانہ ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز کی طرح دو رکعتیں ادا کیں اور تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ نہیں پڑھا۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ آپ پرانے سرانے کپڑوں میں عاجزی اور مسکینی کا اظہار کرتے ہوئے روانہ ہوئے حتیٰ کہ میدان میں تشریف لے آئے پھر آپ منبر پر چڑھے تمہارے اس خطبے کی طرح خطبہ نہیں پڑھا لیکن گڑگڑا گڑگڑا کر دیر تک دعائیں مانگتے رہے اور تکبیریں پڑھتے رہے۔ نسائی اور ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اس میں ہے کہ آپؐ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔ ترمذی نے منبر پر چڑھنے کا ذکر نہیں کیا۔

نیک لوگوں کو ساتھ لے کر بارش مانگنا، کثرت استغفار، دعا کے وقت ہاتھ اٹھانا اور مسنون دعائیں

(۱۳۵۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب لوگ قحط کا شکار ہوتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب حضرت عباس رضی اللہ عنہ (کی دعا) کے وسیلے سے بارش کی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ فرماتے تھے اے اللہ! ہم تیرے حضور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے بارش کی دعائیں مانگا کرتے تھے اور تو ہمیں سیراب کرتا تھا (آج) ہم تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا (کی دعا) کے وسیلے سے تجھ سے بارش کی دعاء کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہم پر بارش بھیج۔ چنانچہ بارش ہو جاتی تھی۔

فقہ الحدیث: بعض روایات میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی دعاء کا صریح ذکر ہے۔ یہ توسل اسی طرح کا ہے جس طرح صحابہ کرام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء سے توسل کرتے تھے (مترجم)

(۱۳۵۱) سنن ابوسعید میں علامہ شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے (ایک دفعہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارش کی دعا مانگنے کے لیے نکلے۔ آپ صرف استغفار کرتے رہے اور کچھ نہیں کیا۔ لوگوں نے کہا ہم نے آپ کو بارش کی دعاء کرتے ہوئے سنا ہی نہیں۔ فرمایا میں نے بارش آسمان کے ان راستوں سے مانگی ہے جن سے بارش اترا کرتی ہے۔ پھر آیت استغفروا ربکم انہ کان غفاراً الآیۃ اور واستغفروا ربکم ثم توبوا الیہ الآیۃ پڑھ کر سنائی۔

(۱۳۵۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بجز استسقاء کے زیادہ بلند ہاتھ کسی اور دعاء میں نہیں اٹھاتے تھے۔ آپؐ استسقاء میں اتنے بلند ہاتھ اٹھاتے کہ بغلوں کی سفیدی نظر آ جاتی۔ مسلم میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کے لیے ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کر کے دعا مانگی۔

(۱۳۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک دیہاتی نے آ کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خشک سالی کی وجہ سے جانور مرنے لگے ہیں، بال بچے ہلاک ہونے لگے ہیں اور لوگ تباہ ہو رہے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لیے دونوں ہاتھ اٹھائے اور آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی ہاتھ اٹھائے۔ ابھی ہم مسجد سے نکلے بھی نہ تھے کہ بارش ہونے لگی۔

٥/١٣٥٤ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُما قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ جِئْتُكَ مِنْ عِنْدِ قَوم ما يَتَزَوَّدُ لَهُمْ رَاعٍ، وَلا يَخْطُرُ لَهُمْ فَحلٌ، فَصَعدَ النَّبِي ﷺ المِنْبَرَ فَحَمِدَ اللَّهَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِنا غَيْثاً مُغِيْثاً مَرِيئاً مَرِيعاً طَبَقاً غدَقاً عَاجِلاً غَيْرَ رَائِثٍ، ثُمَّ نَزَلَ فما يَأْتِيهِ أَحَدٌ مِنْ وَجْهٍ مِنَ الوجُوهِ، إلاَّ قَالُوا قَدْ أُحْيِينا. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٦/١٣٥٥ - وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ: اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهائِمَكَ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ، وَأَحْيِ بَلَدَكَ المَيِّتَ. رواهُ أَبو دَاوُدَ.

٧/١٣٥٦ - وَعَنِ المُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ المَطَرِ: اللَّهُمَّ سُقْيَا رَحْمَةٍ، وَلا سقيا عَذَابٍ، وَلا بَلاءٍ، وَلا هَدْمٍ، وَلا غَرَقٍ. اللَّهُمَّ عَلَى الظِّرابِ، وَمَنابِتِ الشَّجرِ، اللَّهُمَّ حَوَالَيْنا، وَلا عَلَيْنا. رَواهُ الشَّافِعِيُّ فِي «مُسْنَدِهِ» وَهُوَ مُرْسَلٌ.

٣ - بابُ تحويلِ الإمامِ والناسِ أَرْدِيَتَهُمْ فِي الدُّعَاءِ وَصِفَتِهِ وَوَقْتِهِ

١/١٣٥٧ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِيْنَ اسْتَسْقَى لَنا أَطَالَ الدُّعَاءَ وَأَكْثَرَ الْمَسْأَلَةَ قَالَ ثُمَّ تحَوَّلَ إِلَى القِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَقَلَبَهُ ظَهراً لِبَطْنٍ، وَتَحَوَّلَ النَّاسُ مَعَهُ. رَواهُ أَحْمَدُ. وفي رِوَايَةٍ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يوماً يَسْتَسْقِي فَحَوَّلَ رِدَاءَهُ، وَجَعَلَ عِطَافَهُ الأَيْمَنَ عَلَى عَاتِقِهِ الأَيْسَرَ، وَجَعَلَ عِطَافَهُ الأَيْسَرَ عَلَىٰ عَاتِقِهِ الأَيْمَنِ، ثُمَّ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ. رَواهُ أحمد وأَبُو دَاوُدَ. وفي رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَسْقَى وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهُ سَوداءُ، فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ أَسْفَلَها فَيَجْعَلَهُ أَعْلاها، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ فَقَلَبَها الأَيْمَنَ عَلَى الأَيْسَرِ، والأَيْسَرَ عَلَى الأَيْمَنِ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاودَ.

٤ - بابُ ما يقولُ وما يَصْنَعُ إِذَا رَأَى المطَرَ، وَما يَقُولُ إِذَا كَثُرَ جِدّاً

١/١٣٥٨ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى المَطَرَ قَالَ: اللَّهُمَّ صَيِّباً نافِعاً. رَواهُ أَحْمَدُ والبُخَارِيُّ والنَّسَائِيُّ.

٢/١٣٥٩ - وَعَنْ أَنَس قَالَ: أَصَابَنا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَطَرٌ قَالَ فَحَسَرَ ثَوبَهُ حَتَّى أَصَابَهُ مِنَ المَطَرِ، فقُلْنا لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: لأَنَّهُ حَدِيْث عَهدٍ بِرَبِّهِ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

(۱۳۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک ایسی قوم کے پاس سے آپ کے پاس آیا ہوں جس کا چرواہا بھی بغیر زاد کے ہے اور نر اونٹ دم ہلانے سے عاجز ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر یہ دعا مانگی۔ اللھم اسقنا غیثا مغیثا الخ اے اللہ ہمیں ایسی بارش سے سیراب فرما جو تنگی سے چھڑانے والی اچھے انجام والی، ارزانی لانے والی ہمہ گیر وکثیر ہو اور جلدی آنے والی ہو جو دیر نہ لگائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے اتر آئے پھر تو جو کوئی کسی بھی طرف سے آتا یہی کہتا کہ ہم زندہ ہو گئے (بارش ہو گئی)۔

(۱۳۵۵) حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش کی دعا مانگتے تو یہ کہتے اللھم اسق عبادك الخ اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب کر، اپنی رحمت کو پھیلا دے اور مردہ علاقے زندہ فرما۔

(۱۳۵۶) حضرت المطلب بن حنطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کے وقت فرمایا کرتے تھے اے اللہ! رحمت کی بارش (برسا) عذاب کی، بلا کی (مکانات) گرنے کی اور ڈوبنے کی بارش نہ برسا۔ اے اللہ! پہاڑوں پر اور جنگلوں میں برسا۔ اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہیں۔

دعاء کی حالت میں امام کا اور عوام کا چادر الٹنا، دعاء کا طریقہ اور وقت

(۱۳۵۷) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ نے جب ہمارے واسطے بارش کی دعاء مانگی تو دیر تک اور کثرت سے مانگتے رہے پھر آپ قبلہ کی طرف پھر گئے اور چادر الٹی اور اوپر والا حصہ نیچے اور نیچے والا اوپر کر دیا۔ اور آپؐ کے ساتھ لوگ بھی پھر گئے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دعا مانگنے کے لیے گئے۔ آپؐ نے اس طرح چادر اُلٹی کہ اس کا دایاں کنارہ بائیں کندھے پر اور بایاں کنارہ دائیں کندھے پر آ گیا پھر اللہ سے دعا مانگی۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی دعا کی۔ آپؐ سیاہ کمبل اوڑھے ہوئے تھے پھر آپؐ نے چاہا کہ اس کا نیچے کا کنارہ پکڑ کر اوپر کر لیں (مگر) یہ آپؐ پر بھاری ہوا پھر آپؐ نے دائیں کو بائیں اور بائیں کو دائیں پر اُلٹ دیا۔

بارش دیکھ کر کیا پڑھا اور کیا کیا جائے؟ نیز جب بارش زیادہ ہو تو کون سی دعاء مانگی جائے

(۱۳۵۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اے اللہ! ہمیں نفع بخش بارش عطا فرما۔

(۱۳۵۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ بارش آ گئی۔ آپؐ نے جسم مبارک سے کپڑا ہٹا دیا اور بارش کے قطرے جسم پر گرنے لگے۔ ہم نے پوچھا آپؐ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا اس لیے کہ یہ ابھی ابھی اپنے رب کے پاس سے آئی ہے۔

٣/١٣٦٠ ـ وَعَنْ شَرِيْكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلاً دَخَلَ المَسْجِدَ يَومَ جُمُعَةٍ مِنْ بَابٍ نَحْوَ دَارِ الْقَضَاءِ ورسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَائِماً ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَلَكَتِ الأَمْوَالُ، وانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يغِثْنا، قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أغِثْنا، اللَّهُمَّ أَغِثْنا، اللَّهُمَّ أَغِثْنا. قَالَ أَنَسٌ وَلا واللَّهِ ما نَرَىٰ فِي السَّماءِ مِنْ سَحَابٍ وَلا قَزَعَةٍ وَما بَيْنَنا وَبَيْنَ سَلْعٍ مِنْ بَيْتٍ وَلا دَارٍ، قَالَ فَطَلَعَتْ مِنْ وَرَائِهِ سَحَابَةٌ مِثْلَ التُّرْسِ، فَلَما تَوَسَّطَتِ السَّماءَ انْتَشَرَتْ ثُمَّ أمْطَرَتْ، قَالَ فَلا وَاللَّهِ ما رَأَيْنا الشَّمْسَ سَبْتاً، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ، فِي الجُمُعَةِ المُقْبِلَةِ ورَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِماً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الأَمْوَالُ، وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللَّهَ يُمْسِكها عَنَّا، قَالَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنا وَلا عَلَيْنا اللَّهُمَّ عَلى الآكَام والظرَابِ، وَبُطُونِ الأَودِيَةِ، وَمَنابِتِ الشَّجَرِ، قَالَ فَانْقَلَعتْ وَخَرَجْنا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ، قَالَ شَرِيْكٌ فَسَأَلْت أَنَساً: أَهُوَ الرَّجُلُ الأَوَّلُ؟ قَالَ: لا أَدْرِي. مُتفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۳۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں دار القضا والے دروازے کی طرف سے آیا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے تھے وہ آپ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو کر کہنے لگا مال برباد ہو گئے اور راستے کٹ گئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ بارش برسا دے۔ راوی نے کہا آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا دیے اور دعا کی۔ اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، اے اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔ اللہ کی قسم! ہم نے آسمان پر ابر تو ابر غبار بھی نہ دیکھا تھا۔ نہ ہمارے اور سلع پہاڑ کے درمیان کوئی ایسی بلند عمارت تھی (جس کی آڑ میں ابر دکھائی نہ دے سکتا ہو) اتنے میں ڈھال کی برابر سلع پہاڑ کے پیچھے سے ابر نمودار ہوا جب وہ وسط آسمان میں آ گیا تو پھیلنے لگا (اور سارے آسمان پر چھا گیا) اور برسنے لگا۔ اللہ کی قسم ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا۔ پھر وہی شخص اسی دروازے سے اگلے جمعہ کو آیا آپ خطبہ دے رہے تھے۔ آپ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر بولا یارسول اللہ! مال برباد ہو گئے اور راستے مسدود ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ بارش رک جائے۔ آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی کہ اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہیں۔ اے اللہ! ٹیلوں پر، پہاڑوں پر، وادیوں میں اور میدانوں میں برسا۔ پھر ابر پھٹ گیا اور ہم اس حال میں نکلے کہ دھوپ میں چل رہے تھے۔ شریک کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا یہ وہی پہلا شخص تھا؟ فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

٣ ـ كتابُ الجنائِزِ

١ ـ بابُ عِيادَةِ المَرِيضِ

١٣٦١/١ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الجَنائِزِ، وإِجابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٣٦٢/٢ ـ وَعَنْ ثَوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عادَ أَخاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ والتِّرْمِذِيُّ.

١٣٦٣/٣ ـ وَعَنْ عَلِيّ رضيَ اللَّهُ تعالى عنهُ قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقولُ: إِذَا عادَ الْمُسْلمُ أَخَاهُ مَشى في خُرَافَةِ الجنَّةِ حتَّى يَجْلِسَ، فإِذَا جَلَسَ غَمرَتْهُ الرَّحمَةُ، فإِنْ كانَ غدْوَةً صلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ كانَ مَساءً صلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حتَّى يُصْبِحَ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه، وللتِّرْمِذِيّ وأبي دَاودَ نَحْوَهُ.

١٣٦٤/٤ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ لا يَعُودُ مَرِيضاً إِلاَّ بَعْدَ ثَلاثٍ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

١٣٦٥/٥ ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قالَ: عادَنِي رسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ وَجعٍ كانَ بعَيْنِي. رواهُ أَحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

٢ ـ بابُ مَنْ كانَ آخِرَ قولِهِ: لا إِلهَ إِلاَّ اللَّهُ وتلقينُ الْمُحْتَضِرِ وتوجِيْهُهُ وتغميضُ الميتِ والقراءةُ عندَهُ

١٣٦٦/١ ـ عَنْ مُعاذٍ قالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كانَ آخِرُ قَولِهِ لا إِلهَ إِلاَّ اللَّهُ دَخَلَ الجَنَّةَ. رواهُ أَحْمَدُ وأَبُو داوُدُ.

کتاب الجنائز

عیادت (بیمار پرسی) کی فضیلت

(۱۳۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، بیمار پرسی کرنا، جنازے کے ساتھ جانا۔ دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔

(۱۳۶۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے تو واپسی تک مسلسل جنت کے باغ میں رہتا ہے۔

(۱۳۶۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرنے کے لیے جاتا ہے تو وہ بیٹھنے تک مسلسل جنت کے راستے پر چلتا ہے۔ پھر جب بیٹھ جاتا ہے تو اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ اگر صبح کا وقت ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور اگر شام ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے ہیں۔

(۱۳۶۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار کی بیمار پرسی تین دن بعد کیا کرتے تھے۔

(۱۳۶۵) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی کی اس وقت میں آنکھوں کے درد میں مبتلا تھا۔

جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو اس کا حکم، مرنے والے کو کلمہ کی تلقین کرنا اسے قبلہ رخ لٹا دینا اور اس کی آنکھیں بند کر دینا اور اس کے پاس قرآن مجید پڑھنا

(۱۳۶۶) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جس کا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

8

٢/١٣٦٧ ـ وعَنْ أبي سَعِيدٍ عَنْ النبيِّ ﷺ قالَ: لَقِّنُوا مَوتَاكُمْ لا إلهَ إلاَّ اللَّهُ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخاريَّ.

٣/١٣٦٨ ـ وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَتْ لهُ صُحْبَةٌ أَنَّ رَجُلاً قالَ يا رسَولَ اللَّهِ ما الْكَبَائِرُ؟ قالَ هِيَ سَبْعٌ فَذَكَرَ مِنْها: واسْتِحْلالُ الْبَيْتِ الحَرَامِ قِبْلَتِكُمْ أَحْياءً وَأَمْوَاتاً. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٤/١٣٦٩ وعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوسٍ قالَ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِذَا حَضَرْتُمْ مَوتَاكُمْ فأغْمِضُوا الْبَصَرَ، فَإِنَّ الْبَصَرَ يَتبعُ الرُّوحَ وَقُولُوا خَيْراً فإِنَّهُ يُؤمِنُ على ما قالَ أَهلُ المَيِّتِ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه.

٥/١٣٧٠ ـ وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اقرَؤوا يٰس على مَوتَاكُمْ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه وأَحْمَدُ، وَلَفْظُهُ: يٰس قَلْبُ الْقُرْآنِ لا يَقْرؤها رَجُلٌ يُرِيدُ اللَّهَ وَالدَّارَ الآخِرَةَ إِلاَّ غُفِرَ لهُ وَاقْرَؤُوها على مَوتَاكُمْ.

٣ ـ بابُ المبادَرَةِ إلى تجهيزِ الميِّتِ وقضاءِ دَيْنِهِ

١/١٣٧١ ـ عَنِ الحُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فقالَ: إني لا أَرَى طَلْحَةَ إِلاَّ قَدْ حَدَثَ فِيهِ المَوت فآذِنُونِي بِهِ وعَجِّلُوا، فإِنَّهُ لا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهرَيْ أَهلِهِ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ.

٢/١٣٧٢ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَفْسُ المُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ، حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَهُ والتِّرمذيُّ وَقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ.

٤ ـ بابُ تسجيةِ الميِّتِ والرُّخصَةِ فِي تَقْبِيلِهِ

١/١٣٧٣ ـ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/١٣٧٤ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُسَجىً بِبُرْدِهِ فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ وَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ. رواهُ أَحمَدُ والبُخَارِيُّ والنَّسَائِيُّ.

٣/١٣٧٥ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ وابنِ عباسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النبيَّ ﷺ بَعْدَ مَوتِهِ. رَواهُ البُخارِيُّ والنَّسائِيُّ وابنُ ماجَه.

٤/١٣٧٦ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عُثْمانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ، حَتَّى رَأَيْتُ الدُّمُوعَ تَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ. رواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه والتِّرمِذِيُّ وصَحَّحَهُ.

(۱۳۶۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا اپنے مردوں (یعنی قریب المرگ) کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔

(۱۳۶۸) حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (ان کو شرف صحابیت حاصل ہے) ایک شخص نے پوچھا یارسول اللہ! بڑے گناہ کون سے ہیں؟ فرمایا سات ہیں (ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) بیت اللہ کو جو تم زندوں اور مردوں کا قبلہ ہے حلال سمجھنا۔ (یعنی اس کی بے حرمتی کرنا)

(۱۳۶۹) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم مردوں کے پاس ہو تو مُردوں کی آنکھیں بند کر دو کیونکہ آنکھیں روح کے پیچھے لگتی ہیں اور نیک باتیں کرو کیونکہ اہلِ میت کی باتوں پر آمین کہی جاتی ہے۔

(۱۳۷۰) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں پر یٰسین پڑھو۔ احمد نے ان الفاظ میں روایت کی ہے کیونکہ سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے جو کوئی اسے اللہ کی رضا اور آخرت کے لیے پڑھے گا اسے ضرور بخش دیا جائے گا اسے اپنے مردوں پر پڑھو۔

تجہیز و تکفین میں جلدی اور میت کا قرض ادا کرنے کا حکم

(۱۳۷۱) حضرت حصین بن وحوح سے مروی ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے نبی اکرم ﷺ ان کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا میرے خیال میں طلحہ فوت ہو جائیں گے۔ مجھے خبر کر دینا اور جلدی کرنا کیونکہ مسلمان کے جنازہ کا اس کے گھر والوں کے سامنے روکا جانا ٹھیک نہیں۔

(۱۳۷۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ مومن کی جان قرض کے ساتھ معلق (لٹکی) رہتی ہے جب تک کہ اسے ادا نہ کیا جائے۔

میت کو ڈھانکنا۔ اس کا بوسہ لینے کی رخصت

(۱۳۷۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فوت ہوئے تو ان پر یمنی دھاری دار چادر ڈال دی گئی تھی۔

(۱۳۷۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ کو چادر میں لپیٹا ہوا دیکھا۔ آپ کا رُخ مبارک کھولا اور جھک کر بوسہ لیا۔

(۱۳۷۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فوت ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ کا بوسہ لیا۔

(۱۳۷۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے عثمان بن مظعون کے مرنے کے بعد ان کا بوسہ لیا۔ میں نے دیکھا آپؐ کے چہرے پر آنسو بہہ رہے تھے۔

١ - أَبْوَابُ غَسْلِ المَيِّتِ

١ - بابُ مَنْ يليه وَرِفْقهُ بِهِ وسِتْرهُ عَلَيْهِ

١/١٣٧٧ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً فَأَدَّى فِيْهِ الأَمانَةَ، ولَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ ما يَكُونُ مِنْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ، خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَومِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، وَقَالَ: لِيَلِهِ أَقْرَبُكُمْ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُ، فَمَنْ تَرَوْنَ عِنْدَهُ حَظًّا مِنْ وَرَعٍ وأَمانَةٍ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٢/١٣٧٨ - وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ كَسْرَ عَظْمِ المَيِّتِ مِثْلُ كَسْرِ عَظْمِهِ حَيًّا. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

٣/١٣٧٩ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَتَرَ مُسْلِماً، سَتَرَهُ اللّٰهُ يَومَ القِيَامَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤/١٣٨٠ - وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلامُ قَبَضَتْهُ المَلائِكَةُ وَغَسَّلُوهُ وَكَفَّنُوهُ، وَحَنَّطُوهُ وَحَفَرُوا لَهُ وَأَلْحَدُوا وَصَلُّوا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلُوا قَبْرَهُ فَوَضَعُوهُ فِي قَبْرِهِ، وَوَضَعُوا عَلَيْهِ اللَّبِنَ، ثُمَّ خَرَجُوا مِنَ القَبْرِ، ثُمَّ حَثُوا عَلَيْهِ التُّرَابَ، ثُمَّ قَالُوا: يَا بَنِي آدَمَ هٰذِهِ سُنَّتُكُمْ. رَواهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ فِي المُسْنَدِ.

٢ - بابُ ما جَاءَ فِي غَسْلِ أَحَدِ الزَّوجَيْنِ للآخَرِ

١/١٣٨١ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رَجَعَ إِلَيَّ رسولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جَنازَةٍ بِالْبَقِيْعِ وَأَنا أَجِدُ صُدَاعاً فِي رَأْسِي، وَأَقُولُ وَارَأْسَاهُ، فَقَالَ: بَلْ أَنا وَارَأْسَاهُ ما ضَرَّكِ لَو مُتِّ قَبْلِي فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ، ثُمَّ صَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه.

٢/١٣٨٢ - وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّها كَانَتْ تَقُولُ: لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنَ الأَمْرِ ما اسْتَدْبَرْتُ ما غَسَّلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِلاَّ نِسَاؤُهُ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه. وَقَدْ ذَكَرْنا أَنَّ الصِّدِّيقَ أَوصَىٰ زَوجَتَهُ أَسْماءَ أَنْ تُغَسِّلَه فَغَسَّلَتْهُ.

٣ - بابُ تَرْكِ غسْلِ الشهيدِ وَما جَاءَ فِيْهِ إِذَا كَانَ جُنُباً

١/١٣٨٣ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي الثَّوبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُولُ: أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذاً لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِما قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمائِهِم، وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، رَواهُ البُخَارِيُّ والنَّسائِيُّ

غُسلِ میّت کا بیان

میّت کو غسل دینے والا اس کا قریبی عزیز ہو، غسل میں نرمی اور پردہ پوشی کرنا

(۱۳۷۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جس نے میّت کو غسل دیا اور اس میں امانت کو ادا کیا، اس کا راز نہ کھولا وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔ میت کے پاس وہ جائے جو اس کا سب سے زیادہ قریبی عزیز ہو اور علم رکھتا ہو۔ اگر وہ عالم نہ ہو تو پھر جسے تم پرہیز گار و عالم سمجھو۔

(۱۳۷۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مردے کی ہڈی کو توڑنا ایسا ہی ہے جس طرح کہ زندے کی ہڈی توڑنا۔

(۱۳۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

(۱۳۸۰) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم کی روح فرشتوں نے قبض کی انہیں غسل دیا کفن پہنایا، خوشبو لگائی، قبر کھودی، لحد بنائی، نماز پڑھی پھر قبر میں اتارا، ان کے اوپر کچی اینٹیں رکھیں پھر قبر سے باہر آکر ان پر مٹی ڈالی اور کہا اے اولادِ آدم یہ دفن کرنے کا طریقہ ہے۔

خاوند بیوی کا ایک دوسرے کو غسل دینا

(۱۳۸۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک ہو کر بقیع سے میرے پاس تشریف لائے۔ میرے سر میں درد تھا اور میں کہہ رہی تھی ہائے سر، فرمایا بلکہ ہائے میرا سر، اس میں کچھ نقصان نہیں اگر تم مجھ سے پہلے مر جاؤ تو میں تمہیں غسل دوں، کفن پہناؤں پھر تم پر نماز پڑھ کر دفن کر دوں۔

(۱۳۸۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا جو بات مجھے اب معلوم ہوئی اگر وہ پہلے میرے علم میں ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امہات المومنین ہی غسل دیتیں۔

اوپر ہم بیان کر چکے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی حضرت اسماء کو وصیت کی تھی کہ وہ انہیں غسل دیں آخر انہوں نے ہی آپ کو غسل دیا۔

شہید کو غسل نہ دیا جائے، اگر وہ جنبی ہو تو اس کا حکم

(۱۳۸۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہدائے اُحد میں سے دو دو کو ایک ایک کپڑے میں دفن فرما رہے تھے اور پوچھ لیتے تھے کہ ان میں سے کس کو زیادہ قرآن یاد ہے اگر کسی کے بارے میں بتا دیا جاتا تو اسے لحد میں آگے رکھتے تھے۔ آپؐ نے انہیں ان کے خون ہی میں دفن کرنے کا حکم فرمایا، نہ انہیں غسل دیا اور نہ ان پر نماز پڑھی۔

وابْنُ ماجَه والتِّرمِذِيُّ وصحَّحَهُ. ولأحْمَدَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قَالَ فِي قَتْلَىٰ أُحُدٍ: لا تُغَسِّلُوهُمْ فَإِنَّ كُلَّ جُرْحٍ أَو كُلَّ دَمٍ يَفُوحُ مِسْكاً يومَ الْقِيَامَةِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ.

١٣٨٤/ ٢ ـ وَرَوَىٰ محمَّدُ بْنُ إسْحٰقَ فِي «الْمَغَازِي» بِإسْنادِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ محمُودِ بْنِ لَبِيْدٍ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إنَّ صَاحِبَكُمْ لَتُغَسِّلُهُ المَلائِكَةُ يَعْنِي حَنظَلَةَ فَسَأَلُوا أَهلَهُ ما شَأْنَهُ فَسُئِلَتْ صَاحِبَتُهُ فَقَالَتْ خَرَجَ وَهُوَ جُنُبٌ حِيْنَ سَمِعَ الهائِعَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لِذٰلِكَ غَسَّلَتْهُ المَلائِكَةُ.

١٣٨٥/ ٣ ـ وَعَنْ أَبِي سَلام عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أغَرْنا عَلَىٰ حَيٍّ مِن جُهَيْنَةَ، فَطَلَبَ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِيْنَ رَجُلاً مِنْهُمْ فَضَرَبَهُ فَأَخْطَأَهُ وَأَصابَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَخُوكُمْ يَا مَعْشَرَ المُسْلِمِيْنَ، فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَوَجَدُوهُ قَدْ ماتَ، فَلَفَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِثِيَابِهِ وَدِمائِهِ، وَصَلَّىٰ عَلَيْهِ وَدَفَنَهُ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَشَهِيْدٌ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَنا لَهُ شَهِيْدٌ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٤ ـ بابُ صِفَةِ الغُسْلِ

١٣٨٦/ ١ ـ عَنْ أمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنا رسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلاثاً أَو خَمْساً، أَو أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إنْ رَأَيْتُنَّ، بِماءٍ وسِدْرٍ، واجْعَلْنَ فِي الأَخِيْرَةِ كافُوراً أَو شَيْئاً مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي، فَلَمَّا فَرغْنا آذَنَّاهُ، فَأَعْطَانا حَقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَها إِيَّاهُ، يَعْنِي إِزارَهُ. رَواهُ الْجَماعَةُ، وَفِي رِوَايَةٍ لَهُمْ: إِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِها وَمَوَاضِعِ الوُضُوءِ مِنْها. وفِي لَفْظٍ: اغْسِلْنَها وِتْراً ثَلاثاً أَو خَمْساً أَو سَبْعاً أَو أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكِ إِنْ رَأَيْتُنَّ. وَفِيْهِ قَالَتْ: فَضَفَرْنا شَعْرَها ثَلاثَةَ قُرون فَأَلْقَيْناها خَلْفَها. مُتَّفَقٌ عَلَيْهما لٰكِنْ لَيْسَ لِمُسْلِمٍ فِيْهِ: فَأَلْقَيْناها خَلْفَها.

١٣٨٧/ ٢ ـ وَعَنْ عائشةَ قالَتْ: لَمَّا أَرَادوا غسْلَ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ اخْتَلَفُوا فيهِ فقالُوا وَاللّٰهِ ما نَدْرِي كَيْفَ نَصْنَعُ، أَنُجَرِّدُ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ كما نُجَرِّدُ مَوتَانا، أَمْ نُغَسِّلُهُ وعَلَيْهِ ثِيَابُهُ؟ قالَتْ فَلَمَّا اخْتَلَفُوا أَرْسَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ السِّنَةَ، حتَّى واللّٰهِ ما مِنَ الْقَوم مِنْ رَجلٍ إلاَّ ذَقْنُهُ في صَدْرِهِ نائماً، قالتْ ثمّ كَلَّمَهُمْ مُكَلِّمٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْبَيْتِ، لا يَدْرُونَ مَنْ هُوَ، فقالَ آغْسِلُوا النبيَّ ﷺ وعَلَيْهِ ثِيَابُهُ، قالَتْ فَثَارُوا إِلَيْهِ فَغَسَّلُوا رسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ في قَمِيصِهِ يُفَاضُ عليْهِ الْماءُ وَالسِّدْرُ وَيَدْلُكُ الرِّجالُ بالْقَمِيصِ. رَواهُ أحمَدُ وأَبو دَاوُدَ.

احمد کی روایت یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شہدائے اُحد کے بارے میں فرمایا انہیں غسل نہ دو کیونکہ ہر زخم یا ہر خون سے قیامت کے دن کستوری جیسی خوشبو پھیلے گی اور آپ ؐ نے ان پر نماز جنازہ بھی نہیں پڑھی۔

(۱۳۸۴) حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے ساتھی (حضرت حنظلہ) کو فرشتے غسل دے رہے ہیں۔ لوگوں نے ان کے گھر والوں سے پوچھا کہ بات کیا ہے؟ ان کی بیوی سے پوچھا گیا تو اس نے بتایا کہ جنگ کا اعلان سنتے ہی (حضرت حنظلہ ؓ) چلے گئے تھے۔ وہ جنبی تھے اور غسل بھی نہ کر سکے تھے۔ فرمایا یہی وجہ ہے کہ فرشتوں نے انہیں غسل دیا۔

(۱۳۸۵) حضرت ابوسلام نے ایک صحابی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم نے جہینہ کے ایک قبیلے پر حملہ کیا۔ ایک مسلمان نے ان کے ایک آدمی کو للکارا اور اس پر حملہ کیا مگر ہاتھ چوک گیا اور تلوار انہیں پر پڑی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسلمانو دیکھو تمہارا بھائی! لوگ دوڑ پڑے مگر وہ ختم ہو چکے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ان کے خون آلود کپڑوں میں لپیٹ دیا اور ان کی نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا۔ صحابہ ؓ نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا یہ شہید ہیں؟ فرمایا ہاں، میں اس پر گواہ ہوں۔

غسلِ میّت کا طریقہ

(۱۳۸۶) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا جب نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی فوت ہو گئیں تو آپ ؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ انہیں تین یا پانچ یا اگر مناسب سمجھو تو پانچ بار سے بھی زیادہ بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دو اور اخیر میں اس میں کافور یا قدرے کافور ملا لو اور فارغ ہو کر مجھے بتاؤ پھر جب ہم فارغ ہو گئے تو آپ کو خبر کر دی۔ آپ ؐ نے ہمیں اپنا تہہ بند دے کر فرمایا پہلے اس میں لپیٹ دو۔ ان کی ایک روایت میں ہے غسل کی ابتدا دائیں جانب سے اور اعضائے وضو سے کرو۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ طاق غسل دینا یعنی تین یا پانچ یا سات بار، اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ بار غسل دو اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے ان کے سر کے بال تین چوٹیوں میں گوندھ کر پیچھے ڈال دیے۔ مسلم میں یہ نہیں ہے کہ ہم نے ان کو پیچھے ڈال دیا۔

(۱۳۸۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اختلاف پیدا ہو گیا اور وہ فیصلہ نہ کر سکے کہ عام مُردوں کی طرح کپڑے اُتار کر آپ کو غسل دیا جائے یا معہ کپڑوں کے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر اونگھ ڈال دی۔ ان میں ایسا کوئی باقی نہیں رہا جس کی تھوڑی نیند کی وجہ سے سینے پر نہ آئی ہو۔ اس وقت پھر حجرے کے ایک گوشے سے آواز آئی (نہ معلوم کون تھا) کہ نبی اکرم ﷺ کو کپڑوں کے ساتھ غسل دو۔ پھر لوگوں نے آپ ؐ کو کپڑوں ہی میں غسل دیا۔ آپ ؐ پر بیری کے پتوں والا پانی بہایا جا رہا تھا اور لوگ کرتے کے اوپر ہی سے مل رہے تھے۔

٢ ـ أبوابُ الكَفَنِ وتَوَابِعِهِ

١ ـ بابُ التَّكْفِينِ مِنْ رأسِ المالِ

١٣٨٨/١ ـ عَنْ خبّابِ بْنِ الأَرَتِّ أَنَّ مُصْعَبَ بْنَ عمَيْرٍ قُتِلَ يَومَ أُحدٍ وَلَمْ يَتْرُكْ إلاَّ نَمِرَةً، فَكُنَّا إذَا غطَّيْنا بها رَأْسَهُ بَدَتْ رِجلاهُ، وَإذَا غطَّيْنا رِجلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فأَمَرَنا رسُولُ اللّهِ ﷺ أن نُغطِّيَ بِها رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ على رِجلَيْهِ شَيْئاً مِنَ الإذْخر. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه.

١٣٨٩/٢ ـ وَعنْ خَبّابٍ أيْضاً أنَّ حَمْزَةَ لَمْ يُوجَدْ لهُ كَفَنٌ إلاَّ بُرْدَةً مِلْحَاء إذَا جُعِلَتْ على قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأسِهِ حتَّى مُدَّتْ على رَأسِهِ وَجُعِلَ على قَدَمَيْهِ الإذْخِرُ. رَواهُ أَحمَدُ.

٢ ـ بابُ استحبابِ إحسانِ الكَفَنِ مِنْ غيرِ مُغَالاةٍ

١٣٩٠/١ ـ عَنْ أبي قَتَادَةَ قالَ: قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ: إذَا وَلِيَ أَحدُكُمْ أَخاهُ فَلْيُحْسِنْ كفَنَهُ. رَواهُ ابْنُ ماجَه والتِّرمِذِيُّ.

١٣٩١/٢ ـ وَعَنْ جابِرٍ: أنَّ النبيَّ ﷺ خَطَبَ يوماً فَذَكَرَ رَجُلاً مِنْ أصحابِهِ قُبِضَ فَكُفِّنَ في كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَقُبِرَ لَيْلاً، فَزَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ أن يُقبَرَ الرَّجُلُ لَيْلاً حتّى يُصَلَّى عَلَيْهِ، إلاَّ أَنْ يُضطَرَّ إنسانٌ إلَى ذٰلِكَ، وقالَ النَّبِيُّ ﷺ إذَا كَفَّنَ أَحدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحسِّنْ كَفَنَهُ. رَواهُ أَحمَدُ ومُسْلِمٌ وَأَبو دَاوُدَ.

١٣٩٢/٣ ـ وَعَنْ عائِشةَ أنَّ أَبَا بَكْرٍ نَظَرَ إلَى ثَوبٍ عَلَيْهِ كانَ يَمْرَضُ فِيهِ بِهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ، فقالَ اغسِلُوا ثَوبِي هٰذَا، وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوبَيْنِ فكفِّنُونِي فِيها، قُلْتُ إنَّ هٰذَا خلَقٌ؟ قالَ: إنَّ الحَيَّ أَحَقُّ بالجَدِيدِ مِنَ المَيِّتِ إنَّما هُوَ لِلْمُهلَةِ. مُخْتَصَرٌ مِنَ الْبُخَارِيِ.

٣ ـ بابُ صفةِ الكَفَنِ للرَّجُلِ والمرْأَةِ

١٣٩٣/١ ـ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ كُفِّنَ في ثَلاثَةِ أثْوَابٍ: قَمِيصِهِ الذِي ماتَ فِيهِ وحُلةٍ نَجْرَانِيَّةٍ، الْحلَّةُ ثَوبَانِ. رَواهُ أَحْمَدُ وأبو دَاوُدَ.

١٣٩٤/٢ ـ وَعَنْ عائِشةَ قالَتْ: كُفِّنَ رسُولُ اللّهِ ﷺ في ثَلاثَةِ أثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيّةٍ جُددٍ يَمانِيّةٍ لَيْسَ فِيها قَمِيصٌ وَلا عِمامَةٌ أُدْرِجَ فِيها إدْرَاجاً. رَواهُ الْجَماعَةُ. وَلَهُمْ إلاَّ أَحمَدَ والبُخارِيَّ. وَلَفظُهُ لِمُسْلِمٍ: وَأَمَّا الحُلَّةُ فإنَّما شُبِّهَ على النَّاسِ فِيها إنَّما

کفن وغیرہ کے مسائل

میّت کے مال میں سے کفن دینا

(۱۳۸۸) حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے اور صرف ایک اونی چادر چھوڑی۔ جب ہم اس سے اس کا سر ڈھکتے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھکتے تو سر کھل جاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ان کا سر ڈھک دیں اور پیروں پر اذخر (گھاس) ڈال دیں۔

(۱۳۸۹) حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن بھی نہ مل سکا۔ صرف ایک چادر تھی جب ان کے پیروں پر ڈالتے تو سر کھل جاتا آخر وہ ان کے سر پر ڈال دی گئی اور پیروں پر اذخر ڈال دی گئی۔

اوسط درجے کا کفن مستحب ہے

(۱۳۹۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی اپنے بھائی کا ولی ہو تو اسے اچھا کفن دے۔

(۱۳۹۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا۔ اس میں بیان فرمایا کہ آپؐ کے ایک صحابی کو جو فوت ہو گئے تھے معمولی کفن میں کفنایا گیا اور رات ہی کو دفن کر دیا گیا۔ آپؐ نے رات کو دفن کرنے سے منع فرمایا جب تک میت پر نماز نہ پڑھ لی جائے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ کوئی رات میں دفن کرنے کے لیے مجبور ہو۔ فرمایا جب کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔

(۱۳۹۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا وہ کپڑا دیکھا جس کو پہنے ہوئے تھے اور جس میں بیمار پڑے تھے اور زعفران کے اس پر دھبے بھی تھے۔ فرمایا اسے دھو کر اور ان میں دو کپڑے اور ملا کر مجھے کفن دے دینا۔ میں نے کہا یہ کپڑا تو پرانا ہے۔ فرمایا نئے کپڑے کا زندہ مردے سے زیادہ حق دار ہے کفن تو پیپ ہی کے لیے ہوتا ہے۔

مرد اور عورت کے کفن کی تفصیلات

(۱۳۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفنایا گیا تھا۔ وہ کرتا جس میں آپؐ فوت ہوئے اور نجرانی حلّہ (حُلّہ یعنی جوڑا)۔

(۱۳۹۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سفید دھلے ہوئے نئے یمنی کپڑوں کا کفن دیا گیا جن میں کُرتا اور پگڑی نہیں تھی۔ ان میں آپؐ کو لپیٹ دیا گیا۔ ابوداود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور مسلم میں ہے یہ لفظ مسلم کے ہیں۔ حُلّہ کے بارے میں لوگوں کو شبہ ہو گیا۔

اشْتُرِيَتْ لِيُكَفَّنَ فيها فَتُرِكَتِ الْحُلَّةُ وَكُفِّنَ في ثَلاثَةِ أَثْوَابٍ بيضٍ سَحُولِيَّةٍ، وَلِمسْلم: قالَتْ أُدْرِجَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ في حُلَّةٍ يَمَنِيَّةٍ كانَتْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أبي بَكْرٍ ثمَّ نُزِعَتْ عنهُ وَكُفِّنَ في ثَلاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ يَمانِيَّةٍ لَيْسَ فِيها عِمامَةٌ وَلا قَميصٌ.

١٣٩٥/ ٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: البسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فإنَّها مِنْ خَيْرِ ثِيابِكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيها مَوتَاكُمْ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ وصحَّحَهُ التِّرْمذيُّ.

١٣٩٦/ ٤ ـ وَعَنْ لَيلَى بِنْتِ قانِفٍ الثَّقَفِيَّةِ قالَتْ: كُنت فِيمَنْ غَسَّلَ أمَّ كُلْثُوم بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عندَ وَفاتِها، وَكان أَوَّلَ ما أَعْطَانا رسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحِقَا ثمَّ الدِّرْعَ ثمَّ الْخِمارَ ثمَّ المَلْحَفَة، ثمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدَ ذٰلِكَ في الثَّوبِ الآخَرِ، قالتْ: ورسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُها، يُناوِلُنا ثَوباً ثَوباً. رَواهُ أحْمَدُ وأَبُو داوُدَ. قالَ الْبُخارِيُّ قالَ الحسَنُ: الْخِرْقَةُ الخَامِسَةُ يُشَدُّ بِها الْفخِذَانِ والْوَرِكانِ تَحْتَ الدِّرْعِ.

٤ ـ بابُ وجوبِ تكفينِ الشهيدِ في ثيابِهِ الَّتي قُتِلَ فيها

١٣٩٧/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يومَ أُحُدٍ بالشُّهَدَاءِ أَنْ تُنزَعَ عَنْهُمُ الحَدِيدَ والْجُلُودَ وقالَ ادْفِنُوهُمْ بِدِمائِهِمْ وَثِيابِهِمْ. رَواهُ أحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجه.

١٣٩٨/ ٢ ـ وَعَنْ عبدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ أنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ يَومَ أُحُدٍ زَمِّلُوهُمْ في ثِيابِهِمْ وَجَعَلَ يُدْفِنُ في القَبْرِ الرَّهطَ وَيَقُولُ قدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآناً. رَواهُ أَحْمَدُ.

٥ ـ بابُ تَطْيِيبِ بَدَنِ الميِّتِ وَكَفَنِهِ إلاَّ المحرِمَ

١٣٩٩/ ١ ـ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أَجْمَرْتُمُ المَيِّتَ، فَأَجْمِرُوهُ ثَلاثاً. رَواهُ أَحمَدُ.

١٤٠٠/ ٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَما رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ للنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اغسِلُوهُ بماءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوبَيْهِ وَلا تُحَنِّطُوهُ وَلا تخمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُهُ يومَ الْقِيامَةِ مُلَبِّياً رَواهُ الْجَماعَةُ، وللنَّسَائيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اغسِلُوا الْمُحْرِمَ فِي ثَوبَيْهِ اللَّذَيْنِ أَحْرَمَ فِيهِما وَاغسِلُوهُ بِماءٍ وسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوبَيْهِ وَلا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ وَلا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يومَ الْقِيامَةِ مُحْرِماً.

خریدا تو آپؐ کے کفن ہی کے لیے گیا تھا مگر پھر اسے چھوڑ کر آپ کو تین سفید دھلے کپڑوں میں کفنایا گیا۔

مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یمنی حُلّے میں لپیٹا گیا تھا پھر اسے اتار کر آپ کو تین سفید دھلے ہوئے نئے یمنی کپڑوں میں جن میں پگڑی اور کرتا نہ تھا کفنا دیا گیا۔

(۱۳۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنو کیونکہ وہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں اور ان میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(۱۳۹۶) حضرت لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں ان میں شامل تھی جنھوں نے نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو ان کے انتقال کے بعد غسل دیا تھا اور پہلا وہ کپڑا جو آپ نے ان کے لیے دیا تھا تہہ بند تھا پھر کُرتا پھر دوپٹہ پھر چادر پھر اخیر میں ایک اور چادر میں لپیٹ دی گئی تھیں اور نبی اکرم ﷺ دروازے پر موجود تھے اور آپؐ کے پاس کفن تھا۔ آپؐ ایک ایک کپڑا دیتے جاتے تھے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: پانچواں کپڑا وہ ہے جس سے ستر عورت اور رانیں باندھی جاتی ہیں اور کرتے کے نیچے رہتا ہے۔

شہید کو انہیں کپڑوں میں کفنانا چاہیے جن میں وہ شہید ہوا ہو

(۱۳۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن ہمیں حکم دیا کہ شہدا سے لوہا اور چمڑا اتار لیں اور فرمایا کہ انہیں ان کے خون اور کپڑوں ہی میں دفن کرو۔

(۱۳۹۸) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن فرمایا انہیں ان کے کپڑوں میں ڈھانک دو پھر آپؐ ایک ایک قبر میں کئی کئی آدمی دفن کرنے لگے اور فرما رہے تھے جسے قرآن زیادہ یاد ہوا سے آگے رکھو۔

مُحرم کے سوا میّت کے بدن و کفن کو خوشبو لگانا

(۱۳۹۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میت کو دھونی دو تو تین دفعہ دو۔

(۱۴۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ایک شخص میدانِ عرفات میں نبی اکرم ﷺ کے پاس قیام میں تھا کہ اچانک سواری سے گرا اور فوت ہو گیا۔ آپؐ کی خدمت میں اس کا ذکر ہوا تو فرمایا انہیں پانی اور بیری سے غسل دو اور احرام ہی کے دونوں کپڑوں میں دفن کر دو۔ ان میں خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں قیامت کے دن لبیک کہتے ہوئے اٹھائے گا۔ نسائی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ محرم کو احرام کے کپڑوں میں پانی اور بیری سے غسل دو اور احرام ہی کے کپڑوں میں کفن دو، ان میں خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھانکو کیونکہ یہ قیامت کے دن حالتِ احرام میں اٹھایا جائے گا۔

٣ ـ أبوابُ الصلاةِ عَلَى الميِّتِ

١ ـ بابُ مَنْ يُصَلَّى عليهِ، وَمَنْ لا يُصَلَّى عليهِ
الصلاةُ على الأَنْبِيَاءِ

١/١٤٠١ ـ عن ابن عباس قال: دخل الناس على رسول الله ﷺ أرسالاً يصلُّون عليه، حتى إذا فرغوا أدخلوا النساء، حتى إذا فرغوا أدخلوا الصبيان، ولم يَؤُمّ الناس على رسول الله ﷺ أحد». رواه ابن ماجه.

وتمسك به من قدَّم النساء على الصبيان في الصلاة على جنائزهم وحال دفنهم في القبر الواحد.

٢ ـ باب تَرْكُ الصَّلاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

١/١٤٠٢ ـ عَنْ أَنسٍ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَدُفِنُوا بِدِمائِهِمْ وَلَمْ يُصلَّ عَلَيْهِمْ. رَواهُ أَحمد وأَبو دَاوُدَ والتِّرمذيُّ، وَقَدْ أَسْلَفْنا هٰذَا الْمَعْنَى مِنْ رِوَايَةِ جَابِرٍ، وَقَدْ رُوِيَتِ الصَّلاة عليهِمْ بِأَسَانِيدَ لا تَثْبُت.

٣ ـ [باب] الصلاة عَلَى السِّقْطِ والطِّفْلِ

١/١٤٠٣ ـ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنازَةِ والماشِي أمامَها قريباً مِنْها عَنْ يَمِينِها أو عَنْ يَسَارِها، والسِّقْط يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْعَى لِوَالِدَيْهِ بالمَغْفِرَةِ والرَّحْمَةِ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبو دَاوُدَ وَقَالَ فيهِ: والماشِي يَمْشِي خَلْفَها وأَمامَها، وَعَنْ يَمِينِها وَيَسَارِها قريباً مِنْها. وفِي رِوَايَةٍ: الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنازَةِ والْماشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْها والطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسَائِيُّ والتِّرمذِيُّ وصحَّحَهُ.

قلت: وإنما يصلَّى عليه إذا نُفخت فيه الروح، وهو أن يستكمل أربعة أشهر. فأما إن سقط لدونها فلا، لأنه ليس بميت، إذ لم ينفخ فيه روح. وأصل ذلك حديث ابن مسعود قال: حدثنا رسول الله ﷺ وهو الصادق المصدوق: «إن خَلْقَ أحدِكم يُجمَعُ في بطن أمه أربعين يوماً، ثم يكون علقة مثل ذلك، ثم يكون مُضغة مثل ذلك، ثم يَبْعَثُ الله إليه ملكاً بأربع كلمات: يكتب رزقه وأجله وعمله وشقي أو سعيد، ثم ينفخ فيه الروح». متفق عليه.

٤ ـ [باب] تَرْكِ الإمامِ الصلاةَ عَلَى الغَالِّ وقَاتِلِ نَفْسِهِ

١/١٤٠٤ ـ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَهَنِيِّ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُسْلِمِينَ تُوُفِّيَ بِخَيْبَرَ وَأَنَّهُ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ. فَتَغَيَّرَتْ وُجُوهُ الْقَوْمِ لِذَلِكَ، فَلَمَّا

نمازِ جنازہ کے مسائل

کن کن کی نماز جنازہ پڑھی جائے

انبیائے کرام پرنمازِ جنازہ

(۱۴۰۱) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تنہا تنہا نماز پڑھی۔ مردوں کے بعد اسی طرح عورتوں نے پڑھی۔ عورتوں کے بعد بچوں نے پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی نے امامت نہیں کرائی۔

فقہ الحدیث: جو لوگ بچوں پر عورتوں کو ایک قبر میں دفن کرتے وقت اور جنازہ پڑھتے وقت مقدم رکھتے ہیں ان کی دلیل یہی حدیث ہے۔

شہداء پر نماز نہ پڑھی جائے

(۱۴۰۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہدائے اُحد کو غسل نہیں دیا گیا وہ خون سمیت دفن کیے گئے اور نہ ان پر آپ نے نماز جنازہ پڑھی۔ اوپر جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث گزر چکی ہے کہ شہداء پر نماز نہیں۔

فقہ الحدیث: بعض روایتوں میں نماز آئی بھی ہے مگر ان کی سندیں ثابت نہیں۔

قبل از وقت ہونے والے بچوں پر اور پورے دن ہونے والے بچوں پر نماز

(۱۴۰۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے آپ نے فرمایا سوار جنازے کے پیچھے رہے اور پیدل اس کے آگے، دائیں اور بائیں اس سے قریب رہے اور قبل از وقت ہونے والے بچے پر نماز پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لیے بخشش ورحمت کی دعا مانگی جائے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ پیدل اس کے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں اور اس کے قریب رہیں۔ سوار جنازے کے پیچھے رہے اور پیدل جہاں چاہیں رہیں اور بچوں پر نماز پڑھی جائے۔

فقہ الحدیث: بچے پر اس میں رُوح پڑ جانے کے بعد نماز پڑھی جائے جبکہ جنین پورے چار ماہ کا ہو جائے لیکن اگر چار ماہ سے کم کا جنین ساقط ہو جائے تو پھر اس پر نماز نہیں ہے۔ وہ مردہ ہی نہیں کیونکہ اس میں روح پڑی ہی نہیں کہ باہر نکلے اس کی دلیل آنے والی حدیث ہے۔ حدیث ابن مسعود ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سچے ہیں اور جن کی صداقت مانی جاتی ہے فرمایا کہ تمہاری پیدائش رحم مادر میں اس طرح کہ پہلے چالیس دن تک ٹھہرائی جاتی ہے پھر وہ دوسرے چالیس دنوں میں منجمد خون بن جاتا ہے پھر اگلے چالیس دنوں میں گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے پھر اللہ اس کے پاس چار کلمے دے کر فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی روزی، اس کی عمر، اس کا عمل اور اس کی شقاوت یا سعادت لکھتا ہے پھر اس میں روح پھونک دیتا ہے۔

خائن اور خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ، امام کا حکم

(۱۴۰۴) حضرت زید بن خالد جہنی سے مروی ہے کہ ایک مسلمان خیبر میں فوت ہو گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس پر نماز پڑھ لو یہ سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے۔

رَأى الَّذِي بِهِمْ قَالَ إنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَفَتَّشنا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنا فِيْهِ خَرَزاً مِنْ خَرَزِ الْيَهُودِ ما يُسَاوِي دِرْهَمَيْنِ. رَواهُ الْخَمْسَةُ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ.

١٤٠٥/ ٢ ـ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ رَجُلاً قَتَلَ نَفْسَهُ بِمَشاقِصَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ الْبُخَارِيَّ.

٥ ـ [باب] الصلاةُ عَلَى مَنْ قُتِلَ فِي حدٍّ

١٤٠٦/ ١ ـ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إلى النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بالزِّنا فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لا. قَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الحِجَارَةُ فَرَّ، فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى ماتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْراً وصلَّى عَلَيْهِ. رَواهُ الْبُخَارِيُّ فِي «صَحِيحِه». وَرَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ والنَّسَائيُّ والتِّرمِذِي وصحَّحَهُ وقالُوا: وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. وَرِوَايَةُ الإِثْبَاتِ أولَى. وَقَدْ صَحَّ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلامُ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى الْغَامِدِيَّة. وَقَالَ الإِمامُ أَحْمَدُ: ما نَعْلَمُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَرَكَ الصَّلاةَ عَلَى أَحَدٍ إلاَّ عَلَى الْغَالِّ وَقَاتِلِ نَفْسِهِ.

٦ ـ [باب] الصلاةُ عَلَى الغَائِبِ بالنيَّةِ وَعَلَى الْقَبْرِ إلى شَهرٍ

١٤٠٧/ ١ ـ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صلَّى عَلَى أصحمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبعاً. وَفِي لَفْظ قَالَ: تُوُفِّيَ الْيَومَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الحَبَشِ فَهَلُمُّوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ فَصفِفْنا خَلفَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَنَحْنُ صفُوفٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما.

١٤٠٨/ ٢ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَة أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَىٰ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوم الَّذِي ماتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيراتٍ. رَواهُ الْجَمَاعَةُ، وفِي لَفْظٍ: نَعَىٰ النَّجَاشِيَّ لأَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ اسْتَغْفِرُوا لَهُ، ثُمَّ خَرَجَ بِأَصْحَابِهِ إلى المصَلَّى. ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِهِمْ كَما يُصَلِّي عَلَى الْجَنازَةِ رواهُ أَحْمَدُ.

١٤٠٩/ ٣ ـ وَعَنْ عِمْرَان بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إنَّ أَخَاكُمْ النَّجَاشِيَّ قَدْ ماتَ فَقومُوا فَصَلُّوا عليهِ، قَالَ فَقَمْنا فَصُفِفْنا عَلَيْهِ كَما يُصَفُّ عَلَى المَيِّتِ، وَصَلَّيْنا عَلَيْهِ كَما يُصَلَّى عَلَى المَيِّتِ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسَائِيُّ والتِّرمِذيُّ وصحَّحَهُ.

١٤١٠/ ٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: انْتَهى رسُولُ اللَّهِ ﷺ إلى قبرٍ رَطْبٍ فَصلَّى عليهِ وَصفُّوا خَلفَهُ وكَبَّرَ أَرْبعاً.

١٤١١/ ٥ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَوداءَ كانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ أو شَابًّا، فَفَقَدَها

آپ ﷺ نے ان کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا اس نے مالِ غنیمت میں خیانت کی ہے آخر ہم نے اس کا سامان ٹٹولا تو اس میں یہودیوں کے مہرے جو دو درہم کے ہوں گے پائے گئے۔

(۱۴۰۵) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص نے تیروں سے خودکشی کر لی اس پر نبی اکرمؐ نے نماز نہیں پڑھی۔

حد میں مارے جانے والے پر نمازِ جنازہ کا مسئلہ

(۱۴۰۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اسلمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر زنا کا اقرار کیا۔ آپؐ نے اس سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے چار بار اقرار کیا آپؐ نے پوچھا تم دیوانے تو نہیں؟ اس نے کہا نہیں، آپؐ نے پوچھا کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے کہا ہاں آخر آپؐ کے حکم سے اس کو میدان میں سنگسار کر دیا گیا۔ جب اس پر پتھر پڑنے لگے تو بھاگ کھڑا ہوا مگر اسے گھیر لیا گیا اور پتھر کھاتے کھاتے فوت ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کی تعریف کی اور اس پر نماز پڑھی۔ ابوداؤد، نسائی، ترمذی نے اس کو روایت کیا ہے اور امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے دوسروں نے کہا آپؐ نے اس پر نماز نہیں پڑھی۔

فقہ الحدیث: نماز پڑھنے کی روایات زیادہ بہتر ہیں۔ نبی اکرم ﷺ سے غامدیہ پر نماز پڑھنی ثابت ہے۔

فقہ الحدیث: امام احمد نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خائن وخودکشی کرنے والے کے سوا کسی پر نماز نہیں چھوڑی۔

غائبانہ نمازِ جنازہ، اور ایک ماہ تک قبر پر نماز پڑھنا

(۱۴۰۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اصحمۃ نجاشی پر نماز پڑھی اور چار تکبیریں کہیں۔ یہ الفاظ بھی ہیں آپؐ نے فرمایا: آج حبش کے ایک نیک بخت آدمی کا انتقال ہو گیا ہے آؤ اس پر نماز پڑھ لیں پھر آپؐ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی اور ہم نے آپؐ کے پیچھے کئی صفیں باندھ لیں۔

(۱۴۰۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے نجاشی کی موت کی خبر اسی دن دے دی تھی جس دن ان کا انتقال ہوا تھا۔ آپؐ صحابہ رضی اللہ عنہم کو میدان میں لے گئے پھر ان کے ساتھ صفیں باندھیں اور چار تکبیریں کہیں (اور نماز جنازہ پڑھی) یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو نجاشی کی موت کی خبر دے کر فرمایا ان کے لیے بخشش کی دعاء کرو۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر عیدگاہ میں آئے اور کھڑے ہو کر انہیں جنازے کی نماز پڑھائی۔

(۱۴۰۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج تمہارے بھائی نجاشی فوت ہو گئے۔ اٹھو ان کی نماز جنازہ پڑھو۔ ہم اٹھے اور آپؐ کے پیچھے اسی طرح صفیں باندھ لیں جیسے جنازے پر باندھی جاتی ہیں اور ان پر جنازے کی نماز پڑھی۔

(۱۴۱۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ایک تازہ قبر پر پہنچے اور اس پر نماز پڑھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صفیں باندھ لیں۔ آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔

(۱۴۱۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرمؐ نے ایک جوان کو یا کالی عورت کو جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی نہ دیکھا۔

رَسُولُ اللّهِ ﷺ فسألَ عَنها أو عَنْهُ، فقالُوا: ماتَ، قالَ أفَلا آذنْتُمونِي؟ قالَ: فكَأنَّهُمْ صغَّروا أمْرَها أو أمْرَهُ، فقالَ: دُلُّونِي على قَبْرِهِ فَدَلُّوهُ، فَصلَّى عَليْها ثمَّ قالَ: إنَّ هٰذِهِ الْقُبورَ مَمْلُوءَةٌ ظُلْمَةً على أهلِها وَإنَّ اللّهَ يُنَوِّرُها لَهمْ بِصَلاتِي عليْهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمَ وَلَيْسَ لِلْبُخارِيِّ: إنَّ هٰذِهِ الْقُبورَ مَمْلُوءَةٌ ظلْمَةً... إلى آخِرِ الخَبَرِ.

٦/١٤١٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ صلَّى على قَبْرٍ بَعْدَ شَهرٍ.

٧/١٤١٣ ـ وَعنْهُ أنَّ النبيَّ ﷺ صَلَّى على مَيِّتٍ بَعْدَ ثَلاثٍ. رَواهُما الدَّارقُطْنِيُّ.

٨/١٤١٤ ـ وَعَنْ سَعِيدِ بنِ المُسَيِّبِ أنَّ أُمَّ سَعْدٍ ماتتْ والنَّبِيُّ ﷺ غائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ صَلَّى عَليها وَقَدْ مَضى لِذٰلِكَ شَهرٌ. رَواهُ التِّرمذيُّ.

٧ ـ بابُ فَضْلِ الصلاةِ على الميِّتِ وما يُرْجَىٰ له بِكَثْرَةِ الجَمْعِ

١/١٤١٥ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ: مَنْ شَهِدَ الجَنازَةَ حتَّى يُصَلَّى علَيْها فَلَهُ قِيرَاطٌ، ومَنْ شَهِدَها حتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيراطَانِ، قِيلَ: وما الْقِيراطَانِ؟ قالَ: مِثْلُ الجَبَلَيْنِ العَظِيمَيْنِ. متفَقٌ عَلَيْهِ. ولأحْمَدَ ومسْلِمٍ: حتَّى تُوضَعَ في اللَّحْدِ. بَدَلَ تُدْفَنَ، وَفِيهِ دَلِيلُ فَضِيلَةِ اللحدِ على الشَّقِّ.

٢/١٤١٦ ـ وَعَنْ مالِكِ بْنِ هبَيْرَةَ قالَ: قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ: ما مِنْ مُؤْمِنٍ يَمُوت فيُصَلِّي عليْهِ أُمَّةٌ مِنَ المُسْلِمِينَ، يَبْلُغُونَ أنْ يَكُونُوا ثَلاثَةَ صُفُوفٍ، إلاَّ غُفِرَ لَهُ، فكانَ مالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ يَتحَرَّى إذَا قَلَّ أهلُ الجَنازَةِ أنْ يَجعَلَهُمْ ثلاثَةَ صُفُوفٍ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

٣/١٤١٧ ـ وَعَنْ عائشَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ ما مِنْ ميِّتٍ يُصلِّي علَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ المُسْلِمِينَ يَبْلُغُونَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ لهُ إلاَّ شُفِّعُوا فِيهِ. رواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ والنَّسائيُّ والتِّرمِذيُّ وصحَّحَهُ.

٤/١٤١٨ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ: ما مِنْ رَجلٍ مُسلمٍ يَمُوت فيقومُ على جَنازَتِهِ أرْبَعُونَ رَجُلاً لا يُشرِكُونَ باللّهِ شَيْئاً، إلاَّ شَفَّعَهُمُ اللّهُ فِيهِ، رواهُ أحْمَدُ ومُسْلِمٌ وأبو دَاوُدَ.

٥/١٤١٩ ـ وَعَنْ أنَسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: ما مِنْ مُسْلمٍ يَمُوت فيَشْهَدُ لهُ أرْبَعَةُ أبياتٍ مِنْ جِيرَانِهِ الأدْنَيْن إلاَّ قالَ اللّهُ تعالَى: قَدْ قَبِلْت عِلْمَهُمْ فِيهِ وَغَفَرْت لهُ ما لا يَعْلَمُونَ. رواهُ أحْمَدُ.

آپؐ نے پوچھا تو لوگوں نے کہا وہ تو فوت ہوگئیں یا ہو گئے۔ فرمایا تم نے مجھے خبر کیوں نہ دی؟ راوی نے کہا گویا انہوں نے انہیں غیر اہم سمجھا۔ فرمایا مجھے اس کی قبر بتاؤ۔ لوگوں نے آپ ﷺ کو اس کی قبر بتائی تو آپؐ نے اس پر نماز پڑھ کر فرمایا: یاد رکھو! قبریں اہل قبور پر تاریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں میری نمازوں کی وجہ سے روشن فرما دیتا ہے۔ بخاری میں نہیں ہے کہ قبریں تاریکی سے بھری ہوئی ہیں۔

(۱۴۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک قبر پر ایک ماہ کے بعد نماز پڑھی۔

(۱۴۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک میت پر تین دن کے بعد نماز پڑھی۔

(۱۴۱۴) حضرت سعید بن میبّب سے روایت ہے کہ حضرت امِ سعد رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا نبی اکرم ﷺ موجود نہ تھے۔ جب آپؐ ایک ماہ کے بعد تشریف لائے تو ان کی قبر پر نماز پڑھی۔

نماز جنازہ کی فضیلت اور جماعت کی کثرت سے ثواب کی زیادتی کی امید

(۱۴۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جنازے میں نماز پڑھنے تک حاضر رہا اسے ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو دفن کیے جانے تک حاضر رہا اسے دو قیراط۔ پوچھا گیا یہ دو قیراط کیا ہے؟ فرمایا دو عظیم پہاڑوں کے برابر۔ احمد اور مسلم میں ''دفن کیے جانے تک'' کی بجائے ''لحد میں رکھے جانے تک حاضر رہا'' ہے۔

فقہ الحدیث: اس سے معلوم ہوا لحد یعنی بغلی قبر صندوقی قبر یعنی شق سے افضل ہے۔

(۱۴۱۶) حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مومن فوت ہو جائے اور اس پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز پڑھتی ہے جس کی تین صفیں ہوں تو حق تعالیٰ اسے ضرور بخش دیتا ہے۔ اگر نمازی تھوڑے ہوتے تو حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ ان کی تین صفیں کر لیا کرتے تھے۔

(۱۴۱۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا جب کسی مسلمان کے جنازے پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز پڑھتی ہے جن کی تعداد سو تک پہنچتی ہے اور وہ اس کے لیے سفارش (دعا) کرتے ہیں تو حق تعالیٰ ضرور ان کی سفارش قبول فرماتا ہے۔

(۱۴۱۸) حضرت ابن عباس سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کہ جب کسی پر چالیس موحد مسلمان نماز پڑھتے ہیں تو حق تعالیٰ ضرور ان کی سفارش قبول فرماتا ہے۔

(۱۴۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان مرجاتا ہے اور اس کے لیے اس کے چار قریبی پڑوسی گھر (نیک ہونے کی) گواہی دیتے ہیں تو حق تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کے بارے میں ان کا علم قبول کر لیا اور جن باتوں کا انہیں علم نہیں ان کو معاف کر دیا۔

٨ ـ باب ما جاءَ في كَرَاهَةِ النَّعْي

١/١٤٢٠ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: إيَّاكُمْ والنَّعْيَ، فإنَّ النَّعْيَ عَمَلُ الجَاهِلِيَّةِ. رَواهُ التِّرمِذيُّ كَذَلِكَ، وَرَواهُ مَوقُوفاً وَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَحُّ.

٢/١٤٢١ ـ وعَنْ حُذَيْفَةَ أنهُ قالَ: إذَا مِتُّ فَلا تُؤْذِنُوا بِي أَحَداً إنّي أخافُ أَنْ يَكُونَ نَعْياً إنّي سَمِعْت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهى عَنِ النَّعْي. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه والتِّرْمذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٣/١٤٢٢ ـ وعَنْ إبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قالَ: لا بَأْسَ إذَا ماتَ الرَّجُلُ أَنْ يُؤْذِنَ صَدِيقَهُ وأصحابَهُ إنَّما كانَ يُكْرَهُ أَنْ يُطَافَ في المَجالِسِ، فيقال أَنْعِي فلاناً، فِعْلَ أهل الْجَاهِلِيَّةِ. رَواهُ سَعِيدٌ في سُنَنِهِ.

٤/١٤٢٣ ـ وَعَنْ أَنسٍ قالَ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَها جَعْفَرٌ فأُصِيبَ، ثمَّ أَخَذَها عبدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فأُصِيبَ، وَإِنَّ عَيْنَي رسُولَ اللَّهِ ﷺ لَتَذْرِفانِ، ثمَّ أَخَذَها خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إمْرَةٍ فَفُتِحَ لهُ. رَواهُ أَحمَدُ والبُخارِيُّ.

٩ ـ بابُ عَدَدِ تكبيرِ صلاةِ الجنائِزِ

قَدْ ثَبَتَ الأَرْبَعُ فِي رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ وابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرٍ.

١/١٤٢٤ ـ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنائِزِنا أَرْبعاً وَإِنَّهُ كَبَّرَ خَمْساً عَلَى جَنازَةٍ فَسَأَلْتُهُ فَقالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُها. رَواهُ الْجماعَةُ إلاَّ الْبُخارِيَّ.

٢/١٤٢٥ ـ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنازَةٍ فَكَبَّرَ خَمساً، ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: ما نَسِيْتُ وَلا وَهِمْتُ، ولَكِنْ كَبَّرْت كَما كَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ صلَّى عَلَى جَنازَةٍ فَكَبَّرَ خَمساً. رَواهُ أَحْمَدُ.

٣/١٤٢٦ ـ وَعَنْ عليّ أَنَّهُ كَبَّرَ عَلَى سَهلِ بْنِ حُنَيْفٍ سِتًّا وَقَالَ إِنَّهُ شَهِدَ بَدْراً. رَواهُ الْبُخارِيُّ.

٤/١٤٢٧ ـ وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانُوا يُكَبِّرُونَ عَلَى أَهلِ بَدْرٍ خَمْساً وسِتًّا وَسَبْعاً. رَواهُ سَعِيْدٌ فِي «سُنَنِهِ».

١٠ ـ بابُ القِراءةِ والصلاةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعالَى عَلَيهِ وآلِهِ وَسلَّمَ فيها

١/١٤٢٨ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَقَالَ لِتَعْلَمُوا

طریقۂ جاہلیت پر موت کی خبر دینا منع ہے

(۱۴۲۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (خبر دار طریقۂ جاہلیت پر) موت کی خبر نہ دینا کیونکہ (اس طرح) موت کی خبر دینا جاہلیت کا کام ہے۔

(۱۴۲۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب میں مر جاؤں تو کسی کو میری موت کی خبر نہ دینا۔کہیں وہ نعی (طریقۂ جاہلیت پر موت کی خبر دینے) میں شامل نہ ہو جائے۔میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ موت کی خبر دینے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

(۱۴۲۲) حضرت ابراہیم سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب کوئی شخص مر جائے تو اس کی موت کی اس کے رفقاء کو خبر کر دینے میں کوئی حرج نہیں مکروہ صرف یہ ہے کہ جگہ جگہ پھر کر اعلان کیا جائے کہ فلاں کا انتقال ہو گیا ہے یہ جاہلیت کی رسم ہے۔

(۱۴۲۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا لیا اور وہ شہید ہو گئے پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے اس کو لے لیا وہ بھی شہید ہو گئے پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ بن رواحہ نے لے لیا وہ بھی شہید ہو گئے۔آپؐ یہ فرما رہے تھے اور آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے پھر خالد رضی اللہ عنہ بن ولید نے بلا امارت کے اٹھا لیا۔ان کے ہاتھ پر فتح ہو گئی۔

نمازِ جنازہ میں تکبیروں کی تعداد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایات سے چار تکبیریں ثابت ہو چکی ہیں۔

(۱۴۲۴) حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: حضرت زید بن ارقم عموماً جنازے پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے ایک دن ایک جنازے پر انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں اور میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پانچ تکبیریں کہی تھیں۔

(۱۴۲۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی اور اس میں پانچ تکبیریں کہیں پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نہ میں بھولا ہوں اور نہ مجھے وہم ہوا ہے میں نے وہی تکبیریں کہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی تھیں۔آپؐ نے ایک جنازے کی نماز پڑھی اور پانچ تکبیریں کہیں۔

(۱۴۲۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سہل بن حنیف پر چھ تکبیریں کہیں اور فرمایا یہ بدر میں حاضر ہوئے تھے۔

(۱۴۲۷) حکم بن عتیبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بدریوں پر پانچ، چھ اور سات تک تکبیریں کہا کرتے تھے۔

<u>فقہ الحدیث:</u> نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری فعل چار تکبیریں ہیں جیسا کہ اکثر اہلِ علم کا مذہب ہے۔(مترجم)

نماز جنازہ میں قراءت و درود شریف

(۱۴۲۸) حضرت ابنِ عباسؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک جنازے پر نماز پڑھی اور اس میں سورۃ فاتحہ پڑھی اور فرمایا

أَنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ. رَواهُ البُخَارِيُّ وَأَبو دَاودَ والتِّرمذيُّ وصحَّحهُ والنَّسَائِيُّ، وَقَالَ فِيهِ: فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَجَهَرَ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ سُنَّةٌ وحَقٌّ.

٢/١٤٢٩ ـ وَعَنْ أَبِي أُمامَةَ بْنِ سَهلٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلاةِ عَلَى الْجَنازَةِ أَنْ يُكَبِّرَ الإِمَامُ ثُمَّ يَقرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الأُولَى سِرًّا فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يصلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَيُخْلِص الدُّعاءَ لِلْجَنازَةِ فِي التَّكْبِيرَاتِ، وَلا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ، ثُمَّ يُسَلِّم سِراً فِي نَفْسِهِ. رَواهُ الشَّافِعِيُّ فِي «مُسْنَدِهِ».

٣/١٤٣٠ ـ وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ: قَرَأَ الَّذِي صلَّى عَلَىٰ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. رَواهُ البُخَارِيُّ فِي «تَارِيخِهِ».

١١ ـ بابُ الدُّعَاءِ للميِّتِ وَما وَرَدَ فِيهِ

١/١٤٣١ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْت رسولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى المَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ. رَواهُ أَبُو دَاودَ وابْنُ ماجَه.

٢/١٤٣٢ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النبيُّ ﷺ إِذَا صَلَّىٰ عَلَى جَنازَةٍ قَالَ: اللَّهُمَّ اغفِرْ لِحَيِّنا وَمَيِّتِنا، وَشَاهِدِنا وَغَائِبِنا، وَصَغِيرِنا وَكَبِيرِنا، وَذَكَرِنا وأُنْثَانا، اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا، فَأَحْيِهِ عَلى الإِسْلامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَه مِنَّا، فَتَوفَّه عَلَى الإِيمانِ. رَواهُ أَحْمَدُ والتِّرمذِيُّ وَرَواهُ أَبو دَاوُد وابْنُ ماجَه وَزَادَ: اللَّهُمَّ لا تَحرِمْنا أَجْرَه، وَلا تُضِلَّنا بَعْدَهُ.

٣/١٤٣٣ ـ وَعَنْ عَوفِ بنِ مالِكٍ قَالَ: سَمِعْت النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنازَةٍ يَقُولُ: اللَّهُمَّ اغفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، واعْفُ عَنْهُ وَعَافِهِ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ، وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ، واغسِلْهُ بِماءٍ وَثَلجٍ وَبَرَدٍ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا، كَما يُنَقَّى الثَّوبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِنْ دَارِهِ، وَأَهلاً خَيْراً مِنْ أَهلِهِ، وَزَوجاً خيراً مِنْ زَوجِهِ، وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَعَذَابَ النَّارِ. قَالَ عَوفٌ: فَتَمَنَّيْت أَنْ لَو كُنْت أَنا المَيِّتَ لِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِذَلِكَ المَيِّتِ. رَواهُ مُسْلِمٌ والنَّسَائِيُّ.

٤/١٤٣٤ ـ وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الأَسْقَعِ قَالَ: صَلَّى بِنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِنَ المُسْلِمِينَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ فُلانَ بْنَ فُلانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوارِكَ، فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَعَذَابَ النَّارِ، وَأَنتَ أَهلُ الْوَفاءِ والْحَمْدِ، اللَّهُمَّ فَاغفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ. رَواهُ أَبو دَاودَ.

٥/١٤٣٥ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بنِ أَبِي أَوفَىٰ أَنَّهُ ماتَتِ ابْنَةٌ لَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْها أَرْبَعاً ثُمَّ قَامَ

میں نے یہ اس لیے کیا ہے تا کہ تم کو معلوم ہو جائے کہ سورۃ فاتحہ کا جنازے کی نماز میں پڑھنا سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے (نماز جنازہ میں) سورۂ فاتحہ اور ایک اور سورت پڑھی اور قراءت اونچی آواز میں کی۔ پھر فارغ ہو کر فرمایا یہ سنت وحق ہے۔

(۱۴۲۹) حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کو کسی صحابی نے خبر دی کہ نماز جنازے میں امام کا تکبیر کہنا پھر پہلی تکبیر کے بعد آہستہ فاتحہ پڑھنا پھر (تکبیر کہہ کر) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا پھر (تکبیر کہہ کر) خلوص سے میت کے لیے دعا کرنا اور کسی تکبیر میں قرأت (بجز فاتحہ کے) نہ کرنا پھر آہستہ سلام پھیرنا سنت ہے۔

(۱۴۳۰) حضرت فضالہ بن ابی امیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھانے والے نے سورۂ فاتحہ پڑھی تھی۔

جنازے کی مسنون دعائیں

(۱۴۳۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جب تم میّت کے لیے نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لیے پرخلوص دعا کرو۔

(۱۴۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازے کی نماز پڑھتے تو یہ دعا مانگتے تھے اللھم اغفرلحینا و میتنا الخ اے اللہ! ہمارے زندوں کو، مردوں کو، موجود کو، غائب کو، چھوٹوں کو، بڑوں کو، مردوں کو اور عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھنا چاہے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو مارنا چاہے اس کو ایمان پر موت دے۔ اس کو ابوداؤد اور ابنِ ماجہ نے بھی روایت کیا ہے اور اتنا اضافہ کیا ہے۔ اے اللہ! ہمیں اس کے اجر سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کر۔

(۱۴۳۳) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے ایک جنازے پر نماز پڑھی اور یہ دعا مانگی اللھم اغفرلہ وارحمہ الخ اے اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما اسے معاف کردے، اسے عافیت دے اس کی باعزت مہمان نوازی فرما اس کی قبر کشادہ فرما۔ اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو ڈال اور اسے گناہوں سے سفید کپڑے کی طرح صاف کردے اس سے اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل وعیال سے بہتر اہل وعیال اور اس کے جوڑے سے بہتر جوڑا عطا فرما اور اسے قبر کے فتنے اور جہنم کی آگ کے عذاب سے بچا۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کی وجہ سے تمنا کی کاش! اس میت کی جگہ میں ہوتا۔

(۱۴۳۴) حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان پر نماز جنازہ پڑھائی۔ میں نے سنا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے اللھم ان فلان بن فلان الخ اے اللہ! فلاں بن فلاں تیری ذمہ داری اور تیرے پڑوس میں ہے اسے قبر کے فتنے اور آگ کے عذاب سے بچا بلاشبہ تو حمد ووفا کا حق دار ہے لہٰذا اسے بخش، اس پر رحم فرما واقعی تو بڑا بخشنے والا اور انتہائی مہربان ہے۔

(۱۴۳۵) حضرت عبداللہ بن اُبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی بیٹی کا انتقال ہو گیا انہوں نے اس پر چار تکبیریں کہیں پھر

بَعْدَ الرَّابِعَةِ قَدْرَ ما بَيْنَ التَّكْبِيرَتَيْنِ يَدْعُو، ثُمَّ قالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصْنَعُ فِي الْجَنازَةِ هٰكَذَا. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجه بِمَعْناهُ.

١٢ ـ بابُ موقفِ الإمام مِنَ الرَّجُلِ والمرأةِ وكيفَ يصنَعُ إِذَا اجْتَمَعَتْ أَنْواعٌ

١٤٣٦/ ١ ـ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ: صَلَّيْت وَرَاءَ رسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ ماتَتْ فِي نِفَاسِها فَقَامَ عَلَيْها رسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلاةِ وَسْطَها. رَواهُ الجماعةُ.

١٤٣٧/ ٢ ـ وعَنْ أَبِي غَالِبٍ الخَنَّاطِ قَالَ: شَهِدْت أَنَسَ بْنَ مالِكٍ صَلَّى عَلَى جَنازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَلَمَّا رُفِعَتْ أُتِيَ بِجَنازَةِ امْرَأَةٍ فَصَلَّى عَلَيْها، فَقَامَ وَسْطَها، وَفِينا الْعَلاءُ بْنُ زِيَادٍ الْعَلَوِيُّ، فَلَمَّا رَأى اخْتِلافَ قِيَامِهِ عَلَى الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ، قَالَ: يَا أَبَا حَمْزَةَ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُومُ مِنَ الرَّجُلِ حَيْثُ قُمْتَ، وَمِنَ الْمَرْأَةِ حَيْثُ قُمْتَ، قَالَ: نَعَمْ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجه والتِّرْمِذِيُّ وأَبُو دَاوُدَ، وفِي لَفْظِهِ: فَقَالَ الْعَلاءُ بْنُ زِيَادٍ: هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي عَلَى الْجَنازَةِ كَصَلاتِكَ يُكَبِّرُ عَلَيْها أَرْبَعاً وَيَقُومُ عِنْدَ رَأْسِ الرَّجُلِ، وَعَجِيزَةِ الْمَرْأَةِ، قَالَ: نَعَمْ.

١٤٣٨/ ٣ ـ وَعَنْ عَمَّارٍ مَولَى الحَارِثِ بْنِ نَوفَلٍ قَالَ: حَضَرت جَنازَةَ صَبِيٍّ وَامْرَأَةٍ، فَقُدِّمَ الصبِيُّ مِمَّا يَلِي الْقَومَ، وَوُضِعَتِ المرْأَةُ وَرَاءَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِما، وفي الْقَومِ أَبُو سَعِيدٍ الخُدْرِيُّ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو قَتَادَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُمْ عَنْ ذَلِكَ فقالُوا السُّنَّةَ. رَواهُ النَّسَائِيُّ وأَبُو دَاوُدَ.

١٤٣٩/ ٤ ـ وَعَنْ عَمَّارٍ أَيْضاً أَنَّ أُمَّ كُلْثُوم بِنْتَ عَلِيٍّ وَابْنَها زَيْدَ بْنَ عُمَرَ أُخْرِجَتْ جَنازَتَاهُما، فَصَلَّى عَلَيْهِما أَمِيرُ المَدِينَةِ فَجَعَلَ الْمَرْأَةَ بَيْنَ يَدَي الرَّجُلِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يومَئِذٍ كَثِيرٌ وثَمت الحَسَنُ وَالحُسَيْنُ.

١٤٤٠/ ٥ ـ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ أُمَّ كُلْثوم بِنْتَ عَلِيٍّ وَابْنَها زَيْدَ بْنَ عُمَرَ تُوُفِّيا جَمِيعاً فَأُخْرِجَتْ جَنازَتَاهُما فَصَلَّى عَلَيْهِما أَمِيرُ المَدِينَةِ فَسَوَّى بَيْنَ رُؤُوسِهِما وَأَرْجُلِهِما حِينَ صَلَّى عَلَيْهِما. رَواهُما سَعِيدٌ في «سُنَنِهِ».

١٣ ـ بابُ الصلاةِ على الجنازةِ في المسجدِ

١٤٤١/ ١ ـ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّها قالَتْ: لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ أَدْخِلُوا بِهِ المَسْجِدَ حتَّى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ. فأَنْكَرُوا ذٰلِكَ عَلَيْها، فَقَالَتْ واللَّهِ لَقَدْ صَلَّى رسُولُ اللَّهِ ﷺ

چوتھی تکبیر کے بعد دو تکبیروں کے درمیانی وقفے کے اندازے سے ٹھہرے رہے اور دعا کرتے تھے پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جنازے میں ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

امام مرد کے اور عورت کے جنازے کے سامنے کہاں کھڑا ہو، مختلف قسم کے جنازے جمع ہوں تو کیا کیا جائے

(۱۴۳۶) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی۔ وہ عورت نفاس میں فوت ہوگئی تھی۔ آپؐ جنازے کے درمیان کھڑے ہوئے۔

(۱۴۳۷) حضرت ابو غالب الحنّاط سے مروی ہے انہوں نے کہا میں موجود تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک مرد کے جنازے پر نماز پڑھی آپؐ میت کے سر کے پاس کھڑے ہوئے اس کے بعد ایک عورت کا جنازہ لایا گیا اس پر نماز پڑھی اور اس کے درمیان کھڑے ہوئے اور ہمارے درمیان حضرت علاء بن زیاد علوی بھی تھے جب انہوں نے کھڑے ہونے کا اختلاف دیکھا تو پوچھا اے ابوحمزہ! کیا رسول اللہ ﷺ بھی مرد کے جنازے پر اسی طرح کھڑے ہوتے تھے فرمایا ہاں۔ حضرت علاء بن زیاد نے کہا اے ابوحمزہ رضی اللہ عنہ! کیا رسول اللہ ﷺ بھی آپ کی نماز کی طرح جنازے پر نماز پڑھا کرتے تھے اس پر چار تکبیریں کہتے تھے اور مرد کے سر کے پاس اور عورت کے درمیان کھڑے ہوتے تھے؟ فرمایا ہاں۔

(۱۴۳۸) حضرت عمار مولیٰ حارث بن نوفل نے فرمایا میں ایک بچے اور ایک عورت کے جنازے میں موجود تھا۔ بچے کا جنازہ آگے اور عورت کا پیچھے رکھا گیا اور دونوں پر نماز پڑھی گئی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ میں نے ان سے پوچھا تو سب نے فرمایا یہ سنت ہے۔

(۱۴۳۹) حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا اور ان کے بیٹے حضرت زید بن عمر رضی اللہ عنہ کا جنازہ لایا گیا ان دونوں پر امیر مدینہ نے نماز جنازہ پڑھی۔ بچے کا جنازہ آگے اور عورت کا اس کے بعد رکھا گیا اس جنازے میں بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم شریک تھے اور ان میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔

(۱۴۴۰) علامہ شعبی سے مروی ہے کہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت علی رضی اللہ عنہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے بیٹے زید بن عمر رضی اللہ عنہ دونوں فوت ہوگئے اور دونوں پر مدینہ کے امیر (سعید بن عاص) نے نماز پڑھی اور نماز پڑھتے وقت دونوں کے سرہانے اور پائنتیاں برابر کردیں۔

مسجد میں نماز جنازہ

(۱۴۴۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب حضرت سعد بن ابی وقاص کا انتقال ہوگیا تو لوگ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے ان کی میت مسجد میں لے آئے۔ اس پر کچھ لوگوں نے اعتراض کیا انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے

على ابْنَيْ بَيْضاءَ في المَسْجِدِ سُهَيْلٍ وَأَخِيهِ. رَواهُ مُسْلِمٌ، وفي رِوَايَةٍ: ما صَلَّى رسُولُ اللَّهِ ﷺ على سُهَيْلِ ابْنِ الْبَيْضَاءِ إلاَّ في جَوفِ المَسْجِدِ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ الْبُخَارِيَّ.

٢/١٤٤٢ ـ عَنْ عُرْوَةَ قالَ، صُلِّيَ على أَبي بَكْرٍ في المَسْجِدِ.

٣/١٤٤٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: صُلِّيَ على عُمَرَ في المَسْجِدِ. رَواهُما سَعِيدٌ، وَرَوَى الثَّاني مالِكٌ.

٤ ـ أبوابُ حَمْلِ الجنازَةِ والسَّيْرِ بِها

١/١٤٤٤ ـ عَنِ ابْنِ مَسعودٍ قالَ: مَنِ اتَّبَعَ جَنازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ كُلِّها، فإنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ، ثمَّ إنْ شاءَ فَلْيَتَطَوَّعْ، وَإنْ شاءَ فَلْيَدَعْ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

١ ـ بابُ الإسْرَاعِ بِهِا مِنْ غَيْرِ رَمَلٍ

١/١٤٤٥ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قَالَ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَسْرِعُوا بالجَنازَةِ، فإنْ كانَتْ صَالِحَةً قربتموها إلَى الخَيْرِ، وَإنْ كانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ، فشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ. رَواهُ الجَماعَةُ.

٢/١٤٤٦ ـ وَعَنْ أَبي مُوسىٰ قالَ: مَرَّتْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جَنازَةٌ تَمْخَضُ مخْضَ الزِّقِّ، فقالَ رسولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمُ القَصْدَ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٣/١٤٤٧ ـ وَعَنْ أَبي بَكْرَةَ قالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإنَّا لَنَكَادُ نَرْمُلُ بالجَنازَةِ رَمَلاً. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسائيُّ.

٤/١٤٤٨ ـ وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعٍ قالَ: أَسْرَعَ النبيُّ ﷺ حتَّى تَقَطَّعَتْ نِعالُنا يَومَ ماتَ سَعْدُ بْنُ معاذٍ. أَخْرَجَهُ البُخاريُّ في «تَارِيخِهِ».

٢ ـ باب المشْيِ أمامَ الجنازَةِ وما جاءَ في الرُّكوبِ معها

١/١٤٤٩ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى النَّبيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمامَ الْجَنازَةِ رَواهُ الخَمْسَةُ، وَاحْتَجَّ بِهِ أَحْمَدُ.

٢/١٤٥٠ ـ عَنْ جابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ اتَّبَعَ جَنازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ ماشِياً، وَرَجَعَ على فَرَسٍ. رَواهُ التِّرْمِذِيُّ، وفي رِوايَةٍ: أُتِيَ بِفَرَسٍ مُعْرَورٍ، فَرَكِبَهُ حِينَ انْصَرَفْنا مِنْ جَنازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَنَحْنُ نَمْشِي حَولَهُ. رَواهُ أَحمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائيُّ.

٣/١٤٥١ ـ وَعَنْ ثَوبَانَ قالَ: خَرَجْنا مَعَ النَّبيِّ ﷺ في جَنازَةٍ فَرَأَى ناساً رُكْباناً

حضرت سہل اور سہیل (ابن بیضاء) پر مسجد میں نماز پڑھی تھی۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء کی نماز جنازہ مسجد میں ہی پڑھی۔

(۱۴۴۲) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر مسجد میں نماز پڑھی گئی۔

(۱۴۴۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ مسجد میں پڑھی گئی تھی۔

جنازے کو کندھا دینا اور لے جانا

(۱۴۴۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جو جنازے کے ساتھ جائے جنازے کے چاروں پائے اٹھائے کیونکہ یہ سنت ہے پھر چاہے تو عمل کرے چاہے تو چھوڑ دے۔

جنازہ دوڑے بغیر تیزی سے لے جانا

(۱۴۴۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنازہ تیزی سے لے جاؤ اگر نیک ہے تو (جلد) تم اسے بھلائی کے قریب کر دو گے اور اگر بد ہے تو (جلد) بدی کو گردنوں سے اتار دو گے۔

(۱۴۴۶) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ اس طرح تیزی سے گزرا جس طرح دودھ بلویا جاتا ہے فرمایا میانہ روی اختیار کرو۔

(۱۴۴۷) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنازہ لے کر تیزی سے جا رہے تھے قریب تھا کہ دوڑ پڑیں۔

(۱۴۴۸) حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس دن حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو نبی اکرم ﷺ اتنے تیز چلے کہ ہمارے جوتے ٹوٹ گئے۔

جنازے کے آگے چلنا اور اس کے ساتھ سواری کا حکم

اس بارے میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث گزر چکی ہے۔

(۱۴۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

فقہ الحدیث: امام احمد نے اس حدیث سے دلیل لی ہے۔

(۱۴۵۰) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ابن دحداح کے جنازے کے ساتھ پیدل چل کر گئے تھے اور گھوڑے پر واپس آئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ واپسی کے وقت آپؐ کے پاس ننگی پشت والا گھوڑا لایا گیا آپؐ اس پر سوار ہو گئے اور ہم آپؐ کے ارد گرد چل رہے تھے۔

(۱۴۵۱) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے آپؐ نے اس کے ساتھ چند سوار دیکھ کر

فقالَ: ألا تَسْتَحْيُونَ إنَّ مَلائِكَةَ اللهِ على أقْدامِهِمْ، وَأَنْتُمْ على ظُهُورِ الدَّوابِّ. رَواهُ ابْنُ ماجَه والتِّرْمِذِيُّ.

٤/١٤٥٢ ـ وَعَنْ ثَوبَانَ أيضاً أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ أُتِيَ بِدَابَّةٍ وَهوَ مَعَ جَنازَةٍ فأَبَىٰ أَنْ يَرْكَبَها، فَلمَّا انْصَرفَ أُتِيَ بِدَابَّةٍ فَرَكِبَ، فَقِيلَ لَهُ فقالَ إنَّ المَلائِكَةَ كانَتْ تَمْشِي فَلَمْ أَكُنْ لأَرْكَبَ وَهُمْ يَمْشُونَ، فَلمَّا ذَهَبُوا رَكِبْتُ. رَواهُ أَبُو دَاود.

٣ ـ بابُ ما يُكْرَهُ معَ الجنازَةِ مِنْ نِياحَةٍ أو نارٍ

١/١٤٥٣ ـ عَنْ ابْنِ عمَرَ قالَ: نَهىٰ رَسُولُ اللّهِ ﷺ أَنْ تَتَّبِعَ جَنازَةً مَعَها رَانَّةٌ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه.

٢/١٤٥٤ ـ وعنْ أبي بُرْدَةَ قالَ: أَوصَىٰ أَبُو مُوسَىٰ حينَ حضَرَهُ المَوت فقالَ: لا تَتْبَعُونِي بِمَجْمَرٍ، قالُوا: أَوَ سَمِعْتَ فِيهِ شَيْئاً؟ قالَ: نَعمْ مِنْ رَسُولِ اللّهِ ﷺ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٤ ـ بابُ مَنِ اتَّبَعَ الجَنازَةَ فلا يَجْلِسْ حتَّى تُوضَعَ

١/١٤٥٥ ـ عَنْ أبي سَعِيدٍ قالَ: قالَ رسُولُ اللّه ﷺ: إذَا رَأيْتُمُ الْجَنازَةَ فقُومُوا لَها، فَمَنِ اتَّبَعَها فَلا يَجْلِسْ حتى تُوضَعَ رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه، لكِنْ إنَّما لأبي دَاوُدَ مِنْهُ: إذَا اتَّبَعْتُمْ الْجَنازَةَ فَلا تَجْلِسُوا حتىٰ تُوضَعَ. وقالَ: رَوَى هٰذَا الحَدِيثَ الثَّورِيُّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أبِيهِ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ فِيهِ: حتى تُوضَعَ في الأرْضِ. وَرَواهُ أبُو مُعاوِيَةَ عَنْ سُهَيْلٍ حتى تُوضَعَ في اللَّحْدِ، وَسُفْيَانُ أَحْفَظُ مِنْ أبي معاوِيَةَ.

٢/١٤٥٦ ـ وَعَنْ عَليِّ بْنِ أبي طالِبٍ عَلَيْهِ السَّلامُ أَنَّهُ ذَكرَ الْقِيامَ في الْجنائِزِ حتى توضَعَ، فقالَ عليٌّ عليهِ السَّلامُ: قامَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ ثمَّ قَعَدَ. رَواهُ النَّسائِيُّ والتِّرْمِذِيُّ وصحَّحهُ ولمُسْلِمٍ مَعْناهُ.

٥ ـ بابُ ما جَاءَ فِي الْقِيَامِ للجنازَةِ إِذَا مَرَّتْ

١/١٤٥٧ ـ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنازَةَ فَقُومُوا لَها حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أو تُوضَعَ. رَواهُ الْجَماعَةُ. ولأَحْمَدَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَىٰ جَنازَةً قَامَ حَتَّى تُجَاوِزَهُ. وَلَهُ أَيضاً عَنْهُ: أَنَّهُ رُبَّما تَقَدَّمَ الْجَنازَةَ فَقَعَدَ حَتَّى إِذَا رَآها قَدْ أَشْرَفَتْ قَامَ حَتَّى تُوضَعَ.

٢/١٤٥٨ ـ وَعَنْ جابِرٍ قَالَ: مَرَّ بِنا جَنازَةٌ فَقَامَ لَها النَّبِيُّ ﷺ وَقُمْنا مَعَهُ، فَقُلْنا يَا رَسُولَ اللّهِ إِنَّها جَنازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنازَةَ فَقُومُوا لَها.

فرمایا تمہیں شرم نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے تو پیدل چل رہے ہیں اور تم سواریوں پر ہو۔

(۱۴۵۲) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سواری کا جانور لایا گیا آپؐ جنازے کے ساتھ تھے آپؐ سوار نہیں ہوئے پھر واپسی پر لایا گیا تو سوار ہو گئے۔ پوچھا گیا تو فرمایا فرشتے تو پیدل چل رہے تھے میں کیسے سوار ہو سکتا تھا پھر ان کے جانے کے بعد میں سوار ہو گیا۔

نوحہ کرنا یا جنازے کے ساتھ آگ لے جانا منع ہے

(۱۴۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے جنازے کے ساتھ جانے سے منع فرمایا ہے جس کے ساتھ نوحہ کرنے والی ہو۔

(۱۴۵۴) حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ میرے جنازے کے پیچھے آگ لے کر نہ جانا۔ لوگوں نے پوچھا کیا آپ نے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ فرمایا ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (ممانعت) سنی ہے۔

جنازے کے ساتھ جانے والا جنازہ رکھے جانے کے بعد بیٹھے

(۱۴۵۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو اس کے ساتھ جائے وہ جنازہ رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھے۔ ابوداؤد میں انہیں سے روایت ہے کہ جب تم کسی جنازے کے ساتھ جاؤ تو تم اس وقت تک نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ رکھا جائے۔ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ سہیل سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے لائے ہیں اس میں ہے کہ زمین (قبر) میں رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھے اور ابو معاویہ رضی اللہ عنہ نے سہیل سے روایت کی ہے اس میں ہے یہاں تک کہ میت کو لحد میں رکھ دیا جائے اور سفیان ابو معاویہ سے زیادہ حافظ ہیں۔

(۱۴۵۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب سے مروی ہے ان کے سامنے جنازے میں کھڑے ہونے کا ذکر کیا گیا یہاں تک کہ رکھ دیا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے رہا کرتے تھے بعد میں بیٹھ جاتے تھے۔ مسلم میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

گزرتے ہوئے جنازے کے لیے کھڑا ہونا

(۱۴۵۷) حضرت عامر بن ربیعہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ آگے نکل جائے (نظروں سے غائب ہو جائے) یا رکھ دیا جائے۔ مسند امام احمد میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے ہو جاتے تھے یہاں تک کہ وہ گزر جاتا۔ مسند احمد میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب جنازہ آتا دیکھتے تو بیٹھے رہتے جب دیکھتے کہ قریب آ گیا ہے تو کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ وہ رکھ دیا جاتا۔

(۱۴۵۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہمارے سامنے سے جنازہ گزرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

١٤٥٩/٣ ـ وَعَنْ سَهلِ بْنِ حُنَيْفٍ وَقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهما كَانا قَاعِدَيْنِ بالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوا عَلَيْهِما بِجنازَةٍ فَقاما، فَقِيْلَ لَهُما إِنَّها مِنْ أَهلِ الأَرْضِ، أَيْ مِنْ أَهلِ الذِّمَّةِ فَقَالا: إِنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنازَةٌ فَقَامَ، فَقِيْلَ لَهُ إِنَّها جَنازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: أَلَيْسَتْ نَفساً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما. وَلِلْبُخارِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَىٰ قَالَ: كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ وَقَيْسٌ يَقُومانِ لِلْجَنازَةِ.

١٤٦٠/٤ ـ وَعَنْ عَليّ بنِ أَبِي طَالِبٍ عليْهِ السَّلامُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ أَمَرَنا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَأَمَرَنا بِالْجُلُوسِ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه بِنَحْوِهِ.

١٤٦١/٥ ـ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ أَنَّ جَنازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ وابْنِ عَبَّاسٍ فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُم ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ الْحَسَنُ لابْنِ عَبَّاسٍ: أَما قَامَ لَها رَسُولُ اللّهِ ﷺ فَقَالَ قَامَ وَقَعَدَ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسَائِيُّ.

٥ ـ أَبوابُ الدَّفْنِ وأَحْكَامُ القبورِ

١ ـ بابُ تعميقِ القبرِ واختيارِ اللَّحْدِ عَلَى الشقِّ

١٤٦٢/١ ـ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الأَنْصارِ قَالَ: خَرَجْنا فِي جَنازَةٍ فَجَلَس رَسُولُ اللّهِ ﷺ عَلَى حَفِيْرَةِ الْقَبْرِ فَجَعَلَ يُوَصِّي الْحَافِرَ وَيَقُولُ: أَوسِعْ مِنْ قِبَلِ الرَّأْسِ، وَأَوسِعْ مِنْ قِبَلِ الرِّجْلَيْنِ رُبَّ عَذْقٍ لَهُ فِي الْجَنَّةِ. رَواهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ.

١٤٦٣/٢ ـ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: شَكَوْنا إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ يَومَ أُحدٍ فَقُلْنا يَا رَسُولَ اللّهِ الْحَفْرُ عَلَيْنا لِكُلِّ إِنْسَانٍ شَدِيْدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: احْفُرُوا وَأَعْمِقُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الاثْنَيْنِ والثَّلاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ، فَقَالُوا فَمَنْ نُقَدِّمُ يا رَسُولَ اللّهِ؟ قَالَ قَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآناً، وَكَانَ أَبِي ثَالِثَ ثَلاثَةٍ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ. رَواهُ النَّسَائِيُّ والتِّرْمِذِيُّ بِنَحْوِهِ وَصَحَّحَهُ.

١٤٦٤/٣ ـ وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ سَعْدٌ: الْحِدُوا لِي لَحْداً، وانْصُبُوا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْباً كَما صُنِعَ بِرَسُولِ اللّهِ ﷺ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسَائِيُّ وابْنُ ماجه.

١٤٦٥/٤ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ كَانَ رَجُلٌ يَلْحَدُ، وَآخَرُ يَضْرَحُ، فَقَالُوا نَسْتَخِيرُ رَبَّنا وَنَبْعَثُ إِلَيْهِما فَأَيُّهُما سَبَقَ تَرَكْنَاهُ فَأَرْسِلَ إِلَيْهِما فَسَبَقَ صَاحِبُ اللَّحْدِ فَلَحَدُوا لَهُ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه. ولابْنِ ماجَه هٰذَا الْمَعْنَىٰ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ

(۱۴۵۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ دونوں قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے لوگ ان کے آگے سے جنازہ لے کر گزرے تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ ان سے کہا گیا یہ تو زمین والوں یعنی (ذمیوں) کا ہے بولے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے ایک جنازہ گزرا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا یہ تو یہودی کا جنازہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ نفس نہیں ہے؟ بخاری میں ابن ابی لیلیٰ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن مسعود اور قیس جنازے کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

(۱۴۶۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم فرمایا تھا پھر اس کے بعد نہ صرف آپ بلکہ ہمیں بھی بیٹھے رہنے کا حکم فرما دیا تھا۔

(۱۴۶۱) حضرت ابن سیرین سے مروی ہے کہ ایک جنازہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے سامنے سے گزرا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کھڑے نہ ہوئے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کے لیے کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ فرمایا کھڑے ہوئے تھے (پھر) بیٹھ گئے تھے۔

دفن کے مسائل اور قبر کے احکام

گہری قبر اور صندوقی قبر (شق) پر بغلی قبر (لحد) کی فضیلت

(۱۴۶۲) ایک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ہم ایک جنازے میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے کنارے پر بیٹھ کر قبر کھودنے والے کو بتانے لگے کہ سر کی طرف سے کشادہ کرو، پاؤں کی طرف سے کشادہ کرو۔ اس کے لیے جنت میں بہت سے خوشے ہیں۔

(۱۴۶۳) حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ احد کے دن ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہر شخص کے لیے الگ الگ قبر کھودنا مشکل ہے۔ فرمایا گہری اور اچھی قبریں کھودو اور دو دو اور تین تین ایک ایک قبر میں رکھ دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کس کو آگے رکھیں۔ فرمایا جس کو قرآن زیادہ یاد ہو۔ میرے والد ایک قبر میں تیسرے تھے۔

(۱۴۶۴) حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے وصیت فرمائی کہ میری بغلی قبر کھودنا اور مجھ پر کچی اینٹیں کھڑی کر دینا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا گیا۔

(۱۴۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو اس زمانے میں ایک شخص صندوقی قبر کھودتا تھا اور ایک بغلی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہم اپنے رب سے استخارہ کرتے ہیں اور دونوں کو پیغام بھیجے دیتے ہیں جو پہلے پہنچ جائے گا وہی قبر کھود دے گا۔ چنانچہ دونوں کو پیغام بھیج دیا گیا مگر بغلی قبر کھودنے والا پہلے پہنچ گیا۔ آخر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کے لیے بغلی قبر کھدوائی۔ ابن ماجہ کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ والی حدیث بھی اسی کے ہم معنی ہے۔

عَبَّاسٍ وَفِيْهِ: أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ كَانَ يَضْرَحُ، وأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَلْحَدُ.

٥/١٤٦٦ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اللَّحْدُ لَنا، والشَّقُّ لِغَيْرِنا. رَواهُ الْخَمْسَةُ قَالَ: التِّرْمِذِيُّ غَرِيبٌ لا نَعْرِفُهُ إلاَّ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

٢ ـ بابُ مِنْ أَيْنَ يُدْخَلُ الميّت قَبْرَهُ وَما يُقَالُ عِنْدَ ذلك والحثْيُ فِي الْقَبْرِ

١/١٤٦٧ ـ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ: أَوصَىٰ الْحَارِثُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَهُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَي الْقَبْرِ، وَقَالَ هٰذَا مِنَ السُّنَّةِ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وسَعِيْدٌ فِي «سُنَنِهِ» وَزَادَ، ثُمَّ قَالَ: أَنْشِطُوا الثَّوبَ فَإِنَّما يُصْنَعُ هٰذَا بالنِّساءِ.

٢/١٤٦٨ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَ إِذَا وُضِعَ الْمَيِّتَ فِي الْقَبْرِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، وَعَلَى مِلَّةِ رَسولِ اللّٰهِ، وفِي لَفْظٍ: وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ. رَواهُ الْخَمْسَةُ إلاَّ النَّسَائِيَّ.

٣/١٤٦٩ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى جَنازَةٍ ثُمَّ أَتَى قَبْرَ الْمَيِّتِ فَحَثَى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلاثاً. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٣ ـ بابُ تَسْنِيم الْقَبْرِ وَرَشِّهِ بالْماءِ وتعليمِهِ لِيُعْرَفَ وَكَرَاهَةِ الْبِناءِ والْكِتَابَةِ عَلَيْهِ

١/١٤٧٠ ـ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مُسَنَّماً. رَواهُ الْبُخَارِيُّ فِي «صَحِيحِهِ».

٢/١٤٧١ ـ وَعَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: دَخَلْت عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْت يَا أُمَّهْ بِاللّٰهِ اكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ فَكَشَفَتْ لَهُ عَنْ ثَلاثَةِ قُبُورٍ لا مُشْرِفَةٍ، وَلا لاطِئَةٍ مَبْطُوحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٣/١٤٧٢ ـ وَعَنْ أَبِي الْهَيَّاجِ الأَسَدِي عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: أَبْعَثُكَ على ما بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا تَدَعْ تِمْثَالاً إلاَّ طَمَسْتَهُ، وَلا قَبْراً مُشْرِفاً إلا سَوَّيْتَهُ. رَواهُ الْجَماعَةُ إلاَّ الْبُخَارِيَّ وابْنَ ماجَه.

٤/١٤٧٣ ـ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ محمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَشَّ عَلَى قَبْرِ ابْنِهِ إِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عليهِ حَصْبَاءَ. رَواهُ الشَّافِعِيُّ.

٥/١٤٧٤ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْلَمَ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ بِصَخْرَةٍ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

اس میں یہ وضاحت بھی ہے کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن جراح صندوقی اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بغلی قبر کھودا کرتے تھے۔

(۱۴۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا بغلی قبر ہمارے لیے ہے اور صندوقی ہمارے علاوہ دوسروں کے لیے۔ امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے۔ اور ہم اس کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

مردے کو قبر میں کدھر سے اتارا جائے، اتارتے وقت کیا پڑھا جائے الخ

(۱۴۶۷) حضرت ابواسحاق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا حضرت حارث نے وصیت کی تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضرت عبداللہ بن یزید پڑھائیں۔ چنانچہ حضرت عبداللہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبر میں پاؤں کی طرف سے اتارا اور فرمایا یہ سنت ہے۔ سنن سعید میں یہ زیادہ ہے پھر فرمایا پردہ ہٹادو، پردہ عورتوں پر کیا جاتا ہے۔

(۱۴۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مردہ قبر میں رکھا جاتا تو پڑھا کرتے تھے بسم الله وعلیٰ ملة رسولِ الله میں اللہ کے نام سے اور اللہ کے رسول کی ملّت پر اسے قبر میں اتارتا ہوں۔ ایک لفظ میں ہے میں سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسے قبر میں اتارتا ہوں۔

(۱۴۶۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازے کی نماز پڑھائی پھر قبر کے پاس آ کر اس پر سر کی طرف سے تین لپ مٹی ڈالی۔

''قبر، کوہانِ شُتر کی طرح بنانا'' وغیرہ متعلقہ مسائل، قبر پر لکھنا، اور اس پر عمارت بنانا ممنوع ہے

(۱۴۷۰) حضرت سفیان التمّار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کوہان کی طرح ابھری ہوئی دیکھی تھی۔

(۱۴۷۱) حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی وہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں دکھا دیجیے۔ چنانچہ آپ نے تین قبریں دکھائیں جو نہ تو بہت اونچی تھیں اور نہ زمین کے برابر تھیں۔ اور ان پر سرخ میدان کی چھوٹی چھوٹی کنکریاں بچھی ہوئی تھیں۔

(۱۴۷۲) حضرت ابوالہیاج الاسدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس کام پر بھیجتا ہوں جس پر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا کہ کسی بت کو مٹائے بغیر نہ چھوڑو اور کسی اونچی قبر کو برابر کیے بغیر نہ چھوڑو۔

(۱۴۷۳) حضرت جعفر بن محمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر سنگریزے بچھائے۔

(۱۴۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر پر پہچان کے لیے ایک پتھر نصب کیا۔

٦/١٤٧٥ ـ وَعَنْ جابِرٍ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسَائيُّ وأَبُو دَاودَ والتِّرمذِيُّ وصَححه وَلَفْظُهُ: نَهَى أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُورُ، وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْها، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْها، وَأَنْ تُوطَأَ. وفِي لَفْظِ النَّسَائيِّ. نَهَى أَنْ يُبْنَى عَلَى الْقَبْرِ أَو يُزَادَ عَلَيْهِ أَو يُجَصَّصَ أَو يُكْتَبَ عَلَيْهِ.

٤ ـ باب مَنْ يُسْتَحَبُّ أَنْ يَدْفُنَ المرأةَ

١/١٤٧٦ ـ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: شَهِدتُ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تُدْفَنُ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنا قَالَ فَانْزِلْ فِي قَبْرِها فَنَزَلَ فِي قَبْرِها. رَواهُ أَحْمَدُ والْبُخارِيُّ، ولأَحْمَدَ عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رُقَيَّةَ لَمَّا ماتَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لا يَدْخُلُ الْقَبْرَ رَجُلٌ قَارَفَ اللَّيْلَةَ أَهلَهُ فَلَمْ يَدْخُلْ عُثْمانُ بنُ عَفّانَ الْقَبْرَ.

٥ ـ باب آدابِ الجلوسِ فِي المقْبَرَةِ والمَشْي فِيها

١/١٤٧٧ ـ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: خَرَجْنا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنازَةِ رَجل مِنَ الأَنْصارِ فَانْتَهَيْنا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمْ يُلْحَدْ بَعْدُ فَجَلَسَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ مُسْتَقبِلَ الْقِبْلَةِ وَجَلَسْنا مَعَهُ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٢/١٤٧٨ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: لأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِيَابَهُ، فَتَخلُصَ إِلَى جِلْدِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ. رَواهُ الْجَماعَةُ إِلاّ الْبُخارِيَّ والتِّرمِذِيَّ.

٣/١٤٧٩ ـ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: رَآنِي رسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَّكِئاً عَلَى قَبْرٍ فَقَالَ: لا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ أَو لا تُؤْذِهِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٤/١٤٨٠ ـ وَعَنْ بَشِيرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلاً يَمْشِي فِي نَعْلَيْنِ بَيْنَ الْقُبورِ فَقَالَ يا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ أَلْقِهِما. رَواهُ الْخَمْسَةُ إِلاّ التِّرمِذيَّ.

٦ ـ باب الدَّفْنِ لَيْلاً

١/١٤٨١ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ماتَ إِنْسَانٌ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُهُ فَماتَ بِاللَّيْلِ فَدَفَنُوهُ لَيْلاً، فَلَمّا أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ، فَقَالَ ما مَنَعَكُمْ أَنْ تُعْلِمُونِي؟ قَالُوا: كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهنا وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ، فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ. رَواهُ الْبُخَارِيُّ وابْنُ ماجَه، قَالَ الْبُخَارِيُّ: وَدُفِنَ أَبُو بَكْرٍ لَيْلاً.

(۱۴۷۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پختہ بنانے، اس پر بیٹھنے اور اس پر عمارت بنانے سے منع فرمایا۔ ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پختہ قبر بنانے، اس پر لکھنے، اس پر عمارت بنانے اور اس پر چلنے سے منع فرمایا ہے۔ نسائی کے الفاظ اس طرح ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے سے، اسے بڑھانے سے (مٹی زیادہ چڑھانے سے) اسے پختہ کرنے سے اور اس پر لکھنے سے منع فرمایا۔

کس کس کا عورت کو قبر میں اتارنا مستحب ہے

(۱۴۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی دفن کی جارہی تھی، میں موجود تھا۔ آپ قبر میں تھے۔ میں نے دیکھا آپ کی آنکھو سے آنسو جاری تھے۔ فرمایا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے رات ہمبستری نہ کی ہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بولے میں ہوں۔ فرمایا تم ان کی قبر میں اتر جاؤ چنانچہ وہ قبر میں اتر گئے۔ مسند احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا فوت ہوگئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبر میں وہ شخص نہ اترے جو رات کو اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا ہو۔ چنانچہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قبر میں نہیں اترے۔

فائدہ: یہاں حماد نے حضرت رقیہؓ کا نام لیا ہے یہ ان کا وہم ہے۔ دراصل یہ واقعہ حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا ہے۔ (مترجم)

قبرستان میں بیٹھنے کے آداب اور اس میں چلنا پھرنا

(۱۴۷۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازے میں شریک ہوئے جب قبرستان پہنچے تو ابھی بغلی قبر تیار نہیں ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رُو بیٹھ گئے اور آپؐ کے ساتھ ہم بھی بیٹھ گئے۔

(۱۴۷۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا چنگاری پر اس طرح سے بیٹھنا کہ وہ کپڑے جلا کر بدن تک پہنچ جائے قبر پر بیٹھنے سے اچھا ہے۔

(۱۴۷۹) حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر سے ٹیک لگائے ہوئے دیکھا تو فرمایا اس صاحب قبر کو تکلیف نہ دو۔

(۱۴۸۰) حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جوتوں سمیت قبرستان میں دیکھ کر فرمایا اے سبتی جوتے والے جوتے اتار دے۔

رات میں دفن کرنا

(۱۴۸۱) علامہ شعبی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص رات میں فوت ہوگیا جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے اسے رات ہی میں دفن کر دیا اور صبح آپؐ کو خبر کی۔ فرمایا مجھے رات ہی کو خبر دینے میں کیا رکاوٹ تھی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی۔ ہم نے اندھیرے کی وجہ سے آپؐ کو تکلیف دینی اچھی نہیں سمجھی۔ اس پر آپؐ نے قبر پر جا کر نماز جنازہ پڑھی۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی رات کو دفن کیے گئے تھے۔

٢/١٤٨٢ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ما عَلِمْنا بِدَفْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى سَمِعْنا صَوتَ المَسَاحِي مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ لَيْلَةَ الأَرْبَعاءِ. قَالَ محمَّدُ بنُ إِسْحَق: والْمَسَاحِي المَرُورُ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٣/١٤٨٣ ـ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: رَأى نَاسٌ ناراً فِي المَقْبَرَةِ فَأَتَوها فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْقَبْرِ يَقُولُ: نَاوِلُونِي صَاحِبَكُمْ وَإِذَا هُوَ الَّذِي كَانَ يَرْفَعُ صَوتَهُ بالذِّكْرِ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ.

٧ ـ بَابُ الدُّعَاءِ للميِّتِ بَعدَ دَفْنِهِ

١/١٤٨٤ ـ عَنْ عُثْمانَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ المَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لأَخِيْكُمْ وَسَلُوا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَإِنَّهُ الآنَ يُسأَلُ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٢/١٤٨٥ ـ وَعَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ وَضَمْرَةَ بْنِ حَبِيْبٍ وَحَكِيْمِ بنِ عمَيْرٍ قَالُوا: إِذَا سُوِّيَ عَلَى المَيِّتِ قَبْرُهُ وانصَرَفَ النَّاسُ عَنْهُ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يُقالَ لِلْمَيِّتِ عِنْدَ قَبْرِهِ يَا فُلانُ قُلْ لا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ، يَا فُلانُ قُلْ رَبِّيَ اللَّهُ، وَدِيْنِيَ الإِسْلامُ وَنَبِيِّي محمَّدٌ ﷺ ثُمَّ يَنْصَرِفُ، رَواهُ سَعِيْدٌ فِي «سُنَنِهِ».

٨ ـ بَابُ النَّهيِ عَنِ اتِّخَاذِ المساجِدِ والسُّرُجِ فِي المَقْبَرَةِ

١/١٤٨٦ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/١٤٨٧ ـ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ زَائِرَاتِ القُبُورِ والْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْها المَسَاجِدَ والسُّرُجَ. رَواهُ الْخَمْسَةُ إِلاَّ ابْنَ ماجَه.

٩ ـ بابُ وصولِ ثوابِ القُرَبِ المُهدَاةِ إِلىٰ المَوتَىٰ

١/١٤٨٨ ـ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَنْحَرَ مِائَةَ بَدَنَةٍ وَأَنَّ هِشَامَ بْنَ العَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهُ خَمْسِيْنَ وَأَنَّ عَمْراً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: أَمَّا أَبُوكَ فَلَو أَقَرَّ بالتَّوحِيْدِ فَصُمْتَ وَتَصَدَّقْتَ عَنْهُ نَفَعَهُ ذٰلِكَ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٢/١٤٨٩ ـ وَعَنْ أَبِي هرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلْنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أَبِي ماتَ وَلَمْ يُوصِ أَفَيَنْفَعُهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِم والنَّسَائِيُّ وابْنُ ماجَه.

٣/١٤٩٠ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ للنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسها وَأَرَاها لَو تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَها أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْها؟ قَالَ: نَعَمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۴۸۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن کیے جانے کا علم اس وقت ہوا جب بدھ کی پچھلی رات میں پھاوڑوں کی آوازیں سنی تھیں۔

(۱۴۸۳) حضرت جابرؓ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا لوگوں نے رات کو قبرستان میں آگ دیکھی۔ جب وہ وہاں پہنچے تو رسول اللہؐ کو قبر میں دیکھا۔ آپؐ فرما رہے تھے مجھے اپنے ساتھی کو پکڑاؤ اور یہ وہی تھا جو بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا۔

دفن کے بعد میت کے لیے دعاء

(۱۴۸۴) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میّت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو اس کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے اپنے بھائی کے لیے بخشش و ثابت قدمی کی دعا مانگو کیونکہ اب اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔

(۱۴۸۵) حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت ضمرۃ بن حبیب رضی اللہ عنہ اور حضرت حکیم بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جب قبر بنادی جاتی اور لوگ وہاں سے واپس چلے جاتے تو قبر کے پاس یہ کہنا مستحب سمجھتے تھے کہ اے فلاں کہو لا الہ الا اللہ، أشهد ان لا اله الا الله، لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله، لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اے فلاں کہوں میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پھر کہنے والا واپس ہو جائے۔ (کسی صحیح مرفوع حدیث سے یہ رواج ثبوت کو نہیں پہنچتا جیسا کہ نیل الاوطار سے معلوم ہوتا ہے ع، ح)

قبرستان میں مسجدیں بنانا اور چراغ جلانا منع ہے

(۱۴۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو غارت کرے انہوں نے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں (عبادت گاہیں) بنالیا۔

(۱۴۸۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرستان جانے والیوں پر اور ان میں مسجدیں بنانے والوں پر اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

عبادتوں کا مُردوں کو ثواب ملنے کا حکم

(۱۴۸۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عاص بن وائل نے جاہلیت میں سو اونٹوں کی قربانی کی نذر مانی تھی۔ ہشام بن عاص نے تو اپنے حصے کے پچاس اونٹ ذبح کر دیے تھے اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپؐ نے فرمایا اگر تمہارا باپ موحد ہوتا اور تم اس کی طرف سے روزے رکھتے اور خیرات کرتے تو اسے ثواب مل جاتا۔

(۱۴۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے والد فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے کچھ وصیت نہیں کی۔ اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔

(۱۴۹۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں۔ میرے خیال میں اگر وہ بات کرتیں تو خیرات کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے خیرات کردوں تو کیا انہیں ثواب ملے گا؟ فرمایا ہاں۔

٤/١٤٩١ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أُمِّي تُوفِّيَتْ أَيَنْفَعُها إِنْ تَصَدَّقْت عَنها؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ لِي مِخْرَفاً، فَأَنا أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْت بِهِ عَنْها. رَواهُ الْبُخارِيُّ والتِّرْمِذِيُّ وأَبُو دَاوُدَ والنَّسائِيُّ.

٥/١٤٩٢ ـ وَعَنِ الْحَسنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ ماتَتْ فَقَالَ يَا رسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي ماتَتْ فَأَتَصَدَّقُ عَنها؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ سَقْيُ الماءِ. الْحَسَنُ: فَتِلْكَ سِقَايَةُ آلِ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسائِيُّ.

١٠ ـ بابُ تعزيةِ الْمُصابِ وثوابِ صَبْرِهِ وأَمْرِهِ بِهِ وَما يقولُ لِذٰلِكَ

١/١٤٩٣ ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ محمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ما مِنْ مُؤمِنٍ يُعَزِّي أَخاهُ بِمُصِيبَةٍ إِلاَّ كَساهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ حُلَلِ الكَرَامَةِ يومَ الْقِيامَةِ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

٢/١٤٩٤ ـ وَعَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَزَّى مُصَاباً فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ. رَواهُ ابْنُ ماجَه والتِّرْمِذِيُّ.

٣/١٤٩٥ ـ وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ما مِنْ مُسْلِمٍ وَلا مُسْلِمَةٍ يُصَابُ بِمُصِيبَةٍ فَيَذْكُرُها وَإِنْ قَدِمَ عَهدُها فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجاعاً إِلاَّ جَدَّدَ اللّٰهُ تَبارَكَ وَتَعالَى لَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَأَعْطاهُ مِثْلَ أَجْرِها يومَ أُصِيبَ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه.

٤/١٤٩٦ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّما الصَّبْرُ عِنْدَ الصدمَةِ الأُولَى. رَواهُ الْجَماعَةُ.

٥/١٤٩٧ ـ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَجاءَتِ التَّعْزِيَةُ سَمِعُوا قَائِلاً يَقُولُ: إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفاً مِنْ كُلِّ هالِكٍ، وَدَرَكاً مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وَإِيَّاهُ فارْجُوا فَإِنَّ الْمُصابَ مَنْ حُرِمَ الثَّوابَ. رَواهُ الشَّافِعِيُّ.

٦/١٤٩٨ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ما مِنْ عَبْدٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فيقولُ: إِنَّا لِلّٰهِ وإِنَّا إِليهِ رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْراً مِنْها إِلا أَجَرَهُ اللّٰهُ فِي مُصِيبَتِهِ وَأَخْلَفَ لَهُ خَيْراً مِنْها، قَالَتْ فَلمَّا تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَتْ مَنْ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ صَاحِبِ رسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ ثُمَّ عَزَمَ اللّٰهُ لِي فَقُلْتُها اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْراً مِنها قَالَتْ فَتَزَوَّجْت رسولَ اللّٰهِ ﷺ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ وابْنُ ماجَه.

(۱۴۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری والدہ فوت ہوگئیں ہیں اگر میں ان کی طرف سے خیرات کردوں تو کیا انہیں فائدہ پہنچے گا فرمایا ہاں۔ اس نے کہا میرا ایک باغ ہے، آپ گواہ رہیں کہ اسے میں نے ان کی طرف سے خیرات کیا۔

(۱۴۹۲) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ فوت ہوگئی ہیں کیا میں ان کی طرف سے خیرات کرسکتا ہوں؟ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا پانی پلانا۔ حضرت حسن کا بیان ہے کہ مدینہ میں آلِ سعد کی وہی پیاؤ ہے۔

مصیبت زدہ کو تسلّی دینا، صبر کا اجر، اس کی ہدایت اور مصیبت کے وقت دعا

(۱۴۹۳) حضرت ابوبکر بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا حق تعالیٰ قیامت کے دن اُس مسلمان کو عزت کا لباس پہنائے گا جو مصیبت کے وقت اپنے بھائی کو تسلی دے۔

(۱۴۹۴) حضرت عبداللہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے مصیبت زدہ کو تسلی دی اسے صبر کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔

(۱۴۹۵) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی مسلمان مرد یا عورت کو کوئی پرانی مصیبت یاد آجائے اور وہ انا للہ پڑھے تو اللہ پاک اسے اتنا ہی اجر دے گا جتنا اس روز ملا تھا جب مصیبت کے وقت اِنا للہ پڑھا تھا۔

(۱۴۹۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہ ہے جو صدمے کی ابتدا میں کیا جائے۔

(۱۴۹۷) حضرت جعفر بن محمد نے اپنے باپ، انہوں نے اپنے دادے سے روایت کی کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور تسلی دینے کا وقت آیا تو لوگوں نے یہ غیبی آواز سنی۔ یاد رکھو ہر مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ سے صبر کی توفیق ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر جانے والی چیز کا بدل اور ہر گم ہونے والی چیز کا پالینا اللہ ہی کی طرف سے ہے پس اللہ ہی پر بھروسہ رکھو اور اسی سے امیدیں رکھو۔ یاد رکھو (اصل) مصیبت زدہ وہ ہے جو ثواب سے محروم رہے۔

(۱۴۹۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی مصیبت کے وقت انا للہ و انا الیہ راجعون اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف لی خیراً منھا۔ پڑھ لے یعنی "ہم اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ مجھے اس مصیبت میں ثواب دے اور اس کا نعم البدل عطا فرما" تو حق تعالیٰ یقیناً اسے اس کی مصیبت کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اسے نعم البدل دیتا ہے۔ جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے دل میں سوچا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کون بہتر ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اس دعا کا یقین پیدا فرمادیا اور میں نے انا للہ الخ (صبر و سکون سے) پڑھی اور یہ دعا بھی مانگی۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور ان سے بہتر بدل عنایت فرما پھر میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکاح ہوگیا۔

١١ ـ بَابُ صُنْعِ الطَّعَامِ لأَهلِ الميِّتِ وَكَرَاهِيَتِهِ مِنْهُمْ للنَّاسِ

١/١٤٩٩ ـ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: لَما جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ حِيْنَ قُتِلَ قَالَ النَّبي ﷺ: اَصْنَعُوا لآلِ جَعْفَرٍ طَعَاماً فَقَدْ أَتَاهُمْ ما يَشْغَلُهُمْ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسَائِيُّ.

٢/١٥٠٠ ـ وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الاجْتِماعَ إلى أَهلِ المَيِّتِ وَصَنْعَةَ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهِ مِنَ النِّيَاحَةِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٣/١٥٠١ ـ وعَنْ أَنسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لا عَقْرَ فِي الإِسْلام. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: كَانُوا يَعْقِرُونَ عِنْدَ الْقَبْرِ بقَرَةً أَو شَاةً فِي الجَاهِلِيَّةِ.

١٢ ـ بَابُ ما جَاءَ فِي البكاءِ عَلَى الميّتِ وبيانِ المَكْرُوهِ مِنْهُ

١/١٥٠٢ ـ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أُصِيبَ أَبِي يومَ أُحُدٍ فَجَعَلْت أَبْكِي فَجَعَلُوا يَنْهَونِي ورسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا يَنهانِي فَجعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَة تَبْكِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَبْكِيْنَ أو لا تَبْكِيْنَ ما زَالَتِ المَلائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِها حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/١٥٠٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ماتَتْ زَيْنَبُ بِنت رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَتْ النِّسَاءُ فَجَعَلَ عمَرُ يَضرِبُهُنَّ بِسَوطِهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ، وَقَالَ مَهلاً يَا عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ إِيَّاكُنَّ وَنَعِيقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ مَهما كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَالْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَة وَما كَانَ مِنَ الْيَدِ واللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٣/١٥٠٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اشْتَكَىٰ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَىٰ لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوفٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِي غَشْيَةٍ، فَقَالَ قَدْ قُضِي، فَقَالُوا لا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَبَكَىٰ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْقَومُ بُكَاءَهُ بَكَوا، قَالَ: أَلا تَسْمَعُونَ إِنَّ اللّٰهَ لا يُعَذِّبُ بِدَمعِ الْعَيْنِ وَلا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَو يَرْحَمُ.

٤/١٥٠٥ ـ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلَتْ إليهِ إِحْدَىٰ بَنَاتِهِ تَدْعُوهُ وَتُخْبِرُهُ أَنَّ صَبِيًا لَها فِي الْمَوتِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ارْجِعْ إِلَيْها فَأَخْبِرْها إِنَّ لِلّٰهِ ما أَخَذَ وَلَهُ ما أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمَّى فَمُرْها فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَعَادَ الرَّسُولُ، فَقَالَ إِنَّها أَقْسَمَتْ لَتَأْتِيَنَّها قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَامَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ قَالَ فَانطَلَقْت مَعَهُمْ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ كَأَنَّها فِي شَنَّةٍ فَفَاضت عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ ما هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰذِهِ رَحْمَة جَعَلَها اللّٰهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّما يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَماءَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما.

اہلِ میت کے لیے کھانا تیار کرنا اور دوسروں کے لیے اس کے کھانے کی کراہت

(۱۴۹۹) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کے پاس (پریشان کن) خبر آئی ہے۔ اور وہ اس میں مشغول ہیں۔

(۱۵۰۰) حضرت جریر بن عبداللہ بجلی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم میت دفن کرنے کے بعد اہل میت کے گھر جمع ہونا اور کھانا کھانا نوحہ میں شمار کیا کرتے تھے۔

(۱۵۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اسلام میں ذبح کرنا نہیں ہے۔ (یعنی درج ذیل طریقے سے جانور ذبح کرنا جائز نہیں)۔ امام عبدالرزاق نے فرمایا لوگ جاہلیت میں قبر کے پاس گائے یا بکری ذبح کیا کرتے تھے۔

فقہ الحدیث: جاہلیت میں سخی کی قبر کے پاس اونٹ ذبح کیا جاتا تھا تاکہ جس طرح وہ زندگی میں لوگوں کو کھلاتا پلاتا تھا اس کی موت کے بعد بھی درندے اور پرندے کھائیں پئیں۔ بعض کا عقیدہ تھا کہ اگر میّت کی سواری اس کی قبر میں ذبح کر دی جائے تو وہ قیامت کے دن اس پر سوار ہوگا ورنہ بیچارہ پیدل رہ جائے گا (خطابی)

میت پر رونا مگر نوحہ کرنے کی مذمت

(۱۵۰۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا اُحد کے دن میرے والد شہید ہو گئے۔ میں رونے لگا لوگ مجھے رونے سے منع کرنے لگے حالانکہ رسول اللہ ﷺ مجھے نہیں روک رہے تھے پھر میری پھوپھی جان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رونے لگیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا روؤ یا نہ روؤ ان پر فرشتے پروں سے برابر سایہ کیے ہوئے تھے یہاں تک کہ تم نے ان کو اٹھا لیا۔

(۱۵۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا۔ عورتیں رونے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہیں کوڑے سے مارنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: عمرؓ! ٹھہر جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: عورتو! شیطانی چیخوں سے بچو۔ پھر فرمایا رونا اگر آنکھوں اور دل سے ہو تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر ہاتھ اور زبان سے ہو تو شیطان کی طرف سے ہے۔

(۱۵۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے رسول اللہ ﷺ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، اور حضرت ابن مسعودؓ کے ساتھ ان کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے۔ آپؐ نے انہیں بے ہوش پایا۔ فرمایا کیا فوت ہو گئے ہیں؟ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ابھی تو نہیں۔ آپؐ رونے لگے جب لوگوں نے آپ کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ فرمایا سنو! اللہ آنکھوں کے آنسوؤں پر اور دلی رنج پر عذاب نہیں کرتا لیکن اس (زبان) کی وجہ سے عذاب کرتا ہے (آپؐ نے زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) یا رحم کرتا ہے۔

(۱۵۰۵) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ کی ایک بیٹی نے آپ ﷺ کے پاس آدمی بھیج کر آپؐ کو بلوایا اور خبر دی کہ آپ ﷺ کا نواسہ سکرات میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے کہہ دو کہ اللہ نے جو کچھ لیا اسی کا تھا اور جو کچھ دیا ہے وہ بھی اسی کا ہے۔ اس کے ہاں ہر چیز کی ایک مقررہ مدت ہے ان سے کہو صبر سے اجر حاصل کریں۔ آدمی نے پھر آ کر کہا کہ انہوں نے آپ ﷺ کو قسم دلائی ہے کہ آپؐ ضرور تشریف لائیں۔ آخر آپ ﷺ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل کے ساتھ تشریف لے گئے۔ میں بھی آپؐ کے ساتھ چلا گیا۔ آپ ﷺ کے پاس بچہ لایا گیا اس کی سانس کی آواز خشک مشکیزے کی طرح آ رہی تھی۔ آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ کیا بات ہے؟ فرمایا یہ رحمت ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں ودیعت فرمایا ہے۔ اللہ اپنے انہیں بندوں پر رحم فرماتا ہے جو رحم والے ہوتے ہیں۔

٥/١٥٠٦ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ لَمَّا ماتَ حَضَرَهُ رَسُولُ اللّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ، قَالَتْ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إنِّي لأَعْرِفُ بُكَاءَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ بُكَاءِ عُمَرَ، وَأَنا فِي حُجْرَتِي. رَواهُ أَحْمَدُ.

٦/١٥٠٧ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مِنْ أُحُدٍ سَمِعَ نِسَاءً مِنْ عَبْدِ الأَشْهَلِ يَبْكِينَ عَلَى هَلْكَاهُنَّ، فَقَالَ: لٰكِنْ حَمْزَةُ لا بَوَاكِيَ لَهُ، فَجِئْنَ نِسَاءُ الأَنْصَارِ فَبَكَيْنَ عَلَى حَمْزَةَ عِنْدَهُ، فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ فَقَالَ ويْحَهُنَّ أَيْتُنَّ هاهُنا يَبْكِينَ حَتَّى الآنَ؟ مُرُوهُنَّ فَلْيَرْجِعْنَ وَلا يَبْكِينَ عَلَى هالِكٍ بَعْدَ الْيوم. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه.

٧/١٥٠٨ ـ وَعَنْ جابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ جاءَ يَعُودُ عَبْدَ اللّهِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَهُ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ بِهِ فَلَمْ يُجِبْهُ فَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ غُلِبْنا عَلَيْكَ يَا أَبا الرَّبِيعِ، فَصَاحَ النِّسْوَةُ وَبَكَيْنَ فَجَعَلَ ابنُ عَتِيكٍ يُسَكِّتُهُنَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: دَعْهُنَّ فَإذَا وَجَبَ فَلا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ. قَالُوا: وَما الْوُجُوبُ يَا رَسُولَ اللّهِ؟ قَالَ: الْمَوتُ. رَواهُ أَبُو دَاودَ والنَّسَائيُّ.

١٣ ـ بَابُ النهي عَنِ النياحة والندب وخمش الوجوه ونشر الشعر ونحوه والرخصة في يسير الكلام من صفة الميت

١/١٥٠٩ ـ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الخُدُودَ وَشَقَّ الجُيُوبَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ.

٢/١٥١٠ ـ وَعَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: وَجِعَ أَبُو مُوسَىٰ وَجَعاً فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهلِهِ فَصَاحَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْها شَيْئاً فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنا بَرِيٌّ مِمَّنْ بَرِىءَ مِنْهُ رَسُولُ اللّهِ ﷺ فَإنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ بَرِىءَ مِنَ الصَّالِقَةِ والْحَالِقَةِ والشَّاقَّةِ.

٣/١٥١١ ـ وَعَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ: إنَّهُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِما نِيحَ عَلَيْهِ.

٤/١٥١٢ ـ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ. وفِي رِوايَةٍ: بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهلِهِ عَلَيْهِ.

٥/١٥١٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهلِهِ عَلَيْهِ.

٦/١٥١٤ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إنَّما قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ إنَّ اللّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَاباً بِبُكَاءِ أَهلِهِ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَىٰ هَذِهِ الأَحَادِيثِ. ولأَحْمَدَ ومُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِما نِيحَ عَلَيْهِ.

٧/١٥١٥ ـ وَعَنْ أَبِي مالِكٍ الأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِنْ أَمْرِ

(۱۵۰۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس پہنچے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اپنے حجرے میں سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے رونے کو پہچان رہی تھی۔

(۱۵۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد سے تشریف لائے تو آپؐ نے سنا بنوعبدالاشہل کی عورتیں اپنے شہداء پر رو رہی ہیں۔ فرمایا حمزہ رضی اللہ عنہ پر کوئی رونے والا ہی نہیں۔ یہ سن کر انصار یہ عورتیں آپؐ کے پاس آ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے لگیں۔ آپؐ نے جاگ کر فرمایا افسوس یہ اب تک رو رہی ہیں انہیں واپس بھیج دو اور تاکید کر دو کہ آج کے بعد کسی میت پر نہ روئیں۔

(۱۵۰۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بن عتیک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بیمار پرسی کے لیے تشریف لے گئے وہ بے ہوش تھے۔ آپؐ نے انہیں زور سے آواز دی مگر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپؐ نے اناللہ پڑھ کر فرمایا اے ابوالربیع! تم ہم پر غالب آ گئے۔ پھر عورتوں نے چیخنا شروع کر دیا۔ ابن عتیک انہیں خاموش کرنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو (ہاں) جب واجب ہو جائے تو خبردار کوئی رونے والی نہ رونے پائے۔ لوگوں نے پوچھا واجب ہونے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا موت۔

ماتم کرنا، منہ نوچنا، بال اکھاڑنا وغیرہ حرام ہیں۔ میّت کی معمولی بات بیان کرنے کی رخصت

(۱۵۰۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے طمانچے مارے، گریبان پھاڑا اور جاہلیت کے طریقے سے واویلا کر کے رویا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

(۱۵۱۰) حضرت ابوبُردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ایسے بیمار ہو گئے کہ وہ بے ہوش ہو گئے۔ اس وقت ان کا سر ان کی کسی اہلیہ کی گود میں تھا۔ آپ کے اہل میں سے ایک عورت چیخنے لگی۔ آپ کو طاقت نہ تھی کہ منع کرتے۔ ہوش آنے پر آپ نے فرمایا میں اس سے بیزار ہوں جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزار تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چیخنے والی، بال اکھاڑنے والی اور گریبان پھاڑنے والی سے بیزار تھے۔

(۱۵۱۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے جس پر نوحہ کیا جائے گا اس پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے عذاب ہوگا۔ (یعنی جب کہ وہ ایسی باتوں کو ناپسند نہیں کرتا ہے)۔

(۱۵۱۲) حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا مُردے پر زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ ایک روایت میں ہے مردے پر اس کے کسی گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۱۵۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ مردے کو اس پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

(۱۵۱۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کافر پر اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب بڑھا دیتا ہے۔ احمد اور مسلم میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میت پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے قبر میں عذاب ہوتا ہے۔

(۱۵۱۵) حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں جاہلیت کے چار کام

الْجَاهِلِيَّةِ لا يَتْرُكُونَهُنَّ، الْفَخْرُ بالأَحْسَابِ، والطَّعْنُ فِي الأَنْسَابِ، والاسْتِسْقَاءِ بِالنُّجومِ، والنِّيَاحَةُ، وَقَالَ: النَّائِحَةُ إذا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوتِها تُقَامُ يَومَ الْقِيامَةِ وَعَلَيها سِرْبالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

٨/١٥١٦ ـ وَعَنْ أَبِي مُوسَىٰ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: المَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الحَيِّ إِذَا قَالَتِ النَّائِحَةُ وَاعَضُدَاهُ وَاناصِرَاهُ وَاكَاسِبَاهُ، جُبِذَ المَيِّت وَقِيْلَ لَهُ أَنْتَ عَضُدُها أَنْتَ ناصِرُها أَنْتَ كَاسِبُها. رَواهُ أَحْمَدُ. وفِي لَفْظٍ: ما مِنْ مَيِّتٍ يَمُوت فَيَقُومُ بَاكِيهِ فَيَقُولُ: وَاجَبَلاهُ وَاسَنَدَاهُ أَو نَحوَ ذٰلِكَ إلاَّ وُكِلَ بِهِ مَلَكَانِ يُلْهِزَانِهِ أَهٰكَذَا كُنْتَ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ.

٩/١٥١٧ ـ وَعَنِ النُّعمانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ: أُغْمِيَ عَلَى عَبْدِ اللّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عمرَةُ تَبْكِي: وَاجَبَلاهُ وَاكَذَا وَاكَذَا تُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ حِيْنَ أَفَاقَ: ما قُلْتِ شَيْئاً، إلاَّ قِيْلَ لِي أَنْتَ كَذٰلِكَ، فَلَمَّا ماتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ. رَواهُ البُخَارِيُّ.

١٠/١٥١٨ ـ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ الْكَرْبُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاكَرْبَ أَبَتَاهُ، فَقَالَ: لَيْسَ عَلَى أَبِيْكِ كَرْبٌ بَعْدَ الْيَوم، فَلَمَّا ماتَ قَالَتْ: يَا أَبَتَاهُ أَجَابَ رَبًّا دَعَاهُ، يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوسِ مأوَاهُ، يَا أَبَتَاهُ إِلَى جِبْرِيْلَ نَنْعَاهُ، فَلَمَّا دُفِنَ قَالَتْ فَاطِمَةُ أَطَابَت أَنْفُسكُمْ أَنْ تَحثُوا عَلَى رَسُولِ اللّهِ ﷺ التُّرَابَ. رَواهُ البُخارِيُّ.

١١/١٥١٩ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَىٰ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ وَفَاتِهِ فَوَضَعَ فَمَه بَيْنَ عيْنَيْهِ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى صُدْغَيْهِ وَقَالَ: وَانَبِيَّاهُ وَاخَلِيلاهُ وَاصَفِيَّاهُ. رَواهُ أَحْمَدُ.

١٤ ـ بابُ الكف عَن ذِكْرِ مساوىء الأموات

١/١٥٢٠ ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: لا تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوا إِلَى ما قَدَّمُوا. رَواهُ أَحْمَدُ والْبُخَارِيُّ والنَّسَائيُّ.

٢/١٥٢١ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لا تَسُبُّوا أَمْوَاتَنا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنا. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسائيُّ.

١٥ ـ بابُ استحبابِ زِيارَةِ الْقُبورِ للرِّجالِ دونَ النِّساءِ وَما يُقالُ عِنْدَ دُخُولِها

١/١٥٢٢ ـ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ قَدْ كُنت نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزورُوها فَإِنَّها تُذَكِّرُ الآخِرَةَ، رَواهُ التِّرمذِيُّ وصحَّحَهُ.

٢/١٥٢٣ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهِ فَبَكَىٰ وَأَبْكَىٰ مَنْ حَولَهُ

موجود ہیں جنہیں وہ چھوڑتے نہیں۔ خاندانی شرافت پر فخر کرنا، نسب میں طعن کرنا، تاروں (انواء) سے بارش طلب کرنا اور نوحہ کرنا۔ فرمایا اگر نوحہ کرنے والی نے موت سے پہلے توبہ نہ کی تو اسے قیامت کے دن کھڑا کر کے گندھک کا پائجامہ اور کھجلی کا کرتا پہنایا جائے گا۔

(۱۵۱۶) حضرت ابوموسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مردوں پر زندوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے جب نوحہ کرنے والی کہتی ہے "ہائے میرے بازو، ہائے میرے مددگار، اور ہائے میرے کمانے والے" تو میّت کو گھسیٹ کر کہا جاتا ہے کیا تو اس کا بازو تھا، اس کا مددگار تھا اور اس کا کمانے والا تھا؟ یہ الفاظ بھی ہے جب کسی میت پر رونے والی کھڑی ہو کر کہتی ہے: "ہائے میرے پہاڑ، ہائے میری پناہ گا! وغیرہ" تو دو فرشتے یقیناً اس پر تعینات کیے جاتے ہیں۔ جو اس کو لات مار کر پوچھتے ہیں کیا تو اسی طرح تھا۔

(۱۵۱۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حضرت عبداللہ بن رواحہ بے ہوش ہو گئے۔ ان کی بہن حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا رو کر کہنے لگیں ہائے میرے پہاڑ، ہائے فلاں ہائے فلاں، ان کی خوبیاں بیان کرنے لگیں۔ جب ان کو ہوش آیا تو فرمایا جو کچھ تم نے کہا اسی کے بارے میں مجھ سے پوچھا گیا۔ کیا تم اسی طرح ہو۔ پھر ان کی موت پر حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا نہیں روئیں۔

(۱۵۱۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سخت بیمار ہو گئے تو آپؐ پر بے قراری چھا گئی، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں ہائے میرے ابا جان کی تکلیف۔ فرمایا آج کے بعد پھر کبھی تمہارے باپ کو تکلیف نہ ہوگی۔ پھر جب آپؐ فوت ہو گئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں۔ اے ابا جان آپؐ نے رب کی دعوت قبول فرمالی اے ابا جان آپ کا ٹھکانہ جنت الفردوس میں ہو گیا۔ اے ابا جان اب ہم حضرت جبرئیل کو آپ ﷺ کی موت کی خبر دیں گے۔ پھر دفن کیے جانے کے بعد فرمایا لوگو! تمہارے دلوں نے کیسے گوارا کر لیا تھا کہ تم رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو۔

(۱۵۱۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے پاس آپ کی وفات کے بعد آئے۔ اپنا منہ آپ ﷺ کی آنکھوں کے درمیان اور ہاتھ آپ ﷺ کی کنپٹیوں پر رکھ کر بولے ہائے میرے نبی ﷺ! ہائے میرے مخلص دوست! ہائے میرے برگزیدہ! (مرشد)

فوت شدہ لوگوں کی برائی بیان کرنے کی ممانعت

(۱۵۲۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی برائی بیان نہ کرو کیونکہ وہ اپنے عملوں تک پہنچ گئے۔

(۱۵۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمارے مردوں کی برائی بیان کر کے ہمارے زندوں کو ایذا نہ پہنچاؤ۔

قبرستان مردوں کو جانا مستحب ہے عورتوں کو نہیں، قبرستان میں داخل ہونے کی دعائیں

(۱۵۲۲) حضرت بریدہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں قبرستان جانے سے منع کر دیا تھا اب (حضرت) محمد ﷺ کو ان کی ماں کی قبر کی زیارت کی اجازت مل گئی ہے تم قبروں کی زیارت کرو کیونکہ وہ آخرت یاد دلاتی ہیں۔

(۱۵۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اور رونے لگے اور اپنے پاس والوں کو بھی رُلایا

فَقَالَ: استأْذَنت رَبّي أنْ أَستغفِرَ لَها فَلَمْ يُؤذَنْ لِي واسْتأْذَنْتُهُ فِي أنْ أزُورَ قَبْرَها فَأَذِنَ لِي فَزُورُوا القُبورَ فإنَّها تُذَكِّرُ الموتَ. رَواهُ الجَماعَةُ.

٣/١٥٢٤ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَ زَوّاراتِ القُبورِ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه والتِّرْمِذِيُّ وصححَهُ.

٤/١٥٢٥ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَقْبَلَتْ ذَاتَ يَومٍ مِنَ المَقابِرِ فَقُلْتُ لَها يَا أُمَّ المُؤْمِنِينَ مِنْ أَيْنَ أَقْبَلْتِ؟ قَالَتْ: مِنْ قَبْرِ أَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَقُلْتُ لَها أَلَيْسَ كَانَ نَهَىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ زِيارَةِ القُبُورِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ كَانَ نَهَىٰ عَنْ زِيارَةِ القُبُورِ، ثُمَّ أَمَرَ بِزِيارَتِها. رَواهُ الأَثْرَمُ فِي «سُنَنِهِ».

٥/١٥٢٦ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى المَقْبَرَةَ فَقالَ: السَّلامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَومٍ مُؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لاحِقُونَ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائِيُّ، ولأَحْمَدَ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ مِثْلُهُ وَزادَ: اللَّهُمَّ لا تَحْرِمنا أَجْرَهُمْ وَلا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ.

٦/١٥٢٧ ـ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوا إِلَى المَقابِرِ أَنْ يَقُولَ قَائِلُهُمْ: السَّلامُ عَلَيْكُمْ أَهلَ الدِّيارِ مِنَ المُؤْمِنِينَ والمُسْلِمِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لاحِقُونَ نَسْأَلُ اللَّهَ لَنا ولَكُمُ العَافِيَةَ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ وابْنُ ماجَه.

١٦ ـ بَابُ ما جاءَ فِي المَيِّتِ يُنْقَلُ أو يُنْبَشُ لِغَرَضٍ صحيحٍ

١/١٥٢٨ ـ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَما دُفِنَ فَأَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، وفِي رِوايَةٍ: أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ ما أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللَّهُ أَعْلَمُ وَكَانَ كَسَا عَبّاساً قَمِيصاً، قَالَ سُفْيانُ فَيَرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَلْبَسَ عَبْدَ اللَّهِ قَمِيصَهُ مُكَافَأَةً بِما صَنَعَ. رَواهُما البُخارِيُّ.

٢/١٥٢٩ ـ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلَىٰ أُحُدٍ أَنْ يُرَدُّوا إِلَىٰ مَصارِعِهِمْ وَكَانُوا نُقِلُوا إِلَى المَدِينَةِ. رَواهُ الخَمْسَةُ وصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

٣/١٥٣٠ ـ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ، فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ، فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ. رَواهُ البُخارِيُّ والنَّسائِيُّ. ولمالك في «الموطأ» أنه سمع غير واحد يقول: إن سعد بن أبي وقاص وسعيد بن زيد ماتا بالعقيق فحُمِلا إلى المدينة ودُفِنا بها. ولسعيد في سننه عن شريح بن عبيد الحضرمي أن رجالاً قَبروا صاحباً لهم لم يغسّلوه ولم يجدوا له كفناً، ثم لقوا معاذ بن جبل فأخبروه، فأمَرهم أن يُخرجوه فأخرجوه من قبره ثم غُسّل وكفّن وحُنّط ثم صُلّيَ عليه.

پھر فرمایا میں نے اپنے رب سے ان کی مغفرت کی اجازت مانگی تھی مگر اجازت نہیں ملی پھر میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اجازت دے دی۔ تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ موت یاد دلاتی ہیں۔

(۱۵۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

(۱۵۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے ایک دن حضرت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قبرستان سے تشریف لائیں میں نے پوچھا اے ام المومنین رضی اللہ عنہا! آپ کہاں سے تشریف لا رہی ہیں؟ فرمایا اپنے بھائی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کی قبر کے پاس سے۔ میں نے عرض کی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت سے منع نہیں فرمایا؟ فرمایا ہاں پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا پھر زیارت کا حکم دے دیا تھا۔

(۱۵۲۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان میں تشریف لے گئے اور یہ دعا پڑھی السلام علیکم دار قوم الخ یعنی اے مومن قوم کے گھر! تم پر سلامتی ہو۔ اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ آ ملنے والے ہیں۔" احمد کی حضرت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا والی حدیث اس کے مثل ہے اور اتنا زیادہ ہے کہ اے اللہ ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھ اور ہمیں ان کے بعد فتنے میں نہ ڈال۔

(۱۵۲۷) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو قبرستان جانے کی یہ دعا سکھایا کرتے تھے: "اے مومنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی ضرور ہی تمہارے پاس آنے والے ہیں۔ ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لیے عافیت مانگتے ہیں۔"

کسی صحیح غرض سے میت کو قبر سے نکالنا یا منتقل کرنا

(۱۵۲۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے دفن کیے جانے کے بعد اس کی قبر پر تشریف لائے۔ آپؐ نے اسے نکال کر اپنا لعابِ دہن اس پر تھتکارا اور اسے اپنا کرتا پہنایا۔ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی (کی قبر) کے پاس تشریف لائے جب کہ وہ اپنے گڑھے میں اتار دیا گیا تھا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ اس کو نکالا جائے پھر اسے گھٹنوں پر رکھ کر اس پر اپنا لعاب دہن تھتکارا اور اسے اپنا کرتا پہنایا (یوں تو) اللہ خوب جانتا ہے غالباً چونکہ) اس نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو کرتا پہنایا تھا امام سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا لوگوں کا خیال ہے کہ آپؐ نے عبداللہ کو اپنا کرتا اس کے احسان کے بدلے کے طور پر پہنایا تھا۔

(۱۵۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء احد کے بارے میں حکم فرمایا کہ انہیں ان کی قتل گاہوں میں لوٹا دو۔ وہ مدینے منتقل کر دیے گئے تھے۔

(۱۵۳۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد کے پاس ایک شخص کو دفن کر دیا گیا تھا میرے دل نے گوارا نہیں کیا (کہ والد کو اس کے پاس چھوڑوں) آخر کار میں نے انہیں نکال کر ایک علیحدہ قبر میں دفن کر دیا۔ مؤطا میں امام مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے۔ انہوں نے لوگوں سے سنا کہتے تھے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور حضرت سعید بن زید مقام عتیق میں فوت ہو گئے تھے انہیں وہاں سے لا کر مدینہ میں دفن کیا گیا۔ سنن سعید میں ہے کہ حضرت شریح بن عبید حضرمی سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے اپنے ایک ساتھی کو غسل دیے بغیر دفن کر دیا تھا انہیں اس کے لیے کفن بھی نہ مل سکا تھا۔ یہ لوگ حضرت معاذ بن جبل سے ملے اور ان کی خدمت میں صورت واقعہ بیان کی۔ انہوں نے فرمایا کہ اسے نکال لو آخر انہوں نے اسے قبر سے نکالا پھر غسل دے کر کفن پہنایا اور خوشبو لگا کر نماز جنازہ پڑھی (اور دفن کیا گیا)۔

٤ ـ كتاب الزكاة

١ ـ بَابُ الحثّ عَلَيْها والتشديدِ فِي مَنْعِها

١٥٣١/١ ـ عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذاً إِلَى الْيَمَنِ قَالَ: إِنَّكَ تَأْتِي قَوماً مِنْ أَهلِ الْكِتَابِ، فادْعهُمْ إلى شَهادَةِ أَنْ لا إِلٰهَ إلاَّ اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ، فأعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَومٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ، فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ المَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَها وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ. رَواهُ الْجَماعَةُ.

وقد احتجّ به على وجوب صرف الزكاة في بلدها، واشتراط إسلام الفقير، وأنها تجب في مال الطفل الغني عملاً بعمومه، كما تصرف فيه مع الفقر.

١٥٣٢/٢ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ما مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لا يُؤَدِّي زَكَاتَهُ إلاَّ أُحْمِيَ عَلَيْهِ فِي نارِ جَهَنَّمَ فَيُجْعَلُ صَفَائِحَ فَتُكْوَىٰ بِها جَنْبَاهُ وَجَبْهَتُهُ حَتَّى يَحْكُمَ اللَّه بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَومٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ يُرَىٰ سَبِيلُهُ، إِمَّا إلى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إلى النَّارِ، وَما مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لا يُؤَدِّي زَكَاتَها، إلاَّ بُطِحَ لَها بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَوفَرِ ما كَانَتْ تَسْتَنُّ عَلَيْهِ، كُلَّما مَضَىٰ عَلَيْهِ أُخْرَاها، رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولاها حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَومٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، ثُمَّ يُرَىٰ سَبِيلُهُ، إِمَّا إلى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إلى النارِ، وَما مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لا يُؤَدِّي زَكَاتَها إلاَّ بُطِحَ لَها بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كَأَوفَرِ ما كَانَتْ فَتَطَؤُهُ بِأَظْلافِها، وَتَنْطِحهُ بِقُرُونِها، لَيْسَ فِيها عَقْصَاءُ وَلا جَلْحَاءُ، كُلَّما مَضَىٰ عَلَيْهِ أُخْرَاها، رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولاها، حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَ عِبَادِهِ فِي يَومٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعدُّونَ، ثُمَّ يُرَىٰ سَبِيلُهُ، إِمَّا إلى الْجَنَّةِ، وَإِمَّا إلى النَّارِ، قَالُوا فالْخَيْلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيها، أَو قَالَ: الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيها الْخَيْرُ إلَى يَومِ الْقِيَامَةِ، الخَيْلُ ثَلاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَلِرَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّتِي هِيَ

کتاب الزکوٰۃ

زکوٰۃ کی ترغیب اور زکوٰۃ نہ دینے کی سزا

(۱۵۳۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو انہیں توحید و رسالت کی دعوت دو اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر دن رات میں پنجگانہ نماز فرض کی ہے اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ فرض کیا ہے جو تمہارے مال داروں سے لیا جائے گا اور تمہارے محتاجوں کو دیا جائے گا۔ اگر وہ تمہاری یہ بات بھی مان لیں تو خبردار ان کے نفیس مال نہ لینا اور مظلوم کی بددعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ اس کی بددعا کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہے۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے زکوٰۃ کو اپنے ہی علاقے پر صرف کرنے کے وجوب پر استدلال کیا گیا ہے نیز...... یہ کہ جس محتاج کو زکوٰۃ دی جائے اس کا مسلمان ہونا شرط ہے اور زکوٰۃ مالدار نابالغ لڑکے کے مال میں بھی فرض ہے جس طرح کہ اس کے نابالغ محتاج بچے پر خرچ کی جا سکتی ہے۔

(۱۵۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی خزانے (چاندی سونے یا روپے پیسے) والا اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو وہ خزانہ یقیناً جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور اس کے پترے بنا کر ان سے اس کے پہلو اور پیشانی پر داغ دیے جاتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان پچاس ہزار سال والے دن میں فیصلہ فرمائے پھر وہ جنت یا جہنم کی طرف اپنا راستہ دیکھے گا۔ اگر کوئی اونٹوں والا اونٹوں کی زکوٰۃ نہیں دیتا تو یقیناً ان اونٹوں کے لیے ایک وسیع چٹیل میدان تیار کیا جائے گا۔ جہاں وہ سب موجود ہوں گے اور اس کو روندتے ہوئے گزریں گے جب پچھلا اونٹ اس پر سے گزرے گا تو اتنے میں پہلا اونٹ اس پر لوٹا دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان پچاس ہزار سال والے دن میں فیصلہ فرمائے پھر وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھے گا اور اگر کوئی بکری والا بکریوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو ان بکریوں کے واسطے ایک وسیع میدان تیار کیا جائے گا جہاں اس کی سب بکریاں موجود ہوں گی اور وہ سب اپنے کھروں سے اسے کچلیں گی اور اپنے سینگوں سے اسے ماریں گی۔ ان میں سے کوئی بکری مڑے ہوئے سینگ کی یا بے سینگ کی نہ ہوگی اور جب اس پر پچھلی گزرے گی تو پہلی اس پر پہنچ جائے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان پچاس ہزار سال والے دن میں فیصلہ فرمائے گا پھر وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! گھوڑوں کا کیا حکم ہے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں بھلائی ہے یا فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک بھلائی لکھی ہوئی ہے گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک باعثِ ثواب، ایک باعثِ پردہ پوشی اور ایک باعثِ عذاب۔

لَهُ أَجرٌ، فالرَّجلُ يَتَّخِذُها فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَيُعِدُّها لَهُ فَلا تُغَيِّبُ شَيْئاً فِي بِطُونِها إلاَّ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجراً، وَلَو رَعَاها فِي مَرْجٍ فَما أَكَلَتْ مِنْ شَيْءٍ إلاَّ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِها أَجراً وَلَو سَقَاها مِنْ نَهرٍ كَانَ لَهُ بِكُلِّ قَطرةٍ تُغَيِّبُها فِي بُطونِها أَجرٌ حَتَّى ذَكَرَ الأَجرَ فِي أَبوَالِها وَأَروَاثِها وَلَو اسْتَنَّتْ شَرفاً أَو شَرَفَيْنِ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ خَطوَةٍ تَخطُوها أَجرٌ، وَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ سِترٌ فالرَّجُلُ يتَّخِذُها تَكَرُّماً وتَجمُّلاً وَلا يَنْسَى حَقَّ ظُهُورِها وَبطُونِها فِي عُسْرِها وَيُسْرِها وَأَمَّا الَّتِي هِيَ عَلَيْهِ وِزرٌ، فالَّذِي يتَّخذها أَشراً وَبطَراً وَبَذَخاً ورِياءَ النَّاسِ، فَذَلِكَ الَّذِي هِيَ عَلَيْهِ وِزرٌ. قَالُوا فالحُمُرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ ما أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ فِيها شيئاً إلاَّ هٰذِهِ الآيَةَ الْجَامِعَةَ الْفَاذَّةَ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝﴾ [الزلزلة: ٧، ٨] رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

وفيه دليل أن تارك الزكاة لا يُقطع له بالنار، وآخره دليل في إثبات العموم.

٣/١٥٣٣ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ] لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ أَبو بَكرٍ، وَكَفَرَ مَنْ كَفرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أُمِرتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لا إِلٰهَ إلاَّ اللهُ، فَمَنْ قالها فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مالَهُ ونَفْسَهُ إلاَّ بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ: وَاللَّهِ لأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلاةِ والزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمالِ، وَاللَّهِ لَو مَنَعُونِي عَناقاً كَانُوا يُؤَدُّونَها إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِها، قَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ ما هُوَ إلاَّ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الحَقُّ. رَواهُ الْجَماعَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه لَكِنْ فِي لَفْظِ مُسْلِم والتِّرْمِذِيِّ وَأَبِي دَاوُدَ لَو مَنَعُونِي عِقَالاً كَانُوا يُؤَدُّونَهُ، بَدَلَ الْعَنَاقِ.

٤/١٥٣٤ ـ وَعَنْ بَهزِ بنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُونٍ لا تُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِها مَنْ أَعْطَاها مُؤْتَجِراً فَلَهُ أَجْرُها، وَمَنْ مَنَعَها فَإِنَّا آخِذُوها، وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَماتِ رَبِّنا تَبَارَكَ وَتَعَالَى لا يَحِلُّ لآلِ محمَّدٍ مِنْها شَيءٌ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسَائيُّ وأَبُو دَاود وقالَ: وشَطْرَ مالِهِ، وَهُوَ حُجَّةٌ فِي أَخْذِها مِنَ الْمُمْتَنِعِ وَوُقُوعِها مَوقِعِها.

٢ ـ باب صَدَقَةِ المواشِي

١/١٥٣٥ ـ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكرٍ كَتَبَ لَهُمْ: إنَّ هٰذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ على المسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِها وَرَسُولُهُ فَمَنْ سُئِلَها مِنَ الْمُسْلِمِينَ على وَجْهِها فَلْيُعْطِها، وَمَنْ سُئِلَ فَوقَ ذٰلِكَ فَلا يُعْطِهِ فِيما دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الإِبِلِ،

باعثِ ثواب وہ گھوڑا ہے جو اللہ کے لیے پالا جاتا ہے اور اس کی رضا کے لیے تیار کیا جاتا ہے ان کے پیٹ میں جو کچھ بھی جاتا ہے اللہ اس کے بدلے پالنے والے کے لیے ثواب لکھتا ہے اگر گھوڑے والا اس کو کسی چراگاہ میں چرائے اور گھوڑا جو کچھ کھائے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لیے ثواب لکھتا ہے اور اگر اس نے انہیں کسی نہر سے پانی پلایا تو اس کے لیے ہر قطرے کے بدلے جو اس کے پیٹ میں جاتا ہے ثواب ہے یہاں تک کہ آپ ؐ نے ان کے پیشابوں اور لیدوں میں بھی ثواب بیان کیا اور اگر گھوڑا اقدم دو قدم چلتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم کے بدلے جسے وہ اٹھاتا ہے اس کے لیے ثواب لکھ لیتا ہے اور باعث پردہ پوشی وہ گھوڑا ہے جو عزت اور خوب صورتی کے لیے پالا جاتا ہے اور مالک اس کی تنگی وفراخی میں اس کی پشتوں اور پیٹوں کے حق کو نہیں بھولتا، اور باعثِ عذاب وہ گھوڑا ہے جو اترانے، سرکشی اور ریاکاری کے لیے پالا جاتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! اور گدھوں کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اللہ پاک نے ان کے بارے میں یہ جامع اور بے نظیر آیت فمن یعمل مثقال ذرۃ الخ اتاری ہے یعنی ''جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ بھر برائی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا۔''

فقہ الحدیث: اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تارکِ زکوٰۃ قطعی دوزخی نہیں اور حدیث کے آخر میں عموم کے اثبات کی دلیل ہے۔

(۱۵۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے اور آپ ﷺ کی جگہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہو گئے تو عرب والوں میں جسے مرتد ہونا تھا وہ مرتد ہو گیا (آخر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کا ارادہ کیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ ان سے کیسے جنگ کر سکتے ہیں جب کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمادیا کہ مجھے لوگوں سے جنگ کا حکم ہے یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں۔ جو کوئی کلمہ توحید پڑھ لے اس نے مجھ سے اپنا جان و مال بچالیا مگر اس کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم میں اس سے جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم اگر لوگ مجھے اونٹ کا وہ بچہ بھی نہ دیں گے جسے وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو اس کے روکنے پر میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ جنگ کے لیے کھول دیا تھا پھر مجھے بھی انہیں کی بات صحیح معلوم ہوئی۔ لیکن مسلم، ترمذی اور ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ اگر وہ ایک رسی بھی جو وہ نبی اکرم ﷺ کو دیا کرتے تھے روک لیں گے۔ عناق کی جگہ عقال کا لفظ ہے۔

(۱۵۳۴) حکیم کے والد سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے چرنے والے اونٹوں میں ہر چالیس میں دو سالہ اونٹ کی بچی ہے۔ اونٹ حساب سے علیحدہ نہ کیے جائیں اگر کسی نے ثواب کی نیت سے اسے ادا کر دیا تو اسے ثواب ملے گا اور جس نے خوشی سے نہیں دیا تو ہم اس سے جبراً لے لیں گے اور بعض اونٹ مزید بھی۔ یہ اللہ کے فرائض میں سے ایک فرض ہے اور محمد ﷺ کے گھر والوں کے لیے اس میں سے کچھ بھی حلال نہیں۔ ابوداؤد میں آدھا مال آیا ہے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ زکوٰۃ نہ دینے والے سے وقت پر جبر یہ زکوٰۃ وصول کر لی جائے گی۔

جانوروں کی زکوٰۃ

(۱۵۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو لکھا کہ یہ زکوٰۃ کے فرائض ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض فرمائے ہیں اور جن کا اللہ نے اور اس کے رسول ﷺ نے حکم فرمایا ہے پھر اگر کسی مسلمان سے از روئے اصول زکوٰۃ مانگی جائے تو اسے زکوٰۃ ادا کر دینی چاہیے اور اگر زیادہ مانگی جائے تو (زیادہ) نہ دی جائے۔ پچیس اونٹوں سے کم میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری ہے۔

وَالْغَنَمُ في كُلِّ خَمْسِ ذَودٍ شاةٌ، فإذَا بَلَغَتْ خمساً وَعِشْرِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ إلى خَمْسٍ وَثلاثِينَ، فإنْ لَمْ تَكُنْ ابْنَةُ مَخاضٍ فابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فإذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثلاثِينَ فَفيها ابْنَةُ لَبُونٍ إلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ، فإذَا بَلَغتْ سِتًّا وَأَرْبَعِين فَفِيها حِقَّةٌ طرُوقَةُ الفَحْلِ إلى سِتِّينَ، فإذَا بَلَغتْ واحِدَةً وَسِتِّينَ فَفِيها جَذَعَةٌ إلى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ، فإذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِين فَفِيها بِنْتَا لَبُونٍ إلى تِسْعِينَ، فإذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَتِسْعِينَ فَفيها حِقَّتانِ طَرُوقَتا الْفَحْلِ إلى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فإذَا زَادَتْ على عشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنت لَبُونٍ، وفي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، فَإذَا تَبَايَنَ أَسْنانُ الإِبلِ في فَرَائِضِ الصَّدقَاتِ، فَمَنْ بلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الجَذَعَةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فإنَّها تُقْبَلُ منهُ وَيَجْعَلُ مَعها شاتَيْنِ إنِ اسْتَيْسَرَتَا لهُ أو عِشْرِينَ دِرْهَماً، وَمَنْ بَلَغتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْستْ عِنْدَهُ إلاَّ جَذَعَةٌ فإنَّها تُقبلُ منهُ وَيُعْطِيهِ المُصَدِّقُ عشْرِينَ دِرْهَماً أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فإنَّها تُقبَلُ منهُ وَيَجعَلُ معها شَاتَيْنِ إنِ اسْتَيْسَرَتَا لهُ أو عِشْرِينَ دِرْهَماً، وَمَنْ بلَغتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إلاَّ حِقَّةٌ فإنَّها تُقبلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيهِ المُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهماً أَو شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ وَلَيْستْ عِنْدَه ابْنَةُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مُخاضٍ فإنَّها تُقبلُ منهُ وَيَجْعَلُ مَعَها شاتَيْنِ إنِ اسْتَيْسَرَتَا لهُ أو عِشْرِينَ دِرْهَماً، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صدَقَةُ ابْنَةِ مَخاضٍ، وَلَيْس عِنْده إلاَّ ابْنُ لَبُونٍ ذَكرٌ فإنَّهُ يُقبلُ مِنْهُ وَلَيْسَ معهُ شَيْءٌ، وَمَنْ لَمْ يَكُن معَهُ إلاَّ أَرْبَعٌ مِنَ الإِبِلِ، فَلَيْسَ فِيها شَيْءٌ إلاَّ أنْ يَشاءَ رَبُّها. وفي صدقة الغَنَم في سائِمَتها إذا كانت أربعين من الإبل فليس فيها شيء إلا أن يشاء ربها.

وفي صدقة الغنم في سائمتها إذا كانت أربعين ففيها شاة إلى عشرين ومائة، فإذا زادت ففيها شاتان إلى مائتين، فإذا زادت واحدة ففيها ثلاث شياه إلى ثلاثمائة، فإذا زادت ففي كل مائة شاة. ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عَوَارٍ ولا تَيسٌ إلا أن يشاء المُصَدِّقُ، ولا يجمع بين مُفتَرِق، ولا يُفرق بين مجتمع خشية الصدقة، وما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية. وإذا كانت سائمة الرَّجُل ناقصة من أربعين شاة شاة واحدة فليس فيها شيء إلا أن يشاء ربها. وفي الرِّقَةِ رُبْعُ العُشْرِ، فإذا لم يكن المال إلا تسعين ومائة فليس فيها شيء إلا أن يشاء ربها». رواه أحمد والنسائي وأبو داود والبخاري وقطعه في عشرة مواضع. ورواه الدارقطني كذلك، وله فيه في رواية في صدقة الإبل: «فإذا بلغت إحدى وعشرين ومائة ففي كل أربعين بنت لَبُونٍ، وفي كل خمسين حِقَّةٌ». قال الدارقطني: هذا إسناد صحيح ورواته كلهم ثقات.

پچیس سے پینتیس تک ایک یکسالہ اونٹنی ہے۔ اگر یکسالہ اونٹنی نہ ہوتو دو سالہ نر (دے دیا جائے) چھتیس سے پینتالیس تک دو سالہ اونٹنی ہے۔ چھیالیس سے ساٹھ تک تین سالہ اونٹنی ہے۔ اکسٹھ سے پچھتر تک چار سالہ اونٹنی ہے چھہتر سے نوے تک دو سالہ دو اونٹنیاں ہیں۔ اکانوے سے ایک سو بیس تک تین سالہ دو اونٹنیاں ہیں۔ ایک سو بیس سے آگے تک ہر چالیس پر ایک دو سالہ اونٹنی اور ہر پچاس پر ایک سہ سالہ اونٹنی ہے۔ اگر زکوٰۃ میں اونٹوں کی عمریں مختلف ہوں یعنی کسی پر چہار سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس چہار سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ سہ سالہ اونٹنی ہوتو اس سے وہ قبول کر لی جائے گی اور مزید دو بکریاں لے لی جائیں گی، اگر اسے سہولت ہو ورنہ بیس درہم قبول کر لیے جائیں گے اور اگر کسی پر سہ سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ چہار سالہ ہوتو چہار سالہ اونٹنی اس سے لے لی جائے گی اور وصول کنندہ اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا اور اگر کسی پر سہ سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ دو سالہ اونٹنی ہوتو اس سے قبول کر لی جائے گی مزید دو بکریاں یا بیس درہم لیے جائیں گے۔ اگر کسی پر دو سالہ اونٹنی فرض ہو اور اس کے پاس سہ سالہ ہوتو اس سے قبول کر لی جائے گی اور وصول کنندہ اسے بیس درہم یا دو بکریاں واپس دے گا۔ اگر کسی پر دو سالہ اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ یکسالہ ہوتو وہ اس سے لے لی جائے گی اور مزید دو بکریاں یا بیس درہم لیے جائیں گے اور اگر کسی پر یکسالہ اونٹنی کی زکوٰۃ ہو اور اس کے پاس یکسالہ اونٹ ہوتو اس سے وہ قبول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ کچھ نہیں دیا جائے گا اور اگر کسی کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر کچھ زکوٰۃ نہیں ہاں اگر مالک رضا کارانہ طور پر دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور چرنے والی بکریوں میں چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے اور ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں ہیں۔ دو سو ایک سے تین سو تک تین بکریاں ہیں۔ تین سو سے اوپر ہر سو پر ایک بکری ہے۔ زکوٰۃ میں بوڑھی یا عیب دار بکری نہ لی جائے گی اور نہ بکرا لیا جائے گا ہاں اگر وصول کنندہ چاہے تو لے سکتا ہے۔ نہ زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق جانوروں کو ملایا جا سکتا ہے اور نہ ملے ہوؤں کو جدا کیا جا سکتا ہے اور دو حصے داروں کے جانوروں میں دونوں پر برابر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ اگر بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہوتو ان پر زکوٰۃ نہیں ہاں اگر مالک چاہے (تو دے سکتا ہے) (یہ حدیث بخاری میں دس جگہ مختصر آئی ہے)۔ دارقطنی کی ایک روایت میں ہے اگر ایک سو اکیس اونٹ ہو جائیں تو ہر چالیس پر دو سالہ اونٹنی اور ہر پچاس پر سہ سالہ اونٹنی ہے۔ دارقطنی فرماتے ہیں یہ سند صحیح ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

فقہ الحدیث: بنت مخاض: جو اونٹنی پورے ایک سال کی ہو کر دوسرے سال میں لگ جائے۔ بنت لبون: جو دو سال کی ہو کر تیسرے سال میں لگ جائے۔ حقہ: جو تین سال کی ہو کر چوتھے سال میں لگ جائے۔ جذعۃ: جو چار سال کی ہو کر پانچویں سال میں لگ جائے۔ (مترجم)

٢/١٥٣٦ ـ وَعَنِ الزُّهريِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قالَ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ قَدْ كَتَبَ الصَّدَقَةَ وَلَمْ يُخرِجها إلَى عُمَّالِهِ حتَّى تُوُفِّيَ، قالَ: فأَخْرَجَها أَبُو بَكرٍ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمِلَ بِها حَتَّى تُوُفِّيَ، ثم أَخْرَجَها عُمَرُ مِنْ بَعْدِهِ فعملَ بها، قالَ: فَلَقَدْ هَلَكَ عُمَرُ يومَ هَلَكَ، وَإنَّ ذٰلِكَ لَمَقْرُونٌ بِوَصِيَّتِهِ، قالَ: فكانَ فِيها في الإِبِلِ في خَمْسٍ شَاةٌ حتَّى تَنْتَهِي إلَى أَرْبعٍ وعِشْرينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إلى خَمْسٍ وَعِشْرِينَ ففيها بِنْت مخاضٍ إلى خَمْسٍ وَثَلاثِينَ، فإنْ لَمْ تَكُنْ بِنتُ مَخَاضٍ فابْنُ لَبُونٍ، فإذَا زَادَتْ على خَمْسٍ وَثَلاثِينَ فَفِيها بِنتُ لَبُونٍ إلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فإذَا زَادَتْ واحِدَةٌ فَفِيها حِقةٌ إلى سِتِّينَ، فإذَا زادَتْ ففيها جَذَعَةٌ إلى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ، فإذَا زَادَتْ فَفيها ابنتَا لَبُونٍ إلى تِسعينَ، فَإذَا زَادَتْ فَفِيها حِقَّتانِ إلى عِشْرِينَ وَمِائةٍ، فإذَا كَثُرَتِ الإبِلُ فَفِي كُلِّ خَمْسينَ حِقَّةٌ وفي كُلِّ أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ، وفي الْغَنَمِ مِنْ أَرْبَعِينَ شاةً شَاةٌ إلى عِشْرِينَ وَمِائةٍ، فإذَا زَادَتْ شاةٌ فَفِيها شَاتَانِ إلَى مائتَيْنِ فإذَا زَادَتْ فَفِيها ثلاثُ شِيَاهٍ إلى ثَلاثِمائة، فإذَا زَادَتْ بَعْدُ فلَيْسَ فِيها شَيْءٌ حتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَمِائةٍ، فإذَا كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِي كُلِّ مِائةٍ شَاةٌ، وكَذٰلِكَ لا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، وَلا يُجْمعُ بيْنَ مُفْتَرِقٍ مَخافَةَ الصَّدَقَةِ وَما كانَ مِنْ خَلِيطينِ، فَهُما يَتَرَاجَعانِ بالسَّوِيَّةِ لَا يُؤخَذُ هَرِمَةٌ وَلا ذَات عَيْبٍ مِنَ الْغَنَمِ. رَواهُ أحمدُ وأبو دَاوُدَ والتِّرْمِذيّ وقالَ حَدِيثٌ حَسَنٌ. وفي هٰذَا الخَبَرِ مِنْ رِوَايَةِ الزُّهريّ عَنْ سَالِمٍ مُرْسَلاً: فإذَا كانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائةً فَفيها ثلاثُ بَناتِ لَبُونٍ حتَّى تَبْلُغَ تِسعاً وعِشْرينَ وَمائة، فإذَا كانَتْ ثلاثِينَ وَمِائةً فَفيها بِنْتا لَبُونٍ وحِقةٌ حتى تَبْلُغَ تِسْعاً وَثلاثِينَ وَمِائةً، فإذَا كانَتْ أَرْبَعِينَ وَمائةً فَفِيها حِقَّتانِ وَبِنت لَبُونٍ حتَّى تَبْلُغَ تِسْعاً وَأَرْبَعِينَ وَمِائَة، فإذَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ وَمائةً فَفِيها ثلاثُ حِقاقٍ حتَّى تَبْلُغَ تِسْعاً وخَمْسِينَ وَمِائةً. فَإذَا كَانَتْ سِتِّينَ وَمِائةً فَفِيها أَرْبَعُ بَناتِ لَبُونٍ حتَّى تَبْلُغَ تِسْعاً وسِتِّينَ وَمِائةً، فإذَا كَانتْ سَبْعِينَ وَمِائةً فَفِيها ثلاثُ بَناتِ لَبُونٍ وحِقَّةٌ حتَّى تَبْلُغَ تِسْعاً وَسَبْعِينَ وَمائةٍ، فإذَا بَلَغَتْ ثَمانِينَ وَمائةً فَفِيها حِقَّتانِ وابنتَا لَبُونٍ حتَّى تَبْلُغَ تِسْعاً وثَمانِينَ وَمائةً، فإذَا كانَتْ تِسْعِينَ وَمائةً فَفِيها ثلاثُ حِقاقٍ وابْنَةُ لَبُونٍ حتَّى تَبْلُغَ تِسْعاً وتِسعِينَ وَمِائةً، فإذَا كانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيها أَرْبَعُ حقاقٍ أو خَمْسُ بَناتِ لَبُونٍ أيُّ السِّنَّيْنِ وَجَدتَ أَخَذتَ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٣/١٥٣٧ ـ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّهِ ﷺ إلَى الْيَمَنِ وأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كلِّ ثَلاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعاً أَو تَبِيعةً، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْناراً أو عِدْلَهُ مَعَافِرَ. رَواهُ الْخَمْسَةُ ولَيْسَ لابْنِ ماجه فِيهِ حُكْمُ الْحَالِمِ.

٤/١٥٣٨ ـ وَعَنْ يَحْيَىٰ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ مُعَاذاً قَالَ: بَعَثَنِي رسولُ اللّهِ ﷺ أُصَدِّقُ

(۱۵۳۶) حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی تفصیل لکھوائی تھی، اسے ابھی حکام کے پاس نہیں بھیجا تھا کہ آپ فوت ہوگئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حکام کے پاس بھیج کر اس پر عمل کرایا یہاں تک کہ آپ فوت ہوگئے، پھر عہد فاروقی میں اس پر عمل درآمد رہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس حال میں فوت ہوئے کہ آپ کی وصیت میں یہ حکم شامل تھا اس میں یہ تفصیل تھی کہ اونٹ پر ہر پانچ سے چوبیس تک ہر پانچ میں ایک بکری پچیس سے پینتیس تک یکسالہ اونٹنی ورنہ دو سالہ اونٹ۔ چھتیس سے پینتالیس تک دو سالہ اونٹنی، چھیالیس سے ساٹھ تک سہ سالہ اونٹنی، اکسٹھ سے پچھتر تک چہار سالہ اونٹنی، چھہتر سے نوّے تک دو سالہ دو اونٹنیاں، اکانوے سے ایک سو بیس تک دو سہ سالہ اونٹنیاں ہیں۔ اگر اونٹ اس سے بھی زیادہ ہوں تو ہر پچاس پر سہ سالہ اور ہر چالیس پر دو سالہ اونٹنی واجب ہے۔

بھیڑ بکری میں چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری، ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں، دو سو ایک سے تین سو تک تین بکریاں، اس سے زیادہ پر کچھ نہیں جب تک چار سو نہ ہوں پھر ہر سو پر ایک بکری ہے۔ زکوٰۃ کے ڈر سے اکٹھے جانور جدا نہ کیے جائیں اور علیحدہ جانور اکٹھے نہ کیے جائیں اور اگر جانور دو شریکوں کے ہوں تو وہ دونوں برابر زکوٰۃ دیں گے اور بوڑھی یا عیب دار بکری نہ لی جائے گی۔ اس حدیث میں زہری کی سالم سے مرسل روایت میں ہے کہ جب وہ ایک سو اکیس ہوں تو ان میں تین دو سال کی اونٹنیاں ہیں یہاں تک کہ وہ ایک سو انتیس تک پہنچ جائیں۔ جب ایک سو تیس تک پہنچ جائیں تو ایک سو انتالیس تک ان میں دو سال کی دو اور ایک تین سال کی اونٹنی ہے۔ ایک سو چالیس سے ایک سو انچاس میں دو تین سال کی اور ایک دو سال کی اونٹنی ہے۔ ایک سو پچاس سے ایک سو انسٹھ تک تین، تین سال کی اونٹنیاں ہیں ایک سو ساٹھ سے ایک سو انہتر تک چار دو سال کی اونٹنیاں، ایک سو ستر سے ایک سو اناسی تک تین دو سال کی اور ایک تین سال کی اونٹنی ہے۔ ایک سو اسّی سے ایک سو نواسی تک دو تین سال کی اور دو، دو سال کی اونٹنیاں۔ ایک سو نوے سے ایک سو ننانوے تک تین، تین سال کی اور ایک دو سال کی اونٹنی۔ دو سو پر چار تین سال کی یا پانچ دو سال کی اونٹنیاں جس عمر کی پائی جائیں گی قبول کر لی جائیں گی۔

(۱۵۳۷) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا اور حکم فرمایا کہ ہر تیس گایوں پر ایک بچھڑا یا بچھیا جو پہلے سال میں ہو اور ہر چالیس گایوں پر دو ندی بچھڑی لے لوں اور ہر غیر مسلم (ذمی) بالغ سے ایک دینار یا ایک دینار کی قیمت کا کپڑا لے لوں۔ ابن ماجہ میں مسئلہ بالغ کا ذکر نہیں ہے۔

(۱۵۳۸) حضرت یحییٰ بن حکم سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن والوں

أَهلَ الْيَمنِ فأمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كلِّ ثَلاثِيْنَ تبيعاً، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً فَعَرَضُوا عَلَيَّ أَنْ آخُذَ ما بَيْنَ الأَرْبَعِيْنَ والخمسينَ وَما بَيْنَ السِّتِّيْنَ والسَّبْعِيْنَ وَما بَيْنَ الثَّمانِيْنَ والتِّسْعِيْنَ، فَقَدِمْت فأَخْبَرْت النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ لا آخُذَ فِيما بَيْنَ ذٰلِكَ وَزَعَمَ أَنَّ الأَوْقاصَ لا فَرِيْضَةَ فِيْها. رَواهُ أَحْمَدُ.

٥/١٥٣٩ ـ وَعَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ سِعْرٌ عَنْ مُصَدِّقِي رَسُولِ اللّهِ ﷺ أَنَّهُما قَالا: نَهانا رَسُولُ اللّهِ ﷺ أَنْ نَأْخُذَ شَافِعاً، والشَّافِعُ الَّتِي فِي بَطْنِها وَلَدُها.

٦/١٥٤٠ ـ وَعَنْ سُوَيْدِ بنِ غَفَلَةَ قَالَ: أَتَانا مُصَدِّقُ رَسُولِ اللّهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ فِي عَهدِي أَنْ لا نَأْخُذ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ وَلا نُفَرِّقُ بَيْن مُجْتَمِعٍ، وَلا نَجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ بناقَةٍ كَوماءَ فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَها. رَواهُما أَحْمَدُ وَأَبو دَاوُدَ والنَّسَائِيُّ.

٧/١٥٤١ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الغَاضِرِي مِنْ غَاضِرَةِ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: ثَلاثٌ مَنْ فَعَلَهُنَّ طَعِمَ طَعْمَ الإِيْمانِ مَنْ عَبَدَ اللّهَ وَحْدَهُ وَأَنَّهُ لا إِلَهَ إِلاَّ اللّهُ وَأَعْطَى زَكَاةَ مالِهِ طَيِّبَةً بِها نَفْسُهُ رَافِدَةً عَلَيْهِ كلَّ عَامٍ وَلا يُعْطِي الْهَرِمَةَ وَلا الدَّرِنَةَ وَلا المَرِيْضَةَ وَلا الشَّرَطَ اللَّئِيْمَةَ، وَلَكِنْ مِنْ وَسَطِ أَمْوَالِكُمْ، فَإِنَّ اللّهَ لَمْ يَسْأَلْكُمْ خَيْرَهُ، وَلَمْ يَأْمُرْكُمْ بِشَرِّهِ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ.

٨/١٥٤٢ ـ وَعَنْ أُبَيِّ بنِ كَعْبٍ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّهِ ﷺ مُصَدِّقاً فَمَرَرْت بِرَجُلٍ فَلَمْ أَجِدْ عَلَيْهِ فِي مالِهِ إِلاَّ ابْنَةَ مَخَاضٍ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّها صَدَقَتُهُ، فَقَالَ: ذٰاكَ ما لا لَبَنَ فِيْهِ وَلا ظَهرَ، وَما كُنت لأُقْرِضَ اللّهَ ما لا لَبَنَ فِيْهِ وَلا ظَهرَ، وَلٰكِنْ هٰذِهِ ناقَةٌ سَمِيْنَةٌ فخُذْها. فَقُلْتُ: ما أَنا بِآخِذٍ ما لَمْ أومَرْ بِهِ فَهٰذَا رَسُولُ اللّهِ ﷺ مِنْكَ قَرِيْبٌ فَخَرَجَ مَعِي وَخَرَجَ بالنَّاقَةِ حَتَّى قَدِمْنا عَلَى رَسُولِ اللّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ ذَاكَ الَّذِي عَلَيْكَ، وَإِنْ تَطَوَّعتَ بِخَيْرٍ قَبِلْناهُ مِنْكَ، وَأَجَرَكَ اللّهُ فِيهِ. قَالَ: فَخُذْها، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ بِقَبْضِها وَدَعَا لَهُ بالْبَرَكَةِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٩/١٥٤٣ ـ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّهِ الثَّقفِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: تَعُدُّ عَلَيهِمْ بالسَّخْلَةِ يَحْمِلُها الرَّاعِي وَلا تَأْخُذها وَلا تأخُذِ الأَكولةَ وَلا الرُّبَّى وَلا الْماخِض وَلا فَحْلَ الْغَنَمِ وَتَأْخُذُ الْجَزَعَةَ والثَّنِيَّةَ وَذٰلِكَ عَدْلٌ بَيْنَ غِذَاءِ الْمالِ وَخِيَارِهِ. رَواهُ مالِكٌ فِي «المُوَطَّأ».

٣ ـ بَابُ لا زَكَاةَ فِي الرقيقِ والخيلِ والْحُمُرِ

١/١٥٤٤ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: لَيسَ عَلَى المُسْلِم صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلا فَرَسِهِ. رَواهُ الْجماعَةُ. وَلأَبِي دَاوُدَ: لَيسَ فِي الْخَيْلِ والرَّقِيْقِ زَكاةٌ إِلاَّ زَكَاةَ

سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا اور حکم فرمایا کہ ہر تیس گایوں پر پہلے سال والا اور ہر چالیس گایوں پر دوسرے سال والا بچھڑا لے لوں ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ میں چالیس اور پچاس کے درمیان، ساٹھ اور ستر کے درمیان اور اسی اور نوے کے درمیان بھی زکوٰۃ لوں۔ میں نے مدینہ آ کر رسول اللہ ﷺ کو خبر دی فرمایا کہ درمیان میں کچھ نہ لو آپ کے خیال میں درمیان میں کچھ فرض نہیں۔

فقہ الحدیث: مطلب یہ ہے کہ چالیس گایوں پر ایک ایسا بچھڑا واجب ہے جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو اس حساب سے پچاس گایوں پر ایک سالم بچھڑا اور ایک چوتھائی بچہ واجب ہو مگر رسول اللہ ﷺ نے کسر اڑا دی اور فرمایا کہ کسروں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ (مترجم)

(۱۵۳۹) حضرت سعر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دو وصول کنندگان کا بیان ہے کہ ہمیں آپؐ نے حاملہ جانور لینے سے منع فرمایا۔ شافع کا معنی حاملہ ہے۔

(۱۵۴۰) حضرت سوید بن غفلۃ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کا تحصیلدار آیا۔ میں نے سنا وہ یہ کہہ رہا تھا ہمیں ہدایت ہے کہ دودھ پیتا بچہ نہ لیں، نہ اکٹھے جانوروں کو جدا کریں اور نہ جدا جانوروں کو اکٹھا کریں۔ ان کے پاس ایک شخص بڑی کوہان والی ایک اونٹنی لایا مگر انہوں نے اسے لینے سے انکار کر دیا۔

(۱۵۴۱) عبداللہ بن معاویہ غاضری نے غاضرہ قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین باتوں پر جس نے عمل کیا اس نے ایمان کا لطف اٹھالیا، جس نے ایک اللہ کی عبادت کی اور اقرار کیا کہ اللہ کے سوا کوئی حقدار عبادت نہیں اور خوشی خوشی مال کی زکوٰۃ ادا کی اور اس کے دل نے ہر سال زکوٰۃ ادا کرنے پر امداد کی، زکوٰۃ میں بوڑھا، خارشی، بیمار اور برا جانور نہیں دیا اور درمیانے مال سے زکوٰۃ دی لیکن اللہ تعالیٰ نے تم سے بہترین مال طلب نہیں فرمایا اور نہ بدترین دینے کا حکم فرمایا۔

(۱۵۴۲) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تحصیلدار بنا کر بھیجا۔ میں ایک شخص کے پاس پہنچا اس کے مال میں اس پر ایک سال کی اونٹنی (فرض) تھی میں نے اس سے کہا کہ ایک سالہ اونٹنی واجب ہے اس نے کہا یہ جانور نہ تو دودھ والا ہی ہے اور نہ سواری کے قابل۔ میں اللہ کو ایسا جانور قرض نہیں دیتا جو نہ دودھ دیتا ہو اور نہ سواری ہی کے قابل ہو البتہ یہ فربہ اونٹنی لے لیجیے۔ میں نے کہا مجھے اس کو لینے کا حکم نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ تم سے قریب ہیں (ان سے جا کر پوچھ لو) وہ میرے ساتھ اونٹنی لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو خبر دی فرمایا فرض تو تم پر وہی ہے ہاں اگر تم رضا کارانہ اس سے بہتر دے رہے ہو تو ہم قبول کر لیں گے۔ اور اللہ تمہیں اس کا ثواب دے گا۔ اس نے عرض کی تو پھر آپؐ اسے لے لیجیے۔ آپؐ نے قبول فرمالی اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

(۱۵۴۳) حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے حکم دیا کہ جو بچھڑا چرنے جاتا ہے زکوٰۃ میں اسے بھی شمار کر لو مگر زکوٰۃ میں اسے نہ لو اور نہ موٹی نہ دودھ والی نہ گابھن اور نہ جوان بکرا لو اور ایک سال کا اور دو سال کا جو اچھے اور برے مال کے درمیان ہو۔

غلاموں، گھوڑوں اور گدھوں میں زکوٰۃ نہیں

(۱۵۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان پر اس کے غلام میں اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں۔ ابوداؤد میں ہے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے ہاں غلام میں صدقہ فطر ہے۔

الْفِطْرِ، ولأَحْمَدَ ومُسْلِمٌ: لَيْسَ لِلْعَبْدِ صَدَقَةٌ إلاَّ صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

٢/١٥٤٥ ـ وَعَنْ عُمَرَ وَجَاءَهُ نَاسٌ مِنْ أَهلِ الْشَّامِ فَقَالُوا: إِنَّا قَدْ أَصَبْنا أَمْوَالاً خَيْلاً وَرَقِيقاً نُحِبُّ أَنْ يكونَ لَنا فِيها زَكاةٌ وَطَهُورٌ، قَالَ: ما فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِي فَأَفْعَلَهُ، وَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ محمَّدٍ ﷺ وَفِيهِمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ: هُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ تَكُنْ جِزْيَةً رَاتِبَةً يُؤخَذُونَ بِها مَنْ بَعْدَكَ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٣/١٥٤٦ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَمِيرِ فِيها زَكَاةٌ؟ فَقَالَ ما جاءَنِي فِيها شَيْءٌ إلاَّ هٰذِهِ الآيَةُ الْفَاذَّةُ: ﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُۥ ۝٧ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُۥ ۝٨﴾ [الزلزلة: ٧،٨] رَواهُ أَحْمَدُ، وفِي «الصَّحِيحَين» مَعْناهُ.

٤ ـ بَابُ زَكَاةِ الذَّهَبِ والفِضَّةِ

١/١٥٤٧ ـ عَنْ عَلِيٍّ [عَلَيْهِ السَّلامْ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَدْ عَفَوت لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ والرَّقِيق، فهاتُوا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ عن كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَماً دِرْهَماً وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيءٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْها خَمْسَةُ دَرَاهِمَ. رَواهُ أَحْمَدَ وأبو دَاوُدَ والتِّرْمِذِيُّ، وفِي لَفْظٍ: قَدْ عَفَوت لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ والرَّقِيقِ وَلَيْسَ فِيما دُونَ المِائَتَيْنِ زَكَاةٌ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسَائِيُّ.

٢/١٥٤٨ ـ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَيْسَ فِيما دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، ولَيْسَ فِيما دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيما دُونَ خَمْسَةِ أَوسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ وَهُوَ لأَحْمَدَ والْبُخَارِيِّ مِنْ حديثِ أَبِي سعيدٍ.

٣/١٥٤٩ ـ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا كَانَتْ لَكَ مِائتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْها الْحَولُ فَفِيْها خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيءٌ يَعْنِي فِي الذَّهَبِ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِيناراً، فَإِذَا كَانَتْ لَكَ عِشْرُونَ دِيناراً وَحَالَ عَلَيْها الْحَولُ فَفِيْها نِصْفُ دِينارٍ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٥ ـ بَابُ زكاةِ الزَّرْعِ والثِّمارِ

١/١٥٥٠ ـ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِيما سَقَتِ الأَنْهارُ والْغَيْمُ العُشُورُ وَفِيما سُقِي بالسَّانِيَةِ نِصْفُ العُشُورِ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ والنَّسَائِيُّ وأَبو دَاوُدَ وقَالَ: الأَنْهارُ والْعُيُونُ.

احمد اور مسلم میں ہے کہ غلام میں زکوٰۃ نہیں مگر صدقہ فطر ہے۔

(۱۵۴۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس اہل شام کے کچھ لوگ آئے اور کہا ہمارے پاس اموال ہیں اور گھوڑے اور غلام بھی ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ان کی بھی زکوٰۃ ہوتی تاکہ وہ پاک ہو جائیں۔ فرمایا مجھ سے پہلے میرے دو (بزرگ) ساتھیوں نے ایسا نہیں کیا میں کیسے زکوٰۃ لے لوں؟ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا ہے بشرطیکہ جاری رہنے والا جزیہ نہ بن جائے کہ لوگ اسے آپ کے بعد بھی لینا شروع کر دیں۔

(۱۵۴۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں پوچھا گیا کیا ان میں زکوٰۃ ہے؟ آپ نے فرمایا میرے پاس ان کے بارے میں بجز اس آیت (فمن یعمل مثقال ذرة الآیة) کے اور کچھ نہیں۔ صحیحین میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

سونے چاندی کی زکوٰۃ

(۱۵۴۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ چاندی کی زکوٰۃ ہر چالیس درہم پر ایک درہم ہے۔ ایک سو نوے درہم پر زکوٰۃ نہیں جب دو سو درہم ہوں تو پانچ درہم زکوٰۃ ہے۔ یہ الفاظ بھی ہیں میں نے تمہیں غلاموں اور گھوڑوں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے اور دو سو سے کم درہم پر زکوٰۃ نہیں۔

فقہ الحدیث: ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ پانچ اوقیے کے دو سو درہم ہوئے دو سو درہم چاندی کا نصاب ہے۔ اس سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ اگر چاندی ہو اور ڈھلا ہوا سکہ نہ ہو یا چاندی کا زیور وغیرہ ہو تو مذکورہ بالا اصول پر قیاس کر کے زکوٰۃ دی جائے گی۔ تفصیل یہ ہے۔ درہم برابر ہے تین ماشہ ایک رتی اور اس کا پانچواں حصہ (۳ ماشہ ۱/۵ ۱ رتی) کے۔ دو سو درہم برابر ہیں چھ سو تیس ماشے کے یعنی ساڑھے باون تولہ یعنی ساڑھے دس چھٹانک کے اسی طرح پانچ درہم برابر ہے پندرہ ماشہ ۶ رتی کے یعنی ایک تولہ تین ماشہ چھ رتی کے۔

اگر روپے تولہ تولہ بھر کے ہیں تو چھ سو تیس ماشوں میں ساڑھے باون روپے ہوئے جن پر زکوٰۃ تقریباً ایک روپیہ تیس پیسے ہوگی۔

درہم	زکوٰۃ	چاندی کا وزن (ماشہ)	چاندی کا وزن (تولہ)	وزن چاندی کی زکوٰۃ (رتی)	وزن چاندی کی زکوٰۃ (ماشہ)	وزن چاندی کی زکوٰۃ (تولہ)	سکہ بارہ ماشہ کا	زکوٰۃ
۲۰۰	۵ درہم	۶	۵۲	۶	۳	۱	۸/	۰۴

سیدھا حساب یہ ہے کہ اڑھائی روپے سینکڑے کے حساب سے زکوٰۃ دی جائے۔ سونے کا نصاب بیس مثقال ہے جو نوے ماشے کے یعنی ساڑھے سات تولہ کے برابر ہے اس میں بھی چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے یعنی ساڑھے سات تولہ سونے میں سوا دو ماشہ زکوٰۃ ہے۔ وسق برابر ہے ساٹھ صاع کے اور ایک صاع برابر ہے پانچ رطل اور تہائی رطل (۱/۳-۵) کے اور رطل برابر ہے تقریباً دس چھٹانک کے۔ پس کھجوروں وغیرہ کا نصاب حجازی صاع سے تقریباً بیس من ہوتا ہے اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ (مترجم)

(۱۵۴۸) حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا چاندی میں پانچ اوقیہ (دو سو درہم) سے کم پر زکوٰۃ نہیں، پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ غلّہ میں پانچ وسق (بیس من) سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ احمد اور بخاری میں یہ حدیث حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے۔

(۱۵۴۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب تمہارے پاس دو سو درہم ہوں اور ایک سال گزر جائے تو ان پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے اور سونے میں کچھ نہیں جب تک بیس دینار (۱/۲-۷) نہ ہو۔ اگر تمہارے پاس بیس دینار ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر آدھا دینار زکوٰۃ ہے۔

اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ

(۱۵۵۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا جس کھیتی کو (برساتی) نہریں اور بارش سیراب کرتی ہے اس میں دسواں حصہ ہے اور جو اونٹ وغیرہ سے سیراب کی جاتی ہے اس میں بیسواں حصہ ہے۔ ابو داؤد میں نہروں اور چشموں کا ذکر ہے۔

١٥٥١/ ٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِيما سَقَتِ السَّماءُ والْعُيُونُ أَو كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَفِيما سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ. رَواهُ الْجَماعَةُ إلاَّ مُسْلِماً، لَكِنْ لَفظُ النَّسَائِيِّ وَأَبِي دَاوُدَ وابْنُ ماجَه: بَعْلاً بَدَلَ عَثَرِيًّا.

١٥٥٢/ ٣ ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ فِيما دُونَ خَمْسَةِ أَوسُقٍ صَدَقَةٌ وَلا فِيما دُونَ خمسة أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلا فِيما دُونَ خَمْسِ ذَودٍ صَدَقَةٌ. رَواهُ الْجَماعَةُ، وفِي لَفْظٍ لأَحْمَدَ ومُسْلِمٍ والنَّسَائيِّ: لَيْسَ فِيما دُونَ خَمْسَةِ أوسَاقٍ مِنْ تَمرٍ وَلا حَبٍّ صَدَقَةٌ. وَلِمُسْلِمٍ فِي رِوَايَةٍ: مِنْ ثَمَرٍ بالثَّاءِ ذَاتِ النُّقَطِ الثَّلاثِ.

١٥٥٣/ ٤ ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَيْضاً أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: الوَسَقُ سِتُّونَ صَاعاً. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه، ولأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ: لَيْسَ فِيما دُونَ خَمْسَةِ أوسَاقٍ زَكَاةٌ، والوَسَقُ سِتُّونَ مَخْتُوماً.

١٥٥٤/ ٥ ـ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قالَ: أَرَادَ عَبْدُ اللّهِ بْنُ الْمُغِيرَةِ أنْ يَأْخُذَ مِنْ أَرْضِ مُوسىٰ بْنِ طَلْحةَ مِنَ الْخُضْرَاوَاتِ صَدَقَةً، فقالَ لهُ موسىٰ بْنُ طَلْحَة لَيْسَ لَكَ ذٰلِكَ، إنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ كانَ يَقُولُ: لَيْسَ في ذٰلِكَ صدَقةٌ. رَواهُ الأثرمُ في سُنَنِهِ، وَهوَ مِنْ أَقْوَىٰ الْمَراسِيلِ لاحْتِجَاجِ مَنْ أَرْسَلَهُ بِهِ.

١٥٥٥/ ٦ ـ وَعَنْ عائشةَ قالت: كانَ رسُولُ اللّهِ ﷺ يَبْعَثُ عبدَ اللّهِ بْنِ رَوَاحَةَ فَيخْرُصُ النَّخلَ حِينَ يَطِيبُ قَبْلَ أَنْ يُؤكَلَ مِنْهُ ثمَّ يخيِّرُ يَهُودَ يَأْخُذُونهُ بذلِكَ الخَرْصِ أَو يَدْفَعُونَهُ إِلَيْهِمْ بذلِكَ الْخَرْصِ لِكَيْ يُحْصي الزَّكاةَ قَبْلَ أنْ تُؤكَلَ الثِّمارُ وَتُفرَّقَ. رَواهُ أحمَدُ وأَبُو داوُدَ.

١٥٥٦/ ٧ ـ وعَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يَبْعَثُ على النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُومَهُمْ وَثِمارَهُمْ. رَواهُ الترمِذِيُّ وابْن ماجَه.

١٥٥٧/ ٨ ـ وعَنْهُ أيضاً قالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ أنْ يُخرَصَ العِنَبُ كما يُخرَصُ النَّخلُ فَتُؤخَذُ زَكاتُهُ زَبِيباً كما تُؤخذُ صَدَقَة النَّخْلِ تَمراً. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والتِّرمذيُّ.

١٥٥٨/ ٩ ـ وَعَنْ سَهلِ بْنِ أبي حَثمةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: إذَا خرَصْتمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فإنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فدَعُوا الرُّبُعَ. رَواهُ الْخَمْسَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه.

١٥٥٩/ ١٠ ـ وَعَنِ الزُّهرِيِّ: عَنْ أَبِي أُمامَةَ بْنِ سَهلٍ عَنْ أَبِيهِ قالَ: نَهَىٰ رَسُولُ اللّهِ ﷺ عَنِ الجُعْرُورِ وَلَونِ الحُبيقِ أنْ يُؤخَذَا في الصَّدَقةِ، قالَ الزُّهرِيُّ تَمْرَيْنِ مِنْ تَمرِ المَدِينَةِ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

(۱۵۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جن کھیتوں کو بارش یا چشمے سیراب کریں یا بغیر سیراب کیے پیداوار دیں ان میں دسواں حصہ ہے اور جن کو اونٹ وغیرہ سے سیراب کیا جاتا ہے ان میں بیسواں حصہ ہے۔ نسائی، ابوداؤد اور ابن ماجہ میں عثر یا کی بجائے بعل ہے۔ بعل ہر وہ کھیت یا باغ ہے جسے پانی نہیں دیا جاتا۔ (زمین کی نمی کافی ہو جاتی ہے)

(۱۵۵۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا پانچ وسق (بیس من) سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔ ساڑھے دس چھٹانک سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے۔ احمد، مسلم اور نسائی میں یہ بھی ہے کہ کھجور یا اناج کے پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ مسلم کی ایک روایت میں بجائے تمر کے ثمر ہے۔

(۱۵۵۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ احمد اور ابوداؤد میں ہے کہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

(۱۵۵۴) حضرت عطا بن سائب رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مغیرہ نے حضرت موسیٰ بن طلحہ کی زمین سے سبزیوں میں زکوٰۃ لینی چاہی۔ حضرت موسیٰ نے فرمایا سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان میں زکوٰۃ نہیں۔

فقہ الحدیث: یہ مضبوط تر مرسل روایت ہے کیونکہ جس نے اس کو حضرت سائب سے مرسل کیا ہے اس نے اس کو قابلِ حجت سمجھا ہے۔

(۱۵۵۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب کھجوریں پکنے لگتیں تو کھائے جانے سے قبل حضرت عبداللہ بن رواحہ کو بھیج کر انہیں اتارے جانے سے قبل ان کا اندازہ لگوالیا کرتے تھے اور یہودیوں کو اختیار تھا خواہ اس اندازے سے پھل لے لیں یا دے دیں لیکن پھل اتارے جانے سے قبل ان کی زکوٰۃ کے ادا کرنے کے لیے اندازہ کیا جاتا تھا۔

(۱۵۵۶) حضرت عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے پاس ان کے پھلوں اور انگوروں کا اندازہ لگانے کے لیے آدمی بھیجا کرتے تھے۔

(۱۵۵۷) انہیں سے یہ بھی روایت ہے کہ آپؐ نے ہمیں حکم دیا کہ کھجوروں کی طرح انگوروں کا اندازہ کیا جائے اور ان کی زکوٰۃ منقے وغیرہ کی صورت میں لی جائے جیسے تر کھجوروں کی زکوٰۃ میں خشک کھجوریں لی جاتی ہیں۔

(۱۵۵۸) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اندازہ کرنے کے بعد تہائی یا کم از کم چوتھائی (ضرور) چھوڑ دو۔

فقہ الحدیث: مثلاً بیس من کے اندازے میں سوا تیرہ من یا پندرہ من شمار کیا جائے (مترجم)

(۱۵۵۹) حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ میں ردی اور خراب کھجوریں لینے سے منع فرمایا۔ فرماتے ہیں جعر رور اور لون حبیق مدینہ کی ردی کھجوریں ہیں۔ امام زہری نے فرمایا وہ مدینے کی کھجوروں میں سے کھجوریں ہیں۔

١١/١٥٦٠ ـ وَعَنْ أَبي أُمامَةَ بْنِ سَهلٍ في الآيةِ الَّتِي قالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا ٱلْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ﴾ [البقرة: ٢٦٧]. قالَ هُوَ الجُعْرُورُ، وَلَونُ حُبَيْقٍ، فَنَهىٰ رَسُولُ الله ﷺ أَنْ يُؤخَذَ في الصَّدَقَةِ الرُّذَالَةُ. رَواهُ النَّسائيُّ.

٦ ـ بابُ ما جاءَ في زكاةِ العَسَلِ

١/١٥٦١ ـ عَنْ أَبي سَيَّارَةَ المُتَعِيِّ قالَ: قُلت يا رَسُولَ اللَّهِ إنَّ لِي نَحلاً قالَ فأدِّ العشورَ. قالَ: قُلْتُ: يا رَسُولَ اللَّهِ احمِ لِي جَبلَها، قَالَ: فَحَمي لِي جَبَلها. رَوَاه أَحمدُ وابْنُ ماجَه.

٢/١٥٦٢ ـ وَعَنْ عَمرِو بْنِ شُعَيبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ عَن النبيِّ ﷺ أَنَّهُ أَخَذَ مِنَ العَسَلِ الْعُشرَ. رَواهُ ابْنُ ماجَه، وفي رِوايَةٍ لَهُ: جاءَ هِلالٌ أَحَدُ بَنِي مُتْعَانَ إلى رسولِ اللَّهِ ﷺ بعشُورِ نَحلٍ لهُ وَكَانَ سَأَلهُ أَنْ يَحْمِيَ وَادِياً يُقالُ لهُ سَلَبةُ فَحَمىٰ لهُ ذٰلِكَ الوَادِيَ فَلَمَّا وُلّيَ عمَرُ ابنُ الخطَّاب كَتَبَ سُفيانُ بْنُ وَهبٍ إلى عُمَرَ يسألهُ عن ذٰلِكَ فكَتَبَ عُمَرُ إنْ أدّى إلَيْكَ ما كانَ يُؤدّي إلى رسولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ عُشورِ نَحْلِهِ فاحم لهُ سَلبَةَ وَإلاّ فإنَّما هُوَ ذُبَابُ غَيثٍ يأكُلُهُ مَنْ يَشاءُ. رَواهُ أَبو دَاودَ والنَّسائِيُّ، ولأبي دَاوُدَ في رِوايَةٍ بِنَحْوِهِ وقالَ: مِنْ كُلِّ عَشرِ قِرَبٍ قِرْبَةٌ.

٧ ـ بابُ ما جاءَ في الرِّكازِ والمعدِنِ

١/١٥٦٣ ـ عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: العجماءُ جَرْحُها جُبارٌ والْبِئْرُ جبارٌ والمَعْدِنُ جُبار وفي الرِّكازِ الخُمسُ. رَواهُ الجَماعةُ.

٢/١٥٦٤ ـ وَعَنْ رَبيعَةَ بْنِ عبْدِ الرَّحمٰنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ أَنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْطَعَ بلالَ بْنَ الحارِثِ المُزَنِيِّ معادِنَ الْقَبلِيَّةِ، وَهِيَ مِنْ ناحِيَةِ الفَرْعِ فَتِلْكَ المَعَادِنُ لا يُؤخَذُ مِنْها إلاّ الزَّكاةُ إلى اليومِ. رَواهُ أَبو دَاودَ ومالكٌ في «المُوطَّأ».

١ ـ أبوابُ إخْرَاجِ الزَّكَاةِ

١ ـ بابُ المبادَرَة إلى إخْرَاجها

١/١٥٦٥ ـ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ قالَ: صَلّى النبي ﷺ العَصْرَ فأسْرَعَ، ثمَّ دَخَلَ البَيْتَ فَلَمْ يَلْبَث أن خَرَجَ، فَقُلْت أو قِيلَ لهُ، فقالَ: كُنْت خَلَّفت في البيْتِ تِبْراً مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهت أَنْ أُبيِّتَهُ فقَسَمْتُهُ. رَواهُ البُخارِيُّ.

(۱۵۶۰) حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون کی تفسیر میں مروی ہے کہ خبیث سے مراد جعرور اور لون حبیق ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ زکوٰۃ میں ردی کھجوریں لی جائیں۔

شہد کی زکوٰۃ

(۱۵۶۱) حضرت ابوسیارۃ المتعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس شہد ہے۔ فرمایا دسواں حصہ ادا کرو۔ میں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ)! شہد کی مکھیوں والا پہاڑ میری نگرانی میں دے دیجیے۔ چنانچہ وہ پہاڑ آپؐ نے مجھے دے دیا۔

(۱۵۶۲) حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہٖ نے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شہد میں سے دسواں حصہ لیا۔ ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا متعان کا ایک بیٹا ہلال رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے شہد کا عشر لایا انہوں نے سلبتہ کی وادی کے لیے آپؐ سے درخواست کی تھی کہ وہ اسے دے دی جائے۔ آپؐ نے یہ وادی ان کو دے دی تھی۔ پھر عہد فاروقی میں سفیان بن وہب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہلال سے شہد طلب کریں۔ آپ نے جواب میں لکھا کہ اگر تم کو اتنا شہد دیں جتنا رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو وادی انہیں کی نگرانی میں رہنے دو ورنہ بارش کی کھیاں ہیں ان کا شہد جو چاہے کھائے۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں اسی کی مانند ہے اس میں فرمایا ہر دس مشکیزوں میں سے ایک مشکیزہ (شہد کی زکوٰۃ) ہے۔

گڑے ہوئے مال اور کان کی زکوٰۃ

(۱۵۶۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جانوروں کا زخم معاف ہے کنوؤں کا بھی معاف ہے اور کانوں کا بھی معاف ہے اور گڑے ہوئے مال میں پانچواں حصہ ہے۔

(۱۵۶۴) حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن نے بہت سوں سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بلال بن حارث رضی اللہ عنہ مزنی کو قبلیہ کی کانیں جو فروع گاؤں کے قریب تھیں دے دیں ان کانوں سے آج تک بس زکوٰۃ ہی لی جاتی ہے۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے مسائل

ادائے زکوٰۃ میں جلدی کی جائے

(۱۵۶۵) حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی اور جلدی سے گھر چلے گئے اور فوراً آ گئے۔ میں نے پوچھا یا آپؐ سے پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا میں گھر میں زکوٰۃ کا سونا چھوڑ آیا تھا۔ یہ میری شان کے شایاں نہ تھا کہ اس کے ہوتے ہوئے رات بسر کروں۔ آخر میں نے اسے بانٹ دیا۔

٢/١٥٦٦ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قالَتْ: سَمِعْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ما خالَطتِ الصَّدَقَةُ مالاً قطُّ إلاَّ أهلَكَتْهُ، رَواهُ الشَّافِعيُّ والبُخارِيُّ في «تارِيخِهِ» وَالحُمَيْدِيُّ وَزادَ: قالَ: يَكُونُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ في مالِكَ صَدَقَةٌ فَلا تُخرِجُها فيُهلِكُ الحَرامُ الحَلالَ، وَقَدِ احْتَجَّ بِهِ مَنْ يَرَىٰ تَعَلُّقَ الزكاةِ بالعَيْنِ.

٢ ـ بابُ ما جاءَ في تَعْجِيلِها

١/١٥٦٧ ـ عَنْ عَلِيٍّ [عَلَيْهِ السَّلامُ] أنَّ العَبَّاسَ بْنَ عبدِ المُطَّلِبِ سَأَلَ النَّبيَّ ﷺ في تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أنْ تَحِلَّ فَرَخَّص لهُ في ذلِكَ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

٢/١٥٦٨ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: بَعَثَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ عمَرَ على الصَّدَقَةِ، فَقيلَ: منع ابْنُ جَميلٍ وَخالِدُ بْنُ الْوَليدِ وعَبَّاسٌ عَمُّ النبيِّ ﷺ فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ ما يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إلاَّ أنَّهُ كانَ فَقِيراً فأغناهُ اللَّهُ، وَأمَّا خالِدٌ فإنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خالِداً قَدِ احْتَبَسَ أدْرَاعَهُ وَأعتادَهُ في سَبيلِ اللَّهِ [تعالى]، وَأمَّا العَبَّاسُ فَهِيَ عليَّ وَمِثْلُها مَعَها، ثُمَّ قالَ يا عمَرُ أما شَعرتَ أنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أبِيهِ. رَواهُ أحْمَدُ ومُسْلِمٌ وأخرَجَهُ الْبُخارِيُّ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ عُمَرَ، ولا ما قِيلَ لَهُ فِي العَبَّاسِ، وقَالَ فِيهِ فَهِيَ عَلَيْهِ ومِثْلُها مَعَها، قالَ أبُو عُبَيْدٍ أرَى وَاللَّهُ أعلَمُ أنه أخَّرَ عنْهُ الصدَّقَةَ عامَيْنِ لِحَاجَةٍ عَرَضَتْ للعبَّاسِ وَلِلإمامِ أنْ يُؤخِّرَ على وَجْهِ النظرِ، ثمَّ يأخذُهُ. وَمَنْ رَوَى فَهِيَ عليَّ وَمِثْلُها فَيُقالُ كانَ تَسَلَّفَ منْهُ صَدَقَةَ عامَيْنِ ذَلِكَ العامَ وَالَّذي قَبْلَهُ.

٣ ـ بابُ تَفرِقَةِ الزَّكَاةِ في بَلَدِها ومُرَاعاةِ المنصوصِ عليهِ لا القيمةِ وما يُقَالُ عندَ دَفْعِها

١/١٥٦٩ ـ عَنْ أبي جُحَيْفَةَ قالَ: قَدِمَ علَيْنا مُصَدِّقُ رسُولِ اللَّهِ ﷺ فأخَذَ الصدَّقَةَ مِنْ أغْنِيائِنا فَجَعَلَها في فُقَرائِنا فَكُنْت غُلاماً يَتِيماً فأعْطَانِي مِنها قلُوصاً. رَواهُ التِّرمِذيُّ وقالَ حديثٌ حَسَنٌ.

٢/١٥٧٠ ـ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أنَّهُ اسْتُعْمِلَ على الصدَّقَةِ، فَلَمَّا رَجعَ قِيلَ لهُ: أيْنَ المالُ؟ قالَ: وَلِلْمالِ أرْسَلْتَنِي أخَذْناهُ مِنْ حَيْثُ كُنَّا نَأخُذُهُ على عَهدِ رسولِ اللَّهِ ﷺ وَوَضَعْناهُ حَيْثُ كنَّا نَضَعُهُ. رَواهُ أبو دَاودَ وَابْنُ ماجَه.

٣/١٥٧١ ـ وَعَنْ طَاوُسٍ قالَ: كانَ في كِتابِ مُعاذٍ مَنْ خَرَجَ مِنْ مِخْلافٍ إلى مِخلافٍ فإنَّ صَدَقَتَهُ وَعُشْرَهُ في مخلافِ عَشِيرَتِهِ. رَواهُ الأثْرَمُ في «سُنَنِهِ».

(۱۵۶۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جب کسی مال میں زکوٰۃ ملی ہوئی ہوتو وہ برباد ہوکر ہی رہتا ہے۔حمیدی نے اتنا اضافہ کیا ہے۔فرمایا اگر تمہارے مال میں زکوٰۃ واجب ہواور تم اسے ادانہ کروتو حرام حلال کو بھی برباد کردے گا۔

فقہ الحدیث: اس سے اس شخص نے دلیل پکڑی ہے جو کہتا ہے کہ زکوٰۃ کا تعلق عین (اصل زر) سے ہے۔

فرض ہونے سے پہلے زکوٰۃ نکالنا

(۱۵۶۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرض ہونے سے پہلے زکوٰۃ نکالنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رخصت دے دی۔

(۱۵۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔آپؐ سے کہا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس نے زکوٰۃ نہیں دی۔فرمایا ابنِ جمیل تو اس لیے زکوٰۃ نہیں دیتا کہ وہ فقیر تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو مالدار بنادیا۔خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو کیونکہ ان کی سب زرہیں اور اسلحہ اللہ کی راہ میں وقف شدہ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ سے دگنا مال میرے ذمے ہے۔پھر فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! جانتے ہو چچا باپ کی مانند ہوتا ہے۔بخاری کی روایت میں ہے اس میں حضرت عمر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے جو بات کہی گئی اس کا ذکر نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ ان پر ہے اور اس کے برابر مزید اور ان پر ہے (میں ذمے دار ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اپنے لیے موجودہ اور گزشتہ دوسال کی زکوٰۃ ادھار لے لی تھی۔بخاری نے اس حدیث کی تخریج کی ہے لیکن اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جو کچھ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں کہا گیا ہے اس کا ذکر نہیں ہے۔

فقہ الحدیث: امام ابوعبید نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دوسال کی زکوٰۃ ان کی کسی ضرورت کی بنا پر دوسال بعد تک موقوف کردی تھی اور امام کو جائز ہے کہ وہ حسب موقعہ دیر سے زکوٰۃ وصول کرے اور اس روایت کی بنا پر کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ سے دگنا مال میرے ذمے ہے۔غالباً آپ نے ان سے دوسال کی زکوٰۃ پیشگی لے لی تھی۔موجودہ سال کی اور پہلے سال کی۔

جہاں زکوٰۃ لی گئی ہے وہیں اس کی تقسیم۔قیمت کی بجائے چیز لینا زکوٰۃ دیتے اور لیتے وقت کی دعاء

(۱۵۶۹) حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہمارے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تحصیلدار آیا، اس نے مالداروں سے زکوٰۃ لے کر غرباء میں بانٹ دی۔میں یتیم بچہ تھا انہوں نے مجھے بھی ایک جوان اونٹنی دی۔

(۱۵۷۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو زکوٰۃ کا تحصیلدار مقرر کیا گیا جب وہ واپس تشریف لائے تو ان سے پوچھا گیا مال کہاں ہے؟ انہوں نے فرمایا کیا آپ نے مجھے مال کے لیے بھیجا تھا؟ ہم وہیں سے مال لیتے ہیں جہاں سے عہد رسالت میں لیا کرتے تھے اور وہیں بانٹ دیتے ہیں جہاں عہد رسالت میں بانٹ دیا کرتے تھے۔

(۱۵۷۱) حضرت طاؤس سے مروی ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی کتاب میں لکھا تھا اگر کوئی ایک شہر سے دوسرے شہر گیا تو اس شہر کی زکوٰۃ اور عُشر اس کے قبیلے کے شہر ہی میں رہے گا۔

٤/١٥٧٢ ـ وَعَنْ مُعاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ بَعَثَهُ إلى الْيَمَنِ، فقالَ: خذِ الحَبَّ مِن الحَبِّ، والشّاةَ منَ الغنَمِ، والبعيرَ منَ الإبِلِ، والبَقَرَةَ مِنَ البَقَرِ. رَوَاه أَبُو دَاود وابْن ماجَه والجُبْرانات المقدَّرةُ في حَديثِ أبي بَكْرٍ تَدُلُّ على أنَّ القيمَةَ لا تُشرعُ وإلاّ كانَتْ تِلكَ الْجُبْرانات عَبَثاً.

٥/١٥٧٣ ـ وعَنْ أبي هُريْرة قالَ: قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ: إذَا أُعْطِيتُمُ الزّكاةَ فَلا تَنْسَوا ثَوابَها أنْ تقولُوا اللّهُمَّ اجْعَلْها مَغْنَماً، ولا تَجْعَلها مَغرماً. رَواهُ ابْنُ ماجه.

٦/١٥٧٤ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ أبي أوفى قال كانَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا أتَاهُ قَومٌ بِصَدقَةٍ قالَ: اللّهُمَّ صلِّ عَليْهِمْ، فأتَاهُ أبو أوفى بِصدقَتِه، فقالَ: اللّهُمَّ صلِّ على آلِ أَبي أوفى. مُتّفقٌ علَيْه.

٤ ـ بابُ مَنْ دَفعَ صَدَقَتَهُ إلى مَنْ ظَنَّه مِنْ أَهلِها فَبانَ غَنِياً

١/١٥٧٥ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّهِ ﷺ قالَ قالَ رَجلٌ: لأتَصدَّقَنَّ بِصدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصدَقتِهِ فَوَضَعَها في يدِ سَارقٍ فأصْبَحُوا يَتَحدَّثُون تُصُدِّق على سَارِقٍ، فقالَ: اللهُمَّ لَكَ الحَمْدُ على سَارِقٍ لأتَصدَّقَنَّ بِصَدَقةٍ، فَخَرجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَها في يَدِ زَانِيةٍ فأصْبَحُوا يَتَحدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ على زَانِيةٍ، فقالَ: اللّهُمَّ لَكَ الحَمْدُ على زانِيةٍ فقالَ: لأتَصدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَها في يَدِ غَنِيٍّ فأصْبَحُوا يَتَحدَّثُونَ تُصُدِّقَ على غَنِيٍّ، فقالَ: اللّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ على زَانِيَةٍ، وعلى سَارِقٍ وعلى غَني فأُتِيَ فَقِيلَ لهُ أمَّا صَدَقَتُكَ فقدَ قُبلَتْ أمّا الزّانِيةُ فَلَعَلَّها تَسْتَعِفُّ بِهِ مِنْ زِناها، وَلَعلَّ السّارِقَ أنْ يَسْتَعِفَّ بِهِ عَنْ سَرقتِهِ، وَلَعلَّ الْغَنِيَّ أنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِما آتاه اللّهُ عَزَّ وجَلَّ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٥ ـ بابُ براءةِ ربِّ المالِ بالدَّفعِ إلى السُّلْطانِ مع العدْلِ والجورِ وأنَّه إذا ظلَمَ بزيادةٍ لَمْ يحتسب بِهِ عنْ شيءٍ

١/١٥٧٦ ـ عَنْ أنَسٍ: أَنَّ رَجُلاً قالَ لِرَسُولِ اللّهِ ﷺ: إذَا أدَّيْت الزَّكاةَ إلى رَسُولِكَ فَقَدْ بَرِئت مِنْها إلى اللّهِ وَرَسُولِهِ؟ قالَ نَعَمْ إذَا أدَّيْتَها إلى رَسُولي فَقَدْ بَرِئتَ مِنْها إلى اللّهِ وَرَسولِه فَلَكَ أَجْرُها وَإثْمُها على مَنْ بَدَّلها. مُخْتَصَرٌ لأحمَدَ. وقَدِ احْتَجَّ بِعُمُومهِ مَنْ يَرَى المُعَجَّلَةَ إلى الإمامِ إذَا هَلَكَتْ عِنْدَهُ مِنْ ضَمانِ الفُقَرَاءِ دُونَ المُلاّكِ.

٢/١٥٧٧ ـ وعَن ابْنِ مَسْعودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: إنَّها ستَكُونُ بعدي أثَرَةٌ وأُمُورٌ تُنْكِرونَها، قالوا يا رسُولَ اللّهِ فَما تَأْمُرُنا؟ قالَ: تُؤَدُّونَ الحَقَّ الَّذي عَلَيْكُمْ، وتَسْأَلُونَ اللّهَ الذي لَكُمْ. متّفقٌ عليهِ.

(۱۵۷۲) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا اور فرمایا غلہ سے غلہ، بکریوں سے بکری، اونٹوں سے اونٹ اور گایوں سے گائے لینا۔

فقہ الحدیث: ابوبکر والی حدیث میں جانوروں کی عمروں کی کمی بیشی کی تلافی جانوروں سے کی گئی ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ قیمت لینی جائز نہیں ورنہ جانوروں سے کمی بیشی کے ذریعے تلافی کرنا عبث ہوا۔

(۱۵۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زکوٰۃ دیتے وقت اس کا ثواب نہ بھولو اور یہ دعا ضرور پڑھ لو۔ اے اللہ اسے غنیمت بنا تاوان نہ بنا۔

(۱۵۷۴) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی زکوٰۃ لاتا تو آپؐ اس کے حق میں یہ دعا کرتے تھے۔ اے اللہ! اس پر اپنی رحمت بھیج جب میرے باپ ابواوفی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زکوٰۃ لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی۔ اے اللہ ابواوفی کے گھر والوں پر رحمت بھیج۔

کسی کو حقدار سمجھ کر زکوٰۃ دی مگر درحقیقت وہ ایسا نہ تھا تو کیا زکوٰۃ ادا ہوئی؟

(۱۵۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص نے کہا آج میں ضرور کسی نہ کسی کو زکوٰۃ دوں گا چنانچہ وہ زکوٰۃ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں پکڑا دی۔ صبح لوگوں میں چرچا تھا چور کو زکوٰۃ دے دی گئی۔ اس نے کہا اے اللہ! تیرا شکر ہے میں نے (غلطی سے) چور کو زکوٰۃ دے دی۔ آج پھر میں کسی نہ کسی کو ضرور زکوٰۃ دوں گا۔ چنانچہ وہ زکوٰۃ لے کر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ میں دے دی۔ صبح لوگوں میں چرچا تھا۔ لوگ کہنے لگے آج ایک بدکار عورت کو زکوٰۃ دی گئی ہے اس نے کہا اے اللہ تیرا شکر ہے میں نے (غلطی سے) بدکار عورت کو زکوٰۃ دے دی۔ پھر اس نے کہا آج پھر میں کسی نہ کسی کو ضرور زکوٰۃ دوں گا چنانچہ وہ زکوٰۃ لے کر نکلا اور مالدار کو دے دی صبح کو لوگوں میں چرچا ہوا کہ مالدار کو زکوٰۃ دے دی گئی۔ اس نے کہا اے اللہ تیرا شکر ہے میں نے (غلطی سے) بدکار عورت کو، چور کو اور مالدار کو زکوٰۃ دے دی۔ پھر اسے خواب میں بتایا گیا کہ تیری زکوٰۃ قبول کر لی گئی۔ شاید بدکار اس کی وجہ سے بدکاری اور چور اس کی وجہ سے چوری چھوڑ دے اور مالدار اس کی وجہ سے عبرت حاصل کرے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال کو اس کی راہ میں صرف کرے۔

عادل یا ظالم بادشاہ کو زکوٰۃ دے کر مال والا اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائے گا اور اگر وہ زیادتی اور ظلم کرے تو ذمہ داری اس کی ہوگی

(۱۵۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں آپؐ کے تحصیلدار کو زکوٰۃ دے دوں تو کیا میری زکوٰۃ ادا ہو جائے گی؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اگر تم میرے تحصیلدار کو دے دو گے تو زکوٰۃ ادا ہو جائے گی تمہیں اس کا ثواب ملے گا اور اس میں ردوبدل کرنے والے کو گناہ ملے گا۔

فقہ الحدیث: اس کے عموم سے اس نے استدلال کیا ہے جو کہتا ہے کہ امام کے پاس جانے کے بعد اگر ادا شدہ زکوٰۃ کا نقصان ہو جائے تو فقراء کا ہوگا، مالکان کے ذمہ نہ ہوگا۔

(۱۵۷۷) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو عنقریب میرے بعد تم پر (لوگوں کو) ترجیح دی جائے گی اور ایسے کام ہوں گے جن کو تم ناپسند کرو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا ایسی حالت میں آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا تمہارے ذمے جو حقوق ہیں انہیں ادا کرو اور اپنے حقوق اللہ تعالیٰ سے مانگو۔

٣/١٥٧٨ ـ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حِجْرٍ قَالَ: سَمِعْت رسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَرَجلٌ يَسْألُهُ، فقالَ أرَأيْتَ إنْ كانَ علَيْنا أُمَرَاءُ يَمْنعُونا حَقَّنا ويَسْألُونا حقَّهُمْ، فقالَ اسمَعُوا وأطِيعُوا فإنَّما عليْهِمْ ما حُمِّلُوا وعليْكُمْ ما حُمِّلْتُمْ. رَواهُ مُسْلم والتِّرمِذِيُّ وصحَّحَهُ.

٤/١٥٧٩ ـ وَعنْ بَشِيرِ بْنِ الخَصَاصِيَةِ قالَ قُلْنا يا رسولَ اللّٰهِ إنَّ قوماً مِنْ أصحَابِ الصدَّقَةِ يعتَدُونَ علينا أفَنَكْتُمُ مِنْ أمْوالِنا بقَدْرِ ما يعْتَدُونَ علَيْنا؟ فقالَ لا. رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

٦ ـ بابُ أمْرِ السَّاعِي أنْ يَعُدَّ الماشيةَ حيثُ تَرِدُ الماءَ ولا يكلِّفهم حَشْدَها إليهِ

١/١٥٨٠ ـ عَنْ عبدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرو أنَّ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ قالَ: تُؤخَذُ صدَقات المُسْلِمينَ على مِيَاهِهِمْ. رواهُ أحمَدُ. وفي روايةٍ لأحمَدَ وأبي داودَ: لا جَلَبَ ولا جَنَبَ، ولا تُؤخَذُ صَدَقَاتُهمْ إلاَّ في دِيارِهِمْ.

٧ ـ بابُ سِمَةِ الإمامِ المواشيَ إذا تنوَّعَتْ عندَهُ

١/١٥٨١ ـ عَنْ أنَسٍ قالَ: غدَوت إلى رسُولِ اللّٰهِ ﷺ بعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أبي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ في يَدِهِ المِيْسَمُ يَسِمُ إبِلَ الصَّدَقَةِ أخْرَجاهُ. ولأحمَدَ وابنِ ماجَه: دَخلْت على النبيِّ ﷺ وَهُوَ يَسِمُ غَنَماً في آذانِها.

٢/١٥٨٢ ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أسْلَمَ عَنْ أبِيهِ أنَّهُ قالَ لِعُمَرَ: إنَّ في الظَّهرِ ناقةً عَمياءَ فقالَ أمِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ، أو مِنْ نَعَمِ الجِزْيَةِ؟ قالَ أسْلَمُ مِنْ نَعَمِ الجِزْيَةِ، وقالَ إنَّ عَلَيْها مِيْسَمَ الجِزْيَةِ رَواهُ الشَّافعيُّ.

٢ ـ أبوابُ الأصْنافِ الثَّمانيةِ

١ ـ بابُ ما جاءَ في الفقيرِ والمسْكِينِ والمسألةِ والغِنَى

١/١٥٨٣ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيسَ المِسْكِينُ الذي تَرُدُّهُ التمْرَةُ والتَّمْرَتانِ، وَلا اللُّقْمَةُ واللُّقْمَتانِ، إنَّما المِسْكِينُ الذي يَتَعَفَّفُ، اقرؤا إنْ ﴿لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلْحَافًا﴾ [البقرة: ٢٧٣] وفي لَفظٍ: لَيسَ المِسْكِينُ الذِي يَطُوفُ على النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ واللُّقمتَانِ، والتَّمْرَةُ والتَمْرَتانِ، ولكِنْ المِسْكِينُ الذِي لا يَجِدُ غنياً يُغنِيهِ، وَلا يُفطَنُ بهِ فيُتَصدَّقُ عليهِ، وَلا يَقُومُ فيَسْألُ النَّاسَ. مُتَّفَقٌ علَيْهِما.

٢/١٥٨٤ ـ وَعَنْ أنَسٍ عَنِ النبيِّ ﷺ أنَّهُ قالَ: المَسْألَةُ لا تَحِلُّ إلاَّ لِثَلاثَةٍ لِذِي فَقْرٍ

(۱۵۷۸) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ایک شخص آپ سے پوچھ رہا تھا کہ اگر ہم پر ایسے حکام مسلط ہو جائیں جو ہمارے حقوق غصب کر لیں اور اپنے حقوق ہم سے طلب کریں تو؟ فرمایا ان کی بات سنو اور مانو کیونکہ ان کی ذمہ داریوں کا ان سے حساب لیا جائے گا اور تمہاری ذمہ داریوں کا حساب تم سے لیا جائے گا۔

(۱۵۷۹) حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! تحصیلدار ہم پر زیادتی کرتے ہیں کیا ہم اپنے مال بقدر زیادتی کے ان سے چھپا سکتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔

فقہ الحدیث: اس حدیث میں اور ابوبکر کے خط والی حدیث میں بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے تطبیق یہ ہے کہ اگر تحصیلدار بلا کسی تاویل کے زیادتی کرے تو اسے نہ دو اور اگر کسی تاویل سے لے تو اس سے مال نہ چھپاؤ اور اسے راضی کرلو۔ (مترجم) حضرت ابوبکر والی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے باب صدقۃ المواشی میں گزر چکی ہے۔

زکوٰۃ وصول کرنے والا مویشی کی زکوٰۃ کیسے وصول کرے۔ لوگوں کو جانور اپنے پاس لانے کا حکم نہ دے

(۱۵۸۰) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی زکوٰۃ ان کے پانیوں پر لی جائے۔ احمد اور ابوداؤد کی روایت میں ہے جلب اور جنب جائز نہیں۔ لوگوں سے زکوٰۃ ان کے گھروں پر جا کر وصول کی جائے۔

فقہ الحدیث: لا جلب سے مراد یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے جانوروں کی زکوٰۃ ان کی جگہوں پر وصول کرے یہ نہیں کہ جانوروں کو اپنے پاس منگوا کر شمار کر کے ان کی زکوٰۃ وصول کرے۔ لاجنب سے مراد یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے کو یہ جائز نہیں کہ وہ دور کسی جگہ آ کر ٹھہر جائے اور اپنے پاس مال منگوا کر زکوٰۃ وصول کرے۔ دونوں باتوں کی ممانعت کر دی گئی تاکہ زکوٰۃ دینے والوں کو سہولت رہے۔ (نیل)

جب زکوٰۃ کے مختلف قسم کے جانور جمع ہو جائیں تو انہیں علامتی داغ لگا دیے جائیں

(۱۵۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں صبح صبح رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کو لے گیا تاکہ آپؐ کھجور چبا کر اس کے تالو میں مل دیں۔ میں نے دیکھا آپؐ کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ تھا اور اس سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ لگا رہے تھے۔ احمد اور ابن ماجہ میں ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ اس وقت بکریوں کے کانوں پر داغ دے رہے تھے۔

(۱۵۸۲) زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ سواریوں میں ایک اندھی اونٹنی ہے پوچھا کیا زکوٰۃ کے اونٹوں میں ہے یا جزیہ کے؟ بولے جزیہ کے اور اس پر جزیہ کا نشان بھی ہے۔

زکوٰۃ کے آٹھ مصارف

فقیر و مسکین کے معنی، کسے مانگنا جائز ہے، مالدار کس کو کہتے ہیں

(۱۵۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جسے ایک دو کھجوریں یا ایک دو نوالے در بدر پھرائیں مسکین وہی ہے جو کسی سے مانگتا نہیں۔ تم پڑھ سکتے ہو لا یسألون الناس الحافاً (وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے) یہ الفاظ بھی ہیں مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس کثرت سے (مانگنے کے لیے) گھومتا پھرتا ہے اور جسے ایک دو نوالے یا ایک دو کھجوریں در بدر پھراتی ہیں۔ ہاں مسکین وہ ہے جس کے پاس بقدر ضرورت نہ ہو اور نہ اسے (مسکین) سمجھا جائے کہ اسے زکوٰۃ دی جائے اور اور نہ وہ مانگنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔

(۱۵۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ مانگنا تین ہی آدمیوں کو حلال ہے۔ انتہائی مفلس کو،

مُدْقِع، أو لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ، أو لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ. وَفِيهِ تَنْبِيهٌ على أَنَّ الْغَارِمَ لا يَأْخُذُ مَعَ الْغِنَى.

٣/١٥٨٥ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ لا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ ابْنَ ماجه والنَّسَائِيَّ، لكنَّهُ لَهما مِنْ حَدِيثِ أبي هُرَيْرَةَ ولأَحْمَدَ الحدِيثَانِ.

٤/١٥٨٦ ـ وَعَنْ عبيْدِ اللَّهِ بْنِ عَديٍّ بْنِ الخِيَارِ أنَّ رَجُلَيْنِ أَخبرَاهُ أنَّهما أَتَيَا النبيَّ ﷺ يَسْأَلانِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَلَّبَ فِيهِما الْبَصَرَ ورَآهُما جَلْدَيْنِ فقالَ إنْ شِئْتُما أَعْطَيْتُكُما وَلا حظَّ فيها لِغَنِيٍّ ولا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ. رَواهُ أحْمَدُ وأَبُو دَاود والنَّسائيُّ، وقالَ أحمَدُ هٰذَا أجْوَدُها إسْناداً.

٥/١٥٨٧ ـ وَعَنْ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلسَّائِلِ حَقٌّ، وإنْ جاءَ على فَرَسٍ. رَواهُ أحمَدُ وأبُو دَاوُدَ، وَهُوَ حُجَّةٌ في قَبُولِ قَولِ السَّائِلِ مِنْ غيْرِ تَحْلِيفٍ وَإحْسانِ الظَّنِّ بِهِ.

٦/١٥٨٨ ـ وَعَنْ أبي سَعِيدٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فقَدْ أَلْحفَ. رَواهُ أَحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ والنَّسائيُّ.

٧/١٥٨٩ ـ وَعَنْ سَهلِ بْنِ الحَنظَلِيَّةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قالَ: مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ ما يُغْنِيهِ فإنَّما يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ. قالُوا يا رسُولَ اللَّهِ وَما يُغْنِيهِ؟ قالَ ما يُغَدِّيهِ أو يُعَشِّيهِ رَواهُ أَحمَدُ واحتجَّ بِهِ وأبُو دَاوُدَ وقالَ: يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ.

٨/١٥٩٠ ـ وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ محمَّدِ بْنِ عبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أبيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَأَلَ ولَهُ ما يُغْنِيهِ جاءَتْ يَومَ الْقِيَامَةِ خُدُوشاً أَوْ كُدُوشاً في وَجْهِهِ، قالُوا يا رسُولَ اللَّهِ وَما غِناهُ؟ قالَ خَمْسُونَ دِرْهَماً أو حِسَابُها مِنَ الذَّهَبِ. رَواهُ الخَمْسَةُ وَزَادَ أَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجه والتِّرْمِذيُّ، فقالَ رجلٌ لِسُفْيَانَ إنَّ شُعْبَةَ لا يُحدِّثُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ فقالَ سُفْيانُ حدَّثَنَاهُ زُبَيدٌ عَنْ محمَّدِ بْنِ عبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ يَزِيدَ.

٩/١٥٩١ ـ وَعَنْ سَمُرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ إنَّ المَسْأَلَةَ كَدٌّ يَكِدُّ بِها الرَّجُلُ وَجْهَهُ إلاَّ أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَاناً أو في أَمْرٍ لا بُدَّ مِنْهُ. رَواهُ أبو دَاوُدَ والنَّسائيُّ والتِّرْمذيُّ وصحَّحه.

١٠/١٥٩٢ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ سَمِعْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لأَنْ يَغْدُوَ

بھاری قرض والے کو اور دردمند دیت والے کو (جو اپنے کسی عزیز کی دیت ادا کرنا چاہتا ہے مگر پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے مجبور ہے)

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ آسودگی والے قرضدار کو مانگنا جائز نہیں۔

(۱۵۸۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکوٰۃ مالدار کو اور مضبوط و ہٹے کٹے آدمی کو جائز نہیں۔ ابن ماجہ اور نسائی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ہے اور احمد میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں سے ہے۔

(۱۵۸۶) حضرت عبیداللہ بن عدی بن الخیار سے روایت ہے کہ دو آدمیوں نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس زکوٰۃ مانگنے کے لیے آئے۔ آپؐ نے انہیں غور سے دیکھا تو وہ دونوں قوی نظر آئے تو آپؐ نے فرمایا اگر تم چاہو تو میں تمہیں دے دوں گا لیکن زکوٰۃ میں مالدار اور تندرست کمانے والے کا حصہ نہیں ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا سند کے لحاظ سے یہ روایت بہت عمدہ ہے۔

(۱۵۸۷) حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سائل کا حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ قسم اٹھوائے بغیر ہی سائل کی بات مان لی جائے اور اس کے ساتھ اچھا گمان رکھا جائے۔

(۱۵۸۸) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس حال میں سوال کیا کہ اس کے پاس چالیس درہم کی قیمت کا سامان ہے تو اس نے چمٹ کر سوال کیا۔

(۱۵۸۹) حضرت سہل بن الحنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: جس نے ایسی حالت میں مانگا کہ اس کے پاس (سوال سے) بے پروا کرنے والی چیز موجود تھی (یعنی سوال کرنے کی اس کو ضرورت نہیں تھی) تو وہ جہنم کی چنگاریوں میں اضافہ کر رہا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! بے پروا کرنے والی چیز سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: صبح وشام کا کھانا۔ احمد نے اس سے حجت پکڑی ہے۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے صبح وشام کا کھانا۔

(۱۵۹۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے سوال کیا اور اس کے پاس بے پروا کرنے والی چیز موجود تھی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا منہ کھرچا ہوا اور زخمی ہوگا۔ پوچھا بے پروا کرنے والی چیز کیا ہے؟ فرمایا جس کے پاس پچاس درہم یا اس کے برابر سونا ہو۔ ابن ماجہ، ابوداؤد اور ترمذی میں اتنا زیادہ ہے۔ ایک آدمی نے حضرت سفیان سے پوچھا کہ شعبہ حکیم بن جبیر سے حدیث بیان نہیں کرتے فرمایا ہمیں یہ حدیث زبید نے محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے بیان کی ہے۔

(۱۵۹۱) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یاد رکھو سوال کھرونچ ہے جس سے انسان اپنا منہ کھرچتا ہے الا یہ کہ کوئی بادشاہ سے یا ضرورت سے مجبور ہو کر کسی سے سوال کرے۔

(۱۵۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے کہ کسی کا صبح صبح

أَحَدُكُم فَيَحْتَطِبَ على ظَهرِهِ فَيَتَصَدَّقَ منْهُ، وَيَسْتَغْنِيَ بِهِ عَنِ النَّاسِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلاً أَعْطَاهُ أَو منَعَهُ. متَّفَقٌ عَليهِ. وعنهُ أيضاً عَنِ النَّبيِّ ﷺ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّراً فإِنَّما يَسْأَلُ جَمْراً فَلْيَسْتَقِلَّ أَو لِيَسْتَكْثِرْ. رَواهُ أَحمَدُ ومُسْلِمٌ وابْنُ ماجه.

١١/١٥٩٣ ـ وَعَنْ خالِدِ بْنِ عَدِيٍّ الجُهنِيِّ قالَ: سَمعْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ بَلَغَهُ مَعْرُوفٌ عَنْ أَخِيهِ عَنْ غيْرِ مَسْأَلةٍ وَلا إِشْرَافِ نَفْسٍ فلْيَقْبَلْهُ وَلا يَرُدَّهُ فإِنَّما هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

١٢/١٥٩٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ سَمِعْت عمَرَ يَقُولُ: كانَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ مِنِّي إِلَيهِ، فقالَ خُذْهُ إِذَا جاءَكَ مِنْ هٰذَا المالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غيْرُ مُشْرِفٍ وَلا سائِلٍ فَخُذْهُ وَما لا فَلا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢ ـ بابُ العامِلِينَ عَلَيْها

١/١٥٩٥ ـ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ السَّعْدِيِّ الْمالِكِيَّ قالَ: اسْتَعْمَلَنِي عُمَرُ على الصَّدَقَةِ فلمَّا فَرَغت مِنها وَأَدَّيْتُها إِلَيْهِ أَمَرَ لِيَ بِعُمالَةٍ، فَقُلْت إِنَّما عَمِلْت لِلَّهِ، فقالَ خُذْ ما أُعْطِيتَ فإِنِّي عَمِلْت على عَهدِ رسولِ اللَّهِ ﷺ فعمَّلَني فَقُلْت مِثْلَ قولِكَ فقالَ لِي رسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا أُعْطِيتَ شَيْئاً مِنْ غيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ. متَّفقٌ عَليهِ.

وفيه دليل على أن نصيب العامل يَطِيب له وإن نوى التبرُّع أو لم يكن مشروطاً.

٢/١٥٩٦ ـ وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ والفضلَ بْنَ عبَّاسٍ انْطَلَقَا إِلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قالَ ثمَّ تكلَّمَ أَحَدُنا فقالَ يا رسُولَ اللَّهِ جِئْناكَ لِتُؤَمِّرَنا على هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ، فنُصِيبَ ما يُصِيبُ النَّاسُ مِنَ الْمَنْفَعةِ، وَنُؤَدِّي إِلَيْكَ ما يُؤَدِّي النَّاسُ، فقالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لا تَنبَغِي لِمُحَمَّدٍ وَلا لآلِ محمَّدٍ إِنَّما هِيَ أَوسَاخُ النَّاسِ. مُخْتَصَرٌ لأَحْمَدَ ومُسْلِمٍ وفي لَفْظٍ لَهما: لا تحلّ لِمُحَمَّدٍ وَلا لآلِ محمَّدٍ.

وهو يمنع جعل العامل من ذوي القربى.

٣/١٥٩٧ ـ وَعَنْ أَبِي مُوسَىٰ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الخَازِنَ الْمُسْلِمَ الأَمِينَ الذي يُعْطِي ما أُمِرَ بِهِ كامِلاً مُوَفَّراً طَيِّبَةً بِهِ نَفسهُ، حَتَّى يَدْفَعهُ إِلى الذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ. متَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤/١٥٩٨ ـ وَعَنْ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْناهُ على عمَلٍ فَرَزَقْناهُ رِزْقاً فَما أَخَذَ بَعْدُ فَهوَ غُلُولٌ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ.

وفيه تنبيه على جواز أن يأخذ العامل حقه من تحت يده، فيقبض من نفسه لنفسه.

جنگل جا کر اور پشت پر لکڑیاں لاد کر لانا اور اس میں سے خیرات کرنا اور لوگوں سے بے پروا ہونا اس کے لیے مانگنے سے بہت بہتر ہے (نہ معلوم جس سے مانگا ہے) وہ دے یا نہ دے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا جس نے لوگوں سے مال جمع کرنے کی غرض سے مانگا وہ چنگاریاں ہی مانگ رہا ہے خواہ کم مانگے یا زیادہ۔

(۱۵۹۳) حضرت خالد بن عدی الجہنی سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا جب کسی کو اس کے بھائی سے بلا مانگے اور دلی توجہ (حرص) کے بغیر مل جائے تو وہ اسے لے لے واپس نہ کرے کیونکہ وہ اللہ کی بھیجی ہوئی روزی ہے۔

(۱۵۹۴) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرما رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تحفہ دیا کرتے تھے۔ میں کہتا اسے دیجیے جو اس کا مجھ سے زیادہ محتاج ہے۔ آپؐ فرماتے جب تمہارے پاس بلا مانگے اور دلی توجہ (حرص) کے بغیر کوئی چیز آئے تو اسے لے لو ورنہ اس کے لیے اپنا دل پریشان نہ کرو۔

۳۔ مصرفِ زکوٰۃ۔ زکوٰۃ وصول کرنے والے (یا کارکنان)

(۱۵۹۵) حضرت بسر بن سعید سے روایت ہے کہ ابن سعدی مالکی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے تحصیلدار بنایا جب میں زکوٰۃ وصول کر کے انہیں دے چکا تو آپ نے مجھے اس کی مزدوری کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کی میں نے یہ کام اللہ کے لیے کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو میں دے رہا ہوں اسے لے لو۔ میں نے بھی عہد رسالت میں یہی (زکوٰۃ کی وصولی کا) کام کیا تھا۔ آپؐ نے مجھے اس کی مزدوری دی تو میں نے بھی وہی کہا تھا جو تم کہہ رہے ہو۔ آپؐ نے فرمایا تھا جب میں تمہیں بلا مانگے کوئی چیز دوں تو اسے کھاؤ اور خیرات کرو۔

فقہ الحدیث: اس میں دلیل ہے کہ عامل کا حصہ اس کے لیے طیب ہے اگر چہ اس نے تبرع (نفلی نیکی) کی نیت کی ہو اور کوئی شرط بھی اس نے عائد نہ کی ہو۔

(۱۵۹۶) حضرت مطلّب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ وہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے پھر ہم میں سے ایک نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس لیے حاضر خدمت ہوئے ہیں کہ آپؐ ہمیں زکوٰۃ کا امیر بنا دیجیے تا کہ ہمیں بھی لوگوں کی طرح فائدہ پہنچے اور جو کچھ لوگ ادا کرتے ہیں وہ ہم بھی آپ کو ادا کر دیں گے۔ فرمایا صدقہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے خاندان کو حلال نہیں۔ وہ لوگوں کے میل ہیں۔ احمد اور مسلم میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ زکوٰۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال نہیں۔

(۱۵۹۷) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان امین خازن جس مال پر وہ مقرر ہے اس میں سے خوشی خوشی وہ مال اس شخص کو پورا پورا ادا کر دے جس کو ادا کرنے کا اسے حکم ملا ہے تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں شامل ہو گا۔

(۱۵۹۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: جس کو ہم نے کسی کام پر مقرر کیا اور اس کی تنخواہ دی پھر بھی اس نے اس میں سے کچھ لے لیا تو وہ خیانت ہے۔

فقہ الحدیث: اس میں اس کی طرف توجہ مبذول کرائی گئی ہے کہ عامل اپنا حق مقبوضہ مال میں سے لے سکتا ہے۔

٣ ـ بابُ المؤلَّفَةِ قُلُوبُهُم

١٥٩٩/١ ـ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئاً على الإِسلام إِلاَّ أَعْطَاه قالَ فأتاهُ رجُلٌ فَسألَه، فأَمَرَ لهُ بِشاءٍ كَثِيرٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ مِنْ شاءِ الصَّدَقَةِ، قالَ: فَرَجَعَ إلى قومِهِ، فقالَ: يَا قومِ أَسْلِمُوا، فإنَّ محمَّداً يُعْطِي عطاءَ مَنْ لا يَخْشَى الْفَاقَةَ. رَواهُ أَحْمَدُ بإسْنادٍ صحيحٍ.

١٦٠٠/٢ ـ وعَنْ عَمْرو بْنِ تَغْلِبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِمالٍ أَو سَبْيٍ فَقَسَمَهُ فأعْطَى رِجالاً وَتَرَكَ رِجالاً فبَلَغَهُ أَنَّ الذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عليهِ ثُمَّ قالَ: أَمَّا بَعْدُ فَوَاللَّهِ إِنِّي لأُعْطِي الرَّجُلَ، وَأَدَعُ الرَّجلَ، وَالذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِليَّ مِنَ الذِي أُعْطِي، وَلٰكِنِّي أُعْطِي أَقْوَاماً لِما أَرَى في قُلُوبِهِمْ مِنَ الجَزَعِ والهَلَعِ، وَأَكِلُ أَقْوَاماً إِلى ما جُعِلَ في قُلُوبِهِمْ مِنَ الغِنَى وَالخَيْرِ مِنْهُمْ عَمرو بْنُ تَغْلِبَ، فَوَاللَّهِ ما أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكلمَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حمرَ النَّعَمِ. رَواهُ أَحْمَد والْبُخَارِيُّ.

٤ ـ بَابُ قَولِ اللَّهِ تَعالَىٰ «وفِي الرِّقَابِ»

١٦٠١/١ ـ وَهُوَ يَشْتَمِلُ بِعُمُومِهِ المُكَاتَبَ وغَيْرَهُ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لا بَأْسَ أَنْ يَعْتِقَ مِنْ زَكَاةِ مالِهِ. ذَكَرَهُ عَنْهُ أَحْمَدُ والبُخَارِيُّ.

١٦٠٢/٢ ـ وَعَنِ الْبَرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يُقَرِّبُنِي إِلىٰ الْجَنَّةِ، وَيُبَعِّدُنِي مِنَ النَّارِ، فَقَالَ أَعْتِقِ النَّسَمَةَ، وَفُكَّ الرَّقَبَةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَ لَيْسَا وَاحِداً، قَالَ: لا، عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تُفْرَدَ بِعِتْقِها، وَفَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تعينَ فِي ثَمَنِها. رَواهُ أَحْمَدُ والدَّارَقُطْنِيُّ.

١٦٠٣/٣ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ثلاثَةٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَىٰ اللَّهِ عَونُهُ: الْغَازِي فِي سَبِيْلِ اللَّهِ، والمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيْدُ الأَدَاءَ، والنَّاكِحُ المُتَعَفِّفُ. رَواهُ الْخَمْسَةُ إِلاَّ أَبُو دَاوُدَ.

٥ ـ بابُ الغَارِمِيْنَ

١٦٠٤/١ ـ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لا تَحِلُّ إِلاَّ لِثَلاثَةٍ: لِذِي فَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَو لِذِي غُرْمٍ مُفْظِعٍ، أَو لِذِي دَمٍ مُوجِعٍ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

١٦٠٥/٢ ـ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ الْهِلالِيِّ قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيْها فَقَالَ: أَقِمْ حَتَّى تَأْتِينا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ بِها، ثُمَّ قَالَ: يَا قَبِيْصَةُ إِنَّ

۴-مؤلفۃ القلوب یعنی جن کی تالیف قلبی (دلداری) مقصود ہو

(۱۵۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام قبول کرنے کے لیے جو کچھ مانگا جاتا تھا دے دیا کرتے تھے (ایک دن) ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سوال کیا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ اسے زکوٰۃ کی بکریوں میں سے جو دو پہاڑوں کے درمیان تھیں بہت سی بکریاں دی جائیں۔ اس نے اپنی قوم سے جا کر کہا بھائیو مسلمان ہو جاؤ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس شخص کی طرح دیتے ہیں جس کو فاقے کا ڈر نہیں ہوتا۔

(۱۶۰۰) حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مال یا قیدی لائے گئے۔ آپؐ نے انہیں بانٹ دیا۔ کچھ لوگوں کو دیا کچھ کو نہ دیا۔ آپ کو خبر ملی کہ جن کو آپؐ نے چھوڑ دیا تھا وہ ناراض ہیں۔ آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کر کے فرمایا اللہ کی قسم میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا۔ جسے میں نہیں دیتا وہ مجھے اس سے زیادہ پیارا ہوتا ہے جسے دیتا ہوں۔ میں انہیں دیتا ہوں جن کے دلوں میں بے صبری اور بے قراری ہوتی ہے اور کچھ لوگوں کو ان کی دلی غنا اور بھلائی کے حوالے کر دیتا ہوں جن میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں (حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اللہ کی قسم مجھے اپنے پیارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کلمہ سُرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیارا ہے۔

۵-غلام آزاد کرانے میں

(۱۶۰۱) وفی الرقاب (اور گردنوں کے چھڑانے کے لیے) اپنے عموم کی وجہ سے مکاتب وغیرہ کو بھی شامل ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اگر کوئی زکوٰۃ سے غلام آزاد کر دے تو کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۰۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر کہا مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جو مجھے جنت سے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔ فرمایا جان آزاد کرو اور گردن چھڑاؤ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ جان آزاد کرنے سے غلام آزاد کرنا مراد ہے اور گردن چھڑانے سے اس کی قیمت میں اعانت مراد ہے۔

(۱۶۰۳) حضرت ابو ہریرۃ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کی یقیناً مدد فرماتا ہے، مجاہد فی سبیل اللہ، وہ مکاتب جو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اور نکاح کر کے (زنا سے) بچنے والا۔

۶۔مقروض

(۱۶۰۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مانگنا بس تین آدمیوں کو حلال ہے انتہائی مفلس کو، بہت قرض والے اور دردمند دیت والے کو۔

(۱۶۰۵) حضرت قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ پر کسی کی ضمانت پڑ گئی تھی اور اس غرض کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا زکوٰۃ کا انتظار کرو تمہیں اس میں سے دیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا قبیصہ!

المَسْأَلَةَ لا تَحِلُّ إلاَّ لأَحَدِ ثَلاثَةٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَها ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُل أَصابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ أو قَالَ سِدَاداً مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصابَتْهُ فاقَةٌ، حتى يَقُولَ ثَلاثَةٌ مِنْ ذَوي الحِجَا مِنْ قَومِهِ لَقَدْ أَصابَتْ فُلاناً فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ المَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ أَو قَالَ سِدَاداً مِنْ عَيْشٍ فَما سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يا قَبِيصَةُ فَسُحْتٌ يَأْكُلُها صَاحِبُها سُحْتاً. رَواهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ والنَّسَائي وأَبُو دَاوُدَ.

٦ ـ بَابُ الصَّرْفِ فِي سَبِيلِ اللّهِ وابنِ السَّبِيلِ

١٦٠٦/ ١ ـ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: لا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إلاَّ فِي سَبِيلِ اللّهِ، أَوِ ابْنِ السَّبِيلِ، أَو جَارٍ فَقِيرٍ يُتَصَدَّق عَلَيْهِ فيُهدِي لَكَ أو يَدْعُوكَ، رَواهُ أَبُو دَاوُدَ. وفِي لَفْظٍ: لا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ إلاَّ لِخَمْسَةٍ: لِعَامِلٍ عَلَيْها، أَو رَجُلٍ اشْتَرَاها بِمالِهِ، أَو غَارِمٍ، أَو غَازٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ، أَو مِسْكِينٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ بها فَأَهدَىٰ مِنْها لِغَنِيٍّ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

ويُحمَل هذا الغارم على من تحمَّل حمالةً لإصلاح ذات البين، كما في حديث قبيصة؛ لا لمصلحة نفسه، لقوله في حديث أنس: «أو ذي غُرم مُفْظِع».

١٦٠٧/ ٢ ـ وَعَنْ ابنِ لاسٍ الخُزاعيِّ قَالَ: حَمَلَنا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى إِبِلٍ مِنَ الصَّدَقَةِ إِلَىٰ الْحَجِّ. رَواهُ أحمد وَذَكَرَهُ البُخَارِيُّ تَعْلِيقاً.

١٦٠٨/ ٣ ـ وَعَنْ أُمِّ مَعْقَلٍ الأَسَدِيَّةِ أَنَّ زَوجَها جَعَلَ بكْراً فِي سَبِيلِ اللّهِ وَأَنَّها أَرَادَتِ الْعُمْرَةَ فَسَأَلَتْ زَوجَها الْبَكْرَ فَأَبَىٰ فأتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذلك لَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعْطِيَها وَقَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فِي سَبِيلِ اللّهِ. رَواهُ أَحمَدُ.

١٦٠٩/ ٤ ـ وَعَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّهِ بْنِ سَلامٍ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ مَعْقلٍ قَالَتْ: لَمَّا حَجَّ رسُولُ اللّهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وكان لَنا جَمَلٌ فَجَعَلَهُ أَبُو مَعْقلٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ، وَأَصابَنا مَرَضٌ وَهَلَكَ أَبُو مَعْقِلٍ وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فلمَّا فَرَغَ مِنْ حَجَّتِهِ جِئْتُهُ، فَقَالَ: يا أُمَّ مَعْقلٍ ما مَنَعَكَ أَنْ تَخْرُجِي؟ قَالَتْ: لَقَدْ تَهَيَّأْنا فَهَلَكَ أَبُو مَعْقلٍ وَكَانَ لَنا جَمَلٌ هُوَ الَّذِي نَحُجُّ عَلَيْهِ فَأَوصَىٰ بِهِ أَبُو مَعْقلٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ، قَالَ: فَهَلاَّ خَرَجْتِ عَلَيْهِ، فَإِنَّ الحَجَّ مِنْ سَبِيلِ اللّهِ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٧ ـ بَابُ ما يُذْكَرُ فِي استيعابِ الأَصْنافِ

١٦١٠/ ١ ـ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائيِّ قَالَ: أَتَيْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَأَتَى

دیکھو مانگنا بس تین شخصوں ہی کے لیے حلال ہے۔ وہ شخص جس کو ضمانت پڑ گئی ہو یہاں تک کہ ادا ہو جائے پھر نہ مانگے، مصیبت زدہ کے لیے جس کا مال برباد ہو گیا ہو یہاں تک کہ اس کے پاس سامان زندگی یا ضروریاتِ زندگی فراہم ہو جائیں اور فاقہ والے کے لیے جس کے فاقہ کی گواہی اس کی قوم کے تین ممتاز آدمی دیں یہاں تک کہ اس کے پاس سامانِ زندگی یا ضروریات زندگی فراہم ہو جائیں۔ ان تینوں کے علاوہ کسی اور کو مانگنا حرام ہے کہ مانگ کر حرام کھاتا ہے۔

۷،۸۔ فی سبیل اللہ اور مسافر کو زکوٰۃ دینا

(۱۶۰۶) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار کو زکوٰۃ حلال نہیں سوائے جہاد کرنے والوں کے اور مسافر کے یا کسی کا ہمسایہ فقیر ہو اور اسے زکوٰۃ دی گئی ہو پھر وہ اپنے مال دار پڑوسی کو اس میں سے تحفے بھیجے۔ اس کی دعوت کر دے۔ یہ لفظ بھی ہے کہ زکوٰۃ صرف پانچ آدمیوں کو حلال ہے۔ زکوٰۃ وصول کرنے والے کو، زکوٰۃ کے خریدار کو، قرضدار کو یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کو یا اس مال دار کو جس کا پڑوسی فقیر ہو اور اسے زکوٰۃ دی گئی ہو پھر وہ اس کو ہدیے کے طور پر کچھ بھیج دے۔

فقہ الحدیث: یہاں مقروض سے مراد وہ شخص ہے جس نے آپس میں اصلاح کی خاطر ضمانت دے دی ہو جیسا کہ حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے نہ کہ ذاتی غرض کے لیے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے یا تاوان بھرنے والے مقروض کے لیے۔

(۱۶۰۷) حضرت ابن لاس الخزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے اونٹوں پر سوار کر کے حج کو بھیجا۔

(۱۶۰۸) حضرت اُمِ معقل رضی اللہ عنہا الاسدیہ سے مروی ہے کہ اس کے شوہر نے ایک اونٹ اللہ کی راہ میں نامزد کر دیا حالانکہ اُمِ معقل رضی اللہ عنہا نے عمرہ کا ارادہ کر لیا تھا۔ انہوں نے اپنے شوہر سے وہ اونٹ مانگا۔ اس نے انکار کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپؐ سے پورا واقعہ بیان فرمایا۔ آپؐ نے انہیں اونٹ دینے کا حکم فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ حج اور عمرہ اللہ کی راہ میں شامل ہیں۔

(۱۶۰۹) حضرت اُمِ معقل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کیا تو ہمارے پاس ایک ہی اونٹ تھا۔ اسے بھی حضرت ابو معقل رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں دے دیا تھا۔ ہم بیمار ہو گئے اور حضرت ابو معقل کا انتقال ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے روانہ ہو گئے۔ میں حج کے بعد آپؐ کی خدمت میں آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اُمِ معقل! تم ہمارے ساتھ حج کو کیوں نہیں گئیں؟ فرمایا ہم نے تیاری تو کر لی تھی مگر حضرت ابو معقل کا انتقال ہو گیا تھا۔ ہمارے پاس ایک ہی اونٹ تھا جس پر وہ حج کیا کرتے تھے۔ حضرت ابو معقل رضی اللہ عنہ نے وہ اونٹ اللہ کی راہ میں دینے کی وصیت کر دی۔ آپؐ نے فرمایا پھر تم اسی پر سوار ہو کر کیوں نہ چلی گئیں۔ حج بھی تو اللہ کی راہ میں شامل ہے۔

آٹھوں مصارف میں زکوٰۃ دینا

(۱۶۱۰) حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر آپؐ سے بیعت کی۔ اس وقت

رَجُلٌ فَقَالَ: أَعْطِنِي مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ حَتَّى حَكَمَ فِيهَا هُوَ فَجَزَّأَها ثَمانِيَةَ أَجْزَاءٍ، فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ، ويُرْوَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِسَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ: اذْهَبْ إِلَىٰ صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهُ فَلْيَدْفَعْها إِلَيْكَ.

٨ ـ بَابُ تحريم الصَّدَقَةِ عَلَى بَنِي هاشِمٍ وَمَوَالِيهِمْ دونَ مَوَالِي أَزْوَاجِهِمْ

١٦١١/ ١ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَها فِي فِيهِ، فَقَالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: كِخْ كِخْ ارْمِ بِها أما عَلِمْتَ أَنَّا لا نَأْكُلُ الصدَّقَةَ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلِمُسْلِمٍ: أَنَّا لا تَحِلُّ لَنا الصدَّقَةُ.

١٦١٢/ ٢ ـ وعَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَىٰ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلاً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَىٰ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْما تُصِيبَ مِنْها قَالَ لا حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فأسْأَلَهُ. وانطَلَقَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لاتَحِلُّ لَنا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، رَواهُ الْخَمْسَةُ إِلاَّ ابنُ ماجَه وصحَّحَهُ التِّرمِذِيُّ.

١٦١٣/ ٣ ـ وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِشَاةٍ مِنَ الصدَّقَةِ فَبَعَثْتُ إِلَىٰ عَائِشَةَ مِنْها بِشَيْءٍ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: لا إِلاَّ أَنَّ نُسَيْبَةَ بَعَثَتْ إِلَيْنا مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتُمْ بِها إِلَيْها، فَقَالَ: إِنَّها قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّها. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦١٤/ ٤ ـ وَعَنْ جُوَيْرَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْها فَقَالَ: هَلْ مِنْ طَعَامٍ؟ فَقَالَتْ لا وَاللَّهِ ما عِنْدَنا طَعَامٌ إِلاَّ عَظْمٌ مِنْ شَاةٍ أُعْطِيَتْها مَولاتِي مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّها. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

٩ ـ بَابُ نَهْيِ الْمُتَصَدِّقِ أَنْ يَشْتَرِيَ ما تَصَدَّقَ بِهِ

١٦١٥/ ١ ـ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ برخص فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: لا تَشْتَرِهِ، وَلا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ، وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦١٦/ ٢ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللَّهِ. وفِي لَفْظٍ:

ایک شخص آیا اس نے درخواست کی کہ مجھے زکوٰۃ میں سے عطا فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا دیکھو زکوٰۃ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نہ اپنے نبیؐ کے حکم سے راضی ہوا اور نہ کسی اور کے حکم سے یہاں تک کہ خود ہی اس کے آٹھ حصے مقرر فرما دیے اگر تم ان اقسام میں سے ہو تو میں تمہیں زکوٰۃ دے دوں گا۔ روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ (جن پر ایک کفارہ لازم ہو گیا تھا) کو فرمایا کہ بنی زریق کی زکوٰۃ وصول کرنے والے کے پاس جاؤ اور اس سے کہو وہ تمہیں زکوٰۃ دے دے گا۔

اولادِ ہاشم اور ان کے آزاد کردہ غلاموں پر زکوٰۃ حرام ہے تاہم ان کی بیویوں کے آزاد کردہ غلاموں پر حرام نہیں

(۱۶۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حضرت حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں رکھ لی۔ فرمایا تھو تھو، تھوک دو۔ تمہیں معلوم نہیں ہم زکوٰۃ نہیں کھاتے۔ مسلم میں ہے کہ ہمیں زکوٰۃ حلال نہیں۔

(۱۶۱۲) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا اس نے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے کہا تم بھی میرے ساتھ رہو تا کہ تمہیں بھی اس سے حصہ مل جائے۔ انہوں نے کہا نہیں، جب تک میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ نہ لوں۔ آخر انہوں نے آپؐ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں۔ قوم کے آزاد کردہ غلام انہیں میں شامل ہیں۔

(۱۶۱۳) حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے پاس زکوٰۃ کی ایک بکری بھیجی۔ میں نے اس میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کچھ بھیج دیا۔ پھر جب آپ گھر تشریف لائے تو پوچھا کچھ ہے؟ عرض کی نہیں۔ ہاں نُسیبہ نے ہمیں اس بکری کا کچھ گوشت بھیجا ہے جو آپ نے اسے زکوٰۃ میں دی تھی۔ فرمایا زکوٰۃ اپنی جگہ میں پہنچ گئی (یہ ہدیہ ہے)۔

(۱۶۱۴) حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے عرض کی اللہ کی قسم نہیں۔ ہاں اس بکری کی ہڈی تو ہے جو آپؐ نے میری آزاد کردہ لونڈی کو زکوٰۃ میں دی تھی۔ فرمایا لے آؤ وہ اپنے محل کو پہنچ چکی ہے۔

زکوٰۃ دینے والا اپنی زکوٰۃ نہ خریدے

(۱۶۱۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے ایک شخص کو اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دیا اس نے اسے دُبلا کر دیا۔ میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کر لیا اور خیال کیا کہ وہ اسے سستا بیچ دے گا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے نہ خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو اگرچہ وہ تمہیں ایک درہم میں دے کیونکہ صدقہ واپس لینے والا قے کر کے چاٹنے والے کی مانند ہے۔

(۱۶۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دیا (ایک لفظ میں ہے)

تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، ثُمَّ رَآها تُبَاعُ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَها فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ. رَواهُ الْجَماعَةُ. زَادَ الْبُخَارِيُّ: فَبِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لا يَتْرُكُ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئاً تَصَدَّقَ بِهِ إلاَّ جَعَلَهُ صَدَقَةً.

وحمل قوم هذا على التنزيه واحتجوا بعموم قوله: «أو رجل اشتراها بماله» في خبر أبي سعيد، ويدل عليه ابتياع ابن عمر، وهو راوي الخبر؛ ولو فَهِم منه التحريم لما فعله وتقرّب بصدقةٍ تستند إليه.

١٠ - بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَلَى الزَّوجِ والأَقَارِبِ

١/١٦١٧ - عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَو مِنْ حُلِيِّكُنَّ: قَالَتْ فَرَجَعْت إلى عَبْدِ اللَّهِ فَقُلْت إنَّكَ رَجُلٌ خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنا بالصَّدَقَةِ فَأْتِهِ فَاسْأَلْهُ فَإنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِىءُ عَنِّي وَإلاَّ صَرَفْتُها إلَى غَيْرِكُمْ قَالَتْ: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: بَلِ ائتِهِ أَنْتِ قَالَتْ: فَانْطَلَقْت فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَاجَتِي حَاجَتُها قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهابَةُ قَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنا بِلالٌ فَقُلْنا لَهُ ائت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بالْبَابِ يَسْأَلانِكَ أَتُجْزِىءُ الصَّدَقَةُ عَنْهُما عَلَىٰ أَزْوَاجِهِما، وَعَلَىٰ أَيْتَامٍ فِي حُجُورِهِما وَلا تُخْبِرْ مَنْ نَحْنُ، قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلالٌ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ هُما؟ قَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ، فَقَالَ: أيُّ الزَّيَانِبِ؟ فَقَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ: لَهُما أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وأَجْرُ الصَّدَقَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي لَفْظِ الْبُخَارِيِّ أَيُجْزِىءُ عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَى زَوجِي، وَعَلَىٰ أَيْتَامٍ لِي فِي حِجْرِي.

وهذا عند أكثر أهل العلم في صدقة التطوّع.

٢/١٦١٨ - وَعَنْ سَلْمانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: الصَّدَقَةُ عَلَى المِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجه والتِّرْمِذِيُّ.

٣/١٦١٩ - وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إنَّ أَفْضَلَ الصَّدَقَةِ الصَّدَقَةُ عَلَى ذِي الرَّحِمِ الْكَاشِحِ. رَواهُ أَحْمَدُ وَلَهُ مِثْلُهُ مِنْ حَدِيْثِ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ.

٤/١٦٢٠ - وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إذَا كَانَ ذَوُو قَرَابَةٍ لا تَعُولُهُمْ فَأَعْطِهِمْ مِنْ زَكَاةِ مالِكَ، وَإِنْ كُنْتَ تَعُولُهُمْ فَلا تُعْطِهِمْ وَلا تَجْعَلْها لِمَنْ تَعُولُ. رَواهُ الأَثْرَمُ فِي «سُنَنِهِ».

اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا خیرات کیا۔ پھر آپ نے اسے دیکھا کہ وہ بک رہا ہے۔ آپ نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا تو آپؐ نے فرمایا اے عمر! صدقہ واپس نہ لو۔ بخاری میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اسی وجہ سے اگر کوئی صدقہ کی ہوئی چیز خریدتے تو اسے خیرات ہی کر دیا کرتے تھے۔

فقہ الحدیث: اسے علماء نے کراہت تنزیہی پر محمول کیا ہے اور ذیل کی حدیثِ ابوسعید کے عموم سے استدلال کیا ہے۔ یا صدقہ اس کے لیے حلال ہے جس نے اسے اپنے مال سے خریدا ہو۔

فقہ الحدیث: نہی تنزیہی کے معنی پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا خریدنا بھی دلالت کرتا ہے حالانکہ آپ حدیث کے راوی ہیں۔ اگر آپ حرام سمجھتے تو ہرگز نہ خریدتے اور ایسے صدقہ کو خیرات نہ کرتے جس کی نسبت حرمت کی طرف ہوتی ہو۔

شوہر اور رشتہ داروں کو صدقہ دینے کی فضیلت

(۱۶۱۷) حضرت زینب رضی اللہ عنہا زوجہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتو! خیرات کرو اگرچہ زیور ہی سہی۔ میں نے حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا آپ تنگدست ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں خیرات کا حکم فرمایا ہے۔ آپؐ سے جا کر پوچھ لیجیے اگر میں آپ کو خیرات دے سکتی ہوں تو آپ کو دوں گی ورنہ کسی اور کو دے دوں گی۔ انہوں نے فرمایا تم ہی جا کر پوچھ لو۔ چنانچہ میں گئی ایک انصاریہ بھی آپ کے دروازے پر کھڑی تھی اور وہ بھی یہی پوچھنے آئی تھی۔ آپ کا رعب والا چہرہ تھا۔ ہمارے پاس حضرت بلال آئے تو ہم نے ان سے کہا رسول اللہ ﷺ سے کہہ دو دو عورتیں دروازے پر کھڑی ہیں اور یہ پوچھتی ہیں کہ اگر صدقہ شوہروں کو اور گود والے یتیموں کو دے دیا جائے تو کیا ادا ہو جائے گا اور آپ ﷺ کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ آخر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اندر جا کر آپؐ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا کون عورتیں ہیں؟ انہوں نے عرض کی ایک انصاریہ ہیں اور ایک زینب ہیں۔ پوچھا کونسی زینب؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا عبداللہ کی بیوی۔ فرمایا ان کے لیے دُہرا ثواب ہے رشتے داری کا بھی اور خیرات کا بھی۔ بخاری میں ہے کہ کیا صدقہ مجھ سے کافی ہوگا اگر میں اسے اپنے شوہر پر اور گود والے یتیموں پر خرچ کر دوں؟

فقہ الحدیث: اکثر اہل علم کے نزدیک یہ حدیث نفلی صدقے کے بارے میں ہے۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے فرمایا بظاہر بیوی شوہر کو صدقہ دے سکتی ہے خواہ نفلی صدقہ ہو یا فرضی کیونکہ حدیث عام ہے اور ناجائز کہنے والے کے ذمے دلیل واجب ہے۔ میں (مترجم) کہتا ہوں اکثر اہلِ علم ناجائز کہتے ہیں۔ مگر میں نے عدم جواز کی کوئی دلیل نہیں پائی۔

(۱۶۱۸) حضرت سلمان بن عامرؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا خیرات مسکین پر خیرات ہی ہے اور رشتہ داروں پر خیرات بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔

(۱۶۱۹) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین صدقہ کینہ رکھنے والے رشتہ دار پر صدقہ کرنا ہے۔ احمد میں حکیم بن حزام سے اس کی مانند حدیث ہے۔

(۱۶۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: اگر ایسے رشتہ دار ہوں جن کا خرچہ تمہارے ذمے نہیں ہے تو انہیں اپنے مال کی زکوٰۃ دے دو اور اگر تمہارے ذمہ ان کا خرچ ہے تو نہ دو۔ زکوٰۃ انہیں نہ دو جن کا خرچ تمہارے ذمّے ہے۔

فقہ الحدیث: امام شوکانی نے فرمایا جس نے کہا رشتے داری اور وجوب نفقہ زکوٰۃ دینے میں مانع ہیں۔ اس پر واجب ہے کہ دلیل پیش کرے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ایک قول پیش کیا جاتا ہے اور وہ حجت نہیں۔ (مترجم)

١١ ـ بَابُ زَكَاةِ الفِطْرِ

١٦٢١/١ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ أَو صَاعاً مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ والحُرِّ، والذَّكَرِ والأُنْثَى، والصَّغِيرِ والكَبِيرِ مِنَ المُسْلِمِينَ. رَواهُ الْجَماعَةُ ولأَحْمَدَ والبُخَارِيِّ وأَبِي دَاوُدَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ إلاَّ عَاماً وَاحِداً أعوز التَّمْرُ فَأَعْطَى الشَّعِيرَ، وَلِلْبُخَارِيِّ: وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الفِطْرِ بِيَوم أَو يَومَيْنِ.

١٦٢٢/٢ ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعاً مِنْ طَعَامٍ، أَو صَاعاً مِنْ شَعِيرٍ، أَو صَاعاً مِنْ تَمْرٍ، أو صاعاً من أقِطٍ أو صاعاً من زبيب أخرجاه، وفي رواية كنا نخرج زكاة الفطر إذ كان فينا رسول الله ﷺ صاعاً من طعام أو صاعاً من تمر أو صاعاً من شعير أو صَاعاً مِنْ زَبِيبٍ أَو صَاعاً مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنا مُعَاوِيَةُ المَدِينَةَ، فَقَالَ: إِنِّي لأَرَىٰ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ يَعْدِلُ صَاعاً مِنْ تَمْرٍ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ قَالَ أَبُو سعِيدٍ: فَلا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَما كُنْت أُخْرِجهُ، رَواهُ الْجَماعَةُ، لٰكِن البُخَارِي لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلا أَزَالُ إلى آخره، وابْنُ ماجه لَمْ يَذْكُرْ لَفْظَةَ «أَو» في شَيْءٍ مِنْهُ. وللنَّسائِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: فَرَضَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعاً مِنْ طَعَامٍ أَو صَاعاً مِنْ شَعِيرٍ، أَو صَاعاً مِنْ تَمْرٍ، أَو صَاعاً مِنْ أَقِطٍ وَهُوَ حُجَّةٌ فِي أَنَّ الأَقِطَ أَصْلٌ، وللدَّارَقُطْنِيِّ عَنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلانَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: ما أَخْرَجْنا عَلَىٰ عَهدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إلاَّ صَاعاً مِنْ دَقِيقٍ، أو صَاعاً مِنْ تَمْرٍ، أَو صَاعاً مِنْ سُلْتٍ، أَو صَاعاً مِنْ زَبِيبٍ، أَو صَاعاً مِنْ شَعِيرٍ، أَو صَاعاً مِنْ أَقِطٍ، فَقَالَ ابْنُ المَدِينِي لِسُفْيَانَ: يَا أَبَا مُحَمدٍ إِنَّ أَحَداً لا يَذْكُرُ فِي هٰذَا الدَّقِيقِ، فَقَالَ بَلَىٰ هُوَ فِيهِ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَاحْتَجَّ بِهِ أَحْمَدُ عَلَىٰ إِجْزاءِ الدَّقِيقِ.

١٦٢٣/٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إلى الصَّلاةِ. رَواهُ الْجَماعَة إلاَّ ابْنَ ماجَه.

١٦٢٤/٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَرَضَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهرَةً لِلْصَّائِم مِنَ اللَّغْوِ والرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ، فَمَنْ أَدَّاها قَبْلَ الصَّلاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَدَّاها بَعْدَ الصَّلاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

١٦٢٥/٥ ـ وعَنْ إِسْحٰقَ بنِ سُلَيْمانَ الرَّازِيّ قالَ: قلت لِمالِكِ بْنِ أَنَسٍ: أَبَا عَبْدِ اللَّهِ كَمْ قَدْرُ صاعِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قالَ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ بالْعَرَاقِيِّ أَنا حَزَرْتُهُ فقلْتُ: أَبَا

صدقۃ الفطر کا بیان

(۱۶۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جَو غلام، آزاد مرد، عورت اور چھوٹوں اور بڑوں سب پر فرض کیا۔ احمد، بخاری اور ابوداؤد میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کھجور دیا کرتے تھے مگر ایک سال انہیں کھجوروں کی زیادہ ضرورت تھی اس لیے انہوں نے جو دیے۔ بخاری میں ہے کہ لوگ عید سے ایک یا دو دن پہلے ہی صدقۂ فطر ادا کر دیا کرتے تھے۔

(۱۶۲۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم صدقہ فطر ایک صاع طعام یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع منقہ یا ایک صاع پنیر دیا کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور آپؐ کے بعد بھی اسی طرح دیتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں تشریف لائے اور فرمایا میرے خیال میں شام کے گیہوں کے دو مُد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ پھر لوگ آدھا صاع گیہوں دینے لگے مگر میں تو حسب سابق ہی ادا کرتا رہوں گا۔ بخاری میں حضرت ابو سعید کا یہ قول نہیں ہے کہ ہمیشہ اسی طرح دیتا رہوں گا اور ابنِ ماجہ نے اَوْ (یا) کا لفظ ذکر نہیں کیا۔ نسائی میں حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر ایک صاع طعام یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر فرض کیا۔

<u>فقہ الحدیث:</u> یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ پنیر اصل ہے۔ دار قطنی میں حضرت ابو سعید سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آٹے کا یا کھجور کا یا بے چھلکوں کے جَو کا یا منقے کا یا جو کا یا پنیر کا ایک ہی صاع ادا کیا ہے۔ امام ابنِ مدینی نے امام سفیان سے پوچھا اے ابو محمد! اس حدیث میں کوئی آٹے کا ذکر نہیں کرتا۔ فرمایا کیوں نہیں، آٹا اس میں ہے۔

<u>فقہ الحدیث:</u> امام احمد رحمہ اللہ نے آٹے کے کافی ہونے پر اس حدیث کو دلیل بنایا ہے۔

(۱۶۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ لوگ نماز عید کو روانہ ہونے سے پہلے پہلے زکوٰۃ فطر ادا کر دیں۔

(۱۶۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر روزے دار کو بے ہودگی اور فحش سے پاک کرنے کے لیے اور غربا کے کھانے کے لیے فرض کیا، اگر نماز سے پہلے ادا کیا گیا تو مقبول ہے ورنہ صدقۂ فطر نہ ہوگا بلکہ عام صدقہ ہوگا۔

(۱۶۲۵) اسحاق بن سلیمان سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے ابو عبداللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع کتنا ہوتا تھا فرمایا عراقی پیمانے کے مطابق پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کا میں نے یہی اندازہ کیا ہے۔ میں نے کہا:

عَبْدِ اللَّهِ خالَفتَ شيْخَ القَومِ. قالَ: مَنْ هُوَ؟ قُلْتُ: أَبو حَنيفَةَ يقُولُ ثَمانِيةُ أرْطَالٍ، فَغَضِبَ غَضَباً شَدِيداً ثمَّ قالَ لِجُلَسائِنا: يا فُلانُ هاتِ صاعَ جدِّكَ، يا فلانُ هاتِ صاعَ عَمِّكَ، يا فُلان هاتِ صاعَ جدَّتِكَ، قالَ إسْحَقُ: فاجتَمَعتْ آصُعٌ، فقالَ: ما تَحْفَظُونَ في هٰذَا؟ فقالَ هٰذا: حدَّثَني أبي عَنْ أَبيهِ أنَّهُ كانَ يُؤَدِّي بهٰذَا الصاعِ إلى النبيِّ ﷺ. وقالَ هذا: حدَّثني أبي عن أخيهِ أنَّهُ كان يُؤدِّي بهذا الصاعِ إلى النبيِّ ﷺ وقال الآخرُ: حدَّثني أَبي عَنْ أُمِّه أنَّها أدَّتْ بهٰذَا الصَّاعِ إلى النبيِّ ﷺ. فقالَ مالكٌ: أنا حزَرْت هٰذِهِ فَوَجدْتُها خَمْسَةَ أَرْطالٍ وَثُلُثاً. رَواهُ الدَّارقطْنيُّ.

اے ابوعبداللہ! آپ نے قوم کے شیخ کی مخالفت کی ہے۔ فرمایا کون؟ میں نے کہا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی۔ وہ فرماتے ہیں صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے۔ اس پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سخت برہم ہوئے اور ہمارے ساتھیوں کو حکم فرمایا کہ اے فلاں اپنے دادا کا، اے فلاں اپنے چچا کا اور اے فلاں اپنی دادای کا صاع لے آؤ۔ آخر بہت سے صاع جمع ہو گئے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا تمہیں صاع کے بارے میں کیا یاد ہے۔ ایک نے کہا میرے باپ نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ وہ اس صاع سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔ دوسرے نے کہا۔ میرے باپ نے اپنے بھائی سے بیان کیا کہ وہ اس صاع سے آپ کو فطرہ ادا کیا کرتے تھے۔ تیسرے نے کہا میرے باپ نے اپنی ماں سے بیان کیا کہ انہوں نے اس صاع سے آپ کو فطرہ ادا کیا۔ پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے اسی صاع کا اندازہ کیا ہے۔ وہ پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کا ہے۔
(صاع کی تفصیل زکوٰۃ میں وسق کے بیان میں گزر چکی ہے)۔

٥ ـ كتاب الصوم

١ ـ بابُ ما يَثْبُت بهِ الصَّومُ والفِطْرُ مِنَ الشُّهُودِ

١٦٢٦/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عُمَر قَالَ: تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلالَ فأخْبَرْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ أنّي رَأَيْتُهُ فَصامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ. رَواهُ أبو دَاوُدَ والدَّارقطني وقالَ: تفَرَّدَ بِهِ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ ابنِ وَهبٍ وَهوَ ثِقَةٌ.

١٦٢٧/ ٢ ـ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: جَاءَ أَعْرَابيٌّ إلى النبيِّ ﷺ فقالَ إنّي رَأَيت الهِلالَ، يَعْنِي رَمَضَانَ، فقالَ: أَتَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إلاَّ اللَّهُ؟ قالَ: نَعَمْ، قالَ: أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحمَّداً رسُولُ اللَّهِ، قالَ: نَعَمْ، قالَ: يَا بِلالُ أَذِّنْ في النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَداً. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ أَحْمَدَ، وَرَواهُ أبو دَاودَ أيْضاً مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سِماكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسلاً. بِمَعْناهُ وقالَ: فأمَرَ بِلالاً فَنادَى في النَّاسِ أنْ يَقومُوا وَأَنْ يَصُومُوا.

١٦٢٨/ ٣ ـ وَعَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النبيِّ ﷺ قالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ في آخِرِ يَومٍ مِنْ رَمَضَانَ فَقَدِمَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النبيِّ ﷺ باللَّهِ لأَهَلَّ الهِلالُ أَمْسِ عَشِيَّةً، فأَمَرَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ أنْ يُفْطِرُوا. رَواهُ أحمَدُ وأبو داود، وَزَادَ في رِوايَةٍ: وأَنْ يَغْدُوا إلى مُصَلاَّهُمْ.

١٦٢٩/ ٤ ـ وَعَنْ عبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الخَطَّابِ أنَّهُ خَطَبَ في الْيَومِ الذي شُكَّ فِيهِ فقالَ: ألا إنِّي جالَسْت أصحابَ رسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَاءَلْتُهُمْ وأنَّهُمْ حدَّثُونِي أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: صُومُوا لِرؤيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لرؤيَتِهِ، وأنْسُكوا لَها، فإنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا ثَلاثِينَ يَوماً، فإنْ شَهِدَ شاهِدَانِ مُسْلِمانِ فَصُومُوا وأفْطِرُوا. رَواهُ أحمَدُ، وروَاهُ النَّسائِيُّ وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ: مُسْلِمانِ.

١٦٣٠/ ٥ ـ وَعَنْ أَمِيرِ مَكَّةَ الحَارِثِ بْنِ حاطِبٍ قالَ: عَهِدَ إلَيْنا رسُولُ اللَّهِ ﷺ أنْ نَنْسِكَ لِلرُّؤيَةِ، فإنْ لَمْ نَرَهُ، وَشَهِدَ شاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنا بِشَهادَتِهِما. رَواهُ أبُو دَاوُدَ والدَّارَقُطْنِيُّ وقالَ هٰذَا إسْنادٌ مُتَّصِلٌ صَحِيحٌ.

کتاب الصّیام

کن گواہوں کی گواہی پر روزہ رکھا یا ترک کیا جائے

(۱۶۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: لوگ ہلال دیکھنے لگے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے ہلال دیکھ لیا ہے تو اس پر آپؐ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ دارقطنی نے کہا اس حدیث میں ابن وہب سے مروان بن محمد تنہا راوی ہیں اور وہ ثقہ ہیں۔

(۱۶۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا میں نے ہلالِ رمضان دیکھا ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا تو توحید و رسالت کی گواہی دیتا ہے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔ ابوداؤد و حماد بن سلمۃ سے وہ سماک سے وہ عکرمہ سے اس کے ہم معنی مرسل روایت لائے ہیں۔ اس میں ہے پھر آپؐ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا۔ انہوں نے لوگوں میں قیام کرنے اور روزہ رکھنے کا اعلان فرمایا۔

(۱۶۲۸) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: لوگوں نے رمضان کے آخری دن میں اختلاف کیا پھر دو دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا اللہ کی قسم انہوں نے کل شام چاند دیکھا ہے۔ اس پر آپؐ نے لوگوں کو روزہ کھولنے کا حکم فرمایا۔ ابوداؤد نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ وہ کل صبح عیدگاہ جائیں۔

(۱۶۲۹) حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب سے روایت ہے کہ انہوں نے اس دن تقریر کی جس دن شک تھا اور فرمایا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس بیٹھا ہوں اور ان سے پوچھا ہے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر ہی روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر موقوف کرو۔ اور چاند دیکھ کر ہی قربانی کرو۔ اگر مطلع صاف نہ ہو تو تیس دن پورے کر لو اور اگر مسلمان (دو مسلمان) گواہی دے دیں تو روزے رکھو اور روزے موقوف کرو۔ نسائی نے مسلمان کے لفظ کو ذکر نہیں کیا۔

(۱۶۳۰) امیرِ مکہ حضرت حارث بن حاطب سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا کہ ہم چاند دیکھ کر ہی قربانی کریں۔ اگر ہم نے چاند نہ دیکھا ہو اور دو عادل گواہ گواہی دے دیں تو ان کی گواہی پر قربانی کریں۔ دارقطنی نے کہا اس حدیث کی سند متصل اور صحیح ہے۔

٢ ـ بابُ ما جاءَ في يوم الغَيْمِ والشَّكِّ

١٦٣١/١ ـ عَنِ ابْنِ عمر عَنْ رَسُولِ اللّهِ ﷺ قالَ: إذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإذَا رَأَيْتُمُوهُ فأفْطِرُوا، فإنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فاقْدُرُوا لهُ. أخْرَجَاهُ هُما والنَّسائيُّ وابْنُ ماجه، وفي لَفْظٍ: الشَّهرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلا تَصُومُوا حتّى تَرَوهُ، فإنْ غمَّ عَلَيْكُمْ فأكْمِلُوا العِدَّةَ ثَلاثِينَ. رَواهُ البُخارِيُّ، وَفي لَفْظٍ: أنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ فقالَ: الشَّهرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، ثمّ عَقَدَ إبْهامَهُ في الثَّالِثَةِ، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وأفطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فإنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فاقدُرُوا ثلاثِينَ. رَواهُ مُسْلِمٌ، وفي روايَةٍ أنّهُ قالَ: إنّما الشَّهرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلا تَصُومُوا حتّى تَرَوهُ، وَلا تَفطُرُوا حتّى تَرَوهُ، فإنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فاقْدُرُوا لهُ. رَواهُ مُسلمٌ وأحْمَدُ وَزَادَ: قالَ نافِعٌ: وكانَ عبْدُ اللّهِ إذَا مَضى مِنْ شَعبانَ تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوماً يَبْعَثُ مَنْ يَنْظُرُ، فإنْ رَأَىٰ فَذَاكَ، وَإنْ لَمْ يَرَ وَلَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحابٌ وَلا قَتَرٌ أصْبَحَ مُفْطِراً، وَإنْ حالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحابٌ أو قَتَرٌ أصْبَحَ صَائماً.

١٦٣٢/٢ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فإنْ غُبِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلاثِينَ. رواهُ البخاريُّ ومسلمٌ وقال: فإنْ غُبِيَ عليكمْ فَعُدُّوا ثلاثينَ. وفي لفظ: صومُوا لرُؤيَتِهِ فإنْ غمِّيَ عليكمْ فَعُدُّوا ثلاثِينَ. رَواهُ أحْمَدُ، وفي لَفْظٍ: إذَا رَأَيْتُمُ الهِلالَ فَصُومُوا، وإذَا رَأَيْتُمُوهُ فأفْطِرُوا، فإنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثلاثِينَ يَوماً. رَواهُ أحْمَدُ ومسْلمٌ وابنُ ماجَه والنَّسائيُّ. وفي لَفْظٍ: صُومُوا لِرُؤيَتِهِ، وَأَفْطِرُوا لِرُؤيَتِهِ، فإنْ غُمَّ عليْكُمْ، فعدُّوا ثلاثِينَ، ثمَّ أفطِرُوا. رَواهُ أحْمَدُ والتِّرمِذِي وصَحَّحَهُ.

١٦٣٣/٣ ـ وَعَنِ ابنِ عبَّاسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ صُومُوا لرُؤيَتِهِ وافطِروا لرُؤيَتِهِ فإنْ حالَ بيْنَكُمْ وَبيْنَهُ سَحابٌ فَكَمِّلُوا العِدَّةَ ثلاثِينَ، وَلاتَسْتَقْبِلُوا الشَّهرَ اسْتِقْبَالاً. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ والتِّرمذِي بِمَعْناهُ وصحّحه. وفِيهِ لفظ للنَّسائيّ، فأكْمِلُوا العِدَّةَ عِدَّةَ شَعْبَانَ، رَواهُ مِنْ حَدِيثِ أبي يُونُسَ عن سماكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عنْهُ، وفي لَفظ: لا تُقَدِّمُوا الشَّهرَ بِصِيَامِ يَوم وَلا يومَيْنِ إلاَّ أنْ يَكُونَ شَيْئاً يَصُومُهُ أحَدُكُمْ وَلا تَصومُوا حتَّى تَرَوهُ ثمَّ صُومُوا حتَّى تَرَوهُ فإنْ حالَ دُونَهُ غمامَةٌ فأتِمُّوا العِدَّةَ ثلاثينَ ثمَّ أفطِرُوا. رَواهُ أبو دَاودَ.

١٦٣٤/٤ ـ وَعَنْ عائشةَ قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلالِ شعبَانَ ما لا يَتَحَفَّظُهُ مِنْ غَيْرِهِ، يَصُومُ لرُؤيَةِ رَمَضانَ فإنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثلاثينَ يَوماً ثمَّ صامَ. رَواهُ أحْمَدُ وأبو دَاودَ والدَّارقُطنيُّ، وقالَ إسْنادٌ حسَنٌ صَحيحٌ.

بادل اور شک والے دن کیا کرنا چاہیے

(۱۶۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا جب تم اسے (چاند کو) دیکھوتو روزے رکھواور جب تم اسے دیکھوتو روزے رکھنے بند کردو۔ اگر مطلع ابر آلود ہوتو تیس دن کا اندازہ کرلو۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے تو جب تک چاند نہ دیکھ لوروزہ نہ رکھواور اگر مطلع ابر آلود ہوتو تیس دن پورے کرلو۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپؐ نے رمضان کا ذکر فرمایااور (اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو کھول کر اشارے سے) فرمایا مہینہ اتنااور اتنااور اتنا بھی ہوتا ہےاور تیسری باراپنے انگوٹھے کو بند فرمالیا (یعنی انتیس دن کا) تم چاند دیکھ کر روزے رکھواور چاند دیکھ کر روزے ختم کرواگر مطلع ابر آلود ہوتو تیس دن کا اندازہ کرلو۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا جب تک چاند دیکھ نہ لوروزے نہ رکھواور روزے ختم نہ کروجب تک دیکھ نہ لو۔ اگر مطلع ابر آلود ہوتو اس کا اندازہ (تیس دن) کرلو۔ احمد میں اتنا زیادہ ہے۔ نافع کا بیان ہے جب شعبان کے انتیس دن گزر جاتے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو چاند دیکھنے کے لیے بھیجا کرتے تھے اگر چاند دکھائی دے جاتا تو خیر اور اگر دکھائی نہ دیتا نہ اس کے آگے ابر یا گردوغبار ہوتا تو روزہ نہ رکھتے اور اگر ابر یا گردوغبار حائل ہوتا تو صبح کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۱۶۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاند دیکھ کر روزہ رکھواور چاند دیکھ کر ہی موقوف کرواور اگر مطلع ابر آلود ہوتو شعبان کے تیس دن پورے کرلو۔ مسلم میں ہے اگر مطلع غبار آلود ہوتو تیس دن گن لو۔ ایک لفظ میں ہے چاند دیکھ کر روزہ رکھواگر مطلع غبار آلود ہوتو تیس دن گن لو۔ ایک لفظ میں یہ ہے ہلال دیکھ کر روزہ رکھواور ہلال دیکھ کر روزہ ختم کرو۔ اگر مطلع غبار آلود ہوتو تیس دن گن لو۔ ایک لفظ میں ہے ہلال دیکھ کر روزہ رکھواور ہلال دیکھ کر روزہ موقوف کرو۔ اگر مطلع غبار آلود ہوتو تیس دن پورے کرکے روزے موقوف کرو۔

(۱۶۳۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلال دیکھ کر روزے رکھواور ہلال دیکھ کر روزے موقوف کرو۔ اگر تمہارے اور ہلال کے درمیان ابر آجائے تو تیس کی تعداد پوری کرلواور استقبال کے طور پر کوئی روزہ نہ رکھو۔ ترمذی اور نسائی کے لفظ میں ہے شعبان کے تیس دن کی تعداد پوری کرلو۔ (ایک روایت کے لفظ یہ ہیں کہ) مہینے سے ایک یا دودن پہلے روزہ نہ رکھو ہاں یہ کہ پہلے سے کوئی روزے رکھتا آرہا ہو (غرضیکہ) جب تک ہلال نہ دیکھوروزہ نہ رکھو پھر ہلال کے دیکھنے تک روزے رکھو۔ اگر اس کے آگے ابر حائل ہوجائے تو تیس دن کی تعداد پوری کرلو پھر روزے موقوف کردو۔

(۱۶۳۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کے چاند کا اس قدر دھیان رکھتے تھے کہ کسی دوسرے چاند کا اتنا دھیان نہیں رکھتے تھے اور ہلال دیکھ کر رمضان کے روزے رکھتے تھے اگر مطلع ابر آلود ہوتا تو تیس دن شمار کرنے کے بعد روزے رکھتے تھے۔

٥/١٦٣٥ ـ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قالَ: قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ: لا تقدمُوا الشَّهرَ حتَّى تَرَوا الهِلالَ أو تُكمِلُوا العِدَّةَ ثمَّ صُومُوا حتَّى تَرَوا الهلالَ أو تُكمِلُوا العِدَّةَ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ والنَّسائيُّ.

٦/١٦٣٦ ـ عَنْ عَمارِ بْنِ ياسِرٍ قالَ: مَنْ صَامَ الْيَومَ الذِي يُشَكُّ فِيهِ، فَقَدْ عَصَى أَبَا القَاسِمِ محمداً ﷺ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاّ أَحمَدَ وصحَّحهُ التِّرمِذِيُّ وَهُوَ لِلْبُخاريِّ تَعْلِيقاً.

٣ ـ بابُ الهلالِ إذا رآهُ أهلُ بَلْدةٍ هلْ يَلْزَمُ بقيَّةَ البلادِ الصَّومُ

١/١٦٣٧ ـ عَنْ كُرَيْبٍ أنَّ أمَّ الفَضلِ بَعَثَتْهُ إلى مُعاويةَ بالشَّام، فَقالَ: فقدِمْت الشَّامَ فَقَضَيْت حاجَتَها وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضانُ وأنا بالشَّام فَرَأَيْت الهِلالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثمَّ قَدِمْت المَدِينَةَ في آخِرِ الشَّهرِ فَسَأَلَنِي عبْدُ اللّهِ بْنُ عبَّاسٍ، ثمَّ ذَكَرَ الهِلالَ، فقالَ مَتَى رَأَيْتُمْ الْهِلالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْناهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فقالَ: أنتَ رَأَيْتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصامَ مُعَاوِيَةُ فقالَ: لكِنَّا رَأَيْناهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلا نَزَالُ نَصُومُ حتَّى نُكْمِلَ ثلاثِينَ أو نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أفلا تَكْتَفِي بِرُؤيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ فقالَ: لا هكَذَا أَمَرَنا رسُولُ اللّهِ ﷺ. رَواهُ الجماعةُ إلاَّ الْبُخَارِيَّ وابْنَ ماجَه.

٤ ـ بابُ وجوبِ النِّيَّةِ مِنَ اللَّيلِ في الفَرْضِ دونَ النَّفْلِ

١/١٦٣٨ ـ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عن حفصَةَ عَنْ النَّبيِّ ﷺ أَنَّهُ قالَ: مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلا صِيَامَ لهُ. رَواهُ الْخَمسَةُ.

٢/١٦٣٩ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رسُولُ اللّه ﷺ ذاتَ يوم، فقالَ: هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقُلْنا لا، فقالَ: فإنِّي إذَنْ صَائمٌ، ثمَّ أتانا يَوماً آخَرَ فَقُلْنا: يا رسُولَ اللّهِ أُهدِيَ لَنا حَيْسٌ، فقالَ: أرينيهِ فَلَقدْ أَصْبَحْت صَائماً فأكَلَ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ الْبُخَارِيَّ وزَادَ النَّسائيُّ: ثمَّ قالَ إنَّما مَثَلُ صَومِ المُتَطَوِّعِ مَثَلُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مالِهِ الصَّدَقَةَ فإنْ شاءَ أمْضاها، وإنْ شاءَ حَبَسَها. وفي لَفْظٍ لهُ أَيْضاً: قالَ يَا عائِشَةُ إنَّما مَنْزِلةُ مَنْ صامَ في غَيْرِ رَمَضانَ أو في التَّطَوّعِ بِمَنْزِلةِ رَجُلٍ أَخْرَجَ صَدَقَةَ مالِهِ فجادَ مِنها بما شَاءَ فأَمْضاهُ، وبَخِلَ مِنها بما شَاءَ فأمْسَكَهُ. قالَ البخَارِيُّ وقالَتْ أُمُّ الدَّرْداءِ: كانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ عندَكُمْ طَعَامٌ؟ فإنْ قُلْنا لا، قالَ فإنِي صَائمٌ يَومي هذا. قالَ وَفَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وابْنُ عبَّاسٍ وحُذَيفَةُ رضيَ اللّهُ عنهُمْ.

(۱۶۳۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (رمضان کے) مہینے سے پہلے روزے نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو یا تعداد پوری کر لو پھر روزے رکھتے رہو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو یا تعداد پوری کر لو۔

(۱۶۳۶) حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جس نے شک والے دن روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم (محمد ﷺ) کی نافرمانی کی۔

اگر کسی شہر میں چاند دیکھ لیا جائے تو کیا باقی شہروں پر روزہ واجب ہے؟

(۱۶۳۷) حضرت کریب سے مروی ہے کہ ان کو حضرت اُم فضل رضی اللہ عنہا نے شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ حضرت کریب نے شام میں آ کر ان کا کام انجام دیا۔ فرماتے ہیں کہ میں شام ہی میں تھا کہ ہلالِ رمضان نظر آ گیا۔ میں نے شام میں جمعرات کی رات کو چاند دیکھا پھر میں اخیر ماہ میں مدینہ آیا مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ہلال کا ذکر کیا اور پوچھا تم نے کب ہلال دیکھا تھا۔ میں نے کہا ہم نے تو جمعرات کی رات کو دیکھا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم نے بھی اسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں اور بہت سے آدمیوں نے دیکھا تھا اور سب نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ (جمعہ کا) روزہ بھی رکھا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا لیکن ہم نے تو اسے ہفتہ کے دن دیکھا ہے ہم اسی حساب سے روزے رکھتے رہیں گے یہاں تک کہ تیس دن پورے کر لیں یا ہلال دیکھ لیں۔ میں نے کہا کیا آپؓ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رُویت اور ان کے روزے کو کافی نہیں سمجھتے؟ فرمایا نہیں۔ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔

فرضی روزوں میں رات کو نیّت کرنا ضروری ہے، نفلی میں نہیں

(۱۶۳۸) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے (فرض) روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔

(۱۶۳۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک دن میرے پاس رسول اللہ ﷺ نے آ کر فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا اچھا تو میں (نفلی) روزہ رکھ لوں گا پھر آپ ہمارے پاس کسی اور دن میں تشریف لائے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! بطور ہدیہ کے حیس (کھجور، پنیر اور گھی سے بنی ہوئی غذا) آئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا لائیے! میں نے روزے کی حالت میں صبح کی ہے پھر آپؐ نے اس میں سے کھایا اور روزہ ترک کر دیا۔ نسائی نے اتنا اضافہ کیا ہے پھر آپؐ نے فرمایا نفلی روزے دار کی مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنے مال سے نفلی خیرات نکالتا ہے۔ اب اس کی مرضی ہے دے دے یا روک لے۔ اس کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے عائشہ! اس شخص کی حیثیت جو رمضان کے علاوہ یا نفلی روزہ رکھے اس شخص کی سی ہے جو اپنے مال سے نفلی خیرات نکالتا ہے پھر اس میں سے بھی جتنا پسند کرے دے اور جتنا چاہے بخل کر کے روک لے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ہم سے پوچھ لیتے تھے کہ کیا کھانے کے لیے کچھ ہے؟ اگر ہم کہہ دیتے کچھ نہیں تو فرماتے اچھا آج میں روزہ سے ہوں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

٥ ـ بابُ الصَّبيِّ يصومُ إذا أطاقَ وحُكْمُ مَنْ وَجَبَ عليهِ الصَّومُ في أثناءِ الشَّهرِ أو اليومِ

١٦٤٠/١ ـ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعوِّذٍ قالَتْ: أرْسَلَ رسولُ اللَّهِ ﷺ غَدَاةَ عاشُورَاءَ إلى قُرَى الأنصارِ الَّتي حَولَ المَدِينَةِ مَنْ كَانَ أصبَحَ صَائِماً فَلْيُتِمَّ صَومَهُ، ومَنْ كانَ أصْبَحَ مُفطِراً فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَومِهِ فَكنَّا بَعْدَ ذَلِكَ نَصُومُهُ ونُصَوِّمُهُ صِبْيانَنا الصِّغارَ مِنهمْ ونَذْهَبُ إلى المَسْجِدِ، فَنَجْعَلُ لهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ العِهنِ، فإذَا بَكى أَحَدُهُمْ مِنَ الطعَّامِ أعْطَيْناها إيَّاهُ حتَّى يَكُونَ عنْدَ الإفْطَارِ أَخْرَجاهُ، قالَ البخاريُّ وقالَ عُمَرُ لِنَشْوَانَ في رَمَضانَ: وَيْلَكَ وَصِبْيانُنا صِيَامٌ وَضَرَبَهُ.

١٦٤١/٢ ـ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عبدِ اللَّهِ بْنِ رَبيعَةَ قالَ: حَدَّثنا وَفْدُنا الذِينَ قَدِمُوا على رسُولِ اللَّهِ ﷺ بإسْلام ثَقيفٍ، قالَ وقَدِمُوا عليْهِ في رَمَضَانَ، وَضَرَبَ عَليْهِمْ قُبَّةً في المَسْجِدِ، فَلَمَّا أَسْلَمُوا صامُوا ما بَقِيَ عَلَيْهِم مِنَ الشهرِ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

١٦٤٢/٣ ـ وعَنْ عبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ مَسْلَمَةَ عَنْ عَمِّهِ: أَنَّ أَسْلَمَ أَتَتْ إلى النَّبيِّ ﷺ فقالَ صُمْتُمْ يَومَكُمْ هذا؟ قالُوا لا، قالَ فأتِمُّوا بَقِيَّةَ يَومِكُمْ واقْضُوا. رَوَاهُ أبُو دَاوُدَ.

وهذا حجة في أن صوم عاشوراء كان واجباً، وأن الكافر إذا أسلم أو بلغ الصبي في أثناء يومه لزمه إمساكه وقضاؤه. ولا حجة فيه على سقوط تبييت النية، لأن صومه إنما لزمهم في أثناء اليوم.

١ ـ أبوابُ ما يُبْطِلُ الصَّومَ وما يُكْرَهُ وما يُسْتَحَبُّ للصَّائِمِ

١ ـ بابُ ما جاءَ في الحِجَامَةِ

١٦٤٣/١ ـ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قالَ: قالَ رسولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْطَرَ الحَاجِمُ وَالمَحْجُومُ. رَواهُ أَحمَدُ والتِّرْمِذِيُّ، ولأَحمَدَ وأبي دَاودَ وابْنِ ماجَه مِنْ حديثِ ثَوبانَ وَحَدِيثِ شَدَّادِ بْنِ أوسٍ مِثْلُهُ، ولأَحمَدَ وابْنِ ماجَه مِنْ حَدِيثِ أبي هُرَيْرَةَ مِثْلُهُ. ولأَحْمَدَ مِنْ حَدِيثِ عائِشَةَ وحَدِيثِ أُسامَةَ بْنِ زَيدٍ مِثْلُهُ.

١٦٤٤/٢ ـ وَعَنْ ثَوبانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى عَلَى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ في رَمَضَانَ فقالَ: أَفْطَرَ الحاجِمُ والمَحْجُومُ.

١٦٤٥/٣ ـ وَعَنِ الحَسَنِ عَنْ مَعقِلِ بْنِ سِنانٍ الأشْجَعِيِّ أَنَّهُ قالَ: مَرَّ عليَّ رسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأنا أَحْتَجِمُ فِي ثَمان عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ شَهرِ رَمَضَانَ فقالَ: أَفْطَرَ الحَاجِمُ

بچہ اگر روزہ رکھ سکے تو رکھ لے، اگر اثنائے رمضان میں یا دن کے کسی حصہ میں روزہ واجب ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

(۱۶۴۰) حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورا (محرم کی دس تاریخ) کے دن انصار کے دیہاتوں میں جو مدینہ کے آس پاس تھے ایک آدمی بھیج کر اعلان کرایا کہ جس نے روزے کی حالت میں صبح کی ہے وہ تو روزہ پورا کرلے اور جس نے روزہ نہ رکھنے کی حالت میں صبح کی ہے وہ باقی دن پورا کرلے (کھائے پئے نہیں) اس (اعلان) کے بعد ہم خود بھی عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچوں کو بھی رکھواتے تھے۔ ہم مسجد میں جاتے اور بچوں کے واسطے روئی کے کھلونے بنا دیتے۔ اگر کوئی بچہ کھانے کے لیے روتا تو وہ کھلونا اسے دے دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں شرابی سے کہا تف ہے تجھ پر، ہمارے بچے تو روزے رکھتے ہیں (اور تو مخمور ہے) پھر اس کو کوڑے لگائے۔

(۱۶۴۱) سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہمیں اس وفد نے حدیث بیان کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بنو ثقیف کے اسلام کے لیے آیا تھا۔ حضرت سفیان فرماتے ہیں یہ وفد آپ کے پاس رمضان میں آیا تھا۔ اور آپ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ نصب کرا دیا تھا پھر اسلام لانے کے بعد مہینے میں سے جتنے دن باقی رہ گئے تھے اس کے انہوں نے روزے رکھے۔

(۱۶۴۲) عبدالرحمٰن بن مسلمۃ نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ بنی اسلم کے لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا آج کا روزہ رکھا ہے انہوں نے کہا نہیں۔ فرمایا اچھا باقی دن (کا روزہ) پورا کرو (تاہم) اس روزہ کی قضا کر لینا۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ عاشورا کا روزہ واجب تھا اور اس کی بھی دلیل ہے کہ اگر کافر دن کے کسی حصے میں بھی مسلمان ہو جائے یا بچہ بالغ ہو جائے تو اسے کھانے پینے سے رک جانا اور اس روزے کی قضا لازم ہے اور اس میں رات کی ترک نیت پر دلیل نہیں کیونکہ ان پر روزہ تو دن ہی میں واجب ہوا ہے رات کا انہیں موقع ہی نہیں ملا۔

روزے کو باطل و مکروہ کرنے والی اور مستحب باتوں کا بیان

روزے کی حالت میں سینگیاں لگوانا

(۱۶۴۳) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگیاں لگانے والے اور لگوانے والے نے روزہ افطار کر دیا۔ احمد ابوداؤد اور ابن ماجہ میں حضرت ثوبان اور حضرت شداد بن اوس کی حدیثیں اس کی ہم مثل ہیں۔ احمد اور ابن ماجہ کی حضرت ابوہریرۃ والی حدیث بھی اس کی مانند ہے۔ احمد کی حضرت عائشہ اور حضرت اسامہ والی حدیث بھی ہم مثل ہے۔

(۱۶۴۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو رمضان میں سینگیاں لگوا رہا تھا۔ فرمایا سینگیاں لگانے والے اور لگوانے والے دونوں نے روزہ کھول دیا۔

(۱۶۴۵) حضرت معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے۔ میں اٹھارہ رمضان کو سینگیاں لگوا رہا تھا۔ فرمایا دونوں نے روزہ کھول دیا۔

والمَحْجُومُ. رَواهُما أحمَدُ وَهُما دَلِيلٌ على أنَّ مَنْ فَعلَ ما يُفطِرُ جاهِلاً يَفسُدُ صَومُهُ بِخِلافِ النَّاسِي، قالَ أحمَدُ أصحُّ حَدِيثٍ في هٰذَا البابِ حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وقالَ ابْنُ المَدِينِي أصحُّ شيْءٍ في هٰذَا البَابِ حَدِيثُ ثوبَانَ وَشَدَّادِ بْنِ أوسٍ.

٤/١٦٤٦ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ احتجم وهوَ مُحْرِمٌ وَاحتجم وَهوَ صائمٌ. رَواهُ أحمدُ والبخاريُّ وفي لفظٍ: احْتَجَمَ وهوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ وَابْنُ ماجَه والتِّرمذيُّ وصحَّحهُ.

٥/١٦٤٧ ـ وَعَنْ ثابِتٍ البُنَانِيِّ أنَّهُ قالَ لأنَسِ بْنِ مالِكٍ أكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ على عَهدِ رسُولِ اللَّهِ ﷺ قالَ لا إلاَّ مِنْ أجْلِ الضَّعفِ رَواهُ البُخاريُّ.

٦/١٦٤٨ ـ وَعَنْ عبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ أبي لَيْلَى عَنْ بَعْضِ أصْحابِ النبيِّ ﷺ قالَ: إنّما نَهَى النَّبيُّ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ في الصِّيَامِ والحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ إبْقَاءً على أصحابِهِ وَلَمْ يُحَرِّمْهُما رَواهُ أحمَد وأبو دَاوُدَ.

٧/١٦٤٩ ـ وَعَنْ أنَسٍ قالَ: أوَّلُ ما كرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ أنَّ جعفَرَ بْنَ أبي طَالِبٍ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ فمَرَّ بِهِ النَّبيُّ ﷺ فقالَ أفطَرَ هٰذانِ ثمَّ رَخصَ النَّبيُّ ﷺ بَعْدُ في الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ، وكانَ أنَسٌ يَحْتَجِمُ وَهوَ صَائِمٌ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ. وقال كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَلا أعْلَمُ لهُ عِلَّةً.

٢ ـ بابُ ما جاءَ في القيءِ والاكْتِحَالِ

١/١٦٥٠ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ ذَرَعهُ الْقَيْءُ فليْسَ عليْهِ قَضاءٌ، وَمَنِ اسْتَقاءَ عَمْداً فَلْيَقْضِ. رَواهُ الخمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

٢/١٦٥١ ـ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحمٰنِ بْنِ النُّعمانِ بْنِ مَعْبدِ بْنِ هَوذَةَ عَنْ أبيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النبيِّ ﷺ أنَّهُ أمَرَ بالإثْمِدِ الْمُرَوَّحِ عندَ النَّومِ، وقالَ: لِيَتَّقِهِ الصَّائِمُ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ والبُخاريُّ في «تَارِيخِهِ»، وفي إسْنادِهِ مَقَالٌ قَرِيبٌ قالَ ابْنُ مَعِين عبدُ الرَّحمٰنِ هٰذا ضَعِيفٌ وقالَ أبو حاتِمٍ الرَّازي هُو صَدُوقٌ.

٣ ـ بابُ مَنْ أكَلَ أو شَرِبَ ناسِياً

١/١٦٥٢ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ نَسِيَ وَهو صَائِمٌ فأكَلَ أو شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَومَهُ، فإنَّما اللَّهُ أطْعَمَهُ وَسَقَاه: رَواهُ الْجَماعَةُ إلاَّ النَّسائيَّ، وفي لَفْظٍ: إذَا أكَلَ الصَّائِمُ ناسِياً، أو شَرِبَ ناسِياً، فإنَّما هُوَ رِزقٌ ساقَهُ اللَّهُ إلَيْهِ، وَلا قَضَاءَ عليهِ. رَواهُ

فقہ الحدیث: ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی جہالت سے کوئی ایسا کام کر بیٹھے جس سے روزہ افطار ہو جاتا ہے تو اس کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے بخلاف بھولنے والے کے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا اس مسئلہ میں صحیح ترین حدیث حضرت رافع بن خدیج کی ہے اور ابن مدینی کے نزدیک حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اور حضرت شداد بن اوس کی حدیث اصح ہے۔

(۱۶۴۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں اور روزے کی حالت میں سینگیاں لگوائیں۔ ایک لفظ یہ ہے کہ آپؐ نے احرام اور روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(۱۶۴۷) حضرت ثابت البنانی سے مروی ہے انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ عہد رسالت میں روزے دار کے لیے پچھنے لگانا مکروہ سمجھتے تھے۔ فرمایا نہیں مگر کمزوری کی وجہ سے۔

(۱۶۴۸) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صومِ وصال سے اور روزہ دار کے لیے پچھنے لگانے سے صحابہ رضی اللہ عنہم پر ترس کھا کر منع فرمایا ہے۔ دونوں کو حرام نہیں فرمایا۔

(۱۶۴۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا سب سے پہلے روزے دار کے لیے پچھنے لگانا (اس واقعہ سے) مکروہ ہوا کہ روزے کی حالت میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے پچھنے لگوائے ان کے پاس سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور فرمایا کہ ان دونوں نے روزہ کھول دیا پھر آپؐ نے بعد میں روزے دار کو پچھنے لگانے کی اجازت دے دی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی روزے کی حالت میں پچھنے لگواتے تھے۔ دار قطنی نے کہا کل راوی ثقہ ہیں اور مجھے اس حدیث میں کوئی علّت نظر نہیں آتی۔

روزے کی حالت میں قے اور سرمہ

(۱۶۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خود بخود قے آ جائے اس پر روزے کی قضا نہیں اور جس نے جان بوجھ کر قے کی تو وہ (روزہ) قضا کرے۔

(۱۶۵۱) حضرت معبد بن ہوذہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبودار سرمے کا سوتے وقت حکم فرمایا اور فرمایا روزے دار کو اس سے بچنا چاہیے۔ اس کی سند میں کلام ہے عبدالرحمٰن ابن معین کے نزدیک ضعیف اور ابو حاتم رازی کے نزدیک صدوق (سچا) ہے۔

فقہ الحدیث: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قے اور سرمے کے بارے میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں اصل ہر چیز میں حلت ہے جب تک اس کے خلاف دلیل نہ ہو۔ (مترجم)

روزے میں بھول کر کھانا پینا

(۱۶۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی نے روزے کی حالت میں بھول کر کھا پی لیا تو وہ روزہ پورا کرلے کیونکہ اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔ یہ الفاظ بھی ہیں اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اللہ نے اسے روزی پہنچائی ہے اس پر روزے کی قضا نہیں۔ دار قطنی کے نزدیک اس کی سند جید ہے۔

الدَّارَقُطنيُّ وقالَ إسنادُهُ صَحيح. وفي لَفظٍ: مَنْ أفطَرَ يَوماً مِنْ رَمضانَ ناسِياً فلا قَضاءَ عَليهِ ولا كَفَّارَةَ. قالَ الدَّارَقُطنيُّ تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ مَرْزوق وَهوَ ثِقَة عَنِ الأنْصارِيّ.

٤ ـ بابُ التحفُّظِ مِنَ الغِيبَةِ واللَّغوِ وما يقولُ إذا شُتِمَ

١٦٥٣/١ ـ عَنْ أبي هُريرَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: إذَا كانَ يَومُ صَومِ أحَدِكُمْ فلا يَرْفُثْ يَومَئِذٍ ولا يَصْخَبْ فإنْ شَاتَمَهُ أحَدٌ أو قاتَلَهُ فليَقلْ إني امْرُؤٌ صَائمٌ والَّذِي نَفسُ مُحمَّدٍ بِيَدِهِ لَخلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أطْيَبُ عندَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ المِسْكِ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهما إذَا أفطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ، وَإذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بصَومِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٥٤/٢ ـ وَعَنْ أَبي هُريرَةَ قالَ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَولَ الزُّورِ والعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ للَّهِ حاجَةٌ في أنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ مُسْلِماً والنَّسائيَّ.

٥ ـ بَابُ الصَّائِمِ يَتَمَضْمَضُ أو يَغْتَسِلُ مِنَ الحرِّ

١٦٥٥/١ ـ عَنْ عُمَرَ قَالَ: هَشِشْت يَوماً فَقَبَّلْت وَأنا صَائِمٌ فَأتَيْت النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْت صَنَعْت اليَومَ أمْراً عَظِيماً، قَبَّلْت وَأنا صَائِمٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أرَأيْتَ لَو تَمَضْمَضْت بِماءٍ وَأنْتَ صَائِم، قُلْت لا بَأسَ بِذلِكَ، فَقَالَ ﷺ فَفِيمَ رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ.

١٦٥٦/٢ ـ وَعَنْ أَبي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأيْت النَّبِيَّ ﷺ يَصبُّ الماءَ عَلَىٰ رَأسِهِ مِنَ الحَرِّ وَهُوَ صَائِم. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو دَاوُدَ.

٦ ـ بَابُ الرُّخْصَةِ فِي القُبْلَةِ للصَّائِمِ إلاَّ لِمَنْ يَخافُ عَلَى نَفْسِهِ

١٦٥٧/١ ـ عَنْ أمِّ سَلَمَةَ أنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُها وَهُوَ صَائِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٦٥٨/٢ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّل وَهُوَ صَائِمٌ ويُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، ولكِنَّهُ كَانَ أمْلَكَكُمْ لأرَبِهِ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ النَّسَائي. وفِي لَفظٍ: كَانَ يُقَبِّلُ فِي رَمَضَانَ وَهوَ صَائِمٌ. رَواهُ أحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

١٦٥٩/٣ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ أبِي سَلَمَةَ أنَّهُ سَألَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أيُقَبِّلُ الصَّائِمُ؟ فَقَالَ لَهُ: سَلْ هٰذِهِ لأمِّ سَلَمَةَ. فَأخْبَرَتْهُ أنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَما تَأخَّرَ، فَقَالَ لَهُ: أما واللَّهِ إنِّي لأتْقَاكُمْ للَّهِ وَأخْشَاكُمْ لَهُ. رَواهُ مُسْلِمٌ، وَفِيهِ أنَّ أفْعَالَهُ حُجَّةٌ.

١٦٦٠/٤ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أنَّ رَجُلاً سَألَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ المُبَاشَرَةِ للصَّائِمِ

یہ الفاظ بھی ہیں جس نے رمضان کے کسی دن بھول کر روزہ کھول لیا تو اس پر نہ قضا ہے نہ کفارہ۔ دار قطنی نے کہا اس میں ابن مرزوق ثقہ ہے اور انصاری سے روایت کرنے میں منفرد ہے۔

روزے میں غیبت بیہودگی اور بری باتوں سے بچنا اور اگر روزے دار کو کوئی گالی دے تو وہ کیا کہے

(۱۶۵۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا روزے کے دن کوئی بیہودہ نہ بکے اور نہ جھگڑا کرے۔ اگر کوئی اسے گالیاں دے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں تو روزے دار ہوں۔ اس کی قسم جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے۔ روزے دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پیاری ہے۔ روزے دار کے لیے دو مسرتیں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ ایک تو روزہ کھولتے وقت اسے مسرت ہوتی ہے اور دوسری مسرت اس وقت ہوگی جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا۔

(۱۶۵۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی جھوٹی باتیں اور ان پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اس کے کھانے پینے چھوڑنے کی اللہ کو ضرورت نہیں۔

کیا روزے دار گرمی کی وجہ سے کُلی یا غُسل کر سکتا ہے؟

(۱۶۵۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک دن مجھے شوق ہوا اور روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ آج میں نے ایک بہت بڑا کام کر لیا ہے کہ روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا بتاؤ اگر تم روزے کی حالت میں پانی سے کلی کر لو تو؟ میں بولا کلی میں کیا حرج ہے۔ آپؐ نے فرمایا پھر کس میں حرج ہے؟ یعنی بوسے میں کوئی حرج نہیں۔

(۱۶۵۶) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپؐ روزے میں گرمی کی وجہ سے سر پر پانی بہا رہے تھے۔

روزے دار کو بوسے کی اجازت ہے لیکن اس شخص کے لیے نہیں جس کو اپنے نفس کے بے قابو ہونے کا خدشہ ہو

(۱۶۵۷) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں ان کا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

(۱۶۵۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ مباشرت (یعنی بدن سے بدن ملانا) بھی کیا کرتے تھے۔ لیکن اپنی طبیعت پر انتہائی قابو رکھتے تھے۔ یہ الفاظ بھی ہیں نبی اکرم ﷺ رمضان میں روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

(۱۶۵۹) حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا روزے دار بوسہ لے سکتا ہے فرمایا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ایسا کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ کے تو اگلے پچھلے گناہ معاف ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کی قسم! میں تم سب سے زیادہ تقوے والا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کے افعال حجت ہیں۔

(۱۶۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کیا روزے دار مباشرت (یعنی بیوی کے بدن سے بدن لگانا) کر سکتا ہے؟

فَرَخَّصَ لَهُ، وَأَتَاهُ آخَرُ فَنَهاهُ عَنها، فَإِذَا الَّذِي رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَإِذَا الَّذِي نَهاهُ شَابٌ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٧ ـ بَابُ مَنْ أَصْبَحَ جُنُباً وَهُوَ صَائِمٌ

١/١٦٦١ ـ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تُدْرِكُنِي الصَّلاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلاةُ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَصُومُ، فَقَالَ: لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي. رَواهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ.

٢/١٦٦٢ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ جُنُباً مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلامٍ، ثُمَّ يَصُومُ فِي رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣/١٦٦٣ ـ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ جُنُباً مِنْ جِمَاعٍ لا حُلُمٍ، ثُمَّ لا يُفْطِرُ وَلا يَقْضِي. أَخْرَجَاهُ.

٨ ـ بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ أَفْسَدَ صَومَ رَمَضَانَ بِالْجِمَاعِ

١/١٦٦٤ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: وَمَا أَهْلَكَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَىٰ امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً؟ قَالَ: لا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لا، قَالَ: فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّينَ مِسْكِيناً؟ قَالَ: لا، قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، قَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا، قَالَ: فَهَلْ عَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَمَا بَيْنَ لابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، وَقَالَ: اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ. رَواهُ الْجَمَاعَةُ، وَفِي لَفْظِ ابْنِ مَاجَه قَالَ: اعْتِقْ رَقَبَةً؟ قَالَ: لا أَجِدُهَا، قَالَ: صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لا أُطِيقُ، قَالَ: أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِيناً... وَذَكَرَهُ وَفِيهِ دِلالَةٌ قَوِيَّةٌ عَلَىٰ التَّرْتِيبِ، وَلابْنِ مَاجَه وَأَبِي دَاوُدَ فِي رِوَايَةٍ: وَصُمْ يَوماً مَكَانَهُ، وَفِي لَفْظٍ لِلدَّارَقُطْنِيِّ فِيهِ، فَقَالَ: هَلَكْتُ وَأَهْلَكْتُ، قَالَ: مَا أَهْلَكَكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي، وَذَكَرَهُ، وَظَاهِرُ هٰذَا إِنَّهَا كَانَتْ مُكْرَهَةً.

٩ ـ بَابُ كَرَاهَةِ الوِصَالِ

١/١٦٦٥ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الوِصَالِ، فَقَالُوا: إِنَّكَ تَفْعَلُهُ، فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَظَلُّ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي.

آپؐ نے اس کو رخصت دے دی لیکن دوسرے شخص کو مباشرت سے منع فرما دیا۔ جس کو اجازت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جس کو منع فرمایا وہ جوان تھا۔

اگر روزے دار کو جنابت کی حالت میں صبح ہو جائے تو کیا اس کا روزہ باقی رہا؟

(۱۶۶۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آپؐ سے پوچھا کہ جنابت کی حالت میں مجھے صبح ہو جاتی ہے۔ پھر روزہ رکھ لیتا ہوں۔ فرمایا مجھے بھی اسی حالت میں نماز پاتی ہے پھر روزہ رکھ لیتا ہوں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ ہماری طرح نہیں۔ آپؐ کے تو اللہ نے سب اگلے پچھلے گناہ بخش دیے ہیں فرمایا اللہ کی قسم مجھے یقین ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور گناہوں سے بچنے کی چیزوں کو جانتا ہوں۔

(۱۶۶۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمبستری سے جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے۔ احتلام کی وجہ سے نہیں پھر رمضان کا روزہ رکھتے تھے۔

(۱۶۶۳) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماع سے نہ کہ احتلام سے جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے پھر نہ روزہ چھوڑتے اور نہ قضا کرتے تھے۔

جماع کر کے رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ

(۱۶۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں برباد ہو گیا۔ آپؐ نے پوچھا کیوں؟ اس نے عرض کی میں نے رمضان (کے دن) میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے پاس آزاد کرنے کو غلام ہے؟ اس نے عرض کی نہیں۔ فرمایا کیا دو ماہ کے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی نہیں۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کی نہیں۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا آیا۔ آپؐ نے فرمایا انہیں خیرات کر دو۔ اس نے عرض کی کیا اپنے سے زیادہ فقیر پر؟ ان پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ ان کا اور کوئی حقدار نہیں۔ یہ سن کر آپؐ اتنے ہنسے کہ آپؐ کے نوکیلے دانت نظر آنے لگے۔ فرمایا جاؤ اور انہیں تم ہی اپنے بیوی بچوں کو کھلا دو۔ ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں کہ آپؐ نے فرمایا غلام آزاد کر دو۔ اس نے عرض کی میرے پاس غلام نہیں۔ فرمایا دو مہینے کے لگاتار روزے رکھو۔ اس نے عرض کی روزے میرے بس کے نہیں۔ فرمایا ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلاؤ۔

<u>فقہ الحدیث:</u> یہ حدیث ترتیب پر بڑی زبردست دلیل ہے۔ ابن ماجہ اور ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے۔ ایک دن اس کے بدلہ کا روزہ رکھو۔ میں برباد ہو گیا اور میں نے (دوسرے کو بھی) برباد کر دیا۔ فرمایا تمہیں کس نے برباد کر دیا۔ اس نے عرض کی میں نے اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔

<u>فقہ الحدیث:</u> اس حدیث سے ظاہر ہے کہ انہوں نے بیوی سے جبریہ صحبت کی تھی۔ دراں حالیکہ وہ رضامند نہ تھی۔

صومِ وصال مکروہ ہیں

(۱۶۶۵) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صومِ وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا آپ بھی تو بغیر افطاری کے لگاتار روزے رکھتے ہیں۔ فرمایا میں تم جیسا نہیں ہوں۔ مجھے میرا رب کھلا پلا دیتا ہے۔

١٦٦٦/ ٢ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: إِيَّاكُمْ والوِصَالَ، فَقِيلَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ إِنِّي أَبِيت يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسقِينِي فاكلُفُوا مِنَ العَمَلِ ما تُطِيقُونَ.

١٦٦٧/ ٣ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَهاهُمُ النَّبيُّ ﷺ عَنِ الوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ إِنِّي لَسْت كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِنَّ.

١٦٦٨/ ٤ ـ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَقُولُ لا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُم أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلَ حَتَّى السَّحَرَ، قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللّهِ، قَالَ لَسْت كَهَيْئَتِكُمْ إِنِّي أَبِيت لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَسْقِينِي. رَواهُ الْبُخَارِيُّ وأَبو دَاوُدَ.

١٠ ـ بابُ آدابِ الإفطارِ والسُّحُورِ

١٦٦٩/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: سَمِعْت النبيَّ ﷺ يَقُولُ: إذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهارُ وغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفطَرَ الصَّائِمُ.

١٦٧٠/ ٢ ـ وَعَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا يَزَالُ النَّاسُ بخَيْرٍ ما عَجَّلُوا الْفِطْرَ. متَّفَقٌ عليهما.

١٦٧١/ ٣ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: يقوْلُ اللّهُ عزَّ وَجلَّ إنَّ أَحَبَّ عِبَادِي إليَّ أَعْجَلُهُمْ فِطراً. رَواهُ أحمَدُ والتِّرمِذيُّ.

١٦٧٢/ ٤ ـ وعَنْ أَنسٍ قالَ: كَانَ رسولُ اللّهِ ﷺ يُفْطِرُ على رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فتمَراتٌ فإِنْ لَمْ تكُنْ تَمَرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ ماءٍ. رَواهُ أَحْمَد وأَبو دَاوُدَ والترمذيُّ.

١٦٧٣/ ٥ ـ وعَنْ سَلْمانَ بْنِ عامِرٍ الضَّبِّيِّ قالَ: قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ: إذَا أَفْطَرَ أحَدُكُمْ فَلْيُفطِرْ على تَمرٍ، فإنْ لَمْ يَجِد فَلْيُفطِرْ على ماءٍ فإنَّهُ طَهُورٌ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاّ النّسائِيّ.

١٦٧٤/ ٦ ـ وعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهرَةَ أنَّهُ بلَغَهُ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ إذَا أفطرَ قالَ: اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وعلى رِزقِكَ أفطَرْتُ، رَواهُ أبو دَاود.

١٦٧٥/ ٧ ـ وعَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يقُولُ: لا تَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ ما أَخَّرُوا السُّحُورَ وَعَجَّلُوا الفِطْرَ. رَواهُ أَحمَدُ.

١٦٧٦/ ٨ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أَنّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: تَسَحَّرُوا فإِنَّ في السُّحُورِ بَرَكَةً. رَواهُ الجَماعَةُ إلا أَبَا دَاوُدَ.

(۱۶۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا تمہیں صوم وصال سے بچنا ضروری ہے۔ کہا گیا آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔ پس تم اپنی طاقت کے مطابق عمل کرو!

(۱۶۶۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو از راہِ شفقت صوم وصال سے منع فرمایا پھر لوگوں نے کہا آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں فرمایا میں تمہاری طرح نہیں۔ مجھے میرا رب کھلا پلا دیتا ہے۔

(۱۶۶۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ صوم وصال نہ رکھو پھر بھی اگر کسی کو شوق ہو تو سحر تک روزہ نہ کھولے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔ فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ مجھ کو کھلانے والا کھلا پلا دیتا ہے۔

فقہ الحدیث: وصال یہ ہے کہ روزے دار رات دن لگا تار روزے رکھے چونکہ نبی اکرم ﷺ کو کئی آدمیوں کی طاقت تھی اس لیے آپ کئی کئی دن بغیر افطار کیے لگا تار روزے رکھ لیا کرتے تھے۔ پس وصال مکروہ تحریمی ہے تنزیہی نہیں جیسا کہ اکثر کا مذہب ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ نے سحر تک وصال کی رخصت دی ہے جیسا کہ اوپر حضرت ابوسعید والی حدیث سے ثابت ہے۔ (مترجم)

روزہ کھولنے اور سحری کھانے کے آداب

(۱۶۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جب رات آجائے اور دن چلا جائے اور سورج چھپ جائے تو روزہ دار روزہ کھول لے۔

(۱۶۷۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگ اس وقت تک برابر خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک روزہ کھولنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔

(۱۶۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا عزت وجلال والا اللہ فرماتا ہے مجھے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو (افطاری کا وقت ہو جانے پر) بہت جلدی روزہ کھولنے والے ہیں۔

(۱۶۷۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نماز پڑھنے سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار کیا کرتے تھے۔ اگر تر کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے کھول لیتے تھے اور اگر خشک کھجوریں بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے۔

(۱۶۷۳) حضرت سلمان بن عامر الضبی سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزے دار کھجور سے روزہ کھولے ورنہ پانی سے کیونکہ وہ پاک ہے۔

(۱۶۷۴) حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کو خبر پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب روزہ کھولنے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیری ہی روزی سے کھولا۔

(۱۶۷۵) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے۔ میری امت ہمیشہ بھلائی پر رہے گی جب تک وہ سحری دیر سے کھاتی رہے گی اور روزہ جلدی کھولتی رہے گی۔

(۱۶۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سحری کھاؤ سحری میں برکت ہے۔

٩/١٦٧٧ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعاصِ قالَ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: إنَّ فَصْلَ ما بَيْنَ صِيَامِنا وَصِيامِ أَهلِ الْكِتابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ البُخاريَّ وابْنَ ماجه.

٢ ـ أبوابُ ما يُبِيحُ الفِطْرَ وأحكامِ القَضَاءِ

١ ـ بابُ الفِطْرِ والصَّومِ في السَّفَرِ

١/١٦٧٨ ـ عَنْ عائشةَ أنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرو الأسْلَمي قالَ لِلنَّبيِّ ﷺ أَأَصومُ في السَّفَرِ؟ وكانَ كَثِيرَ الصِّيامِ، فقال: إنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإنْ شِئْتَ فأفْطِرْ. رَواهُ الجَماعة.

٢/١٦٧٩ ـ وعَنْ أبي الدَّرْداءِ قالَ: خَرَجْنا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ في شَهرِ رَمَضانَ في حَرٍّ شَدِيدٍ، حتَّى إنْ كانَ أَحَدُنا لَيَضَعُ يَدَهُ على رَأسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَما فِينا صَائِمٌ إلاَّ رسُولُ اللَّهِ ﷺ وعبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ.

٣/١٦٨٠ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ: كانَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ في سَفَرٍ فَرَأى زِحاماً وَرَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَليهِ، فقالَ ما هذا؟ فقالُوا صَائمٌ، فقالَ: لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّومُ في السَّفَرِ.

٤/١٦٨١ ـ وعَنْ أَنَسٍ قالَ: كُنَّا نُسَافِرُ معَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ على المُفْطِرِ وَلا الْمُفطِرُ على الصائمِ.

٥/١٦٨٢ ـ وَعَنِ ابنِ عبَّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ خَرَجَ مِنَ المَدينَةِ ومَعَهُ عَشَرةُ آلافٍ وذلِكَ على رَأسِ ثَمانِ سِنِينَ ونِصفٍ مِنْ مقْدَمِهِ المَدِينَةَ، فَسارَ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمينَ إلى مكَّةَ يَصُومُ ويَصومُونَ، حتَّى إذَا بَلَغَ الْكَدِيدَ، وهوَ ماءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ، أَفْطَرَ وأَفْطَرُوا، وإنَّما يُؤخَذُ مِنْ أمْرِ رَسولِ اللَّهِ ﷺ بالآخِرِ فالآخِرِ. متَّفَقٌ على هذِهِ الأحاديثِ إلاَّ أَنَّ مُسلِماً لهُ مَعْنى حَديثِ ابْنِ عبَّاسٍ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ عَشَرَةِ آلافٍ ولا تَاريخِ الْخُرُوجِ.

٦/١٦٨٣ ـ وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرو الأسْلَمي أنَّهُ قالَ: يا رسُولَ اللَّهِ أَجِدُ مِنِّي قُوَّةً على الصَّومِ في السَّفَرِ فَهَلْ عليَّ جُناحٌ؟ فقالَ: هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللَّهِ تعالى، فَمَنْ أَخَذَ بها فَحَسَنٌ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلا جُناحَ عليهِ. رَواهُ مُسلمٌ والنَّسائيُّ وهوَ قَويُّ الدَّلالةِ على فَضيلَةِ الْفِطْرِ.

٧/١٦٨٤ ـ وَعَنْ أبي سَعِيدٍ وجابرٍ قالا: سَافَرْنا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فيَصُومُ الصَّائمُ، ويُفطِرُ المُفطِرُ، فلا يَعِيبُ بَعْضُهُمْ على بَعْضٍ. رَواهُ مُسْلمٌ.

٨/١٦٨٥ ـ وعَنْ أبي سَعِيدٍ قالَ: سافَرْنا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إلى مكةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ، قالَ فنَزَلْنا مَنْزِلاً، فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: إنَّكُمْ قَدْ دَنَوتُمْ مِنْ عدُوِّكُمْ والْفِطْرُ أَقْوَى

(۱۶۷۷) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔

رمضان میں کن کن عذروں کی وجہ سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ قضا کے احکام

سفر میں روزہ رکھنا اور روزہ چھوڑ دینا دونوں درست ہیں

(۱۶۷۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا میں سفر میں روزے رکھ سکتا ہوں؟ یہ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا چاہو تو روزہ رکھو چاہو نہ رکھو۔

(۱۶۷۹) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم سخت گرمی میں ماہِ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ شدت گرمی کا یہ عالم تھا کہ ہر شخص اپنا ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھا اور ہم میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کے سوا کوئی روزے دار نہ تھا۔

(۱۶۸۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کسی سفر میں تھے۔ آپؐ نے بھیڑ دیکھی۔ لوگ ایک شخص پر سایہ کیے ہوئے تھے۔ آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کی ایک روزہ دار ہے۔ فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔

(۱۶۸۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے۔ نہ روزہ دار غیر روزہ دار پر اور نہ غیر روزہ دار روزے دار پر عیب دھرتا تھا۔

(۱۶۸۲) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ دس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ منورہ سے نکلے۔ ہجرت سے ساڑھے آٹھ سال کے بعد اس سفر کا آغاز ہوا تھا۔ آپؐ اپنے ان جاں نثاروں کے ساتھ مکہ کو روانہ ہوئے۔ آپؐ بھی اور سب مسلمان بھی روزے سے تھے۔ جب آپ کدید (عسفان اور قدید کے درمیان ایک چشمہ) پر پہنچے تو آپؐ اور مسلمانوں نے روزہ افطار کر دیا۔ دراصل رسول اللہ ﷺ کے آخری حکم پر عمل کیا جاتا ہے۔ مسلم کی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ والی حدیث اس کی ہم معنی ہے مگر اس میں دس ہزار کا ذکر نہیں اور نہ روانہ ہونے کی تاریخ ہے۔

(۱۶۸۳) حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں سفر میں روزوں پر قوت پاتا ہوں تو کیا (اگر روزے رکھ لوں) مجھ پر گناہ ہے؟ فرمایا یہ اللہ کی طرف سے رخصت ہے۔ اگر کسی نے اس پر عمل کیا اچھا کیا اور جو روزے رکھنے پسند کرے اس پر کوئی گناہ نہیں۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث سفر میں روزہ چھوڑنے کی فضیلت پر ایک زبردست دلیل ہے۔

(۱۶۸۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا۔ ہم میں روزے دار بھی تھے اور غیر روزے دار بھی۔ کوئی کسی کو برا نہ کہتا تھا۔

(۱۶۸۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے آپؐ کے ساتھ مکہ کا سفر کیا۔ ہمارا روزہ تھا پھر ہم ایک منزل پر ٹھہر گئے۔ آپؐ نے فرمایا اب تم دشمن سے قریب ہو گئے ہو لہٰذا روزہ چھوڑنا تمہارے لیے زیادہ قوت کا باعث ہے۔

لَكُمْ، فكانتْ رُخصَةً، فمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ، ثمَّ نَزَلْنا مَنزلاً آخَرَ، فقال: إنَّكُمْ مصَبِّحو عَدُوِّكُمْ والفِطر أَقْوَى لكُمْ فأفطِرُوا، فكانَتْ عَزْمَةً فأفطَرْنا، ثمَّ لقَدْ رَأَيْتُنا نَصُومُ بَعْدَ ذلِكَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ في السَّفر. رَواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ وأبُو دَاوُدَ.

(فائدة): المسافَةُ التي يُبَاحُ الإفطارُ فيها هي المسافَةُ التي يُبَاحُ القَصْرُ فيها. والخلافُ هُنا كالخِلافِ هُناكَ وقد قدَّمْنا تحقيقَ ذلِكَ في بابِ القَصْرِ فَلْيُرْجَعْ إليهِ.

٢ ـ بابُ مَنْ شَرَعَ في الصَّومِ ثمَّ أفطَرَ في يومِهِ ذلِكَ

١٦٨٦/ ١ ـ عَنْ جابرٍ أنَّ رسُولَ اللَّه ﷺ خَرَجَ إلى مكَّةَ عامَ الْفَتْحِ فَصامَ حتَّى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ وَصامَ النَّاسُ مَعَهُ، فقيلَ لهُ إنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيامُ، وإنَّ النَّاسَ يَنْظُرونَ فيما فَعَلْتَ، فَدَعا بِقدَحٍ مِنْ ماءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ والنَّاسُ يَنْظُرُونَ إليهِ، فأفطَرَ بَعضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ، فَبَلَغَهُ أنَّ ناساً صامُوا، فقالَ أُولئِكَ الْعُصاةُ. رَواهُ مُسْلِمٌ والنَّسائيُّ والتِّرمذِيُّ وصحَّحَهُ.

١٦٨٧/ ٢ ـ وَعَنْ أبي سَعيدٍ قالَ: أَتَى رسُولُ اللَّهِ ﷺ على نَهرٍ مِنْ ماءِ السَّماءِ والنَّاسُ صِيَامٌ في يَوم صَائِفٍ مُشَاةً وَنَبيُّ اللَّهِ ﷺ على بَغْلَةٍ له، فقالَ: اشرَبُوا أيُّها النَّاسُ، قالَ فأبَوا، قالَ: إنِي لَسْت مِثلَكُمْ، إني أيْسَرُكُمْ، إنِّي رَاكِبٌ. فأبَوا فَثَنى رسولُ اللَّهِ ﷺ فَخِذَهُ فَنَزَلَ فَشَرِبَ وشَرِبَ النَّاسُ، وما كانَ يُرِيدُ أنْ يَشْرَبَ.

١٦٨٨/ ٣ ـ وَعَنِ ابنِ عبَّاسٍ قالَ: خَرَجَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ عامَ الْفَتْحِ في شَهرِ رَمَضانَ فصامَ حتَّى مَرَّ بِغَدِيرٍ في الطَّرِيقِ وذلِكَ في نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قالَ فَعَطِشَ النَّاسُ فَجَعَلُوا يَمُدُّونَ أعناقَهُمْ وتَتوقُ أنفسُهُمْ إليهِ، قالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَدَحٍ فيهِ ماءٌ فأمْسَكَهُ على يَدِهِ حتَّى رَآهُ النَّاسُ. ثمَّ شَرِبَ فشَرِبَ النَّاسُ رَواهُما أحمدُ.

٣ ـ بَابُ مَنْ سافَرَ فِي أَثْناءِ يومٍ هَلْ يُفْطِرُ فِيهِ وَمَتى يُفْطِرُ

١٦٨٩/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ إلى حُنَيْنٍ والنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ، فَلَمَّا اسْتَوَىٰ عَلَى رَاحِلَتِهِ دَعَا بِإناءٍ مِنْ لَبَنٍ أو ماءٍ، فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحِلَتِهِ أو رَاحَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ النَّاسُ فقال المُفطِرُونَ لِلْصوَّامِ أَفْطِرُوا. رَواهُ البُخَارِيُّ.

قال شيخنا عبد الرزاق بن عبد القادر: صوابه خيبر أو مكة، لأنه قصدهما في هذا الشهر. فأما حنين، فكانت بعد الفتح بأربعين ليلة.

یہ رخصت تھی۔ ہم میں بعض روزے دار اور بعض بغیر روزے کے تھے۔ دونوں طرح کے لوگ تھے۔ پھر اگلی منزل پر ٹھہرے تو آپؐ نے فرمایا کل صبح تم دشمن کے مقابلہ پر جانے والے ہو لہٰذا اب روزہ چھوڑنا تمہارے لیے زیادہ طاقت کا باعث ہے۔ اب روزے نہ رکھو۔ یہ حکم وجوبی تھا۔ ہم نے روزے نہیں رکھے اس کے بعد ہم نے آپؐ کے ساتھ اور بھی سفر کیے ان میں ہم روزے رکھتے تھے۔

اگر کوئی سفر میں روزہ رکھ کر توڑ دے تو اس کا حکم

(۱۶۸۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ روانہ ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں نے بھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کراع الغمیم پر پہنچے تو آپؐ سے کہا گیا کہ روزے لوگوں پر بھاری ہیں اور وہ آپؐ کے عمل کو دیکھتے ہیں۔ آپؐ نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور پی لیا۔ لوگ آپ کو دیکھ رہے تھے پھر بعض نے تو روزہ کھول لیا اور بعض بدستور روزے سے رہے۔ آپؐ کو خبر ملی کہ لوگ اب بھی روزہ رکھے ہوئے ہیں۔ فرمایا وہ نافرمان ہیں۔

(۱۶۸۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برساتی نہر پر تشریف لائے۔ لوگ گرم دن میں روزے دار تھے اور پیدل چل رہے تھے اور آپؐ خچر پر سوار تھے۔ فرمایا لوگو! پانی پی لو مگر لوگوں نے پانی نہیں پیا۔ فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں تم سب سے زیادہ آرام میں ہوں۔ سوار ہوں۔ پھر بھی انہوں نے پانی نہیں پیا۔ پھر آپؐ اپنی ران موڑ کر اُتر آئے اور پانی پیا اور لوگوں نے بھی پیا حالانکہ آپؐ پانی پینا نہیں چاہتے تھے۔

(۱۶۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا فتح مکہ کے سال رمضان میں (مکہ) روانہ ہوئے۔ آپؐ روزے سے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تالاب پر پہنچے جو راستے میں پڑتا تھا عین دوپہر کا وقت تھا۔ لوگ پیاسے تھے۔ سب سر اٹھا اٹھا کر پانی کو دیکھنے لگے دل چاہتا تھا کہ پانی پی لیں۔ پھر آپؐ نے پانی کا پیالہ منگا کر پہلے تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پر رکھا۔ جب لوگوں نے دیکھ لیا تو آپؐ نے سب کے سامنے پی لیا پھر لوگوں نے بھی پانی پی لیا۔

اگر کوئی رمضان کے دن میں سفر کرے تو کیا وہ روزہ توڑ سکتا ہے اور کب توڑ سکتا ہے؟

(۱۶۸۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں حُنین کی طرف تشریف لے گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں روزے دار بھی تھے اور غیر روزہ دار بھی تھے۔ جب آپ سواری پر ٹھیک طور سے بیٹھ گئے تو دودھ یا پانی کا گلاس منگا کر پہلے تو اسے سواری پر یا ہاتھ پر رکھا جب لوگوں نے اسے دیکھ لیا تو بے روزہ داروں نے روزہ داروں سے کہا روزے کھول لو۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا مسافر آغازِ سفر میں روزہ کھول سکتا ہے۔ ہمارے شیخ عبدالرزاق رحمہ اللہ نے فرمایا صحیح بات یہ ہے کہ آپ خیبر یا مکہ کو روانہ ہوئے تھے کیونکہ رمضان میں آپ نے انہیں دو شہروں کی طرف سفر کیا تھا اور حنین فتح مکہ کے چالیس دن بعد کا واقعہ ہے اور فتح مکہ رمضان کی ۱۹ یا ۲۰ تاریخ کو ہوا تھا۔

١٦٩٠/ ٢ ـ وَعَنْ مُحَمَّدِ بنِ كَعْبٍ قَالَ: أَتَيْت أَنَسَ بْنَ مالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ سَفَراً وَقَدْ رُحِّلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ، فَقُلْت لَهُ: سُنَّةٌ؟ فَقَالَ: سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ.

١٦٩١/ ٣ ـ وَعَنْ عُبَيْدِ بنِ جَبْرٍ قَالَ: رَكِبْت مَعَ أَبِي بُصْرَةَ الْغِفَارِيِّ فِي سَفِيْنَةٍ مِنَ الفُسْطَاطِ فِي رَمَضَانَ فَدَفَعَ، ثُمَّ قَرَّبَ غَدَاءَهُ، ثُمَّ قَالَ: اقْتَرِبْ، فَقُلْتُ: أَلَسْتَ بَيْنَ الْبُيُوتِ؟ فَقَالَ أَبو بُصْرَةَ أَرَغِبْتَ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ.

٤ ـ بَابُ جوازِ الْفِطْرِ لِلْمُسَافِرِ إِذَا دَخَلَ بَلَداً وَلَمْ يُجْمِعْ إِقَامَةً

١٦٩٢/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِي رَمَضانَ وَصَامَ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ الْكَدِيْدَ الْماءَ الَّذِي بَيْنَ قُدَيْدٍ وعُسْفَانَ، فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِراً، حَتَّى انْسَلَخَ الشَّهرُ. رَواهُ الْبُخَارِيُّ وَوَجهُ الْحُجَّةِ مِنْهُ أَنَّ الْفَتْحَ كَانَ لِعَشْرٍ بَقِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ، هٰكَذَا جَاءَ فِي حَدِيْثٍ مُتَّفَقٍ عَلَيْهِ.

٥ ـ بَابُ ما جَاءَ فِي المريضِ والشيخِ والشيخةِ والْحَامِلِ والْمُرْضِع

١٦٩٣/ ١ ـ عَنْ أَنسِ بْنِ مالِكٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّومَ وشَطْرَ الصَّلاةِ، وَعَنِ الحُبْلَى والمُرْضِعِ الصَّومَ. رَواهُ الْخَمْسَةُ، وفِي لَفْظِ بَعْضِهِمْ: وَعَنِ الْحَامِلِ والْمُرْضِعِ.

١٦٩٤/ ٢ ـ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ: ﴿وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ [البقرة: ١٨٤]. كَانَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَفْطُرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى أُنْزِلَتِ الآيَةُ الَّتِي بَعْدَها فَنَسَخَتْها. رَواهُ الْجَماعَةُ إِلاَّ أَحْمَدَ.

١٦٩٥/ ٣ ـ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِ سَلَمَةَ وَفِيْهِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللّهُ: ﴿فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ ٱلشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرة: ١٨٥]، فَأَثْبَتَ اللّهُ صِيامَهُ عَلَى الْمُقِيْمِ الصَّحِيْحِ، وَرَخَّصَ فِيْهِ لِلْمَرِيْضِ والْمُسَافِرِ وثَبَتَ الإِطْعَامُ لِلْكَبِيْرِ الَّذِي لا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ مُخْتَصَرٌ لأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ.

١٦٩٦/ ٤ ـ وَعَنْ عَطَاءٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَأ: ﴿وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ [البقرة: ١٨٤] قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هِيَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ والْمَرْأَةِ الْكَبِيْرَةِ لا يَسْتَطِيْعَانِ أَنْ يَصُوما فَيُطْعِمانِ مَكَانَ كُلِّ يومٍ مِسْكِيناً. رَواهُ الْبُخَارِيُّ.

١٦٩٧/ ٥ ـ وَعَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أُثْبِتَتْ لِلْحُبْلَىٰ والْمُرْضِعِ، رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

(۱۶۹۰) حضرت محمد بن کعب سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رمضان میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا وہ سفر کی تیاری کر رہے تھے۔ سواری بھی کسی ہوئی تھی اور سفر کے کپڑے بھی پہن چکے تھے۔ پھر انہوں نے کھانا منگا کر کھایا۔ میں نے پوچھا کیا یہ سنت ہے؟ فرمایا (ہاں) یہ سنت ہے۔ پھر سوار ہو گئے۔

(۱۶۹۱) حضرت عبید بن جبر سے مروی ہے انہوں نے فرمایا۔ میں ابو بصرہ غفاری کے ساتھ رمضان میں فسطاط کی ایک کشتی پر سوار ہوا کشتی چلتے ہی انہوں نے ناشتہ منگوایا اور حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے کھاؤ۔ میں نے کہا کیا آپ (ابھی) گھروں (وطن) میں نہیں ہیں فرمایا کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ موڑتے ہو؟

جب مسافر کسی شہر میں داخل ہو اور ٹھہرنے کا ارادہ نہ کرے تو اسے روزہ افطار کرنا جائز ہے

(۱۶۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں مکہ پر چڑھائی کی اور آپؐ نے روزہ رکھا پھر جب کدید (عسفان وقدید کے درمیان چشمہ) پر پہنچے (تو روزہ کھول لیا) پھر روزہ نہیں رکھا یہاں تک کہ مہینہ ختم ہو گیا۔

فقہ الحدیث: رمضان کی بیس تاریخ کو مکہ فتح ہوا جیسا کہ بخاری ومسلم کی روایتوں سے ثابت ہے۔ اس حدیث سے استدلال کی بنیاد بھی یہی ہے۔

بیمار اور بہت بوڑھے مرد اور عورت، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ چھوڑنا جائز ہے

(۱۶۹۳) حضرت انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزے اور نصف نماز کی رخصت دی ہے۔ حاملہ اور مرضعہ کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے۔ بعض کے الفاظ یہ ہیں حاملہ اور مرضعہ کو (روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے)۔

(۱۶۹۴) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب یہ آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ (جن کو روزہ رکھنے کی طاقت ہے اور وہ روزہ نہ رکھنا چاہیں تو ایک مسکین کے کھانے کا فدیہ دے دیں) اتری تو جو شخص چاہتا افطار کرتا اور فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ وہ آیت اتری جو اس کے بعد ہے اس نے اس کو منسوخ کر دیا۔

(۱۶۹۵) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مانند مروی ہے اور اس میں ہے پھر اللہ تعالیٰ نے مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ جو (رمضان کے) مہینے میں گھر میں ہو اس پر روزہ رکھنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے تندرست مقیم پر روزہ فرض کر دیا اور مقیم بیمار، مسافر کو اس میں رخصت دے دی۔ جو بوڑھا روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اس کے لیے ایک مسکین کا فدیہ اس آیت سے ثابت ہے۔

(۱۶۹۶) حضرت عطا رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ پڑھ رہے تھے وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ (جو لوگ رمضان میں روزے کی طاقت رکھتے ہیں (وہ روزہ نہ رکھنا چاہیں) تو ایک مسکین کے کھانے کا فدیہ دے دیں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ یہ آیت بوڑھے مردوں اور بوڑھی عورتوں کے لیے ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کا کھانا کھلا دیا کریں۔

(۱۶۹۷) حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس آیت سے حاملہ اور مرضعہ کے لیے رخصت ثابت ہوتی ہے۔

٦ ـ بَابُ قَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَتَابِعاً ومُتَفَرِّقاً وتأخيرِهِ إلى شعبانَ

١٦٩٨/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: قَضَاءُ رَمَضَانَ إِنْ شَاءَ فَرَّقَ، وَإِنْ شَاءَ تَابَعَ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ، قَالَ الْبُخَارِيُّ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لا بَأْسَ أَنْ يُفَرِّقَ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ [البقرة: ١٨٥].

١٦٩٩/ ٢ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: نَزَلَتْ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرٍ مُتَتَابِعَاتٍ فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٍ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَقَالَ إِسْنَاده صحيحٌ.

١٧٠٠/ ٣ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّومُ مِنْ رَمَضَانَ فَما أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَ إلاَّ فِي شَعْبَانَ، وَذٰلِكَ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ الْجَماعَةُ، وَيُرْوَىٰ بِإِسْنَادٍ ضَعِيفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَجُلٍ مَرِضَ فِي رَمَضَانَ فَأَفْطَرَ، ثُمَّ صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ فَقَالَ: يَصُومُ الَّذِي أَدْرَكَهُ، ثُمَّ يَصُومُ الشَّهرَ الَّذِي أَفْطَرَ فِيهِ، وَيُطْعِمَ كُلَّ يَومٍ مِسْكِيناً. وَرَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ قَولِهِ، وَقَالَ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَوقُوفٌ.

١٧٠١/ ٤ ـ وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ ماتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَومٍ مِسْكِينٌ، وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ. قَالَ التِّرْمِذِيُّ: والصَّحِيحُ أَنَّهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوقُوفٌ.

١٧٠٢/ ٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا مَرِضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ ماتَ وَلَمْ يَصُمْ أُطْعِمَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَإِنْ نَذَرَ قَضَىٰ عَنْهُ وَلِيُّهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

٧ ـ بَابُ صومِ النَّذْرِ عَنِ الميِّتِ

١٧٠٣/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي ماتَتْ وَعَلَيْها صَومُ نَذْرٍ فَأَصُومُ عَنْها؟ فَقَالَ: أَرَأَيْتِ لَو كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ فَقَضَيْتِيهِ أَكَانَ يُؤَدِّي ذٰلِكَ عَنْها؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ فَصُومِي عَنْ أُمِّكِ. أَخْرَجَاهُ، وفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ امْرَأَةً رَكِبَتِ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ إِنِ اللَّهُ نَجَّاها أَنْ تَصُومَ شَهراً فَأَنْجَاها اللَّهُ فَلَمْ تَصُمْ حَتَّى ماتَتْ فَجَاءَتْ قَرَابَةٌ لَها إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ، فَقَالَ صُومِي عَنْها. أَخْرَجَهُ أَحْمَدُ والنَّسَائي وأَبُو دَاوُدَ.

١٧٠٤/ ٢ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ ماتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

رمضان کے روزے لگا تار یا جُدا جُدا قضاء کرنا اور شعبان تک قضاء کی تاخیر کا جواز

(۱۶۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی رمضان کے روزوں کی قضا کرنا چاہے تو متفرق طور پر یا لگا تار کر سکتا ہے۔

امام بخاری نے فرمایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا (قضائے رمضان میں) جدا جدا روزے رکھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ حق تعالیٰ نے فرمایا فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَر (پھر دوسرے دنوں میں تعداد پوری کر لی جائے)

(۱۶۹۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مِنْ اَيَّامٍ اُخَرَ مُتَتَابِعَاتٍ آیت اتری تھی پھر مُتَتَابِعَاتٍ کا لفظ ہٹا دیا گیا (یعنی منسوخ ہو گیا)

(۱۷۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رمضان کے روزے مجھ پر (باقی) رہتے تھے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے ہونے کی وجہ سے شعبان کے سوا انہیں قضا نہیں کر سکتی تھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ضعیف سند سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے اس کے بارے میں جو رمضان میں بیمار ہو گیا اور اس نے روزہ نہیں رکھا پھر تندرست ہو کر بھی دوسرے رمضان تک روزے نہیں رکھے فرمایا وہ موجودہ رمضان کے روزے رکھے پھر بعد میں قضا کے رکھے اور روزانہ ایک محتاج کو کھانا کھلائے۔ مگر دار قطنی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے آپ کا ارشاد روایت کیا ہے اور کہا اس کی سند صحیح ہے اور موقوف ہے۔

(۱۷۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اس پر ماہ رمضان کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے ہر روزے کے بدلے ایک محتاج کو کھانا کھلا دیا جائے۔ اس کی سند ضعیف ہے۔ امام ترمذی نے فرمایا صحیح یہ ہے کہ یہ ابن عمر کا قول ہے۔

(۱۷۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر کوئی رمضان میں بیمار ہو کر مر جائے اور روزے نہ رکھ سکے تو اس کی طرف سے کھانا کھلا دیا جائے اس پر قضا نہیں اور اگر اس نے نذر مان لی تھی تو اس کی طرف سے اس کا ولی قضا کرے۔

میّت کی طرف سے نذر کے روزے

(۱۷۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور اس پر نذر کے روزے ہیں کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھ سکتی ہوں؟ فرمایا اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا اور تم ان کی طرف سے وہ قرض ادا کرتیں تو کیا ادا ہو جاتا اس نے کہا ہاں۔ فرمایا تم اپنی والدہ کی طرف سے روزے رکھو۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت دریا (میں کشتی) پر سوار ہوئی۔ اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے نجات دے دی تو وہ ایک مہینے کے روزے رکھے گی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے نجات دے دی مگر وہ روزے نہ رکھ سکی اور فوت ہو گئی۔ اس کی ایک عزیزہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس کا ذکر کیا آپؐ نے فرمایا تم اس کی طرف سے روزے رکھو۔

(۱۷۰۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی مر جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھ لے۔

٣/١٧٠٥ ـ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: بَيْنا أنا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إذْ أتَتْهُ امْرَأةٌ فَقالَتْ إنِّي تَصَدَّقتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإنَّها ماتَتْ، فَقالَ وَجَبَ أجْرُكِ وَرَدَّها عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إنَّهُ كَانَ عَلَيْها صَومُ شَهرٍ أفَأصُومُ عَنها؟ قَالَ: صُومِي عَنها، قَالَتْ: إنَّها لَمْ تَحِجَّ قَطُّ أفَأحُجَّ عَنها؟ قَالَ حُجِّي عَنها. رَوَاهُ أحْمَدُ ومُسْلِم وأبو دَاوُدَ والتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ ولِمُسْلِم فِي رِوَايَةٍ: صَوْمَ شَهرَيْنِ.

٣ ـ أبواب صوم التطوع

١ ـ باب صوم سِتٍّ من شوال

١/١٧٠٦ ـ عن أبي أيوب عن رسول الله ﷺ قال: «من صام رمضان ثم أتبعه ستاً من شوال فذاك صيام الدهر». رواه الجماعة إلاّ البخاري والنسائي، ورواه أحمد من حديث جابر.

٢/١٧٠٧ ـ وَعَنْ ثَوبَانَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أنَّهُ قالَ: مَنْ صَامَ رَمضانَ وَسِتةَ أيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كانَ تَمامَ السَّنَةِ ﴿مَنْ جاءَ بالحسَنَةِ فَلَهُ عشرُ أمْثالِها﴾. رَواهُ ابْنُ ماجه.

٢ ـ بابُ صوم عَشرِ ذِي الحجَّةِ وتأكِيدِ يوم عَرَفَةَ لغيرِ الحاجِّ

١/١٧٠٨ ـ عَنْ حَفصَةَ قالَتْ: أرْبعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ رَسولُ اللَّهِ ﷺ صِيامُ عاشُوراء والعَشرِ وثلاثَةِ أيَّامٍ مِنْ كُلِ شَهرٍ والرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ. رَواهُ أحْمَدُ وَالنَّسائيُّ.

٢/١٧٠٩ ـ وَعَنْ أبي قَتَادَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَومُ يَومِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ سَنَتَيْنِ ماضِيَةً ومُسْتَقْبَلَةً، وَصَومُ يَومِ عاشُورَاءَ يُكَفِّرُ سَنَةً ماضِيَةً. رَواهُ الجَماعَةُ إلاّ البُخارِيَّ والتِّرْمِذِيَّ.

٣/١٧١٠ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: نَهىٰ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَومِ يَومِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتَ. رَواهُ أحْمَدُ وابْنُ ماجَه.

٤/١٧١١ ـ وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أنَّهُمْ شَكُّوا في صَومِ النبيِّ ﷺ يَومَ عَرَفَةَ فَأرْسَلْت إلَيْهِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ وَهُوَ يخطُبُ النَّاسَ بِعَرَفَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥/١٧١٢ ـ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عامِرٍ قالَ: قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَوم عَرَفَةَ ويوم النَّحْرِ وأيَّام التَّشرِيقِ عِيدنا أهل الإسْلامِ وَهِيَ أيَّامُ أكلٍ وشُرْبٍ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاّ ابْنَ ماجه وصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

(۱۷۰۵) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا اس اثناء میں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی میں نے خیرات میں اپنی والدہ کو ایک لونڈی دی تھی۔ والدہ فوت ہوگئیں۔ فرمایا تمہیں ثواب مل گیا اور ورثہ کی وجہ سے وہ لونڈی پھر واپس تمہارے پاس آ گئی۔ پھر اس نے عرض کی یا رسول اللہ! ان پر ایک مہینے کے روزے باقی تھے کیا میں ان کی طرف سے رکھ لوں؟ فرمایا ہاں رکھ لو۔ پھر عرض کی انہوں نے کبھی حج نہیں کیا۔ کیا میں ان کی طرف سے حج بھی کر سکتی ہوں؟ فرمایا ان کی طرف سے حج بھی کر لو۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے "دو ماہ کے روزے"۔

نفلی روزوں کے مسائل

شوال کے چھ روزے

(۱۷۰۶) حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا اگر کسی نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ شوال کے روزے رکھے تو اس کے عمر بھر کے روزے ہو گئے۔ امام احمد نے اس حدیث کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

فقہ الحدیث: ۳۰+۶=۳۶×۱۰=۳۶۰۔ پس سالانہ ۳۶ روزے رکھنے سے عمر بھر کے روزوں کا ثواب مل جاتا ہے۔ (مترجم)

(۱۷۰۷) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا جس نے رمضان کے اور عید الفطر کے بعد اور چھ دن کے روزے رکھے تو اس کے تمام سال کے روزے ہو گئے کیونکہ جس نے ایک نیکی کی اس کے لیے دس گنا ثواب ہے۔

ذوالحجہ کے پہلے عشرے کے روزے اور عرفے (نو ذوالحجہ) کے روزے کی تاکید لیکن حاجی کے لیے نہیں

(۱۷۰۸) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا چار باتیں ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چھوڑتے تھے عاشوراء (دس محرم) کے روزے، عشرۂ ذی الحجہ کے روزے، ہر ماہ کے تین (۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کے) روزے اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں۔

(۱۷۰۹) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفے کا روزہ دو سالوں (گزرے ہوئے اور اگلے سال) کے گناہ مٹا دیتا ہے اور عاشورا کا روزہ گزشتہ سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(۱۷۱۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات میں عرفے کے روزے سے منع فرمایا۔

(۱۷۱۱) حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے لوگوں نے عرفے کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے میں شک کیا۔ میں نے آپؐ کے پاس دودھ بھیجا۔ آپؐ نے اسے پی لیا۔ اس دن آپ عرفات میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔

(۱۷۱۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفے کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق ہم مسلمانوں کے لیے عید ہیں اور کھانے پینے کے دن ہیں۔

٣ ـ بابُ صومِ المُحرَّمِ وتأكيدِ عاشُورَاءَ

١/١٧١٣ ـ قَدْ سَبَقَ أنَّهُ ﷺ سُئِلَ أيُّ الصِّيامِ بَعْدَ رَمَضانَ أفضَلُ؟ قالَ: شَهرُ اللَّهِ ٱلْمُحَرَّمُ.

٢/١٧١٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ صَومِ عاشُوراءَ، فَقَالَ: ما عَلِمْتُ أنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَ يَوماً يَطْلُبُ فَضْلَهُ على الأيامِ إلاّ هٰذَا اليَومَ ولا شَهراً إلاّ هٰذَا الشَّهرَ يَعْني رَمَضَانَ.

٣/١٧١٥ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قالَتْ: كانَ يَومُ عاشُوراءَ يَوماً تَصومُهُ قُرَيْشٌ في الجَاهِلِيَّةِ. وكانَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ صامَهُ وأَمَرَ النَّاسَ بِصِيامِهِ، فَلَما فُرِضَ رَمَضانُ، قالَ مَنْ شاءَ صامَه، وَمَنْ شاءَ تَرَكَهُ.

٤/١٧١٦ ـ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ قالَ: أَمَرَ النَّبيُّ ﷺ رَجُلاً مِنْ أَسْلَمَ أنْ أَذِّنْ في النَّاسِ أنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَومِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ، فإنَّ اليَومَ يَومُ عاشُوراءَ.

٥/١٧١٧ ـ وَعَنْ عَلْقَمَةَ أنَّ الأشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ دَخَلَ على عبْدِ اللَّهِ وَهُوَ يُطْعَمُ يَومَ عاشُورَاءَ، فقالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحمٰنِ إنَّ اليَومَ يَومُ عاشُورَاءَ، فقالَ قَدْ كانَ يُصامُ قَبْلَ أنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ، فلمَّا نَزَلَ رمَضانُ تُرِكَ فإنْ كُنْتَ مُفْطِراً فاطْعَمْ.

٦/١٧١٨ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ أَهلَ الجَاهِلِيَّةِ كانُوا يَصُومُونَ يَومَ عاشُورَاءَ وأنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَهُ وَالمُسْلِمُونَ قَبْلَ أنْ يُفْرَضَ رَمَضانُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضانُ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ: إنَّ يَومَ عاشُورَاءَ يَومٌ مِنْ أيّامِ اللَّه فَمَنْ شاءَ صَامَهُ، وكانَ ابْنُ عُمَرَ لا يَصُومُهُ إلاّ أنْ يُوَافِقَ صِيامَهُ.

٧/١٧١٩ ـ وَعَنْ أَبي مُوسىٰ قالَ: كانَ يَومُ عَاشُورَاءَ تُعَظِّمُهُ اليَهُودُ وَتَتَّخِذُهُ عِيْداً فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ صُومُوهُ أَنْتُمْ.

٨/١٧٢٠ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: قَدِمَ النَّبيُّ ﷺ فَرَأَى اليَهُودَ تَصُومُ عاشُورَاءَ، فقالَ ما هٰذا؟ قالُوا يَومٌ صالحٌ نَجَّى اللَّهُ فيهِ مُوسىٰ وبَني إسْرَائيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فصَامَهُ مُوسىٰ فقالَ: أنا أَحَقُّ بِمُوسى مِنْكُم. فَصامهُ وأَمَرَ بصِيامِهِ.

٩/١٧٢١ ـ وَعَنْ مُعاوِيَةَ بْنِ أَبي سُفْيَانَ قالَ: سَمِعْتُ رسُولَ اللَّهِ ﷺ يقُولُ: إنَّ هٰذَا يَومُ عاشُوراءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيامُهُ وَأَنا صَائمٌ فَمَنْ شاءَ صامَ وَمَنْ شاءَ فَلْيُفْطِرْ. مُتَّفَقٌ على هٰذِهِ الأحادِيثِ كلِّها وَأَكْثَرُها يَدُلُّ على أنَّ صَومَهُ وَجَبَ، ثمَّ نُسِخَ ويُقالُ لَمْ يَجِبْ بحالٍ بِدَليلِ خَبَرِ مُعاوِيَة، وإنَّما نُسِخَ تأكِيدُ اسْتِحْبَابِهِ.

محرم کے روزے اور عاشورا کے روزے کی تاکید

(۱۷۱۳) پہلے گزر چکا ہے کہ آپؐ سے پوچھا گیا کہ رمضان کے بعد کونسے روزے افضل ہیں؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ محرم کے مہینے کے۔ جو اللہ کا مہینہ ہے۔

(۱۷۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے عاشورا کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی ایسے دن روزہ رکھا ہو جس کی فضیلت دوسرے دنوں پر واضح کرنا چاہتے ہوں سوائے اس دن (۱۰ محرم) کے اور کسی ماہ کے روزے رکھے ہوں اور انہیں افضل سمجھا ہو سوائے اس ماہ (رمضان) کے۔

(۱۷۱۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا عاشورا کے دن قریش بھی جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی روزہ رکھا کرتے تھے۔ پھر جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپؐ نے خود بھی اس کا روزہ رکھا اور لوگوں کو رکھنے کا حکم فرمایا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپؐ نے فرمایا جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

(۱۷۱۶) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اسلم قبیلے کے ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کردے کہ جس نے کھالیا وہ باقی دن روزہ رکھ لے اور جس نے نہیں کھایا وہ مکمل دن کا روزہ رکھ لے کیونکہ آج عاشوراء ہے۔

(۱۷۱۷) حضرت علقمہ سے مروی ہے کہ حضرت اشعث بن قیس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اس وقت وہ عاشوراء کے دن کھانا کھا رہے تھے حضرت اشعث نے کہا۔ اے ابوعبدالرحمٰن! آج تو عاشورا ہے۔ فرمایا رمضان واجب ہونے سے پہلے روزے کا حکم تھا اب رمضان فرض ہوگیا تو وہ حکم چھوڑ دیا گیا۔ اگر تمہارا روزہ نہ ہو تو آؤ کھالو۔

(۱۷۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل جاہلیت عاشورا کا روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی مسلمانوں کے ساتھ رمضان واجب ہونے سے پہلے اس کا روزہ رکھا پھر رمضان فرض ہونے کے بعد آپؐ نے فرمایا عاشورا اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے جو چاہے اس کا روزہ رکھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ اس کا روزہ نہیں رکھتے تھے الا یہ کہ ان کے معمول کے روزوں میں آجاتا۔

(۱۷۱۹) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا یوم عاشورا کی یہودی تعظیم کرتے تھے اور اس دن عید مناتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اس دن روزہ رکھو۔

(۱۷۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو آپؐ نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورے کے دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا آج کیوں روزہ رکھتے ہو انہوں نے جواب دیا یہ وہ مبارک دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس کا روزہ رکھا تھا۔ آپؐ نے فرمایا میں تم سے موسیٰ کا زیادہ حق دار ہوں چنانچہ آپؐ نے اس دن کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

(۱۷۲۱) حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ یہ عاشورا کا دن ہے تم پر اس کا روزہ فرض نہیں۔ میں روزے دار ہوں جو چاہے روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے۔

<u>فقہ الحدیث:</u> مذکورہ بالا اکثر حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ابتدا میں عاشورا کا روزہ فرض تھا پھر فرضیت منسوخ ہوگئی بعض کے نزدیک کسی وقت بھی فرض نہ تھا جیسا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ والی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اس صورت میں استحباب کی تاکید منسوخ ہوئی ہے۔

١٠/١٧٢٢ ـ وَعَنِ ابنِ عبَّاسٍ قالَ: لَمَّا صام رسُولُ اللَّهِ ﷺ يَومَ عاشُوراءَ وأَمَر بِصِيَامِهِ، قَالُوا: يا رسولَ اللَّهِ إنَّهُ يَومٌ تُعَظِّمُهُ اليَهُود والنَّصارَى. فَقالَ: إذَا كانَ عامُ المُقْبِلِ إنْ شاءَ اللَّهُ صُمْنا اليَوم التاسِعَ، قالَ فَلَمْ يأتِ العامُ المقبِلُ حتَّى تُوفِّيَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَواهُ مُسْلم وأبُو داود، وفي لَفْظٍ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ لَئنْ بقِيت إلى قابِلٍ لأَصُومنَّ التَّاسعَ، يَعْنِي يَومَ عاشُوراءَ، رَواهُ أحْمَدُ ومُسْلم. وفي رِوايَةٍ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ صُومُوا يَومَ عاشُوراءَ وخالِفُوا اليَهُود صُومُوا قَبْلَهُ يَوماً وبَعْدَهُ يَوماً. رَواهُ أحمَدُ.

٤ ـ بابُ ما جاءَ في صومِ شعبانَ والأشهُرِ الحُرمِ

١/١٧٢٣ ـ عَنْ أمِّ سَلمةَ أنَّ النبيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنةِ شَهراً تامًّا إلاَّ شَعْبانَ يَصِلُ بِهِ رَمَضانَ. رَواهُ الخمْسَةُ، وَلَفْظُ ابْنُ ماجه: كانَ يَصُومُ شَعبَانَ ورَمَضانَ.

٢/١٧٢٤ ـ وَعَنْ عائشةَ قالَتْ: لَمْ يَكُنِ النبيُّ ﷺ يَصُوم شهراً أكثَرَ مِن شَعْبانَ فإنَّهُ كانَ يصُومُهُ كُلَّهُ. وَفي لَفظٍ ما كانَ يَصُومُ في شَهرٍ، ما كانَ يصُومُ في شَعْبَانَ، كانَ يَصُومُهُ إلاَّ قَلِيلاً، بَلْ كانَ يَصُومُهُ كُلَّه. وفي لَفْظٍ: ما رأيت رَسولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهرٍ قَطُّ إلاَّ شهرَ رَمَضانَ، وَما رَأَيْتُهُ في شَهرٍ أكثَرَ مِنْهُ صِيَاماً في شَعْبانَ. مُتَّفَقٌ عَلى ذٰلِكَ كلِّهِ.

٣/١٧٢٥ ـ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَاهِلَةَ قالَ: أَتيت النبيَّ ﷺ فقُلْتُ: يا رَسُولَ اللَّهِ أنا الرَّجُلُ الذي أتيْتُكَ عامَ الأوَّلِ، فقالَ: فما لي أرَى جِسْمَكَ ناحِلاً؟ قالَ: يا رسُولَ اللَّهِ ما أكَلْت طَعَاماً بالنَّهارِ ما أكَلْتُهُ إلاَّ باللَّيْلِ، قالَ: مَنْ أمَرَكَ أنْ تُعَذِّبَ نفْسَكَ؟ قُلْتُ: يا رسُولَ اللَّهِ إنِّي أقْوى، قالَ: صُمْ شَهرَ الصَّبْرِ وَيَوماً بَعْدَهُ، قُلْتُ: إني أقْوَى، قالَ: صُمْ شَهرَ الصَّبْرِ وَيَومَيْنِ بَعْدَهُ، قلت: إنِّي أقْوَى، قالَ: صُمْ شَهرَ الصَّبْرِ وثَلاثَةَ أيَّامٍ بعْدَهُ، وَصُمْ أَشْهُرَ الْحُرُم. رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجه وهذا لَفْظُهُ.

٥ ـ بابُ الحثِّ على صَومِ الاثنينِ والخميسِ

١/١٧٢٦ ـ عَنْ عائِشةَ قالَتْ: إنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يتَحَرَّى صِيَامَ الاثْنَيْنِ والخَميسِ. رواهُ الخمْسةُ إلاَّ أبَا دَاوُد لكِنَّهُ لهُ مِنْ رِوَايةِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

٢/١٧٢٧ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: تُعْرَضُ الأعمالُ كُلَّ اثْنَيْنِ وَخَمِيسٍ فأُحِبُّ أنْ يُعْرَضَ عَمَلي وَأنا صَائمٌ. رَواهُ أحمَدُ والتِّرمذِيُّ، ولابْنِ ماجه مَعْناهُ، ولأحمَدَ والنَّسائيِّ هذا المَعْنَى مِنْ حَدِيثِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

(۱۷۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ ﷺ نے عاشورا کا روزہ رکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اس دن کی یہودی اور عیسائی تعظیم کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ان شاء اللہ ہم اگلے سال نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے مگر (افسوس) اگلا سال آنے سے پہلے آپؐ دنیا سے رخصت ہوگئے۔ ایک لفظ یہ بھی ہے کہ اگر اگلے سال میں زندہ رہا تو نویں کا بھی روزہ رکھوں گا یعنی عاشورا کے ساتھ۔ ایک روایت میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عاشورا کا روزہ رکھو اور یہودیوں کی مخالفت کرو۔ ایک دن اس سے پہلے اور ایک دن اس کے بعد روزہ رکھو۔ (یعنی نو، دس کا یا دس گیارہ کا یا نو، دس اور گیارہ کا روزہ رکھو)

شعبان اور حرمت والے مہینوں کے روزے

(۱۷۲۳) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ کسی مہینے کے بجز شعبان کے روزے نہ رکھتے تھے اور اسے رمضان سے ملا لیتے تھے۔ ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو مہینوں شعبان و رمضان کے روزے رکھا کرتے تھے۔

(۱۷۲۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ شعبان سے زیادہ کسی مہینے کے روزے نہ رکھتے تھے کیونکہ آپؐ تمام شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ ایک لفظ یوں ہے کہ آپ کسی مہینے میں اتنے روزے نہیں رکھتے تھے جتنے شعبان میں رکھا کرتے تھے۔ سارے شعبان کے بجز چند دنوں کے روزے رکھتے تھے بلکہ تمام شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ یہ الفاظ بھی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو بجز رمضان کے کسی مہینے کے مکمل روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ بجز شعبان کے کسی مہینے کے اکثر روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔

(۱۷۲۵) خاندان باہلة کے ایک آدمی سے روایت ہے۔ اس نے کہا میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں وہی ہوں جو آپ کے پاس پہلے سال آیا تھا۔ آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ تمہارا جسم دُبلا کیوں ہے؟ اس نے عرض کی یا رسول اللہ! میں دن میں کھانا نہیں کھاتا بس رات ہی کو کھاتا ہوں۔ فرمایا کس نے تمہیں نفس کو تکلیف دینے کا حکم دیا ہے۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں قوی ہوں۔ فرمایا ماہ صبر (رمضان) میں روزے رکھو۔ پھر ایک دن بعد میں روزہ رکھ لو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں قوی ہوں۔ فرمایا ماہِ صبر کے روزے رکھو اور دو دن بعد میں روزے رکھ لو۔ میں نے عرض کی میں قوی ہوں فرمایا ماہِ صبر کے روزے رکھو اور تین دن بعد میں رکھ لو اور حرمت والے مہینوں کے روزے رکھ لو۔

پیر اور جمعرات کے روزے کی فضیلت

(۱۷۲۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ پابندی اور کوشش سے پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ ابوداؤد میں یہ حدیث حضرت اسامہ بن زید کی روایت سے ہے۔

(۱۷۲۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو عمل پیش کیے جاتے ہیں مجھے یہ بات پسند ہے کہ روزے کی حالت میں میرے عمل پیش ہوں۔ احمد اور نسائی میں یہی مفہوم حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔

٣/١٧٢٨ ـ وعَنْ أبي قَتادَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ سُئل عَنْ صَوم يَومِ الاثْنَيْنِ فقالَ: ذلِكَ يَوْم وُلِدْت فِيهِ، وأُنْزِلَ عليَّ فِيهِ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ وأبُو دَاود.

٦ ـ بابُ كَرَاهَةِ إفْرَادِ يومِ الجمعةِ ويوم السَّبْتِ بالصَّوم

١/١٧٢٩ ـ عنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ قالَ: سألت جابراً: أَنَهى النبيُّ ﷺ عَنْ صَومِ يَومِ الجُمُعَةِ؟ قالَ نَعَمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، ولِلْبُخاريِّ في روايَةٍ أَنْ يُفْرَدَ بِصَومٍ.

٢/١٧٣٠ ـ وعَنْ أَبِي هرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لا تَصُومُوا يَومَ الجُمُعَةِ إلا وقَبْلَهُ يَومٌ أو بَعْدَهُ يَومٌ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ النَّسائيَّ، ولمُسْلم: وَلا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الجمعةِ بِقِيام مِنْ بَيْنِ اللَّيالي، وَلا تَخْتَصُّوا يَومَ الجمُعَةِ بِصِيام مِنْ بينِ الأيَّامِ إلاَّ أنْ يَكُونَ في صَومٍ يَصومُهُ أَحَدُكُمْ ولأحمَدَ يَومُ الجمعة يَومُ عِيدٍ فلا تَجعَلوا يَومَ عِيدِكُمْ يَومَ صِيامِكُمْ إلاَّ أنْ تَصُومُوا قَبْلَهُ أو بَعْدَهُ.

٣/١٧٣١ ـ وعَنْ جُوَيْرِيَة أَنَّ رَسولَ اللّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْها في يَومِ الجُمُعَةِ وهِيَ صائِمَةٌ فَقالَ لَها: أَصُمْتِ أَمْسِ؟ قالَتْ: لا، قالَ: تَصومِينَ غداً؟ قالَتْ: لا، قالَ: فَأَفْطِري. رَواهُ أَحمَدُ وَالْبُخارِيُّ وأبو دَاوُدَ وهُوَ دَلِيلٌ على أَنَّ التَّطَوُّعَ لا يَلْزَمُ بالشُّروعِ.

٤/١٧٣٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: لا تَصُومُوا يَومَ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ.

٥/١٧٣٣ ـ وَعَنْ جُنادَةَ الأزْدِي قالَ: دَخَلْت على رَسُولِ اللّهِ ﷺ في يَومِ جمعَةٍ في سَبْعَةٍ مِنَ الأزْدِ إناثاً مِنْهُمْ وَهُوَ يَتَغَدَّى، فقالَ هَلُمُّوا إلى الغَداءِ، فَقُلْنا يا رَسُولَ اللّهِ إنَّا صِيامٌ، فقالَ أَصُمْتُمْ أمسِ؟ قُلْنا لا، قالَ أَفَتَصُومُونَ غداً؟ قُلْنا: لا قالَ فأفطِرُوا فأكَلْنا مَعهُ، فلمَّا خَرَجَ وجَلَس على الْمِنبَرِ دَعا بإناءٍ مِنْ ماءٍ فَشَرِبَ وَهُوَ على الْمِنبَرِ، والنَّاسُ يَنْظُرُونَ يُرِيهِمْ أَنَّهُ لا يَصُوم يَوم الْجُمعَةِ. رَواهُما أحمَدُ.

٦/١٧٣٤ ـ وَعَنْ عبدِ اللّهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ وَاسْمُها الصَّمَّاءُ أَنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ قالَ: لا تَصُومُوا يَومَ السَّبْتِ إلاَّ فيما افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فإنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إلاَّ عُودَ عِنَبٍ، أَو لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ النَّسائيَّ.

٧/١٧٣٥ ـ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قَلَّما كانَ يُفْطِرُ يَومَ الجُمُعَةِ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ أبَا دَاودَ ويُحْمَلُ هذا على أَنَّهُ كانَ يَصُومُه مَعَ غَيْرِهِ.

٧ ـ بابُ صومِ أيامِ البِيضِ وصوم ثلاثةِ أيام مِن كلِّ شَهرٍ وإنْ كانَتْ سِوَاها

١/١٧٣٦ ـ عَنْ أبي ذَرٍّ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ، إذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهرِ

(۱۷۲۸) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے پیر کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا یہ وہ دن ہے جس میں میں پیدا ہوا ہوں اور اسی دن مجھ پر (قرآن) اترا ہے۔

صرف جمعے کا یا ہفتے کا خصوصی روزہ رکھنا مکروہ ہے

(۱۷۲۹) حضرت محمد بن عباد بن جعفر سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے صرف جمعے کے روزے سے منع فرمایا ہے؟ فرمایا ہاں۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ تنہا جمعے کے روزے سے (منع فرمایا)۔

(۱۷۳۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھو مگر اس کے ساتھ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد (بھی روزہ رکھو)۔ مسلم میں ہے نہ جمعہ کی رات کو تہجد کے لیے مخصوص کرو اور نہ جمعہ کے دن کو روزے کے لیے ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ تمہارے معمول کے روزوں کے درمیان آ جائے۔ احمد میں ہے جمعہ عید کا دن ہے لہٰذا عید کے دن کو روزے کا دن نہ بناؤ مگر یہ کہ اس کے پہلے یا اس کے بعد روزہ رکھو۔

(۱۷۳۱) حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن اِن کے پاس تشریف لے گئے اور وہ روزے سے تھیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تم نے کل بھی روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کی نہیں۔ فرمایا کل رکھوگی؟ انہوں نے عرض کی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا پھر تو روزہ توڑ دو۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ نوافل شروع کرنے کے بعد لازم نہیں ہو جاتے۔

(۱۷۳۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تنہا جمعے کا روزہ نہ رکھو۔

(۱۷۳۳) حضرت جنادہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں جمعہ کے دن سات ازدی آدمیوں کے ساتھ جن میں آٹھواں میں تھا نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ناشتہ فرما رہے تھے۔ فرمایا آؤ ناشتہ کرلو۔ ہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہمارا روزہ ہے۔ آپؐ نے پوچھا کیا کل روزہ رکھا تھا؟ ہم نے عرض کی نہیں۔ آپؐ نے پوچھا کیا کل رکھو گے؟ ہم نے عرض کی نہیں فرمایا تو پھر روزہ توڑ دو۔ آخر ہم نے آپؐ کے ساتھ کھانا کھایا پھر آپؐ نے منبر پر بیٹھ کر پانی کا برتن منگوایا اور منبر پر پانی پیا۔ لوگ آپ کو دیکھ رہے تھے۔ آپؐ انہیں یہ دکھا رہے تھے کہ میں جمعہ کے دن روزہ نہیں رکھتا۔

(۱۷۳۴) حضرت صمّاء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہفتہ کے دن سوائے فرض روزے کے روزہ نہ رکھو۔ اگر کھانے کو بجز انگور کی لکڑی کے اور درختوں کی چھال کے کچھ نہ ملے تو اسے ہی چبالو۔

(۱۷۳۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن بہت کم روزہ ترک کیا کرتے تھے۔

فقہ الحدیث: اس کا مطلب یہ ہے کہ آپؐ جمعہ کے ساتھ کسی اور دن کو بھی ملا لیتے تھے تنہا جمعہ کا روزہ مکروہ ہے۔

ایامِ بیض (۱۵،۱۴،۱۳) کے روزے اور ہر مہینے کے تین روزے گو وہ ایاّمِ بیض کے علاوہ ہوں

(۱۷۳۶) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! جب تم مہینے کے

ثلاثَةً فَصُمْ ثلاثَ عَشرَةَ وَأَرْبَعَ عَشرَةَ وَخَمسَ عَشرَةَ. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ والتِّرمذيُّ.

٢/١٧٣٧ ـ وعَنْ أبي قَتادَةَ قالَ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ ثلاثٌ مِنْ كُلِّ شَهرٍ ورَمَضانُ إلى رمضانَ فَهذا صِيامُ الدَّهرِ كُلِّهِ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ وأبُو داوُدَ.

٣/١٧٣٨ ـ وعَنْ عائشةَ قالَتْ: كانَ رسولُ الله ﷺ يَصُومُ مِنَ الشهرِ السَّبْتَ والأَحَدَ والاثْنَيْنِ، وَمِنَ الشهرِ الآخَرِ الثُّلاثاءَ والأَرْبِعاءَ والخميسَ. رَواهُ التِّرمذيُّ وقالَ حَدِيثٌ حسَنٌ.

٤/١٧٣٩ ـ وعَنْ أبي ذَرٍّ قالَ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهرٍ ثلاثَةَ أيّامٍ فَذَلِكَ صِيامُ الدَّهرِ، فأنْزَلَ اللّهُ تَصدِيقَ ذلِكَ في كِتَابِهِ: ﴿مَن جَآءَ بِٱلْحَسَنَةِ فَلَهُۥ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ اليَومُ بعشَرةٍ. رَواهُ ابنُ ماجَه والترمذيُّ.

٨ ـ بابُ صيامِ يومٍ وفِطْرِ يومٍ وكَرَاهَةِ صومِ الدَّهرِ

١/١٧٤٠ ـ عَنْ عَبدِ اللّهِ بْنِ عَمرٍو أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: صُمْ في كُلِّ شَهرٍ ثلاثَةَ أيّامٍ، قُلْتُ إنّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ، فَلَمْ يَزَلْ يَرْفَعُنِي حتى قالَ: صُمْ يَوماً وأفْطِرْ يَوماً، فإنَّهُ أفضلُ الصِّيامِ وهوَ صومُ أخِي داوُدَ علَيْهِ السَّلامُ.

٢/١٧٤١ ـ وعَنْ عبدِ اللّهِ بْنِ عَمْرٍو قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لا صَامَ مَنْ صَامَ الأَبَدَ. متَّفَقٌ علَيهِما.

٣/١٧٤٢ ـ وعَنْ أبي قَتَادَةَ قالَ: قِيلَ يا رَسولَ اللّهِ كَيْفَ بِمَنْ صامَ الدَّهر؟ قالَ لا صَامَ ولا أفْطَرَ أو لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفطِرْ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخارِيَّ وابْنَ ماجَه.

٤/١٧٤٣ ـ وَعَنْ أبي مُوسى عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ مَنْ صَامَ الدَّهرَ ضُيِّقَتْ عليهِ جَهَنَّمُ هكذا وقَبَضَ كَفَّهُ رَواهُ أحْمَدُ، ويُحْمَلُ هذَا على مَنْ صَامَ الأيّامَ المَنْهِيَّ عَنها.

٩ ـ بَابُ تطوُّعِ المسافِرِ والغازِي بالصَّومِ

١/١٧٤٤ ـ عَنِ ابنِ عَبّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لا يُفطِرُ أيّامَ البِيْضِ فِي حَضَرٍ وَلا سَفَرٍ. رَواهُ النَّسائي.

٢/١٧٤٥ ـ وَعَنْ أبي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوماً فِي سَبِيْلِ اللّهِ بَعَّدَ اللّهُ وَجهَهُ عَنِ النّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيفاً. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ أبَا دَاوُدَ.

١٠ ـ بَابُ في أَنَّ صومَ التَّطوُّعِ لا يَلْزَمُ الشُّرُوعَ

١/١٧٤٦ ـ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: آخَىٰ النَّبيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمانَ وَأبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ

تین روزے رکھو تو تیرہ، چودہ، پندرہ کے روزے رکھو۔

(۱۷۳۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ماہ کے تین روزے اور ہر رمضان کے روزے رکھنا یہ گویا عمر بھر کے روزے رکھنا ہے۔

(۱۷۳۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ایک مہینے میں ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھا کرتے تھے اور دوسرے مہینے میں منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

(۱۷۳۹) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہر مہینے کے تین روزے رکھ لیے تو وہ عمر بھر کے روزے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی کتاب میں اتاری۔ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ الآیۃ کہ ایک نیکی کرنے والے کے لیے دس نیکیاں ہیں کیوں کہ ایک دن دس دن کے برابر ہوا۔

فقہ الحدیث: ہر ماہ کے تین روزے تو بارہ ماہ کے چھتیس روزے ہوئے اور (۳۶×۱۰=۳۶۰ کے جو پورا ایک سال ہے) پس ہر ماہ کے تین روزے عمر بھر کے روزوں کا ثواب رکھتے ہیں۔

لگا تار روزے مکروہ ہیں۔ ایک دن ناغہ کر کے روزے رکھنا

(۱۷۴۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھو۔ میں نے کہا میں اس سے قوی ہوں۔ پھر آپؐ برابر مجھ سے روزے ہٹاتے رہے یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا ایک دن ناغہ کر کے روزے رکھو کیونکہ یہ افضل ترین روزے ہیں اور میرے بھائی حضرت داؤد کے روزے ہیں۔

(۱۷۴۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا روزہ نہیں جس نے ہمیشہ اور مسلسل روزے رکھے۔

(۱۷۴۲) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا پوچھا گیا یا رسول اللہ! ہمیشہ روزے رکھنے والے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا نہ اس نے روزے رکھے اور نہ کھایا پیا۔

(۱۷۴۳) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس پر جہنم (آپؐ نے ہتھیلی بند کر کے فرمایا) اس طرح تنگ ہوگی۔

فقہ الحدیث: یہ اس صورت میں ہے جب روزے دار ممنوع دنوں کے بھی روزے رکھے۔

مسافر اور مجاہد نفلی روزے رکھ سکتا ہے

(۱۷۴۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ ایام بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ) کے سفر و حضر میں روزے رکھا کرتے تھے۔

(۱۷۴۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک دن اللہ کی راہ میں روزہ رکھ لیا اللہ اس کے چہرے کو آگ سے ستر سال کی مسافت کے برابر دور کر دے گا۔

نفلی روزہ شروع کرنے سے لازم نہیں ہوتا

(۱۷۴۶) حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ میں بھائی چارا قائم کر دیا تھا (ایک دن)

سَلْمانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَها ما شَأْنُكِ؟ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا. فَجاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَاماً، فَقَالَ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: ما أَنا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يقومُ، قَالَ نَمْ فَنامَ ثُمَّ ذَهَبَ يقومُ، فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، قَالَ سَلْمانُ قُمِ الآنَ فَصَلَّيَا فقالَ لَهُ سَلْمانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقّاً، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقّاً وَلأَهلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ سَلْمانُ. رَواهُ البُخارِيُّ والتِّرْمِذِيُّ وصحَّحَهُ.

٢/١٧٤٧ ـ وَعَنْ أُمِّ هانِىءٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْها فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ، ثُمَّ ناوَلَها فَشَرِبَتْ فَقالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَما إِنِّي كُنْت صَائِمَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّائِمُ المُتَطَوِّعُ أَمِيْرُ نَفْسِهِ، إِنْ شَاءَ صَامَ، وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ. رَواهُ أَحْمَدُ والتِّرْمِذِيُّ. وفِي روايةٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ شَرَاباً فَناوَلَها لِتَشْرَبَ، فَقَالَتْ إِنِّي صَائِمَةٌ وَلَكِنِّي كَرِهت أَنْ أَرُدَّ سُؤْرَكَ، فَقَالَ يَعْنِي إِنْ كَانَ قَضَاءً مِنْ رَمَضَانَ فاقْضِي يَوماً مَكَانَهُ، وإِنْ كَانَ تَطَوُّعاً، فَإِنْ شِئْتِ فاقْضِي، وَإِنْ شِئْتِ فَلا تَقْضِي. رَواهُ أَحمدُ وأَبُو دَاوُدَ بِمَعْناهُ.

٣/١٧٤٨ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُهدِيَ لِحَفْصَةَ طَعَامٌ وَكُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَأَفْطَرْنا، ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أُهدِيَتْ لَنا هَدِيَّةٌ وَاشْتَهَيْناها فَأَفْطَرْنا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا عَلَيْكُما صُوما مَكَانَهُ يَوماً آخَرَ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ، وَهٰذَا أَمْرُ نَدْبٍ بِدَلِيْلِ قَوْلِهِ لا عَلَيْكُما.

١١ ـ بَابُ ما جَاءَ فِي اسْتِقْبَالِ رَمَضَانَ باليومِ واليومينِ وغيرِ ذٰلِكَ

١/١٧٤٩ ـ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لايَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَومِ يَومٍ أَو يَومَيْنِ إِلاَّ أَنْ يكونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوماً فَلْيَصُمْهُ. رَواهُ الجَماعَةُ.

٢/١٧٥٠ ـ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يقُولُ عَلَىٰ المِنْبَرِ قَبْلَ شَهرِ رَمَضَانَ الصِّيَامُ يَومَ كَذَا وَكَذَا وَنَحْنُ مُتَقَدِّمُونَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَتَقَدَّمْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَتَأَخَّرْ. رَواهُ ابْنُ ماجه، وَيُحْمَلُ هٰذَا عَلَىٰ التَّقَدُّمِ بِأَكْثَر مِنْ يَومَيْنِ.

٣/١٧٥١ ـ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرجُلٍ هَلْ صُمتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهرِ شَيْئاً؟ قَالَ: لا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذا أَفطرتَ رَمَضَانَ فَصُمْ يَومَيْنِ مَكَانَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وفِي رِوَايَةٍ لَهُمْ: مِنْ سَرَرِ شَعْبَان. وَيُحْمَلُ هٰذَا عَلَىٰ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَتْ لَهُ عَادَةٌ بِصِيَام سَرَرِ الشَّهرِ أَو قَدْ نَذَرَهُ.

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے ملنے گئے اور حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھ کر ان سے پوچھا کیا بات ہے؟ بولیں تمہارے بھائی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دنیا کی خواہش نہیں۔ اتنے میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کرا کر ان کے سامنے لا رکھا اور کہا کھائیے میرا تو روزہ ہے۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا تمہارے بغیر میں نہیں کھا سکتا۔ آخر حضرت ابوالدرداء کو بھی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا پڑا۔ رات کو حضرت ابوالدرداء نماز کے لیے کھڑے ہونے لگے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا ابھی سو جاؤ چنانچہ وہ لیٹ گئے پھر کھڑے ہوئے پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے کہنے سے لیٹ گئے۔ آخر پچھلی رات کو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا اب اٹھ جاؤ۔ پھر دونوں نے اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھی۔ پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا دیکھو تم پر تمہارے رب کا بھی حق ہے، تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے سو ہر حقدار کو اس کا حق ادا کرتے رہو۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ذکر کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سلمان رضی اللہ عنہ نے ٹھیک کہا۔

(۱۷۴۷) حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور پانی منگا کر پیا پھر انہیں دیا۔ انہوں نے پی کر پوچھا یارسول اللہ میرا تو روزہ تھا فرمایا نفلی روزے والا اپنے نفس کا حاکم ہے خواہ روزہ رکھے خواہ توڑ دے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے پانی پی کر بچا ہوا پانی حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا کو دیا۔ انہوں نے عرض کی میرا تو روزہ ہے لیکن آپ کا جوٹھا واپس بھی کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ فرمایا اگر قضائے رمضان کا روزہ ہے تو اس کے بدلے کسی اور دن رکھ لینا اور اگر نفلی روزہ ہے تو خواہ قضا کرو یا نہ کرو۔

(۱۷۴۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس کھانے کا ہدیہ آیا۔ ہم دونوں کا روزہ تھا ہم نے روزہ توڑ لیا پھر رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے ہم نے کہا یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے ہمارا کھانے کو دل چاہا ہم نے اسے کھا کر روزہ توڑ لیا ہے فرمایا کوئی حرج نہیں اس کے بدلے اور روزہ رکھ لینا۔

<u>فقہ الحدیث:</u> یہ امر استحبابی ہے جس کی دلیل لَا عَلَیْکُمَا ہے یعنی تم پر واجب نہیں۔

رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزے رکھنے کا حکم

(۱۷۴۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ ہاں اگر کوئی ان دنوں کے روزے رکھنے کا عادی ہو تو اور بات ہے (یعنی اس کا ان دنوں کا روزہ رکھنے کا پہلے سے معمول تھا)۔

(۱۷۵۰) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ رمضان سے پہلے منبر پر کھڑے ہو کر فرما رہے تھے روزے فلاں فلاں دن ہیں، ہم پہلے سے رکھے لیتے ہیں جو چاہے پہلے سے رکھ لے اور جو نہ چاہے نہ رکھے۔

<u>فقہ الحدیث:</u> اس حدیث کو ایک یا دو سے زیادہ روزوں کے رکھنے پر محمول کیا گیا ہے۔

(۱۷۵۱) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے پوچھا کیا تم نے اس مہینے کے اخیر میں کوئی روزہ رکھا ہے؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا رمضان کے بعد اس کے بدلے دو روزے رکھ لینا۔ ایک روایت میں سرر شعبان (شعبان کے اخیر) کا لفظ آیا ہے۔

<u>فقہ الحدیث:</u> شاید یہ آدمی شعبان کے آخری دنوں میں روزے رکھنے کا عادی ہوگا یا اس نے نذر مانی ہوگی۔ سرر سے مراد مہینے کی ۲۸، ۲۹، ۳۰ تاریخیں ہیں۔ بعض کے نزدیک سرر سے وسط ماہ بھی مراد ہے اور بعض کے نزدیک اوّل ماہ بھی۔ بہر حال اگر اوّل ماہ یا وسط ماہ مراد ہو تو پھر حدیثوں میں کوئی تعارض نہیں اور اگر آخر ماہ مراد ہو تو طحاوی نے جو تطبیق دی ہے اسے حافظ نے سراہا ہے اور وہ یہ ہے کہ ممانعت کی حدیث کمزور کے لیے ہے اور حکم کی حدیث محتاط کے لیے۔ (نیل)

١٢ ـ بَابُ النَّهيِ عَنْ صَومِ العيدينِ وأيامِ التَّشرِيقِ

١/١٧٥٢ ـ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَىٰ عَنْ صَومِ يَومَيْنِ يَومِ الفِطْرِ وَيَومِ النَّحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وفِي لَفْظٍ لأَحْمَدَ والبُخَارِيِّ: لا صَومَ فِي يَومَيْنِ. ولِمُسْلِمٍ: لا يَصِحُّ الصِّيَامُ فِي يَومَيْنِ.

٢/١٧٥٣ ـ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَهُ وأَوسَ بْنَ الحَدَثَانِ أَيَّامَ التَّشرِيْقِ فَنادَيَا أَنَّهُ لا يَدْخُلُ الجَنَّةَ إلاَّ مُؤْمِنٌ، وَأَيَّامُ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

٣/١٧٥٤ ـ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أُنادِيَ أَيَّامَ مِنًى أَنَّها أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُربٍ وَلا صَومَ فِيْها، يَعْنِي أَيَّامَ التَّشْرِيْقِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٤/١٧٥٥ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَىٰ عَنْ صَومِ خَمْسَةِ أَيَّامٍ فِي السَّنَةِ يَومِ الفِطْرِ وَيَومِ النَّحْرِ، وَثَلاثَةِ أَيَّامِ التَّشرِيْقِ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ. وَعَنْ عَائِشَةَ وابْنِ عُمَرَ قَالا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ أَنْ يُصَمْنَ إلاَّ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ. رَواهُ البُخَارِيُّ، ولَهُ عَنْهُما أَنَّهُما قَالا: الصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بالعُمْرَةِ إِلَى الحَجِّ إِلَى يَومِ عَرَفَةَ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْياً وَلَمْ يَصُمْ صَامَ أَيَّامَ مِنًى.

عید، بقرعید اور ایام تشریق میں روزوں کی ممانعت

(۱۷۵۲) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے دودنوں عید و بقرعید کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ احمد اور بخاری کے الفاظ یہ ہیں ان دونوں دنوں میں روزہ نہیں۔ مسلم میں ہے دو دنوں میں روزہ صحیح نہیں۔

(۱۷۵۳) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اور حضرت اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ کو ایام تشریق میں (اعلان کرنے کے لیے) بھیجا انہوں نے اعلان کیا کہ جنت میں مومن کے سوا کوئی نہیں جائے گا اور منیٰ کے دن کھانے پینے کے دن ہیں۔

(۱۷۵۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں منیٰ کے دنوں میں اعلان کردوں کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور ان (ایام تشریق) میں روزہ نہیں۔

(۱۷۵۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سال کے پانچ دنوں کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔ عید الفطر، عید الاضحیٰ اور تین دن ایامِ تشریق کے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی بجز اس کے جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو۔ بخاری میں ان دونوں سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حج تمتع کرنے والے کے لیے عرفے کے دن تک روزے ہیں اگر اس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اور نہ اس نے روزہ رکھا ہو تو ایامِ منیٰ میں روزے رکھ لے۔

٦ ـ كتاب الاعتكاف

١٧٥٦/ ١ـ عن عائشة: «قالت: كان رسول الله ﷺ يعتكف العَشْرَ الأواخر من رمضان حتى توفَّاهُ الله عزَّ وجلَّ».

٢/١٧٥٧ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ رسُولُ اللّهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما، وَلِمُسْلِمٍ: قَالَ نافِعٌ وَقَدْ أَرَانِي عَبْدُ اللّهِ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ يَعْتَكِفُ فِيْهِ رَسُولُ اللّهِ ﷺ.

٣/١٧٥٨ ـ وَعَنْ أَنسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَاماً، فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ المُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ. رَواهُ أَحْمَدُ والتِّرْمِذِيُّ وصحَّحَهُ، ولأَحْمَدَ وَأَبِي دَاوُدَ وابْنِ ماجَه هٰذَا الْمَعْنَىٰ مِنْ رِوَايَةِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

٤/١٧٥٩ ـ وعَنْ عائشَةَ قالَتْ كانَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ وَأَنَّهُ أَمَرَ بِخِبَاءٍ فَضُرِبَ لَمَّا أَرَادَ الاعْتِكَافَ في الْعَشْرِ الأَواخِرِ مِنْ رَمَضانَ، فأَمَرَتْ زَيْنَبُ بِخِبَائِها فَضُرِبَ وَأَمَرَتْ غيْرَها مِنْ أزْواجِ النَّبيِّ ﷺ بِخِبَائِها فضُرِبَ، فلمَّا صلَّى رسُولُ اللّهِ ﷺ الْفَجْرَ نَظَرَ، فإذَا الأخْبِيَةُ، فقالَ آلْبِرَّ يُرِدْنَ؟ فأَمَرَ بِخِبَائِهِ فَقُوِّضَ وَتَرَكَ الاعْتِكَافَ في شَهرِ رَمَضانَ حتَّى اعتكَفَ في الْعَشْرِ الأَواخِرِ مِنْ شوَّالٍ. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ التِّرمِذيَّ لٰكِنْ لهُ منْهُ: كانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ دَخلَ مُعْتَكَفَهُ.

وفيه أن النذر لا يلزم بمجرد النية؛ وأن السنن تقضي، وأن للمعتكف أن يلزم من المسجد مكاناً بعينه، وأن من التزم اعتكاف أيام معيَّنة لم يلزمه أول ليلة لها.

٥/١٧٦٠ ـ وَعنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ النَّبيَّ ﷺ كان إذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أو يُوضَعَ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوبَةِ. رَواهُ ابْنُ ماجه.

٦/١٧٦١ ـ وَعَنْ عائشةَ أنَّها كانَتْ تُرَجِّلُ النبي ﷺ وَهيَ حائِضٌ وَهوَ مُعْتَكِفٌ في

کتاب الاعتکاف

(۱۷۵۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے پچھلے عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فوت کر لیا۔

(۱۷۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ مسلم میں ہے حضرت نافع نے فرمایا مجھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے وہ جگہ دکھائی جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے۔

(۱۷۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ ایک سال اعتکاف نہیں کیا تھا تو اگلے سال دو عشروں کا اعتکاف کر لیا۔ احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ میں اس مفہوم کی روایت حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے۔

(۱۷۵۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف گاہ میں داخل ہو جاتے جب آپؐ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کا ارادہ کیا تو خیمہ (نصب کیے جانے) کا حکم فرمایا۔ خیمہ گاڑ دیا گیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے حکم سے ان کا بھی خیمہ گاڑ دیا گیا۔ دیگر ازواج مطہرات کے حکم سے ان کے خیمے بھی گاڑ دیے گئے۔ آپؐ نے فجر کی نماز پڑھ کر دیکھا تو خیمے ہی خیمے نظر آئے۔ فرمایا کیا ان عورتوں نے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟ پھر آپؐ کے حکم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ اکھاڑ دیا گیا۔ اور آپؐ نے ماہ رمضان میں اعتکاف چھوڑ کر شوال کے پہلے عشرے میں کیا۔ ترمذی میں ہے کہ جب آپؐ اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر اعتکاف گاہ میں داخل ہوتے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا نذر محض نیت سے لازم نہیں ہوتی اور یہ کہ سنتوں کی بھی قضا ہے اور معتکف کے لیے لازم ہے کہ مسجد میں کوئی مخصوص جگہ متعین کر لے اور جس نے معین دنوں کا اعتکاف اپنے اوپر لازم کر لیا تو ان دنوں کی پہلی رات اس کے لیے لازم نہیں۔

(۱۷۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف کرتے تو آپؐ کا بچھونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیا جاتا یا آپؐ کے واسطے توبہ کے ستون کے پیچھے تخت بچھا دیا جاتا۔

(۱۷۶۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حیض کی حالت میں آپؐ کے سر میں کنگھی کیا کرتی تھیں۔

المَسْجِدِ وَهِيَ في حُجْرَتِها يُناوِلُها رَأْسَهُ، وكانَ لا يَدْخلُ البَيْتَ إلاَّ لِحاجَةِ الإِنْسانِ إذَا كانَ مُعْتَكِفاً.

٧/١٧٦٢ ـ وَعنها أيْضاً قالَتْ، إنْ كُنت لأَدْخلُ الْبَيْتَ لِلْحاجَةِ وَالْمَرِيضُ فِيهِ فما أَسألُ عنْهُ إلاَّ وَأنا مارَّةٌ.

٨/١٧٦٣ ـ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قالَتْ: كانَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مُعْتَكِفاً فأَتَيْتُهُ أَزُورُهُ لَيْلاً فَحدَّثْتُهُ، ثُمَّ قُمت لأَنْقلِبَ، فقامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي وكانَ مَسْكَنُها في دَارِ أُسامَةَ بْنِ زَيْدٍ. متَّفقٌ عَلَيهِنَّ.

٩/١٧٦٤ ـ وَعَنْ عائشَةَ قالَتْ: كانَ النبي ﷺ يَمُرُّ بِالْمَرِيضِ وَهوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كما هُوَ وَلا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ.

١٠/١٧٦٥ ـ وَعَنْ عائِشَة قالَتْ: السُّنةُ على الْمُعْتَكِفِ أنْ لا يَعُودَ مَرِيضاً، وَلا يَشْهَدَ جَنازَةً وَلا يَمَسَّ امْرَأَةً ولا يُبَاشِرَها ولا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ إلاَّ لِما لا بُدَّ مِنْهُ وَلا اعْتِكَافَ إلاَّ بَصَومٍ وَلا اعْتِكافَ إلاَّ في مَسْجِدٍ جَامِعٍ. رَواهُ أبو دَاوُدَ.

١١/١٧٦٦ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سأَلَ النبيَّ ﷺ قالَ: كُنت نَذَرت في الجاهِلِيَّةِ أنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً في المَسْجِدِ الحَرَامِ؟ قالَ فأَوفِ بِنَذْرِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ الْبُخارِيُّ: فاعْتَكِفْ لَيْلَةً.

١٢/١٧٦٧ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لَيْسَ على المُعْتَكِفِ صِيامٌ إلاَّ أنْ يَجْعَلَهُ على نفسِهِ. رَواهُ الدَّارَقطنيُّ وقالَ رَفَعَهُ أَبُو بَكْرٍ السُّوسي وَغَيْرُهُ لا يَرْفَعُهُ.

١٣/١٧٦٨ ـ وَعَنْ حُذَيْفَةَ أنَّهُ قالَ لابْنِ مسْعُودٍ: لَقَدْ عَلِمتَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ لا اعْتِكاف إلاَّ في المَساجِدِ الثَّلاثَةِ أو قالَ في مسْجِدِ جَماعةٍ. رَواهُ سَعِيدٌ في «سننِهِ».

١٤/١٧٦٩ ـ وَعَنْ عائشةَ أنَّ النبيَّ ﷺ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْض نِسَائِهِ وهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرى الدَّمَ فَرُبَّما وَضَعَتِ الطَّسْتَ تحتَها مِنَ الدَّمِ، رَواهُ البخاريُّ وفي روايةٍ اعتكفَ معهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَزْوَاجِهِ وكانتْ تَرى الدَّم والصُّفرةَ والطَّسْت تَحْتَها وَهيَ تُصَلِّي. رَواهُ أحمَدُ والْبُخارِيُّ وأبُو دَاوُدَ.

١ ـ بابُ الاجتهادِ في العَشْرِ الأَوَاخِرِ وفَضلِ قيامِ ليلةِ القَدْرِ وما يُدْعَىٰ بِهِ فيها وأيُّ ليلةٍ هِيَ

١/١٧٧٠ ـ عَنْ عائِشَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ كانَ إذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الأَوَاخِرُ أَحْيَا اللَّيْلَ

آپ مسجد میں معتکف ہوتے اور وہ اپنے حجرے میں ہوتیں۔ آپ ان کو اپنا سر دے دیا کرتے تھے اور جب آپ معتکف ہوتے تو بجز انسانی ضرورت کے گھر میں تشریف نہ لاتے۔

(۱۷۶۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا اگر میں گھر میں کسی ضرورت کے لیے جاتی اور گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو میں اس کے بارے میں نہیں پوچھتی تھی مگر گزرتے ہوئے۔

(۱۷۶۳) حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ معتکف تھے۔ میں رات کو آپ سے ملنے آئی اور باتیں کرتی رہی پھر میں واپس ہونے کے لیے اٹھی تو آپ بھی مجھے پہنچانے کے لیے اٹھے۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کا گھر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا۔

(۱۷۶۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ اعتکاف کی حالت میں بیمار کے پاس سے گزرتے تو اس کا حال پوچھنے کے لیے نہیں ٹھہرتے تھے (بلکہ چلتے چلتے پوچھ لیتے)۔

(۱۷۶۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا اعتکاف والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ بیمار پرسی نہ کرے، جنازے میں شریک نہ ہو، بیوی کو نہ چھوئے اور نہ اس سے ہمبستر ہو اور کسی کام کے لیے نہ نکلے بجز اس ضرورت کے جس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو۔ اعتکاف روزے ہی کے ساتھ ہوتا ہے اور جامع مسجد ہی میں ہوتا ہے۔

(۱۷۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ بیت اللہ میں ایک رات اعتکاف کروں گا فرمایا اپنی نذر پوری کرلو۔ بخاری میں اتنا زیادہ ہے کہ انہوں نے ایک رات کا بیت اللہ کا اعتکاف کیا۔

(۱۷۶۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اعتکاف والے کو روزہ لازم نہیں۔ الا یہ کہ وہ اپنے اوپر روزہ لازم کرلے، صرف ابوبکر سوسی نے اس کو مرفوع کہا ہے کسی اور نے نہیں۔

(۱۷۶۸) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابن مسعود سے کہا مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اعتکاف صرف تین ہی مسجدوں میں یا یہ فرمایا تھا کہ جماعت والی مسجد ہی میں ہوتا ہے۔

(۱۷۶۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی ام المومنین رضی اللہ عنہا نے اعتکاف کیا۔ انہیں استحاضے کا عارضہ تھا اور خون ٹپکتا رہتا تھا بسا اوقات خون کی وجہ سے اپنے نیچے طشت رکھ لیا کرتی تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ کے ساتھ امہات المومنین میں سے ایک نے اعتکاف کیا وہ خون اور زردی دیکھتی تھیں اور طشت نیچے رکھ کر نماز پڑھا کرتی تھیں۔

رمضان کے اخیر عشرے میں عبادت میں سرگرمی، قیامِ شبِ قدر کی فضیلت، شب قدر کی دعاء، شب قدر کونسی ہے؟

(۱۷۷۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اخیر عشرہ شروع ہوتے ہی نبی کریم ﷺ رات بھر جاگتے

وَأَيْقَظَ أَهلَهُ وَشَدَّ المِئْزَرَ. متَّفقٌ علَيْهِ، ولأحْمَدَ ومُسلم: كانَ يَجْتَهِدُ في العَشْرِ الأَوَاخِرِ ما لا يَجْتهدُ في غيْرِها.

٢/١٧٧١ ـ وَعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: مَنْ قامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إيماناً وَاحْتِسَاباً غُفِرَ لهُ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ ابْنَ ماجَه.

٣/١٧٧٢ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ. قُلت يا رسُولَ اللّهِ أرَأيْتَ إنْ عَلمْت أيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ما أَقُولُ فِيها؟ قالَ قُولِي اللّهُمَّ إنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ العَفْوَ فاعْفُ عَنِّي. رَواهُ التِّرمِذيُّ وصَحَّحَهُ وأحْمَدُ وابْنُ ماجَه، وقالا فِيهِ: أرَأيْتَ إنْ وَافَقْت لَيْلَةَ الْقَدْرِ.

٤/١٧٧٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ كانَ مُتَحَرِّيَها فَلْيَتَحَرَّها لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ أو قالَ تَحَرُّوها لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعشْرِينَ يَعْني لَيْلَةَ القَدْرِ. رَواهُ أحْمَدُ بإسْنادٍ صحيحٍ.

٥/١٧٧٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أنَّ رَجُلاً أتَى نَبيَّ اللّهِ ﷺ فقالَ يَا نَبيَّ اللّهِ إنّي شَيْخٌ كَبيرٌ عليلٌ يَشُقُّ عليَّ الْقِيَامُ، فأمُرْنِي بلَيْلَةٍ لَعَلَّ اللّهَ يُوفِّقُنِي فِيها لِلَيْلَةِ القَدْرِ، فقالَ عَلَيْكَ بالسَّابِعَةِ. رواهُ أحمدُ.

٦/١٧٧٥ ـ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبي سُفيانَ عَنِ النبيِّ ﷺ في لَيْلَةِ القَدْرِ، قالَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرينَ. رَواهُ أَبو دَاوُدَ.

٧/١٧٧٦ ـ وَعن زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قالَ سَمِعْت أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُول وَقِيلَ لهُ إنَّ عبْدَ اللّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يقُولُ. مَنْ قامَ السَّنَةَ أصابَ لَيْلَةَ القَدْرِ، فقالَ أُبَيٌّ وَاللّهِ الذي لا إلهَ إلاَّ هُوَ إنَّها لَفِي رَمَضَانَ يَحْلِفُ ما يَسْتَثْنِي وَوَاللّهِ إنِّي لأعْلَمُ أيَّ لَيْلَةٍ هِيَ، هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتي أمَرَنا رسُولُ اللّهِ ﷺ بِقيَامِها هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَأمارَتُها أنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ في صَبيحَةِ يَومِها بَيْضاءَ لا شُعَاعَ لَها. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ وأبو دَاودَ والتِّرْمذيُّ وصحَّحَهُ.

٨/١٧٧٧ ـ وَعَنْ أَبي سَعيدٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ اعتَكَفَ العَشْرَ الأُوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثمَّ اعتَكَفَ العَشْرَ الأوسَطَ في قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ على سُدَّتِها حَصِيرٌ، فأخَذَ الحَصِيرَ بيَدِهِ فَنَحَّاها في ناحِيةِ القُبَّةِ، ثمَّ أطْلَعَ رَأْسَهُ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوا مِنْهُ فقالَ إنِّي اعتكَفت العَشْرَ الأُوَّلَ ألْتَمِسُ هذِهِ اللَّيْلَةَ، ثمَّ اعتكَفْت العَشْرَ الأوسَطَ ثمَّ أُتيت فقيلَ لي إنَّها في العَشْرِ الأوَاخِرِ فمَنْ أَحَبَّ منكُم أنْ يعتكِفَ فَلْيَعتَكِفْ فاعتَكَفَ النَّاسُ مَعهُ قالَ وَإنِّي أُريتُها لَيلَةَ وِتْرٍ وَإنِّي أسْجُدُ في صَبيحَتِها في طينٍ وماءٍ فأصْبَحَ مِنْ لَيلَةِ إحْدَى وعِشْرِينَ وقدْ قامَ إلى الصُّبْحِ فمَطَرَتِ السَّماءُ فَوَكَفَ المَسْجِدُ فأبْصَرْت الطِّينَ والماءَ، فَخَرَجَ حينَ فَرَغَ مِنْ صَلاةِ الصُّبْحِ وجَبِينُهُ وَرَوْثَةُ أنْفِهِ فِيها الطِّينُ والماءُ وإذا هِيَ لَيلَةُ إحْدَى وعِشْرينَ مِنَ العَشْرِ

اور گھر والوں کو بھی جگاتے اور (عبادت کے لیے) کمر کس لیتے (خوب مستعد ہو جاتے)۔ احمد اور مسلم میں ہے کہ آپ اخیر عشرے میں (عبادت میں) اس قدر محنت کرتے کہ اتنی کسی اور وقت میں نہیں کرتے تھے۔

(۱۷۷۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جو کوئی شب قدر میں اس کے ثواب کا یقین کر کے ثواب کی نیت سے جاگا تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(۱۷۷۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں شبِ قدر پالوں تو کیا پڑھوں؟ فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَفَا عْفُ عَنِّیْ پڑھو۔ احمد اور ابن ماجہ میں ہے کہ اگر اتفاق سے میں لیلۃ القدر پالوں۔

(۱۷۷۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شب قدر کا متلاشی ہو وہ ستائیسویں شب میں تلاش کرے یا فرمایا شب قدر ستائیسویں شب میں تلاش کرو۔

(۱۷۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بہت بوڑھا اور بیمار ہوں اور رات کا قیام میرے لیے بہت مشکل ہے آپؐ مجھے خاص رات کا حکم فرمایئے شاید اللہ اسی رات میں مجھے شب قدر سے نواز دے۔ فرمایا ستائیسویں شب کو ضرور جاگنا۔

(۱۷۷۵) حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے لیلۃ القدر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ وہ ستائیسویں رات ہے۔

(۱۷۷۶) حضرت زر بن حبیش سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت ابی بن کعب سے سنا فرما رہے تھے جبکہ ان سے کہا گیا تھا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو سال بھر راتوں کو جاگ کر عبادت کرے گا اسے شب قدر ملے گی تو حضرت ابی بن کعب نے فرمایا اس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں بلاشبہ شب قدر رمضان ہی میں ہے۔ آپؐ نے قسم بھی بلا استثنا کے کھائی یعنی ان شاء اللہ نہیں کہا۔ اللہ کی قسم میں خوب جانتا ہوں کہ وہ کونسی رات ہے۔ وہ وہ رات ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رات بھر عبادت کا حکم فرمایا تھا وہ ستائیسویں رات ہے اور اس کی نشانی یہ بھی ہے کہ اس کی صبح کو سورج سفید بغیر کرنوں کے نکلتا ہے (روشنی مدھم ہوتی ہے)۔

(۱۷۷۷) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا پھر ایک ترکی خیمے میں درمیانے عشرے میں اعتکاف کیا۔ اس کی چوکھٹ پر چٹائی تھی آپؐ نے اپنے ہاتھ سے چٹائی اٹھا کر خیمے کے ایک گوشے میں کر کے لوگوں سے باتیں کیں۔ لوگ آپؐ سے قریب ہو گئے۔ فرمایا میں نے شب قدر تلاش کرنے کے لیے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا پھر درمیانے عشرے میں اعتکاف کیا پھر مجھے خواب میں بتایا گیا کہ شب قدر اخیر عشرے میں ہے۔ اب اگر کسی کو اعتکاف کا شوق ہو تو (اخیر عشرے میں) اعتکاف کرے۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپؐ کے ساتھ اعتکاف کیا۔ آپؐ نے فرمایا مجھے شب قدر طاق راتوں میں دکھائی گئی ہے۔ میں اس کی صبح کو کیچڑ اور مٹی میں سجدہ کر رہا تھا۔ پھر جب آپ اکیسویں شب کی صبح کو نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور مینہ برس کر مسجد ٹپکی تو میں نے کیچڑ اور پانی دیکھا پھر جب آپ نماز سے فارغ ہو کر نکلے تو آپؐ کی جبین اقدس اور ناک کے اگلے حصے پر کیچڑ (لگی ہوئی) تھی۔ یہ اکیسویں رات تھی۔ بخاری میں پہلے عشرے کے اعتکاف کا ذکر نہیں ہے۔

الأوَاخِرِ. مُتفقٌ عَلَيْهِ لكِنْ لَمْ يذْكُرْ في البُخاري اعتكافَ العَشْرِ الأوَّلِ.

٩/١٧٧٨ - وَعَنْ عَبدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ أنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: رَأَيْت لَيلةَ القَدْرِ ثمَّ أُنسِيتُها وَأَرَاني أَسْجُدُ صَبيحَتَها في ماءٍ وطينٍ، قالَ فمُطِرْنا في ليلَةِ ثلاثٍ وعشرِينَ، فَصلَّى بِنا رسُولُ اللَّهِ ﷺ وانصَرَفَ وَإنَّ أثَرَ الماءِ والطِّينِ على جَبْهتِهِ وأنفِهِ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ وزَادَ وكانَ عبْدُ اللَّهِ بْنُ أُنيْسٍ يقولُ ثلاثٍ وعِشْرينَ.

١٠/١٧٧٩ - وَعَنْ أبي بَكْرَةَ أنهُ سَمِعَ رسُولَ اللَّهِ ﷺ يقوُلُ: التَمِسُوها في تِسْعٍ بَقِينَ أَو سبْعٍ بَقِينَ أو خَمْسٍ بقِينَ أو ثَلاثٍ بقِينَ أو آخرِ ليلَةٍ، قالَ وَكَانَ أبو بكْرَةَ يُصَلِّي في العِشْرينَ مِنْ رَمَضانَ صلاتَهُ في سائرِ السنَةِ، فإذَا دَخَلَ العَشْرُ اجتهَدَ رواهُ أحمَدُ والتِّرمذيُّ وصحَّحهُ.

١١/١٧٨٠ - وَعَنْ أبي نَضْرَةَ عَنْ أبي سَعِيدٍ في حَديثٍ له أنَّ النَّبيَّ ﷺ خَرَجَ على النَّاسِ فقالَ: يا أيُّها النَّاسُ إنَّها كانَتْ أُبِينَتْ لي لَيْلَةُ الْقَدْرِ وإنِّي خَرَجْت لأُخبرَكُمْ بها فَجاءَ رَجُلانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُما الشَّيْطانُ فَنَسِيتُها فالتَمِسوها في الْعَشْرِ الأوَاخِرِ مِنْ رَمَضانَ الْتَمِسُوها في التَّاسِعَةِ وَالْخَامِسَةِ والسَّابعَةِ، قالَ قُلْت يَا أبَا سَعِيدٍ إنَّكُمْ أعْلَمُ بالْعَدَدِ مِنَّا، فقالَ أجَلْ نَحْنُ أَحَقُّ بذَاكَ منكُمْ، قال قُلْت ما التَّاسعَةُ والخَامِسَةُ والسَّابِعَةُ؟ قالَ إذَا مَضَتْ واحِدَةٌ وعِشْرُونَ فالتَّي تليها اثْنانِ وعشرُونَ فَهيَ التَّاسعَةُ، فإذَا مَضتْ ثلاثٌ وعِشْرُونَ فالَّتي تليها السَّابعَةُ، فإذَا مضَتْ خَمسٌ وعشْرُونَ فالَّتي تَليها الخَامِسَةُ. رَواهُ أحمَد ومُسلِمٌ.

١٢/١٧٨١ - وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: التَمِسُوها في الْعَشْرِ الأوَاخِرِ مِنْ رَمَضانَ، لَيْلَةُ القَدْرِ في تاسِعةٍ تَبْقى في سَابعةٍ تَبْقى في خامِسةٍ تَبْقى. رَواهُ أحمَدُ والبُخاريُّ وأبُو دَاودَ. وفي روايَةٍ: قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ هِيَ في العَشْرِ في سَبْعٍ يَمْضينَ أو في تِسْعٍ يَبْقينَ يعني لَيلَةَ القَدرِ. رَواهُ البُخاري.

١٣/١٧٨٢ - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ رجالاً مِنْ أصْحابِ النَّبيِّ ﷺ أرُوا ليْلَةَ الْقَدْرِ في المَنام في السَّبْعِ الأوَاخِرِ، فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أرَى رُؤيَاكُمْ قَدْ تَوَاطأتْ في السَّبْعِ الأواخِرِ، فمَنْ كَانَ مُتَحَرِّياً فلْيَتَحرَّها في السَّبْعِ الأواخِرِ. أخرجاه وَلِمُسْلم قالَ: أُرِيَ رَجُلٌ أن لَيلَةَ القَدْرِ ليلَةَ سَبْعٍ وعشْرِينَ، فقالَ النَّبيُّ ﷺ أرَى رُؤياكُمْ في العَشْرِ الأوَاخِرِ فاطلُبُوها في الوِتْرِ مِنْها.

١٤/١٧٨٣ - وعَنْ عائشةَ أنَّ رَسولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: تَحَرُّوا ليلَةَ القَدْرِ في العشر الأواخِرِ مِنْ رَمَضانَ. رَواهُ مُسلِمٌ والبُخَارِيُّ وقال: في الوِتْرِ مِنَ العَشرِ الأوَاخِرِ.

(۱۷۷۸) حضرت عبداللہ بن انیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے شب قدر دیکھی پھر وہ مجھے بھلا دی گئی۔ میں نے اس رات میں دیکھا کہ میں اس کی صبح کو کیچڑ اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر تیئیسویں شب کو بارش ہوئی۔ صبح کو آپ ؐ نے ہمیں نماز پڑھائی فارغ ہوئے تو آپ ؐ کی پیشانی اور ناک پر کیچڑ کے نشان تھے۔ مسلم میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن اُنیس فرماتے تھے تیئیسویں رات ہے۔

(۱۷۷۹) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے شب قدر اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور انتیسویں رات میں تلاش کرو۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ رمضان کی بیسویں تاریخ کی شب کو تو تمام سال کے برابر نماز پڑھتے تھے اور آخری عشرہ شروع ہوتے ہی بڑی محنت سے عبادت کرتے تھے۔

(۱۷۸۰) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے ان کی ایک حدیث میں روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس آ کر فرمایا اے لوگو! میرے لیے شب قدر ظاہر کر دی گئی تھی اور میں تمہیں خبر کرنے کے لیے آ رہا تھا۔ راستے میں میں نے دو آدمی جھگڑتے ہوئے دیکھے۔ ان کے ساتھ شیطان تھا میں (ان کا جھگڑا چکانے لگا اتنے میں) شب قدر بھول گیا۔ پس شب قدر رمضان کے اخیر عشرے میں تلاش کرو۔ نویں، پانچویں اور ساتویں شب میں تلاش کرو۔ حضرت ابونضرۃ کا بیان ہے کہ میں نے کہا اے ابوسعید رضی اللہ عنہ! تم تاریخ کو ہم سے زیادہ جانتے ہو۔ فرمایا ہاں ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ حضرت ابونضرۃ نے پوچھا نویں، پانچویں اور ساتویں کیا ہے؟ فرمایا جب اکیسویں شب گزر جائے تو اس کے بعد والی بائیسویں شب ہے اور وہی نویں شب ہے۔ پھر جب تیئیسویں شب گزر جائے تو اس کے بعد والی چوبیسویں شب ہے اور وہی ساتویں شب ہے۔ اور جب پچیسویں شب گزر جائے تو اس کے بعد والی شب چھبیسویں شب ہے اور وہی پانچویں شب ہے۔

(۱۷۸۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر تلاش کرو۔ اکیسویں میں، تیئیسویں میں، پچیسویں میں لیلۃ القدر ہے۔ ایک روایت میں ہے شب قدر آخری عشرے کی ستائیسویں یا اکیسویں میں ہے۔

(۱۷۸۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کو لیلۃ القدر خواب میں آخری سات راتوں میں دکھائی گئی۔ آپ ؐ نے فرمایا میرے خیال میں تمہارا خواب آخری سات راتوں میں موافق ہے۔ شب قدر کا شوقین اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ مسلم میں ہے ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ تمہارا خواب اخیر عشرے کے بارے میں موافق ہے لہٰذا شب قدر اخیر عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۱۷۸۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شب قدر رمضان کے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ بخاری میں ہے فرمایا آخری عشرے کی طاق راتوں میں (تلاش کرو)۔

٧ ـ كتابُ المناسِكِ

١ ـ بابُ وجوبِ الحجِّ والعُمْرَةِ وثوابِهِما

١/١٧٨٤ ـ عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: خَطَبَنا رسُولُ اللّهِ ﷺ فقالَ يَا أَيُّها النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّهُ عَلَيْكُمْ الحَجَّ فَحُجُّوا، فقالَ رَجُلٌ أكُلَّ عامٍ يا رسُولَ اللّهِ؟ فَسَكَتَ حتى قَالها ثلاثاً، فقالَ النبيُّ ﷺ لَو قُلْت نعم لَوَجَبَتْ ولما اسْتَطَعْتُمْ. رَواه أحمَدُ ومُسلِمٌ والنَّسائيُّ فيهِ دَليلٌ على أنَّ الأمْرَ لا يَقْتَضِي التَّكْرَارَ.

٢/١٧٨٥ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: خطَبَنا رسُولُ اللّهِ ﷺ فقالَ يَا أَيُّها النَّاسُ كُتِبَ علَيكُمُ الحَجُّ، فقامَ الأقْرَعُ بْنُ حابِسٍ، فقالَ أفِي كُلِّ عامٍ يا رَسُولَ اللّهِ؟ فقالَ: لَو قُلْتُها لَوَجَبَتْ، ولَو وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوا بِها ولَمْ تَسْتَطيعُوا أنْ تَعْمَلُوا بِها الحَجُّ مَرَّةً فَمَنْ زَادَ فَهُوَ تَطَوُّعٌ. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ بِمَعْناهُ.

٣/١٧٨٦ ـ وَعَنْ أَبِي رَزِينٍ العُقَيْلِي أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لا يَسْتَطِيعُ الحَجَّ، ولا العُمْرَةَ، وَلا الظَّعْنَ، فَقَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ واعْتَمِرْ. رَواهُ الخَمْسَةُ وصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

٤/١٧٨٧ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْت يَا رَسُولَ اللّهِ هَلْ عَلَى النِّسَاءِ مِنْ جِهادٍ؟ قَالَ: نَعَمْ علَيْهِنَّ جِهادٌ لا قِتَالَ فِيْهِ الحَجُّ والعُمْرَةُ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه وإِسْنادُهُ صَحِيْحٌ.

٥/١٧٨٨ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ أيُّ الأَعْمالِ أفْضَلُ؟ قَالَ: إيْمانٌ بِاللّهِ وَبِرَسُولِهِ، قَالَ: ثم ماذَا؟ قَالَ: ثُم الجِهادُ فِي سَبِيْلِ اللّهِ، قِيْلَ: ثُم ماذَا؟ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَهُوَ حُجَّةٌ لِمَنْ فَضَّلَ نَفْلَ الحَجِّ عَلَى نَفْلِ الصَّدَقَةِ.

٦/١٧٨٩ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَما نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ما الإِسْلامُ؟ فَقَالَ: الإِسْلامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لا إِلَهَ إِلاَّ اللّهُ، وأَنَّ

کتاب الحج

حج اور عمرے کا وجوب اوران کا ثواب

(۱۷۸۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اس میں فرمایا اے لوگو! اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے پس حج کرو۔ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہر سال فرض ہے؟ آپؐ چپ ہو گئے۔ یہاں تک کہ اس نے تین بار یہی سوال کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا اگر میں ہاں کر دیتا تو ضرور ہر سال واجب ہو جاتا پھر تم اس کو ادا کرنے سے قاصر رہتے۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امر تکرار کا مقتضی نہیں ہوتا۔

(۱۷۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ یہ سن کر حضرت اقرع بن حابس نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! کیا ہر سال فرض ہے؟ فرمایا اگر میں ہاں کر دیتا تو ضرور (ہر سال) فرض ہو جاتا اور اگر ایسا ہوتا تو تم اس پر عمل نہ کرتے اور نہ کر سکتے تھے۔ حج (عمر میں) ایک بار فرض ہے جو زائد ہو وہ نفلی ہے۔

(۱۷۸۶) حضرت ابورزین عقیلی سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا میرے والد بہت بوڑھے ہیں ان میں حج و عمرے کی اور سفر کرنے کی سکت نہیں فرمایا اپنے والد کی طرف سے تم حج و عمرہ کر آؤ۔

(۱۷۸۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! کیا عورتوں پر بھی جہاد ہے فرمایا ہاں مگر اس میں جنگ نہیں ہے یعنی حج اور عمرہ۔

(۱۷۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔ اس نے پوچھا پھر کونسا؟ آپؐ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا۔ اس نے پوچھا پھر کونسا؟ آپؐ نے فرمایا پھر مقبول حج۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث اس کے لیے حجت ہے جو نفلی حج کو نفلی صدقے پر فضیلت دینے کا قائل ہے۔

(۱۷۸۹) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے مروی ہے انہوں نے فرمایا اس دوران میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے آ کر پوچھا یا محمد! (ﷺ) اسلام کیا ہے؟ فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اللہ کے ایک ہونے کا

مُحَمَّداً رَسُولُ اللّهِ، وَأَنْ تُقِيمَ الصَّلاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وتَحُجَّ الْبَيْتَ، وتَعْتَمِرَ، وتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنابَةِ، وَتُتِمَّ الوُضوءَ، وَتَصُومَ رَمَضانَ، وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ وَأَنَّهُ قَالَ: هٰذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ. رواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ، وقَالَ هٰذَا إِسْنادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ. وَرَواهُ أَبُو بَكْرٍ الْجَوزَقِي فِي كِتَابِهِ المُخْرَجِ عَلَى الصَّحِيحَيْنِ.

٧/١٧٩٠ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قَالَ: العُمْرَةُ إِلى العُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِما بَيْنَهُما والحَجُّ المَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلاَّ الْجَنَّةُ. رَواهُ الْجماعَةَ إِلاَّ أَبَا دَاوُدَ.

٢ ـ بَابُ وجوبِ الحجِّ عَلَى الفورِ

١/١٧٩١ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: تَعَجَّلُوا إِلَى الحَجِّ يَعْنِي الْفَرِيْضَةِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لا يَدْرِي ما يَعْرِضُ لَهُ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٢/١٧٩٢ ـ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الفَضْلِ أَو أَحَدِهِما عَنِ الآخَرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ الحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ فَإِنَّهُ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيْضُ وتَضِلُّ الرَّاحِلَةُ وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجه وَسَيَأْتِي قولُهُ عَلَيْهِ السَّلامُ: مَنْ كُسِرَ أَو عَرَجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

٣/١٧٩٣ ـ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُمرُ بْنُ الْخَطَّابِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ رِجَالاً إِلى هٰذِهِ الأَمْصارِ فَيَنْظُرُوا كُلَّ مَنْ كَانَ لَهُ جِدَةٌ وَلَمْ يَحُجَّ فَيَضْرِبُوا عَلَيْهِمُ الْجِزْيَةَ ما هُمْ بِمُسْلِمِيْنَ ما هُمْ بِمُسْلِمِيْنَ. رَواهُ سَعِيْدٌ فِي «سُنَنِهِ».

٣ ـ بَابُ وجوبِ الحجِّ عَلَى المعضوبِ إِذَا أَمْكَنَتْهُ الاسْتِنابَةُ وَعَنِ الميِّتِ إِذَا كَانَ قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ

١/١٧٩٤ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّهِ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّهِ فِي الحَجِّ شَيْخاً كَبِيْراً لا يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهرِ بَعِيْرِهِ، قَالَ فَحُجِّي عَنْهُ. رَواهُ الْجَماعَةُ.

٢/١٧٩٥ ـ وَعَنْ عَلِيٍّ [عَلَيْهِ السَّلامُ] أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمٍ، فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي كَبِيْرٌ وَقَدْ أَفْنَدَ وَأَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّهِ فِي الْحَجِّ وَلا يَسْتَطِيْعُ أَدَاءَها فَيُجْزِي عَنْهُ أَنْ أُؤَدِّيَها عَنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ نَعَمْ. رَواهُ أَحْمَدُ والتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

٣/١٧٩٦ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمٍ إِلَى رَسُولِ اللّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أَبِي أَدْرَكَهُ الإِسْلامُ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لا يَسْتَطِيْعُ رُكُوبَ الرَّحْلِ والْحَجُّ مَكْتُوبٌ عَلَيْهِ

اور محمدؐ کے اللہ کے رسول ہونے کا اقرار کرے، نماز قائم کرے، زکوٰۃ ادا کرے اور بیت اللہ کا حج اور عمرہ کرے اور جنابت کا غسل کرے، وضو پورا کرے اور رمضان کے روزے رکھے (پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے باقی حدیث بیان کی اس کے اخیر میں ہے کہ) آپؐ نے فرمایا یہ حضرت جبرائیل تھے اور تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

(۱۷۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیانے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے اور مقبول حج کا ثواب جنت کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

حج واجب ہوتے ہی فوراً ادا کیا جائے

(۱۷۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا فرض حج ادا کرنے میں جلدی کرو کیونکہ کسی کو کیا معلوم کہ اسے کیا پیش آ جائے۔

(۱۷۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے یا فضل رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو حج کا ارادہ کرے وہ جلدی کرے کیونکہ کبھی انسان بیمار پڑ جاتا ہے کبھی سواری نہیں ملتی اور کبھی کوئی اور ضرورت پیش آ جاتی ہے۔ اور اللہ کے رسول کی حدیث **من کسر او عرج فقد حل و علیه الحج** عنقریب آ رہی ہے۔

(۱۷۹۳) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا ارادہ ہے کہ میں ان شہروں (ممالک محروسہ) میں آدمی بھیجوں اور وہ ہر اس شخص کو جس کے پاس مال ہو اور اس نے حج نہ کیا ہو معلوم کر کے اس پر ٹیکس لگا دوں۔ وہ مسلمان نہیں ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔

معذور اور میّت کی طرف سے حج بدل

(۱۷۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ خثعم کی ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد بہت بوڑھے ہیں۔ ان میں اونٹ پر سواری کی بھی سکت نہیں اور ان پر حج فرض ہو چکا ہے آپؐ ارشاد فرمائیں۔ فرمایا تم ان کی طرف سے حج کر آؤ۔

(۱۷۹۵) حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے خثعم کی ایک جوان عورت نے آ کر کہا میرے والد بہت بوڑھے ہیں ان کے ہوش وحواس بھی ٹھیک نہیں اور ان پر حج فرض ہے لیکن ان میں حج کرنے کی سکت نہیں۔ اگر میں ان کی طرف سے حج کر آؤں تو کیا ادا ہو جائے گا۔ فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کر۔

(۱۷۹۶) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے خثعم کے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر کہا کہ میرے والد مسلمان ہیں اور بہت بوڑھے ہیں سواری کے بھی قابل نہیں اور ان پر حج فرض ہے۔

أَفَأُحجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ أَرَأَيْتَ لَو كَانَ عَلَىٰ أَبِيْكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنهُ أَكَانَ يُجْزِي ذٰلِكَ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْجُجْ عَنْهُ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسَائي بِمَعْناهُ.

٤/١٧٩٧ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى ماتَتْ أَفَأَحُجُّ عَنها؟ قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنها أَرَأَيْتِ لَو كَانَ عَلَىٰ أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ اقْضُوا اللَّهَ فاللَّهُ أَحَقُّ بالوَفاءِ. رَواهُ الْبُخَارِيُّ والنَّسَائِي بِمَعْناهُ، وفِي رِوَايَةٍ لأَحْمَدَ والبُخارِيِّ بِنَحْوِ ذٰلِكَ وَفِيْها قَالَ جَاءَ رَجُل، فَقَالَ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ، وَهُوَ يَدُلُّ عَلَى صِحَّةِ الْحَجِّ عَنِ المَيِّتِ مِنَ الوَارِثِ وَغَيْرِهِ حَيْثُ لَمْ يَسْتَفْصِلْهُ أَوَارِث هُوَ أَمْ لا وَشَبَّهَهُ بالدَّيْنِ.

٥/١٧٩٨ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُل، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي ماتَ وَعَلَيْهِ حَجَّةُ الإِسلام أَفَأَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ أَرَأَيْتَ لَو أَنَّ أَبَاكَ تَرَكَ دَيْناً عَلَيْهِ أَقَضَيْتَهُ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْجُجْ عَنْ أَبِيْكَ. رَواهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

٤ ـ بَابُ اعتبارِ الزَّادِ والرَّاحِلَةِ

١/١٧٩٩ـ عن أنس: «في قوله عزَّ وجل: ﴿مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ [آل عمران:٩٧] قال: قيل: يا رسول الله، ما السبيل؟ قال: الزَّاد والرَّاحلة». رواه الدارقطني.

٢/١٨٠٠ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: الزَّادُ والراحِلَةُ يَعْنِي قَوْلَهُ: ﴿مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ [آل عمران: ٩٨] رَواهُ ابنُ ماجَه.

٥ ـ بَابُ ركوبِ البحرِ للحجِّ إلاَّ أَنْ يَغْلِبَ عَلَىٰ ظَنِّهِ الْهَلاكُ بِهِ

١/١٨٠١ ـ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لا تَرْكَبِ الْبَحرَ إلاَّ حَاجاً أَو مُعْتَمِراً، أَو غَازِياً فِي سَبِيْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّ تَحتَ البَحْرِ ناراً، وَتَحتَ النَّارِ بَحْراً. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُورٍ فِي سُنَنِهِما.

١/١٨٠٢ ـ وعن أبي عمران الجوني قال: «حدثني بعض أصحاب النبي ﷺ وغزونا نحو فارس فقال: قال رسول الله ﷺ: من بات فوق بيت ليس له إجّارٌ فوقع فمات فقد برئت منه الذمة، ومن ركب البحر عند ارتجاجه فمات برِئَتْ منه الذمَّةُ». رواه أحمد.

٦ ـ بابُ النَّهيِ عنْ سَفَرِ المرأةِ لِلحجِّ وغيرِهِ إلاَّ بِمَحْرَمٍ

١/١٨٠٣ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّهُ سمِعَ النبيَّ ﷺ يَخْطُبُ يقولُ: لا يَخْلُوَنَّ رَجُل بامْرَأَةٍ إلاَّ ومَعَها ذُو مَحْرَمٍ، ولا تسافِرِ المَرْأَةُ إلاَّ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، فقام رجلٌ فقالَ يا

کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ پوچھا کیا تم ان کے بڑے صاحبزادے ہو؟ انہوں نے عرض کی۔ جی ہاں۔ فرمایا اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا اور وہ قرض تم ان کی طرف سے ادا کردیتے تو کیا قرض ادا ہو جاتا؟ عرض کی ہاں کیوں نہیں۔ فرمایا تو پھر ان کی طرف سے حج کرآؤ۔

(۱۷۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جُہینہ کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہا کہ میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی مگر انہوں نے حج نہیں کیا اور فوت ہوگئیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ فرمایا ہاں ان کی طرف سے حج کرو۔ اور اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟ اللہ کا قرض ادا کرو کیونکہ اللہ کا زیادہ حق ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔ احمد اور بخاری کی روایت میں اس کی مانند ہے اور اس میں ہے ایک شخص نے کہا میری بہن نے حج کی نذر مان لی ہے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ میت کی طرف سے حج درست ہے خواہ وارث کرے یا کوئی اور کیونکہ آپؐ نے یہ نہیں پوچھا کہ وہ وارث ہے یا نہیں۔ علاوہ ازیں حج کو قرض سے تشبیہ دی ہے۔

(۱۷۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آ کر کہا کہ میرے والد فوت ہوگئے اور ان پر اسلام کا حج واجب تھا کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ آپؐ نے پوچھا اگر تمہارے والد کا ان پر قرض ہوتا تو کیا تم ان کی طرف سے ادا کردیتے؟ عرض کی جی ہاں۔ فرمایا تو اپنے والد کی طرف سے حج کرآؤ۔

حج کے وجوب کے لیے سفر خرچ اور سواری کا انتظام شرط ہے

(۱۷۹۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا "سبیل" سے مراد زادِ راہ اور سواری کا انتظام ہے۔

(۱۸۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا استطاعتِ سبیل سے مراد زادِ راہ اور سواری ہے۔

حج کے لیے (کشتی، جہاز) پر سوار ہونا اگر ہلاکت کا ڈر نہ ہو

(۱۸۰۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے یا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے سوا کوئی سمندر پر سوار نہ ہو کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔

(۱۸۰۲) حضرت ابو عمران الجونی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے حدیث بیان کی۔ اس وقت ہم فارس کی طرف جہاد کے لیے جا رہے تھے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی منڈیر کے بغیر مکان کی چھت پر رات گزارے پھر وہ گر کر مر جائے تو اس سے ذمہ داری ساقط ہے اور اگر کوئی طوفان کے وقت سمندر پر سوار ہو کر مر جائے تو اس سے بھی ذمے داری ساقط ہے۔

عورت کو حج وغیرہ کے لیے بلا محرم کے سفر کرنا ناجائز ہے

(۱۸۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے خطبے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ تنہا نہ ہو مگر اس حال میں کہ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو اور عورت بلا محرم کے سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا

رسُولَ اللّهِ إنَّ امْرَأتِي خَرَجتْ حاجَّةً وإنِّي اكْتُتِبْت في غَزْوةِ كَذا وكَذا قالَ: فانْطَلِقْ فَحجَّ مَعَ امْرأتِك.

٢/١٨٠٤ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا تسافِرِ المَرْأةُ ثلاثةً إلاَّ ومَعَها ذُو مَحْرمٍ. مُتَّفقٌ عَلَيهِما.

٣/١٨٠٥ ـ وعَنْ أبي سَعِيدٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ نَهى أنْ تُسافِرَ المرْأةُ مَسِيرَةَ يَومَيْنِ أَو لَيْلَتَيْنِ إلاَّ ومعَها زَوجُها أو ذُو مَحرَم. متَّفقٌ علَيْه. وفي لَفْظٍ قالَ: لا يَحِلُّ لامْرَأةٍ تُؤمِنُ باللّهِ وَالْيومِ الآخِرِ أنْ تُسافِرَ سَفراً يَكُونُ ثلاثَةَ أيَّامٍ فصاعِداً إلاَّ ومعَها أبُوها أو زَوجُها أو ابْنُها أو أخُوها أو ذُو مَحْرَمٍ مِنْها. رَواهُ الجماعَةُ إلاَّ الْبُخارِيَّ والنَّسائيَّ.

٤/١٨٠٦ ـ وَعَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: لا يحِلُّ لامْرَأةٍ تُسافِرُ مَسيرَةَ يَومٍ وَلَيْلَةٍ إلاَّ مَعَ ذِي مَحرَمٍ عَلَيْها. متَّفَقٌ عَليهِ. وفي رِوايَةٍ مَسِيرَةَ يَومٍ. وفي رِوَايَةٍ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ. وفي رِوَايَةٍ: لا تُسَافِرِ امْرَأةٌ مَسيرَةَ ثلاثَةِ أيّامٍ إلاَّ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ. رَواهُنَّ أحْمَدُ ومُسْلِمٌ وفي رِوايَةٍ لأبي داوُدَ: بَرِيداً.

٧ ـ بابُ مَنْ حَجَّ عنْ غيرِهِ ولم يَكُنْ حَجَّ عنْ نَفْسِهِ

١/١٨٠٧ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ لَبَّيكَ عَنْ شِبْرِمَةَ، قالَ: مَنْ شِبْرِمَةُ؟ قالَ: أَخٌ لِي أو قَرِيبٌ لي، قالَ: حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟ قالَ: لا، قالَ: حجَّ عَنْ نَفْسِكَ، ثمَّ حجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ. رَواهُ أبُو دَاودَ وابْنُ ماجَه. وقالَ: فاجْعَلْ هذِهِ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ. والدَّارَقُطْنيُّ وفيهِ قالَ: هذهِ عنْكَ وَحُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ.

٨ ـ بابُ صِحَّةِ حجِّ الصبيِّ والعبدِ من غيرِ إيجابٍ لهُ عَلَيْهِما

١/١٨٠٨ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْباً بالرَّوحاءِ، فقالَ: مَنِ الْقَومُ؟ قالُوا: الْمُسْلِمُونَ، فقالُوا: مَنْ أنْتَ؟ فقالَ رسولُ اللّهِ ﷺ: فَرَفَعَتْ إليهِ امْرَأةٌ صَبيًّا، فقالَتْ: ألِهذَا حَجٌّ؟ قالَ: نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ وأبُو داود والنَّسائيُّ.

٢/١٨٠٩ ـ وعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قالَ: حَجَّ أبي مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ في حَجَّةِ الْوَدَاعِ وأنا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ. رَواهُ أحْمَدُ والْبُخاريُّ والتِّرمذيُّ وصَحَّحَهُ.

٣/١٨١٠ ـ وعَنْ جابِرٍ قالَ: حَجَجْنا مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ مَعَنا النِّساءُ والصِّبْيانُ فلَبَّيْنا عَنِ الصِّبْيانِ ورَمَيْنا عَنْهُمْ. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه.

یارسول اللہ! میری اہلیہ حج کے لیے روانہ ہوگئی ہے اور میرا نام فلاں فلاں جنگ میں لکھ لیا گیا ہے۔ فرمایا اپنی اہلیہ کے ساتھ جا کر حج کرو۔

(۱۸۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی عورت تین دن کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔

(۱۸۰۵) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کو دو دن یا دو رات کی مسافت پر بغیر محرم کے یا بغیر شوہر کے سفر کرنے سے منع فرمایا۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا: اس عورت کے لیے جو اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتی ہے تین دن کا یا اس سے زیادہ کا سفر کرنا جائز نہیں مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا باپ یا شوہر یا بیٹا یا بھائی یا کوئی اور محرم ہو۔

(۱۸۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: کسی عورت کے لیے ایک دن رات کی مسافت کا سفر کرنا بغیر محرم کے حلال نہیں۔ ایک روایت میں ہے بلا محرم ایک دن کی مسافت کا سفر بھی حلال نہیں۔ ایک روایت میں ہے بلا محرم کے ایک رات کی مسافت کا سفر حلال نہیں۔ ایک روایت میں ہے کوئی عورت بلا محرم تین دن کی مسافت کا سفر نہ کرے۔ ایک روایت میں برید کا ذکر ہے۔

فقہ الحدیث: ایک برید تین میل کے برابر ہوتا ہے۔

اپنا حج کیے بغیر حج بدل کا مسئلہ

(۱۸۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ شبرمہ کی طرف سے لبیک۔ پوچھا شُبرمہ کون ہے؟ اس نے عرض کی میرے بھائی یا عزیز ہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم نے اپنی طرف سے بھی حج کرلیا ہے؟ اس نے عرض کی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کرلو پھر شُبرمہ کی طرف سے کرنا۔ ابن ماجہ کی روایت میں ہے یہ حج اپنی طرف سے کرلو پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا۔ دارقطنی کی روایت میں ہے یہ تمہاری طرف سے ہے شبرمہ کی طرف سے (اور) کرلینا۔

بچوں اور غلاموں کا حج صحیح ہے گو ان پر واجب نہیں

(۱۸۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ روحاء میں ایک قافلہ سے ملے اور پوچھا کون ہو؟ انہوں نے عرض کی ہم مسلمان ہیں۔ پھر اہل قافلہ نے پوچھا آپ کون ہو؟ آپؐ نے فرمایا اللہ کا رسولؐ۔ پھر ایک عورت اپنا بچہ آپؐ کے پاس اٹھا کر لائی اور پوچھنے لگی کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ فرمایا ہاں اور ثواب تمہیں ملے گا۔

(۱۸۰۹) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں سات سال کا تھا جب مجھے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کرایا گیا۔

(۱۸۱۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ ہم نے بچوں کی طرف سے لبیک کہی اور ان کی طرف سے کنکریاں ماریں۔

١٨١١/ ٤ ـ وعَنْ مُحمَّدِ بْن كَعْبِ القرَظِيِّ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: أَيُّما صَبِيٍّ حَجَّ بِهِ أهلُهُ فماتَ أَجْزَأَتْ عنهُ فإنْ أدْرَكَ فَعَلَيْهِ الحجُّ، وَأَيُّما رَجُلٍ مَمْلُوكٍ حَجَّ بِهِ أهلُهُ فماتَ أجزَأَتْ عنهُ فإنْ أُعْتِقَ فَعَلَيْهِ الحَجُّ. ذَكَرَهُ أحمَدُ بْنُ حنبَلٍ في روايَةِ ابنِهِ عبدِ اللَّهِ هكَذا مُرْسلاً.

١ ـ أبوابُ مواقيتِ الإحرامِ وصِفَتِهِ وأحْكَامِهِ

١ ـ بابُ المواقيت المكانيَّةِ وجوازِ التقدُّمِ عَلَيْها

١٨١٢/ ١ ـ عنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: وَقَّتَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ لأهلِ المدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ ولأهلِ الشَّامِ الجُحْفَةَ، ولأهلِ نَجْدٍ قَرْنَ المنازِلِ، ولأهلِ الْيَمَنِ يلَمْلَمَ، قالَ فَهُنَّ لهنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أهلِهِنَّ لِمَنْ كانَ يُريد الْحَجَّ والْعُمْرَةَ فمَنْ كانَ دونَهُنَّ فمَهَلُّهُ مِنْ أهلِهِ، وكَذلِكَ حتَّى أهل مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْها.

١٨١٣/ ٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عمَرَ أن رسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: يُهِلُّ أهلُ المدِينَةِ مِنْ ذِي الحُلَيفَةِ وَيُهِلُّ أهلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أهلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ. قالَ ابْنُ عُمَرَ وَذُكِرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْ أنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: وَمَهَلُّ أَهلِ الْيَمَنِ مِن يلَمْلَمَ. متَّفَقٌ علَيْهِما زادَ أحمَدُ في روايَةٍ: وقاسَ النَّاسُ ذَاتَ عِرْقٍ بقَرْنٍ.

١٨١٤/ ٣ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: لَمَّا فُتِحَ هذَانِ الْمِصْرَانِ أَتَوا عمَرَ بْنَ الخَطَّابِ فقالوا: يا أمِيرَ الْمُؤمنينَ إنَّ رسولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّ لأهلِ نَجْدٍ قَرْناً وإنَّهُ جَورٌ عَنْ طَرِيقِنا، وإنْ أرَدْنا أنْ نأتِيَ قَرْناً شَقَّ عَلَيْنا، قالَ: فانْظُرُوا حَذْوَها مِنْ طَرِيقِكُمْ، قالَ: فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ. رَواهُ الْبُخاريُّ.

١٨١٥/ ٤ ـ وَرُوِيَ عَنْ عَائشَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ وَقَّتَ لأهلِ العِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ رَواهُ أبُو دَاود والنَّسائيُّ.

١٨١٦/ ٥ ـ وعَنْ أبي الزُّبَيرِ أنَّه سَمِعَ جابراً سُئِلَ عَنِ المَهَلِّ فقالَ سمِعْت أحْسبُهُ رُفِعَ إلى النَّبيِّ ﷺ قالَ مَهَلُّ أهلِ المَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، والطَّرِيقِ الآخَرِ الْجُحْفَةُ، ومَهَلُّ أهلِ الْعِراقِ ذَات عِرْقٍ، وَمَهَلُّ أهلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ، وَمَهَلُّ أهلِ اليَمَنِ مِنْ يلَمْلَمَ. رَواهُ مُسلِمٌ وَكَذلِكَ أحمَدُ وابْنُ ماجه ورَفَعَاهُ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ.

والنص بتوقيت ذات عرق ليس في القوة كغيره. فإن ثبت، فليس ببدع وقوع اجتهاد عمر على وفقه، فإنه كان موفّقاً للصواب.

(۱۸۱۱) حضرت محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کی گئی ہے آپؐ نے فرمایا جس بچے کو اس کے گھر والوں نے حج کرا دیا پھر وہ مرگیا تو اس کا حج ہوگیا (اور اگر زندہ رہا) تو بالغ ہو جانے کے بعد اس پر حج فرض ہے اور اگر کسی غلام کو اس کے مالک نے حج کرا دیا پھر وہ مرگیا تو اس کا حج ہوگیا اور اگر وہ حج کے بعد آزاد کر دیا گیا تو اس پر حج فرض ہے۔ (امام احمد نے یہ روایت مرسل ذکر کی ہے)۔

اِحرام کے احکام

(۱۸۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے (احرام باندھنے کے لیے) مقامات مقرر فرما دیے۔ مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ (مدینہ سے چھ میل اور مکہ سے ۱۹۸ میل ہے) شام والوں کے لیے جحفہ (مکہ سے ۸۲ میل ہے غدیر خم اسی جگہ ہے) نجد والوں کے لیے قرن المنازل (مکہ کے مشرقی جانب دو منزل دور ایک پہاڑ ہے) اور یمن والوں کے لیے یلملم (مکہ سے ۳۰ میل دور دو منزلوں پر ایک پہاڑ ہے) مقرر فرمایا اور فرمایا کہ یہ مقامات ان جماعتوں اور لوگوں کے لیے ہیں جو حج اور عمرے کے ارادے سے ان سے گزریں اور وہاں کے باشندے نہ ہوں اور جو ان کے اندر ہوں وہ اپنے اپنے گھروں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ والے مکہ سے احرام باندھیں۔

(۱۸۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدینہ والے ذوالحلیفہ سے، شام والے جحفہ سے، نجد والے قرن سے (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ سے ذکر کیا گیا میں نے خود نہیں سنا کہ آپؐ نے فرمایا) اور یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔ احمد نے ایک روایت میں اتنا اضافہ کیا ہے اور لوگوں نے ذاتِ عرق کو قرن پر قیاس کر لیا۔

(۱۸۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب یہ دونوں شہر (بصرہ، کوفہ) فتح ہوئے تو لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آ کر پوچھا کہ اے امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ نے نجد والوں کے لیے قرن مقرر فرمایا ہے اور قرن ہماری گزرگاہ سے ہٹا ہوا ہے اور ہمیں اس تک پہنچنے میں دشواری پیش آتی ہے۔ فرمایا اپنے راستے پر قرن کے محاذ کا اندازہ کر لو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ذات العرق (قرن کے محاذ میں) مقرر فرمایا۔

(۱۸۱۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عراق والوں کے لیے ذات العرق مقرر فرمایا۔

(۱۸۱۶) حضرت ابوالزبیر سے مروی ہے انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ان سے مقاماتِ احرام کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا میں نے سنا (میرے خیال میں انہوں نے نبی اکرم تک مرفوع کیا) آپؐ نے فرمایا مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور دوسرے راستے سے جحفہ ہے۔ عراق والوں کے لیے ذات العرق اور نجد والوں کے لیے قرن اور یمن والوں کے لیے یلملم ہے۔

فقہ الحدیث: میقات ذات العرق کی حدیث ایسی قوی نہیں جیسی اور ہیں اگر قوی ثابت ہو جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اجتہاد کی موافقت کوئی نئی بات نہیں کیونکہ آپ کامل صائب الرائے تھے۔

٦/١٨١٧ ـ وعَنْ أنَسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ اعْتَمَر أرْبَعَ عُمَرٍ في ذِي الْقِعْدَةِ إلاَّ الَّتي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ، عُمْرَتَهُ مِنَ الحُدَيْبِيَةِ، وَمِنَ العامِ المُقْبِلِ، وَمِنَ الْجِعْرَانَةِ حَيْثُ قَسَمَ غَنائِمَ حُنَيْنٍ، وعُمْرَتَهُ مَعَ حَجَّتِهِ.

٧/١٨١٨ ـ وَعَنْ عائشةَ قالَتْ: نَزَلَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ المُحَصَّبَ فَدَعَا عبدَ الرَّحمٰنِ ابْنَ أبي بَكْرٍ فقالَ اُخْرُجْ بأخْتِكَ مِنَ الحَرَمِ فَتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثمَّ لِتَطُفْ بالْبَيْتِ فإنِّي أنْتَظِرُكُما هاهُنا، قالَتْ فَخَرَجْنا فأهلَلْت ثمَّ طُفت بالْبَيْتِ وبالصَّفَا والْمَرْوَةِ فَجِئنا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ في مَنْزِلِهِ في جَوفِ اللَّيْلِ، فقالَ هَلْ فَرَغتِ؟ قُلْت نعمْ، فأذَنَ في أصْحَابِهِ بالرَّحِيلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بالْبَيْتِ فَطافَ بِهِ قَبْلَ صَلاةِ الصُّبْحِ ثمَّ خَرَجَ إلى المدينَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهما.

٨/١٨١٩ ـ وعَنْ أمِّ سَلمَةَ قالَتْ: سِمِعْت النبيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ أهَلَّ مِنَ المسْجِدِ الأقْصى بعُمرةٍ أو بحَجَّةٍ غُفِرَ لهُ ما تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. رَوَاهُ أحمَدُ وأبُو دَاود بنَحْوِهِ وابْنُ ماجَه وذَكَرَ فِيهِ العُمرة دونَ الحَجَّةِ.

٢ ـ باب دخول مكة بغير إحرام لعذر

١/١٨٢٠ ـ عَنْ جَابِرٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ دَخَلَ يومَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمامَةٌ سَوداءُ بِغَيْرِ إحْرَامٍ. رَواهُ مُسلِمٌ والنَّسَائيُّ.

٢/١٨٢١ ـ وَعَنْ مالِكٍ عَنْ ابْنِ شِهابٍ عَنْ أنَسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عامَ الفَتْحِ وعلى رَأسِهِ المِغفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جاءَ رَجُلٌ فقالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بأسْتَارِ الكَعْبَةِ، فقالَ اقْتُلُوهُ، قالَ مالِكٌ وَلَمْ يَكُنْ رسُولُ اللَّهِ ﷺ يَومَئِذٍ مُحْرِماً. رَواهُ أحْمَدُ والبُخارِيُّ.

٣ ـ بابُ ما جاءَ في أشْهُرِ الحجِّ، وكَرَاهَةُ الإحْرام بِهِ قَبْلَها

١/١٨٢٢ ـ عَنِ ابنِ عبَّاسٍ قالَ: مِنَ السُّنَّةِ أنْ لا يُحْرمَ بالْحَجِّ إلاَّ في أشْهرِ الحَجِّ. أخْرَجَهُ الْبُخارِيُّ، ولهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: أَشْهُرُ الحَجِّ شَوَّالٌ وذو الْعقدَةِ وعَشْرٌ مِنْ ذِي الحِجَّةِ، وللدَّارَقطنيِّ مِثْلُهُ عَنِ ابنِ مَسْعُودٍ وابنِ عبَّاسٍ وابنِ الزُّبَيْرِ.

٢/١٨٢٣ ـ وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ: بَعَثَنِي أبُو بَكْرٍ فِيمَنْ يُؤذِّنُ يومَ النَّحْرِ بِمنًى لا يَحجُّ بَعْدَ العَامِ مُشْرِكٌ ولا يَطُوفُ بالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَيومُ الحَجِّ الأكْبَرِ يَومُ النَّحْرِ. رَواهُ البُخاريُّ.

٣/١٨٢٤ ـ وَعَنِ ابنِ عُمَر أنَّ النبيَّ ﷺ وقَفَ يومَ النَّحْرِ بيْنَ الْجَمَراتِ في الْحَجَّةِ الَّتي حجَّ، فقالَ: أيُّ يَوم هٰذا؟ قالوا: يَومُ النَّحْرِ، قالَ: هٰذَا يَومُ الْحَجِّ الأكْبَرِ. رَواهُ البُخاريُّ وأبو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

(۱۸۱۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی قعدہ میں چار عمرے کیے علاوہ اس عمرے کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا تھا (۱) حدیبیہ والا عمرہ (۲) اگلے سال عمرۃ القضاء (۳) جعرانہ والا عمرہ جہاں آپؐ نے حنین کا لوٹا ہوا مال بانٹا اور (۴) حج کے ساتھ والا عمرہ۔

(۱۸۱۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محصب میں اتر کر عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بلا کر کہا اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ تا کہ عمرے کا احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف کر لیں میں تم دونوں کا اسی جگہ انتظار کروں گا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم چلے گئے پھر میں نے احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ دوڑی پھر ہم رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔ آپ اپنی قیام گاہ میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے پوچھا فارغ ہو گئیں؟ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر آپؐ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں روانہ ہونے کا اعلان کرا دیا۔ آپؐ نے روانہ ہوتے وقت صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف (طواف وداع) کیا پھر مدینہ روانہ ہو گئے۔

(۱۸۱۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے جس نے بیت المقدس سے حج کا یا عمرے کا احرام باندھا تو اس کے تمام پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

کسی عذر کی وجہ سے بغیر احرام کے مکہ میں جانا

(۱۸۲۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ میں بلا احرام تشریف لائے۔ آپ کے سر پر سیاہ پگڑی تھی۔

(۱۸۲۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں تشریف لائے۔ آپؐ کے سر پر خود تھا جب آپؐ نے اسے اتار دیا تو آپؐ سے کسی نے کہا کہ ابن خطل کعبے کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اسے قتل کر دو (انس کے شاگرد کے شاگرد) مالک کا بیان ہے کہ اس دن آپؐ احرام نہیں باندھے ہوئے تھے۔

وضاحت: پہلے آپؐ کے سر پر خود تھا پھر سیاہ پگڑی باندھ لی تھی کیونکہ بعض روایتوں میں ہے پھر آپؐ نے خطبہ دیا اس وقت آپ کے سر پر سیاہ پگڑی تھی (ابن خطل مرتد ہو گیا تھا اور ایک مسلمان کا قاتل تھا، آپ کی ہجو کیا کرتا تھا اور دو لونڈیوں کو مسلمانوں کی ہجو کے لیے رکھ چھوڑا تھا۔ اس کا نام عبدالعزیٰ یا عبداللہ یا غالب تھا)۔ (مترجم)

حج کے مہینے، ان مہینوں سے پہلے احرام باندھنا مکروہ ہے

(۱۸۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ سنت ہے کہ احرام حج کے مہینوں ہی میں باندھا جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حج کے مہینے شوال، ذو قعدہ اور ذوالحجہ کا پہلا عشرہ ہے۔ دار قطنی کی ابن مسعود، ابن عباس اور ابن زبیر والی حدیثیں اس کی ہم مثل ہیں۔

(۱۸۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے قربانی کے دن اعلان کرنے والوں میں بھیجا (کہ ہم اعلان کر دیں) کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرے اور حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔ (یعنی ۱۰ ذوالحجہ)

فقہ الحدیث: عمرہ چھوٹا حج اور حج بڑا حج ہوتا ہے۔ (مترجم)

(۱۸۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپؐ نے حجۃ الوداع میں قربانی کے دن جمرات کے درمیان ٹھہر کر فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ لوگوں نے کہا قربانی کا دن۔ آپؐ نے فرمایا یہ حج اکبر (بڑے حج) کا دن ہے۔

٤ ـ بابُ جوازِ العُمْرَةِ في جميعِ السَّنَةِ

١/١٨٢٥ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: عُمْرَةٌ في رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً. رَوَاه الجَماعَةُ إلاَّ التِّرمِذِيَّ لٰكِنَّهُ لَهُ مِنْ حَدِيثِ أُمِّ مَعْقِلٍ.

٢/١٨٢٦ ـ وَعَنِ ابنِ عبَّاسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ اعْتَمَرَ أرْبَعاً إحْدَاهُنَّ في رَجَبٍ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ وصحَّحَه.

٣/١٨٢٧ ـ وَعَنْ عائِشَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ اعْتَمَرَ عُمْرَتَيْنِ عُمْرَةً في ذِي الْقِعْدَةِ وَعُمْرَةً في شوَّالٍ. رواهُ أبُو دَاودَ.

٤/١٨٢٨ ـ وَعَنْ عَليٍّ رَضيَ اللَّهُ عنهُ قالَ: في كُلِّ شَهرٍ عُمْرةٌ. رَواهُ الشَّافِعيُّ.

٥ ـ بابُ ما يصنعُ مَنْ أرادَ الإِحْرَامَ مِنَ الغُسْلِ والتطيُّبِ ونَزْعِ المخيطِ وغيرِهِ

١/١٨٢٩ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ رَفَعَ الحَدِيثَ إلى النبيِّ ﷺ: أنَّ النُّفَساءَ والحَائِضَ تغْتَسِلُ وَتُحْرِمُ وَتَقْضِي المَناسِكَ كُلَّها غَيْرَ أنْ لا تَطُوفَ بالْبَيْتِ. رَواهُ أبُو دَاوُدَ والترمِذِيُّ.

٢/١٨٣٠ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كُنتُ أطَيِّبُ النَّبيَّ ﷺ عِنْدَ إحْرَامِهِ بأَطْيَبِ ما أجِدُ. وفي رِوايَةٍ: كانَ النبيُّ ﷺ إذَا أرَادَ أنْ يُحْرِمَ تَطَيَّبَ بأطْيَبِ ما يَجِدُ ثمَّ أرَى وَبِيصَ الدُّهنِ في رأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ. اخرَجَاهُما.

٣/١٨٣١ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي حَدِيْثٍ لَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَلْيُحْرِمْ أَحَدُكُمْ فِي إزَارٍ وَرِدَاءٍ وَنَعْلَيْنِ فَإنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُما أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٤/١٨٣٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَىٰ رسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيْها ما أَهَلَّ رسُولُ اللَّهِ ﷺ إلاَّ مِنْ عِنْدِ المَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الحُلَيْفَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وفِي لَفْظٍ: ما أَهَلَّ إلاَّ مِنْ عِنْد الشَّجَرَةِ حِيْنَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ. أَخْرَجَاهُ، وَلِلْبُخَارِيِّ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إذَا أَرَادَ الخُرُوجَ إلى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهنٍ لَيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طِيْبٍ، ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي، ثُمَّ يَرْكَبُ، فَإذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ.

٥/١٨٣٣ ـ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صلَّى الظُّهرَ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَلَمَّا عَلا عَلَى حبلِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

عمرہ سال کے ہر حصے میں جائز ہے

(۱۸۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہوتا ہے۔ ترمذی میں حضرت ام معقل رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہے۔

(۱۸۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چار عمرے کیے جن میں سے ایک رجب میں تھا۔

(۱۸۲۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دو عمرے کیے ایک ذی قعدہ میں اور ایک شوال میں۔

(۱۸۲۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہر مہینے میں عمرہ ہے۔

غسل احرام، احرام سے پہلے خوشبو لگانا، محرم سِلا ہوا کپڑا نہ پہنے

(۱۸۲۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچایا ہے کہ نفاس وحیض والی عورتیں غسل کر کے احرام باندھ لیں اور بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حج کی تمام عبادتیں انجام دیں۔

(۱۸۳۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں احرام کے وقت نبی کریم ﷺ کو، میرے پاس جو بہترین خوشبو ہوتی تھی، وہ لگاتی تھی۔ ایک روایت میں ہے نبی کریم ﷺ جب احرام باندھنے کا ارادہ کرتے تو آپ ﷺ کو جو بہترین خوشبو میسر ہوتی لگاتے تھے پھر میں بعد میں آپؐ کے سر اور ڈاڑھی میں تیل کی چمک دیکھتی تھی۔

(۱۸۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ان کی ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا تمہیں تہہ بند میں، چادر میں اور جوتوں میں احرام باندھنا چاہیے اگر جوتے نہ ہوں تو موزے پہن لو اور انہیں ٹخنوں سے نیچے کاٹ لو۔

(۱۸۳۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا یہ ہے تمہارا بیداء جس میں تم رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولتے ہو۔ آپؐ نے تو ذوالحلیفہ کی مسجد میں سے احرام باندھا ہے۔

<u>فقہ الحدیث:</u> بیداء ذوالحلیفہ سے آگے میدان ہے۔ یہ الفاظ بھی ہیں آپ نے درخت کے پاس ہی سے تلبیہ کہا تھا جب کہ آپؐ اونٹ پر سوار ہو گئے تھے۔ بخاری میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب مکہ کی طرف روانہ ہونے کا ارادہ فرماتے تو بے خوشبو کا تیل لگاتے پھر ذوالحلیفہ کی مسجد میں آ کر نماز پڑھ کر سوار ہوتے۔ جب سواری انہیں لے کر کھڑی ہو جاتی تو بلند آواز میں تلبیہ پڑھتے اور فرماتے میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(۱۸۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر سواری پر سوار ہوئے جبلِ بیداء پر چڑھے تو بلند آواز میں تلبیہ پڑھا۔

٦/١٨٣٤ ـ وَعَنْ جابِرٍ أَنَّ إِهلالَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذِي الحُلَيْفَةِ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ. رَواهُ البُخَارِيُّ، وَقَالَ رَواهُ أَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ.

٧/١٨٣٥ ـ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْت لابْنِ عَبَّاسٍ عَجَباً لاخْتِلافِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي إِهلالِهِ فَقَالَ إِنِّي لأَعْلَمُ النَّاسِ بِذٰلِكَ إِنَّما كَانَتْ مِنْهُ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ فَمنْ هُنالِكَ اخْتَلَفُوا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاجًا، فَلَمَّا صلَّى فِي مَسْجِدِهِ بِذِي الحُلَيفة رَكعتَيه أَوجَبَ فِي مَجْلِسِهِ فَأَهَلَّ بالْحَجِّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ مِنْهُ أَقْوَامٌ فَحَفِظُوا عَنْهُ، ثُمَّ رَكِبَ، فَلَمَّا اسْتَقَلَّتْ بِهِ ناقَتُهُ أَهَلَّ فَأَدرَكَ ذٰلِكَ مِنْهُ أَقْوامٌ فَحفِظُوا عَنْهُ، وذٰلِكَ أَنَّ النَّاسَ إِنَّما كَانُوا يَأْتُونَ أَرْسَالاً فَسَمِعُوهُ حِيْنَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ يُهِلُّ، فَقَالُوا إِنَّما أَهَلَّ حِيْنَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ نَاقَتُهُ، ثُمَّ مَضَى، فَلَمَّا عَلا عَلَىٰ شَرَفِ الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ فَأَدْرَكَ ذَاكَ أَقْوَامٌ، فَقَالُوا إِنَّما أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ عَلا عَلَى شَرَفِ الْبَيْدَاءِ وَأَيْمُ اللَّهِ لَقَدْ أَوجَبَ فِي مُصَلاَّهُ وَأَهَلَّ حِينَ اسْتَقَلَّتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَأَهَلَّ حِينَ عَلا عَلَىٰ شَرَفِ الْبَيْدَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ، ولِبَقِيَّةِ الْخَمْسَةِ مِنْهُ مُخْتَصَراً أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلاةِ.

٦ ـ بَابُ الاشتراطِ فِي الإِحْرَام

١/١٨٣٦ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ، وَإِنِّي أُرِيْدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أُهِلُّ؟ فَقَالَ أَهِلِّي واشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي قَالَ فَأَدْرَكَتْ. رَواهُ الْجَمَاعَة إلاَّ الْبُخَارِيَّ ولِلنَّسَائِيِّ فِي رِوَايَةٍ: وَقَالَ فَإِنَّ لَكِ عَلَى رَبِّكِ ما اسْتَثْنَيْتِ.

٢/١٨٣٧ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَىٰ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ لَها لَعَلَّكِ أَرَدْتِ الحَجَّ؟ قَالَتْ واللَّهِ ما أَجِدُنِي إلاَّ وَجِعَةً، فَقَالَ لَها حُجِّي واشْتَرِطِي وَقُولِي اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي، وَكَانَتْ تَحْتَ المِقْدَادِ بْنِ الأَسْوَدِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣/١٨٣٨ ـ وَعَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْرِمِي وَقُولِي إِنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي فَإِنْ حُبِسْتِ أَو مَرِضْتِ فَقَدْ حَلَلْتِ مِنْ ذٰلِكَ بِشَرْطِكِ عَلَى رَبِّكِ عَزَّ وَجَلَّ. رَواهُ أَحْمَدُ.

٧ ـ بَابُ التخيير بينَ التمتّع والإِفْرَادِ والقِرَانِ وَبَيَانِ أَفْضَلِها

١/١٨٣٩ ـ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ. قَالَتْ وَأَهَلَّ رسُولُ اللَّهِ ﷺ بالحَجِّ وَأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ وَأَهَلَّ مَعَهُ نَاسٌ بالْعُمْرَةِ

(۱۸۳۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کی سواری آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو بلند آواز میں تلبیہ پڑھا تھا۔

(۱۸۳۵) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے بارے میں صحابہ کے اختلافات پر تعجب ہے۔ انہوں نے فرمایا مجھے اس بارے میں سب سے زیادہ علم ہے۔ آپ نے صرف ایک حج کیا اس لیے لوگوں میں اختلاف ہوگیا۔ آپ حج کے لیے روانہ ہوئے جب آپ نے مسجد ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھ لی تو اسی جگہ آپ نے حج واجب کرلیا اور نماز سے فارغ ہوتے ہی حج کے لیے لبیک کہی۔ کچھ لوگوں نے لبیک سنی اور یاد رکھی (اور بہت سے نہ سن سکے) پھر آپ سوار ہوگئے۔ پھر جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو آپ نے لبیک کہی کچھ لوگوں نے اسے سن کر یاد کرلیا کیونکہ لوگ آپ کے پاس گروہ در گروہ آرہے تھے۔ پھر آپ آگے بڑھے اور جب بیداء کے ٹیلے پر چڑھے تو آپ نے لبیک کہی اسے بھی چند لوگوں نے سنا اور کہنے لگے کہ آپ نے بیداء کے ٹیلے پر چڑھ کر تلبیہ پڑھا ہے حالانکہ اللہ کی قسم! آپ نے احرام تو اپنی نماز کی جگہ ہی باندھ لیا تھا پھر جب سواری آپ کو لے کر کھڑی ہوئی تو لبیک کہا اور جب بیداء کے ٹیلے پر چڑھے تو لبیک کہا۔ احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے بعد احرام باندھا۔

احرام کے وقت شرط کر لینا

(۱۸۳۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ضباعۃ بنت زبیر نے پوچھا یا رسول اللہ! میں بھاری بھرکم عورت ہوں اور حج کا ارادہ کررہی ہوں۔ آپ کا کیا حکم ہے؟ کیسے احرام باندھوں فرمایا احرام باندھتے وقت شرط کرلو کہ اے اللہ! جہاں تو مجھے روک دے گا وہیں حلال ہوجاؤں گی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر انہوں نے حج کیا۔ نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: تمہارے لیے تمہارے رب پر وہ ہے جس کا تم نے استثنا کیا۔ (یعنی جو تم نے شرط کرلی)

(۱۸۳۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ضباعۃ دختر زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور اس کو فرمایا: شاید تم نے حج کا ارادہ کرلیا ہے۔ انہوں نے عرض کی اللہ کی قسم مجھے درد کی تکلیف ہے۔ فرمایا حج کرو اور احرام کے وقت شرط کرلو کہ اے اللہ! جہاں تو مجھے روک دے گا میں وہیں حلال ہوجاؤں گی۔ یہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بن اسود کے نکاح میں تھیں۔

(۱۸۳۸) حضرت ضباعۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام باندھتے وقت کہو اے اللہ! جہاں تو مجھے روک دے گا میں وہیں حلال ہوجاؤں گی پھر اگر تم روک دی جاؤ گی یا بیمار پڑ جاؤ گی تو اپنے رب پر اس شرط کی وجہ سے حلال ہوجاؤ گی۔

حج تمتع، حج افراد اور حج قران کا حاجی کو اختیار ہے اور ان میں سے کونسا حج افضل ہے

(۱۸۳۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے آپ نے فرمایا اگر کوئی حج اور عمرے کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ سکتا ہے اور اگر کوئی صرف حج کا یا صرف عمرے کا احرام باندھنا چاہے تو باندھ سکتا ہے۔ آپ نے حج کا احرام باندھا تھا اور آپ کے ساتھ چند لوگوں نے بھی۔ کچھ لوگوں نے عمرے

والْحَجِّ، وَأَهَلَّ ناسٌ بِعُمْرَةٍ، وَكُنْت فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/١٨٤٠ ـ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ فَفَعَلْنَاها مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَنْزِلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ وَلَمْ يَنْهَ عَنها حَتَّى مات. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، ولأَحْمَدَ ومُسْلِم: نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَىٰ يَعْنِي مُتْعَةَ الحَجِّ، وَأَمَرَنا بِها رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آية تنسخ آيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَلَمْ يَنْهَ عَنها حَتَّى ماتَ.

٣/١٨٤١ ـ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شقيقٍ أَنَّ عَلِياً كَانَ يَأْمُرُ بالمُتْعَةِ، وعُثْمانَ يَنْهَىٰ عَنها فَقالَ عُثْمانُ كَلِمَةً فَقالَ عَلِيٌّ لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا تَمَتَّعنا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقالَ عُثْمانُ أَجَلْ وَلٰكِنَّا كُنَّا خائِفِينَ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

٤/١٨٤٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَهلَّ النبيُّ ﷺ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بالحَجِّ فَلَمْ يَحِلَّ النبيُّ ﷺ وَلا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ أَصْحابِهِ وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ. رَواهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وفِي رِوَايَةٍ قَالَ: تَمَتَّعَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وعُثْمانُ كَذٰلِكَ، وَأَوَّلُ مَنْ نَهَىٰ عَنها مُعَاوِيَةُ. رَواهُ أَحْمَدُ والتِّرمِذِيُّ.

٥/١٨٤٣ ـ وَعَنْ حَفْصَةَ أُمِّ المؤمِنِينَ قَالَتْ: قُلْت للنَّبِيِّ ﷺ ما شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ، قَالَ: إِنِّي قَلَّدْت هَدْيِي، ولَبَّدْت رَأْسِي فَلا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الحَجِّ. رَواهُ الْجماعَةُ إلاَّ التِّرْمِذِيَّ.

٦/١٨٤٤ ـ وَعَنْ غُنَيْم بْنِ قَيْسٍ الْمازِنِيِّ قَالَ: سَأَلْت سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْمُتْعَةِ فِي الْحَجِّ، فَقَالَ: فَعَلْناها وَهٰذَا يَومَئِذٍ كَافِرٌ بالعُرُوشِ يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ يَعْنِي مُعَاوِيَةَ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

٧/١٨٤٥ ـ وَعَنِ الزُّهرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بالعُمْرَةِ إِلى الحَجِّ وأَهدَى فَساقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَهَلَّ بالعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهَلَّ بالحجِّ، وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بالعُمْرَةِ إِلى الحجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهدَىٰ فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يَهدِ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنكُمْ أَهدَىٰ فَإِنَّهُ لا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنكُمْ أَهدَىٰ فَلْيَطُفْ بالْبَيْتِ وَبالصَّفَا والمَرْوَةِ ولْيُقَصِّرْ وَلْيَحِلَّ ثُمَّ لِيُهِلَّ بالحَجِّ ولْيَهدِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْياً فَصِيَامُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ فِي الحَجِّ، وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَىٰ أَهلِهِ، وَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شيءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلاثَةَ أَشْوَاطٍ مِنَ السَّبْعِ، وَمَشَىٰ أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَىٰ طَوَافَهُ بالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ

اور حج کا اور چند لوگوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا۔ میں ان میں شامل تھی جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

(۱۸۴۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا قرآن میں حج تمتع کی آیت اتری۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا پھر قرآن میں کوئی ایسی آیت نہیں اتری جو اسے حرام کر دیتی اور نہ آپ ﷺ نے اپنی وفات تک اس سے منع فرمایا۔ احمد اور مسلم میں ہے اللہ کی کتاب میں حج تمتع کی آیت اتری پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا پھر کوئی ناسخ آیت نہیں اتری اور نہ آپ ﷺ نے اس سے اپنی وفات تک منع فرمایا۔

(۱۸۴۱) حضرت عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تمتع کا حکم فرماتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ منع کرتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوئی بات کہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں جانتا ہوں ہم نے آپ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے مگر اس وقت ہم خائف تھے۔

(۱۸۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے عمرے کا احرام باندھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے حج کا احرام باندھا پھر نہ آپ اور نہ وہ جو قربانیوں کے جانور لے گئے تھے حلال ہوئے باقی حلال ہو گئے۔ ایک روایت میں ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع کیا اور سب سے پہلے حج تمتع سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منع کیا۔

(۱۸۴۳) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا ام المومنین نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کیا بات ہے لوگ تو حلال ہو چکے ہیں حالانکہ آپ عمرے سے حلال نہیں ہوئے۔ فرمایا میں نے قربانی کے جانوروں کو ہار پہنچائے اور سر کے بال (گوند وغیرہ سے) چمٹا لیے۔ میں حلال نہیں ہوں گا یہاں تک کہ حج سے حلال ہو جاؤں۔

(۱۸۴۴) حضرت غنیم بن قیس مازنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا ہم نے حج تمتع کیا ہے اور یہ (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) اس دن مکہ کے گھروں میں کافر تھا۔

(۱۸۴۵) حضرت سالم نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں عمرے کو حج کے ساتھ ملا کر تمتع کیا۔ آپ ﷺ کے پاس قربانی کا جانور تھا جس کو ذوالحلیفہ سے ساتھ لے گئے تھے۔ آپ ﷺ نے شروع میں عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا۔ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ عمرے کے ساتھ حج کو ملا کر تمتع کیا۔ بعض لوگ اپنے ساتھ قربانی کے جانور لائے تھے اور بعض کے پاس قربانی کے جانور نہ تھے۔ پھر جب آپ ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے لوگوں سے کہا جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ اس چیز سے حلال نہ ہوگا جو اس پر حرام ہے تاوقتیکہ اپنا حج پورا نہ کرلے اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے وہ خانہ کعبہ کا طواف کر کے اور صفا مروہ کے درمیان دوڑ کر رک جائے اور حلال ہو جائے پھر حج کا احرام باندھے اور قربانی کا جانور مہیا کرے۔ اگر کسی کو قربانی کے جانور کی طاقت نہ ہو تو وہ تین روزے حج میں رکھے اور سات روزے گھر جا کر رکھے۔ آپ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو حجر اسود سے طواف شروع کیا اسے چوما پھر آپ ﷺ اوّل کے تین پھیروں میں دوڑے اور اخیر کے چار پھیروں میں چلے پھر طواف پورا کر کے مقام ابراہیم کے پاس جا کر

رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانصرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بالصَّفَا والمَرْوَةِ سَبْعَةِ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَتَحَلَّلْ مِنْ شيءٍ حرُم مِنْهُ حَتَّى قَضَىٰ حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يومَ النَّحْرِ وأَفَاضَ فَطَافَ بالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيءٍ حرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ ما فَعَلَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مِنْ أَهدَىٰ فَسَاقَ الهَدْيَ، وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلُ حَدِيثِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨/١٨٤٦ ـ وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفْرَدَ الحَجَّ. رَواهُ الْجَماعَةُ إلاَّ الْبُخَارِيّ.

٩/١٨٤٧ ـ وَعَنْ نافِعٍ عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ: أَهلَلْنا مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفرداً. رَواهُ أَحْمَدُ، وَمُسْلِمٌ وَلِمُسْلِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفرداً.

١٠/١٨٤٨ ـ وَعَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَنسٍ قَالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعاً يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرةً وَحَجاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١١/١٨٤٩ ـ وعَنْ أَنسٍ أَيْضاً قالَ: خَرَجْنا نَصْرُخُ بالحَجِّ، فَلَمّا قَدِمْنا مَكَّةَ أَمَرَنا رسولُ اللّهِ ﷺ أَنْ نَجْعَلَها عُمْرَةً وقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْت مِنْ أَمْرِي ما اسْتَدْبَرْت لجَعَلْتُها عُمْرَةً ولَكِنْ سُقْت الهَدْى وَقَرَنْت بَيْنَ الحَجِّ وَالْعُمْرَةِ. رَواه أَحمَدُ.

١٢/١٨٥٠ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ وَهُوَ بِوادِي الْعَقِيقِ يَقولُ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي، فقالَ صَلِّ فِي هذا الْوَادي المُبارَكِ، وَقُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ. رَواهُ أَحمَدُ والبُخارِيُّ وَابْنُ ماجه وأَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخارِيِّ: وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ.

١٣/١٨٥١ ـ وَعَنْ مَرْوانَ بن الحَكَمِ قالَ: شَهِدْت عُثْمانَ وعليًّا، وعُثْمانُ يَنْهى عَنِ الْمُتْعَةِ وأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهما، فَلمَّا رَأَى ذلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِما لَبَّيكَ بِعُمرَةٍ وحَجَّةٍ وقالَ ما كُنْت لأَدَعَ سنَّةَ النَّبِيِّ ﷺ بِقَولِ أَحَدٍ. رَواهُ الْبُخارِيُّ وَالنَّسائِيُّ.

١٤/١٨٥٢ ـ وعَنِ الصُّبَيِّ بنِ مَعْبَدٍ قالَ: كُنْت رَجُلاً نَصرَانِيًّا فَأَسلَمت فأَهلَلْت بالحَجِّ والعُمْرةِ، قالَ فَسَمِعَنِي زَيْدُ بْنُ صُوحانَ، وَسَلمانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَأَنا أُهِلُّ بِهِما، فقالا لهذا أَضلُّ مِنْ بَعِيرِ أَهلِهِ. فكَأَنَّما حُمِلَ عَلَيَّ بِكَلِمَتَيْهِما جَبَلٌ، فَقَدِمْت على عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ فأَخْبَرْتُهُ، فأَقبلَ عَلَيْهِما فَلامَهُما، وأَقْبَلَ عليَّ، فقالَ هُدِيت لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ محمَّدٍ ﷺ. رَواهُ أَحمَدُ وابْنُ ماجَه والنَّسائِيُّ.

١٥/١٨٥٣ ـ وَعَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مالِكٍ قالَ: سمِعْت النَّبيَّ ﷺ يَقُولُ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلى يَومِ الْقِيامَةِ، قالَ وَقَرَنَ رسُولُ اللّهِ ﷺ في حَجَّةِ الْوَداعِ. رواهُ أَحمَدُ.

دو رکعت نماز پڑھی پھر سلام پھیر کر صفا پر آئے اور صفا سے مروہ تک اور مروہ سے صفا تک سات چکر لگائے۔ پھر آپؐ حرام سے حلال نہیں ہوئے جب تک آپؐ نے اپنا حج پورا نہیں کر لیا اور قربانی کے دن قربانی نہیں کر لی اور طواف افاضہ نہیں کر لیا۔ (طواف افاضہ کے بعد) آپؐ حلال ہو گئے۔ جن کے پاس قربانی کے جانور تھے انہوں نے بھی وہی کیا جو آپؐ نے کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے سالم عن ابیہ کی مثل حدیث مروی ہے۔

(۱۸۴۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حج مفرد کیا۔

(۱۸۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھا تھا۔ مسلم میں ہے کہ آپ نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا۔

(۱۸۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ حج اور عمرے کے لیے اکٹھا لبیک کہہ رہے تھے فرما رہے تھے لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

(۱۸۴۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم حج کے لیے بلند آواز سے لبیک کہتے ہوئے نکلے پھر جب ہم مکہ میں آ گئے تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اسے عمرہ قرار دے لیں اور فرمایا جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی اگر پہلے معلوم ہو جاتی تو میں بھی حج کو عمرہ قرار دے دیتا لیکن میں قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوں اور میں نے حج اور عمرے کو ملا لیا ہے۔

(۱۸۵۰) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے وادی عقیق میں سنا آپؐ فرما رہے تھے رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے آنے والا آیا اور اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو یہ عمرہ حج میں ہے۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے کہو حج اور عمرہ۔

(۱۸۵۱) مروان بن حکم سے مروی ہے انہوں نے کہا میں حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے منع کرتے تھے کہ دونوں کو جمع کیا جائے۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو آپؐ نے دونوں کا احرام باندھا اور کہا لبیک بعمرۃ و حج (اے اللہ میں عمرے اور حج کے ساتھ حاضر ہوا ہوں) اور فرمایا میں کسی کے کہنے سے رسول اللہ ﷺ کی سنت نہیں چھوڑ سکتا۔

(۱۸۵۲) حضرت صبّی بن معبد سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں عیسائی تھا مسلمان ہو گیا۔ اور حج و عمرے کا احرام باندھ لیا۔ مجھے دونوں کا احرام باندھتے ہوئے حضرت زید بن صوحان اور حضرت سلمان بن ربیعہ نے دیکھ لیا اور دونوں نے کہا یہ آدمی تو اپنے گھر والوں کے اونٹ سے بھی زیادہ بے وقوف ہے۔ گویا مجھ پر ان دونوں کے اس کلمے سے پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آ کر کہا (کہ فلاں فلاں نے مجھے ایسا ایسا کہا ہے) آپ نے ان کے پاس جا کر انہیں برا بھلا کہا اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا تم نے اپنے نبی کی سنت کی طرف ہدایت پائی ہے۔

(۱۸۵۳) حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے حج میں عمرہ قیامت تک کے لیے داخل ہو گیا ہے۔ حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپؐ نے حجۃ الوداع میں قران کیا۔

١٦/١٨٥٤ ـ وعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عازِبٍ قالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ اليَمَنِ على رسُولِ اللَّهِ ﷺ قالَ وَجَدْت فاطِمَةَ قَدْ لَبِسَتْ ثِيَاباً صَبِيغاً وَقَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ، فقالتْ: ما لَكَ إنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ أَصْحابَهُ فَحلوا قالَ: قُلْت لَها: إنِّي أَهلَلْت بِإهلالِ رسولِ اللَّهِ ﷺ قالَ: فأتَيت النبيَّ ﷺ فقالَ لي كَيْفَ صنَعْتَ؟ قالَ: قلْتُ: أهلَلْت بإهلالِ رسُولِ اللَّهِ ﷺ فإنِّي قَدْ سُقت الْهَدْيَ وقَرَنْتُ، قالَ: فقالَ لي: انْحرْ مِنَ البُدْنِ سَبْعاً وسِتِّينَ أو سِتًّا وَسِتِّينَ وانسُكْ لِنَفسِكَ ثَلاثاً وَثَلاثِينَ أو أَرْبَعاً وَثَلاثِينَ وَأَمْسِكْ لِي مِنْ كُلِّ بَدَنةٍ مِنها بضْعَةً. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٨ ـ بَابُ إدْخَالِ الحجِّ عَلَى العُمْرَةِ

١/١٨٥٥ ـ عَنْ نافِعٍ قَالَ: أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الحَرُورِيَّةِ فِي عَهدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيلَ لَهُ إنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتالٌ فَنَخَافُ أَنْ يَصدُّوكَ، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إذَنْ أَصْنَعُ كَما صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوجَبْت عُمْرَةً، ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ، قَالَ ما شَأْنُ الحَجِّ والعُمْرَةِ إلاَّ وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ جَمَعْت حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي وَأَهدَى هَدْياً مقلداً اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وانطَلَق حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وبالصَّفَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَىٰ ذٰلِكَ وَلَمْ يحلل مِنْ شيءٍ حرُمَ مِنْهُ حَتَّى يوم النَّحْرِ فَحلَقَ وَنَحرَ وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَىٰ طَوَافَ الحجِّ والعُمْرَةِ بطَوَافِهِ الأوَّل، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢/١٨٥٦ ـ وَعَنْ جابِرٍ أَنه قَالَ: أَقْبَلْنا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَت عَائِشَةُ بِعُمْرَةٍ حَتَّى إذَا كُنَّا بِسَرِف عَرَكَتْ حَتَّى إذَا قَدِمْنا مَكَّةَ طُفْنا بِالْكَعْبَةِ والصَّفا والمَروَةِ فَأَمرَنا رسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَحِلَّ منَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَديٌ، قَالَ فَقُلْنا حلُّ ماذا؟ قَالَ الحلُّ كُلُّهُ، فَوَاقَعْنا النِّسَاءَ، وتَطَيَّبنا بالطِّيبِ وَلَبِسْنا ثِيَابَنا وَلَيْسَ بَيْننا وَبينَ عَرَفَةَ إلاَّ أَرْبَعَ لَيَالٍ، ثُمَّ أَهلَلْنا يومَ التَروِيَةِ، ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ على عائِشَةَ فَوَجَدَها تَبْكِي، فقالَ ما شأْنُكِ؟ قَالَتْ شأْنِي أَنِّي قَدْ حِضت وَقَدْ حلَّ الناسُ وَلَمْ أَحْلُلْ وَلَمْ أَطُفْ بالبَيْتِ والنَّاسُ يَذْهَبُونَ إلى الحجِّ الآنَ، فقالَ إنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَناتِ آدَمَ فاغْتَسِلِي، ثمّ أَهلِّي بالحجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حتَّى إذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بالْكَعْبَةِ وبَالصَّفَا والمَرْوَةِ، ثُمّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حجتِكِ وَعُمْرَتِكِ جميعاً، فقالت يا رسُول اللَّهِ إنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بالْبَيْتِ حينَ حَجَجْتُ، قَالَ فَاذْهَبْ بِها يا عَبْدَ الرّحمٰنِ فَأَعْمِرْها مِنَ التَّنْعِيمِ وَذٰلِكَ لَيْلَةَ الحصْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(۱۸۵۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو عرض کی میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا ہے اور گھر میں بھی خوشبو چھڑک رکھی ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حلال ہو جانے کا حکم فرما دیا چنانچہ وہ حلال ہو گئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے تو رسول اللہ ﷺ کی مانند احرام باندھا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں آپ کے پاس گیا۔ آپ نے فرمایا تم نے احرام باندھتے وقت کیا کہا تھا۔ انہوں نے عرض کی میں نے کہا تھا میں نبی کریم ﷺ کی مانند احرام باندھتا ہوں آپ نے فرمایا میں قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوں اور میں نے قران کیا ہے۔ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا چھیاسٹھ یا سترسٹھ اونٹ میری طرف سے ذبح کرو اور تینتیس یا چونتیس اونٹ اپنی طرف سے کرنا اور میرے لیے ہر اونٹ کی ایک ایک بوٹی رکھ لینا۔

وضاحت: آپ نے تریسٹھ اونٹ نحر کیے اور باقی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیے۔ مسلم کی روایت ابوداؤد کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔ (مترجم)

عمرے پر حج کو داخل کرنا

(۱۸۵۵) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں خارجیوں کے حج کے سال (۶۴ھ) کو حج کا ارادہ کیا ان سے کہا گیا لوگوں میں لڑائی ہو رہی ہے کہیں آپ کو لوگ روک نہ دیں۔ فرمایا تمہارے لیے نبی اکرم ﷺ میں بہترین نمونہ ہے ایسی حالت میں میں وہی کروں گا جو آپ نے کیا تھا۔ گواہ رہو میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کر لیا پھر آپ روانہ ہو گئے۔ جب بیداء پہنچے تو فرمایا (حلت وحرمت میں) حج اور عمرہ ایک ہی جیسے ہیں۔ گواہ رہو میں نے حج کو عمرے کے ساتھ جمع کر لیا اور ہار والا قربانی کا جانور جو قدید میں خریدا تھا لے کر چل پڑے۔ مکہ آ کر بیت اللہ کا طواف کیا، صفا و مروہ دوڑے اس کے سوا کچھ اور نہیں کیا اور قربانی کے دن تک حلال نہیں ہوئے پھر (دس ذی الحجہ کو) سر منڈوایا قربانی کی اور سمجھ لیا کہ میں نے حج اور عمرے کے طواف کو پہلے طواف سے پورا کر لیا (طواف قدوم ہی کیا طواف افاضہ نہیں کیا) اور فرمایا اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا۔

(۱۸۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھ کر آئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا صرف عمرے کا احرام باندھ کر آئیں۔ جب سرف میں پہنچے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ماہواری شروع ہو گئی۔ ہم نے مکہ آ کر بیت اللہ کا اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ پھر ہمیں آپ نے حکم فرمایا کہ جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ حلال ہو جائے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کونسی حلت مراد ہے؟ فرمایا پوری طرح حلال ہونا (مراد ہے) پھر ہم نے عورتوں سے صحبت بھی کی، خوشبو بھی لگائی (سلے ہوئے) کپڑے بھی پہنے اور ہمارے اور عرفے (۹/ذی الحجہ) کے درمیان صرف چار دن تھے۔ پھر ہم نے یوم الترویہ (۸/ذی الحجہ) کو (حج کا) احرام باندھا۔ پھر آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انہیں روتا ہوا پایا۔ پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے عرض کی بات کیا ہوئی مجھے ماہواری شروع ہو گئی۔ لوگ حلال ہو گئے میں حلال نہیں ہوئی۔ لوگ تو اب حج کو جا رہے ہیں مگر میں نے خانہ کعبہ کا طواف بھی نہیں کیا۔ فرمایا یہ تو ایک ایسی بات ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں پر واجب کر دیا ہے۔ تم غسل کر کے حج کا احرام باندھ لو۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا اور عرفات میں قیام کیا۔ پھر پاک ہو کر بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے فرمایا اب تم اپنے حج اور عمرے دونوں سے حلال ہو گئی ہو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے افسوس ہے کہ میرا طواف قدوم تو چھوٹ ہی گیا۔ فرمایا عبدالرحمٰن انہیں لے جا کر تنعیم سے عمرہ کرا دو۔ یہ واقعہ لیلۃ الحصبہ کا ہے۔

٩ ـ بَابُ مَنْ أَحْرَمَ مطلقاً أَو قَالَ أَحْرَمْت بِما أَحْرَمَ بِهِ فلانٌ

١٨٥٧/١ ـ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ عَلِيٌّ على النبيِّ ﷺ من اليمن فَقَالَ بِما أَهلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟ فَقَالَ: أَهلَلْت بِإهلاَلٍ كَإِهلالِ النَّبِيِّ، قَالَ لَولا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لأَحْلَلْتُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَرَواهُ النَّسَائِيُّ مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ، وَقَالَ: فَقَالَ لَعليٍّ بِما أَهلَلْتَ؟ قَالَ: قُلت اللَّهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بَما أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

١٨٥٨/٢ ـ وَعَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ: قَدِمْت عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُنِيْخٌ بالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ بِما أَهلَلْتَ؟ قَالَ: قُلت أَهلَلْت بِإِهلالٍ كَإِهلالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ؟ قُلْتُ: لا، قَالَ: فَطُفْ بالبَيْتِ وَبِالصَّفَا والمَرْوَةِ، ثُمَّ حِلَّ، قَالَ فَطُفْت بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا والْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَتَيْت امْرَأَةً مِنْ قَومِي فَمَشَّطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَفِي لَفْظٍ: قَالَ كَيْفَ قُلْتَ حِيْنَ أَحْرَمْتَ؟ قَالَ: قُلت لَبَّيْكَ بِإِهلالٍ كَإِهلالِ النَّبِيِّ ﷺ، وَذَكَرَهُ أَخْرَجَاهُ.

١٠ ـ بَابُ التلبيةِ وَصِفَتِها وَأَحْكَامِها

١٨٥٩/١ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الحُلَيْفَةِ أَهلَّ، فَقَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ والنِّعْمَةَ لَكَ وَالمُلْكَ لَكَ لا شَرِيْكَ لَكَ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَزِيْدُ مَعَ هَذَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ والْخَيْرُ بِيَدَيْكَ والرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ والْعَمَلُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٨٦٠/٢ ـ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَهَلَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ التَّلْبِيَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ والنَّاسُ يَزِيْدُونَ ذَا الْمَعَارِجِ وَنَحْوَهُ مِنَ الْكَلامِ والنَّبِيُّ ﷺ يَسْمعُ فَلا يَقُولُ لَهُمْ شَيْئاً. رَواهُ أَحْمَدُ وأَبُو دَاوُدَ ومُسْلِمٌ بِمَعْنَاهُ.

١٨٦١/٣ ـ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي تَلْبِيَتِهِ: لَبَّيْكَ إِلٰهَ الحَقِّ لَبَّيْكَ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجه والنَّسَائِيُّ.

١٨٦٢/٤ ـ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلاَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بالإِهلالِ والتَّلْبِيَةِ. رَواهُ الْخَمْسَةُ وصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ، وفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ جِبْرِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ كُنْ عَجَّاجاً ثَجَّاجاً والعَجُّ التَّلْبِيةُ وَالثَّجُّ نَحْرُ الْبُدْنِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

١٨٦٣/٥ ـ وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَعَاذَ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ. رَواهُ الشَّافِعِيُّ والدَّارَقُطْنِيُّ.

اگر کوئی مطلق احرام باندھے یا یہ کہے کہ میں فلاں کے احرام جیسا احرام باندھتا ہوں

(۱۸۵۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ (یمن سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپؐ نے پوچھا تم نے کیسا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کی میں نے آپؐ کے احرام کی مانند احرام باندھا ہے۔ فرمایا اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں حلال ہو جاتا۔ نسائی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اس کو روایت کیا ہے انہوں نے کہا۔ آپؐ نے حضرت علیؓ سے پوچھا تم نے کیسا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کی میں نے کہا ہے کہ اے اللہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا احرام باندھتا ہوں۔

(۱۸۵۸) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ آپؐ بطحا میں قیام پذیر تھے فرمایا تم نے کیسا احرام باندھا ہے۔ میں نے عرض کی۔ میں نے آپؐ کے احرام کی طرح احرام باندھا ہے۔ پوچھا قربانی کا جانور لائے ہو؟ میں نے کہا نہیں فرمایا پھر تو تم بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے حلال ہو جاؤ۔ چنانچہ میں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کیا اور حلال ہو گیا اور اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا انہوں نے میرے سر میں کنگھی کی اور میرا سر دھویا۔ ایک لفظ یہ بھی ہے کہ آپؐ نے پوچھا احرام باندھتے وقت تم نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے عرض کی میں نے کہا تھا اے اللہ! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام جیسے احرام میں حاضر ہوں۔

لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ کا صیغہ اور احکامِ لَبَّیْكَ

(۱۸۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مسجد ذوالحلیفہ کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی سواری لے کر کھڑی ہوئی تو آپؐ نے بلند آواز میں یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ ۔''حاضر ہوں میں تیرے دربار میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں تیرے دربار میں حاضر ہوں بلاشبہ ہر طرح کی تعریفیں اور نعمتیں تیرے ہی لیے ہیں اور بادشاہت تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔'' اور عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے تھے۔ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ بِیَدَیْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْكَ وَالْعَمَلَ ۔''میں تیرے دربار میں حاضر ہوں، میں تیرے دربار میں حاضر ہوں۔ تیری تابعداری کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، ہر طرح کی بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے اور فرمانبرداری اور عمل کی رغبت تیری ہی طرف سے ہے۔''

(۱۸۶۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا آپؐ نے بلند آواز میں تلبیہ کہا (پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث کا تلبیہ بیان کیا اور کہا) لوگ ذا المعارج وغیرہ الفاظ بڑھا دیتے تھے آپؐ سنتے تھے اور کچھ نہیں کہتے تھے۔

(۱۸۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تلبیہ میں کہا لَبَّیْكَ اِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّیْكَ اے سچے معبود میں تیرے دربار میں حاضر ہوں میں تیرے دربار میں حاضر ہوں۔

(۱۸۶۲) حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر مجھے حکم کیا کہ میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو احرام و تلبیہ میں بلند آوازیں کرنے کا حکم دوں۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا لبیک کہنے والے اور قربانی کرنے والے بنو۔ (عَجّ: لبیک کہنا۔ ثَجّ: قربانی کرنا)۔

(۱۸۶۳) حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ تلبیہ سے فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس کی رضا اور جنت مانگتے اور اس کی رحمت کے ساتھ آگ سے پناہ مانگتے۔

٦/١٨٦٤ ـ وَعَنِ القاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قالَ: كانَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ إذا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبيِّ ﷺ. رَواهُ الدَّارَقُطْنيُّ.

٧/١٨٦٥ ـ وعَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قالَ: كُنْت رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ جمعٍ إلىَ مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمى جَمْرَةَ العَقَبَةِ. رَواهُ الجَماعَةُ. وعَنْ عَطاءٍ عَنِ ابْنِ عبَّاس قالَ يَرْفَعُ الحَدِيثَ أَنَّهُ كان يُمْسِكُ عَنِ التَّلْبيَةِ في الْعُمْرَةِ إذَا اسْتَلَمَ الحَجَرَ. رَواهُ التِّرمِذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٨/١٨٦٦ ـ وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: يلَبِّي المُعْتَمِرُ حتَّى يَسْتَلِمَ الحَجَرَ. رَواه أَبُو دَاوُدَ.

١١ ـ بابُ ما جاءَ في فَسْخِ الحجِّ إلى العُمْرَةِ

١/١٨٦٧ ـ عَنْ جَابِرٍ قالَ أَهلَلْنا بالحَجِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَدِمْنا مَكَّةَ، أَمَرَنا أَنْ نَحِلَّ وَنَجْعَلَها عُمْرَةً فَكَبُرَ ذَلِكَ علَيْنا وضَاقَتْ بِهِ صُدُورُنا، فقالَ يا أَيُّها النَّاس أَحِلُّوا فَلَولاَ الْهَدْيُ مَعِي فَعَلْت كما فَعَلْتُمْ، قالَ فأحلَلْنا حَتَّى وَطِئْنا النِّساءَ وفَعَلْنا كما يفعَلُ الحَلالُ حتَّى إذا كانَ يَومُ التَّرْوِيَةِ وجَعَلْنا مَكَّةَ بِظَهرٍ أَهلَلْنا بالحَجِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وفي رِوايَةٍ أَهلَلْنا مَعَ النَّبيِّ ﷺ بالحَجِّ خالِصاً لا يُخالِطُهُ شَيْءٌ فَقَدِمْنا مَكَّةَ لأَرْبَعِ لَيالٍ خَلونَ مِنْ ذي الحَجَّةِ فَطُفْنا وسَعَيْنا، ثُم أَمَرَنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُحِلَّ وقالَ لوَلاَ هدي لَحَلَلْتُ، ثُمَّ قامَ سُرَاقَةُ بْنُ مالِكٍ، فقالَ يا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مُتعَتُنا هذِهِ لِعامِنا هذا أَمْ للأَبَدِ؟ فقالَ بَلى هِيَ للأَبَدِ. رَواهُ البُخاريُّ وأبو داودَ ولِمُسْلِم مَعْناهُ.

٢/١٨٦٨ ـ وَعَنْ أَبي سَعيدٍ قال خَرَجنا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ونَحْنُ نَصْرخُ بالحَجِّ صُراخاً فَلمَّا قَدِمْنا مَكَّةَ أَمَرَنا أَنْ نَجْعَلها عُمْرَةً إلاَّ مَنْ ساقَ الْهَدْيَ فلمَّا كانَ يَومُ التَّرْوِيَةِ ورُحْنا إلى مِنًى أهلَلْنا بالحج. رَواهُ مُسلِمٌ.

٣/١٨٦٩ ـ وعَنْ أَسْماءَ بِنْتِ أَبي بَكْرٍ قالَتْ: خَرَجْنا مُحرِمِينَ، فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ على إحْرَامِهِ. ومَنْ لمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ فلَمْ يَكُنْ مَعي هَدْيٌ فَحَلَلْت وكان مَعَ الزُّبَير هدي فلمْ يَحْلِلْ. رَواهُ مُسْلِمٌ وابْنُ ماجه. ولمُسْلِمٍ في رِوَايَةٍ: قَدمنا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُهِلِّينَ بالحَجِّ.

٤/١٨٧٠ ـ وعَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عائِشَةَ قالَتْ: خَرَجْنا معَ النبيِّ ﷺ وَلا نَرَى إلاَّ أَنَّهُ الحَجُّ، فلمَّا قَدِمْنا تَطَوَّفْنا بالبيْتِ وَأَمَرَ النبيُّ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ ساقَ الهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ ساقَ وَنِساؤهُ لم يَسُقْنَ فأحْلَلْنَ قالت عائشةُ فَحِضت فَلَمْ أَطُفْ بالبَيتِ. وَذَكَرَت قِصتَّها متَّفَقٌ عليهِ.

(۱۸۶۴) حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ آدمی کے لیے مستحب ہے کہ تلبیہ سے فارغ ہو کر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے۔

(۱۸۶۵) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں سواری پر نبی اکرم ﷺ کے پیچھے تھا آپؐ مزدلفہ سے منیٰ واپس آ رہے تھے۔ آپؐ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے تک برابر لبیک کہتے رہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا عمرے میں آپ لبیک سے اس وقت رُکتے تھے جب حجرِ اسود چوم لیتے تھے۔

(۱۸۶۶) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا عمرہ کرنے والا حجر اسود چومنے تک لبیک کہتا رہے۔

حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینا

(۱۸۶۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھا پھر مکہ میں آ کر آپؐ نے ہمیں حلال ہونے کا اور حج کو عمرہ بنا دینے کا حکم فرمایا۔ یہ حکم ہمیں سخت معلوم ہوا اور ہمارے دل بھنچنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا لوگو! حلال ہو جاؤ اگر میرے پاس قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی تمہاری طرح کرتا۔ انہوں نے فرمایا پھر ہم حلال ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے عورتوں سے صحبت بھی کی اور حلال آدمی کی طرح ہر کام کیا۔ پھر یوم الترویہ (۸/ذی الحجہ) کو ہم نے مکہ کو اپنی پشتوں کے پیچھے کر کے حج کا احرام باندھا۔ ایک روایت میں ہے ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خالص حج کا احرام باندھا تھا جس میں عمرہ نہیں ملایا تھا۔ پھر ۴/ذی الحجہ کو ہم مکہ مکرمہ پہنچے اور طواف وسعی کی۔ پھر آپؐ نے ہمیں حلال ہونے کا حکم فرمایا اور یہ بھی فرمایا اگر میرے پاس قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی حلال ہو جاتا۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ! کیا ہمیں اسی سال کے لیے تمتع کی اجازت ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ فرمایا ہمیشہ کے لیے۔ مسلم میں اس کے ہم معنی روایت ہے۔

(۱۸۶۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور حج کا تلبیہ زور زور سے پڑھ رہے تھے پھر جب ہم مکہ میں آ گئے تو آپؐ نے ہمیں حج کو عمرہ بنا دینے کا حکم فرمایا بجز اس کے جو قربانی کا جانور لایا ہو پھر ذی الحج کی آٹھویں تاریخ کو منیٰ جاتے وقت ہم نے حج کا احرام باندھا۔

(۱۸۶۹) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: ہم حالتِ احرام میں روانہ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس قربانی کے جانور ہوں وہ تو اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے پاس نہ ہوں وہ حلال ہو جائے۔ میرے پاس قربانی کا جانور نہ تھا میں حلال ہو گئی اور حضرت زبیر کے پاس قربانی کا جانور تھا وہ حلال نہیں ہوئے۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر آئے۔

(۱۸۷۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے ارادے سے مدینہ سے روانہ ہوئے مکہ آ کر بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ نے ہمیں حلال ہو جانے کا حکم فرمایا بشرطیکہ قربانی کے جانور ساتھ نہ ہوں پھر جس کے پاس قربانی کے جانور نہ تھے وہ حلال ہو گئے امہات المومنین رضی اللہ عنہن قربانی کے جانور نہیں لائی تھیں اس لیے وہ حلال ہو گئیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مجھے ماہواری آنے لگی۔ میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا اور انہوں نے اپنا قصہ بیان کیا۔

١٨٧١/ ٥ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: كانُوا يَرَوْنَ العُمْرَةَ في أَشْهُرِ الحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الفُجُورِ في الأَرْضِ وَيَجْعَلُونَ المُحَرَّمَ صَفَرْ وَيَقُولونَ إذَا بَرَأَ الدَّبَرْ، وَعَفا الأَثَرْ، وانْسَلَخَ صَفَرْ، حلَّتِ العُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرْ فَقَدِمَ النَّبيُّ ﷺ وَأَصْحابُهُ صَبِيحَةَ رَابعةٍ مُهِلِّينَ بالحَجِّ، فأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعلوُها عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذلِكَ عندَهُمْ، فقالُوا يا رَسُولَ اللَّهِ أيُّ الحِلِّ، قالَ حِلٌّ كُلُّهُ. مُتَّفَقٌ عَليهِ.

١٨٧٢/ ٦ ـ وعنهُ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ هذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنا بِها فمَنْ لَمْ يكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلِ الحِلَّ كُلَّهُ، فإنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ في الحَجِّ إلى يَومِ القِيَامةِ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ وأبو دَاود والنَّسائيُّ.

١٨٧٣/ ٧ ـ وَعَنْهُ أيضاً أنه سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الحَجِّ، فقالَ أَهَلَّ المُهاجِرُونَ والأَنْصارُ وَأَزْوَاجُ النبيِّ ﷺ في حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَهلَلْنا، فلَمَّا قَدِمْنا مكَّةَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اجْعَلُوا إهلالَكُمْ بالحَجِّ عُمْرَةً إلاَّ مَنْ قَلَّدَ الهَدْيَ. فطُفْنا بالبيْتِ، وبالصَّفَا والْمَرْوَةِ، وَأَتَيْنا النِّسَاءَ وَلَبِسْنا الثِّيابَ، وقالَ مَنْ قَلَّدَ الهَدْيَ فإنَّهُ لا يَحِلُّ لهُ حتَّى يَبْلُغَ الهَدْيُ محِلَّهُ، ثمَّ أَمَرَنا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ أَنْ نُهِلَّ بالحَجِّ وإذَا فَرَغْنا مِنَ الْمَناسِك جِئْنا طُفْنا بالبيْتِ وبالصَّفا والمَرْوَةِ فقَدْ تمَّ حَجُّنا وعَلَيْنا الهَدْيُ كما قالَ تعالى: ﴿فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْيِۚ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ فِي ٱلْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْۗ﴾ [البقرة: ١٩٦] إلَى أمْصارِكُمْ. رَواهُ الْبُخارِيُّ.

١٨٧٤/ ٨ ـ وعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ باتَ بِذِي الحُلَيفَةِ حتَّى أَصْبَحَ، ثمَّ أهلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وأهلَّ النَّاسُ بِهما، فلمَّا قَدِمنا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حتَّى كانَ يَومُ التَّرْوِيَةِ أَهلُّوا بالحَجِّ قالَ وَنَحَرَ النبيُّ ﷺ سبْعَ بَدَناتٍ بِيَدِهِ قِياماً وَذَبَحَ بالمُدَيْنَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ. رَواهُ أحمدُ والبُخارِيُّ وأبو دَاوُدَ.

١٨٧٥/ ٩ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: قَدِمَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ مكَّةَ وأصحابُهُ مُهلِّينَ بالحَجِّ فقالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شاءَ أَنْ يَجْعَلَها عُمْرَةً إلاَّ مَنْ كانَ مَعَهُ الهَدْيُ قالُوا: يا رسُولَ اللَّهِ أَيَرُوحُ أَحَدُنا إلى مِنًى وذَكَرُهُ يَقْطُرُ منِيّاً؟ قالَ: نَعَمْ. وَسَطَعَتِ المجَامِرُ. رَواهُ أحمَدُ.

١٨٧٦/ ١٠ ـ وعَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ أَبيهِ قالَ: خَرَجْنا مَعَ رسُولِ اللَّهِ ﷺ حتَّى إذَا كانَ بِعُسْفَانَ، قالَ لهُ سُرَاقَةُ بْنُ مالِكٍ المُدْلِجِيُّ يا رسولَ اللَّهِ اقْضِ لَنا قَضاءَ قَومٍ كأنَّما وُلِدُوا الْيَومَ فقالَ إنَّ اللَّهَ عزَّ وجَلَّ قَدْ أَدْخَلَ عَلَيْكُمْ في حَجِّكُمْ عُمْرَةً فإذَا قَدِمْتُمْ فَمَنْ تَطَوَّفَ بالبَيْتِ وبَيْنَ الصَّفا والمرْوَةِ فقَدْ حلَّ إلاَّ مَنْ كانَ معَهُ هَدْيٌ. رَواهُ أبو دَاوُدَ.

(۱۸۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا لوگ حج کے مہینوں میں عمرے کو بہت برا سمجھا کرتے تھے اور محرم کو صفر بنا دیا کرتے تھے کہتے تھے جب اونٹوں کی پشت کے زخم اچھے ہو جائیں، ان کے پاؤں کے نشان مٹ جائیں اور صفر گزر جائے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ حلال ہو جاتا ہے۔ سو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ کے ہمراہ چار ذی الحج کی صبح کو احرام باندھے ہوئے آئے۔ آپ نے انہیں حکم دیا کہ حج کو عمرہ بنا دیں۔ یہ بات انہیں (صحابہ رضی اللہ عنہم کو) بڑی دوبھر معلوم ہوئی اور پوچھنے لگے کہ یا رسول اللہ! یہ کونسی حلت ہے؟ فرمایا ہر طرح سے حلال ہونا (مراد) ہے۔

(۱۸۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عمرہ ہے ہم نے اس کے ذریعہ سے فائدہ اٹھا لیا جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ پوری طرح حلال ہو جائے کیونکہ عمرہ حج میں قیامت تک کے لیے داخل ہو گیا ہے۔

(۱۸۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا مہاجر و انصار اور امہات المومنین رضی اللہ عنہم نے حجۃ الوداع میں احرام باندھا اور ہم نے بھی احرام باندھا پھر جب ہم مکہ میں آئے تو آپؐ نے فرمایا تم حج کے تلبیہ کو عمرہ کر دو بجز اس کے جس نے قربانی کو ہار پہنایا ہو پھر ہم نے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کی۔ ہم عورتوں کے پاس بھی آئے (سلے ہوئے) کپڑے بھی پہن لیے۔ آپؐ نے فرمایا جس نے قربانی کو ہار پہنایا ہے وہ حلال نہ ہو جب تک قربانی اپنے محل کو نہ پہنچ جائے (ذبح نہ کر دی جائے) پھر آپؐ نے ہمیں آٹھ تاریخ کی شام کو حکم دیا کہ حج کا احرام باندھ لیں اور جب ہم حج کی تمام عبادتوں سے فارغ ہو جائیں تو مکہ آ کر بیت اللہ کا اور صفا مروہ کا طواف کریں تو ہمارا حج پورا ہو جائے گا اور ہم پر قربانی واجب ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا کہ جو قربانی آسان ہو (کرو) پھر اگر کسی کو قربانی کی سکت نہ ہو تو وہ (زمانہ) حج میں گیارہ، بارہ، ۱۳ ذی الحجہ کے) تین روزے اور اپنے گھر جا کر سات روزے رکھ لے۔

(۱۸۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح تک ذوالحلیفہ میں رات گزاری پھر حج و عمرے کا احرام باندھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی دونوں کا احرام باندھا۔ پھر جب ہم مکہ میں آئے تو آپؐ کے حکم سے لوگ حلال ہو گئے یہاں تک کہ آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام باندھا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے سات کھڑے ہوئے اونٹ نحر کیے اور (چھری سے) دو سفید مینڈھے ذبح کیے۔

(۱۸۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ مکہ میں حج کا احرام باندھ کر آئے فرمایا جو کوئی چاہے حج کو عمرہ بنا دے بجز اس کے جس کے پاس قربانی ہو۔ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کوئی اس حال میں منیٰ جائے کہ اس کے عضو مخصوص سے منی ٹپک رہی ہو۔ آپؐ نے فرمایا ہاں، اور عود دان چمکنے لگے۔

(۱۸۷۶) حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ جب عسفان میں پہنچے تو آپؐ سے سراقہ بن مالک مدلجی نے کہا یا رسول اللہ! ہمیں اس قوم کی طرح (مسائل) بتائیے جو آج ہی پیدا ہوئی ہو۔ فرمایا حق تعالیٰ نے تم پر تمہارے حج میں عمرہ داخل کر دیا ہے پھر جب تم (مکہ میں) آؤ تو طواف و سعی کے بعد ہر شخص حلال ہو جائے گا بجز اس کے جس کے پاس قربانی ہو۔

١١/١٨٧٧ ـ وعَنِ البَرَاءِ بْنِ عازِبٍ قالَ: خَرَجَ رسُولُ اللّهِ ﷺ وأصحابُهُ قالَ: فأحْرَمنا بالحَجِّ، فلمّا قَدِمْنا مكّةَ، قالَ: اجْعَلُوا حجَّكُمْ عُمْرَةً، قالَ فقالَ النّاسُ يا رسولَ اللّهِ قَدْ أحْرَمنا بالحَجِّ كَيْفَ نَجْعَلُها عُمْرَةً؟ قالَ: انْظُرُوا ما آمُرُكُمْ بِهِ فافْعَلُوا فَرَدُّوا عَلَيهِ القَولَ فَغَضِبَ، ثمّ انْطَلَقَ حتّى دَخَلَ على عائشةَ وَهُوَ غَضبانُ فَرَأَتِ الغَضبَ في وجْهِهِ فقالت مَنْ أغضَبَكَ أغضبهُ اللّهُ قالَ وما لي لا أغضَبُ وأنا آمُرُ بالأمرِ فلا أُتّبَعُ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه.

١٢/١٨٧٨ ـ وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أبي عبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الحَارِثِ بْنِ بِلالٍ عَنْ أبيهِ قالَ قُلْت يا رَسُولَ اللّهِ فَسْخُ الحَجِّ لَنا خاصّةً أمْ لِلنّاسِ عامّةً؟ قالَ بَلْ لنا خاصّةً. رَوَاه الخَمسةُ إلاّ التِرْمِذِيّ. وهُوَ بلالُ بْنُ الحَارِثِ المُزَنِيُّ.

١٣/١٨٧٩ ـ وَعَن سُلَيم بْنِ الأسْوَدِ أنّ أبا ذَرٍّ كانَ يَقُولُ فيمَنْ حجّ ثمّ فَسَخَها بعُمْرَةٍ لَم يَكُنْ ذَلِكَ إلاّ للرّكْبِ الّذِينَ كانُوا معَ رَسُول اللّهِ ﷺ. رَواهُ أبو دَاوُدَ، ولِمُسْلم والنّسائيّ وابنِ ماجه عنْ إبراهِيمَ التَّيمِيّ عَن أبيهِ عَن أبي ذَرّ، قال كانَتِ المُتْعَةُ في الحَجِّ لأصْحابِ مُحَمّدٍ ﷺ خاصّةً. قالَ أحمدُ بنُ حنبلٍ: حديثُ بلالِ بنِ الحارِثِ عِنْدِي ليْسَ يَثْبتُ، وَلا أقُولُ بِهِ، ولا يُعْرَفُ هذَا الرّجُلُ، يَعْنِي الحَارِثَ بن بِلالٍ، وقال: أرَأيْتَ لَو عُرِفَ الحَارِثُ بنُ بلالٍ إلاّ أنّ أحَدَ عشَرَ رجُلاً مِنْ أصحابِ النبيِّ ﷺ يرونَ ما يَرَونَ مِنَ الفَسخِ، أيْنَ يَقَعُ الحَارِثُ بْنُ بلالٍ منهُمْ. وقال في روايَةِ أبي دَاوُدَ: لَيسَ يصِحُّ حدِيثٌ في أنّ الفَسخَ كانَ لهُم خاصّةً، وهذا أبُو مُوسَى الأشْعَرِيُّ يُفتِي بِهِ في خِلافَةِ أبي بَكرٍ وشطْراً مِنْ خلافَةِ عُمرَ، قُلت ويَشهَدُ لِما قالَهُ قَولُهُ في حديثِ جابرٍ: بَلْ هِيَ للأبَدِ وحدِيثُ أبي ذَرٍّ مَوقُوفٌ.وقَد خالَفَهُ أبُو مُوسَىٰ وابنُ عبّاسٍ وغَيرُهُما.

٢ ـ أبوابُ ما يجتنبُه المحرِمُ وما يُبَاحُ لَهُ

١ ـ بابُ ما يجتنبهُ مِنَ اللّبَاسِ

١/١٨٨٠ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ رسُولَ اللّهِ ﷺ ما يَلبَسُ المُحرِمُ؟ قالَ: لا يَلْبَسُ المُحرِمُ القَمِيصَ، ولا العِمامَةَ، وَلا البُرْنُسَ، وَلا السّرَاوِيلَ، وَلا ثَوباً مَسّهُ وَرْسٌ، وَلا زَعْفَرَانٌ، وَلا الخُفّيْنِ إلاّ أنْ لا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُما حتّى يكُونا أسْفَلَ مِنَ الكَعْبَيْنِ. رَواهُ الجَماعةُ، وفي روايَةٍ لأحمدَ قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ يقُولُ على هٰذَا المِنبَرِ وَذَكَرَ مَعْناهُ، وفي روايَةٍ للدّارَقُطني أنّ رَجُلاً نادى في المَسْجِدِ ماذَا يَتْرُكُ المحرم مِنَ الثّيابِ . . .

(۱۸۷۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ روانہ ہوئے ہم نے حج کا احرام باندھا تھا جب ہم مکہ آئے تو آپ ؐ نے فرمایا حج کو عمرہ بنا دو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! ہم نے تو حج کا احرام باندھا ہے اب اس کو کیسے عمرہ بنا دیں؟ فرمایا میرے حکم کی تعمیل کرو۔ صحابہؓ نے پھر وہی بات دہرائی۔ آپ ؐ ناراض ہو گئے اور غصے میں بھرے ہوئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو غصے میں دیکھ کر عرض کی۔ جس نے آپ کو ناراض کیا اللہ اسے ملول رکھے۔ فرمایا ناراضی کی بات ہی ہے کہ میں کسی بات کا حکم کروں تو وہ مانی نہ جائے۔

(۱۸۷۸) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: میں نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا حج خصوصیت سے ہمارے ہی واسطے فسخ ہوا ہے یا اور لوگوں کے لیے بھی؟ فرمایا بلکہ خاص طور پر ہمارے لیے ہے۔ (یہ بلال بلال بن حارث مزنی ہیں)

(۱۸۷۹) حضرت سلیم بن اسود سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں جس نے حج کا احرام باندھ کر اسے عمرے سے فسخ کیا فرماتے تھے یہ ان لوگوں کے ساتھ خاص تھا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ مسلم نسائی اور ابن ماجہ میں حضرت ابوذر سے مروی ہے انہوں نے فرمایا حج تمتع رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے لیے خاص تھا۔

فقہ الحدیث: امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا میرے نزدیک حضرت بلال بن حارث کی حدیث ثابت نہیں۔ نہ میں اسے بیان کرتا ہوں اور یہ شخص مشہور بھی نہیں اور اگر مشہور بھی ہو تو کہاں یہ اور کہاں رسول اللہ ﷺ کے وہ گیارہ صحابی جو فسخ حج کے قائل و راوی ہیں۔ اور فرمایا...... بروایت ابی داؤد...... یہ صحیح نہیں کہ فسخ حج ان ہی کے لیے خاص تھا۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فسخ حج کا فتویٰ عہد صدیقی اور عہد فاروقی کے کچھ حصے میں دیا کرتے تھے۔ میں (مصنف) کہتا ہوں جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے پوچھنے پر رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا ''بلکہ وہ ہمیشہ کے لیے ہے'' عدمِ تخصیص پر دلیل ہے۔ حضرت ابوذر والی حدیث موقوف ہے اور ان کی مخالفت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہ نے کی ہے۔

محرم کے لیے کیا کیا چیزیں حرام ہیں اور کیا کیا حلال؟

جس لباس سے مُحرم بچے

(۱۸۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا محرم کیا پہنے؟ فرمایا محرم قمیص، پگڑی، برنس، پائجامہ اور زعفران یا ورس (ایک قسم کی گھاس) میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے اور نہ موزے پہنے۔ ہاں اگر جوتے نہ ہوں تو انہیں کاٹ کر پہن لے تاکہ ٹخنوں سے نیچے رہیں۔ احمد کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ؐ اس منبر پر فرما رہے تھے اور اس حدیث کے ہم معنی بیان کی۔ دارقطنی کی ایک روایت میں ہے ایک شخص نے مسجد میں پکار کر کہا محرم کن کپڑوں کو (نہ پہنے اور) چھوڑ دے۔

٢/١٨٨١ ـ وَعَنِ ابنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ لا تَنْتَقِبُ المَرْأَةُ المُحْرِمةُ، وَلا تَلْبَسُ الْقُفَازَيْنِ. رَواهُ أحمَدُ والْبُخارِيُّ والنَّسائيُّ والتِّرْمذيُّ وصحَّحهُ، وفي روايَةٍ قالَ: سَمِعْتُ النبيَّ ﷺ يَنْهَىٰ النِّساءَ في الإِحْرَامِ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ والنِّقابِ، وما مَسَّ الْوَرْسُ والزَّعْفرانُ مِنَ الثِّيابِ. رواهُ أَحْمَدُ وأبُو داوُدَ وَزادَ ولْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ ما أَحَبَّتْ مِنْ أَلْوانِ الثِّيابِ مُعَصْفَراً، أَو خَزًّا، أَو حُليًّا، أَو سَراوِيلَ، أَو قَمِيصاً.

٣/١٨٨٢ ـ وعَنْ جابِرٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، ومَنْ لَمْ يَجِدْ إزاراً فلْيلْبَسْ سَرَاويلَ. رَواهُ أحمَدُ ومُسْلمٌ.

٤/١٨٨٣ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: سَمِعْتُ النبيَّ ﷺ يَخْطُبُ بعَرَفَاتٍ مَنْ لَمْ يَجِدْ إزَاراً فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ، ومَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فليَلْبَسْ خُفَّيْنِ. مُتَّفَقٌ عَليهِ، وفي روايَةٍ عَنْ عَمْرو بْنِ دِينارٍ، أَنَّ أبَا الشَّعْثاءِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابنِ عبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النبيَّ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزاراً وَوَجَدَ سَرَاوِيلَ فَلْيَلْبَسْها، ومَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ وَوَجَدَ خُفَّيْنِ فلْيَلْبَسْهُما، قُلت ولَمْ يَقلْ لِيَقْطَعْهُما؟ قالَ لا. رَواهُ أحْمَدُ وهٰذا بظَاهِرِهِ ناسِخٌ لِحَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ بِقطعِ الخُفَّيْنِ لأَنَّهُ قَالَهُ بَعرفاتٍ في وقتِ الحَاجَةِ وحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ كانَ بالمَدِينَةِ كما سَبَقَ فِي روايَةِ أحمَدَ والدَّارقُطْني.

٥/١٨٨٤ ـ وَعَنْ عائشة قالَتْ: كانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّونَ بِنا وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ مُحْرِماتٌ، فإذَا حاذَوا بِنا سَدَلَتْ إحْدَانا جِلْبَابَها مِنْ رأسِها على وَجْهِها، فإذَا جاوَزُونا كَشَفْناهُ. رَواهُ أَحمدُ وأبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

٦/١٨٨٥ ـ وعَنْ سَالِمٍ أَنَّ عبْدَ اللّهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ كانَ يَقْطَعُ الْخُفَّيْنِ لِلْمَرأةِ المُحْرِمَةِ، ثمَّ حدَّثَتْهُ حَدِيثَ صَفيةَ بنْتِ أَبي عُبَيْدٍ أنَّ عائشة حدَّثَتْها أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ كانَ قَدْ رَخَّصَ لِلنِّساءِ في الخُفَّيْنِ فَتَرَكَ ذٰلِكَ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٢ ـ باب ما يَصْنَعُ مَنْ أَحْرَمَ في قميصٍ

١/١٨٨٦ ـ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ جاءَهُ رَجُلٌ مُتَضَمِّخٌ بِطيبٍ، فقالَ يا رسُولَ اللّهِ كَيْفَ تَرَى في رَجُلٍ أَحْرَمَ في جُبَّةٍ بعْدَ ما تَضَمَّخَ بِطِيبٍ؟ فَنَظَرَ إليه النبيُّ ﷺ ساعةً فَجاءَهُ الْوَحْيُ ثمَّ سُرِّيَ عنْهُ، فقالَ أيْنَ الَّذِي سأَلَني عَنِ العُمْرَةِ آنِفاً؟ فالتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيءَ بِهِ، فقالَ أَمَّا الطِّيبُ الَّذي بكَ فَاغْسِلْهُ ثلاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الجبَّةُ فانزِعْها ثُمَّ اصْنَعْ في العُمْرَةِ كلَّ ما تَصْنَعُ في حَجِّكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وفي رِوَايَةٍ لَهُمْ: وَهوَ مُتَضَمِّخٌ بالْخَلُوقِ، وفي روَايَةٍ لأَبي دَاوُدَ: فقالَ لهُ النَّبيُّ ﷺ اخْلَعْ جُبَّتَكَ فَخَلَعَها مِنْ رأْسِهِ.

(۱۸۸۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام والی عورت نقاب نہ ڈالے اور نہ دستانے پہنے۔ ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ عورتوں کو احرام میں دستانوں سے، نقاب سے ورس اور زعفران میں رنگے ہوئے کپڑوں سے منع فرمار ہے تھے۔ ابوداؤد میں اتنا زیادہ ہے اس کے بعد جو رنگین کپڑا اچھا لگے زرد ہو یا ریشمی یا زیور یا شلوار یا کرتا وغیرہ پہن لے۔

(۱۸۸۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس تہہ بند نہ ہو وہ شلوار پہن لے۔

(۱۸۸۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرفات والے خطبے میں سنا کہ جس کے پاس تہہ بند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ میں سنا کہ جس کے پاس تہہ بند نہ ہو اور شلوار ہو تو شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں اور موزے ہوں وہ موزے پہن لے۔ میں نے پوچھا کیا آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ موزے کاٹ لے بولے نہیں۔

<u>فقہ الحدیث:</u> یہ حدیث بظاہر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث (کہ موزے کاٹ لیے جائیں) کی ناسخ ہے کیونکہ آپؐ نے بوقتِ ضرورت عرفات میں کاٹنے کا حکم نہیں دیا اور حضرت ابن عمر والی حدیث (احرام سے قبل) مدینہ کی ہے جیسا کہ احمد و دار قطنی کی روایتوں میں گزر چکا۔

(۱۸۸۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حالتِ احرام میں تھیں اور قافلے ہمارے سامنے سے گزرتے تھے جب وہ ہمارے سامنے آتے تو عورتیں چادروں کو سر سے منہ پر لٹکا لیتیں اور جب گزر جاتے تو منہ کھول لیتی تھیں۔

(۱۸۸۵) حضرت سالم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ احرام والی عورت کے موزے کاٹ دیا کرتے تھے پھر ان سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت ابی عبید نے حدیث بیان کی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو موزوں کی اجازت دے دی ہے پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے موزے کاٹنے چھوڑ دیے۔

اگر کسی نے کُرتے میں احرام باندھ لیا تو کیا کرے؟

(۱۸۸۶) حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی خوشبو لگائے ہوئے آیا اور عرض کی یا رسول اللہ! اس کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے خوشبو لگا کر جبّے میں احرام باندھ لیا ہو۔ آپؐ نے تھوڑی دیر اس کی طرف دیکھا پھر آپ پر وحی اتری۔ وحی کھل جانے کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ وہ شخص کہاں ہے جس نے ابھی عمرے کے بارے میں پوچھا تھا آخر تلاش کر کے اسے لایا گیا فرمایا خوشبو تین بار دھولو اور جبہ اتار دو اور عمرے میں وہی عبادتیں بجالاؤ جو حج میں انجام دیتے ہو۔ ان کی ایک روایت میں ہے وہ زعفران میں لتھڑا ہوا تھا۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے پھر آپؐ نے اس سے فرمایا جبہ اتار دو۔ پھر اس نے جبہ سر سے اتار دیا۔

وظاهره أن اللبس جهلاً لا يوجب الفدية. وقد احتج [به] مَن منع من استدامة الطِّيب، وإنما وجهه أنه أمره بغسله لكراهة الزعفر للرجل لا لكونه مُحرماً متطيِّباً.

٣ ـ بابُ تَظَلُّلِ المحرِمِ مِنَ الحرِّ أَو غيرِهِ، والنَّهيِ عنْ تَغْطِيَةِ الرَّأْسِ

١/١٨٨٧ ـ عَنْ أُمِّ الحصينِ قالَتْ: حَجَجنا مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ حَجَّةَ الوَدَاعِ فَرَأَيْت أُسَامَةَ وَبلالاً وَأَحَدُهما آخِذٌ بِخِطَامِ ناقَةِ النَّبِيِّ ﷺ والآخَرُ رَافِعٌ ثَوبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الحَرِّ حتّى رمىٰ جَمْرَةَ العَقَبَةِ. وَفِي رِوَايَةٍ: حَجَجْنا مَعَ النبيِّ ﷺ حَجَّةَ الوَدَاعِ، فَرَأَيْتُه حِينَ رمىٰ جَمْرَةَ العَقَبَةِ وانصَرَفَ وَهوَ على رَاحِلَتِهِ ومَعَهُ بلالٌ وأُسَامةُ أَحَدُهُما يَقُودُ بِهِ رَاحِلَتَهُ وَالآخَرُ رَافِعٌ ثَوبَهُ على رأسِ النَّبِيِّ ﷺ يُظِلُّهُ مِنَ الشَّمْسِ. رَواهُما أَحمَدُ ومُسْلِمٌ.

٢/١٨٨٨ ـ وَعَن ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ رَجلاً أَوقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحرِمٌ فَماتَ، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ اغْسِلُوهُ بِماءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ في ثَوبَيْهِ وَلا تُخَمِّروا وَجْهَهُ وَلا رَأْسَهُ، فإنهُ يُبْعَثُ يَومَ القِيامَةِ مُلَبِّياً. رَواهُ أَحمَدُ ومُسلِمٌ والنَّسائِيُّ وَابْنُ ماجَه.

٤ ـ بابُ المحرِمِ يتقلَّدُ بالسَّيفِ للحَاجَةِ

١/١٨٨٩ ـ عَنِ البَرَاءِ قالَ: اعتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ في ذِي القَعْدَةِ، فأبى أَهلُ مكَّةَ أَنْ يَدَعُوهُ يَدْخلُ مكَّةَ حتّى قَاضَاهُمْ لا يُدْخِلُ مَكَّةَ سِلاحاً إلاَّ في القِرَابِ.

٢/١٨٩٠ ـ وَعَنِ ابنِ عُمرَ أَنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ خَرَجَ مُعْتَمِراً، فحالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بيْنَهُ وبَيْنَ البَيْتِ، فَنَحَرَ هَدْيَهُ، وحَلَقَ رَأْسَهُ بالحدَيْبِيَةِ وقَاضَاهُمْ على أنْ يعْتَمِرَ من العَامِ المُقْبِلِ، ولا يَحْمِلَ سلاحاً عَلَيْهِمْ إلاَّ سُيُوفاً، ولا يُقِيمَ إلاَّ ما أَحبُّوا. فاعْتَمَرَ مِنَ العامِ المقْبِلِ، فَدَخَلَها كما كانَ صالحهُمْ، فلمَّا أنْ أَقَامَ بِها ثلاثةَ أَيّامٍ أَمَرُوهُ أنْ يخْرُجَ فخرَجَ. رَواهُما أَحْمَدُ والبُخَارِيُّ وهوَ دَلِيلٌ على أَنَّ للمُحْصَرِ نَحْرَ هَدْيِهِ حيْثُ أُحْصِرَ.

٥ ـ بابُ مَنْعِ المحْرِمِ مِن ابتداءِ الطِّيبِ دونَ استِدَامتهِ

١/١٨٩١ ـ في حَديثِ ابْنِ عُمَرَ: ولا ثوبٌ مَسَّهُ وَرْسٌ ولا زَعْفَرَانٌ. وقالَ في المُحْرِمِ الذي ماتَ: لا تُحنطوهُ.

٢/١٨٩٢ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالتْ: كأنِّي أَنْظُرُ إلى وَبِيصِ الطِّيبِ في مَفْرِقِ رسُولِ اللّهِ ﷺ بَعْدَ أيامٍ وهوَ مُحرِمٌ. مُتَّفقٌ عليهِ. ولِمُسْلِمٍ والنسائيِّ وأبي داودَ: كأنِّي أَنْظُرُ إلى وَبِيصِ المِسْكِ في مَفْرِقِ رسولِ اللّهِ ﷺ وهوَ مُحْرِمٌ.

٣/١٨٩٣ ـ وَعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كُنّا نَخْرُجُ مَعَ النبيِّ ﷺ إلى مَكَّةَ فنُضَمِّدُ جِباهَنا

فقہ الحدیث: اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ بے علمی میں کوئی لباس جو احرام میں منع ہے پہن لیا جائے تو اس سے فدیہ واجب نہیں ہو جاتا۔ اس حدیث سے اس شخص نے بھی دلیل لی ہے جو خوشبو کے باقی رہنے سے منع کرتا ہے۔ لیکن اس سے یہ استدلال صحیح نہیں کیونکہ آپ نے اس کو خوشبو دھونے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ مرد کے لیے زعفران کا استعمال مکروہ ہے نہ اس لیے کہ یہ حرام ہے۔

محرم گرمی وغیرہ سے سایہ کر سکتا ہے مگر سر نہیں ڈھانپ سکتا

(۱۸۸۷) حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ دونوں میں سے ایک تو آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑے ہوئے تھا اور دوسرا آپ پر کپڑے سے سایہ کیے ہوئے تھا جب تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں نہیں ماریں۔ ایک روایت میں ہے کہ ہم نے حجۃ الوداع میں آپ کے ساتھ حج کیا۔ میں نے آپ کو دیکھا جب آپ جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مار کر سواری پر سوار ہو رہے تھے تو آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ان میں سے ایک تو آپ کی سواری لے جا رہا تھا اور ایک آپ پر کپڑے سے سایہ کیے ہوئے تھا۔

(۱۸۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک شخص کو اس کی سواری نے احرام کی حالت میں گرا دیا اور وہ مر گیا۔ آپ نے فرمایا انہیں پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور انہیں دونوں (احرام کے) کپڑوں میں کفنا دو۔ ان کا منہ اور سر نہ ڈھانکو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک کہتے ہوئے اٹھے گا۔

محرم بوقتِ ضرورت تلوار رکھ سکتا ہے

(۱۸۸۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے ذی قعدہ میں عمرہ کیا مکہ والوں نے آپ کو مکہ میں نہیں آنے دیا یہاں تک کہ آپ نے ان سے صلح کر لی کہ آپ (اگلے سال) مکہ میں تلواریں میانوں میں ڈالے ہوئے آئیں گے۔

(۱۸۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ عمرے کے لیے روانہ ہوئے۔ آپ کے اور مکہ کے درمیان کفار قریش حائل ہو گئے۔ پھر آپ نے حدیبیہ ہی میں قربانیاں کر دیں۔ سر منڈوا لیا اور ان سے اس شرط پر صلح کر لی کہ اگلے سال عمرے کے لیے آئیں گے اور بجز تلواروں کے دیگر اسلحہ نہ رکھیں گے اور جتنے دن وہ چاہیں گے اتنے ہی دن مکہ میں ٹھہریں گے۔ پھر آپ نے اگلے سال عمرہ کیا اور مکہ میں صلح کی شرطوں کے مطابق داخل ہوئے کافروں نے آپ کو تین دن ٹھہرنے کے بعد لوٹ جانے کو کہا چنانچہ آپ تشریف لے آئے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ حاجی جہاں روک دیا جائے وہیں قربانیاں کر دے۔

محرم خوشبو نہیں لگا سکتا ہاں پہلی خوشبو کے باقی رہنے میں کوئی حرج نہیں

(۱۸۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیث میں گزر چکا کہ محرم وہ کپڑا استعمال نہ کرے جو ورس یا زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ آپ نے مرنے والے محرم کے بارے میں فرمایا اسے خوشبو نہ لگانا۔

(۱۸۹۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مجھے ایسے لگتا ہے گویا میں چند دنوں کے بعد بھی آپ کی مانگ میں حالتِ احرام میں مشک کی چمک دیکھ رہی ہوں۔ مسلم، نسائی اور ابوداؤد میں ہے گویا میں آپ کی مانگ میں حالتِ احرام میں مُشک کی چمک دیکھ رہی ہوں۔

(۱۸۹۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ مکہ کو روانہ ہوئے تھے اور احرام کے وقت خوشبو دار مسک (ایک قسم کی خوشبو) اپنی

بالسُّكِّ المُطَيبِ عِنْدَ الإِحْرَامِ، فإِذَا عَرِقَتْ إِحْدَانا سالَ على وَجْهِها فَيَراهُ النَّبيُّ ﷺ ولا ينهانا رواهُ أَبو دَاوُد.

٤/١٨٩٤ ـ وعَنْ سَعيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ ادَّهَنَ بِزَيْتٍ غيْرِ مُقَتَّتٍ وهوَ مُحْرِمٌ. رَواهُ أَحْمَدُ وابْنُ ماجَه والترْمِذيُّ وقالَ هٰذا حَديثٌ غريبٌ لا نَعْرِفُهُ إلاَّ مِنْ حَديثِ فَرْقَدٍ السبخي عَنْ سَعيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَقَدْ تَكَلَّمَ يحْيَىٰ بْنُ سَعيدٍ في فَرْقَدٍ، وقَدْ روَى عَنهُ النَّاسُ.

٦ ـ بابُ النَّهيِ عَنْ أَخْذِ الشَّعْرِ إلاَّ لِعُذْرٍ وبيانِ فِدْيَتِهِ

١/١٨٩٥ ـ عَنْ كَعْبِ بنِ عُجْرَةَ قالَ: كان بِي أَذًى مِنْ رَأسي فَحُمِلْت إلى رسولِ اللَّهِ ﷺ والقَمْلُ يَتَناثَرُ على وَجْهِي، فقالَ ما كُنت أَرَىٰ أَنَّ الجَهدَ قَدْ بَلَغَ مِنْكَ ما أَرَىٰ أَتَجِدُ شاةً؟ قُلْت لا، فَنَزَلَتِ الآيَةُ: فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيامٍ أَو صَدَقَةٍ أَو نُسُكٍ، قالَ هُوَ صَومُ ثَلاثَةِ أيّامٍ أو إطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ نِصْفَ صاعٍ، نِصْفَ صَاعٍ طَعَاماً لِكُلِّ مِسْكِينٍ. مُتَّفَقٌ عَليهِ، وفي روايَةٍ: أَتى عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَمَنَ الحُدَيْبِيَةِ، فقالَ كَأَنَّ هَوَامَّ رَأْسِكَ تُؤذيكَ؟ فَقُلت أَجَلْ، قالَ فاحْلِقْهُ واذْبَحْ شاةً أو صُمْ ثلاثةَ أيّامٍ أَو تَصَدَّقْ بِثَلاثَةِ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ بينَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ. رَواهُ أَحمَدُ ومُسْلِمٌ وأَبو داوُد، ولأَبي داوُدَ في رِوَايَةٍ: فَدَعَاني رسولُ اللَّهِ ﷺ فقالَ لي احْلِقْ رَأْسَكَ وصُمْ ثلاثةَ أيَّامٍ أو أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ فَرَقاً مِنْ زَبِيبٍ أو انْسُكْ شاةً. فَحَلَقْت رَأْسي ثُمَّ نَسَكْتُ.

٧ ـ بابُ ما جاءَ في الحِجَامَةِ وَغَسْلِ الرَّأْسِ لِلمحْرِمِ

١/١٨٩٦ ـ عَنْ عَبدِ اللَّهِ بن بُحَيْنَةَ قالَ. احْتَجَمَ النَّبيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلِحَىٰ جَمَلٍ مِنْ طَريقِ مَكَّةَ في وَسَطِ رَأسِهِ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/١٨٩٧ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ احْتَجَمَ وهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عليهِ، ولِلبُخارِيِّ: احْتَجَمَ في رَأسِهِ وهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِهِ بِماءٍ يُقالُ لَهُ لِحَى الجَمَلِ.

٣/١٨٩٨ ـ وَعَنْ عبدِ اللَّهِ بنِ حُنَيْنٍ أن ابْنَ عبَّاسٍ والمِسْوَرَ بنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بالأَبْواءِ فقالَ ابْنُ عبَّاسٍ يَغسِلُ المُحْرِمُ رَأْسَهُ، وقالَ المِسْوَرُ لا يَغْسِلُ المحرم رَأْسَهُ، قالَ: فَأَرْسَلَنِي ابنُ عبَّاسٍ إلى أَبي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بينَ القَرْنَيْنِ، وهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوبٍ فَسَلَّمْت عليهِ، فقالَ مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْت أَنا عبدُ اللَّهِ بن حُنَيْنٍ أَرْسَلَني إِلَيْكَ ابْنُ عبَّاسٍ يَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ وهُوَ مُحْرِمٌ، قالَ فَوَضَعَ أَبو أَيُّوبَ يَدَهُ على الثَّوبِ فَطَأْطَأَهُ حتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ، ثم قال لإِنسانٍ يَصُبُّ عليهِ الماءِ اصْبُبْ، فَصَبَّ

پیشانیوں پر لگالیا کرتے تھے۔ پسینے سے وہ خوشبو بہہ کر اس کے منہ پر آجایا کرتی تھی۔ اسے آپؐ دیکھتے تھے اور منع نہیں فرماتے تھے۔

(۱۸۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حالتِ احرام میں غیر خوشبودار تیل لگالیا کرتے تھے۔

احرام میں بلا عذر بال اکھاڑنے یا منڈوانے یا کٹوانے کی ممانعت اور اس کا فدیہ

(۱۸۹۵) حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میرے سر میں تکلیف تھی مجھے اٹھا کر آپؐ کے پاس لے جایا گیا۔ جوئیں میرے منہ پر جھڑ رہی تھیں۔ فرمایا میرے خیال میں تمہیں تکلیف ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں کیا تمہیں ایک بکری کا مقدور ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ آخر آیت فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ اُتری۔ فرمایا تین روزے رکھ لو یا آدھا آدھا صاع چھ محتاجوں کو کھانا دے دو۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ حدیبیہ کے زمانے میں میرے پاس تشریف لائے۔ فرمایا تمہارے سر کے کیڑے تمہیں دُکھ پہنچا رہے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا سر منڈوا دو اور ایک بکری ذبح کر دو یا تین دن کے روزے رکھو یا کھجوروں کے تین صاع چھ محتاجوں کو بانٹ دو۔ ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو بلا کر فرمایا سر منڈوا دو اور (اس کے فدیہ میں) تین دن کے روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو منقے کا ایک فرق (تین صاع) کھلا دو یا ایک بکری ذبح کر دو چنانچہ میں نے سر منڈوا کر قربانی کی۔

حالتِ احرام میں سنگی لگوانا اور سر دھونا درست ہے

(۱۸۹۶) حضرت عبداللہ بن بُحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا نبی اکرم ﷺ نے حالتِ احرام میں لحی جمل (مقام) میں جو مکہ کے راستے میں پڑتا ہے سر کے درمیان سینگیاں لگوائیں۔

(۱۸۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے۔ بخاری میں ہے کہ آپؐ نے حالت احرام میں دردِ سر کی وجہ سے ایک چشمہ کے قریب جسے لحی الجمل کہتے ہیں پچھنے لگوائے۔

(۱۸۹۸) حضرت عبداللہ بن حنین سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ میں اختلاف ہوگیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک محرم سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا نہیں۔ چنانچہ مجھے ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے ابوایوب انصاری کے پاس بھیجا۔ میں نے انہیں کنوئیں پر نہاتا ہوا پایا۔ کپڑے کا پردہ پڑا ہوا تھا۔ میں نے سلام کیا فرمایا کون؟ میں نے کہا میں ہوں عبداللہ بن حنین۔ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حالتِ احرام میں کس طرح غسل کیا کرتے تھے۔ یہ سن کر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے ہاتھ سے کپڑا نیچے کر کے سر میرے سامنے کر کے پانی ڈالنے والے سے کہا پانی ڈالو۔ اس نے

على رَأسِهِ ثمّ حَرَّكَ رَأسَهُ بِيَدَيْهِ فأقْبَلَ بهما وأدْبَرَ فقالَ هٰكَذا رَأيْتُهُ ﷺ يَفعَلُ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاّ التِّرمذِيّ.

٨ ـ بابُ ما جاءَ في نِكَاحِ المحرِمِ وحُكْمِ وَطْئِهِ

١٨٩٩/١ ـ عَنْ عُثْمانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قال: لا يَنْكِح المحرِمُ، وَلا يُنْكِحُ، ولا يخطُبُ. رَواهُ الجَماعة إلاّ البُخارِيَّ ولَيْسَ للتِّرمذِي فيهِ: ولا يَخْطُبُ.

١٩٠٠/٢ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَر أَنّهُ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ أَرادَ أَنْ يَتَزَوَّجها رَجُلٌ وَهُوَ خارِجٌ مِنْ مكَّةَ فأرادَ أنْ يَعْتَمِرَ أو يَحُجَّ، فقالَ لا تَتَزَوَّجها وأَنت مُحرِمٌ نَهىٰ رسُولُ اللّهِ ﷺ عَنْهُ. رَواهُ أَحمَدُ.

١٩٠١/٣ ـ وَعَنْ أَبي غَطَفانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَهُما يَعْني رَجُلاً تَزَوَّجَ وهُوَ مُحرَمٌ. رواهُ مالِكٌ في «المُوَطّأ» والدَّارقطنيُّ.

١٩٠٢/٤ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَة وَهُوَ مُحرِمٌ رَواهُ الجَماعَةُ وللبُخَارِيِّ: تَزَوَّجَ النبيُّ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحرِمٌ وَبَنى بها وَهُوَ حَلالٌ وماتَتْ بِسَرِفَ.

١٩٠٣/٥ ـ وعَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ تَزَوَّجَها حَلالاً وَبَنى بِها حلالاً وماتَتْ بِسَرِفَ فَدَفَنَّاها في الظُّلَّةِ الَّتي بَنَى بِها فِيها. رَواهُ أَحمَدُ والتِّرمِذِيُّ، ورواهُ مُسلِمٌ وابْنُ ماجَه. ولَفْظُهما: تَزَوَّجها وَهُوَ حَلالٌ، قالَ وكانَتْ خَالَتِي وَخالَةَ ابْنِ عبَّاسٍ، وأَبُو دَاوُدَ ولَفْظُهُ: قالَتْ تَزَوَّجَني ونَحْنُ حلالانِ بِسَرِفَ.

١٩٠٤/٦ ـ وعَنْ أَبي رَافعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونةَ حَلالاً وَبَنَى بِها حَلالاً وَكُنْت الرَّسُولَ بَيْنَهُما، رَواهُ أَحمَدُ والترمِذِيُّ. وروايَةُ صاحِبِ القِصَّةِ والسَّفِيرِ فِيها أَولَى لأَنَّهُ أَخْبَرُ وأَعْرَفُ بِها. وَرَوى أَبو داود: أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ قالَ وَهِمَ ابْنُ عبَّاسٍ في قَولِهِ تَزَوَّجَ مَيمُونةَ وَهُوَ مُحرِمٌ.

١٩٠٥/٧ ـ وعَنْ عُمَرَ وعَلَيٍّ وأَبي هرَيرَةَ أَنَّهُم سُئِلُوا عَنْ رجُلٍ أَصابَ أَهلَهُ وهو مُحرِمٌ بالحَجِّ، فقالُوا يَنْفُذَانِ لِوَجْهِهِما حتَّى يَقْضِيا حَجَّهُما، ثمَّ عَلَيْهِما حَجٌّ قابلٌ والهَدْيُ، قالَ عَليٌّ فَإذَا أَهَلاَّ بالحَجِّ مِنْ عامٍ قابِلٍ تَفَرَّقا حتَّى يَقْضِيا حَجَّهُما.

١٩٠٦/٨ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّهُ سئلَ عَنْ رَجُلٍ وَقَعَ بأَهلِهِ وهُوَ بِمِنًى قبلَ أنْ يُفيضَ فأمَرَهُ أنْ ينحرَ بدَنَةً، والجَمِيعُ لِمالِكٍ في «المُوطّأ».

٩ ـ بابُ تحريمِ قتلِ الصَّيدِ وضَمانِهِ بِنَظِيرِهِ

١٩٠٧/١ ـ وَعَنْ جابِرٍ قالَ جعَلَ رسُولُ اللّهِ ﷺ في الضَّبعِ يصِيبُهُ المحرِمُ كَبْشاً

پانی ڈالا انہوں نے سر کو ہاتھوں سے ہلایا۔ ہاتھوں کو سامنے لا کر پیچھے لے گئے اور فرمایا میں نے آپ کو اس طرح کرتے دیکھا ہے۔

کیا مُحرم نکاح یا صحبت کر سکتا ہے؟

(۱۸۹۹) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ محرم نکاح کرے نہ کرائے اور نہ پیام بھیجے۔ (ترمذی کی روایت میں "نہ پیام بھیجے" نہیں ہے)

(۱۹۰۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے ایک عورت کے بارے میں پوچھا گیا کہ اس سے ایک آدمی نکاح کرنا چاہتا ہے وہ مکہ سے باہر ہے اور حج یا عمرے کا ارادہ کر چکا ہے فرمایا حالت احرام میں نکاح نہ کرو۔ آپ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(۱۹۰۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ان دونوں میں تفریق کرا دی یعنی جنہوں نے حالتِ احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔

(۱۹۰۲) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ بخاری میں ہے کہ آپ نے حالتِ احرام میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور حلال ہونے کے بعد رخصتی ہوئی۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سرف میں فوت ہوئیں۔

(۱۹۰۳) حضرت یزید بن اصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا اور اسی حال میں رخصتی ہوئی۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سرف میں فوت ہوئیں۔ ہم نے انہیں اسی سائبان کی جگہ میں دفن کیا جس میں آپ نے ان کے ساتھ پہلی رات گزاری تھی۔ اس کو مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ نے ان سے نکاح کیا جب کہ آپ حلال تھے۔ آپ میری اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ ابوداؤد کے الفاظ یہ ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ نے مجھ سے اس حال میں نکاح کیا کہ ہم دونوں حلال تھے۔

(۱۹۰۴) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا اور حلال ہونے کی حالت ہی میں رخصتی ہوئی۔ میں دونوں میں پیغام رساں تھا۔

فقہ الحدیث: اس سلسلہ میں صاحب قصہ کی اور سفیر کی روایت قابل ترجیح ہے کیونکہ وہ معاملہ سے خوب خبردار و آگاہ تھے۔ ابوداؤد نے روایت کیا ہے کہ حضرت سعید بن مسیب کا قول ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو وہم ہو گیا ہے کہ آپ نے احرام کی حالت میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ (مترجم)

(۱۹۰۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے حج میں حالتِ احرام میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی۔ فرمایا دونوں حج جاری رکھیں اور حج پورا کر لیں پھر اگلے سال دونوں پر حج اور قربانی واجب ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگلے سال حج کا احرام باندھ کر الگ الگ رہیں جب تک حج پورا نہ ہو جائے۔

(۱۹۰۶) حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا جس نے منیٰ میں طواف افاضہ سے پہلے بیوی سے صحبت کر لی تھی آپ نے اسے ایک اونٹ کی قربانی کا حکم دیا۔

مُحرم کو شکار کرنا حرام ہے اگر شکار کر لے تو اس کا کفارہ

(۱۹۰۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر محرم بجو کو مار دے تو اس کے بدلہ ایک مینڈھا مقرر کیا۔

وجَعلهُ مِنَ الصَّيْدِ. رَواهُ أبو دَاود وابنُ ماجَه.

١٩٠٨/٢ ـ وَعَنْ مُحمدِ بْنِ سِيرِينَ أَنَّ رجُلاً جاءَ إلى عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ فقالَ إنِّي أجْرَيْت أنا وَصَاحِبٌ لِي فَرَسَيْنِ نَسْتَبِقُ إلى ثَغْرَةِ ثَنِيَّةٍ فأصبْنا ظَبْياً وَنَحْنُ مُحْرِمانِ فماذَا تَرَى؟ فقالَ عُمرُ لِرَجُلٍ بِجَنْبِهِ تَعالَ حتَّى نَحْكُمَ أنا وأنْتَ، قالَ فَحَكَما عَلَيْهِ بِعنْزٍ فَوَلَّى الرَّجلُ وَهُوَ يقُولُ هٰذَا أَمِيرُ المُؤمِنينَ لا يَستطِيعُ أنْ يَحْكُمَ في ظَبْيٍ حتَّى دَعا رجُلاً فَحكَم معَهُ فَسَمعَ عُمَرُ قولَ الرَّجُلِ فَدَعاهُ فَسألَهُ هَلْ تَقرَأُ سُورَةَ المائِدَةِ؟ فَقَالَ لا، فقالَ هلْ تَعْرِف هٰذَا الرَّجُلَ الَّذي حَكَمَ مَعِي؟ فقالَ لا، فقالَ لَو أَخْبَرْتَنِي أَنَّكَ تَقْرَأُ سُورَةَ المائِدَةِ لأَوجَعْتَكَ ضَرْباً، ثُمَّ قالَ إنَّ اللَّه عز وجَلَّ يقُولُ في كِتابِهِ: ﴿يَحْكُمُ بِهِۦ ذَوَا عَدْلٍ مِّنكُمْ هَدْيًۢا بَٰلِغَ ٱلْكَعْبَةِ﴾ [المائدة: ٩٥] وهٰذا عبْدُ الرَّحمٰنِ بْنُ عَوفٍ. رَواهُ مالِكٌ في «المُوطّإِ».

١٩٠٩/٣ ـ وعَنْ جَابِرٍ أَنّ عُمَرَ قَضىَ في الضّبعِ بَكَبْشٍ، وفي الْغَزَالِ بعَنْزٍ، وفي الأرْنَبِ بعناقٍ، وفي الْيَرْبُوعِ بِجَفْرَةٍ، رَواهُ مالِكٌ في «المُوطّا».

١٩١٠/٤ ـ وعَنِ الأجلَحِ بْنِ عبدِ اللَّهِ عَنْ أبي الزُّبَيْرِ عَنْ جابِرٍ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: في الضبُعِ إذَا أَصَابهُ المَحْرِمِ كَبْشٌ، وفي الظَبْيِ شَاةٌ، وفي الأرْنَبِ عَناق، وفي اليَرْبُوعِ جَفْرَة، قالَ والجُفرةُ التي قَد ارْتَعتْ. رَاوهُ الدّارقطنيُّ. قالَ ابْنُ معِينٍ: الأجْلَحُ ثِقَة وقالَ ابْنُ عَدِي صَدُوق، وقالَ أبو حاتِمٍ: لا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ.

١٠ ـ بابُ مَنْعِ المحرِمِ مِنْ أَكْلِ لَحْمِ الصَّيدِ إلاَّ إذَا لم يُصَدْ لأجْلِهِ ولا أعانَ عَلَيْهِ

١٩١١/١ ـ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامةَ أنَّهُ أهدَى إلى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِماراً وحْشيًا وَهوَ بالأبْواءِ أو بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، فَلمَّا رَأى ما في وَجْهِهِ قالَ إنَّا لَمْ نَرُدَّه عليْكَ إلاَّ أنّا حُرمٌ. متَّفَقٌ عَليهِ، ولأحمَد وَمُسلِم لَحْمَ حِمارٍ وَحْش.

١٩١٢/٢ ـ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، وقالَ لهُ ابْنُ عبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ: كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهدِيَ إلى رسُولِ اللَّهِ ﷺ وهُوَ حَرَامٌ، فقالَ أُهدِيَ له عضوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهَ وقالَ إنَّا لا نأكُلُهُ إنَّا حُرمٌ، رَواهُ أحْمَدُ ومُسْلمٌ وأبُو دَاود والنَّسائيُّ.

١٩١٣/٣ ـ وعَنْ عَلي أنَّ النَّبيَّ ﷺ أُتِيَ بِبَيْضِ النَّعَامِ فقالَ إنَّا قومٌ حُرمُ أَطْعِمُوهُ أهلَ الحِلِّ. رَواهُ أحمَدُ.

١٩١٤/٤ ـ وعَنْ عبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ عثمانَ بْنِ عبدِ اللَّهِ التَّيْمِي وهوَ ابْنُ أخِي طَلْحَة

اور اسے شکار سے قرار دیا۔

(۱۹۰۸) حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ بن سیرین سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ میں نے اور میرے ساتھی نے ثنیہ کی سرحد تک گھوڑے دوڑائے۔ ہم نے حالتِ احرام میں ایک ہرن شکار کر لیا۔ آپ مسئلہ بتائیں کہ کیا کریں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص سے کہا آؤ ہم تم دونوں مل کر فیصلہ کر لیں آخر دونوں نے اس کے بارے میں ایک بکری کا فیصلہ کیا وہ آدمی یہ کہتا ہوا چلا گیا یہ امیر المومنین ہرن کے بارے میں بھی فیصلہ کرنے پر قادر نہیں اور ایک شخص سے مشورہ کر کے فیصلہ کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سنی اور اسے بلا کر پوچھا کیا تم نے سورۂ مائدہ پڑھی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تم اس کو پہچانتے ہو جس نے میرے ساتھ مل کر فیصلہ کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا اگر تم یہ کہہ دیتے کہ میں نے سورۂ مائدہ پڑھی ہے تو میں تمہیں قرار واقعی سزا دیتا۔ اللہ تعالیٰ سورۂ مائدہ میں فرماتا ہے کہ ''اس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر آدمی کریں بشرطیکہ قربانی نیاز کے طور پر خانہ کعبہ تک پہنچائی جائے'' اور یہ (جن سے میں نے مشورہ کیا ہے) عبد الرحمٰن بن عوف ہیں۔

(۱۹۰۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بجو کے بارے میں مینڈھے کا ہرن کے بارے میں بکری کا خرگوش کے بارے میں، بکری کے بچے کا اور یربوع (ایک قسم کے چوہے) کے بارے میں چار ماہ کی بکری کا فیصلہ کیا ہے۔

(۱۹۱۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اگر محرم بجو مار دے تو مینڈھا لازم آئے گا۔ ہرن میں بکری، خرگوش میں پٹھیا اور یربوع میں چار ماہ کی پٹھیا۔ جفرہ اس چار ماہ کی بکری کو کہتے ہیں جو چرنے لگے۔ (امام ابن معینؒ نے فرمایا اجلح ثقہ ہیں، ابن عدی نے کہا وہ سچے ہیں، ابو حاتم نے فرمایا ان کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جاتی)

محرم کو شکار کا گوشت کھانا منع ہے مگر جبکہ اس کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو اور نہ اس نے شکار میں اعانت کی ہو

(۱۹۱۱) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنگلی گدھا ہدیہ کے طور پر پیش کیا (اس وقت) آپؐ ابواء یا ودّان میں تھے۔ آپؐ نے اسے واپس کر دیا۔ جب اس کے چہرے کے آثار دیکھے تو فرمایا ہم نے اس لیے واپس کیا ہے کہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔ احمد اور مسلم میں ہے کہ جنگلی گدھے کا گوشت آیا۔

(۱۹۱۲) حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے ان سے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ نے یاد دلانے کے لیے پوچھا کہ آپؐ نے مجھے اس شکار کے بارے میں جو نبی اکرمؐ کے پاس ہدیہ کے طور پر حالتِ احرام میں آیا تھا کیا بتایا تھا فرمایا آپ کو شکار کے گوشت کا ایک حصہ بطور تحفے کے بھیجا گیا تھا آپؐ نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا کہ ہم اسے نہیں کھا سکتے کیونکہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔

(۱۹۱۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شتر مرغ کے انڈے لائے گئے فرمایا ہم احرام میں ہیں انہیں ان کو کھلاؤ جو حلال ہیں۔

(۱۹۱۴) حضرت عبد الرحمٰن بن عثمان حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے سے مروی ہے۔

قالَ كُنّا مَعَ طَلْحةَ ونَحنُ حرُم فأهدِيَ لَنا طَيْر وطَلْحةُ رَاقد، فمِنّا مَنْ أكَلَ، ومِنّا مَنْ تَوَرَّعَ فلَمْ يأكُل، فلمّا استَيقظَ طَلْحةُ وَفّقَ مَنْ أكلَهُ، وقالَ أكلْناهُ مَعَ رَسُولِ اللّهِ ﷺ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلم والنّسائيُّ.

٥/١٩١٥ ـ وعَنْ عُمَيرِ بْنِ سَلمةَ الضّمْرِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَهزٍ أنّهُ خَرَجَ مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ يُرِيدُ مَكّةَ حتّى إذَا كانُوا في بَعْض وَادِي الرَّوحاءِ وَجَدَ النّاسُ حِمارَ وَحْش عَقِيراً فَذَكَرُوهُ للنبيِّ ﷺ فقالَ أقِرُّوهُ حتّى يأتِيَ صَاحبُهُ، فأتَى الْبَهزيُّ وكانَ صَاحِبَهُ، فقالَ يا رسُولَ اللّهِ شأنَكُمْ هذَا الحِمارَ، فأمَرَ رسُولُ اللّهِ ﷺ أبَا بكرٍ فَقَسَّمَهُ في الرِّفاقِ وهُمْ مُحرِمُونَ، قالَ ثمّ مَرَرْنا حتّى إذَا كُنّا بالأُثَايَةِ إذَا نَحنُ بظَبيٍ حاقِفٍ في ظِلّ فيهِ سهم، فأمَرَ رسُولُ اللّهِ ﷺ رَجُلاً أنْ يَقِفَ عِندَهُ حتّى يُخْبِرَ النّاسَ عنهُ. رَواهُ أحمدُ والنّسائيُّ ومالك في «المُوطَّا».

٦/١٩١٦ ـ وعَنْ أبي قَتادَةَ قالَ: كُنْت يَوماً جالِساً مَعَ رِجالٍ مِنْ أصحابِ النبيِّ ﷺ في منزِلٍ في طَرِيقِ مكّةَ ورسُولُ اللّهِ ﷺ أمامَنا والْقَومُ مُحرِمُونَ وَأنا غَيْرُ مُحْرِمٍ عامَ الحُدَيبِيةِ فأبصَرُوا حِماراً وَحْشِياً وَأنا مَشْغُولٌ أخصِف نَعْلي فلَمْ يُؤذِنُونِي، وَأحَبُّوا لَو أنّي أبْصرتُهُ، فالْتَفَتُّ فأبصرتُهُ فَقُمْت إلى الْفَرَسِ فأسْرَجْتُهُ ثمّ رَكِبْت وَنَسِيت السَّوطَ والرُّمْحَ، فقلْت لَهُمْ ناوِلُونِي السَّوطَ والرُّمْحَ، قالُوا واللّهِ لا نُعينُكَ عَليهِ، فَغَضِبْت فَنَزَلْت فأخَذْتُهُما، ثمّ رَكِبْت فَشَدَدْت على الحِمارِ فَعَقَرْتُهُ، ثمّ جِئْت بهِ وقَدْ ماتَ، فَوَقَعُوا فِيهِ يأكُلونهُ، ثمّ إنّهُمْ شَكُّوا في أكْلِهِمْ إيّاهُ وهُمْ حرُمٌ، فَرُحنا وَخَبأت العَضُدَ مَعِي، فأدْرَكْنا رسُولَ اللّهِ ﷺ فسألْناهُ عنْ ذَلِكَ، فقالَ هَلْ معَكُمْ منهِ شَيْءٌ؟ فَقلْتُ: نَعَمْ، فَناوَلْتُهُ الْعَضدَ فأكلَها وَهُوَ مُحرِم مُتّفَقٌ عَلَيْهِ، ولَفْظهُ للْبُخارِيِّ، ولَهُمْ في رِوايَةٍ: هُوَ حَلال فكلُوهُ. ولِمُسلم: هَلْ أشَارَ إليهِ إنْسان أو أمَرَهُ بِشَيْءٍ؟ قالُوا لا، قالَ فكُلوهُ. ولِلْبُخارِيِّ: قالَ مِنكُمْ أحَد أمَرَهُ أنْ يَحملَ عَليْها أو أشَارَ إليها؟ قالُوا لا، قالَ فَكلُوا ما بَقِيَ مِنْ لَحمِها.

٧/١٩١٧ ـ وعَنْ أبي قَتادَةَ قالَ: خَرَجْت مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبيَةِ فأحْرَمَ أصحابي وَلَمْ أحرِمْ فرأيت حِماراً فَحَمَلْت عَليهِ فاصطدته، فَذَكَرْت شأنَهُ لِرَسولِ اللّهِ ﷺ وذَكَرْت أنّي لَم أكُنْ أحْرَمْت وأنّي إنّما اصْطَدتُهُ لَكَ، فأمَرَ النبيُّ ﷺ أصحابَهُ فأكلُوا وَلَمْ يأكُلْ منْهُ حِينَ أخْبَرتهُ أنّي اصْطَدْتهُ لهُ. رَواه أحمدُ وابْنُ ماجَه بِإسْنادٍ جَيِّدٍ، قالَ أبو بكرٍ النيسابُورِيُّ قَولهُ: إنّي اصْطَدْتُه لَكَ وأنّه لَمْ يأكُلْ منه لا أعْلَم أحَداً قالَه في هذا الْحَدِيثِ غَيْرَ معْمَرٍ.

انہوں نے کہا ہم حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حالتِ احرام میں تھے کہ ایک پرندہ بطور ہدیہ کے ہمارے پاس آیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سو رہے تھے کسی نے اس میں سے کھالیا اور کسی نے نہ کھایا۔ پھر جب آپ جاگ گئے تو کھانے والوں سے متفق ہو گئے اور فرمایا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسے کھایا ہے۔

(۱۹۱۵) حضرت عمیر بن سلمہ ضمری سے روایت ہے انہوں نے بہز کے ایک آدمی سے روایت کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ جانے کے ارادے سے روانہ ہوئے جب وادئ روحا کے کسی حصے میں پہنچے تو لوگوں نے ایک زخمی جنگلی گدھا دیکھا اور آپؐ سے ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا چھوڑے رکھو جب تک اس کا شکار کرنے والا نہ آ جائے چنانچہ بہزی آ گیا۔ یہی شکاری تھا۔ اس نے کہا یارسول اللہ! اسے تناول فرمایئے۔ آپؐ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ رفقاء میں بانٹ دو۔ آپؐ نے اسے بانٹ دیا۔ وہ سب محرم تھے۔ پھر ہم آپؐ کے ساتھ آگے بڑھے جب اُثایہ میں پہنچے تو ہم نے سایہ میں بیٹھا ہوا ایک ہرن دیکھا اس کے جسم میں تیر بندھا ہوا تھا۔ آپؐ نے ایک شخص کو اس ہرن کے پاس ٹھہر جانے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ لوگ وہاں سے گزر جائیں۔

(۱۹۱۶) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک دن میں مکہ کے راستے میں اپنی منزل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے۔ لوگ محرم تھے مگر میں غیر محرم تھا۔ یہ حدیبیہ کے سال کا واقعہ ہے لوگوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا میں جوتا سینے میں مشغول تھا مجھے خبر نہیں کی مگر چاہتے تھے کہ کسی طرح میں اسے دیکھ لوں۔ پھر میں نے جو سر اٹھایا تو اسے دیکھ لیا اور گھوڑے پر زین ڈال کر اس پر سوار ہو گیا مگر کوڑا اور نیزہ بھول گیا۔ میں نے ان سے کوڑا اور نیزہ مانگا مگر سب نے کہا اللہ کی قسم! ہم اس سلسلے میں تمہاری مدد نہیں کریں گے۔ اس پر میں ناراض ہو گیا اور اتر کر میں نے نیزہ اور کوڑا لیا اور سوار ہو کر اس پر حملہ کر کے اس کو زخمی کر دیا تھا پھر میں اس کو لے آیا۔ وہ مر گیا تھا۔ لوگ اسے کھانے لگے۔ پھر حالتِ احرام میں اس کے کھانے میں شک کرنے لگے۔ پھر ہم چل پڑے۔ میں نے اس کا ایک دست بچا کر رکھ لیا۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے اور آپؐ سے پوچھا فرمایا کیا اس کا کچھ گوشت ہے؟ میں نے کہا ہاں یہ لیجیے۔ آپؐ نے حالتِ احرام میں اسے کھالیا۔ (متفق علیہ) ان کی ایک روایت میں ہے یہ حلال ہے اسے کھاؤ۔ مسلم میں ہے کیا اس کی طرف کسی نے اشارا کیا تھا یا کسی بات کا حکم کیا تھا؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو کھاؤ۔ بخاری میں ہے کسی نے اس پر حملہ کرنے کو کہا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا تو باقی گوشت بھی کھالو۔

(۱۹۱۷) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم آپؐ کے ساتھ حدیبیہ کے سال روانہ ہوئے میرے ساتھی محرم تھے مگر میں غیر محرم تھا۔ میں نے ایک گدھا دیکھ کر اس پر حملہ کر کے شکار کر لیا اور آپؐ سے ذکر کیا اور یہ بھی کہا کہ میں غیر محرم ہوں اور آپؐ ہی کے لیے شکار کیا ہے۔ آپؐ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو کھانے کا حکم فرمایا اور انہوں نے اسے کھایا مگر آپؐ نے نہیں کھایا کیونکہ میں نے یہ بتا دیا تھا کہ آپؐ ہی کے لیے شکار کیا گیا ہے۔ (امام ابوبکر نیسابوری نے کہا ہے کہ ''انی اصطدته لك وانه لم یاکل منه'' کے الفاظ مجھے معلوم نہیں کہ معمر کے سوا اس حدیث میں کسی اور نے بیان کیے ہوں)

٨/١٩١٨ ـ وعَنْ جابِرٍ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: صَيْدُ البَرِّ لكُمْ حَلال وأنْتُم حُرُم ما لَمْ تَصيدُوهُ أو يُصَد لكُمْ. رَواه الخَمسةُ إلاَّ ابْنَ ماجه، وقالَ الشافِعِي: هذا أحسَنُ حَدِيثٍ روِيَ في هذا البَابِ وَأقْيَسُ.

١١ ـ بابُ صَيْدِ الْحَرَمِ وشَجَرِهِ

١/١٩١٩ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ يَومَ فَتْحِ مَكَّةَ إنَّ هذا الْبَلَدَ حَرامٌ لا يُعْضَدُ شَوكُهُ، ولا يُخْتَلَى خلاهُ، ولا يُنفَّرُ صَيْدُهُ ولا تُلْتَقَطُ لُقطتُهُ إلاَّ لمعرِّف فقال العبَّاسُ إلاَّ الإذْخِرَ فإنَّهُ لا بُدَّ لهُمْ منه فإنَّهُ للْقُيونِ والْبيوتِ، فقالَ إلاَّ الإذْخِرَ.

٢/١٩٢٠ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ لمَّا فَتَحَ مَكَّةَ قالَ لا يُنفَّرُ صَيْدُها ولا يُخْتَلَى شَوكُها، ولا تَحِلُّ ساقِطَتُها إلاَّ لمُنْشِدٍ، فقالَ العبَّاسُ إلاَّ الإذْخِرَ فإنَّا نَجعَلُهُ لِقبورِنا وبيُوتِنا، فقالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إلاَّ الإذْخِرَ مُتَّفَقٌ عليهما. وفي لَفظٍ لَهُمْ: لا يُعْضَدُ شَجَرُها بَدَلَ قَولِهِ لا يُخْتَلَى شَوكُها.

٣/١٩٢١ ـ وعَنْ عطاءٍ أنَّ غُلاماً مِنْ قُرَيْشٍ قَتَلَ حَمامَةً مِنْ حَمامِ مَكَّةَ، فأمَرَ ابْنُ عبَّاسٍ أنْ يُفْدِيَ عنهُ بِشاةٍ. رَواهُ الشَّافِعيُّ.

١٢ ـ بابُ ما يُقْتَلُ مِنَ الدَّوَابِّ في الحرمِ والإحْرَامِ

١/١٩٢٢ ـ عَنْ عائِشَةَ قالَت: أمرَ رسول اللّهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمسٍ فَواسِقَ في الْحِلِّ والحَرَمِ: الغُرابِ والحِدَأةِ والْعقْرَبِ، والفَأرَةِ، والْكَلْبِ العقورِ. مُتَّفقٌ عليهِ.

٢/١٩٢٣ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: خَمْسٌ مِنَ الدَّوابِّ ليسَ على المُحرِمِ في قَتْلِهِنَّ جُناحٌ: الغُرابُ والحِدَأةُ، والعَقْرَب، والفَأرَةُ، والكَلْبُ العَقورُ. رَوَاهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِرمِذيَّ. وفي لفظٍ: خَمسٌ لا جُناحَ على مَنْ قَتَلَهُنَّ في الحَرَمِ والإحْرامِ الفَأرةُ، والعَقْرَبُ، والغُرَابُ. والحُدَيَّا، والكَلْبُ العَقورُ. رَواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ والنَّسائيُّ.

٣/١٩٢٤ ـ وعَنِ ابْنِ مَسْعودٍ أنَّ النبيَّ ﷺ أمَرَ مُحرِماً بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًى. رَواهُ مُسْلمٌ.

٤/١٩٢٥ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ وسُئِلَ ما يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدوابِّ وهو مُحرِمٌ فقالَ حَدَّثَتْني إحْدَى نِسْوَةِ النبيِّ ﷺ أنَّهُ كانَ يَأمُرُ بِقتْلِ الكَلْبِ العَقورِ، والفَأرَةِ، والعقرَبِ، والحِدَأةِ، والغُرابِ، والحَيَّةِ. رَواهُ مُسْلِمٌ.

٥/١٩٢٦ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاس عَنِ النبيِّ ﷺ قال: خَمْسٌ كُلُّهُنَّ فاسِقَة يَقْتُلُهُنَّ

(۱۹۱۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حالتِ احرام میں تمہارے لیے خشکی کا شکار حلال ہے بشرطیکہ تم اسے شکار نہ کرو یا تمہارے لیے شکار نہ کیا جائے۔

فقہ الحدیث: امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا اس مسئلہ میں یہ حدیث بہترین اور قیاس کے مطابق ہے۔

حرم کا شکار اور اس کے درخت

(۱۹۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا یہ شہر حرمت والا ہے اس کا کانٹا بھی نہ توڑا جائے، اس کی گھاس بھی نہ کاٹی جائے، اس کا شکار نہ بھگایا جائے اور اس کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے سوائے اعلان کرنے والے کے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی مگر اذخر (گھاس) یہ لوگوں کے لیے ضروری ہے کیونکہ وہ قبروں اور گھروں میں استعمال ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا مگر اذخر۔

(۱۹۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو فرمایا اس کا شکار نہ بھگایا جائے، اس کا کانٹا نہ توڑا جائے، اس کی گری ہوئی چیز حلال نہیں سوائے اس کے جو مالک کو تلاش کر کے پہنچا دے۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی مگر اذخر (گھاس) کیونکہ ہم اسے قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا مگر اذخر (متفق علیہ) ان کی ایک روایت میں یہ لفظ بھی ہے۔ ''کانٹا نہ توڑا جائے'' کے بجائے ''اس کا درخت نہ کاٹا جائے''۔

(۱۹۲۱) حضرت عطاء سے مروی ہے کہ ایک قریشی بچے نے حرم کی ایک کبوتری ماردی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فتویٰ دیا کہ ایک بکری فدیہ میں دی جائے۔

احرام کی حالت میں کن کن جانوروں کو مارنا جائز ہے؟

(۱۹۲۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حرم اور غیر حرم میں پانچ موذی جانوروں کے مارنے کا حکم فرمایا۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا اور حملہ کرنے والا کتا۔

(۱۹۲۳) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جن کے قتل کرنے میں محرم پر کوئی گناہ نہیں۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا اور حملہ کرنے والا کتا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ پانچ جانوروں کو حرم و احرام کی حالت میں مارنے سے کوئی گناہ نہیں۔ چوہا، بچھو، کوا، چیل اور حملہ کرنے والا کتا۔

(۱۹۲۴) حضرت ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محرم کو منیٰ میں سانپ مارنے کا حکم فرمایا۔

(۱۹۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے پوچھا گیا کہ محرم کون کون سے جانور مار سکتا ہے؟ فرمایا مجھ سے کسی ایک ام المومنین (رضی اللہ عنہا) نے حدیث بیان کی کہ آپ نے حملہ کرنے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل، کوے اور سانپ کے مارنے کا حکم فرمایا۔

(۱۹۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ جانور ہیں جو کہ سب کے سب موذی ہیں۔ انہیں محرم

المُحْرِمُ ويُقتَلْنَ في الحَرَمِ: الفَأرَةُ، والعَقربُ، والحَيَّةُ، والكَلْبُ العَقور، والغُرابُ. رَواهُ أحمدُ.

١٣ ـ بابُ تفضيلِ مكّةَ على سائِرِ البِلادِ

١/١٩٢٧ ـ عَنْ عبدِ اللّهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الحَمْراء أنَّهُ سَمِعَ النبيَّ ﷺ يَقولُ وهوَ واقِفٌ بالحَزْوَرَةِ في سوقِ مَكّةَ: واللّهِ إنَّكِ لَخَيْرُ أرضِ اللّهِ وَأَحَبُّ أرضِ اللّهِ إلى اللّهِ ولَولا أنّي أُخْرِجت مِنْكِ ما خَرَجْتُ. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجه والتِرمِذِيُّ وصَحَّحَهُ.

٢/١٩٢٨ ـ وعَنِ ابنِ عبّاس قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لِمَكّةَ ما أطْيَبكِ مِنْ بَلَدٍ وأَحَبَّكِ إليّ وَلَولا أنّ قَومي أخْرَجوني مِنكِ ما سَكَنت غيرَك. رَواهُ الترمذيُّ وصَحَّحَهُ.

١٤ ـ بابُ حَرَمِ المدينةِ وتَحْريمِ صيدِهِ وشَجَرِهِ

١/١٩٢٩ ـ عَنْ عَليٍّ [عليهِ السّلام] قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ الْمَدِينَة حَرم ما بَيْنَ عَيْرٍ إلى ثَورٍ. مُخْتَصَرٌ مِنْ حَدِيثٍ مُتَّفَق عَلَيْهِ.

٢/١٩٣٠ ـ وفي حَديثِ عَليٍّ عَنِ النبيِّ ﷺ في المَدينَةِ: لا يُخْتَلَى خَلاها ولا يُنَفَّرُ صَيْدُها، وَلا تُلْتَقَطُ لقطتُها إلاّ لِمَنْ أَشادَ بِها، وَلا يَصْلُحُ لِرَجُلٍ أنْ يَحْمِلَ فِيها السِّلاحَ لِقِتالٍ وَلا يَصلُحُ أن تُقْطَعَ فِيها شَجَرَةٌ إلاّ أنْ يَعْلِفَ رَجُلٌ بَعيرَهُ. رَواهُ أحمدُ وأبو داوُدَ.

٣/١٩٣١ ـ وَعَنْ عبّادِ بْنِ تَميم عَنْ عمِّهِ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: إنَّ إبْراهِيمَ حَرَّمَ مكّةَ وَدَعَا لَها وإنّي حَرَّمْت الْمَدِينة كَما حَرَّمَ إبْرَاهِيمُ مكّةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٤/١٩٣٢ ـ وعَنْ أبي هرَيْرَةَ قالَ: حَرَّمَ رسُولُ اللّهِ ﷺ ما بَيْنَ لابَتَي الْمَدِينَةِ وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيلاً حَولَ الْمَدِينَةِ حِمىً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٥/١٩٣٣ ـ وعَنْ أبي هُرَيرَةَ في الْمَدِينَةِ قالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يُحَرِّمُ شَجَرَها أنْ يُخْبَطَ أو يعْضَدَ. رَواهُ أحمد.

٦/١٩٣٤ ـ وعَنْ أنَسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ أشرَفَ على الْمَدِينَةِ، فقالَ اللّهُمّ إنّي أُحَرِّمُ ما بَيْنَ جَبَلَيْها مِثْلَ ما حَرَّمَ إبْرَاهِيمُ مكّةَ اللّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ في مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. ولِلْبُخاريِّ عنهُ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: المَدِينَةُ حرَم مِنْ كَذا إلى كذا لا يقْطَعُ شَجَرها ولا يُحْدَث فِيها حَدَث، مَنْ أحْدَثَ فِيها حَدَثاً فَعَلَيْهِ لعْنَةُ اللّهِ والْمَلائِكَةِ والنّاسِ أجْمَعِينَ. ولمُسلِمٍ عَنْ عاصِمِ الأحول قالَ سألت أنَساً أحَرَّمَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ المَدِينَةَ؟ قالَ نَعَمْ هِيَ

مار ڈالے۔ یہ حرم میں بھی مار ڈالے جائیں۔ چوہا، بچھو، سانپ، حملہ کرنے والا کتا اور کوا۔

تمام شہروں پر مکہ کی فضیلت

(۱۹۲۷) حضرت عبداللہ بن عدی بن الحمراء سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ مکہ کے بازار حزورہ میں کھڑے فرما رہے تھے اے مکہ! اللہ کی قسم! تو اللہ کی بہترین اور انتہائی پیاری سرزمین ہے اگر میں تجھ سے نہ نکالا جاتا تو تجھے کبھی نہ چھوڑتا۔

(۱۹۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مکہ کے بارے میں فرمایا تو کس قدر پاکیزہ شہر ہے اور مجھے کس قدر پیارا ہے اگر مجھے میری قوم یہاں سے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کہیں نہ ٹھہرتا۔

حرمِ مدینہ، اس کا شکار اور اس کا درخت کاٹنا منع ہے

(۱۹۲۹) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مدینہ عیر سے ثور تک حرم ہے۔

(۱۹۳۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں نبی ﷺ سے مدینہ کے بارے میں مروی ہے کہ اس کی گھاس نہ اکھاڑی جائے اور نہ اس کا شکار بھگایا جائے اور نہ اس کی گری ہوئی چیز اٹھائی جائے بجز اس کے جو چیخ چیخ کر اس کا اعلان کرتا رہے نہ کسی کو یہ لائق ہے کہ اس میں لڑائی کے لیے اسلحہ اٹھائے اور نہ یہ لائق ہے کہ اس کے درخت کاٹے مگر یہ کہ کوئی آدمی اپنے اونٹ کے لیے چارہ لائے۔

(۱۹۳۱) حضرت عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا فرمائی اور میں نے مدینہ کو حرم بنایا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا تھا۔

(۱۹۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا: آپ نے مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان حرم مقرر کیا اور مدینہ کے آس پاس بارہ میل تک حرم بنایا۔

(۱۹۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مدینے کے بارے میں مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ مدینے کے درختوں سے پتے جھاڑنا یا انہیں کاٹنا حرام قرار دیتے تھے۔

(۱۹۳۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ کو دیکھ کر فرمایا اے اللہ! میں اس کے دو پہاڑوں کے درمیان حرم مقرر کرتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا۔ اے اللہ! مدینہ والوں کے لیے ان کے مد میں اور صاع میں برکت عطا فرما۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بخاری میں مروی ہے کہ مدینہ فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک حرم ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اور نہ اس میں بدعت کا کوئی کام کیا جائے۔ اگر کسی نے اس میں بدعت کا کوئی کام کیا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ مسلم میں حضرت عاصم الاحول سے مروی ہے انہوں نے کہا۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کو حرم مقرر فرمایا ہے انہوں نے جواب دیا ہاں

حَرَامٌ ولا يُخْتَلى خَلاها فَمَن فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيهِ لَعنةُ اللّهِ والمَلائِكَةِ والنَّاس أجمَعِينَ.

٧/١٩٣٥ ـ وعَنْ أَبي سَعِيد أَنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ. إنّي حَرَّمْت الْمَدِينة حَرَامٌ ما بَيْنَ مَأزِمَيْها أَنْ لا يُهرَاقَ فِيها دَمٌ، ولا يُحْمَلَ فِيها سِلاحٌ، ولا يُخْبَطَ فيها شَجَرٌ إلاّ لِعَلْفٍ.

٨/١٩٣٦ ـ وعَنْ جابِرٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إنَّ إبرَاهِيمَ حَرَمَ مَكَّةَ وإنّي حَرَّمتُ المَدِينَةَ ما بَيْنَ لابَتَيها لا يُقْطَعُ عِضاهُها ولا يُصادُ صَيدُها. رَواهُما مُسلمٌ.

٩/١٩٣٧ ـ وعَنْ جابِرٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ في المَدِينَةِ حَرَامٌ ما بَينَ حرَّتَيها وَحِماها كُلّها لا يُقطَعُ شَجَرُهُ إلاّ أن يُعلَفَ مِنها. رَواهُ أَحمدُ.

١٠/١٩٣٨ ـ وعَنْ عامِرِ بْنِ سَعدٍ عَنْ أَبيهِ قالَ قالَ رسولُ اللّهِ ﷺ إنّي أُحَرِّمُ ما بَيْنَ لابَتي المَدِينَةِ أَنْ يُقطَعَ عِضاهُهَا أَو يُقتَلَ صَيدُها.

١١/١٩٣٩ ـ وعَن عامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ سَعْداً رَكِبَ إلى قَصْرِهِ بالعَقِيقِ فَوَجَدَ عَبداً يَقطَعُ شَجَراً أَو يَخبِطُهُ فَسَلَبَهُ، فَلمَّا رَجَعَ سَعدٌ جاءَه أَهلُ العَبدِ فَكَلَّمُوهُ أن يَرُدّ على غُلامِهِم أَو عَلَيْهِمْ ما أَخَذَ مِنْ غُلامِهِم، فقالَ مَعَاذَ اللّهِ أَن أَرُدّ شَيئاً نَفَّلَنيهِ رسُول اللّهِ ﷺ وأَبى أن يَرُدّ عليهِم. رَواهُما أحمَدُ ومُسلمٌ.

١٢/١٩٤٠ ـ وعَن سُلَيمانَ بْنِ أَبي عَبْدِ اللّهِ قالَ: رَأَيت سَعْدَ بْنَ أَبي وقّاص أَخذَ رجُلاً يَصِيدُ في حَرَمِ المَدِينَةِ الّذِي حَرّمَ رسُولُ اللّهِ ﷺ فَسَلَبهُ ثِيَابَهُ فَجَاءَ مَوالِيهِ فقالَ إنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ حَرّمَ هٰذا الحَرم وقالَ: مَن رأيتُمُوهُ يَصِيدُ فِيهِ شَيئاً فَلَكُم سَلَبُهُ فَلا أَرُدُّ عَلَيْكُم طُعمَةً أَطْعَمَنِيها رسُولُ اللّهِ ﷺ ولٰكِن إنْ شِئتُمْ أَعْطِيكُمْ ثَمَنَهُ أَعْطَيتُكم. رَواهُ أَحمَدُ وأَبُو دَاوُدَ وقالَ فِيهِ: مَن أَخَذَ أَحَداً يَصِيدُ فِيهِ فَليَسلُبْهُ ثِيَابَهُ.

١٥ ـ بابُ ما جاءَ في صَيْدِ وَجٍّ

١/١٩٤١ ـ عَنْ محمّدِ بن عبدِ اللّهِ بنِ شَيبَانَ عَن أَبِيهِ عَن عُروَةَ بن الزبَيرِ عَنِ الزُّبَيرِ أنّ النبيّ ﷺ قالَ: إنّ صَيدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حرَمٌ محرّمٌ للّهِ عزّ وَجلَ. رَواهُ أحمَدُ وَأَبُو دَاودَ والبُخاريُّ في «تَارِيخهِ»، ولَفظُهُ: إنّ صَيدَ وَجٍّ حرَامٌ. قالَ البُخَارِيُّ ولا يُتَابَعُ عليهِ.

٣ ـ أبواب دخول مكة وما يتعلق به

١ ـ باب من أين يدخلُ إليها

١/١٩٤٢ ـ عن ابن عمر قال: «كان النبيُّ ﷺ إذا دخل مكّة دخل من الثَّنِيَّةِ العُلْيا التي بالبطْحَاء، وإذا خرج خَرَجَ من الثَّنِيَّةِ السُّفلى». رواه الجماعة إلاّ الترمذي.

مدینہ حرام ہے اس کی گھاس نہ اکھاڑی جائے اور اگر کسی نے ایسا کیا تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی، اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

(۱۹۳۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے مدینہ کو حرم مقرر کر دیا ہے اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان خون بہانا حرام ہے نہ اس میں ہتھیار اٹھائے جا سکتے ہیں اور نہ اس میں علاوہ چارے کے پتے جھاڑے جا سکتے ہیں۔

(۱۹۳۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور میں نے مدینہ کو اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان حرم بنا دیا ہے اس کے درخت نہ کاٹے جائیں اور نہ اس میں شکار کیا جائے۔

(۱۹۳۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مدینہ اپنے دو (سیاہ) پہاڑوں کے درمیان حرم ہے اور تمام مدینہ حرم ہے اس کے درخت علاوہ چارے کے نہ کاٹے جائیں۔

(۱۹۳۸) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں مدینہ کے دو پہاڑوں کے درمیان درخت کاٹنا اور شکار کرنا حرام قرار دیتا ہوں۔

(۱۹۳۹) حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سوار ہو کر اپنے قصر عقیق کی طرف جا رہے تھے۔ آپ نے دیکھا ایک غلام ایک درخت کاٹ رہا ہے اور اس کے پتے جھاڑ رہا ہے آپ نے اس کے کپڑے چھین لیے۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ واپس آئے تو غلام کے مالکوں نے ان سے کہا کہ ان کے غلام کے کپڑے واپس دے دیے جائیں یا یہ کہا کہ آپ نے ہمارے غلام کے جو کپڑے لے لیے تھے وہ ان کو واپس کیے جائیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا معاذ اللہ! میں اس چیز کو واپس کروں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بطور غنیمت دی ہے اور کپڑے دینے سے انکار کر دیا۔

(۱۹۴۰) حضرت سلیمان بن ابی عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ ایک شخص حرم مدینہ میں جس کو رسول اللہ ﷺ نے حرم بنایا ہے شکار کر رہا تھا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اس کے کپڑے چھین لیے۔ اس کے مالک حضرت سعدؓ کے پاس آئے (اور کپڑے مانگنے لگے) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسے حرم مقرر فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ اگر تم اس حرم میں کسی کو شکار کرتا ہوا دیکھو تو اس کے کپڑے اور ہتھیار چھین لو وہ تمہارے ہیں۔ میں ہرگز کپڑے واپس نہ دوں گا۔ حق تعالیٰ نے مجھے یہ روزی بخشی ہے۔ ہاں اگر قیمت لینا چاہو تو قیمت دے دوں گا۔ ابوداؤد میں یہ بھی ہے کہ اگر کوئی کسی کو اس میں شکار کرتا ہوا پائے تو وہ اس کے کپڑے چھین لے۔

وج (طائف کی ایک وادی) کا شکار

(۱۹۴۱) حضرت محمد بن عبداللہ بن شیبان نے عبداللہ سے انہوں نے حضرت عروہ سے انہوں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: خبردار وج کا شکار اور اس کی خاردار جھاڑیوں کو کاٹنا حرام ہے اس کو حق تعالیٰ کے لیے حرام کر دیا گیا ہے۔ بخاری نے اپنی تاریخ میں اس کو ذکر کیا ہے الفاظ یہ ہیں: یقیناً وج کا شکار حرام ہے امام بخاری نے فرمایا اس کی متابعت نہیں کی گئی۔ (احمد، ابنِ حبان اور نووی نے بھی اسے ضعیف بتایا ہے) (مترجم)

مکہ میں داخل ہونے کے احکام

مکہ میں کہاں سے داخل ہوا جائے؟

(۱۹۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ جب مکہ میں داخل ہوتے تو بطحاء والی اونچی گھاٹی سے داخل ہوتے (جس سے اتر کر باب معلیٰ کو جو مکہ والوں کا قبرستان ہے آتے ہیں) اور جب نکلتے تو نیچے والی گھاٹی (جو باب شبیکہ کے پاس ہے) سے نکلتے تھے۔

٢/١٩٤٣ ـ وعَنْ عائشة أنّ النّبيّ ﷺ لمّا جاء مكّةَ دَخلَ مِنْ أعلاها وَخرَجَ مِنْ أسفَلِها. وفي روايةٍ: دَخَلَ عامَ الفَتحِ مِنْ كَدَاءَ الّتي بأعلى مَكّةَ. متّفقٌ عليْهِما وَرَوى الثّانِيَ أبُو دَاوُدَ وَزَادَ: وَدَخَلَ في العُمْرَةِ مِنْ كُدى.

٢ ـ بابُ رفعِ اليدينِ إذا رأى البيتَ وما يُقالُ عندَ ذلِكَ

١/١٩٤٤ ـ عَنْ جابِرٍ وَسُئِلَ عنِ الرَّجُلِ يَرى البَيتَ يَرفَعُ يديه فقالَ قد حَجَجنا مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ فَلم يَكُن يَفعلُهُ. رَواهُ أبو داوُدَ والنَّسائيُّ والترمِذيُّ.

٢/١٩٤٥ ـ وعَنِ ابنِ جُرَيجٍ قالَ: حُدِّثت عَن مُقسَم عَنِ ابنِ عبّاسٍ عَن النبيِّ ﷺ قالَ: تُرْفَعُ الأيْدِي في الصَّلاةِ، وإذا رأى البَيْتَ، وعَلى الصَّفا والمَرْوَةِ، وعَشِيَّةَ عَرَفَةَ، وبِجَمْعٍ، وعندَ الجَمْرَتَينِ، وعلى المَيِّتِ.

٣/١٩٤٦ ـ وعَنِ ابْنِ جُرَيجٍ أنَّ النبيَّ ﷺ كان إذا رأى البَيْتَ رَفَعَ يَدَيْهِ وقال: اللّهُمَّ زِدْ هذا البَيْتَ تشريفاً وتَعظيماً وتكريماً ومَهابَةً، وَزِدْ مِنْ شَرَفِهِ وكَرَمِهِ مِمَّنْ حَجَّهُ واعْتَمَرَ تَشريفاً وتَعظيماً وتَكريماً وبِرًّا. رَواهُما الشّافِعيُّ في مُسْنَدِهِ.

٣ ـ بابُ طوافِ القدومِ والرَّمَلِ والاضْطِبَاعِ فيهِ

١/١٩٤٧ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ النبيَّ ﷺ كان إذا طاف بالبَيْتِ الطَّواف الأوّلَ خَبَّ ثلاثاً، ومَشى أرْبَعاً، وكانَ يَسْعى بِبَطْنِ المَسيلِ إذا طافَ بينَ الصَّفا والمَرْوَةِ، وفي روايَةٍ: رَمَلَ رسُولُ اللّهِ ﷺ مِنَ الحجرِ إلى الحجرِ ثلاثاً، ومَشى أرْبَعاً. وفي روايَةٍ: رأيْت رسُولَ اللّهِ ﷺ إذا طاف في الحَجِّ والعُمْرَةِ أوّلَ ما يَقْدُمُ فإنَّهُ يَسْعى ثلاثَةَ أطوافٍ بالبَيْتِ ويَمْشِي أربَعَة، مُتَّفَقٌ عَلَيهِنَّ.

٢/١٩٤٨ ـ وعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أنَّ النبيَّ ﷺ طاف مُضْطَبِعاً وعَليهِ بُرْدٌ. رَواهُ ابْنُ ماجَه والترْمذيُّ وصحَّحَهُ وأبُو داوُدَ وقال: بِبُرْدٍ لهُ أخْضَرَ، وأحْمَدُ ولَفْظُهُ: لَمَّا قَدِمَ مَكّةَ طافَ بالبَيْتِ وهُوَ مضطبِعٌ بِبُرْدٍ لهُ حَضْرَمِيٍّ.

٣/١٩٤٩ ـ وعَنِ ابْنِ عبّاسٍ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ وأصْحابَهُ اعْتَمروا منْ جِعْرانَةَ فَرَمَلوا بالبَيْتِ وجعلوا أرْدِيَتَهُمْ تَحتَ آباطِهِمْ، ثمَّ قَذَفوها على عواتِقِهِمِ اليُسْرَى. رَواهُ أحْمَدُ وأبو داوُدَ.

٤/١٩٥٠ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: قَدِمَ رسُولُ اللّهِ ﷺ وأصحابُهُ فقالَ المُشرِكُونَ: إنَّهُ يَقْدُمُ علَيْكُم قَومٌ قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، فأمَرَهُمُ النبيُّ ﷺ أنْ يَرْمُلُوا الأشْوَاطَ

(۱۹۴۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ آئے تو اس کے اونچے راستے سے داخل ہوئے اور نچلے راستے سے نکلے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ فتح مکہ کے دن کداء سے داخل ہوئے جو مکہ کی اونچان کی طرف کا راستہ ہے۔

بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

(۱۹۴۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے۔ فرمایا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا آپؐ اس طرح نہیں کرتے تھے۔

(۱۹۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔ آپؐ نے فرمایا: نماز میں، اور بیت اللہ کو دیکھ کر، صفا و مروہ پر، عرفے کی شام کو، مزدلفہ میں دونوں جمرات پر اور میت پر ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں۔

(۱۹۴۶) حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت اللہ دیکھتے تو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرتے۔ اے اللہ! اس گھر کو شرف و عظمت و ہیبت مزید عطا فرما اور حج و عمرہ کرنے والوں میں سے جنہوں نے اس کی تشریف و تکریم کی ہے ان کے شرف و عظمت عزت اور نیکی میں اضافہ فرما۔

فائدہ: (جابر والی حدیث کو ثوری، ابن مبارک، احمد اور اسحاق سب نے ضعیف کہا ہے کیونکہ اس میں مہاجر بن عکرمہ مکی مجہول ہیں)۔ (مترجم)

طوافِ قدوم میں تیز چلنا اور اضطباع

(۱۹۴۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت اللہ کا طواف کرتے تو پہلے تین پھیروں میں تیز چلتے اور پچھلے چار پھیروں میں بدستور چلتے تھے۔ اور صفا مروہ کے درمیان طواف کرتے وقت بطن المسیل میں سعی کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے تین بار حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک تیز چل کر چکر لگائے اور چار بار عام چال سے چکر لگائے۔ ایک روایت میں ہے میں نے آپ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ جب حج اور عمرے میں طواف کرتے تو سب سے پہلا طواف کرتے۔ پہلے تین چکروں میں دوڑتے اور پچھلے چار چکروں میں چلتے تھے۔

(۱۹۴۸) حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حالتِ اضطباع میں طواف کیا اور چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ ابوداؤد میں ہے سبز چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ احمد کی روایت میں یہ لفظ ہیں جب آپ مکہ میں تشریف لائے تو آپؐ نے حضرمی چادر کے ساتھ اضطباع کی حالت میں بیت اللہ کا طواف کیا۔

فقہ الحدیث: چادر دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو اضطباع کہتے ہیں اس میں دایاں کندھا ننگا رہتا ہے۔ (مترجم)

(۱۹۴۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے جعرانۃ سے عمرہ کیا۔ وہ بیت اللہ کا طواف کرتے وقت کندھے ہلا کر تیز چلے اس وقت انہوں نے چادروں کو بغلوں کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال رکھا تھا۔

(۱۹۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تشریف لائے تو مشرکوں نے آپس میں کہا تمہارے پاس وہ آ رہے ہیں جنہیں یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ اس پر آپؐ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ پہلے تین چکروں میں کندھے ہلا ہلا کر تیز چلیں

الثَّلاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا ما بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أنْ يأمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الأشْوَاطَ كُلَّها إلاَّ الإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عليهِ.

١٩٥١/ ٥ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: رَمَلَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ في حَجَّتِهِ وفي عُمَرِهِ كُلِّها وأبُو بكْرٍ وَعُمَرُ والخُلَفاءُ. رَواهُ أحمَدُ.

١٩٥٢/ ٦ ـ وعَنْ عُمرَ قالَ: فِيما الرَّمَلانُ الآنَ والْكَشفُ عَنِ المَناكِبِ وقَدْ أَطى اللَّهُ الإِسلامَ ونَفَى الكفرَ وَأهلَهُ ومَعَ ذَلِكَ لا نَدَعُ شيئاً كُنَّا نَفْعَلُهُ على عَهدِ رسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَواهُ أحمدُ وأبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

١٩٥٣/ ٧ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ لَمْ يَرْمُلْ في السَّبْعِ الذي أَفاضَ فيهِ. رواهُ أبُو دَاودَ وابْنُ ماجَه.

٤ ـ بابُ ما جاءَ في اسْتِلامِ الْحَجَرِ الأسودِ وتقبيلِهِ وما يُقَالُ حينئذٍ

١٩٥٤/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ قالَ رسولُ اللَّهِ ﷺ يأتي هذا الْحَجَرُ يَومَ القِيَامَةِ لَهُ عَيْنانِ يُبْصِرُ بِهِما، ولسانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه والتِّرمذِيُّ.

١٩٥٥/ ٢ ـ وَعَنْ عُمَر أَنَّهُ كانَ يقبِّلُ الحَجَر ويقُولُ: إنِّي لأعلَمُ أنكَ حَجَرٌ لا تَضُرُّ ولا تَنْفَعُ، ولَولا أنِّي رَأيْتُ رسُولَ اللَّهِ ﷺ يُقبِّلُكَ ما قَبَّلْتُكَ، رَواهُ الجَماعَةُ.

١٩٥٦/ ٣ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ وسُئِلَ عَنِ اسْتِلامِ الحَجَرِ فقالَ: رَأيْتُ رسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمهُ ويُقَبِّلُهُ. رَواهُ البخاريُّ.

١٩٥٧/ ٤ ـ وعَنْ نافِعٍ قالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اسْتَلَمَ الحَجَرَ بِيدِهِ، ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ وقالَ ما تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأيْتُ رسولَ اللَّهِ ﷺ يَفعلهُ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

١٩٥٨/ ٥ ـ وعَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ: طَافَ النبيُّ ﷺ في حَجّةِ الوَدَاعِ على بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ. مُتَّفقٌ عليهِ، وفي لَفْظٍ: طَافَ رسولُ اللَّهِ ﷺ على بَعِيرٍ كُلَّما أتَى على الرُّكْنِ أشَارَ إليهِ بشَيْءٍ في يَدِهِ وكَبَّرَ. رَواهُ أحمَدُ والبُخاريُّ.

١٩٥٩/ ٦ ـ وعَنْ أبي الطُّفَيْلِ عامِرِ بْنِ واثلةَ قالَ: رَأيتُ رسُولَ اللَّهِ ﷺ يَطُوفُ بالْبَيْتِ ويَسْتَلِمُ الحَجَرَ بِمِحْجَنٍ معَهُ ويُقَبِّلُ المِحْجَنَ. رَواهُ مُسْلمٌ وأبُو داودَ وابْنُ ماجَه.

١٩٦٠/ ٧ ـ وعَنْ عمَرَ أنَّ النبيَّ ﷺ قالَ لهُ يا عمَرُ إنَّكَ رَجلٌ قَوِيٌّ لا تُزَاحِمْ على الحَجَرِ فَتُؤذِي الضَّعِيفَ إنْ وَجدْتَ خلْوَةً فاسْتَلِمْهُ وإلاَّ فاسْتَقْبِلْهُ وهَلِّلْ وكَبِّرْ. رَواهُ أحمَدُ.

اور دونوں رکنوں کے درمیان (معمولی چال سے) چلیں۔ آپ ؐ نے شفقت وترحم کی وجہ سے ساتوں چکروں میں تیز چلنے کا حکم نہیں دیا۔

(۱۹۵۱) حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ حج میں اور تمام عمروں میں کندھے ہلا ہلا کر تیز چلے اور حضرت ابوبکر ؓ وحضرت عمر ؓ اور دیگر خلفاء بھی۔

(۱۹۵۲) حضرت عمر ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اب کس لیے کندھے ہلا ہلا کر تیز چلنا اور کندھا کھولنا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام پھیلا دیا ہے اور کفر واصحاب کفر کو مٹا دیا ہے تاہم ہم کسی عمل کو نہ چھوڑیں گے جسے عہد رسالت میں کیا کرتے تھے۔

(۱۹۵۳) حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ طواف افاضہ کے ساتوں چکروں میں تیز نہیں چلے۔

حجرِ اسود چومنا اور چومتے وقت کیا کہا جائے؟

(۱۹۵۴) حضرت ابن عباس ؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حجرِ اسود قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی آنکھیں ہوں گی جن سے دیکھے گا۔ زبان ہوگی جس سے بولے گا۔ جس نے اسے سچائی سے چھوا ہوگا اس کے بارے میں گواہی دے گا۔

(۱۹۵۵) حضرت عمر ؓ سے مروی ہے کہ وہ حجرِ اسود چومتے وقت فرماتے کہ مجھے یقین ہے کہ تو ایک پتھر ہی ہے جو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتا ہوا نہ دیکھا ہوتا تو تجھے نہ چومتا۔

(۱۹۵۶) حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے ان سے حجر اسود کے چھونے کے بارے میں پوچھا گیا تھا انہوں نے فرمایا میں نے آپ ؐ کو اسے چھوتے ہوئے اور چومتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۹۵۷) حضرت نافع ؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو دیکھا کہ حجر اسود کو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوما اور فرمایا جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے چومتے ہوئے دیکھا ہے آج تک نہیں چھوڑا۔

(۱۹۵۸) حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کیا۔ آپ ؐ حجرِ اسود کو ہاتھ کی لکڑی سے چھوتے تھے۔ ایک لفظ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر طواف کیا۔ جب آپ حجرِ اسود پر پہنچتے تو جو چیز آپ ؐ کے ہاتھ میں ہوتی اس سے اس کی طرف اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

(۱۹۵۹) حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلۃ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ چھڑی سے حجرِ اسود کو چھوتے اور چھڑی کو چومتے تھے۔

(۱۹۶۰) حضرت عمر ؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا اے عمر! تم مضبوط آدمی ہو، حجرِ اسود پر دھکم پیل نہ کرو کہ اس سے کمزور کو تکلیف پہنچانے کا باعث بنو۔ اگر تنہائی دیکھو تو چھوو ورنہ اس کی طرف منہ کر کے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہہ لو۔

٥ ـ بابُ استلامِ الرُّكْنِ اليمانيِّ مع الرُّكْنِ الأسودِ دونَ الآخَرِيْنَ

١/١٩٦١ ـ عنِ ابْنِ عمَرَ أنّ النبيّ ﷺ قال: إنّ مَسْح الرُّكْنِ الْيمانِيِّ والرُّكن الأسْودِ يَحُطُّ الخَطَايَا حَطًّا. رواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ.

٢/١٩٦٢ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: لَمْ أرَ النبيَّ ﷺ يَمَس مِنَ الأرْكانِ إلاّ الْيمانيَيْنِ. رَواهُ الجَماعة إلاَّ التِّرمذيَّ لكِنْ لهُ مَعْناهُ مِنْ روايَةِ ابْنِ عبَّاسٍ.

٣/١٩٦٣ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ لا يَدَعُ أَنْ يَسْتَلِمَ الحَجَرَ والرُّكْنَ الْيمانِيَّ في كل طوافه. رواه أحمد وأبو داود.

٤/١٩٦٤ ـ وعن ابن عبّاس قال: كان رسول الله ﷺ يُقبِّلُ الرُّكْنَ اليمانيّ ويضعُ خدَّه عليه، رواهُ الدّارقطنيّ.

٥/١٩٦٥ ـ وعَن ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: كانَ النَّبيُّ ﷺ إذا اسْتَلَمَ الرُّكنَ اليمانِيَّ قَبَّلَهُ. رَواهُ البُخَاريُّ في تارِيخِهِ.

٦ ـ باب الطائفِ يجعلُ البيتَ عَنْ يَسَارِهِ، ويَخرُجُ في طَوَافِهِ عَنِ الحِجرِ

١/١٩٦٦ ـ عَنْ جابِرٍ أنَّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ لمّا قَدِمَ مَكَّةَ أتى الحَجَرَ فاسْتَلَمَهُ، ثمَّ مَشى على يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلاثاً ومَشى أرْبَعاً: رَواهُ مُسلِمٌ والنَّسائيُّ.

٢/١٩٦٧ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: سَأَلت النَّبيَّ ﷺ عَنِ الحِجرِ أَمِنَ البَيْتِ هُوَ؟ قالَ نَعَمْ، قلتُ: فَما لَهُمْ لَمْ يُدْخِلوهُ في البَيْتِ؟ قالَ إنَّ قَومَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ، قالَتْ فما شَأنُ بابِهِ مُرْتَفِعاً، قالَ فَعلَ ذَلِكَ قَومُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شاؤا ويَمنعَوا مَنْ شاؤا، ولولا أَنَّ قَومَكِ حَديثُ عَهدٍ بالجَاهِلِيَّةِ، فأخافُ أنْ تُنْكِرَ قُلوبُهُمْ أنْ أُدْخِلَ الحِجرَ في البَيْت، وأنْ أُلصِقَ بابَهُ بالأرْضِ. متَّفق عَليهِ، وفي روايَةٍ قالتْ: كُنْت أُحبُّ أنْ أَدْخُلَ البَيْت أصَلِّي فِيهِ. فأخَذَ رسُولُ اللّهِ ﷺ بِيَدي فأدْخَلَني الحِجرَ فقالَ لي: صلي في الحِجْرِ إذا أَرَدْتِ دُخولَ البَيْتِ فإنَّما هُوَ قِطْعَة مِنَ البَيْتِ ولَكِن قَومكِ اسْتَقْصَروا حينَ بَنوا الكَعْبَةَ فأخْرَجوهُ مِنَ البَيْتِ: رَواهُ الخَمْسَةُ إلا ابْن ماجَه وصَحّحَهُ الترمِذيُّ، وفيهِ إثْبات التَّنفُّلِ في الْكَعْبَةِ.

٧ ـ بابُ الطهارةِ والسُّتْرَةِ للطَّوافِ

١/١٩٦٨ ـ في حَديثِ أَبي بَكْرِ الصِّدِّيقِ عَنِ النبيِّ ﷺ قالَ: لا يَطوفُ بالبَيْتِ عُرْيانٌ.

حجرِ اسود کے ساتھ رُکن یمانی کو بھی چھونا، باقی ارکان کو نہیں

(۱۹۶۱) حضرت ابنِ عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رکن یمانی اور حجرِ اسود کے چھونے سے گناہ گر جاتے ہیں۔

(۱۹۶۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو بجز دو یمنی رکنوں کے کسی اور رکن کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اس کے ہم معنی روایت ہے۔

(۱۹۶۳) حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے ہر چکر میں حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونا نہیں چھوڑتے تھے۔

(۱۹۶۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ رکنِ یمانی کو بوسہ دیتے تھے اور اپنا رخسار اس پر رکھ دیتے تھے۔

(۱۹۶۵) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب نبی کریم ﷺ رکن یمانی کو چھوتے تو اسے چومتے بھی تھے۔

وضاحت: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ والی حدیث کی سند میں عبداللہ بن مسلم بن ہرمز راوی ضعیف ہے صحیحین کی ابن عمر والی حدیث سے رکن یمانی کا صرف چھونا ثابت ہے چومنا نہیں۔

طواف کرنے والا بیت اللہ کو بائیں طرف کر کے طواف شروع کرے اور طواف حطیم کے باہر سے کرے

(۱۹۶۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو حجرِ اسود کے پاس آ کر آپؐ نے اسے چھوا اور دائیں طرف کندھے ہلا ہلا کر تین بار خوب تیز چلے اور چار بار حسب معمول چلے۔

(۱۹۶۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے حطیم کے بارے میں پوچھا کہ آیا یہ بیت اللہ میں شامل ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا پھر لوگ اسے بیت اللہ میں شامل کیوں نہیں کر دیتے؟ فرمایا تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا۔ میں نے پوچھا بیت اللہ کا دروازہ کیوں اونچا ہے؟ فرمایا تمہاری قوم نے اونچا ہی رکھا ہے تا کہ جسے چاہیں آنے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم عہد جاہلیت سے قریب نہ ہوتی تو میں حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور اس کا دروازہ زمین سے متصل کر دیتا مگر مجھے ڈر ہے کہ لوگ برا مانیں گے۔ ایک روایت میں ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میرا دل چاہتا ہے کہ بیت اللہ کے اندر جا کر نماز پڑھوں۔ رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حطیم میں لے آئے اور فرمایا اگر تم بیت اللہ کے اندر نماز پڑھنا چاہتی ہو تو حطیم کے اندر نماز پڑھ لو کیونکہ یہ بھی بیت اللہ کا ایک حصہ ہے لیکن تمہاری قوم نے جب بیت اللہ بنایا تو خرچ کم ہو گیا اور حطیم کو انہوں نے بیت اللہ سے نکال دیا۔

فقہ الحدیث: اس حدیث سے بیت اللہ کے اندر نوافل پڑھنے ثابت ہوئے۔

طواف کرنے والے کے لیے وضو اور لباس کا حکم

(۱۹۶۸) حضرت ابوبکرؓ والی حدیث میں نبی اکرمؐ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا کوئی ننگا آدمی بیت اللہ کا طواف نہ کرے۔

٢/١٩٦٩ ـ وعَنْ عائِشَةَ إِنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ النَّبيُّ ﷺ حينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طافَ بالبَيْتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما.

٣/١٩٧٠ ـ وعَنْ عائِشَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: الحَائِضُ تَقْضي المَناسِكَ كلَّها، إلاَّ الطَّواف. رَواهُ أَحمَدُ وهوَ دَليلٌ على جَوازِ السَّعْيِ مَعَ الحَدَثِ.

٤/١٩٧١ ـ وعَنْ عائِشَةَ أَنَّها قالَتْ: خَرَجْنا مَعَ رسُول اللَّهِ ﷺ لا نَذْكُرُ إلاَّ الحَج حَتَّى جِئْنا سَرِف فطمثت، فَدَخَلَ عَليَّ رسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنا أَبْكي، فقالَ مالكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ؟ فقالَتْ نَعَمْ، قالَ هٰذا شَيءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلّ على بَناتِ آدَمَ، افْعَلي ما يَفْعَلُ الحَاجُّ غيرَ أنْ لا تَطُوفي بالبَيْتِ حَتى تَطْهري. مُتَّفَقٌ عليهِ. ولِمُسلِم في رِوايَةٍ: فاقْضي ما يَقْضي الحَاجُّ غيرَ أنْ لا تَطوفي بالبَيتِ حَتى تَغْتَسلي.

٨ ـ بابُ ذِكْرِ اللَّهِ في الطَّوافِ

١/١٩٧٢ ـ عَنْ عبدِ اللَّهِ بْن السّائِبِ قال: سَمِعْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ يقولُ بينَ الرُّكْنِ اليَماني والحِجْرِ: رَبّنا آتِنا في الدُّنْيا حَسَنَةً وفي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنا عَذابَ النَّارِ. رَواهُ أَحمَدُ وأَبُو داودَ وقال: بينَ الرُّكْنَيْنِ.

٢/١٩٧٣ ـ وعَنْ أَبي هُرَيرَةَ عنِ النبيِّ ﷺ قالَ: وُكِّلَ بِهِ ـ يعْني الرُّكْنَ اليَمانيَّ ـ سَبْعونَ مَلَكاً، فمَنْ قالَ اللّهُمَّ إنّي أَسأَلكَ العَفْوَ والعَافِيَةَ في الدُّنْيا والآخِرَةِ، رَبَّنا آتِنا في الدُّنْيا حَسَنَةً وَفي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنا عَذَابَ النّارِ. قالوا آمِينَ.

٣/١٩٧٤ ـ وعَنْ أَبي هُرَيرَةَ أَنّه سَمِعَ النبيّ ﷺ يقولُ: مَنْ طافَ بالبَيْتِ سَبْعاً وَلا يَتَكَلَّم إلاّ سُبْحَانَ اللّهِ والحَمْدُ للّهِ، وَلا إلٰهَ إلاّ اللّهُ، واللّهُ أَكْبَرُ، وَلا حَولَ وَلا قُوَّةَ إلاَّ باللّهِ، مُحِيَتْ عَنهُ عَشرُ سَيِّئاتٍ، وَكُتِبَ لهُ عَشْرُ حَسَناتٍ، وَرُفِعَ لهُ بِها عَشْرُ دَرَجَاتٍ رَواهُما ابْنُ ماجَه.

٤/١٩٧٥ ـ وعَنْ عَائِشَةَ قالَتْ قال رسُول الله ﷺ إنّما جُعِلَ الطَّوافُ بالبَيْتِ وبالصَّفا والمَرْوَةِ وَرَمْيُ الجِمارِ لإقامَةِ ذِكْرِ الله تعالى. رَواه أَحمَدُ وأَبو داوُد والتِّرمِذيُّ وصَحَّحَهُ ولَفظهُ: إنّما جعِلَ رمْيُ الجمارِ والسّعيُ بيْنَ الصّفا والمَرْوةِ لإقامةِ ذِكْرِ اللّه تَعالَى.

٩ ـ بابُ الطَّوافِ رَاكِباً لِعُذْرٍ

١/١٩٧٦ ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّها قَدِمَتْ وَهيَ مَرِيضَةٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ للنَّبيِّ ﷺ فقالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ. رَوَاهُ الجَماعَةُ إلاَّ التِّرمذيّ.

(۱۹۶۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو سب سے پہلے وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا۔

(۱۹۷۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا حیض والی عورت بجز طواف کے تمام احکام حج بجالائے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ وضو نہ بھی ہو تو سعی درست ہے۔

(۱۹۷۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ ہم حج کے سوا کسی کا ذکر نہیں کرتے تھے (یعنی حج ہی کا احرام باندھا تھا) جب سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آنے لگا۔ آپؐ میرے پاس تشریف لائے۔ میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ شاید تمہیں حیض آنے لگا ہے۔ میں نے عرض کی جی ہاں۔ فرمایا یہ تو آدم کی بیٹیوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے لازمی کر دیا ہے۔ تم تمام وہ عبادتیں بجالاؤ جو حاجی انجام دیتا ہے بس پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے جو کچھ حاجی ادا کرتا ہے وہ تم بھی ادا کرلو۔ ہاں بیت اللہ کا طواف نہ کرو یہاں تک کہ غسل کرلو۔

طواف میں اللہ کا ذکر

(۱۹۷۲) حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھتے سنا ربنا آتنا فی الدنیا حسنة ''اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔'' ابوداؤد نے کہا دونوں رکنوں کے درمیان۔

(۱۹۷۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی آپؐ نے فرمایا: رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں۔ جس نے یہ دعا مانگی اے اللہ! میں دنیا اور آخرت میں تجھ ہی سے معافی اور عافیت چاہتا ہوں۔ اے ہمارے آقا ہمیں دنیا میں بھی نیکی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا تو فرشتے آمین کہتے ہیں۔

(۱۹۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جس نے بیت اللہ کے طواف کے ساتھ چکر پورے کر لیے اور بجز سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے کوئی بات نہ کی تو اس سے دس برائیاں مٹادی جائیں گی۔ دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس درجے بلند کر دیے جائیں گے۔

(۱۹۷۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طواف کرنا، صفا مروہ کے درمیان دوڑنا، جمرات پر کنکریاں مارنا اللہ کا ذکر قائم کرنے ہی کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔ ترمذی کے یہ الفاظ ہیں کہ جمرات پر کنکریاں مارنا اور صفا مروہ کے درمیان دوڑنا اللہ کا ذکر قائم کرنے ہی کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔

عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کرنا

(۱۹۷۶) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حج کے لیے تشریف لائیں بیمار تھیں۔ آپؐ سے بیماری کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا لوگوں کے پیچھے سے سوار ہو کر طواف کر لینا۔

٢/١٩٧٧ ـ وَعَنْ جابِرٍ قالَ: طَافَ رسُول اللّهِ ﷺ بالبَيْتِ وبالصَّفا والمَرْوةِ في حَجَّةِ الوَدَاعِ على رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ لأنْ يَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَيسألُوهُ فإنَّ النَّاسَ غشُوهُ. روَاهُ أحمَدُ ومُسْلِمٌ وأبُو دَاود والنَّسائيُّ.

٣/١٩٧٨ ـ وعَنْ عائشة قالَتْ: طَافَ النبي ﷺ في حَجَّةِ الوَدَاعِ على بعِيرهِ يَسْتلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ أنْ يَصْرِف عنهُ النَّاس. رَواهُ مُسْلِمٌ.

٤/١٩٧٩ ـ وَعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قَدِمَ مكّة وَهُوَ يَشْتَكِي فَطَافَ على رَاحِلَتِهِ كُلّما أتى على الرُّكْنِ اسْتَلَمَ الركن بِمِحْجَنٍ، فَلما فرَغَ مِنْ طوافِهِ أناخَ فَصلّى ركعَتَيْنِ. رَواهُ أحمدُ وأبو داوُدَ.

٥/١٩٨٠ ـ وَعَنْ أبي الطُّفَيْلِ قالَ: قُلْت لابْنِ عبَّاسٍ أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوافِ بيْنَ الصَّفا والمَرْوةِ رَاكِباً أَسُنَّةٌ هُوَ فإنَّ قَومَكَ يَزْعَمُونَ أنهُ سنَّةٌ؟ قالَ صدَقُوا وَكَذَبُوا، قلْت وما قَولُكَ صَدَقُوا وكَذَبُوا؟ قَالَ إنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ كثُرَ عَليهِ النَاسُ يقُولُونَ هٰذا محمّدٌ، هٰذا محمّدٌ حتّى خَرَجَ العَوَاتِقُ مِنَ البيُوتِ، قال وكانَ رسولُ اللّهِ ﷺ لا يُضرَبُ النّاسُ بيْنَ يَدَيْهِ فلمّا كَثُرُوا عَليهِ ركِبَ والمَشْيُ والسَّعْيُ أَفْضَلُ. رواهُ أَحْمَدُ ومُسْلمٌ.

١٠ ـ بابُ ركعتي الطَّوافِ والقراءةِ فيهما واستلامِ الرُّكْنِ بعدَهُما

١/١٩٨١ ـ وَعَنْ جابِرٍ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ لَمّا انْتَهىٰ إلى مَقام إبْرَاهِيمَ قَرَأَ: وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقام إبْرَاهِيمَ مُصَلّى، فَصَلّى ركْعَتَيْنِ فَقَرَأَ: فاتِحَةَ الْكِتَابِ، وقُلْ يا أَيُّها الكافِرُونَ، وقُلْ هُوَ اللّهُ أَحَدٌ، ثمَّ عادَ إلى الرُّكْنِ فاسْتَلَمَهُ، ثم خرَجَ إلى الصَّفا. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلمٌ والنَّسائيُّ وهٰذا لَفْظُهُ، وَقِيلَ للزُّهريِّ إنَّ عَطاءَ يقُولُ: تُجْزِي المَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَي الطَّوافِ، فقالَ السُّنَّةُ أفضلُ لَمْ يَطُفِ النبيُّ ﷺ أسْبُوعاً إلاّ صلّى رَكْعَتَيْنِ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ.

١١ ـ بابُ السَّعْي بينَ الصَّفَا والمروةِ

١/١٩٨٢ ـ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أبي تِجْرَاةَ قالَتْ: رَأيت رسولَ اللّهِ ﷺ يَطُوف بيْنَ الصَّفا والْمَرْوَةِ والنَّاسُ بيْنَ يَدَيْهِ وَهوَ وَرَاءَهُمْ وَهوَ يَسْعىٰ حتّى أرَىٰ رُكْبَتَيْهِ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ تَدُورُ بِهِ إزَارُهُ وَهوَ يَقُولُ: اسْعَوا فإنَّ اللّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمْ السَّعْيَ.

٢/١٩٨٣ ـ وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أنَّ امْرَأَةً أَخْبَرَتْها أنَّها سَمِعَتِ النَّبيَّ ﷺ بيْنَ الصَّفا والمَرْوَةِ يقُولُ: كُتِبَ عَلَيْكُمْ السَّعْيُ فاسْعُوا. رَواهُما أَحْمَدُ.

(۱۹۷۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر سواری پر طواف کیا اور سواری ہی پر سعی کی۔ آپؐ حجر اسود کو چھڑی سے چھو رہے تھے۔ اس لیے کہ آپؐ اونچے رہیں اور لوگ آپ کو دیکھ لیں اور آپؐ سے سوال کر سکیں کیونکہ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔

(۱۹۷۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر اپنے اونٹ پر طواف کیا۔ آپؐ رکن کا استلام کر رہے تھے۔ آپ کو ناپسند تھا کہ لوگوں کو اس سے پھیرا جائے۔

(۱۹۷۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مکہ میں تشریف لائے آپ کی طبیعت ناساز تھی۔ آپ نے سواری ہی پر طواف کیا۔ جب آپ حجر اسود پر آتے تو چھڑی سے اسے چھوتے۔ پھر طواف سے فارغ ہو کر اونٹنی بٹھا کر دو رکعت نماز پڑھی۔

(۱۹۸۰) حضرت ابو الطفیل سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے درخواست کی بتایئے کیا سوار ہو کر صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا سنت ہے؟ کیونکہ آپؐ کی قوم کا تو یہی گمان ہے۔ فرمایا گمان ٹھیک بھی ہے اور غلط بھی۔ میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہوا؟ فرمایا آپؐ کے پاس انتہائی بھیڑ ہوگئی تھی اور لوگ کہہ رہے تھے دیکھو یہ محمدؐ ہیں، یہ محمد ہیں۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کو دیکھنے کے لیے پردہ نشین عورتیں بھی گھروں سے باہر نکل آئی تھیں اور نبی اکرم ﷺ کے آگے سے لوگوں کو مارا نہیں جاتا تھا۔ جب آپؐ کے آگے بہت بھیڑ ہوگئی تو آپؐ سوار ہو گئے۔ افضل طواف و سعی میں چلنا اور دوڑنا ہی ہے۔

طواف کی دو رکعتیں، ان میں قراءت اور ان کے بعد حجرِ اسود کا استلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ والی حدیثیں اوپر گزر چکی ہیں۔

(۱۹۸۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ مقام ابراہیم پر پہنچے تو یہ آیت وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى پڑھی (مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ) اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الکافرون اور دوسری میں سورۂ اخلاص پڑھی۔ پھر واپس جا کر حجر اسود کا استلام کیا پھر صفا کی طرف نکل گئے۔ امام زہری سے پوچھا گیا کہ حضرت عطاء کے نزدیک دو رکعت والی فرض نماز طواف کی دو رکعتوں کی جگہ کافی ہے فرمایا سنت افضل ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ہر طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

صفا مروہ کے درمیان دوڑنا

(۱۹۸۲) حضرت حبیبہ بنت ابی تجرات سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپؐ صفا اور مروہ کے درمیان آ جا رہے تھے لوگ آپؐ سے آگے تھے اور آپؐ ان کے پیچھے پیچھے دوڑ رہے تھے یہاں تک میں نے دیکھا کہ تیز دوڑنے کی وجہ سے آپ ﷺ کا تہبند آپ ﷺ کے گھٹنوں پر گھوم رہا تھا۔ آپ فرما رہے تھے لوگو! دوڑو کیونکہ اللہ نے تم پر دوڑنا فرض کیا ہے۔

(۱۹۸۳) حضرت صفیہ بنت شیبۃ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے انہیں بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے صفا مروہ کے درمیان سنا آپؐ فرما رہے تھے تم پر دوڑنا فرض ہے لہٰذا دوڑو۔

٣/١٩٨٤ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ أَتَىٰ الصَّفا فَعَلا عَلَيهِ حتَّى نظر إلى البيت ورفع يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللَّهَ ويَدْعُو ما شَاءَ أَنْ يَدْعُوَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وأَبُو داوُدَ.

٤/١٩٨٥ - وَعَنْ جابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ وسَعىٰ، رَمَلَ ثلاثاً، ومَشى أَرْبَعاً، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَٱتَّخِذُوا۟ مِن مَّقَامِ إِبْرَٰهِـۧمَ مُصَلًّى﴾ [البقرة: ١٢٥] فَصلَّى سَجْدَتَيْنِ، وَجَعَلَ المَقامَ بَيْنَهُ وبَيْنَ الكَعْبَةِ، ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ، ثُمَّ خَرَجَ فقالَ: إنَّ الصَّفا والمَرْوَةَ مِنْ شعَائِرِ اللَّهِ، فابْدَؤوا بِما بَدَأَ اللَّهُ بهِ. رَواهُ النَّسائيُّ، وفي حَدِيثِ جابِرٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ لَمَّا دَنا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: إنَّ الصَّفا والمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ، أَبْدَأُ بِما بدَأَ اللَّهُ بِهِ، فَبَدَأَ بالصَّفا فَرَقِيَ عَليهِ حتَّى رأى البَيْتَ فاسْتَقبلَ القِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللَّهَ وَكَبَّرَهُ وقَالَ: لا إلهَ إلاَّ اللَّهُ وحدَهُ لا شَرِيكَ لهُ، لهُ المُلْكُ ولهُ الحَمْدُ، وهوَ على كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لا إلٰهَ إلاَّ اللَّهُ وحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، ونَصرَ عبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ، ثُمَّ دَعا بيْنَ ذٰلِكَ فقالَ مِثْلَ هٰذَا ثلاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ إلى المرْوَةِ حتَّى انصَبَّتْ قَدَماهُ في بَطْنِ الوَادِي حتَّى إذَا صَعِدْنا مَشى حتَّى أَتَى المرْوَةَ فَفَعَلَ على المَرْوَةِ كما فَعَلَ على الصَّفا. رواهُ مُسلمٌ وكَذلِكَ أَحمَدُ والنَّسائيُّ بمعْناه.

١٢ - بابُ النَّهيِ عنِ التَّحَلُّلِ بعدَ السَّعْيِ إلاَّ للمتَمَتِّعِ إذا لم يَسُقْ هَدْياً وبيانِ مَتَى يتوجَّه المتمتعُ إلى منى ومَتَى يُحْرِمُ بالحجِّ

١/١٩٨٦ - عَنْ عائِشَةَ قالَتْ: خرَجْنا مَع رسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بالْعُمْرَةِ، ومِنَّا مَنْ أهلَّ بالْحَجِّ والعُمْرَةِ، وَأَهَلَّ رسُولُ اللَّهِ ﷺ بالحَجِّ، فأمَّا مَنْ أَهَلَّ بالْعُمرَةِ فأحَلُّوا حِينَ طَافُوا بالبَيْتِ وبالصَّفا والمرْوةِ، وأما مَنْ أَهَلَّ بالحَجِّ، أَو بالحَجِّ والعُمْرَةِ فَلَمْ يحِلُّوا إلى يَومِ النَّحْرِ.

٢/١٩٨٧ - وعَنْ جابِرٍ أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبيِّ ﷺ يومَ ساقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وقَدْ أَهَلُّوا بالحَجِّ مُفْرداً، فقالَ لهُمْ أَحِلُّوا مِنْ إحْرَامِكُمْ بِطَوافِ البَيْتِ وبَيْنَ الصَّفا والمَرْوةِ وقَصِّرُوا، ثمَّ أَقِيمُوا حَلالاً حتَّى إذَا كانَ يَومُ التَّرْوِيةِ فأهِلُّوا بالحَجِّ واجْعلُوا التي قَدِمْتُمْ بها مُتْعَةً، فقالُوا كَيْفَ نَجْعَلُها مُتْعةً وقَدْ سَمَّيناه الحَجَّ، فقالَ: افعَلُوا ما أَمَرْتُكُمْ ولكِنْ لا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حتَّى يبلُغَ الهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفعلُوا. مُتَّفَقٌ عليْهِما وَهوَ دَلِيل على جَوَازِ الفَسْخِ وعلى وجُوبِ السعْيِ وأخذِ الشَّعْرِ للتَحَلُّلِ في العُمْرَةِ.

٣/١٩٨٨ - وعَنْ جابِرٍ قالَ: أَمَرَنا رسُولُ اللَّهِ ﷺ لما أَحْللنا أَنْ نُحْرِمَ إذَا تَوَجَّهنا إلى مِنى فأهللنا مِنَ الأبْطَحِ. رَواهُ مُسلِم.

(۱۹۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف سے فارغ ہو کر صفا پر آئے اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگا تو آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کی تعریفیں کرنے اور حسب خواہش دعائیں مانگنے لگے۔

(۱۹۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف اور سعی کیا طواف کے پہلے تین پھیروں میں دوڑے اور پچھلے چار پھیروں میں (حسب معمول) چلے پھر وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ الخ پڑھ کر مقام ابراہیم کو اپنے اور کعبے کے درمیان کر کے دو رکعتیں ادا کیں پھر رکن کا استلام کیا پھر نکل کر فرمایا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ الآية جس سے اللہ نے ابتداء کی ہے اسی سے تم بھی ابتداء کرو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا کے قریب ہو گئے تو آپ نے آیت اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ الآية پڑھی پھر صفا پر چڑھ کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے پھر اللہ کی عظمت و توحید بیان کی اور کہا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا اسی نے لشکروں کو شکست دی پھر اس کے درمیان دعا مانگی۔ پھر اسی طرح تین بار فرمایا پھر اتر کر مروہ کی طرف بڑھے یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم وادی کے عین درمیان میں پڑنے لگے (تو آپ بطن وادی میں دوڑنے لگے) پھر جب ہم چڑھ رہے تھے تو آپ چل رہے تھے یہاں تک کہ آپ مروہ پر تشریف لائے اور اس پر بھی وہی کیا جو صفا پر کیا تھا۔

صفا مروہ پر دوڑنے کے بعد حاجی حلال نہیں ہوتا ہاں حج تمتع کرنے والا اگر اپنے ساتھ قربانی نہ لایا ہو تو وہ حلال ہو جاتا ہے۔ حج تمتع کرنے والا کب حج کا احرام باندھے اور کب منیٰ جائے؟

(۱۹۸۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے کوئی عمرے کا احرام باندھ کر نکلا اور کوئی حج اور کوئی عمرے اور حج دونوں کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ عمرے کا احرام باندھنے والے طواف وسعی کے بعد حلال ہو گئے اور حج کا یا حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھنے والے قربانی (دس ذی الحج) تک حلال نہیں ہوئے۔

(۱۹۸۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا جب کہ آپ اپنے ساتھ (قربانی کے) اونٹ لے گئے تھے جنہوں نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طواف وسعی کے بعد حلال ہو جاؤ اور بال کترو الو اور (آٹھ تاریخ تک) حلال ہی رہو پھر یوم الترویہ (آٹھویں تاریخ) کو حج کا احرام باندھو اور پہلے حج کو تمتع (عمرہ) بنا لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا عمرہ کیسے بنالیں جب کہ ہم نے حج کا نام لے کر احرام باندھا ہے فرمایا میرے حکم کی تعمیل کرو لیکن میں حلال نہیں ہوں گا جب تک قربانی ٹھکانے نہ لگ جائے گی۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کے حکم کی تعمیل کی۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث فسخ حج کے جواز، وجوب سعی اور عمرے سے حلال ہونے کے لیے بال کٹوانے پر دلالت کرتی ہے۔

(۱۹۸۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ نے حلال ہونے کے بعد حکم فرمایا کہ جب ہم حلال ہو جائیں تو پھر جب ہم منیٰ کو جائیں تو ابطح سے (حج کے لیے) احرام باندھیں۔

١٩٨٩/ ٤ ـ وَعَنْ مُعاوِيَةَ قالَ: قَصَّرت مِنْ رأسِ النبيِّ ﷺ عِنْدَ المَرْوةِ بِمِشْقَصٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ولَفْظُ أحمَدَ: أخَذْت مِنْ أطْرَافِ شَعْرِ النبيِّ ﷺ في أيَّامِ العَشْرِ بِمِشْقَصٍ وهوَ مُحْرِمٌ.

١٩٩٠/ ٥ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّهُ كانَ يُحِبُ إذَا اسْتَطَاعَ أنْ يُصَلِّيَ الظُّهرَ بِمِنَى مِنْ يَومِ التَّرْوِيَةِ وذَلِكَ أنَّ النبيَّ ﷺ صلَّى الظُّهرَ بِمِنى. رَواهُ أحمَدُ.

١٩٩١/ ٦ ـ وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: صَلَّى رسولُ اللّهِ ﷺ الظُّهرَ يَومَ التَّرْوِيَةِ والفَجْرَ يومَ عَرَفَةَ بِمِنى. رَواهُ أحمدُ وأبو داود وابْنُ ماجه، ولأحمدَ في رِوايَةٍ قال: صلَّى النبي ﷺ بمنى خَمْسَ صَلَوَاتٍ.

١٩٩٢/ ٧ ـ وعَنْ عبدِ العَزيزِ بْنِ رَفِيعٍ قالَ: سألْت أنَساً فقُلْت أخْبِرْني بشَيْءٍ عَقَلْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّهِ ﷺ أيْنَ صلَّى الظُّهرَ يَومَ التَّرْوِيَةِ؟ قالَ بِمِنَى، قُلْت فأيْنَ صلَّى العَصْرَ يومَ النَّفْرِ؟ قالَ بالأبْطحِ، ثمَّ قالَ افْعَلْ كما يَفْعلُ أُمَرَاؤكَ. متَّفقٌ عليهِ.

١٩٩٣/ ٨ ـ وفي حَديثِ جابِرٍ قال: لَمَّا كانَ يومُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إلى مِنى فأهلُّوا بالحَجِّ ورَكِبَ رسُولُ اللّهِ ﷺ فصلَّى بها الظُّهرَ والعَصْرَ والمَغْرِبَ والعِشَاءَ والفجْرَ، ثمَّ مكَثَ قليلاً حتَّى طَلَعتِ الشَّمْسُ وَأمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضرَبُ لهُ بنَمِرَةَ فَسارَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ ولا تَشكُّ قُرَيْشٌ أنَّهُ وَاقِفٌ عندَ الْمَشْعرِ الحَرَامِ كما كانت قُرَيْشٌ تَصنعُ في الجَاهِلِيَّةِ فأجازَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حتَّى أتى عَرَفَةَ فَوجَدَ القُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لهُ بِنمِرَةَ فَنزَلَ بِها حتى إذَا زَاغتِ الشَّمْسُ أمَرَ بالْقَصْوَاءِ فَرُحِلتْ لهُ فأتَى بطنَ الْوَادِي فَخطَبَ النَّاسَ، وقالَ إنَّ دِماءَكُمْ وأمْوالَكُمْ حَرامٌ عليْكُمْ كَحُرْمَةِ يَومِكُمْ هَذا في شَهرِكُمْ هذا في بَلَدِكُمْ هذا مُخْتَصرٌ مِنْ مُسلِمٍ.

١٣ ـ بابُ المسيرِ مِنْ مِنَى إلى عَرَفَةَ والوقوفِ بِها وأحْكَامِهِ

١٩٩٤/ ١ ـ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أبي بَكْرِ بْنِ عَوفٍ قالَ: سألْت أنَساً ونَحْنُ غادِيانِ مِنْ مِنى إلى عَرَفاتٍ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعونَ مَعَ النبيِّ ﷺ؟ قالَ كانَ يُلَبِّي المُلَبِّي فلا يُنكَرُ عليهِ، ويُكَبِّرُ المُكَبِّرُ فَلا يُنكَرُ عليهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

١٩٩٥/ ٢ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: غَدَا رَسُولُ اللّهِ ﷺ مِنْ مِنى حينَ صَلَّى الصُّبْحَ في صَبيحَةِ يَوم عَرَفَةَ حتَّى أتَى عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِنَمِرَةَ وَهِيَ مَنزِلُ الإمامِ الَّذي يَنْزِلُ بِهِ بِعَرَفَةَ حتَّى إذا كانَ عِنْدَ صَلاةِ الظُّهرِ رَاحَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ مُهَجِّراً فَجمَعَ بَيْنَ الظُّهرِ والعَصْرِ ثمَّ خَطَبَ النَّاسَ، ثمَّ راحَ فَوَقَفَ على المَوْقِفِ مِنْ عَرَفَةَ. رَواهُ أحْمَدُ وأبو دَاوُد.

(۱۹۸۹) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ کے سر کے بال مروہ کے پاس قینچی سے کاٹے۔ احمد میں یہ الفاظ ہیں۔ میں نے ذوالحجہ کے پہلے عشرے میں نبی کریم ﷺ کے اوپر اوپر کے بال قینچی سے کاٹے۔ آپؐ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

وضاحت: شاید یہ عمرہ جعرانہ کا احرام تھا۔ (مترجم)

(۱۹۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اگر ممکن ہوتا تو ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کی ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھنا پسند کرتے تھے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھی تھی۔

(۱۹۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے یوم الترویہ (آٹھویں تاریخ) کو ظہر کی نماز اور نویں تاریخ (عرفہ) کو فجر کی نماز منیٰ میں پڑھی تھی۔ احمد کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے منیٰ میں پانچ نمازیں (ظہر، عصر، مغرب، عشا اور صبح) پڑھیں۔

(۱۹۹۲) حضرت عبدالعزیز بن رُفَیع سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ مجھے وہ بات بتایئے جو آپ نے رسول اللہؐ سے سمجھی ہے۔ آپ نے آٹھویں تاریخ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا منیٰ میں۔ میں نے عرض کی کوچ والے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ فرمایا ابطح (محصب) میں۔ پھر فرمایا جو تمہارے امراء کریں وہی تم کرو۔

(۱۹۹۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے فرمایا: آٹھویں تاریخ کو لوگ منیٰ کی طرف چلے اور حج کا احرام باندھا پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر (منیٰ تشریف لے گئے) وہاں ظہر، عصر، مغرب، عشا اور صبح کی نمازیں پڑھیں اور سورج نکلنے تک ٹھہرے رہے کہ پھر آپؐ نے حکم فرمایا کہ نمرہ میں میرے لیے خیمہ نصب کر دیا جائے چنانچہ آپؐ (منیٰ سے) روانہ ہوئے قریش کو یقین تھا کہ آپ مشعر الحرام ہی میں ٹھہریں گے جیسا کہ یہ خود عہد جاہلیت میں ٹھہرا کرتے تھے لیکن آپؐ آگے بڑھ کر عرفہ میں پہنچ گئے اور آپؐ نے نمرہ میں خیمہ گڑا ہوا پایا۔ آپؐ اس میں اُتر گئے۔ زوال کے بعد آپؐ نے قصواء پر کجاوا کسے جانے کا حکم فرمایا پھر آپ ﷺ بطن وادی (وادی عرنہ) میں تشریف لائے اور لوگوں کو خطبہ دیا جس میں فرمایا یاد رکھو تمہارے خون و مال تم پر تمہارے اس شہر میں، اس مہینے میں اس دن کی طرح حرام ہیں۔

منیٰ سے عرفات جانا، عرفات میں قیام اور اس کے احکام

(۱۹۹۴) حضرت محمد بن ابی بکر بن عوف سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے صبح صبح منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے تلبیہ کے بارے میں پوچھا کہ تم نے اس دن نبی ﷺ کے ساتھ تلبیہ میں کیا الفاظ استعمال کیے تھے فرمایا کوئی لبیک کہتا تھا کوئی تکبیر، کوئی کسی کو برا نہ کہتا تھا۔

(۱۹۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نویں تاریخ (عرفے کے دن) کو صبح صبح (سورج نکلتے ہی) منیٰ سے عرفات روانہ ہو گئے یہاں تک کہ آپؐ عرفات میں پہنچ گئے اور نمرہ میں اترے۔ وہ امام کی منزل ہے جہاں وہ عرفات میں اترتا ہے جب ظہر کا وقت ہوا تو آپؐ دوپہر ہی میں روانہ ہو گئے پھر ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی۔ پھر لوگوں کو خطبہ دیا پھر عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ آ کر ٹھہر گئے۔

١٩٩٦/٣ ـ وعَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضرِّسِ بْنِ أَوسِ بْنِ حارِثَةَ بْنِ لام الطَّائيِّ قالَ أَتَيْت رسُولَ اللَّهِ ﷺ بالمُزْدَلِفَةِ حينَ خَرَجَ إلى الصَّلاةِ، فَقُلْت يا رَسُولَ اللَّهِ إنّي جِئْت مِنْ جَبَلَي طَيِّىءٍ أكْلَلْت راحلَتي وأتْعبْت نَفْسي واللَّهِ ما تَرَكْت مِنْ جَبَلٍ إلاَّ وقَفْت عَلَيْهِ فَهَلْ لي مِنْ حجٍّ؟ فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَهِدَ صَلاتَنا هَذِهِ ووَقَفَ مَعَنا حتّى نَدفَعَ وقَدْ وَقَفَ قبْلَ ذَلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلاً أو نَهاراً فقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وقَضى تَفَثَهُ. رَواهُ الخَمْسَةُ وصَحَّحَهُ التِّرمِذيُّ وهُوَ حُجَّةٌ في أنَّ نَهارَ عَرَفَةَ كُلَّهُ وقْتٌ لِلْوقوفِ.

١٩٩٧/٤ ـ وعَنْ عبدِ الرحمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ أنَّ ناساً مِنْ أهلِ نَجْدٍ أَتوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وهُوَ واقِفٌ بِعَرَفَةَ فَسألوهُ فأمَرَ مُنادِياً يُنادي الحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جاءَ لَيلَةَ جَمْعٍ قبْلَ طُلوعِ الفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ. أيّام منى ثَلاثَةُ أيّامٍ فمَنْ تَعَجَّلَ في يَوْمَيْنِ فلا إثْمَ عَلَيْهِ ومَن تأخَّر فلا إثم عليه وأرْدَفَ رَجُلاً يُنادي بِهِنَّ. رَواهُ الخَمْسَةُ.

١٩٩٨/٥ ـ وعَنْ جابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّه ﷺ قالَ نَحَرْت هاهُنا ومنى كُلُّها مَنْحَرٌ فانحرُوا في رِحالِكُمْ. ووَقَفْت هاهُنا وعَرَفَةُ كُلُّها موقِفٌ ووقَفت هاهُنا وجَمْعٌ كُلُّها مَوقِفٌ. رَواهُ أحمدُ ومُسلمٌ، وأبو داوُدَ، ولابْنِ ماجَه وأحمَدَ أيْضاً نَحْوُهُ وفيهِ: وكُلُّ فِجاجِ مَكَّةَ طَريقٌ ومَنْحَرٌ.

١٩٩٩/٦ ـ وعَنْ أُسامَةَ بْنِ زَيْدٍ قالَ: كُنْت رِدْفَ النبيِّ ﷺ بِعَرَفاتٍ فرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعو فَمالَتْ بِهِ ناقَتُهُ فَسَقَطَ خِطامُها فَتَناوَلَ الخِطامَ بإحْدَى يَدَيْهِ وهُوَ رافِعٌ يَدَهُ الأُخْرى. رَواهُ النَّسائيُّ.

٢٠٠٠/٧ ـ وعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبيهِ عَنْ جَدِّهِ قالَ: كانَ أكْثَرُ دُعاءِ النبيِّ ﷺ يَومَ عرَفَةَ لا إله إلاَّ اللَّهُ وحدَه لا شَريكَ لهُ لهُ المُلْكُ ولهُ الحَمْدُ بيَدِهِ الخَيْرُ وهُوَ على كُلِّ شَيْءٍ قدَير. رَواهُ أحمَدُ والتِّرمذيُّ، ولفظُهُ أنَّ النَّبيَّ ﷺ قالَ: خَيْرُ الدُّعاءِ دعاءُ يَوم عرَفَةَ، وخَيْرُ ما قُلْت أنا والنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلي لا إله إلاَّ اللَّهُ وحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ، لهُ المُلْكُ ولهُ الحَمْدُ، وهُوَ على كُلِّ شَيْءٍ قَدِير.

٢٠٠١/٨ ـ وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عبدِ اللَّهِ أنَّ عبدَ اللَّهِ بْنَ عُمرَ جاءَ إلى الحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ يَومَ عرَفَةَ حينَ زَالتِ الشَّمْسُ وَأنا مَعَهُ، فقالَ الرَّواحَ: إن كنت تريد السنة فقال هذه الساعة؟ قال نعم، قال سالم: فقُلْت لِلْحَجّاجِ إنْ كُنتَ تُريدُ تُصيبُ السُّنَّةَ فاقْصُرِ الخُطْبَةَ وعَجِّلِ الصلاةَ، فقالَ عبْدُ اللَّهِ بْنُ عمرَ صدَقَ، رَواهُ البُخاري والنَّسائيُّ.

٢٠٠٢/٩ ـ وعَنْ جابِرٍ قالَ: رَاحَ النبيُّ ﷺ إلى المَوقِفِ بعَرَفَةَ فَخَطَبَ النَّاسَ

(۱۹۹۶) حضرت عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مزدلفہ میں حاضر ہوا۔ آپؐ اس وقت نماز سے فارغ ہو چکے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں طے کے دو پہاڑوں سے آ رہا ہوں میں نے نہ صرف اپنی سواری تھکائی بلکہ خود بھی تھک کر چور چور ہو گیا ہوں۔ اللہ کی قسم! جو بھی پہاڑ راستے میں آیا میں اس پر ٹھہرا، کیا میرا حج ہو گیا؟ فرمایا جو ہماری اس نماز میں شامل ہوا، ہمارے ساتھ ہمارے جانے تک ٹھہرا رہا اور اس سے پہلے عرفے میں بھی ایک دن یا ایک رات ٹھہرا تھا اس کا حج پورا ہو گیا اور اس نے اپنی حاجت پوری کر لی۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ عرفے کا تمام دن وقتِ قیام ہے۔

(۱۹۹۷) حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ عرفات میں قیام پذیر تھے آپ سے نجد کے کچھ لوگوں نے آ کر پوچھا (کہ جو عرفے کا دن نہ پائے کیا اس کا حج ہو جائے گا) آپؐ نے منادی کو حکم دیا کہ اعلان کر دے کہ حج عرفہ ہے (صحیح وہی حج ہے جس میں عرفے میں ٹھہرا جائے) جو مزدلفہ کی رات میں صبح صادق سے پہلے آ گیا اس نے حج پالیا۔ منیٰ کے تین دن ہیں پھر جو دو دن میں جلدی کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔ آپؐ نے ایک آدمی کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا تھا جو ان باتوں کا اعلان کرتا جا رہا تھا۔

(۱۹۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے یہاں اونٹ نحر کیے ہیں مگر تمام منیٰ قربانی کی جگہ ہے لہٰذا اپنی اپنی قیام گاہوں پر قربانیاں کرو۔ میں یہاں ٹھہرا ہوں (لیکن) تمام عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ میں یہاں ٹھہرا ہوں مگر تمام مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ احمد اور ابن ماجہ میں اسی طرح ہے اور یہ اضافہ بھی ہے کہ مکہ کی ہر گلی اور راستہ قربانی کی جگہ ہے۔

(۱۹۹۹) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں عرفات میں آپؐ کے پیچھے (سواری پر) بیٹھا ہوا تھا آپؐ نے دونوں ہاتھ دعا کے لیے اٹھا لیے۔ آپ کو اونٹنی نے ایک طرف کو جھکا دیا تھا۔ اس کی نکیل گر گئی تھی (مگر) آپؐ نے ایک ہاتھ سے (نکیل) پکڑ لی اور دوسرا ہاتھ دعا کے لیے اٹھا ہوا تھا۔

(۲۰۰۰) حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ عرفے کے دن کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے لا الہ الا اللہ الخ یعنی ''اللہ کے سوا کوئی حقدارِ عبادت نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اسی کی تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔'' ترمذی میں یہ الفاظ ہیں بہترین دعا عرفے کے دن کی دعا ہے اور بہترین وہ دعا ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے تمام انبیاءؑ نے مانگی ہے یعنی لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه لَاشَرِيْكَ لَه لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(۲۰۰۱) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ زوال کے بعد عرفے کے دن حجاج کے پاس آئے۔ میں آپ کے ساتھ تھا فرمایا چلو اگر سنت کی چاہت ہے۔ حجاج نے کہا اس وقت؟ فرمایا ہاں۔ سالم فرماتے ہیں میں نے حجاج سے کہا اگر سنت کی چاہت ہے تو اول وقت نماز پڑھنا اور خطبہ مختصر کرنا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سالم ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

(۲۰۰۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ (زوال کے بعد) عرفے میں اپنی قیام گاہ کو روانہ ہوئے۔ آپؐ نے لوگوں کو

الخُطْبَةَ الأولى، ثمّ أذَّنَ بلالٌ، ثمّ أخذ النبيُّ ﷺ في الخُطْبةِ الثّانيَةِ ففَرَغَ مِنَ الخُطبةِ وَبلالٌ مِنَ الأذَانِ ثمّ أقامَ بلالٌ فَصلّى الظُّهرَ، ثمّ أقامَ فصلّى العَصْرَ رَواهُ الشّافِعيُّ.

١٤ ـ بابُ الدَّفْعِ إلى مُزْدَلِفَةَ ثمّ منها إلى منى وما يتعلّقُ بذَلِكَ

١/٢٠٠٣ ـ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أنّ رسُولَ اللّهِ ﷺ حينَ أفاضَ مِنْ عرَفاتٍ كانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فإذا وجَدَ فجْوَةً نَصَّ. متفقٌ عَليهِ.

٢/٢٠٠٤ ـ وعَنِ الفَضلِ بْنِ عبّاسٍ وكانَ رَدِيفَ النبيِّ ﷺ أنّ رَسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ في عَشِيَّةِ عرَفَةَ وغَدَاةِ جَمْعٍ للنّاسِ حِينَ دَفَعوا: عليْكُمْ السّكِينَةَ، وَهُوَ كافٌّ ناقَتَهُ حتّى دَخَلَ مُحَسِّراً وَهُوَ مِنْ مِنىً وقالَ عليْكُمْ بحصى الخَذْفِ الذي يُرْمى بِهِ الجَمْرَةُ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلمٌ.

٣/٢٠٠٥ ـ وفي حَديثِ جابرٍ أن النبيَّ ﷺ أتَى المُزْدَلِفَةَ فصلّى بها المَغْرِبَ والعشاءَ بأذَانٍ وَاحِدٍ وإقامَتَيْنِ ولَمْ يُسبِّحْ بينَهُما شيئاً، ثمّ اضطَجعَ حتّى طلعَ الفَجْرُ فصَلّى الفَجْرَ حينَ تَبَيّنَ لهُ الصُّبْحُ بأذَانٍ وإقامَةٍ، ثمّ ركبَ القَصْوَا حتى أتَى المشعر الحَرَامَ فاستقْبلَ القِبْلَةَ فدَعا اللّهَ وكَبّرَهُ وهلّلَهُ وَوحّدَهُ فلَمْ يَزَلْ وَاقِفاً حتّى أسفرَ جِدًّا فدَفعَ قبْلَ أنْ تَطْلُعَ الشّمْسُ حتّى أَتى بطْنَ مُحَسِّرٍ فحَرّكَ قليلاً، ثمّ سَلَكَ الطّرِيقَ الوُسْطَى التي تخْرُجُ على الجَمْرَةِ الكُبْرى حتّى أتى الجَمْرَةَ التي عِنْد الشّجرَةِ فرَماها بسَبْعِ حَصَياتٍ يُكَبّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْها حصى الخَذْف رمى مِنْ بَطْنِ الوَادِي، ثمّ انْصَرَفَ إلى المنحرِ. رَواهُ مُسْلِمٌ.

٤/٢٠٠٦ ـ وعَنْ عُمَرَ قالَ كانَ أهلُ الجاهِلِيّةِ لا يُفيضُونَ مِنْ جَمْعٍ حَتّى تَطلُعَ الشّمْسُ ويَقولونَ أَشرِقْ ثَبِيرَ فَخالَفَهُمُ النبي ﷺ فأفاضَ قَبْلَ طُلوعِ الشّمْسِ رَواهُ الجماعَة إلاّ مُسْلِماً لكِنْ في رِوايَةِ أحمَدَ وابْنِ ماجَه: أَشرِقْ ثَبِيرُ كَيْما نُغيرُ.

٥/٢٠٠٧ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: كانَتْ سَودَةُ امْرَأَةً ضَخْمَة ثَبِطَةً فاستَأذَنَتْ رسُولَ اللّهِ ﷺ أنْ تُفيضَ مِنْ جَمْعٍ بلَيْلٍ فأذِنَ لها. مُتّفَقٌ عليهِ.

٦/٢٠٠٨ ـ وعَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ: أنا مِمّنْ قَدّمَ النّبيُّ ﷺ لَيْلَةَ المُزْدَلِفَةِ في ضَعَفَةِ أهلِهِ. رَواهُ الجَماعَةُ.

٧/٢٠٠٩ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنّ رسُولَ اللّهِ ﷺ أذِنَ لِضَعَفَةِ النّاسِ مَن المُزْدَلِفَةِ بلَيْلٍ. رَواهُ أحمَدُ.

٨/٢٠١٠ ـ وعَنْ جابِرٍ أنّ النبيَّ ﷺ أوضَعَ في وادِ مُحَسّرٍ وأَمَرَهُمْ أنْ يَرْموا بِمِثْلِ حَصى الخَذفِ. رَواهُ الخَمسةُ وصَحّحَهُ الترمِذِيُّ.

پہلا خطبہ دیا پھر آپؐ نے دوسرا خطبہ دیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان شروع کردی، آپ ﷺ خطبہ سے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہو گئے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی۔ آپؐ نے ظہر کی نماز پڑھی پھر تکبیر کہی اور آپؐ نے عصر کی نماز پڑھی۔

عرفات سے مزدلفہ اور مزدلفہ سے منیٰ آنا اوران کے متعلقات

(۲۰۰۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے عرفات سے چلتے وقت رسول اللہ ﷺ درمیانی چال سے چلے پھر جب میدان پایا تو تیز چل پڑے۔

(۲۰۰۴) حضرت فضل بن عباس سے مروی ہے وہ آپ کے پیچھے سواری پر تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفے کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو لوگوں سے جبکہ وہ چلے فرمایا اطمینان سے چلو آپؐ اپنی اونٹنی روک رہے تھے یہاں تک کہ آپ محسر میں جو منیٰ کا ایک حصہ ہے داخل ہو گئے۔ آپ نے فرمایا باقلہ (مٹر) کے دانوں کے برابر یہاں سے سنگریزے لے لو جو جمرات کو مارے جائیں گے۔

(۲۰۰۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ میں آئے اور مغرب وعشا کی نماز ایک اذان اور دو تکبیروں سے پڑھی اور درمیان میں کوئی سنت نہیں پڑھی پھر صبح صادق تک لیٹ گئے۔ صبح صادق کے بعد ایک اذان اور ایک تکبیر سے صبح کی نماز پڑھی پھر قصواء پر سوار ہو کر مشعر الحرام آئے اور قبلہ رُو ہو کر اللہ سے دعائیں مانگیں۔ اس کی حمد وثنا کی اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھتے رہے اور ٹھہرے رہے یہاں تک کہ خوب روشنی ہو گئی پھر آپ سورج نکلنے سے پہلے ہی چل پڑے حتیٰ کہ بطن محسر میں آ گئے اور وہ درمیانی راستہ پکڑ لیا جو جمرۂ کبریٰ پر نکلتا ہے یہاں تک کہ آپؐ اس جمرہ کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور اس پر سات سنگریزے مارے ہر سنگریزہ مارتے وقت اللہ اکبر فرماتے تھے ان میں باقالہ (مٹر) کے دانوں کے برابر بھی سنگریزے تھے آپ بطن وادی سے سنگریزے مار رہے تھے پھر آپ قربانی کے مقام کی طرف لوٹ آئے۔

(۲۰۰۶) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا اہل جاہلیت سورج نکلنے کے بعد ہی مزدلفہ سے واپس ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ اے ثبیر! (پہاڑ) چمک۔ آپؐ نے ان کی مخالفت کی اور سورج نکلنے سے پہلے ہی روانہ ہو گئے۔ احمد اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ (اہل جاہلیت کہتے تھے) ثبیر! چمک تا کہ ہم حملہ آور ہوں۔

(۲۰۰۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سودۃ بھاری بھرکم خاتون تھیں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ رات ہی میں مزدلفہ سے چلی جائیں۔ آپؐ نے انہیں اجازت دے دی۔

(۲۰۰۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ان کمزوروں میں تھا جنہیں نبی کریم ﷺ نے رات ہی میں مزدلفہ سے کمزور گھر والوں میں بھیج دیا تھا۔

(۲۰۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کمزوروں کو رات ہی میں مزدلفہ سے آنے کی اجازت دے دی تھی۔

(۲۰۱۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ وادیٔ محسر میں تیز چلے اور لوگوں کو حکم دیا کہ باقلہ کے دانے کے برابر سنگریزے ماریں۔

١٥ ـ بابُ رَمْيِ جَمْرَةِ العَقَبَةِ يومَ النَّحرِ وأحْكَامِهِ

٢٠١١/ ١ ـ عَنْ جابِرٍ قالَ: رمى النبيُّ ﷺ الْجَمْرَةَ يومَ النَّحرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدُ فإذَا زَالَتِ الشَّمسُ أخرَجَهُ الجماعةُ.

٢٠١٢/ ٢ ـ وعَنْ جابِرٍ قالَ: رَأيتُ النبيَّ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ على رَاحِلَتِهِ يومَ النَّحْرِ ويَقُولُ لِتأْخُذُوا عَنِّي مَناسِكَكُمْ فإِنِّي لا أَدْرِي لعلِّي لا أَحُجُّ بَعْدَ حجتي هذِهِ. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ والنَّسائيُّ.

٢٠١٣/ ٣ ـ وعَنِ ابنِ مَسْعودٍ أنَّهُ انْتَهى إلى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمينِهِ وَرَمى بِسَبْعٍ وقالَ هٰكَذا رمى الذي أُنْزِلَتْ عليهِ سُورةُ البَقَرَةِ مُتَّفقٌ عليه. ولِمُسلم في روايَةٍ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. وفي روايَةٍ لأحمَدَ: أنهُ انْتَهى إلى جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ فَرَماها مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصيَاتٍ وَهُوَ راكِبٌ يُكَبِّرُ معَ كُلِّ حَصَاةٍ، وقالَ اللَّهُمَّ اجْعَلَهُ حَجًّا مَبْرُوراً وذَنْباً مَغْفُوراً ثمَّ قالَ هاهُنا كانَ يَقُومُ الذي أُنْزِلَتْ عليهِ سُورَةُ البَقَرَةِ.

٢٠١٤/ ٤ ـ وعَن ابنِ عبَّاسٍ قالَ: قَدَّمَنا رسُولُ اللَّهِ ﷺ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عبد الْمُطلب على حُمرَاتٍ لَنا مِنْ جَمْعٍ، فَجَعَلَ يلْطَحُ أفخاذَنا ويَقُولُ أُبَيْنِيَّ لا تَرْمُوا حتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ. رَواهُ الخَمْسةُ وصَحَّحهُ التِّرْمذيُّ ولفظُهُ: قَدَّمَ ضَعَفَةَ أهلِهِ وقالَ: لا تَرْمُوا الجَمْرَةَ حتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

٢٠١٥/ ٥ ـ وعَنْ عائِشةَ قالَتْ: أَرْسَلَ النبيُّ ﷺ بأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَة النَّحْرِ، فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الفَجرِ، ثُمَّ مَضَتْ فأفاضَتْ، وكانَ ذلِكَ الْيَومَ الذِي يَكونُ رسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي عندَها. رَواهُ أَبو دَاوُدَ.

٢٠١٦/ ٦ ـ وعَنْ عبدِ اللَّهِ مَولَى أَسْماءَ عَنْ أَسْماءَ أنَّها نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمعٍ عنْدَ المُزْدَلِفَةِ، فَقامَتْ تُصَلِّي فَصلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قالَتْ يا بُنَيَّ هَلْ غابَ القَمَرُ؟ قلْت لا، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثم قالتْ: يا بُنَيَّ هلْ غابَ القمرُ؟ قلتُ: لا، فَصلَّتْ ساعةً ثم قالَتْ: يا بُنَيَّ هَلْ غابَ القَمَرُ؟ قلْت نَعَمْ، قالَتْ: فارْتَحِلُوا فارْتَحلْنا وَمَضَينا حتى رَمَتِ الْجَمْرَةَ، ثمّ رَجَعَتْ فَصلّتِ الصُّبْحَ في مَنْزِلِها فقلْت لَها: يا هَنْتاهُ ما أُرانا إلاّ قَدْ غَلَّسْنا، قالَتْ: يا بُنَيّ إنَّ رسولَ اللَّهِ ﷺ أذِنَ للظُّعنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٠١٧/ ٧ ـ وعَنِ ابنِ عبَّاسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ بَعَثَ بِهِ معَ أَهلِهِ إلى مِنًى يَومَ النَّحْرِ فَرَمُوا الجمْرةَ مَعَ الفَجْرِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

قربانی کے دن جمرۂ عقبہ پر سنگریزے مارنا اور اس کے احکام

(۲۰۱۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن جمرۂ عقبہ پر چاشت کے وقت سنگریزے مارے اور باقی زوال کے بعد۔

(۲۰۱۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری پر قربانی کے دن جمرے پر (سنگریزے) مارتے ہوئے دیکھا۔ آپ فرما رہے تھے مجھ سے حج کے احکام سیکھ لو کیونکہ مجھے معلوم نہیں شاید میں اس حج کے بعد حج نہ کر سکوں۔

(۲۰۱۳) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جمرۂ کبریٰ پر پہنچے اور بیت اللہ کو بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف کر کے سات کنکریاں ماریں اور فرمایا اسی طرح انہوں نے ماری ہیں جن پر سورہ بقرہ اتری ہے۔ مسلم کی روایت میں جمرۂ عقبہ ہے۔ احمد کی روایت میں ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمرۂ عقبہ پر پہنچے اور وادی کے اندر سے سوار ہو کر اس پر سات سنگریزے مارے۔ ہر سنگ ریزے پر اللہ اکبر کہہ کر یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا ۔ ''اے اللہ اسے مقبول حج بنا اور اس کے ذریعے گناہ معاف فرما''۔ پھر فرمایا اسی جگہ وہ ہستی کھڑی ہوتی تھی جس پر سورہ بقرہ اتاری گئی تھی۔

(۲۰۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم بنی عبدالمطلب کے لڑکوں کو ہمارے گدھوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے پہلے ہی بھیج دیا تھا۔ آپ ہماری رانوں کو تھپ تھپا کر فرمانے لگے۔ پیارے بچو! سورج نکلنے سے پہلے سنگریزے نہ مارنا۔ ترمذی کے الفاظ یہ ہیں آپ نے اپنے کمزور گھر والوں کو پہلے بھیج دیا اور فرمایا سنگریزے نہ مارنا جب تک سورج نہ نکل آئے۔

(۲۰۱۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو قربانی کی رات ہی (مزدلفہ سے) بھیج دیا تھا انہوں نے فجر سے پہلے جمرہ پر سنگریزے مارے پھر (مکہ) جا کر طواف افاضہ کیا یہ ان کی باری کا دن تھا۔

(۲۰۱۶) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام عبداللہ نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ شب مزدلفہ میں مزدلفہ میں اتریں۔ پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگیں۔ تھوڑی دیر تک نماز پڑھی پھر فرمایا بیٹا کیا چاند ڈوب گیا۔ میں نے کہا نہیں۔ پھر تھوڑی دیر نماز پڑھ کر یہی پوچھا میں نے کہا نہیں۔ پھر تھوڑی دیر نماز پڑھ کر یہی پوچھا۔ میں نے کہا ڈوب گیا ہے فرمایا اچھا تو چلو۔ چنانچہ ہم چل پڑے۔ چلتے چلتے جمرہ پر پہنچ کر کنکریاں ماریں پھر قیام گاہ پر آ کر صبح کی نماز پڑھی۔ میں نے کہا جناب ہمارا خیال ہے کہ ہم اندھیرے ہی میں چل پڑے ہیں۔ فرمایا بیٹا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ نشین خواتین کو اجازت دے دی ہے۔

(۲۰۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے گھر والوں کے ساتھ قربانی کے دن منیٰ میں بھیج دیا تھا انہوں نے فجر کے وقت جمرہ پر کنکریاں ماریں۔

١٦ ـ بابُ النَّحرِ والحلاقِ والتقصيرِ وما يُبَاحُ عندَهُما

٢٠١٨/ ١ ـ وَعنْ أَنس أَنّ رسُولَ اللّهِ ﷺ أَتى مِنَى فأتى الجمرَةَ فَرَماها ثمَ أتى منْزِلهُ بِمنى ونَحرَ، ثمّ قالَ لِلْحَلاّقِ: خُذْ وأَشَارَ إلى جانِبِهِ الأيْمَنِ ثمّ الأيْسَرِ ثم جعَلَ يُعطِيهِ النّاسَ. رَواهُ أحمدُ ومُسلمٌ وأَبو دَاود.

٢٠١٩/ ٢ ـ وعَنْ أبي هُرَيرَةَ قالَ: قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ: اللّهُمّ اغفرْ للْمُحَلّقِينَ قالُوا يا رسُولَ اللّهِ وَلِلمُقَصّرينَ؟ قالَ اللّهُم اغفرْ للْمُحَلّقينَ، قالُوا: يا رسُولَ اللّهِ وللمقصّرِيْنَ؟ قال: وللمقصّرِيْنَ. مُتّفَقٌ عليه.

٢٠٢٠/ ٣ ـ وعَنِ ابنِ عُمرَ رَضيَ اللّهُ عنهُما أنّ النبيّ ﷺ لَبّدَ رَأسهُ وَأهدَى، فلمّا قَدِمَ مكّةَ أمَرَ نَساءهُ أنْ يَحْلِلْنَ، قلْنَ مالَكَ أنتَ لَمْ تحِلّ؟ قالَ إنّي قَلّدْت هَدْيي ولَبّدْت رَأْسِي، فَلا أحل حتّى أَحِلّ مِنْ حَجّتي، وأحْلِقَ رَأسِي. رَواهُ أحمدُ وهوَ دَليلٌ على وجُوبِ الْحَلْقِ.

٢٠٢١/ ٤ ـ وَعَنِ ابْن عبّاسٍ [رَضِيَ اللّهُ عنهما] قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لَيسَ على النّساءِ الحَلْقُ إنّما على النّساءِ التّقْصِيرُ. رَواهُ أبُو داوُدَ والدّارَقُطْنيُّ.

٢٠٢٢/ ٥ ـ وعَن ابْنِ عبّاسٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ إذَا رَمَيْتُمُ الجَمْرَةَ فقَدْ حَلّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إلاّ النّساءَ، فقالَ رَجلٌ: والطّيبُ؟ فقالَ ابْنُ عبّاسٍ: أمّا أنا فقَدْ رَأيت رسُولَ اللّهِ ﷺ يُضَمّخُ رَأسَهُ بالمِسْكِ أفَطِيبٌ ذَلِكَ أمْ لا؟ رَواهُ أحمَدُ.

٢٠٢٣/ ٦ ـ وعَنْ عائشة قالَتْ: كُنْت أُطَيّبُ رَسولَ اللّهِ ﷺ قَبْلَ أنْ يُحْرِمَ، ويَومَ النّحْرِ قبْلَ أنْ يَطُوفَ بالبَيْتِ بِطيبٍ فيهِ مِسْكٌ. مُتّفَقٌ عليهِ. ولِلنّسائيّ: طَيّبَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لِحَرمِهِ حينَ أحْرَمَ ولحِلّه بَعْدَما رَمى جَمْرَةَ العَقَبَةِ قبلَ أنْ يَطُوفَ بالْبيْتِ.

١٧ ـ بابُ الإفَاضَةِ مِنْ مِنًى للطّوافِ يومَ النّحْرِ

٢٠٢٤/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عمَرَ أن رسُولَ اللّهِ ﷺ أفاضَ يَومَ النّحْرِ ثمّ رَجَعَ فَصَلّى الظّهرَ بِمنى. متّفقٌ عَلَيْهِ.

٢٠٢٥/ ٢ ـ وفي حَديثِ جابِرٍ أن النبيّ ﷺ انْصَرَفَ إلي المنحر فَنَحَرَ، ثمّ رَكِبَ فأفاضَ إلى البيْتِ فَصَلّى بِمكّةَ الظّهرَ. مُخْتَصَرٌ مِنْ «مُسْلِمٍ».

١٨ ـ بابُ ما جاءَ في تقديمِ النّحْرِ والحلقِ والرّمْي والإفَاضَةِ بَعْضُها على بعضٍ

٢٠٢٦/ ١ ـ عَنْ عبدِ اللّهِ بْنِ عَمرو قالَ: سَمِعْت رسُولَ اللّهِ ﷺ وأتاهُ رَجُلٌ يَومَ

قربانی، سر منڈوانا، بال کٹوانا اور مباح باتیں

(۲۰۱۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں آ کر جمرہ پر کنکریاں ماریں پھر اپنی قیام گاہ پر آئے اور قربانی کی پھر حجام سے سر کے دائیں بائیں اشارہ کر کے کہا بال مونڈو۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بال لوگوں کو دینے لگے۔

(۲۰۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! بال منڈوانے والوں کو بخش دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور کٹوانے والوں کو بھی؟ فرمایا اے اللہ! بال منڈوانے والوں کو بخش دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! اور کٹوانے والوں کو بھی؟ فرمایا اے اللہ! بال منڈوانے والوں کو بخش دے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ! اور کٹوانے والوں کو بھی۔ فرمایا اور کٹوانے والوں کو بھی۔

(۲۰۲۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے بال چپکا لیے تھے اور قربانی ساتھ لائے تھے مکہ میں آ کر امہات المومنین کو حلال ہونے کا حکم دے دیا انہوں نے پوچھا کیا بات ہے آپ حلال نہیں ہوئے؟ آپ نے مجھ سے فرمایا (چونکہ) میں نے قربانیوں کو ہار پہنا دیا ہے اور سر کے بال چپکا لیے ہیں اس لیے میں حلال نہیں ہوں گا یہاں تک کہ حج سے فارغ ہو جاؤں اور سر منڈ والوں۔

<u>فقہ الحدیث:</u> یہ حدیث بال منڈوانے کے وجوب کی دلیل ہے۔

(۲۰۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بال منڈوانے کا حکم عورتوں کے لیے نہیں ان کے لیے بال کترانے کا حکم ہے۔

(۲۰۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم جمرے کو کنکریاں مار چکو تو عورتوں کے سوا تمہارے لیے ہر چیز حلال ہے۔ ایک آدمی نے عرض کی خوشبو بھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تو آپ کو سر پر مشک لگاتے ہوئے دیکھا ہے وہ خوشبو ہے یا نہیں۔

(۲۰۲۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں مشک والی خوشبو لگایا کرتی تھی۔ نسائی میں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے وقت جب آپ نے احرام باندھا (اس سے قبل) خوشبو لگائی اور حلال ہونے کے وقت جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد طواف افاضہ سے قبل خوشبو لگائی تھی۔

قربانی کے دن منیٰ سے طواف افاضہ کے لیے آنا

(۲۰۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن (مکہ آ کر) طواف افاضہ کیا پھر منیٰ جا کر ظہر کی نماز پڑھی۔

(۲۰۲۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قربان گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور قربانی کی پھر سوار ہو کر (مکہ آ کر) طواف افاضہ کیا اور مکہ ہی میں ظہر کی نماز پڑھی۔

<u>فقہ الحدیث:</u> نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زوال سے پہلے طواف افاضہ کیا تھا اور مکہ میں اوّل وقت ظہر کی نماز پڑھی پھر منیٰ میں آ کر دوسری بار لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ (مترجم)

قربانی، بال منڈوانے، کنکریاں مارنے اور طواف زیارت میں تقدیم و تاخیر میں کوئی حرج نہیں

(۲۰۲۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ

النَّحْرِ وَهوَ واقِفٌ عِنْدَ الجَمْرَةِ، فقالَ يا رَسُولَ اللّهِ حَلَقْت قَبْلَ أَنْ أَرْمِي؟ قالَ ارْمِ ولا حَرَجَ، وَأَتاهُ آخرُ، فقالَ إنّي ذَبَحْت قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ؟ قالَ ارْمِ وَلا حَرَجَ، وأَتى آخَرُ فقالَ إنّي أَفَضْت إلى البَيْتِ قَبْلَ أنْ أرْمِي؟ فقالَ ارْمِ وَلا حَرَجَ. وفي رِوايَةٍ عَنهُ: أَنَّهُ شَهِدَ النَّبيَّ ﷺ يَخْطُبُ يومَ النَّحرِ، فقامَ إلَيْهِ رَجُلٌ فقالَ كُنْت أَحْسَبُ أنَّ كَذا قَبْلَ كَذا ثُمَّ قامَ آخَرُ فقالَ كُنْت أَحسَبُ أنَّ كَذا قَبْلَ كَذا حَلَقت قبلَ أنْ أنحرَ نَحَرْت قَبْلَ أنْ أرْمِي وأَشْباهُ ذَلِكَ، فقال النَّبيُّ ﷺ افعَلْ وَلا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ. فَما سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيءٍ إلاَّ قالَ افْعَلْ وَلا حَرَجَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما. ولِمُسْلِم في رِوايَةٍ: فَما سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ يَوْمَئِذٍ عَنْ أمرٍ مِمَّا يَنْسى المرْءُ أو يَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الأُمُورِ قَبلَ بَعْضٍ وأَشْباهِها، إلاَّ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ افعَلوا ولا حَرَجَ.

٢/٢٠٢٧ ـ وعَنْ عَلِيٍّ [عَلَيْهِ السَّلامُ] قالَ: جاءَ رَجلٌ فقالَ يا رَسُولَ اللّهِ حَلَقْت قَبلَ أنْ أنحَرَ، قالَ انحر ولا حَرَجَ، ثمَّ أتاهُ آخَرُ فقالَ يا رَسُولَ اللّهِ إني أَفَضْت قَبلَ أنْ أحْلِقَ قالَ احْلِقْ أو قَصِّرْ وَلا حَرَجَ. رَواهُ أحمَدُ. وفي لَفْظٍ: قالَ إنّي أفَضْت قبلَ أن أحلِقَ. قالَ احلِقْ أو قَصِّرْ ولا حَرَجَ، قالَ وجاءَ آخَرُ فقالَ يا رسُولَ اللّهِ إنّي ذَبَحْت قَبلَ أن أَرْمِيَ، قالَ ارْمِ ولا حَرَجَ، رَواه التِّرمذِيُّ وصَحَّحهُ.

٣/٢٠٢٨ ـ وعَنْ ابنِ عبَّاسٍ أنّ النبيّ ﷺ قيلَ لهُ في الذَّبحِ والحَلقِ والرَّمْي والتَّقديمِ والتَّأخيرِ، فقالَ لا حَرَجَ، مُتَّفَق عليهِ، وفي رِوايَةٍ: سأَلَهُ رَجُلٌ فقالَ حَلَقت قَبلَ أن أذْبَحَ؟ قالَ اذْبَحْ ولا حَرَجَ، وقالَ رَمَيْت بَعْدما أمْسَيْتُ، فقالَ افْعَلْ ولا حَرَجَ. رَواهُ البُخاريُّ وأَبو دَاوُدَ وابنُ ماجَه والنَّسائيُّ، وفي رِوايَةٍ قالَ قالَ رَجُلٌ للنَّبيِّ ﷺ زُرْت قبْلَ أن أرْمِي؟ قالَ لا حَرَجَ، قالَ حَلَقْت قَبْلَ أنْ أذْبَحَ. قالَ لا حَرَجَ، قالَ ذَبَحت قَبلَ أن أَرْمِيَ. قالَ لا حَرَجَ. رَواهُ البُخاريُّ.

١٩ ـ بابُ استحبابِ الخُطْبَةِ يومَ النَّحْرِ

١/٢٠٢٩ ـ عَنِ الهِرْماسِ بْنِ زِيادٍ قالَ: رَأيت النبيّ ﷺ يَخْطُبُ على ناقَتِهِ الْعَضْباء يَومَ الأضحَىٰ بِمنًى. رَواهُ أَحمَدُ وأَبو داوُدَ.

٢/٢٠٣٠ ـ وَعَن أَبي أُمامَةَ قالَ سَمِعْت خُطْبَةَ النبيّ ﷺ بمنًى يَومَ النَّحْرِ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ.

٣/٢٠٣١ ـ وعَنْ عَبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ مُعاذٍ التَّيْميّ قالَ: خَطَبَنا رسولُ اللّهِ ﷺ ونحن بِمنًى فَفُتِحَتْ أَسْماعُنا حتّى كُنّا نَسْمَعُ ما يَقُولُ ونَحْنُ في مَنازِلِنا، فَطَفِقَ يُعَلِّمهُمْ

آپؐ جمرہ کے پاس تشریف فرما تھے۔ آپؐ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کی یارسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے بال منڈوا لیے ہیں فرمایا اب کنکریاں مارلو کوئی حرج نہیں۔ ایک دوسرا آدمی حاضر ہوا اور عرض کی میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی ہے فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مارلو۔ ایک اور آدمی حاضر ہوا اور پوچھا کہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طواف افاضہ (طوافِ زیارت) کر لیا فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مارلو۔ ان کی ایک روایت میں ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے اور آپ کا بقرعید والا خطبہ سن رہے تھے ایک آدمی نے آپؐ کے سامنے کھڑے ہوکر پوچھا میرا خیال تھا کہ فلاں کام فلاں کام سے پہلے ہے پھر دوسرے نے بھی یہی کہا اور کہا میں نے قربانی کرنے سے پہلے بال منڈوا لیے، کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔ اسی طرح کی اور باتیں آپؐ سے پوچھی گئیں۔ آپؐ نے فرمایا کرو کسی بات میں کوئی حرج نہیں آپؐ سے اس دن (تقدیم وتاخیر کے متعلق) جو بھی سوال کیا گیا یہی جواب دیا کہ کوئی حرج نہیں۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے انسان بھول کر یا نادانی سے بعض عبادتیں پہلے یا پیچھے کر لیتا ہے اس روز آپ ﷺ سے اس سلسلے میں جو بھی سوال کیا گیا میں نے آپؐ کا یہی جواب سنا کہ خیر کوئی حرج نہیں۔

(۲۰۲۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ایک شخص آیا اس نے پوچھا یارسول اللہ! میں نے قربانی سے پہلے بال منڈوا لیے ہیں آپؐ نے فرمایا خیر کوئی حرج نہیں اب قربانی کرلو پھر دوسرے نے پوچھا میں نے سر منڈوانے سے پہلے طواف زیارت کر لیا فرمایا خیر کوئی حرج نہیں اب سر منڈوالو یا کٹوالو۔ یہ الفاظ بھی ہیں اس نے پوچھا میں نے بال منڈوانے سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے فرمایا خیر کوئی حرج نہیں اب سر منڈوالو یا کٹوالو۔ دوسرے نے کہا یارسول اللہ! میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی فرمایا خیر کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مارلو۔

(۲۰۲۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے قربانی کرنے، بال منڈوانے اور کنکریاں مارنے کے کام آگے پیچھے کرنے کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا کوئی حرج نہیں۔ ایک روایت میں ہے آپؐ سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں نے قربانی سے پہلے بال منڈوا لیے ہیں فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اب قربانی کرلو۔ بولا میں نے شام کے بعد کنکریاں ماریں فرمایا کرو کوئی حرج نہیں۔ ایک روایت میں ہے انہوں نے کہا ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے طواف زیارت کر لیا فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اس نے عرض کی۔ میں نے قربانی سے پہلے بال منڈوا لیے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اس نے عرض کی میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی فرمایا کوئی حرج نہیں۔

قربانی کے دن خطبہ دینا مستحب ہے

(۲۰۲۹) حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ بقرعید کے دن منیٰ میں عضباء اونٹنی پر خطبہ دے رہے تھے۔

(۲۰۳۰) حضرت ابوامامہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کا خطبہ قربانی کے دن منیٰ میں سنا ہے۔

(۲۰۳۱) حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے منیٰ میں ہمیں جو خطبہ دیا اس سے ہمارے کان کھل گئے۔ ہم آپؐ کے ارشادات اپنی اپنی قیام گاہوں میں سن رہے تھے۔ آپ لوگوں کو احکامِ حج

مَناسِكَهُمْ حتى بَلَغَ الجِمارَ، فَوَضَعَ أُصبعيه السَّبَابَتَيْنِ، ثمّ قالَ بِحِصىٰ الخَذْفِ، ثمّ أَمَرَ المُهاجِرِينَ فَنَزَلُوا في مُقَدَّمِ المَسْجِدِ، وَأَمرَ الأنصارَ فنَزَلُوا مِنْ وَرَاءِ المَسْجِدِ، ثمّ نَزَلَ النّاسُ بَعْدَ ذٰلِكَ. رواهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسائيُّ بِمَعْناهُ.

٢٠٣٢/ ٤ ـ وَعَنْ أبي بَكْرَةَ قالَ خَطَبَنا النبيُّ ﷺ يَومَ النَّحْرِ فقالَ أَتَدْرُونَ أيُّ يومٍ هٰذَا؟ قلْنا اللّٰهُ ورَسُولهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حتى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بغَيْرِ اسمِهِ، قالَ أَلَيْسَ يومَ النَّحْرِ؟ قُلْنا بَلَى، قالَ أيُّ شَهرٍ هٰذا؟ قُلْنا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَسَكَتَ حتى ظَنَنَّا أنه سَيُسمِّيهِ بغيْرِ اسمِهِ، فقالَ أَلَيْسَ ذَا الحِجَّةِ؟ قُلْنا بَلَى، قالَ أيُّ بلَدٍ هٰذَا؟ قُلْنا اللّٰهُ ورسُولهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حتى ظَنَنَّا أنهُ سَيُسمِّيهِ بغيْرِ اسمِهِ، قالَ أليستِ البلْدة؟ قُلنا بَلى، قالَ فإنَّ دِماءَكُمْ وَأَموالكُمْ علَيْكُمْ حَرَامٌ كَحرمَةِ يَومِكُمْ هذا، في شَهرِكُمْ هذا، في بلَدِكُمْ هذا إلى يومِ تَلْقونَ رَبكُمْ، ألا هَلْ بلَّغتُ؟ قالُوا نعَمْ، قالَ اللّٰهُمَّ اشهَدْ فَلْيُبلغِ الشّاهِدُ الغائِبَ، فرُبَّ مُبلَّغٍ أوعى مِنْ سَامِعٍ، فَلا تَرْجِعُوا بعْدِي كُفَّاراً يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقابَ بَعْضٍ. رَواهُ أحمَدُ والبُخاريُّ.

٢٠ ـ بابُ اكتفاءِ القارِنِ لِنُسكَيْهِ بطوافٍ واحدٍ وسَعْيٍ واحدٍ

٢٠٣٣/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عُمرَ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَرَنَ بَيْنَ حَجهِ وعُمْرَتِهِ أَجْزَأَهُ لهُما طَوَافٌ واحِدٌ. رواهُ أَحمَدُ وابنُ ماجه. وفي لَفْظٍ: مَنْ أَحْرَمَ بالْحَجِّ والعُمرَةِ أَجزَأَهُ طَوَافٌ واحِدٌ وَسَعْى واحدٌ منهُما حتى يحلَّ منهُما جميعاً. رَواهُ الترمِذيُّ وقالَ هذا حَدِيثٌ حَسَنٌ غريبٌ، وَفِيهِ دَليلٌ على وجُوبِ السَّعْيِ وَوقُوف التَّحَلُّلِ عليه.

٢٠٣٤/ ٢ ـ وعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عائِشةَ قال: خَرَجْنا معَ النَّبيِّ ﷺ في حجّةِ الوَدَاعِ فأهلَلْنا بِعُمرَةٍ، ثمَّ قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كانَ معَهُ هَدْي فلْيُهِلّ بالحَجِّ معَ العُمْرَةِ ثمَّ لا يحِلُّ حتّى يَحِلّ مِنْهُما جميعاً، فَقدِمْت وأنا حائضٌ ولمْ أَطُف بالْبيْتِ وَلا بَيْنَ الصَّفا والْمَرْوَةِ فَشَكَوت ذٰلِكَ إليهِ، فقالَ انْقُضي رَأسَكِ وامتَشِطي، وأهِلّي بالْحَج، ودَعي العُمْرَةَ قالتْ: ففَعَلْتُ، فلمّا قَضيْنا الحَجَّ أَرسَلَنِي مَعَ عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ أبي بَكرٍ إلى التَّنعيم فاعتَمَرْتُ، فقالَ: هذِهِ مَكانُ عُمْرَتِكِ، قالَتْ: فَطافَ الذينَ كانُوا أَهلُّوا بالعُمْرَةِ بالبَيْتِ وبَيْنَ الصَّفا والمَرْوةِ، ثمّ حَلُّوا، ثمّ طَافوا طوَافاً آخرَ بعدَ أن رَجَعُوا مِنْ مِنى لحجِّهِمْ، وَأمّا الذينَ جَمَعُوا الحَجَ والعُمْرَةَ فإنّما طَافوا طوَافاً وَاحداً. متّفق عليهِ.

٢٠٣٥/ ٣ ـ وعَنْ طَاوسٍ عَنْ عائشةَ أنّها أهلّت بالعُمْرةِ فقدِمَت ولم تَطُفْ بالبَيتِ حينَ حاضتْ فنَسَكَتِ المناسِكَ كُلّها وقَدْ أَهلت بالحَجِّ، فقالَ لها النَّبيُّ ﷺ يومَ النَّفرِ:

سکھا رہے تھے پھر جمرات پر پہنچ کر آپؐ نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں سے باقلہ کے دانوں کے برابر کنکریاں ماریں اور آپؐ کے حکم سے مہاجر مسجد کے آگے اُتر گئے اور انصاری مسجد کے پیچھے۔ پھر بعد میں اور لوگ اتر گئے۔

(۲۰۳۲) حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا۔ آپؐ نے فرمایا جانتے ہو یہ کونسا دن ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خوب جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا شاید آپ اس کا کوئی اور نام بتائیں گے پھر فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ پھر پوچھا یہ کونسا مہینہ ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ خوب جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو گئے ہم نے خیال کیا شاید آپؐ اس کا کوئی اور نام بتائیں گے پھر فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ پھر پوچھا یہ کونسا شہر ہے ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا شاید آپ اس کا کوئی اور نام بتائیں گے فرمایا کیا یہ شہر (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہا کیوں نہیں۔ فرمایا خوب یاد رکھو تمہارے خون اور تمہارے مال اس شہر کی، اس ماہ کی اور اس دن کی حرمت کی طرح اس دن تک حرام ہیں کہ تم اپنے رب سے ملو۔ خبردار! کیا میں نے پیغامِ حق پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا بے شک۔ فرمایا اے اللہ! گواہ رہنا میرا یہ پیغام یہاں موجود لوگ غیر موجود لوگوں تک پہنچا دیں کیونکہ بہت سے وہ لوگ جن کو پیغام پہنچایا جائے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھتے ہیں۔ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

حجِ قران والوں کو دونوں عبادتوں (حج و عمرے) کے لیے ایک ہی سعی و طواف کافی ہے

(۲۰۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ملانے والے کے لیے حج اور عمرے دونوں کے لیے ایک ہی طواف کافی ہے۔ یہ الفاظ بھی ہیں جس نے حج اور عمرے کا احرام باندھا تو اسے دونوں کی طرف سے ایک ہی طواف و سعی کافی ہوگی یہاں تک کہ وہ ان دونوں سے حلال ہو جائے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث دلیل ہے کہ سعی واجب ہے اور حلال ہونا سعی پر موقوف ہے۔

(۲۰۳۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم حجۃ الوداع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج کے لیے) روانہ ہوئے۔ ہم نے عمرے کا احرام باندھا تھا پھر آپؐ نے فرمایا جس کے پاس قربانیاں ہوں وہ حج کا عمرے کے ساتھ احرام باندھ لے پھر وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوگا جب تک دونوں سے حلال نہ ہو جائے۔ راستے میں مجھے حیض شروع ہو گیا۔ ابھی طواف و سعی کی بھی نوبت نہیں آئی تھی۔ میں نے آپؐ سے شکایت کی فرمایا سر کھول کر کنگھی کر لو۔ حج کا احرام باندھ لو، عمرہ چھوڑ دو، آخر میں نے یہی کیا پھر جب ہم نے حج پورا کر لیا تو آپ نے مجھے عبدالرحمٰن کے ساتھ تنعیم بھیجا۔ میں نے وہاں سے عمرے کا احرام باندھا اور عمرہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا یہ عمرہ تمہارے چھوڑے ہوئے عمرے کا بدلہ ہے۔ عمرے والے طواف و سعی کے بعد حلال ہو گئے۔ پھر انہوں نے منیٰ سے واپس آ کر دوسرا طواف (طواف زیارت) حج کا کیا اور قران والوں نے صرف ایک ہی طواف (طواف زیارت) کیا۔

(۲۰۳۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا وہ آئیں۔ ابھی انہوں نے بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کیا تھا کہ حیض آنے لگا۔ انہوں نے (بجز طواف و سعی کے) تمام احکام حج ادا کیے (کیونکہ عمرہ توڑ کر حج کا احرام باندھ لیا تھا) پھر آپؐ نے روانہ ہونے کے دن ان سے فرمایا:

يسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وعُمْرَتِكِ. فأبَت فَبَعَثَ بِها مَعَ عبدِ الرَّحمٰنِ إلى التَّنعِيمِ، فاعتَمَرت بعدَ الحَجِّ. رَواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ.

٢٠٣٦/ ٤ ـ وعَن مُجاهِدٍ عَن عائِشةَ أنَّها حاضَت بِسَرِفَ، فَتطَهَّرت بِعَرفةَ، فقالَ لها رسولُ اللّهِ ﷺ يُجزِي عَنكِ طَوَافُكِ بالصَّفا والمَرْوَةِ عَن حَجِّكِ وعمرَتِكِ. رَواهُ مُسلمٌ وفِيهِ تَنبيهٌ على وجُوبِ السَّعْيِ.

٢١ ـ بابُ المبيتِ بمنى ليالي منى وَرَمْيِ الجمارِ في أيَّامِها

٢٠٣٧/ ١ ـ عَنْ عائِشَةَ قالَتْ: أفاضَ رسُولُ اللّهِ ﷺ مِن آخِرَ يَوم حِينَ صلَّى الظُّهَر ثمّ رجعَ إلى منى فَمَكَثَ بِها لَيالِي أيّامَ التَّشريق يَرْمي الجَمرةَ إذَا زالَت الشَّمسُ، كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَياتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصاةٍ وَيَقِفُ عندَ الأولى وعندَ الثَّانيةِ فيُطيلُ القِيامَ ويَتضرَّعُ ويَرْمي الثَّالِثَةَ لا يقِفُ عندها. رَواهُ أحمَدُ وأبُوا دَاودَ.

٢٠٣٨/ ٢ ـ وعَن ابنِ عبَّاسٍ قالَ: اسْتأْذَنَ العَبَّاسُ رسُولَ اللّهِ ﷺ أن يَبيتَ بِمَكَّةَ لَيالِيَ منى مِنْ أجلِ سِقايَتِهِ فأذِنَ لَهُ مُتفَقٌ عليهِ، ولَهُمْ مِثْلُهُ مِنْ حدِيثِ ابْنِ عُمرَ.

٢٠٣٩/ ٣ ـ وعَنِ ابْنِ عبَّاسٍ قالَ: رمَى رسُولُ اللّهِ ﷺ الجِمارَ حِينَ زَالتِ الشَّمْسُ. روَاهُ أحمَدُ وابْنُ ماجه والتِرمِذيُّ.

٢٠٤٠/ ٤ ـ وعَنِ ابْنِ عمَرَ قالَ: كُنَّا نَتحَيَّنُ فإذَا زالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنا. رَواهُ البُخاريُّ وأبُو دَاوُدَ.

٢٠٤١/ ٥ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ إذَا رَمى الجِمارَ مشى إليها ذَاهِباً وَرَاجِعاً. رَواهُ التِرمِذِيُّ وصَحَّحَهُ، وفي لفظٍ عنْهُ أنهُ كانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَومَ النَّحرِ رَاكِباً وَسائِرَ ذلِكَ ماشِياً ويُخْبِرُهُمْ أنَّ النبيَّ ﷺ كانَ يَفْعل ذلِكَ. رَواهُ أحمَدُ.

٢٠٤٢/ ٦ ـ وعَنْ سَالِمٍ عن ابنِ عُمرَ أنَّهُ كانَ يَرْمِي الجَمْرةَ الدُّنْيا بِسَبعِ حصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حصَاةٍ، ثمَّ يتقَدَّمُ فيُسهِّلُ فيقومُ مُستَقبلَ القِبلةِ طويلاً ويَدْعُو ويَرفعُ يَدَيْهِ، ثُمّ يَرْمِي الوُسْطَى، ثُمَّ يأخُذُ ذَاتَ الشِّمالِ فيُسهِّلُ فَيَقُومُ مُستَقبلَ القِبلَةِ، ثُمّ يَدْعُو ويَرْفَعُ يَديْهِ ويقُومُ طَوِيلاً، ثُمّ يرْمي الجَمرةَ ذاتَ الْعَقَبةِ مِنْ بَطْنِ الوَادِي ولا يقِفُ عِندَها، ثُمَّ ينْصَرِفُ ويَقُولُ هٰكذا رأيت رسولَ اللّهِ ﷺ يَفعَلهُ. رَواهُ أحمدُ والْبُخاريُّ.

٢٠٤٣/ ٧ ـ وعَنْ عاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ رَخَّصَ لِرعاءِ الإبِلِ في البَيْتوتَةِ عَنْ مِنَى يَرْمُونَ يَومَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرمُونَ الْغَداةَ ومِنْ بَعْدِ الغَدِ لِيَومينِ، ثمَّ يَرمُونَ يَومَ النَّفْرِ. رَواهُ الخَمْسَةُ وصَححَهُ التِّرمِذِيُّ، وفي رِوَايَةٍ: رَخَّصَ للرعَاءِ أَنْ يَرموا يَوماً ويَدَعُوا يَوماً. رَواهُ أبُو دَاودَ والنَّسائيُّ.

تمہیں تمہارے حج اور عمرے کے لیے یہی طواف (طواف زیارت) کافی ہے مگر وہ نہیں مانیں۔ چنانچہ آپؐ نے انہیں حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنعیم بھیجا اور (وہاں سے عمرے کا احرام باندھ کر) حج کے بعد عمرہ کیا۔

(۲۰۳۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کو سرف میں حیض شروع ہوا اور عرفات میں پہنچ کر پاک ہوگئیں۔ آپؐ نے ان سے فرمایا تمہارا صفا مروہ کا طواف تمہارے حج وعمرے کے لیے کافی ہے۔

فقہ الحدیث: اس حدیث میں بھی سعی کے واجب ہونے پر تنبیہ ہے۔

منیٰ میں رات گزارنا اور ایام منیٰ میں جمرات پر کنکریاں مارنا

(۲۰۳۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ظہر پڑھ کر (مکہ سے) واپس ہوئے اور ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳) میں منیٰ ہی میں ٹھہرے رہے اور زوال کے بعد جمرات پر کنکریاں مارتے تھے۔ ہر جمرے پر سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر فرماتے اور پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس دیر تک کھڑے ہوکر عاجزی سے گڑگڑا، گڑگڑا کر دعائیں مانگتے تھے اور تیسرے جمرے پر کنکریاں مار کر نہیں ٹھہرتے تھے۔

(۲۰۳۸) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا حضرت عباسؓ نے رسول اللہؐ سے ایام منیٰ میں پانی پلانے کے لیے مکہ میں راتیں گزارنے کی اجازت لے لی تھی۔ صحیحین میں اس کی مانند حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث ہے۔

(۲۰۳۹) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرات کو سورج ڈھلنے پر کنکریاں ماریں۔

(۲۰۴۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ہم زوال کا انتظار کرتے رہتے تھے۔ اور زوال ہوتے ہی کنکریاں مارا کرتے تھے۔

(۲۰۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمرات پر کنکریاں مارنے کے لیے (پیدل) آتے جاتے تھے۔ ان کے یہ الفاظ بھی ہیں کہ وہ قربانی کے دن جمرہ کو سوار ہوکر کنکریاں مارتے تھے اور باقی پیدل جا کر انہوں نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

(۲۰۴۲) حضرت سالم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جمرۂ دنیا پر سات کنکریاں مارتے۔ ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے پھر آگے بڑھ کر ہموار زمین پر قبلہ رُو کھڑے ہوکر دونوں ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعائیں مانگتے پھر جمرۂ وسطیٰ پر کنکریاں مارتے پھر بائیں طرف ہٹ کر ہموار زمین پر آ کر قبلہ رو کھڑے ہوکر ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعائیں مانگتے۔ پھر وادی کے اندر سے جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارتے اس کے پاس بغیر ٹھہرے واپس ہوجاتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۲۰۴۳) حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے چرواہوں کو منیٰ میں نہ ٹھہرنے کی رخصت دے دی تھی وہ قربانی کے دن کنکریاں مارتے، پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن دو دنوں کی روانگی کے دن کنکریاں مارتے تھے۔ ایک روایت میں ہے آپؐ نے چرواہوں کو ایک دن ناغہ کرکے کنکریاں مارنے کی رخصت دے دی تھی۔

٨/٢٠٤٤ ـ وعَنْ سَعْدِ بْنِ مالَكٍ قالَ: رَجَعْنا في الحَجَّةِ مَعَ النبيِّ ﷺ وبَعْضنا يقولُ رَمَيْت بِسَبْع حَصَيَاتٍ، وبَعْضُنا يقولُ رَمَيْت بِسِتِّ حَصَياتٍ، ولَمْ يَعِبْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ. رَواهُ أَحْمَدُ والنَّسائِيُّ.

٢٢ ـ بابُ الخطبةِ أوسَطَ أيام التشريق

١/٢٠٤٥ ـ عَنْ سَرّاءَ بنتِ نَبْهانَ قالَتْ خَطَبَنا رسُولُ اللّهِ ﷺ يَومَ الرُّؤوسِ، فقالَ أيُّ يَوم هَذَا؟ قُلْنا اللّهُ ورَسولهُ أعلَمَ، قالَ أَلَيْسَ أوسَطَ أَيّامِ التَّشريقِ. رواهُ أَبُو داودَ، وقالَ وَكَذٰلِكَ قالَ عَمُّ أَبِي حُرة الرَّقاشِي إنَّهُ خَطَبَ أوسَطَ أَيّامَ التَّشريقِ.

٢/٢٠٤٦ ـ وَعَنْ ابْنِ أَبِي نَجيح عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي بَكْرٍ قالا: رَأَيْنا رَسُولَ اللّهِ ﷺ يَخْطُبُ بينَ أَوسَطِ أَيّامَ التَّشريقِ ونحنُ عِندَ رَاحِلَتِهِ وَهِيَ خُطْبَةُ رَسُولِ اللّهِ ﷺ الّتي خَطَبَ بِمِنًى. رَواهُ أَبُو داوُدَ.

٣/٢٠٤٧ ـ وعَنْ أَبِي نَضرَةَ قالَ: حَدَّثَني مَنْ سَمِعَ خُطْبَةَ النَّبيِّ ﷺ في أَوسَطِ أَيّامِ التَّشريقِ، فقالَ يا أَيُّها النّاسُ ألا إنّ رَبَّكُمْ واحِدٌ وإنَّ أَباكُمْ واحِدٌ. أَلا لا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ على عَجَمِيٍّ، وَلا لِعَجَمِيٍّ على عَرَبِيٍّ، وَلا لأَحْمَرَ على أَسْوَدَ، وَلا لأَسْوَدَ عَلَى أَحمَرَ إلاّ بِالتَّقوَى أَبَلّغتُ؟ قالوا: بَلّغَ رسُولُ اللّهِ ﷺ. رَواهُ أَحمَدُ.

٢٣ ـ بابُ نزولِ المحصَّبِ إذَا نَفر مِنْ مِنًى

١/٢٠٤٨ ـ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ صلّى الظُّهرَ والْعَصْرَ والمَغْرِبَ والعِشَاءَ، ثمّ رَقَدَ رَقْدَة بالْمُحصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ إلى البَيْتِ فَطافَ بِهِ. رَواهُ الْبُخارِيُّ.

٢/٢٠٤٩ ـ وعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النبيَّ ﷺ صَلّى الظُّهرَ والعَصر والمَغرِبَ والْعِشَاء بالْبَطْحاءِ، ثمّ هَجَعَ هَجْعَةً، ثُمَّ دخَلَ مكّةَ وكانَ ابْنُ عمَرَ يَفعلهُ. رَواهُ أَحمدُ وأَبُو داوُدَ والبُخاريُّ بِمَعْناهُ.

٣/٢٠٥٠ ـ وعَنِ الزّهريِّ عَنْ سَالم أَنَّ أَبا بَكْرٍ وعُمَرَ وابْنَ عُمرَ كانُوا يَنزِلُونَ الأَبْطَحَ قالَ الزُّهرِيُّ وأَخْبَرَني عُرْوَة عَنْ عائشَةَ أَنَّها لَمْ تَكُنْ تَفعَلُ ذٰلِكَ وقالَتْ: إِنَّما نَزَلَهُ رسُولُ اللّهِ ﷺ لأنهُ كانَ منزِلاً أَسمحَ لخُرُوجِهِ. رَواهُ مسلِمٌ.

٤/٢٠٥١ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: نُزُول الأَبْطَحِ لَيْسَ بسُنّةٍ إنّما نَزَلهُ رسُول اللّهِ ﷺ لأَنَّهُ كانَ أَسمَحَ لخُرُوجِهِ إذَا خَرَجَ.

٥/٢٠٥٢ ـ وعَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ: التَّحْصيبُ لَيْسَ بِشَيءٍ إِنّما هُوَ مَنْزِلٌ نَزلهُ رَسُولُ اللّهِ ﷺ. مُتّفَقٌ عَلَيْهِما.

(۲۰۴۴) حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم سفرِ حج میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپس لوٹے۔کوئی کہہ رہا تھا میں نے سات کنکریاں ماریں اور کوئی کہہ رہا تھا میں نے چھ کنکریاں ماریں اور کوئی کسی کو برا نہ کہتا تھا۔

ایام تشریق کے درمیانی دن کا خطبہ

(۲۰۴۵) حضرت سراء بنت نبہان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سریوں کے دن (۱۲ رذی الحج) خطبے میں فرمایا یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔فرمایا کیا یہ ایام تشریق کا درمیانی دن نہیں ہے۔ابوداؤد نے کہا ابوحرہ رقاشی کے چچا نے بھی یہی کہا ہے کہ آپؐ نے ایام تشریق کے درمیانی دن خطبہ دیا تھا۔

(۲۰۴۶) حضرت ابونجیح نے اپنے باپ سے انہوں نے بنوبکر کے دو آدمیوں سے روایت کی انہوں نے کہا ہم نے نبی اکرم ﷺ کو ایامِ تشریق کے درمیانی دن خطبہ دیتے ہوئے دیکھا۔ہم آپؐ کی سواری کے پاس تھے۔اور یہ خطبہ رسول اللہ ﷺ کا منیٰ والا خطبہ ہے۔

(۲۰۴۷) حضرت ابونضرۃ سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھے اس نے حدیث بیان کی جس نے نبی اکرم ﷺ کا ایام تشریق کے درمیانی دن میں خطبہ سنا تھا۔آپؐ نے فرمایا لوگو! خوب یاد رکھو تمہارا معبود ایک ہی ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہی ہے۔یاد رکھو عربی کو عجمی پر،عجمی کو عربی پر،گورے کو کالے پر اور کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں مگر تقوے کی بنا پر۔کیا میں نے دین پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے پہنچا دیا ہے۔

حاجیوں کا منیٰ سے روانہ ہو کر محصب میں اُترنا

(۲۰۴۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر،عصر،مغرب اور عشاء پڑھی پھر آپؐ محصب میں کچھ دیر سو گئے پھر سوار ہو کر بیت اللہ آئے اور طواف کیا۔

(۲۰۴۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر وعصر ومغرب وعشاء بطحاء میں پڑھی پھر تھوڑی دیر سو گئے پھر مکہ تشریف لائے۔حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(۲۰۵۰) حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ ابطح (محصب) میں اترتے تھے۔امام زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی کہ وہ نہیں اترتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ آپ محصب میں مدینہ جانے کے لیے اپنی سہولت کی وجہ سے اتر گئے تھے۔

(۲۰۵۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا ابطح میں اترنا سنت نہیں ہے آپ یہاں اس وجہ سے اترے تھے کہ یہ جگہ آپؐ کے مدینہ جانے کے لیے سہولت والی تھی۔

(۲۰۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا محصب میں اترنا کچھ نہیں وہ تو ایک منزل ہے جس میں آپ اُتر گئے تھے۔

فقہ الحدیث: معلوم ہوا کہ محصب میں ٹھہرنا احکام حج میں شامل نہیں ہاں آپؐ کے ٹھہرنے کی وجہ سے مستحب ہے (مترجم)

٢٤ ـ بابُ ما جاءَ في دخولِ الكَعْبَةِ والتَّبرُّكِ بِها

٢٠٥٣/١ ـ عَنْ عائِشَةَ قالت: خرَجَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِي وَهوَ قَرِيرُ العَيْنِ طَيِّبِ النَّفسِ، ثمّ رَجَعَ إليَّ وَهوَ حَزِينٌ، فقُلْت لهُ، فقالَ: إنِّي دَخلْت الكَعبَةَ وَوَدِدْت أنّي لَمْ أكُنْ فَعَلت إنِّي أخافُ أنْ أكُونَ أتعَبْت أُمّتِي مِنْ بَعْدِي. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاّ النّسائيُّ وصَحّحَهُ التِرمِذيُّ.

٢٠٥٤/٢ ـ وعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قالَ: دَخلْت مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ البَيْتَ فَجلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وأثْنَىٰ عَلَيْهِ وكَبّرَ وهَلّلَ، ثُمّ قامَ إلَى ما بيْنَ يَدَيْهِ مِنَ البَيتِ، فَوضعَ صَدْرَهُ عَليهِ وخَدَّهُ ويَدَيْهِ، ثُمّ هَلّلَ وكَبّرَ ودَعا، ثُمّ فَعلَ ذَلِكَ بالأرْكَانِ كلِّها، ثُمّ خرجَ فأقْبَلَ على القِبْلَةِ وَهُوَ على البابِ، فقالَ هٰذِهِ القِبْلَةُ، هٰذِهِ القِبْلَةُ مرّتَيْنِ أو ثلاثَةً. رَواهُ أحمَدُ والنّسائيُّ.

٢٠٥٥/٣ ـ وعَنْ عبْدِ الرّحْمٰنِ بْنِ صَفْوَانَ قالَ: لَمّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكّةَ انطَلَقْت فَوافَقْتُهُ قَدْ خَرَجَ مِنَ الكَعْبَةِ وأصحابُهُ قَدِ استلمُوا البَيْتَ مِنَ البابِ إلى الحطِيمِ وقَدْ وضعوا خدودَهمْ على البَيْتِ ورسُولُ اللّٰهِ ﷺ وسْطهم. رَواهُ أحْمَدُ وأبُو داوُدَ.

٢٠٥٦/٤ ـ وعَنْ إسْماعِيلَ بْنِ أَبي خالِدٍ قالَ: قلت لعبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبي أوفَى: أدخَلَ النّبيُّ ﷺ البَيْت في عُمْرَتِهِ؟ قالَ: لا. مُتّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٥ ـ بابُ ما جاءَ في ماءِ زَمْزَمَ

٢٠٥٧/١ ـ عَنْ جابِرٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّٰهِ ﷺ ماءُ زَمْزَمَ لِما شُرِبَ لهُ، رَواهُ أحمدُ وابنُ ماجَه.

٢٠٥٨/٢ ـ وعَنْ عائِشَةَ أنّها كانَتْ تَحْمِلُ مِنْ ماءِ زَمْزَمَ وتُخْبِرُ أنّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ كانَ يَحْملهُ. رَواه التِرمِذيُّ وقالَ: حَديثٌ حَسنٌ غَريبٌ.

٢٠٥٩/٣ ـ وعَنِ ابْنِ عباسٍ أنّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جاءَ إلى السِّقَايَةِ فاسْتَسْقَى، فقالَ العَبّاسُ: يا فَضلُ اذهَبْ إلى أُمِّكَ فأْتِ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِشَرابٍ مِنْ عندِها، فقالَ: «اسْقِنِي»، فقالَ: يا رسُولَ اللّٰهِ إنّهم يَجْعلُونَ أيْدِيَهمْ فِيهِ، قالَ: «اسْقِني» فَشَرِبَ ثُمّ أتَى زَمْزَمَ، وهُمْ يَسْتَقُونَ ويَعْمَلُونَ فِيها، فقالَ: «اعْمَلُوا فإنّكُمْ على عَملٍ صَالحٍ، ثمّ قالَ لَولا أنْ تُغلَبُوا لَنَزَلْت حتَّى أضَعَ الحَبْلَ، يعنِي على عاتِقِه، وأشارَ إلى عاتِقِهِ. رَواهُ البُخاريُّ.

بیت اللہ میں داخل ہونا

(۲۰۵۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے جب تشریف لے گئے تو خوش وخرم اور خوش طبع تھے پھر آپ تشریف لائے تو غمگین تھے۔ میں نے پوچھا تو فرمایا میں کعبہ کے اندر گیا تھا اگر نہ جاتا تو اچھا ہوتا مجھے ڈر ہے کہ یہ بات میرے بعد میں آنے والی امت کے لیے تکلیف کا باعث نہ بن جائے۔

(۲۰۵۴) حضرت اسامۃ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خانہ کعبہ میں داخل ہوا تھا۔ آپؐ نے بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھا پھر آپؐ نے اپنے سامنے والی بیت اللہ کی دیوار کی طرف کھڑے ہو کر اور اپنا سینہ اور رخسار اور دونوں ہاتھ ملتزم پر رکھ کر تکبیر وتہلیل کہی اور دعا مانگی پھر تمام ارکان کے ساتھ اسی طرح کیا پھر نکل کر قبلہ رُو دروازے پر کھڑے ہو کر دو یا تین بار فرمایا یہی قبلہ ہے۔

(۲۰۵۵) حضرت عبدالرحمٰن بن صفوان سے مروی ہے انہوں نے فرمایا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا میں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لیے) چلا۔ جب میں آپؐ سے ملا تو آپؐ اس وقت کعبہ سے نکل آئے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم بیت اللہ کے دروازے سے حطیم تک استلام کر رہے تھے اور اپنے رخسارے خانہ کعبہ پر رکھے ہوئے تھے۔ نبی اکرمؐ درمیان میں تھے۔

(۲۰۵۶) حضرت اسماعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمرے میں بیت اللہ میں داخل ہوئے فرمایا نہیں۔

آبِ زمزم کے مسائل

(۲۰۵۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آبِ زمزم جس مطلب کے لیے پیا جائے وہی حاصل ہو جاتا ہے۔

(۲۰۵۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ آبِ زمزم اٹھا کر لے جایا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھا کر لے جایا کرتے تھے۔

(۲۰۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پلانے والے کے پاس تشریف لائے اور پانی مانگا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ سے کہا اپنی ماں کے پاس جاؤ اور آپ کے لیے پانی لے آؤ۔ آپؐ نے فرمایا مجھے پلاؤ۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ فرمایا مجھے پلاؤ۔ چنانچہ آپؐ نے پانی پیا۔ پھر آبِ زمزم کے پاس آئے لوگ پانی پی رہے تھے اور کھینچ بھی رہے تھے۔ فرمایا کھینچتے رہیے نیک کام کر رہے ہو اگر تم عاجز نہ آ جاؤ تو میں اتر کر رسی اپنے کندھے پر رکھتا۔ (آپؐ نے کندھے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا)۔

٤/٢٠٦٠ ـ وعَنِ ابنِ عبَّاس أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ: «إنَّ آيَةَ ما بَيْنَنا وبَيْنَ المُنافِقِينَ لا يَتضلَّعُونَ مِنْ ماءِ زَمْزَمَ. رَواهُ ابْنُ ماجه.

٥/٢٠٦١ ـ وعَنِ ابْنِ عَبّاس قالَ قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ ماءُ زَمْزَمَ لِما شُرِبَ لهُ، إنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشفِي بهِ شَفاكَ اللّهُ، وإنْ شَرِبْتَهُ يُشْبِعُكَ أَشْبَعَكَ اللّهُ بهِ، وإنْ شَرِبْتَهُ لقَطْعِ ظَمَئِكَ قَطَعَهُ اللّهُ وَهِيَ هَزْمَةُ جبْرِيلَ وسُقْيا الله إِسْماعيلَ. رَواهُ الدّارقطْنيُّ.

٢٦ ـ بابُ طوافِ الوَداعِ

١/٢٠٦٢ ـ عَنِ ابْنِ عبّاسٍ قالَ: كانَ النّاسُ يَنصَرِفُونَ في كُلِّ وجْهٍ، فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ لا يَنْفِرُ أَحَدٌ حتّى يَكونَ آخِرَ عَهدِهِ بالبَيْتِ. رَواه أَحمَدُ ومُسْلم وأبو داودَ وابْنُ ماجَه. وفي رِوايَةٍ: أُمِرَ النّاسُ أَنْ يكُونَ آخِرَ عَهدِهِمْ بالبَيْتِ، إلاَّ أَنهُ خُفِّفَ عَنِ المَرْأَةِ الحَائِضِ. متّفَقٌ عَليهِ.

٢/٢٠٦٣ ـ وعَنِ ابْنِ عبّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ رخصَ لِلْحائِضِ أَنْ تَصْدُرَ قَبْلَ أَنْ تطُوفَ بالبَيْتِ إذَا كانَتْ قَدْ طَافَتْ في الإِفَاضَةِ. رَواهُ أَحمَدُ.

٣/٢٠٦٤ ـ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنت حُيَيٍّ بعْدَ ما أَفاضتْ، قالَتْ: فَذَكَرْت ذَلِكَ لرسُولِ اللّهِ ﷺ فقالَ: «أحابِسَتُنا هِيَ»، قُلْتُ: يا رسُولَ اللّهِ إنَّها قَدْ أَفاضتْ وطَافَتْ بالبَيْتِ ثمّ حاضَتْ بَعدَ الإِفاضةِ، قالَ فَلْتَنْفِرْ إذَنْ. مُتّفَقٌ عليهِ.

٢٧ ـ بابُ ما يقولُ إذا قَدِمَ مِنْ حَجٍّ أَو غَيْرِهِ

١/٢٠٦٥ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النبيَّ ﷺ كانَ إذا قفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَو حَجٍ أَو عُمْرَةٍ يُكبِّرُ على كُلِّ شرف مِنَ الأرْضِ ثلاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثمّ يقولُ: لا إلهَ إلاَّ اللّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لهُ، لهُ المُلْكُ ولهُ الحَمْدُ وَهُوَ على كُلِّ شيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللّهُ وعدَه، ونَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحدَهُ. مُتفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٨ ـ بابُ الفَوَاتِ والإِحْصَارِ

١/٢٠٦٦ ـ وعَنِ عِكْرِمَةَ عَنِ الحَجّاجِ بْنِ عَمْرو قالَ: سَمِعْت رَسُولَ اللّهِ ﷺ يقولُ: مَنْ كُسِرَ أَو عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وعَليهِ حَجَّةٌ أُخْرَى، قال: فَذَكَرْت ذَلِكَ لابْنِ عَبّاسٍ وأَبي هُرَيْرَةَ، فقالا صَدَقَ. رَواهُ الخَمْسَةُ، وفِي رِوَايَةٍ لأبِي داوُدَ وابْن ماجه: مَنْ عَرِجَ أَو كُسِرَ أَو مَرِضَ... فَذَكَرَ مَعْناهُ. وفِي رِوَايَةٍ ذَكَرَها أَحْمَدُ في رِوايَةِ المَرْوَزِيِّ. مَنْ حُبِسَ بِكَسْرٍ أَو مَرَضٍ.

(۲۰۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے اور منافقوں کے درمیان یہ علامت ہے کہ وہ آبِ زمزم خوب سیراب ہو کر نہیں پیتے۔

(۲۰۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آبِ زمزم جس غرض کے لیے پیا جائے اسی کے واسطے ہے۔ اگر شفا کے لیے پیو گے تو اللہ تمہیں شفا دے گا اگر سیر ہونے کے لیے پیو گے تو اللہ سیر کرے گا اور سیراب ہونے کے لیے پیو گے تو اللہ تمہیں سیراب کر دے گا۔ یہ حضرت جبرائیل کا کنواں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت اسماعیل کی پیاؤ ہے۔

طوافِ وداع

(۲۰۶۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا لوگ ہر طرف سے واپس ہو جایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تک کوئی نہ جائے جب تک آخری بار طوافِ وداع نہ کر لے۔ ایک روایت میں ہے آپؐ نے لوگوں کو حکم دیا کہ چلتے وقت آخری عبادت طواف ہے ہاں آپؐ نے حیض والی عورت کو رخصت دے دی۔

(۲۰۶۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم ﷺ نے حیض والی عورت کو رخصت دے دی کہ وہ طوافِ کعبہ کیے بغیر چلی جائے بشرطیکہ طواف زیارت کر چکی ہو۔

(۲۰۶۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا صفیہ کو طوافِ زیارت کے بعد حیض شروع ہو گیا۔ میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا کیا یہ ہمیں روک دے گی؟ میں نے عرض کی یا رسولؐ اللہ! طوافِ زیارت کر چکی ہیں بعد میں حیض آیا ہے فرمایا پھر تو انہیں چلنا چاہیے۔

حج یا سفر سے واپسی کی دُعاء

(۲۰۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی جنگ یا حج یا عمرے سے واپس ہوتے تو ہر چڑھائی پر تین تکبیریں کہہ کر فرماتے لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه لَاشَرِيْكَ لَه لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ o صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَه وَنَصَرَ عَبْدَه وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَه ۔یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے۔ ہم واپس ہو رہے ہیں، اللہ سے توبہ کر رہے ہیں، اپنے رب کے عبادت گزار ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا فرمایا، اپنے بندے کی مدد کی اور اسی نے تنہا لشکروں کو شکست دی۔

حج کا فوت ہو جانا۔ حاجی کا راستے ہی میں کسی وجہ سے رُک جانا

(۲۰۶۶) حجاج رضی اللہ عنہ بن عمرو سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اگر کسی کا پاؤں وغیرہ ٹوٹ جائے اور وہ لنگڑا ہو جائے وہ حلال ہو گیا اس پر دوسرا حج ہے میں نے یہ مسئلہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ دونوں نے فرمایا ٹھیک ہے۔ ابو داؤد اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ جو لنگڑا ہو جائے یا اس کی ہڈی وغیرہ ٹوٹ جائے یا بیمار پڑ جائے (آگے اس کے ہم معنی روایت بیان کی ہے) احمد کی ایک روایت میں ہے جس کو مروزی کی روایت میں ذکر کیا ہے جو کوئی ٹوٹ جانے یا بیمار پڑ جانے کی وجہ سے روک دیا گیا ہو۔

٢/٢٠٦٧ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كانَ يقولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رسُولِ اللَّهِ ﷺ إنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الحَجِّ طَافَ بِالبَيْتِ وبِالصفَا والمَرْوَةِ، ثُمَّ يَحِلُّ مِنْ كُلِّ شيءٍ، حَتَّى يَحُجَّ عاماً قَابِلاً فَيُهدِي أَو يَصُومُ إنْ لَمْ يَجِدْ هَدياً. رواهُ البُخاريُّ والنَّسائيُّ.

٣/٢٠٦٨ ـ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ أَنَّهُ أَمَرَ أَبا أَيُّوبَ صَاحِبَ رسولِ اللَّهِ ﷺ وَهَبَّارَ بْنَ الأَسْوَدِ حِينَ فاتَهُما الحَجُّ فَأَتَيا يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ يَحِلاَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ يَرْجِعا حَلالاً ثُمَّ يَحُجَّا عاماً قَابِلاً وَيَهدِيا فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلاثَةِ أَيَّام فِي الحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إلى أَهلِهِ.

٤/٢٠٦٩ ـ وَعَنْ سُلَيْمانَ بْنِ يَسارٍ أَنَّ ابْنَ حُزَابَةَ المَخْزومِيَّ صُرِعَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بالحَجِّ فَسَأَلَ عَلى الماءِ الَّذِي كانَ عَلَيهِ، فَوَجَدَ عَبد اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وعَبْد اللَّهِ بْنَ الزُّبَيرِ وَمَرْوانَ بْنَ الحَكَمِ فَذَكَرَ لَهمُ الَّذِي عَرَضَ لَهُ وَكُلُّهُمْ أَمَرَهُ أَنْ يَتَدَاوى بِما لا بُدَّ مِنْهُ وَيَفتَدِيَ، فَإِذا صَحَّ اعْتَمَرَ فَحَلَّ مِنْ إِحْرَامِهِ ثُمَّ عَلَيْهِ أَنْ يَحِجَّ قابِلاً وَيهدِيَ.

٥/٢٠٧٠ ـ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّه قالَ: مَنْ حُبِسَ دونَ البَيْتِ بِمَرَضٍ فَإِنَّهُ لا يَحِلُّ حَتَّى يَطوفَ بِالبَيْتِ. وَهٰذِهِ الثَّلاثَةُ لِمالِك في «المُوَطَّأ».

٦/٢٠٧١ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: لا حَصْرَ إلاَّ حَصْرَ الْعَدُوِّ. رَواهُ الشَّافِعِيُّ في مُسْنَدِهِ.

٢٩ ـ بابُ تَحلُّلِ المُحْصَرِ عَنِ العُمْرَةِ بالنَّحْرِ ثُمَّ الحَلْقِ حيثُ حُصِرَ مِنْ حِلٍّ أَو حَرَمٍ، وأَنَّهُ لا قَضَاءَ عليهِ

١/٢٠٧٢ ـ عَنِ المِسْوَرِ وَمَرْوَانَ في حَدِيثِ عُمْرة الحُدَيْبِيَةِ والصُّلحِ أن النبيَّ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قالَ لأَصحَابِهِ: قُوموا فانحَرُوا ثُمَّ احْلِقوا. رَواهُ أحمدُ والبُخارِيُّ وأَبو داوُدَ. وَلِلْبُخاري عَنِ المِسْوَرِ أَنَّ النبيَّ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وأَمرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ.

٢/٢٠٧٣ ـ وعَنِ المِسْوَرِ وَمَرْوَانَ قالا: قَلَّدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْهَدْيَ وأَشْعَرَهُ بِذِي الحُلَيْفَةِ، وأَحْرَمَ مِنْها بِالعُمْرَةِ، وَحَلَقَ بِالحُدَيْبِيَةِ في عُمْرَتِهِ، وأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ، وَنَحَرَ بالحُدَيْبِيَةِ قَبلَ أَنْ يَحْلِقَ، وأَمرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ. رَواهُ أَحمدُ.

٣/٢٠٧٤ ـ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ: إنَّما البَدَلُ على مَنْ نَقَضَ حَجَّهُ بِالتَّلَذُّذِ، فأما مَنْ حَبَسَهُ عَدُوٌّ أَو غيرُ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ يَحِلُّ وَلا يَرْجِعُ، وإنْ كانَ مَعَهُ هَدْيٌ وهُوَ مُحصرٌ نَحرَهُ إنْ كانَ لا يَستَطِيعُ أن يَبْعَثَ بِهِ، وإن اسْتَطَاعَ أَنْ يَبْعَثَ بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الهَدْيُ

(۲۰۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرمایا کرتے تھے کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت کافی نہیں؟ اگر کوئی حج سے روک دیا جائے (اگر ہو سکے) تو بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر وہ ہر چیز سے حلال ہو جائے گا اور اگلے سال حج کرے اور قربانی کرے۔ اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو روزے رکھ لے۔

(۲۰۶۸) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ صحابی رسول اللہ کو اور ہبار بن اسود کو حکم فرمایا جبکہ ان دونوں کا حج فوت ہو گیا تھا اور وہ قربانی کے دن آئے تھے کہ عمرے سے حلال ہو کر واپس ہو جائیں پھر اگلے سال حج کریں اور قربانی کریں اگر قربانی کا مقدور نہ ہو تو تین روزے حج میں اور سات گھر جا کر رکھیں۔

(۲۰۶۹) حضرت سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابن حزابہ مخزومی حج کے احرام کی حالت میں مکہ کے کسی راستے میں گر پڑے تھے اور انہوں نے اس چشمے پر جہاں وہ تھے پوچھا (کوئی صحابی بھی ہے؟) وہاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور مروان بن حکم مل گئے۔ ان سے اپنی چوٹ کا حال بیان کیا سب نے بالاتفاق مسئلہ بتایا کہ ضروری علاج کراؤ جس کے بغیر چارہ نہیں اور فدیہ دو پھر تندرست ہو کر عمرہ کرو اور حلال ہو جاؤ پھر اگلے سال حج اور قربانی کرو۔

(۲۰۷۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جو کوئی بیت اللہ پہنچنے سے پہلے پہلے بیماری کی وجہ سے روک دیا جائے تو وہ حلال نہیں ہوگا جب تک بیت اللہ کا طواف نہ کر لے۔

(۲۰۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رکاوٹ دشمن ہی کی ہے۔

حاجی جہاں کہیں روک دیا جائے خواہ حرم میں یا غیر حرم میں وہ عمرے سے قربانی کر کے اور بال منڈوا کر حلال ہو جائے گا اور اس پر قضا نہیں

(۲۰۷۲) حضرت مسور رضی اللہ عنہ اور مروان کی عمرہ حدیبیہ اور صلح والی حدیث میں ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ صلح نامے کی تحریر سے فارغ ہو گئے تو آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فرمایا اٹھ کر قربانیاں کرو اور بال منڈوالو۔ بخاری میں ہے کہ حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بال منڈوانے سے پہلے قربانی کی اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس کا حکم فرمایا۔

(۲۰۷۳) حضرت مسورؓ و مروانؒ سے مروی ہے ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں قربانیوں کو ہار پہنایا اور اشعار کیا (خون نکال کر داغ لگائے) اور عمرے کا احرام باندھا اور حدیبیہ میں اپنے عمرے میں بال منڈوائے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس کا حکم فرمایا اور حدیبیہ میں بال منڈوانے سے پہلے قربانی کی اور صحابی رضی اللہ عنہ کو بھی اس کا حکم فرمایا۔

(۲۰۷۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا بدل تو اس پر ہے جس نے کسی لذت کی وجہ سے حج توڑ دیا ہو لیکن جسے دشمن وغیرہ نے روک دیا ہے وہ حلال ہو جائے گا اور رجوع نہیں کرے گا اور اگر اس کے پاس قربانی ہے اور وہ روک دیا گیا ہے اور قربانی بھیجنے پر بھی قادر نہیں تو وہیں ذبح کر ڈالے اور اگر بھیج سکتا ہے تو جب تک قربانی ٹھکانے نہ لگے گی حلال نہ ہوگا۔

محلَّهُ. أَخْرَجَهُ البُخارِيُّ، وقالَ مالِكٌ وغَيرُهُ يَنْحَرُ هَدْيَهُ ويَحْلِقُ في أيِّ مَوضِعٍ كانَ ولا قَضاءَ عليهِ لأنَّ النبيَّ ﷺ وأصحابَهُ بِالحُدَيْبِيَةِ نَحَرُوا وحَلَقوا وحَلُّوا مِنْ كلِّ شَيءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وقَبْلَ أنْ يَصِلَ الهَدْيُ إلى البَيْتِ، ثُمَّ لَمْ يَذْكُرُوا أَنَّ النَّبيَّ ﷺ أَمَرَ أَحَداً أَنْ يَقْضُوا شَيْئاً، ولا يَعودوا لَهُ، والحُدَيْبِيَةُ خَارِجَ الحَرَمِ. كُلُّ هذا كَلامُ البُخارِيِّ في «صَحِيحِهِ».

٤ ـ أبوابُ الهَدَايَا والضَّحَايَا

١ ـ بابٌ في إشْعَارِ البُدْنِ وتقليدِ الْهَدْي كلِّهِ

٢٠٧٥/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ صلَّى الظُّهرَ بِذِي الحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا ناقَتَهُ فأشْعَرَها في صَفْحَةِ سِنامِها الأَيْمَنِ وَسلتَ الدَّمَ عَنها وَقَلَّدَها نَعْلَيْنِ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فلمَّا اسْتَوَتْ بِهِ على الْبَيْداءِ أَهَلَّ بالحَجِّ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ وأَبُو دَاوُدَ والنَّسَائِيُّ.

٢٠٧٦/ ٢ ـ وعَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قالا: خَرَجَ النَّبيُّ ﷺ مِنَ المَدِينَةِ في بِضْعَ عشرَةَ مائةً مِنْ أَصْحَابِهِ حتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النبيُّ ﷺ الهَدْيَ وأَشْعَرَهُ وأَحْرَمَ بالعُمْرَةِ. رَواهُ أَحْمَدُ والبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

٢٠٧٧/ ٣ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: فَتَلْتُ قَلائدَ بُدْنِ رسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ أَشْعَرَها وقلَّدَها ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إلى البَيتِ فَما حَرُمَ عليْهِ شَيءٌ كانَ لهُ حِلاً. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢٠٧٨/ ٤ ـ وعَنْ عائشةَ أنَّ النبيَّ ﷺ أَهدَى مَرَّةً إلى البَيْتِ غَنَماً فَقَلَّدَها. رَواهُ الجَماعةُ.

٢ ـ بابُ النَّهيِ عَنْ إبدالِ الْهَدْيِ المعيَّنِ

٢٠٧٩/ ١ ـ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قالَ: أهدَى عمَرُ نَجيباً فأُعْطِيَ بِها ثلاثَمِائَةِ دِينارٍ فأَتى النبيَّ ﷺ فقالَ يا رسولَ اللَّهِ إِنِّي أَهدَيْت نَجيباً فأُعطيت بِها ثلاثَمائةِ دينارٍ فأَبيعُها وَأَشْتَري بِثَمَنِها بُدْناً، قالَ لا انْحَرْها إيَّاها. رَواهُ أحمدُ وأَبُو دَاوُدَ والبُخارِيُّ في تاريخِهِ.

٣ ـ بابُ أنَّ البدنَةَ مِنَ الإِبِلِ والبقرِ عَنْ سَبْعِ شَياهٍ وبالعَكْسِ

٢٠٨٠/ ١ ـ عن ابْنِ عبَّاسٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ أَتاهُ رجُلٌ فقال إنَّ عليَّ بَدنَةً وأَنا مُوسِرٌ ولا أَجِدُها فأَشْتَرِيها؟ فأَمَرَهُ ﷺ أَنْ يَبْتاع سبع شِياهٍ فَيَذْبَحُهُنَّ. رَوَاه أَحمدُ وابْنُ ماجَه.

فقہ الحدیث: امام مالک وغیرہ کے نزدیک قربانی ذبح کردے اور جہاں ہو وہیں سر منڈوادے اور اس پر قضا نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے حدیبیہ میں قربانیاں کیں اور بال منڈوالیے تھے اور وہ طواف سے پہلے اور قربانی کے مکہ میں پہنچنے سے پہلے ہر چیز سے حلال ہو گئے تھے پھر انہوں نے بیان نہیں کیا کہ آپؐ نے کسی کو قضا کا حکم فرمایا ہو اور حدیبیہ حرم سے باہر ہے۔

ھَدَایا (حرم کی قربانیاں) اور ضحایا (عام قربانیاں)

مکے میں قربانی کے لیے بھیجے جانے والے اونٹوں کی کوہان سے خون نکال کر نشان بنانا اور مکّے کی سب قربانیوں کو (جوتوں کے) ہار پہنانا

(۲۰۷۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز پڑھی پھر اونٹنی منگوا کر اس کی کوہان کے دائیں پہلو کی چوڑائی میں زخم دے کر خون بہایا اس کو صاف کیا اور دو جوتوں کا ہار پہنا دیا پھر سواری پر سوار ہو گئے جب وہ آپ کو بیداء میں لے کر کھڑی ہو گئی تو آپؐ نے تلبیہ کہا۔

(۲۰۷۶) حضرت مسور رضی اللہ عنہ و مروان سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ مدینہ سے ایک سو دس سے کچھ اوپر صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ روانہ ہوئے ذوالحلیفہ میں پہنچ کر آپؐ نے قربانیوں کو ہار پہنائے۔ ان پر کوہان سے خون بہا کر نشان لگائے اور عمرے کا احرام باندھا۔

(۲۰۷۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے مکے کی قربانی والے اونٹوں کی رسیاں میں نے بٹیں پھر آپؐ نے ان پر خون کا نشان لگایا اور ہار پہنائے پھر انہیں مکہ بھیج دیا پھر کوئی حلال شے آپؐ پر حرام نہیں ہوئی۔

(۲۰۷۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک بار قربانی کے جانوروں میں بیت اللہ کو بھیڑیں بھیجیں اور انہیں ہار پہنائے۔

قربانی کے لیے متعیّن جانور بدلا نہیں جا سکتا

(۲۰۷۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹنی کو قربانی کے لیے مقرر کیا پھر انہیں اس کے تین سو دینار ملنے لگے وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ! میں نے ایک اونٹنی قربانی کے لیے مقرر کر لی تھی اب مجھے اس کے تین سو دینار مل رہے ہیں۔ میں اسے بیچ کر اس کی قیمت میں کئی اونٹنیاں خرید لوں گا فرمایا نہیں اسی کی قربانی کرو۔

اونٹ یا گائے وغیرہ کی قربانی سات بکریوں کے عوض اور سات بکریوں کی قربانی ایک اونٹ یا گائے وغیرہ کے عوض درست ہے

(۲۰۸۰) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں آ کر ایک شخص نے پوچھا کہ مجھ پر اونٹ وغیرہ کی قربانی ہے۔ میں آسودہ حال ہوں مگر مجھے بدنہ (گائے یا اونٹ) نہیں ملتا کہ خرید لوں فرمایا سات بکریاں خرید کر ذبح کر دو۔

٢٠٨١/ ٢ ـ وعَنْ جابرٍ قال: أَمَرَنا رسُولُ اللّهِ ﷺ أنْ نشترِكَ في الإبلِ والبَقَرِ كُلُّ سبْعَةٍ مِنّا في بَدَنَةٍ مُتفقٌ عليهِ. وفي لفظٍ: قالَ لنا رسُولُ اللّهِ ﷺ اشترِكُوا في الإبلِ والبَقَرِ كُلُّ سَبْعةٍ في بَدنَةٍ. رواهُ البَرْقانِي على شَرْطِ «الصَّحِيحيْنِ»، وفي روايَةٍ قال: اشْتَرَكْنا معَ النَّبيِّ ﷺ في الحَجِ والعُمْرةِ كُلُّ سَبْعَةٍ منّا في بَدَنةٍ. فقال رجُلٌ لجَابِرٍ أَيَشتَرِكُ في البَقَرِ ما يَشْتَرِكُ في الجَزُورِ، فقالَ ما هي إلاَّ مِنَ البُدْنِ. رواهُ مُسْلمٌ.

٢٠٨٢/ ٣ ـ وعنْ حُذَيفَةَ قال: شَرِكَ رسُولُ اللّهِ ﷺ في حَجَّتِهِ بيْنَ المُسلِمينَ في البقَرَةِ عَنْ سبْعَةٍ. رَواهُ أحمدُ.. وعَنِ ابنِ عبّاسٍ قالَ: كُنّا مَعَ النبيِّ ﷺ في سفرٍ فحَضَرَ الأضْحى فذَبَحْنا البَقَرَةَ عَنْ سَبْعةٍ والبعِيرَ عَنْ عشَرَةٍ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلاَّ أبَا دَاوُدَ.

٤ ـ بابُ ركوبِ الْهَدْيِ

٢٠٨٣/ ١ ـ عَنْ أَنسٍ قالَ: رأى رسُولُ اللّهِ ﷺ رَجُلاً يَسوقُ البَدَنَةَ فقالَ ارْكَبْها فقالَ إنّها بَدَنَةٌ، قالَ ارْكَبْها قالَ إنّها بدنَةٌ قال اركبها ثلاثاً. متَّفَقٌ عليهِ، ولَهُمْ مِنْ حَديثِ أبي هُرَيْرَةَ نَحْوُهُ.

٢٠٨٤/ ٢ ـ وعَنْ أَنَسٍ أنَّ النبيَّ ﷺ رَأى رَجُلاً يَسوقُ بَدَنَةً قَدْ أجهدَهُ المشيُ فقالَ اركَبْها، قالَ إنّها بَدَنَةٌ، قالَ اركَبْها وإنْ كانَتْ بَدَنَةً. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ.

٢٠٨٥/ ٣ ـ وَعَنْ جابِرٍ أنَّهُ سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الهَدْيِ فقالَ سَمِعْت رَسولَ اللّهِ ﷺ يقولُ ارْكَبْها بالمَعْرِوفِ إذا أُلجِئْتَ إليَها، حَتَّى تَجِدَ ظَهراً. رَواهُ أحمَدُ ومسلمٌ وأبو دَاوُدَ والنَّسائيُّ.

٢٠٨٦/ ٤ ـ وعَنْ عليٍّ [عليهِ السَّلامُ] أنَّهُ سُئِلَ يَرْكَبُ الرَّجُلُ هَدْيَه فقالَ لا بَأْسَ بِهِ قَدْ كانَ النَّبيُّ ﷺ يَمُر بالرِّجالِ يَمْشونَ فَيَأمُرُهُمْ بِركوبِ هَدْيِهِ، قالَ لا تَتَّبِعونَ شَيْئاً أَفْضَلَ مِنْ سُنَّةِ نَبيكُمْ ﷺ. رواهُ أحمَدُ.

٥ ـ بابُ الهدْيِ يُعْطَبُ قَبْلَ المحَلِّ

٢٠٨٧/ ١ ـ عَنْ أَبي قَبيصَةَ ذُؤَيبِ بْنِ حَلْحَلَةَ قالَ: كانَ النبيُّ ﷺ يَبْعَثُ مَعَهُ بالْبُدْنِ ثَمّ يقوُلُ إنْ عَطِبَ مِنها شَيْءٌ فَخَشِيتَ علَيْها مَوتاً فانْحَرْها ثُمَّ اغمِس نَعْلَها في دَمِها ثم اضْرِبْ بهِ صَفْحَتَها، ولا تَطْعَمْها أَنتَ، ولا أحَدٌ من أهلِ رُفقَتِكَ. رَواهُ أحمَدُ ومُسلِمٌ وابْنُ ماجه.

٢٠٨٨/ ٢ ـ وعَنْ ناجيَةَ الْخُزَاعِيِّ وكانَ صاحِبَ بُدْنِ رسُولِ اللّهِ ﷺ قال: قُلْت

(۲۰۸۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ سات آدمی ایک اونٹ یا ایک گائے میں شریک ہو سکتے ہیں۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ ایک اونٹ یا ایک گائے میں سات آدمی شریک ہو جائیں۔ ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج اور عمرے میں ہر سات آدمی ایک اونٹ میں شریک ہوئے۔ ایک آدمی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا گائے میں بھی سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں؟ فرمایا گائے بھی تو بدنہ میں شامل ہے۔

(۲۰۸۲) حضرت حذیفہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج میں ایک گائے میں سات مسلمان شریک کیے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ عیدالاضحیٰ آ گئی تو ہم نے ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے ذبح کی اور ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے۔

قربانی کے جانور پر سواری

(۲۰۸۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو قربانی کا جانور لے جاتے ہوئے دیکھا۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے عرض کی یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ اس نے پھر عرض کی یہ تو قربانی کا جانور ہے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ تین مرتبہ آپؐ نے یہی کہا۔ (متفق علیہ) ان میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس طرح ہے بولا یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ الخ

(۲۰۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو قربانی کا جانور لے جاتے ہوئے دیکھا کہ وہ بڑی مشکل سے اس کے ساتھ چل رہا ہے آپؐ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کی یہ قربانی کا جانور ہے فرمایا سوار ہو جاؤ اگرچہ قربانی کا جانور ہے۔

(۲۰۸۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے اگر تم سواری کے لیے مجبور ہو تو اس پر دستور کے مطابق سوار ہو جاؤ جب تک تمہیں سواری دستیاب نہ ہو۔

(۲۰۸۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے پوچھا گیا کیا کوئی اپنی قربانی پر سوار ہو سکتا ہے؟ فرمایا کوئی حرج نہیں۔ نبی اکرم ﷺ لوگوں پر اس حال میں گزرتے تھے کہ وہ پیدل چلتے ہوتے تھے۔ آپ انہیں قربانی کے جانور پر سوار ہونے کا حکم فرماتے تھے۔ فرمایا یہ تو تمہارے نبی کی سنت ہے۔ اس سے افضل کس چیز کی پیروی کرو گے۔

اگر قربانی کا جانور قربانی سے پہلے مرنے کے قریب ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(۲۰۸۷) حضرت ابوقبیصہ ذویب بن حلحلہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ اپنی قربانی کے جانور بھیجے تھے اور فرمایا تھا کہ اگر ان میں سے کوئی مرنے کے قریب ہو اور تمہیں اس کی موت کا ڈر ہو تو اسے ذبح کر کے اس کا جوتا اس کے خون میں ڈبو کر اس کی کوہان کی چوڑائی پر مارو اور اس میں سے تم اور تمہارا کوئی بھی ساتھی نہ کھائے۔

(۲۰۸۸) حضرت ناجیۃ الخزاعیؓ (نبی اکرمؐ کے قربانی کے جانور لے جانے والے) سے مروی ہے کہ میں نے کہا

كَيْفَ أَصْنَعُ بِما عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ؟ قالَ انْحَرْهُ واغمِسْ نَعْلَهُ في دَمِهِ واضرِبْ صَفحتَهُ وَخَلِّ بيْنَ النّاس وبَيْنَهُ فَلْيأكُلُوهُ. رَواهُ الخَمسةُ إلاّ النَّسائيَّ.

٣/٢٠٨٩ ـ وعَنْ هِشامِ بْنِ عُرْوَةَ عنْ أَبِيهِ أَنَّ صاحِبَ هَدْى رسُولِ اللَّهِ ﷺ قالَ يا رسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَصنَعُ بِما عَطِبَ مِنَ الْهَدي؟ فقالَ: كُلُّ بَدَنَةٍ عطِبَتْ مِنَ الْهَدْي فانْحَرْها ثمّ أَلْقِ قَلائِدَها في دَمِها ثمّ خَلِّ بَيْنَ النّاسِ وبَيْنَها يأكُلُوها. رَواهُ مالِكٌ في «المُوطأ» عنْهُ.

٦ ـ بابُ الأكْلِ مِنْ دَمِ التَّمَتُّعِ والقِرانِ والتَّطَوُّعِ

١/٢٠٩٠ ـ في صفة حَديثِ جابِرٍ: حجَّ النبيُّ ﷺ قالَ ثُمَّ انْصَرَفَ إلى المنْحَرِ فَنَحَرَ ثلاثاً وستِّينَ بَدَنة بيَدِهِ، ثمَّ أَعطَى عَلِيًا [عَليهِ السَّلامُ] فَنَحَرَ ما غَبَرَ وأَشْرَكَهُ في هَدْيِهِ، ثمَّ أمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضعةٍ فَجُعِلَتْ في قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فأكَلا مِنْ لحمِها وشَرِبا مِنْ مَرَقِها. رَواهُ أَحمَدُ ومُسْلمٌ.

٢/٢٠٩١ ـ وَعَنْ جابِرٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ حَجَّ ثلاث حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهاجِرَ وحجَّةً بَعْدَما هاجَرَ ومعَها عُمْرَةٌ، فَساقَ ثلاثاً وثلاثِيْنَ بَدَنَةً، وجاءَ عَلِيٌّ [عَليهِ السَّلامِ] مِنَ اليمَنِ ببقِيَّتِها فِيها جَمَلٌ لأبي لَهَبٍ في أنْفِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَها، وَأَمَرَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فطُبِخَتْ وَشَرِبَ مِنْ مَرَقِها. رَواهُ الترمِذِيُّ وابْنُ ماجَه، وقالَ فِيهِ جَمَلٌ لأبي جَهلٍ.

٣/٢٠٩٢ ـ وعَنْ عائِشَةَ رَضيَ اللَّهُ عنْها قالَتْ: خَرَجْنا مَعَ رسُولِ اللَّهِ ﷺ لِخَمسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِي القعْدَةِ ولا نرَى إلاّ الحَجَّ فلمّا دَنَونا مِنْ مكَّةَ أَمَرَ رسولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يكُنْ معَهُ هَدْيٌ إذا طَافَ وسَعى بيْنَ الصفَا والمَرْوةِ أن يَحِلَّ، قَالَتْ فَدَخَلَ علَيْنا يَومَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فقُلْت ما هذا؟ فَقيلَ: نَحَرَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَزْواجِهِ. مُتفَقٌ عليهِ وَهُوَ دَلِيلٌ علَى الأكْلِ مِنْ دَمِ القِرانِ لأنَّ عائشةَ كانَتْ قارِنَةً.

٧ ـ بابُ أنَّ مَنْ بَعَثَ بِهَدْيٍ لم يَحْرُمْ عليهِ شيءٌ بِذَلِكَ

١/٢٠٩٣ ـ عَنْ عَائشة قالت: كانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُهدِي مِنَ المَدِينةِ فأفْتِلُ قلائِدَ هَدْيِهِ ثمَّ لا يَجْتَنِبُ شيئاً مِمَّا يَجْتَنِبُ المُحْرِمُ. رَواهُ الجَماعَةُ، وفي رِوايَةٍ أَنَّ زيادَ بْنِ أَبي سُفْيَانَ كَتَبَ إلى عائشة أنَّ عبدَ اللَّهِ بْنِ عبَّاسٍ قالَ مَنْ أَهدَى هَدْياً حَرُمَ علَيهِ ما يَحْرُمُ على الحَاجِّ حَتى يَنْحَرَ هَدْيَهُ فقالتْ عائشةَ لَيْسَ كما قالَ ابْنُ عبَّاسٍ أنا فَتَلْت قلائدَ هَدْي رسُولِ اللَّهِ ﷺ بِيَدي ثمّ قلَّدَها بيَدِهِ ثمّ بَعثَ بها مَعَ أبي فلَمْ يَحْرُمْ على رسُولِ اللَّهِ ﷺ

اگر قربانی کا کوئی جانور ہلاک ہونے لگے تو میں کیا کروں؟ فرمایا ذبح کر کے اس کو جوتا اس کے خون میں ڈبو کر اس کی کوہان کی چوڑائی پر مارنا اور لوگوں کے کھانے کے لیے اسے چھوڑ دینا۔

(۲۰۸۹) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قربانی لے جانے والے نے کہا یا رسول اللہ! (ﷺ) اگر کوئی جانور ہلاک ہونے لگے تو میں کیا کروں؟ فرمایا اسے ذبح کر دو پھر اس کا ہار اس کے خون میں ڈبو کر ڈال دو پھر اسے لوگوں کے کھانے کے لیے چھوڑ دو۔

حج تمتع اور قران کی قربانی سے اور نفلی قربانی سے کھانا

(۲۰۹۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کے حج کا طریقہ بیان کیا گیا ہے انہوں نے کہا پھر آپ ﷺ قربان گاہ میں تشریف لے گئے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹنیاں قربان کیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اوزار دیا اور باقی ماندہ قربانی کے اونٹ انہوں نے قربان کیے۔ آپ نے ان (حضرت علیؓ) کو اپنی قربانی میں شریک فرما لیا تھا۔ پھر آپ نے ہر قربانی کے اونٹ سے ایک ایک بوٹی لینے کا حکم دیا اس کو پکایا گیا۔ دونوں (رسول کریمؐ اور حضرت علیؓ) نے وہ گوشت کھایا اور اس کا شوربا پیا۔

(۲۰۹۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تین حج کیے تھے۔ دو ہجرت سے پہلے اور ایک ہجرت کے بعد اور اس کے ساتھ عمرہ بھی کیا۔ تینتیس اونٹنیاں آپؐ لے کر آئے اور باقی (سڑسٹھ) حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لائے تھے۔ ان میں ابولہب کا اونٹ بھی تھا جس کی نکیل چاندی کی تھی۔ آپؐ نے ان کو قربان کیا اور حکم دیا کہ ہر قربان کیے گئے اونٹ سے ایک ایک بوٹی لی جائے چنانچہ وہ پکائی گئیں اور آپؐ نے اس کا شوربا پیا ابن ماجہ نے اپنی روایت میں کہا ان میں ابوجہل کا اونٹ بھی تھا۔

(۲۰۹۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پچیس ذوالقعدہ کو چلے تھے ہمارا ارادہ صرف حج کا تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا جن کے پاس قربانی کے جانور نہیں ہیں وہ طواف اور صفا و مروہ کی سعی کے بعد حلال ہو جائے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا قربانی کے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے (گائے) ذبح کی ہے۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث دلیل ہے کہ حج قران کی قربانی کا گوشت کھانا درست ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا قارنہ تھیں۔

قربانی کا جانور بھیجنے والے پر کوئی چیز حرام نہیں ہوتی

(۲۰۹۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ مدینہ سے قربانی کے جانور بھیجتے تھے اور میں ان جانوروں کی رسیاں بٹا کرتی تھی۔ آپ محرم کی طرح کسی چیز سے نہیں بچتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ زیاد بن ابی سفیان نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو (مکہ) قربانی کے جانور بھیجے گا اس پر محرم کی طرح تمام چیزیں حرام ہو جائیں گی جب تک کہ وہ جانور ذبح نہ کر دیے جائیں گے فرمایا یہ بات درست نہیں ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہی ہے میں خود اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کی رسیاں بٹا کرتی تھی پھر آپ انہیں اپنے ہاتھ سے ہار پہناتے اور انہیں میرے والد کے ساتھ بھیج دیا کرتے تھے۔

شَيْءٌ أحلَّهُ اللَّهُ لهُ حتى نَحرَ الْهَدْيَ. أَخْرَجاهُ.

٨ ـ بابُ الحثِّ على الأُضْحِيَةِ

١/٢٠٩٤ ـ عَنْ عَائِشَةَ [رَضِيَ اللَّهُ عَنها] أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ ما عَمِلَ ابْنُ آدَمَ يَومَ النَّحْرِ عَمَلاً أَحبَّ إلى اللَّهِ مِنْ هِرَاقَةِ دَمٍ، وإنَّهُ لَتَأْتِي يومَ القِيامَةِ بقُرُونِها وَأَظْلافِها وأشْعَارِها وإنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ عزَّ وجلَّ بِمَكَانٍ قَبْلَ أنْ يَقَعَ على الأرْضِ فَطِيبُوا بِها نَفْساً. رواهُ ابْنُ ماجه والترمذيُّ وقالَ هٰذا حديثٌ حَسَنٌ غريبٌ.

٢/٢٠٩٥ ـ وعَنْ زَيدِ بْنِ أَرْقَمَ قالَ: قُلْتُ أَو قالُوا يا رسُولَ اللَّهِ ما هٰذِهِ الأضَاحِي؟ قالَ سُنَّةُ أبيكُمْ إبْرَاهِيمَ، قالُوا ما لَنا مِنْها؟ قالَ: بِكُلِّ شَعرَةٍ حَسَنَةٌ، قالُوا فالصُّوفُ؟ قالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسنَةٌ. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجه.

٣/٢٠٩٦ ـ وعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ سَعةً فلَمْ يُضَحِّ فلا يَقْرَبَنَّ مُصلاَّنا. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجه.

٤/٢٠٩٧ ـ وعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قالَ قالَ رسولُ اللَّهِ ﷺ ما أُنفِقَتِ الْوَرِقُ فِي شَيءٍ أَفْضَلَ مِنْ نَحيرَةٍ فِي يَومِ عيدٍ. رَواهُ الدَّارقطنيُّ.

٩ ـ بابُ ما احتج بِهِ فِي عَدَمِ وجوبِها بتضحيةِ رسولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ أُمَّتِهِ

١/٢٠٩٨ ـ عَنْ جابِرٍ قالَ صَلَّيْت مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عِيدَ الأَضْحَىٰ، فلمَّا انْصَرَفَ أُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ، فقالَ بِسْمِ اللَّهِ واللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُمَّ هٰذا عنِّي وَعَمَّنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي. رَواهُ أَحمَدُ وأَبو داوُدَ والتِرمِذيُّ.

٢/٢٠٩٩ ـ وعَنْ عَلِيِّ بْنِ الحُسَيْنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رسولَ اللَّهِ ﷺ كانَ إِذَا ضَحى اشْتَرَىٰ كَبْشَيْنِ سَمِينَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَإِذَا صلَّى وَخَطَبَ النَاس أُتِيَ بِأَحَدِهِما وهُوَ قَائِمٌ في مُصلاهُ فَذَبَحَهُ بِنَفْسِهِ بالمُدْيَةِ، ثُمَّ يقولُ اللَّهُمَّ هٰذا عَنْ أُمتِي جَمِيعاً مَنْ شَهِدَ لَكَ بالتَّوحِيدِ وَشَهِدَ لِي بِالْبَلاغِ، ثُمَّ يُؤتَى بِالآخرِ فَيَذْبَحُهُ بِنَفْسِهِ، ويقُولُ هٰذا عَنْ محمَّدٍ وآلِ محمَّدٍ فَيُطْعِمُهُما جَمِيعاً المَسَاكِينَ ويأْكُلُ هُوَ وأَهلُهُ مِنْهما فَمَكَثْنا سِنينَ لَيْسَ لِرجُلٍ مِنْ بَنِي هاشِمٍ يُضَحِّي قَدْ كَفَاهُ اللَّهُ المؤنَةَ بِرسُولِ اللَّهِ ﷺ والْغرْمِ. رَواهُ أَحْمَدُ.

١٠ ـ بابُ ما يَجْتَنِبُهُ فِي العَشْرِ مَنْ أَرَادَ التَّضْحِيَةَ

١/٢١٠٠ ـ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رسُولَ اللَّهِ ﷺ قالَ: إِذَا رأَيْتُمْ هِلالَ ذِي الحِجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وأَظْفَارِهِ. رَواهُ الجَماعةُ إلاَّ البُخارِيَّ، ولَفْظ

اوران کے قربان ہونے تک آپ پر اللہ کی حلال کردہ کوئی چیز حرام نہیں ہوتی تھی۔

قربانی کی فضیلت

(۲۰۹۴) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عید قربان کے دن کسی کا کوئی عمل اللہ کو خون بہانے سے زیادہ پیارا نہیں۔ یادرکھو قیامت کے دن قربانی کا جانور اپنے سینگوں، کھروں اور بالوں سمیت آئے گا اور خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں درجۂ قبولیت حاصل کرلیتا ہے۔ لہٰذا قربانیاں خوشی خوشی کرو۔

(۲۰۹۵) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے یا لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ پوچھا ان کا ہمارے لیے کیا ثواب ہے؟ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ انہوں نے پوچھا اور اون؟ فرمایا اون کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی ہے۔

(۲۰۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آسودہ حال ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں قدم نہ رکھے۔

(۲۰۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی کے دن کہیں روپیہ پیسہ خرچ کرنا قربانی میں خرچ سے افضل نہیں (یعنی بقرعید کے دن قربانی کے خرچ کا اس قدر ثواب ہے کہ اتنا ثواب کسی اور نیک کام پر خرچ کرنے سے نہیں ملتا)۔

قربانی کے عدم وجوب کی دلیل

(۲۰۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھی۔ نماز کے بعد آپؐ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا۔ آپؐ نے اسے ذبح کرتے وقت فرمایا میں اسے اللہ کے نام سے ذبح کرتا ہوں۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ میری طرف سے اور امّت کے ان لوگوں کی طرف سے ہے جو قربانی کے قابل نہ ہوں۔

(۲۰۹۹) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرنا چاہتے تو دو موٹے تازے، سفید اور سینگوں والے مینڈھے خریدتے پھر جب نماز کے بعد خطبہ سے فارغ ہوجاتے تو ان میں سے ایک آپؐ کے پاس اسی جگہ لایا جاتا جہاں آپؐ نے نماز پڑھی ہوتی اور آپؐ اسے خود چھری سے ذبح کرتے اور فرماتے اے اللہ! یہ میری تمام امت کی طرف سے ہے جس نے توحید ورسالت کی گواہی دی۔ پھر دوسرا مینڈھا لایا جاتا آپؐ اس کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے اور فرماتے یہ محمدؐ اور محمدؐ کی آل کی طرف سے ہے پھر وہ دونوں میں سے مساکین کو بھی دیتے خود اور آپؐ کے اہل وعیال بھی ان سے کھاتے۔ پھر ہم کئی سال دیکھتے رہے کہ بنو ہاشم کا کوئی آدمی قربانی نہیں کرتا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کو اللہ تعالیٰ نے اس بوجھ اور مشقت کی بجائے کافی سمجھ لیا تھا۔

جو شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو وہ عشرۂ ذوالحجہ میں کن کن باتوں سے بچے

(۲۱۰۰) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تمہارا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو اپنے بالوں اور ناخنوں کو کاٹنے سے بچو۔

أبي دَاوُدَ وهُوَ لِمُسْلِم وَالنَّسائيِّ أيضاً: مَنْ كانَ له ذِبْحٌ يَذْبَحه، فَإذَا أَهَلَّ هِلالُ ذِي الحِجَّةِ فلا يأخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وأظفارِهِ حتى يُضَحِّيَ.

١١ ـ بابُ السِّنِّ الذي يُجْزِىءُ في الأُضْحِيَةِ وما لا يُجْزِىءُ

١/٢١٠١ ـ عَنْ جابرٍ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ لا تَذْبَحُوا إلاَّ مُسِنَّةً إلاَّ أنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضأنِ. رَواهُ الجَماعَةُ إلاَّ البُخَارِيّ والتِّرمذيّ.

٢/٢١٠٢ ـ وَعَنِ البَرَاءِ بْنِ عازِبٍ قالَ: ضَحّى خالٌ لِي يُقالُ لهُ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلاةِ، فقالَ لهُ رَسُولُ اللّهِ ﷺ شاتُكَ شاةُ لَحْم، فقالَ يا رسُولَ اللّهِ إنَّ عِنْدِي دَاجِناً جَذَعَةً مِنَ المَعزِ، قالَ اذْبَحْها وَلاَ تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ، ثُمَّ قالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاةِ فَإنَّما يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وأصابَ سنَّةَ المُسْلِمِينَ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٣/٢١٠٣ ـ وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: سَمِعْتُ رسُولَ اللّهِ ﷺ: يَقُولُ: نِعْمَ أَوْ نِعْمَتِ الأضحِيَةُ الجَذَعُ مِنَ الضَّأنِ. رَواهُ أحمَدُ والتِّرمِذِيُّ.

٤/٢١٠٤ ـ وَعَنْ أُمِّ بِلالٍ بِنْتِ هِلالٍ عَنْ أبيها أَنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ قالَ يجُوزُ الجَذَعُ مِنَ الضأنِ ضَحِيَّةً. رَواهُ أحمَدُ وابْنُ ماجَه.

٥/٢١٠٥ ـ وعَنْ مُجَاشِعِ بْنِ سُلَيْمٍ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ كانَ يقُولُ إنَّ الجَذَعَ يُوفِي مِما تُوفِي مِنْهُ الثَّنِيَّةُ. رَواهُ أَبُو دَاوُدَ وابْنُ ماجَه.

٦/٢١٠٦ ـ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قالَ: ضَحَّيْنا مَعَ رسُولِ اللّهِ ﷺ بالجَذَعِ مِنَ الضأنِ. رَواهُ النَّسائيُّ.

٧/٢١٠٧ ـ وعَنْ عقبَةَ بْنِ عامِرٍ قالَ: قَسَمَ رسُولُ اللّهِ ﷺ بَيْنَ أَصحابِهِ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِعُقْبَةَ جَذَعَةٌ، فَقُلْتُ يا رسُولَ اللّهِ أَصَابَنِي جَذَعٌ. فقالَ ضَحِّ بِهِ. مُتَّفَقٌ عليهِ، وفي رِوَايَةٍ لِلْجماعَةِ إلاَّ أَبَا داوُدَ أَنَّ النبيَّ ﷺ أعطاهُ غَنَماً يَقْسِمُها على صَحَابَتِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ للنبيِّ ﷺ فقالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ، قُلْت والعَتُودُ مِنْ وَلَدِ المَعزِ ما رَعَى وقَوِيَ وأتَى عَلَيهِ حَولٌ.

١٢ ـ بابُ ما لا يُضَحّى بِهِ لِعَيْبِهِ وما يُكْرَهُ ويُسْتَحَبُّ

١/٢١٠٨ ـ عَنْ [عليٍّ عَلَيْهِ السَّلامُ] قالَ: نَهَى رسولُ اللّهِ ﷺ أنْ يُضَحّى بِأعْضَبِ القَرْنِ والأُذُنِ، قالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِسَعِيدِ بنِ المُسَيِّبِ، فقالَ العَضَبُ النِّصْفُ فأكثَرُ مِنْ ذَلِكَ. رَواهُ الخَمْسَةُ وصحَّحَهُ التِّرمِذِيُّ لكِنِ ابن ماجه لَمْ يَذْكُرْ

ابوداؤد، مسلم اور نسائی کے الفاظ اس طرح ہیں جب ماہِ ذوالحجہ کا چاند ہو جائے تو جس کے پاس قربانی ہو اور وہ اس کو کرنا چاہے تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو تراشنے سے ضرور بچے یہاں تک کہ قربانی کرے۔

قربانی کے جانوروں کی عمریں

(۲۱۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم قربانی نہ کرو مگر دو دانت والا (جانور) ہی۔ ہاں اگر دو دانت والا جانور نہ مل سکے تو (سال بھر کا) بھیڑ مینڈھا، دنبہ یا دنبی ذبح کرو۔

(۲۱۰۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا: (ایک دفعہ) میرے ماموں حضرت ابوبردہ نے نماز سے پہلے قربانی کر لی۔ آپ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری بکری گوشت کی بکری ہوگئی قربانی نہیں ہوئی۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس بکری کا ایک سالہ بچہ ہے فرمایا اسی کی قربانی کرلو۔ کسی اور کو ایسا بچہ کافی نہیں ہوگا پھر آپؐ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کرلیا اس نے اپنے لیے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کا طریقہ پالیا۔

(۲۱۰۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ بھیڑ کے یکسالہ بچے کی کیا ہی اچھی قربانی ہے۔

(۲۱۰۴) حضرت امِ بلال نے اپنے باپ ہلال سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی میں بھیڑ کا یکسالہ بچہ جائز ہے۔

(۲۱۰۵) حضرت مجاشع بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے جہاں دو سال کا کافی ہے اس سے ایک سال کا بھیڑ کا بچہ بھی کافی ہے۔

(۲۱۰۶) حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہؐ کے ساتھ بھیڑ کے یکسالہ بچے کی قربانی کی۔

(۲۱۰۷) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں قربانی کے جانور بانٹے حضرت عقبہ کے لیے (ایک سال کا) بھیڑ کا ایک بچہ رہ گیا (حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ مجھے (یکسالہ) بھیڑ کا بچہ مل سکا ہے فرمایا اسی کی قربانی کردو۔ صحیحین وغیرہ کی ایک روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کو بکریاں دیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں قربانی کے لیے بانٹ دیں۔ بانٹنے کے بعد ایک سال کا بچہ رہ گیا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا۔ فرمایا اس کی تم قربانی کرلو۔

<u>فقہ الحدیث:</u> عتود سے مراد بکری کا سال بھر کا بچہ ہے جو قوی ہو اور چرتا ہو۔ جمہور کے نزدیک ایک سال کی بکری جائز نہیں پس حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عقبہؓ کے لیے اجازت تھی۔

کن جانوروں کی قربانی ان کے عیب کی وجہ سے ناجائز ہے، کن کی مکروہ ہے اور کن کی مستحب ہے؟

(۲۱۰۸) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ سینگ ٹوٹے ہوئے یا کان کٹے ہوئے جانور کی قربانی کی جائے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو فرمایا عضب سے مراد آدھا یا اس سے زیادہ ٹوٹے یا کٹے سینگ والا جانور ہے۔ (ابن ماجہ میں حضرت قتادہ کا قول نہیں ہے)

قَولَ قَتَادَةَ إلى آخِرِهِ.

٢/٢١٠٩ ـ وعَنِ البَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعٌ لا يجوزُ في الأَضاحِي: الْعَوراءُ البَيِّنُ عَوَرُها، والمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضها، والعَرْجَاءُ البينُ ضَلْعُها، والكَسِيرُ الَّتِي لا تُنْقي. رَواهُ الخَمْسَةُ وصَحَّحَهُ التِّرمِذِي.

٣/٢١١٠ ـ وَرَوَى يَزِيدُ ذُو مِصْرَ قالَ: أَتَيْت عتْبَةَ بْنَ عبْدِ السّلَمِيَّ، فقُلْت يَا أَبَا الوَلِيدِ إنِّي خَرَجْت أَلْتَمِسُ الضَّحَايَا، فَلَمْ أَجِدْ شَيْئاً يُعْجِبُنِي غَيْرَ ثَرْماءَ فَما تقولُ؟ قالَ أَلا جِئْتَنِي أُضَحّي بِها، قالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَجُوزُ عنْكَ ولا تَجُوزُ عَنِّي؟ قالَ: نَعَمْ إنَّكَ تَشُكُّ ولا أَشُكُّ إنَّما نَهَىٰ رسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ المُصْفَرَةِ والمُسْتَأْصَلَةِ والبَخْقاءِ والمُشيعةِ والكَسْرَاءِ، فالمُصْفَرَةُ التي تُسْتأصَلُ أُذُنُها حتى يَبْدُوَ صِماخُها، والمُسْتَأْصَلةُ التي ذَهَبَ قَرْنها مِنْ أَصْلِهِ، والبَخْقَاءُ التي تُبْخَقُ عَيْنُها، والمُشَيَّعةُ التي لا تتبع الغَنَمَ عَجَفاً وضَعفاً والكَسْرَاءُ التي لا تُنقي. رَواهُ أحمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ والبُخَارِيُّ في «تارِيخِهِ»، ويَزِيدُ ذُو مِصْرَ بِكَسْرِ المِيمِ وبالصَّادِ المُهمَلَةِ السَّاكِنةِ.

٤/٢١١١ ـ وعَنْ أبي سَعِيدٍ قالَ: اشتَرَيْت كَبْشاً أضحي بهِ فَعدَا الذِّئبُ فأَخَذَ الأَلْيَةَ قالَ فسأَلْت النَّبيَّ ﷺ فقالَ: ضَحِّ بِهِ. رَواهُ أَحمدُ، وهوَ دَليلٌ على أنَّ العَيْبَ الحَادِثَ بَعدَ التَّعْيينِ لا يَضُرُّ.

٥/٢١١٢ ـ وعَنْ عَليٍّ [عليهِ السَّلامُ] قالَ: أمَرَنا رسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ العَيْن والأُذُنَ وأنْ لا نُضَحّيَ بِمُقَابَلَةٍ ولا مُدَابَرَةٍ ولا شَرْقاءَ ولا خَرْقَاءَ. رَواهُ الخَمسَةُ وصَحَّحَهُ الترمِذيُّ.

٦/٢١١٣ ـ وعَنْ أَبي أُمامَةَ بْنِ سَهلٍ قالَ: كُنَّا نُسَمِّنُ الأُضْحِيَةَ بالمَدِينةِ وكانَ الْمسْلِمُونَ يُسَمِّنُونَ. أَخْرَجهُ البُخاريُّ.

٧/٢١١٤ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: دَمُ عفرَاءَ، أَحَبُّ إلى اللَّهِ مِنْ دَمِ سودَاوَيْنِ. رواهُ أَحمَدُ، والعَفْراءُ التي بَياضُها لَيْس بناصِعٍ.

٨/٢١١٥ ـ وعَنْ أبي سَعِيدٍ قالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فحِيلٍ يأكُلُ في سَوَادٍ ويَمْشي في سَوَادٍ وينظُرُ ني سَوَادٍ. رواهُ أحمدُ وصَحّحَهُ التِّرمذيُّ.

١٣ ـ بابُ التَّضْحِيَةِ بِالخَصِيِّ

١/٢١١٦ ـ عَنْ أَبي رَافِعٍ قالَ: ضحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ موجُوأَيْنِ خصيَّيْنِ.

(۲۱۰۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانی میں چار قسم کے جانور رنا جائز ہیں۔ عیب دار جن کا عیب ظاہر ہو، بیمار جن کی بیماری ظاہر ہو، لنگڑے جن کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور ایسے بوڑھے جن کی ہڈیوں میں گودا تک نہ ہو۔

(۲۱۱۰) حضرت یزید ذو مصر نے روایت کی ہے میں حضرت عتبہ بن عبدالسلمی کے پاس آیا اور کہا اے ابوالولید! میں قربانی کے جانور تلاش کرنے کے لیے نکلا تھا۔ مجھے ایک ٹوٹے دانتوں والی کے سوا کوئی دوسرا اچھا جانور ملا ہی نہیں۔ آپ کیا فرماتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا تم اسے میرے پاس کیوں نہیں لے آئے میں اس کی قربانی کر دیتا۔ میں نے کہا سبحان اللہ! کیا وہ آپ کی طرف سے جائز ہے اور وہ میری طرف سے ناجائز؟ فرمایا ہاں تم شکی ہو اور میں شک نہیں کرتا۔ آپؐ نے تو بے کانوں والے بے آنکھوں والے، بھینگے، کمزور اور بہت دبلوں ہی سے منع فرمایا ہے مُصفَّرَة: جس کے کانوں کو کاٹ دیا گیا ہو بس سوراخ باقی ہو مُستأصلَة: جس کے جڑ سے سینگ اکھڑے ہوں۔ بَخقَاء: جس کی آنکھ تو قائم ہو مگر بینائی نہ ہو یا بھینگا۔ مشیَّعَة: وہ جو کمزوری کی وجہ سے ریوڑ میں چرنے نہ جاسکے۔ کَسْرَاء: اس قدر دُبلا ہو کہ اس کی ہڈی میں گودا نہ ہو۔

(۲۱۱۱) ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا ایک بھیڑیے نے اس پر حملہ کر کے اس کا چوتڑ نوچ لیا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو فرمایا قربانی کر لو۔

فقہ الحدیث: یہ حدیث دلیل ہے کہ قربانی کے لیے جانور مقرر کیے جانے کے بعد وہ عیب دار ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۱۲) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جانوروں کے کانوں اور آنکھوں کی اچھی طرح پڑتال کر لیا کریں۔ وہ جانور ذبح نہ کریں جن کے کان آگے سے یا پیچھے سے یا لمبائی میں کٹے ہوئے (یا چرے ہوئے) ہوں یا ان کے کانوں میں سوراخ ہو۔

(۲۱۱۳) حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم مدینہ میں اور دوسرے مسلمان بھی قربانیاں (کھلا پلا کر) موٹی کیا کرتے تھے۔

(۲۱۱۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفید خون (قربانی) اللہ کو دو سیاہ خونوں (قربانیوں) سے زیادہ پیارا ہے۔

فقہ الحدیث: عفراء وہ سفید جانور جس کی سفیدی (چمکدار) کھلی ہوئی نہ ہو۔

(۲۱۱۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غیر خصی موٹا سینگوں والا مینڈھا ذبح کیا جس کا منہ، ہاتھ پاؤں اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

خصی جانور کی قربانی

(۲۱۱۶) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سفید فوطے نکالے ہوئے خصی مینڈھوں کی قربانی کی۔

٢/٢١١٧ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَتْ: ضَحَّى رَسُولُ اللّهِ ﷺ بكَبْشَيْنِ سَمِينَيْنِ عَظِيمَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ مَوجُوأَيْنِ. رَواهُما أحمَدُ.

٣/٢١١٨ ـ وعَنْ أبي سَلَمَة عَنْ عَائِشَة وعَنْ أبي هُرَيْرَةَ أنَّ رسُولَ اللّهِ ﷺ كان إذا أرَادَ أنْ يُضَحِّي اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ سَمِينينِ أقْرَنَيْنِ أمْلَحَيْنِ مَوجُوأيْنِ فَذَبَحَ أحَدَهُما عَنْ أُمَّتِهِ لِمَنْ شَهِدَ بِالتَّوحِيدِ، وشَهِدَ لَهُ بِالبَلاغِ، وذَبَحَ الآخَرَ عَنْ مُحمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ. رَوَاه ابنُ ماجَه.

١٤ ـ بابُ الاجْتِزَاءِ بِالشَّاةِ لأهلِ البيتِ الواحِدِ

١/٢١١٩ ـ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسارٍ قالَ: سَأَلْت أبَا أيُّوبَ الأنْصارِيَّ: كَيْفَ كَانَتِ الضَّحايَا فِيكُمْ على عَهدِ رَسُولِ اللّهِ ﷺ قالَ: كانَ الرَّجُلُ في عَهدِ النَّبيِّ ﷺ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أهلِ بَيْتِهِ فَيأْكُلونَ ويُطْعِمُونَ حَتَّى تَبَاهَى النَّاسُ فَصار كما تَرَى. رَواهُ ابْنُ ماجَه والتِرْمِذِي وصَحَّحَهُ.

٢/٢١٢٠ ـ وعَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أبي سُرَيْحَةَ قال: حَمَلَنِي أهلي على الجَفاءِ بَعْدَ ما عَلِمْت مِنَ السُّنَّةِ كانَ أهلُ البَيْتِ يُضَحُّونَ بِالشَّاةِ والشّاتَيْنِ والآنَ يُبَخِّلُنا جِيرانُنا. رَواهُ ابْن ماجَه.

١٥ ـ بابُ الذَّبحِ بالمصَلَّىٰ والتَّسْمِيَةِ والتكبيرِ على الذَّبحِ والمباشَرَةِ لَهُ

١/٢١٢١ ـ عَنْ نافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النبيِّ ﷺ أنَّهُ كانَ يَذْبَحُ ويَنْحَرُ بالمُصَلَّى. رَواه البُخاريُّ والنَّسائيُّ وابْنُ ماجه وأبُو داوُدَ.

٢/٢١٢٢ ـ وعَنْ عَائِشَةَ أنَّ النبيَّ ﷺ أمَرَ بِكَبْشٍ أقْرَنَ يَطأُ في سَوادٍ ويَبْرُكُ في سَوادٍ ويَنْظُرُ في سَوادٍ فَأُتِي بِهِ لِيُضَحِّي بِهِ فقالَ لَها: يَا عائِشَةُ هَلُمِّي المُدْيَةَ، ثمَّ قالَ: اشْحَذِيها على حَجَرٍ فَفَعَلَتْ، ثمَّ أخَذَها وأخَذَ الكَبْشَ فأضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ، ثمَّ قالَ: بِسْمِ اللّهِ، اللّهُمَّ تَقَبَّلْ من مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ ومِنْ أُمَّةِ محمَّدٍ ثمَّ ضَحَّى. رَواهُ أحمدُ ومُسْلِمٌ وأبُو داوُدَ.

٣/٢١٢٣ ـ عَنْ أنَسٍ قالَ: ضَحَّى رسُولُ اللّهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أمْلَحَينِ أقْرَنَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ واضِعاً قَدَمَيْهِ على صِفاحِهِما يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُما بِيَدِهِ. رَواهُ الجماعَةُ.

٤/٢١٢٤ ـ وعَنْ جابِرٍ قالَ: ضَحَّى رسُولُ اللّهِ ﷺ يَومَ عيدٍ بِكَبْشَيْنِ، فقالَ حِينَ وَجَّهَهُما: وجَّهت وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰواتِ والأرْضِ حَنِيفاً وما أنا مِنَ المُشْرِكِينَ إنَّ

(۲۱۱۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے دو موٹے تازے بڑے بڑے سفید، سینگوں والے اور فوطے نکالے ہوئے مینڈھوں کی قربانی کی۔

(۲۱۱۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرنا چاہتے تو دو بڑے بڑے موٹے تازے، سینگوں والے، سفید اور فوطے نکالے ہوئے مینڈھے خریدتے پھر ان میں سے ایک کی تو اپنی امت کی طرف سے جس نے توحید ور سالت کی گواہی دی ہو قربانی کرتے اور دوسرے کی محمدؐ اور آلِ محمد ﷺ کی طرف سے۔

ایک گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کافی ہے

(۲۱۱۹) حضرت عطاء بن یسار سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ حضرات عہد رسالت میں کس طرح قربانیاں کرتے تھے۔ فرمایا عہد رسالت میں ایک آدمی اپنی طرف سے اور گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی دیا کرتا تھا اور اس میں سے کھاتے بھی تھے اور کھلاتے بھی تھے۔ ہوتے ہوتے لوگ فخر کرنے لگے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی جو تم دیکھ رہے ہو۔

(۲۱۲۰) حضرت ابو سریحہ سے مروی ہے انہوں نے کہا مجھے میرے گھر والوں نے غلط روی پر آمادہ کرنے کی کوشش کی ہے جبکہ مجھے یہ سنت معلوم ہے کہ (عہد رسالت میں) ایک گھر والے ایک یا دو بکریاں کیا کرتے تھے (آج اگر ہم ایسا کریں) تو ہمارے پڑوسی ہی ہمیں بخیلی کا طعنہ دینے لگتے ہیں۔

عیدگاہ میں قربانی کرنا اور ذبح کرتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا

(۲۱۲۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپؐ عیدگاہ میں جانور ذبح کرتے تھے اور اونٹ نحر کرتے تھے۔

(۲۱۲۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ایک سینگوں والا مینڈھا قربانی کے لیے لایا جائے جس کا پیٹ، ہاتھ پاؤں اور آنکھیں سیاہ ہوں چنانچہ وہ آپؐ کے پاس لایا گیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا! چھری لاؤ اور اس کو پتھر پر تیز کرو۔ میں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپؐ نے چھری لے کر مینڈھے کو لٹایا اور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر اسے بطور قربانی کے ذبح کیا پھر فرمایا اے اللہ! محمدؐ اور آل محمدؐ اور امت محمدؐ کی طرف سے اسے قبول فرما۔

(۲۱۲۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو سفید سینگوں والے مینڈھوں کو قربان کیا۔ میں نے دیکھا آپؐ اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھے ہوئے تھے اور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ کر اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے۔

(۲۱۲۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھوں کی قربانی کی۔ جب آپؐ نے انہیں لٹا دیا تو یہ دعا وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ اِنَّ

صَلاتِي ونُسُكِي ومَحْيَايَ وَمَماتِي لِلّهِ رَبِّ العالَمِينَ لا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْت وأَنا أَوَّلُ المُسْلِمِينَ، اللّهُمَّ مِنْكَ ولَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وأُمَّتِهِ. رَواهُ ابْنُ ماجَه.

١٦ ـ بابُ نَحْرِ الإبلِ قائمةً مَعْقُولَةً يَدُها اليُسْرَىٰ

١/٢١٢٥ ـ قالَ اللّهُ تعالَىٰ: ﴿فَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ﴾ [الحج: ٣٦]. قالَ البُخاريُّ: قال ابْنِ عبَّاسٍ صَوافَّ قِياماً. وعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَتى على رَجُلٍ قَدْ أَناخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُها، فقالَ: ابْعَثْها قِياماً مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/٢١٢٦ ـ وعَنْ عبدِ الرَّحمٰنِ بْنِ سابِطٍ أَنَّ النبيَّ ﷺ وأَصحابَه كانُوا يَنْحَرون البَدَنَةَ مَعْقولةَ اليُسْرَى قائِمَةً على ما بَقِيَ مِنْ قَوائِمها. رَواهُ أَبُو داودَ وهوَ مُرْسَلٌ.

١٧ ـ بابُ بيانِ وَقْتِ الذَّبْحِ

١/٢١٢٧ ـ عنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيانَ البَجَلِيِّ أَنَّه صَلَّى مَعَ رسُول اللّهِ ﷺ يَومَ أَضحىٰ قالَ فانْصَرَفَ فإذَا هُوَ بِاللَّحْمِ وذَبائِحُ الأَضْحى تُعْرَفُ فَعَرَفَ رسولُ اللّهِ ﷺ أَنَّها ذُبِحتْ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فقال مَنْ كانَ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مكانَها أُخْرَى، ومَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ حتَّى صَلَّيْنا فَلْيَذْبَحْ باسْمِ اللّهِ مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/٢١٢٨ ـ وعَنْ جابِرٍ قالَ: صلَّى بِنا رَسُولُ اللّهِ ﷺ يَومَ النَّحْرِ بالمَدِينَةِ، فتقدَّمَ رِجالٌ فَنَحروا وظَنُّوا أَنَّ النبيَّ ﷺ قَدْ نَحَرَ فأَمَرَ النَّبيُّ ﷺ مَنْ كانَ نَحَرَ قَبْلَهُ أَنْ يُعِيدَ بِنَحْرٍ آخَرَ ولا يَنْحَرُوا حتى يَنْحَرَ النبيُّ ﷺ. رَواهُ أَحْمَدُ ومُسْلِمٌ.

٣/٢١٢٩ ـ وعَنْ أَنسٍ قالَ قالَ النبيُّ ﷺ يومَ النَّحْرِ: مَنْ كانَ ذَبَحَ قبْلَ الصَّلاةِ فلْيُعِدْ. مُتَّفَقٌ عَليهِ. ولِلبُخارِيِّ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاةِ فإنَّما يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، ومَنْ ذَبَحَ بعْدَ الصَّلاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وأَصابَ سُنَّةَ المُسْلِمينَ.

٤/٢١٣٠ ـ وعَنْ سُلَيْمانَ بْنِ مُوسَى عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطعم عَنِ النَّبيِّ ﷺ قالَ: كُلُّ أَيّامِ التَّشْرِيقِ ذَبح. رَواهُ أَحمَدُ وهوَ للدَّارَقُطْنِيِّ مِنْ حديثِ سُلَيْمانَ بنِ مُوسَى عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينارٍ. وعَنْ نافِعِ بْنِ جبَيْرٍ عَنْ جُبَيْرٍ عَنِ النبيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

١٨ ـ بابُ الأكْلِ والإطْعَامِ مِنَ الأُضْحِيَةِ وَجَوازِ ادِّخارِ لَحْمِها ونَسْخِ النَّهي عَنْهُ

١/٢١٣١ ـ عَنْ عَائِشَةَ قالَتْ: دَفَّ أَهلُ أَبْياتٍ مِنْ أَهلِ البَادِيَةِ حَضْرَةَ الأَضْحى زَمانَ رَسولِ اللّهِ ﷺ فقالَ ادَّخِرُوا ثلاثاً ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِما بَقِيَ، فلَمَّا كانَ بعْدَ ذَلِكَ قالُوا يا

صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِہٖ پڑھ کر ذبح کیا۔

اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا جبکہ اس کا بایاں ہاتھ بندھا ہوا ہو

(۲۱۲۵) اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ان پر اللہ کا نام لو اس حال میں کہ وہ کھڑے ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ صَوَافَّ یعنی کھڑے ہوئے۔

(۲۱۲۶) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اونٹ ذبح کرنے کے لیے بٹھا دیا تھا۔ فرمایا اسے کھڑا کر کے باندھ لو۔ یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سابط سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم اونٹوں کو اس طرح سے نحر (ذبح) کیا کرتے تھے کہ ان کا ایک بایاں پاؤں باندھ کر اور تینوں پیروں پر کھڑا کر دیتے تھے۔

قربانی کا وقت

(۲۱۲۷) حضرت جندب بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھی جب آپ فارغ ہو گئے تو آپؐ کے پاس گوشت لایا گیا۔ قربانی کا گوشت پہچان لیا جاتا تھا۔ آپؐ نے پہچان لیا کہ یہ جانور نماز سے پہلے ذبح کیا گیا ہے۔ فرمایا جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر دیا ہے اسے اس کے بدلے دوسرا ذبح کرنا پڑے گا اور جس نے نماز پڑھنے تک ذبح نہیں کیا وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

(۲۱۲۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالاضحیٰ کی مدینے میں نماز پڑھائی۔ چند لوگوں نے یہ خیال کر کے کہ آپ نے قربانی کر لی ہوگی نماز سے پہلے قربانی کر لی۔ آپؐ نے حکم فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے وہ دوبارہ دوسری قربانی کرے اور لوگ قربانی نہ کریں جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی نہ کر لیں۔

(۲۱۲۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی وہ قربانی لوٹائے۔ بخاری میں ہے۔ جس نے نماز سے پہلے کوئی (جانور) ذبح کر لیا اس نے اپنے ہی لیے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا اس کی قربانی ہو گئی۔ اس نے مسلمانوں کی سنت کو ٹھیک پالیا۔

(۲۱۳۰) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تمام ایام تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحج) ذبح کے ایام ہیں۔ وہ دارقطنی میں سلیمان بن موسیٰ کی حدیث سے ہے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے نافع بن جبیر سے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت کی ہے۔

فقہ الحدیث: یہ تمام طرق منقطع ہیں لیکن ابن حبان اپنی صحیح میں اس متن کے ہم معنی موصول لائے ہیں۔ احمد و دارقطنی حدیث سلیمان بن موسیٰ عمر بن دینار سے لائے ہیں اور نافع بن جبیر، جبیر سے اور وہ نبی کریمؐ سے ہم معنی روایت کرتے ہیں۔

قربانی کا گوشت کھانا، کھلانا اور اس کا ذخیرہ رکھنا

(۲۱۳۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ دیہاتوں کے چند خاندان عہدِ رسالت میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر آئے۔ آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا تین دن کے لیے جمع کر لو باقی خیرات کر دو اس کے بعد لوگوں نے کہا

رسُولُ اللّهِ إنَّ النَّاسَ يتَّخِذُونَ الأسقيةَ مِنْ ضَحاياهُمْ، ويَجملِوُنَ فِيها الْوَدَكَ، فقالَ وما ذَاكَ؟ قالُوا نَهَيْتَ أنْ توكَلَ لحُومُ الأضاحِي بعدَ ثلاثٍ، فقالَ إنَّما نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الدَّافةِ فَكُلُوا وادَّخِرُوا وتَصدَّقُوا. مُتَّفَقٌ عليهِ.

٢/٢١٣٢ ـ وعَنْ جابرٍ قالَ: كُنَّا لا نأكُلُ مِنْ لُحُومِ بدْنِنا فَوقَ ثلاثٍ مِنى فرَخَّصَ لنا رسُولُ اللّهِ ﷺ فقالَ كُلُوا وتزَوَّدُوا. مُتفقٌ عَليْهِ وفي لفظ: كنا نتزود لُحُومَ الأَضَاحي على عَهدِ رسُول اللّهِ ﷺ إلى المَدِينةِ. أَخْرَجاهُ. وفي لفظِ أَنَّ النبيَّ ﷺ نهى عَنْ أكْلِ لُحُومِ الضَّحايَا بَعْدَ ثلاثٍ. ثُمَّ قالَ بعْد: كُلُوا وتَزوَّدُوا وادّخِرُوا رَواهُ مُسْلمٌ والنَّسائيُّ.

٣/٢١٣٣ ـ وعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأكْوَعِ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ مَنْ ضَحّى منْكُمْ فَلا يُصْبِحَنّ بعدَ ثالِثةٍ وفي بَيْتِهِ منْهُ شَيءٌ، فلمَّا كانَ في العَامِ المُقبِل قالُوا يا رسُولَ اللّهِ نَفعَلُ كما فَعلْنا في العام الماضِي؟ قالَ: كُلُوا وَأَطْعِمُوا وادّخِرُوا فإنّ ذلِكَ العَامَ كانَ بالنَّاسِ جَهدٌ فأردْت أَنْ تُعينوا فِيها. متَّفقٌ علَيْهِ.

٤/٢١٣٤ ـ وعَنْ ثوبانَ قالَ: ذَبَحَ رسُولُ اللّهِ ﷺ أُضحِيَتَهُ ثمَّ قالَ يا ثَوبَانُ أَصْلِحْ لي لحَمَ هذِهِ فلَمْ أزَلْ أُطْعِمُهُ منهُ حتى قَدِمَ المدِينَةَ. رَواه أَحمَدُ ومُسلمٌ.

٥/٢١٣٥ ـ وعَنْ أبي سَعيدٍ أَنّ رسولَ اللّهِ ﷺ قالَ يَا أَهلَ المَدِينَةِ لا تَأكُلُوا لحُومَ الأَضَاحِي فوقَ ثلاثَةِ أيام، فَشَكَوا إلى رسولِ اللّهِ ﷺ أنّ لَهُمْ عِيالاً وحَشَماً وخَدَماً، فقالَ كلُوا وأَطْعِمُوا واحبِسُوا وادّخِرُوا. رواهُ مُسلِمٌ.

٦/٢١٣٦ ـ وعَنْ بُرَيْدَةَ قالَ قالَ رسُولُ اللّهِ ﷺ كُنت نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحوم الأضاحي فَوقَ ثلاثةٍ لِيَتَّسِعَ ذَوُو الطَّولِ على مَنْ لا طَولَ لهُ فكلُوا ما بَدَا لَكُمْ وأطْعِمُوا وادّخِرُوا. رَواهُ أحمَدُ ومُسلمٌ والتِّرمذيُّ وصَحَّحَهُ.

١٩ ـ بابُ الصَّدَقَةِ بالْجُلُودِ والجِلالِ والنَّهي عَنْ بَيْعِها

١/٢١٣٧ ـ عَنْ عليِّ بْنِ أَبي طالبٍ [عَليهِ السَّلامُ] قالَ: أَمَرَ بِي رسُولُ اللّهِ ﷺ أَنْ أقومَ على بُدْنِهِ وأن أَتَصَدَّقَ بِلُحومِها وجُلودِها وأجِلَّتِها وأنْ لا أُعْطِيَ الجَازِرَ منها شَيئاً. وقالَ نَحْنُ نَعْطيهِ مِنْ عِندنا. مُتَّفَقٌ عَلَيهِ.

٢/٢١٣٨ ـ وعَنْ أبي سَعيدٍ أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعمانِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبيَّ ﷺ قامَ فقالَ إنِّي كُنْت أَمَرْتُكُمْ أَنْ لا تَأكُلوا لُحومَ الأضاحِي فَوقَ ثلاثَةِ أيَّام لِيَسَعَكُمْ، وإنِّي أُحِلُّهُ لَكُمْ

یارسول اللہ! لوگ اپنی قربانیوں کی (کھالوں) سے مشکیں بناتے ہیں اوراس میں چربی پگھلاتے ہیں فرمایا کیا مطلب؟ لوگوں نے کہا آپؐ نے قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمادیا ہوا ہے۔ فرمایا میں نے تمہیں غریبوں کے آنے کی وجہ سے منع کر دیا تھا اب کھاؤ پیو جمع بھی کر کے رکھو اور خیرات بھی کرو۔

(۲۱۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم قربانی کے اونٹوں کا گوشت منیٰ کے تین دنوں سے زیادہ نہیں کھاتے تھے پھر آپؐ نے ہمیں رخصت دے دی کہ کھاؤ اور جمع کر کے بھی رکھو۔ یہ الفاظ بھی ہیں ہم عہد رسالت میں مدینہ میں قربانیوں کے گوشت جمع کر کے رکھا کرتے تھے۔ یہ الفاظ بھی ہیں نبی اکرم ﷺ نے قربانیوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمادیا تھا پھر بعد میں حکم دے دیا کہ کھاؤ پیؤ اور جمع کرو۔

(۲۱۳۳) حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی قربانی کرے تو تین دن کے بعد اس حال میں صبح کرے کہ اس کے گھر میں اس کے گوشت میں سے کچھ نہ باقی ہو۔ اگلے سال لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا امسال بھی گزشتہ سال کی طرح کریں؟ فرمایا کھاؤ کھلاؤ اور جمع کرو کیونکہ گزشتہ سال لوگ تنگی میں تھے اور میں نے ان کی امداد کا ارادہ کیا تھا۔

(۲۱۳۴) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کی اور مجھ سے فرمایا اے ثوبان! ان کا گوشت میرے واسطے بنا دو۔ میں آپ ﷺ کو وہ مدینہ آنے تک کھلاتا رہا۔

(۲۱۳۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے مدینہ والو! قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاؤ انہوں نے کہا ہم بیوی بچوں والے لونڈی غلام والے اور نوکر چاکر والے ہیں۔ فرمایا اچھا کھاؤ کھلاؤ، روک لو اور جمع کر کے بھی رکھ لو۔

(۲۱۳۶) حضرت بریدہؓ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت سے منع کر دیا تھا تا کہ آسودہ حال غریبوں پر گوشت کی فراخی کر دیں۔ اب کھاؤ جب تک اچھا معلوم ہو اور کھلاؤ بھی اور جمع بھی کرو۔

قربانی کی کھال اوراس کی جھول کو خیرات کرنا اوران کو بیچنے کی ممانعت

(۲۱۳۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے مروی ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا کہ میں قربانیوں کا گوشت، ان کی کھالیں اور جھولیں خیرات کر دوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں۔ فرمایا ہم قصاب کو اپنے پاس سے دیتے ہیں۔

(۲۱۳۸) حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ حضرت قتادہ بن نعمانؓ نے ان کو خبر دی کہ نبی اکرمؐ نے کھڑے ہو کر فرمایا میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت کو نہ کھانے کا اس لیے حکم دیا تھا کہ سب کو پہنچ جائے اب میں اسے تمہارے لیے حلال کرتا ہوں۔

فَكلُوا ما شِئْتُمْ ولا تَبيعوا لُحومَ الهَدْي والأضاحِي وَكُلوا وتَصَدَّقُوا واسْتَمْتِعوا بجلودِها وَلا تَبيعُوها وإنْ أَطْعَمْتُمْ مِنْ لُحومِها شَيئاً فكلوا أنّى شِئْتُمْ. رَواهُ أحمدُ.

٢٠ ـ بابُ مَنْ أَذِنَ في انْتِهابِ أُضْحِيَتِهِ

١/٢١٣٩ ـ عَنْ عبدِ اللّهِ بنْ قُرْطٍ أنَّ رسولَ اللّهِ ﷺ قال أَعْظَمُ الأيّام عِندَ اللّهِ يَومُ النَّحرِ، ثمَّ يَومُ القَرِّ. وَقُرِّبَ إلى رَسُولِ اللّهِ ﷺ خَمْسُ بَدَناتٍ أو سِتٌّ يَنْحَرُهُنَّ فَطَفِقْنَ يزدلفن إلَيْهِ أَيَّتهنَّ يَبْدَأُ بِها، فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوبُها قالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً لَمْ أفْهَمْها فَسَأَلْت بَعْضَ مَنْ يليني: ما قالَ؟ قالوا: قالَ: مَنْ شاءَ اقْتَطَعَ. رَواهُ أحمدُ وأبو داودَ، وقَدِ احْتَجَّ بِهِ مَنْ رَخَّصَ في نِثَارِ العَروس ونَحْوِهِ.

جتنا چاہو کھاؤ اور قربانیوں کا گوشت فروخت نہ کرو۔ ہاں کھاؤ، خیرات کرو اور ان کی کھالوں سے فائدہ اٹھاؤ اور انہیں فروخت نہ کرو اور اگر تم ان کے گوشت میں سے کھلاؤ تو جو چاہو کھاؤ۔

کیا قربانی کا گوشت لوٹایا بھی جا سکتا ہے؟

(۲۱۳۹) حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا دن بقر عید کا دن ہے پھر ذوالحجہ کا گیارھواں دن، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذبح کرنے کے لیے پانچ یا چھ اونٹ لائے گئے۔ اونٹ آپ کی طرف دوڑ دوڑ کر آنے لگے کہ پہلے مجھے ذبح کیا جائے۔ پھر جب وہ ٹھنڈے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ آہستہ سے کہا جسے میں نہ سمجھ سکا۔ میں نے اپنے پاس والے شخص سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا۔ لوگوں نے کہا یہ فرمایا کہ جو چاہے کاٹ کر لے جائے۔

فقہ الحدیث: اس کو وہ لوگ دلیل بناتے ہیں جو شادی وغیرہ کے موقع پر چھوارے وغیرہ بکھیرنے کی رخصت دیتے ہیں۔ (لیکن اس سے قربانی کا گوشت لوٹنے اور چھوارے لٹانے پر استدلال محلِ نظر ہے۔ مترجم)

٨ ـ كتاب العقيقة وسُنَّة الولادة

١٢٤٠/١ ـ عن سلمان بن عامر الضبي قال: قال رسول الله ﷺ: «مَعَ الغُلامَ عَقيقةٌ فأهريقوا عنه دماً وأميطوا عنه الأذى». رواه الجماعة إلاّ مسلماً.

٢١٤١/٢ ـ وعَنِ سَمُرَةَ قالَ قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ غُلام رَهِينَةٌ بِعَقيقتهِ، تُذْبَحُ عَنْهُ يَومَ سابِعِهِ وَيُسَمّى فيهِ ويُحلَقُ رَأْسهُ. رَواهُ الخَمسَةُ وَصَحّحَهُ التِرمذيُّ.

٢١٤٢/٣ ـ وعَنْ عائِشَةَ قالَت. قالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الغُلامِ شَاتانِ مُكافأَتانِ وعَنِ الجَارِيَةِ شاةٌ. رَواهُ أحمَدُ والتِّرمذِيُّ وصَحّحَهُ، وفي لَفْظٍ: أَمَرَنا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أنْ نَعِقَّ عَنِ الجَارِيَةِ شاةً وعَنِ الغُلامِ شاتَينِ. رَواهُ أحمدُ وابْنُ ماجَه.

٢١٤٣/٤ ـ وعَنِ أُمِّ كُرْزِ الْكَعْبِيَّةِ أَنّها سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْعَقيقَةِ فقالَ نَعَمْ عَنِ الغلامِ شاتانِ وعَنِ الأنثى واحِدَةٌ لا يَضُرُّكُم ذُكْراناً كنّ أو إناثاً. رَواهُ أحمَدُ والتِّرمذيُّ وصَحّحَهُ.

٢١٤٤/٥ ـ وعَنْ عَمرو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أبيهِ جَدِّهِ قالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ العَقيقَةِ، فقالَ لا أحِبُّ العُقُوق وكأَنَّهُ كَرِهَ الإسْمَ، فقالوا: يا رَسولَ اللَّهِ إِنّما نَسأَلُكَ عَنْ أَحَدِنا يولَدُ لَهُ قالَ مَنْ أَحَبَّ مِنكُمْ أَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَفْعَلْ عَنِ الغُلامِ شاتانِ مُكافأَتانِ وعَنِ الجَارِيَةِ شاةٌ، رَواهُ أحْمَدُ وأَبو دوادَ والنّسائيُّ.

٢١٤٥/٦ ـ عَنْ عَمْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنّ النبيَّ ﷺ أَمَرَ بِتَسْمِيَةِ المَولودِ يَومَ سَابِعِهِ ووَضْعِ الأذَىٰ عنهُ والْعَقِّ. رواه التِّرمِذِيُّ وقالَ حَديثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

٢١٤٦/٧ ـ وعَنْ بُرَيْدَةَ الأَسْلَمِيِّ قالَ كُنّا في الجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لأحدِنا غلامٌ ذَبَحَ شاةً ولَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِها، فَلَمّا جاءَ اللَّهُ بالإسْلامِ كُنّا نَذْبح شاةً ونَحْلِق رَأْسَهُ ونَلْطَخُهُ بِزَعْفرانٍ رَواهُ أبو داوُدَ.

٢١٤٧/٨ ـ وعَنِ ابْنِ عبّاسٍ أن رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَقّ عَنِ الحَسَنِ والحُسَيْنِ كَبْشاً

کتاب العقیقہ اور سنتِ ولادت

(۲۱۴۰) حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑکے کے ساتھ ذبیحہ ہے لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس کی گندگی (سر کے بال) دور کرو۔

(۲۱۴۱) حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بچہ اپنے عقیقے کے بدلے گروی ہے اس کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کرو۔ اسی دن اس کا نام رکھو اور سر منڈواؤ۔

(۲۱۴۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچے کی طرف سے ہم عمر دو بکریاں ہیں اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔ یہ الفاظ بھی ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ بچی کی طرف سے ایک بکری اور بچے کی طرف سے دو بکریوں کا عقیقہ کریں۔

(۲۱۴۳) حضرت ام کرز الکعبیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عقیقے کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں بچے کی طرف سے دو بکریاں ہیں اور بچی کی طرف سے ایک بکری ہے۔ نر اور مادہ میں کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۴۴) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ سے عقیقے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپؐ نے فرمایا میں عقوق (نافرمانی) کو پسند نہیں کرتا (کیونکہ عقیقہ اور عقوق دونوں عق سے بنے ہیں جس کے معنی نافرمانی اور قطع رحمی کے ہیں) گویا آپ ﷺ نے یہ نام اچھا نہیں سمجھا۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم اس کے بارے میں پوچھتے ہیں جس کے ہاں بچہ پیدا ہو فرمایا اگر کوئی اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرنا پسند کرے تو بچے کی طرف سے دو ہم عمر بکریاں کر دے اور بچی کی طرف سے ایک بکری۔

(۲۱۴۵) حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ساتویں دن بچے کا نام رکھنے کا، اس سے تکلیف (بال) دور کرنے کا اور عقیقہ کا حکم فرمایا۔

(۲۱۴۶) حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا ہم جاہلیت میں بچے کی طرف سے ایک بکری ذبح کر کے اس کے خون میں بچے کا سر لتھیڑ دیا کرتے تھے اور عہد رسالت میں ہم بکری ذبح کرتے تھے، بچے کا سر منڈواتے تھے اور اس پر زعفران لگا دیتے تھے۔

(۲۱۴۷) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین کی طرف سے ایک

كَبْشاً رَواهُ أَبُو دَاودَ والنَّسائيُّ وقالَ: بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ.

٩/٢١٤٨ ـ وعَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ حَسَنَ بْن عَليٍّ [رضي اللَّهُ عَنْهُما لمَّا وُلِدَ أَرَادَتْ أُمُّهُ فاطِمَةُ [رَضِيَ اللَّهُ عنها] أَنْ تَعُقَّ عنهُ بِكَبْشَيْنِ، فقالَ رسُولُ اللَّهِ ﷺ لا تَعُقِّي عنهُ ولكِنِ احْلِقِي شَعْرَ رَأْسِهِ فَتَصَدَّقِي بِوَزْنِهِ مِنَ الْوَرِقِ، ثُمَّ وُلِدَ حُسَيْن [رضيَ اللَّهُ عنه] فَصَنَعَتْ مِثْلَ ذلِكَ، رَواهُ أَحمدُ.

١٠/٢١٤٩ ـ وعَنْ أَبِي رَافِعٍ قالَ: رَأَيت رسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذَّنَ في أُذُنِ الْحُسَيْنِ حِينَ وَلَدَتْهُ فاطِمَةُ بالصَّلاةِ. رَواهُ أَحمَدُ وكذٰلِكَ أَبو داودَ والتِّرمِذِيُّ وصَححَهُ وقالا: الْحَسَنِ.

١١/٢١٥٠ ـ وعَنْ أَنَسٍ: أَنَّ أُمَّ سُلَيْم وَلَدَتْ غُلاماً، قالَ فقالَ لي أَبُو طَلْحَةَ احفَظْهُ حتى تأتِيَ بِهِ النبيَّ ﷺ. فأتاهُ بِهِ وَأَرسلَتْ معَهُ بتَمَرَاتٍ فأخَذَها النَّبيُّ ﷺ فَمَضَغَها، ثُمَّ أَخَذَها مِنْ فِيهِ فَجَعَلَها فِي فِي الصَّبِيِّ وحَنَّكَهُ بِهِ وسَمَّاهُ عبدَ اللَّهِ.

١٢/٢١٥١ ـ وعَنْ سَهلِ بْنِ سَعْدٍ قالَ أُتِيَ بالمُنْذِرِ بْنِ أَبي أَسِيْدٍ إِلَى النبيِّ ﷺ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ على فَخِذِهِ وأبو أَسِيدٍ جالِسٌ فلهي النبيُّ ﷺ بِشَيءٍ بيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أَسِيْدٍ بابْنِهِ فاحتُمِلَ مِنْ فَخِذِهِ فاسْتَفَاقَ النَّبِي ﷺ فقالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فقالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلَبْناهُ يا رسولَ اللَّهِ، قالَ: «ما اسمُهُ؟» قالَ: فُلانٌ قالَ: ولكِنِ اسمُهُ المُنْذِرُ» فَسَماهُ يَومئِذٍ المُنْذِرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِما.

١ ـ باب ما جاءَ في الْفَرَعِ والْعَتِيرَةِ ونَسْخِهِما

١/٢١٥٢ ـ عَنْ مِخْنِفِ بْنِ سُلَيْم قالَ: كُنَّا وُقُوفاً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يقُولُ: يَا أَيُّها النَّاسُ على كُلِّ أَهلِ بَيْتٍ في كُلِّ عام أُضحِيَةٌ وَعَتِيرة هَلْ تَدْرُونَ ما العَتِيرَةُ؟ هِيَ التي تُسَمُّونَها الرَّجَبِيَّةَ. رَواهُ أَحمَدُ وابْنُ ماجَه والتِّرمِذِيُّ، وقالَ: هذَا حَديثٌ حسَنٌ غَرِيبٌ.

٢/٢١٥٣ ـ وعَنْ أَبِي رُزَيْنٍ العُقَيْلِيِّ أَنهُ قالَ: يا رَسُولَ اللَّهِ إِنا كُنَّا نَذْبَحُ في رَجَبٍ ذَبَائِحَ فنأكُلُ مِنها ونُطعِمُ مَنْ جاءَنا، فقالَ لهُ لا بأسَ بِذَلِكَ.

٣/٢١٥٤ ـ وعَنِ الحَارِثِ بْنِ عمرٍو أَنهُ لَقِيَ رسُولَ اللَّهِ ﷺ في حَجَّةِ الوَدَاعِ قالَ: فقالَ رَجلٌ: يا رسُولَ اللَّهِ الْفَرائِعُ والعَتَائِرُ، فقالَ مَنْ شاءَ فَرَّعَ، ومَنْ شاء لَمْ يُفرِّعْ، ومَنْ شاءَ عتَرَ، ومَنْ شاءَ لَمْ يَعْتِرْ، فِي الغَنَمِ أُضحِيَةٌ، رَواهُما أَحمَدُ والنَّسائيُّ.

٤/٢١٥٥ ـ وعَنْ نُبَيْشَةَ الهذَلِيِّ قالَ: قالَ رَجلٌ: يا رسولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عتِيرَةً

ایک مینڈھا ذبح کیا۔نسائی میں ہے دو دو مینڈھے۔

(۲۱۴۸) حضرت ابورافع سے مروی ہے انہوں نے کہا جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف سے دومینڈھوں کا عقیقہ کرنے کا ارادہ کیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی طرف سے عقیقہ نہ کرو۔ان کے بال منڈوا کر ان کے برابر چاندی خیرات کردو۔پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پیدا ہونے پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔

فقہ الحدیث: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو عقیقے سے اس لیے روک دیا کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ان کا عقیقہ کر دیا تھا (مترجم)۔

(۲۱۴۹) حضرت ابورافع سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب حضرت حسین پیدا ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں اذان دی۔

(۲۱۵۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں بچہ پیدا ہوا مجھ سے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس کی حفاظت کرو یہاں تک کہ اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آؤ۔وہ بچے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ان کے ہاتھ چند کھجوریں بھیج دی تھیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چبا کر منہ سے نکال کر بچے کے تالو پر مل دیں اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

(۲۱۵۱) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔پیدا ہونے کے بعد منذر بن اسید نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے گئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی ران پر رکھ لیا۔حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے والے کسی کام میں لگ گئے اور منذر کو اٹھا کر لے جانے کا حکم فرمایا۔ابواسید نے حکم دیا کہ ان کے بیٹے کو لے لیا جائے چنانچہ وہ آپ کی ران سے اٹھا لیا گیا،پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ خیال آیا تو فرمایا بچہ کہاں ہے؟ حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے اسے اٹھا لیا ہے۔پوچھا اس کا کیا نام ہے انہوں نے عرض کی کہ فلاں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہے۔پھر انہوں نے اس کا نام منذر رکھا۔

فرع،عتیرہ،دونوں کی منسوخی

(۲۱۵۲) حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں قیام پذیر تھے۔میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے لوگو! ہر گھر والے پر سالانہ قربانی ہے اور عتیرہ ہے۔جانتے ہو عتیرہ کیا ہے؟ یہ وہ ذبیحہ ہے جسے تم رجبیہ کہتے ہو۔

فقہ الحدیث: ایک جانور رجب کے پہلے عشرے میں ذبح کیا جاتا تھا۔(مترجم)

(۲۱۵۳) حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو جانور ہم رجب میں ذبح کیا کرتے تھے ہم خود ان کا گوشت کھاتے تھے اور جو ہمارے پاس آتا اس کو کھلاتے تھے۔فرمایا کوئی حرج نہیں۔

(۲۱۵۴) حضرت حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں ملاقات کی فرماتے ہیں ایک آدمی نے پوچھا یارسول اللہ! فرع اور عتیرہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا اگر کوئی چاہے فرع کرے نہ چاہے نہ کرے اور اگر کوئی چاہے رجب میں ذبح کرے اور نہ چاہے تو نہ کرے،بکری میں قربانی ہے۔

فقہ الحدیث: برکت کے خیال سے جانور کے پہلے بچے کو ذبح کر دیا جاتا تھا جسے فرع کہتے تھے۔(مترجم)

(۲۱۵۵) حضرت نبیشۃ الہذلی سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم جاہلیت میں ماہِ رجب میں

في الجَاهِليَّةِ في رَجَبٍ فما تأمُرَنا قالَ: اذْبَحُوا للّهِ في أيِّ شَهرٍ كانَ، وبرُّوا اللّهَ عزَّ وجلَّ وأَطْعِمُوا قالَ: فقالَ رجُلٌ آخَرُ: يا رسُولَ اللّهِ إنَّا كُنَّا نَفرعُ فَرعاً في الجاهليَّةِ فما تأمُرنا؟ قالَ: فقالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: في كلِّ سائِمَةٍ منَ الغَنَم فَرَعٌ تَغْدوهُ غَنَمُكَ حتى إذَا اسْتحْملَ ذَبَحْتَهُ فَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ على ابْن السَّبيل فإنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ. رَواهُ الخَمْسَةُ إلا التِّرمذيَّ.

٥/٢١٥٦ ـ وعَنْ أَبي هُرَيْرَةَ [رضيَ اللّهُ عنهُ] قالَ: قالَ رَسُولُ اللّهِ ﷺ: «لا فَرَعَ ولا عتيرةَ والفَرَعُ أوَّلُ النتاجِ كانَ ينتجُ لَهمْ فَيذْبَحُونَهُ والعَتيرَةُ في رجَبٍ. متَّفقٌ عليهِ، وفي لفظٍ: لا عتيْرَةَ في الإسْلامِ ولا فَرعَ. رَواهُ أحمدُ وفي لفظٍ: أنهُ نهى عن الفَرْعِ والعَتيرَةِ. رَواهُ أحمَدُ والنَّسائيُّ.

٦/٢١٥٧ ـ وعَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّهُ عَنهُ أَنَّ النبيَّ ﷺ قالَ: لا فَرَعَ، ولا عَتِيْرَةَ. رواهُ أحمَدُ.

عتیرہ کیا کرتے تھے اب اس کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اللہ کے لیے جس مہینے میں چاہو ذبح کرو اور اللہ کے لیے نیکیاں کرو اور لوگوں کو کھلاؤ۔ پھر ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت میں پہلا بچہ ذبح کر دیا کرتے تھے آپ ﷺ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا ہر چرنے والی بکری میں فرع ہے جسے تمہاری بکری دودھ پلاتی ہے یہاں تک کہ جب وہ بوجھ اٹھانے کے قابل ہو تو اسے ذبح کر کے اس کا گوشت مسافروں پر خیرات کر دیا جائے کیونکہ یہ بھلائی کا کام ہے۔

(۲۱۵۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ فرع ہے اور نہ عتیرہ۔ فرع جانور کا پہلا بچہ ہے جسے ذبح کر دیا جاتا تھا اور عتیرہ رجب کی قربانی ہے۔ یہ الفاظ بھی ہیں اسلام میں نہ عتیرہ ہے اور نہ فرع۔ یہ الفاظ بھی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا۔

(۲۱۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہ فرع ہے اور نہ عتیرہ۔

فقہ الحدیث: اس کا مطلب یہ ہے کہ فرع اور عتیرہ واجب نہیں بلکہ جائز ہے یا اگر تاریخ مل جائے تو ان حدیثوں سے پہلی حدیثیں منسوخ ہوں گی لیکن تاریخ مبہم ہے۔ (مترجم)

